مراقبہ
تنزلات وجود کے بیان مین اور مشتمل ہین چھ مراقبون پر

مراقبہ
عروج انسان کامل کے بیان مین اور یہ مشتمل ہین سات مراقبون پر

مراقبہ
منیرہ مقدمہ کے اصطلاحات صوفیہ کے بیان مین بطریق ابتثائی حروف تہجی کے اور یہ مشتمل ہین اٹھائیس مراقبون پر

فہرست
فصوص الحکم اور یہ مشتمل ہے ستائیس فصوص پر

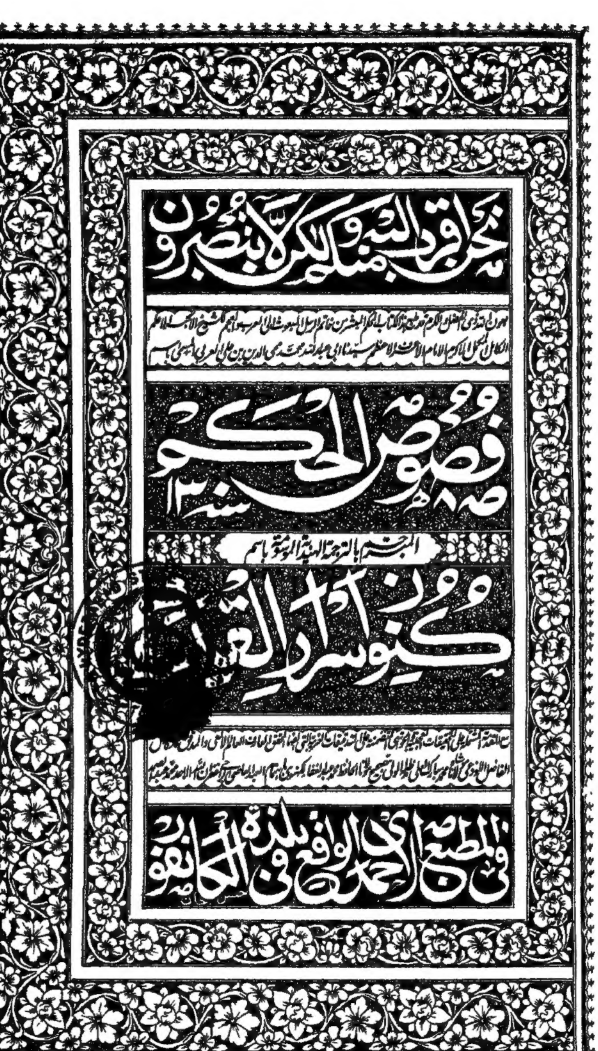
نحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون
فصوص الحکم
المترجم بالترجمة الهندیة الموسومة باسم
کنوز
فی المطبع الاحمدی الواقع فی بلدة الکانفور

مقدمہ

خزائن اسرار الکلم فی شرح فصوص الحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَمَرَ کُلَّ اَمْرٍ مِّنْ لَّدُنْہُ یَعْنِیْ ذَاتِہٖ انواع حمد اور انحاء ثنا اوس ذات پاک کو سزاوار ہے کہ جسنے باقتضاے حب ذاتی کے تمامی عوالم کو اپنے وجود سے پیدا کیا اور خود ساتھ اطلاقیت اپنے کے تحت تقید سے مستغنی ہوکر سبکو مقید کیا اور ساون قیود کا تجلی اور تعین اور اعتبار نام رکھا اور ساون تجلیات اور تعینات اور اعتبارات مین خصوصًا انسان مین خود بصورت اختصار انجام فرمایا اور اوسکو خلیفہ اپنا بنا کر علوم اور معارف اسماے کمالات اپنے تعلیم فرماے اور حروف تصورات عالیہ اپنے سے اونکے معانی لطون کو اپنے بندون خاص پر ظاہر کیے اور خود وہی حروف اور معانی ہوکر اپنے تئین متنوع بطون مین چھپایا اور نظارگی چشم عوام سے اخفا کیا اور رحمت کاملہ نازل ہوجیو اوس فرد اوّل پر جو معدن تجلیات اور مصدر تعینات اور منبع اعتبارات اور سبب ایجاد عالم ہے کہ وہ محمد ہین اور اونکے آل اور اصحاب پر جو کافل اسرار حقانی اور حامل حقائق ربانی ہین اما بعد پس واضح ہو کہ ان دنون مین کہ سنہ تیرہ سو ہجری مقدسہ ہین اضعف الخلیقہ بل لاشئ فی الحقیقۃ خوشہ چین خرمن ارباب حقائق زلہ بردار خوان اصحاب دقائق فقیر حقیر **شاہ محمد مبارک العلی** بن محمد طاہر الراۓ فوری مولدا الاحمدآبادی مسکنا القادری النقشبندی الچشتی السہروردی مشربا الحنفی مذہبا غفر اللہ لہ ولوالدیہ نے کتاب مستطاب یعنی رسالہ **فصوص الحکم** کا کہ خاتم مصنفات سے حضرت امام العارفین قطب الاکملین قدوۃ الموحدین سلطان المحققین وارث الانبیاء والمرسلین محی الحق والملۃ والدین ابی عبداللہ محمد بن علی العربی الاندلسی الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے حسب درخواست بعض احباب اور واسطے ہے اور وصال رب الارباب کے زبان اردو سلیس مروجہ برعایت تحت اللفظی کے ترجمہ کیا اور نام اسکا کنوز اسرار القدم فی ترجمۃ فصوص الحکم رکھا اور اوسکے مقامات دقیقہ کو بھی بطریق سہل کے شرح اور حل کر دیا اور نام اسکا خزائن اسرار الکلم فی شرح فصوص الحکم رکھا اور جبکہ بسبب کمال دقت اور نہایت صعوبت اوسکے کے اور نیز بوجہ تصحیف کاتبین اور قلم ناسخین کے تحلیف اور غلط اور مسخ ہو گئی تھی کہ اوسکے صحت کلمات اور ربط جمل و عبارات مین حسب قواعد علوم نحویہ وضوابط فنون ادبیہ کے نہایت دشواری نظر آتی تھی

صاحب قاموس قدس سرہ یہی فرماتے ہین کہ قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین خونجی شافعی قدس سرہ غلاموں کی ایسی حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتے تھے اور قاضی القضاۃ مالکی بسبب حضرت شیخ اکبر کی نظر تربیتی کے انہون نے قضا کو چھوڑ دیا اور حضرت شیخ اکبر کے قدم پر چلنے لگے اور شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے وہی لوگ منکر ہین جو نرے ملا ہین اور محققین کے مشرب مین اونکو کوئی حصہ نہین ہے ورنہ جمہور علما اور صوفیہ کرام نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ اہل تحقیق و توحید کے امام اور پیشوا ہین اور علوم ظاہری مین یکتا اور بے نظیر ہین اور حضرت شیخ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ ملک مغرب مین بادشاہ کے نزدیک نہایت معزز اور مقرب اور صاحب دولت تھے یکایک توفیق الٰہی اونکے شامل حال ہوئی اور اوسیوقت آپ جنگل کی طرف روانہ ہوئے اور ایک قبر مین مدتون ٹھیرے رہے جب قبر سے آپ نکلے تو علوم آپ کی زبان سے جاری تھے پھر سیاحت کرتے رہے اور ہر شہر مین حکم الٰہی سے چندے مقیم ہوتے تھے اور جب وہان سے کوچ کرتے تو وہان کی تصنیفات کو وہین چھوڑتے اور آپ کتاب اور سنت کے شرع کے پابند تھے اور علامہ قطب الدین شیرازی قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ علم شریعت اور حقیقت دونون مین کامل اور بے نظیر [illegible] تو انکے کلام پر طعن کرتے ہین وہ کیا کرین اوسکو وہ سمجھ نہین سکتے تھے اور جو کوئی اونکو برا کہتے ہین تو اونکو بیاجا نو جو نبیون کو برا کہتے ہین اور امام فخر الدین رازی قدس سرہ فرماتے ہین کہ امام محیی الدین ولی بہت بڑے جلیل القدر ولی اور اپنے زمانے کے قطب الاقطاب تھے اور شیخ جلال الدین سیوطی قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شیخ اکبر عارفون کے مربی ہین اور نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلنے والے اور انہون نے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے منکرون کے جواب مین ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام تنبیہ الغبی فی تبرئۃ ابن العربی ہے اور شیخ سراج الدین مخزومی قدس سرہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس مین شیخ اکبر رضی اللہ عنہ [illegible] اسرار کو ظاہر کیا ہے نام اوسکا کشف الغطا ہے اور حضرت شیخ صدر الدین قونوی قدس سرہ حضرت شیخ اکبر کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور حضرت امام ابن اسعد یافعی قدس سرہ [illegible] شیخ اکبر کی [illegible] اونہون نے کہا ہے کہ ولایت عظمیٰ حضرت شیخ اکبر کو حاصل تھی اور حضرت امام [illegible] الدین [illegible] فرماتے ہین کہ حضرت امام محیی الدین عربی آیت من آیات اللہ تھے اور اوس زمانے مین علم اور فضل کی کنجی اونہین کے ہاتھ مین تھی اور مین سوائے اونکے اور کسیکو نہین پہچانتا ہون اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ کمال الدین کاشی قدس سرہما فرماتے ہین کہ حضرت امام محیی الدین عربی کامل [illegible] محقق اور صاحب کرامات تھے اور حضرت شیخ سراج الدین مخزومی قدس سرہ اکثر لوگون کو یہی [illegible] کہ جو حضرت امام محیی الدین عربی کے کسی کلام کا انکار کرو کیونکہ اولیا اللہ کا گوشت مسموم ہوتا ہے اور [illegible] رکھنے والے اکثر نصرانی ہو کر مرے ہین اور جو کوئی انکی شان مین زبان درازی کریگا تو وہ دل کے [illegible] مین مبتلا ہوگا اور حضرت شیخ زملکانی کہ جلیل القدر علمائے شام مین سے تھے اور حضرت شیخ قطب الدین [illegible] قدس سرہ [illegible] شیخ اکبر [illegible] اور حضرت شیخ صلاح الدین صفدی قدس سرہ علمائے مصر کی [illegible] کسی کو علم لدنی والے کے کلام کو دیکھنا منظور ہو تو وہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی [illegible] اور حضرت شیخ ابو بکر خوافی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اوائل مین فصوص الحکم کا مین بہت شغل رکھتا تھا ایکبار مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا مین نے نہایت ادب سے پوچھا کہ یہ [illegible]

اسقدر مطالعہ مین فہم جید کے ساتھ مداومت کرے کہ اوسکے مسائل ذوق اور وجدان طالب کے ہو جاوین کہ مقدم ترین اشغال اور مراقبات ہین اگرچہ بطریق سلاسل کے نہون پس اسصورت مین حق تعالی سے امید قوی ہے کہ اوسکو توحید صافی اور عرفان کافی اور وصل عریانی کہ انتہائے کمال انسانی ہے انشاء اللہ تعالی حاصل ہووے اسلیے کہ یہ دونون واسطے قطع غیریت کے تیغ بران ہین اور کوئی گمان نکرے کہ بغیر سابقہ صحبت شیخ حی و قیوم کے آدمی واصل نہین ہو سکتا ہے حاشا و کلا بہت لوگ اکابرون سے بطریق اویسیت کے واصل حق ہوئے ہین اور معنی اویسیت کے یہ ہین کہ بغیر سابقہ صحبت کسی شیخ حی و قیوم کے بہ تربیت غائبانہ کسی اکابر کے روح پر فتوح سے فیض پاکر یا محض فضل حق شامل حال ہو کر واصل ہووے جیسے کہ حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین کہ بعض اولیاء اللہ مین سے ہین کہ طریقہ اویسیہ رکھتے ہین کہ بظاہر انکو کسی شیخ کی حاجت نہین کیونکہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ سبب متابعت اپنے کے انکو پرورش کرتے ہین جیسے کہ حضرت اویس قرنی وغیرہ رضی اللہ عنہم کو پرورش کیا ہے یہ لوگ اولیاء اللہ مین سے بڑے عالی مرتبے کے ہوتے ہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور بعض اولیاء اللہ ہین کہ طالب صادق کو بطریق روحانیت کے پرورش کرتے ہین بغیر اسکے کہ بظاہر انکو کسی شیخ حی و قیوم نے تربیت کیا ہو یہ بھی اونہین اویسیون مین داخل ہین انتہی اسی جگہ سے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین بذریعہ کسی سلسلے کے واصل نہین ہوا لیکن پہونچا میری طرف ایک جذبہ جذبات الٰہیہ مین سے اور اوس سے مین واصل ہوا اور ایسا ہی حال حضرت خواجہ حافظ شیرازی اور حضرت خواجہ فرید الدین عطار وغیرہ قدس اسرارہم کا ہے پس اس مقدمے پر اگرچہ بعض نادان بہ سبب نافہمی اور بے مشربی اور خرابی باطن کے ازدحام کرینگے مگر واقف کار محظوظ ہونگے اور بفضلہ تعالی فائدہ عظیم اوٹھاوینگے اور مقصود کو پہونچینگے اور اگر اس مقدمے کے کسی موقع مین تکرار مضمون نظر آوے پس مقصود اوس سے افادہ اور تفہیم طالب ہے اور بجکہ بنائے فصوص اور اس مقدمہ کی مسئلہ وحدۃ الوجود اور معنی کلمۂ طیبہ پر ہے سالک کو چاہیے کہ ہر جگہ اسکو ہاتھ سے ندیوے اور ہر ایک مسئلہ مقدمہ اور فصوص کو ساتھ مسئلہ وحدۃ الوجود اور معنی کلمۂ طیبہ کے مطابقت کرے تاکہ بآسانی مضامین اوسکے ہاتھ آوین اور مغالطے مین نہ پڑے اور اوس سے جو فائدہ اوسکی ہے بخوبی حاصل ہووے پس اللہ ہی سے امید رکھتا ہون کہ اسکو بشرف قبول مشرف فرماوے اور واسطے میرے سبب مغفرت اور زاد آخرت اور طالب حق کے لیے تبصرہ اور تذکرہ گردانے آور مستفیدین کو چاہیے کہ اوسکے شکریہ مین اس مترجم محتاج کو دعائے خیر اور استغفار اور ایصال ثواب سے نہ بھولین واضح ہو کہ اسجگہ قبل شروع مقصود کے چند تنبیہات ضروری منظور ہو کر ذکر کیے جاتے ہین گوش دل سے سننا چاہیے پہلی تنبیہ تعریف اور موضوع اور مبادی اور مقاصد اور غایت علم حقائق کے بیان مین جاننا چاہیے کہ علم حقائق وہ علم ہے کہ جس سے ذات حق تعالی کی معرفت تفصیلا حاصل ہو اور اس علم کا حکمت نام رکھتے ہین کیونکہ جیسے حکمائے فلاسفہ حقائق اشیا سے بحث کرتے ہین ویسے ہی حضرات صوفیۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم بھی حقائق اشیا سے بحث کرتے ہین مگر ان دونون مین فرق یہ ہے کہ فلاسفہ بعقول ضعیفہ خود بغیر کسی راہ بر کے معلول سے علت کی طرف رجوع کرتے ہین اور حضرات صوفیۂ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم اولاً بوساطت راہ بر رسول کے خالق کو مجملاً جانکر پھر اوسکے تفصیل علم کے لیے مخلوق سے خالق و مالک الملک کی طرف سیر شروع کرتے ہین اور اسی مین کمال ہے اسی واسطے جب افلاطون اشراقی سے پوچھا گیا کہ انبیا کون ہین اور کیسے ہین اونسے کہا کہ یہ لوگ حکما ہین اور انکی حکمت کامل ہے اسی جگہ سے

اور جنگل سے لکڑی لاتے اور اوسکو بیچکر خرما خرید کرتے اور بقدر قوت لایموت کے اوس سے تناول کرتے اور
رات و دن تلاوت قرآن کرتے اور رسول علیہ السلام سے انواع علوم سیکھتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ منجملہ اہل صفہ کے ستر آدمیون کو مین نے دیکھا کہ ایک چادر سے نماز پڑھتے اور رکوع کے وقت چادر
کو زانو کی طرف کھینچتے تاکہ ستر برہنہ نہو اور رسول علیہ السلام باوجود اسکے کہ مفاتیح خزائن روے زمین کے آپکے
ہاتھ مین تھین گرسنگی اور تنگی معاش مین اہل صفہ کے ساتھ موافقت فرماتے اور لوگونکو بھی واسطے موافقت اونکے ترغیب
دیتے ایک روز اہل صفہ نے رسول علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ یا رسول اللہ خرمے نے ہمارے شکمون کو
جلادیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم خدا کی ہے دو مہینے سے ہمارے گھر مین چولہا نہین سلگا ہمارے اہل بیت
کے لیے سواے آب سیاہ اور خرمے کے اگر کچھ نہین تم بھی اسی صفت کے ساتھ رہو اور بشارت ہو تمکو کہ تم جنت
مین میرے ساتھ رہوگے پس جبکہ صوفیہ مثل اہل صفہ کے عمل کرتے ہین اسواسطے نام اونکا صوفیہ رکھتے ہین اور
بعض کہتے ہین کہ اسم صوفی صوف سے مشتق ہے کیونکہ یہ طائفہ اکثر واسطے ستر عورت کے صوف پوشی کے ساتھ قناعت
کرلیتے تھے اسلیے کہ لبس صوف کا اکثر انبیا اور اولیاے سابقین کے آداب مین سے ہے جیسے کہ منقول ہے کہ جسوقت حضرت
موسی علیہ السلام کوہ طور مین رب العزت کے کلام سے مشرف ہوے جبہ صوف اور سراویل صوف اور کلی
صوف پہنے ہوئے تھے اور نعلین آپکے پوست خر غیر مذبوح کے تھے اور بعض کہتے ہین کہ صوفیہ عبارت ہے اوس
خرقہ کہنہ سے کہ انکا رفتہ ہووے صوفی بوجہ تواضع اور شکستگی نفس اپنے کے اوسکو جوڑکر ستر پوشی کرلیتے
اور ساتھ اوسکے قناعت کرتے تھے اور صوف پوشی اختیار کرنے سے حضرات صوفیہ کرام کے یہ معنی نہین ہین کہ اوسکو
منجملہ علامات صوفیہ قرار دیوین اور اوس سے پہچانے جاوین بلکہ غرض اونکی اوس سے ہضم نفس اور تواضع
اور ترک زینت دنیا تھی کیونکہ جب یہ لوگ ہموم امور آخرت مین ہمہ تن مصروف ہین اور صوف اور خرقہ کہ
اہون لباس اور کم قیمت ہے پس اونھون نے اُسکو اختیار کیا اور ساتھ خوراک بقدر قوت لایموت کے وجہ حلال سے ہو
قناعت کی بلکہ اسکے ساتھ بھی مقید نہین ہوے جو کچھ کہ میسر ہوا اُس سے ستر پوشی کرتے تھے کبھی رقعات باہم
جوڑکر اور کبھی برگ درختون سے اور کبھی عام لباس سے کہ غیرون سے تمیز نہو اور سوال کرنے سے محترز رہتے تھے
کہ منع ہے اور بعض کہتے ہین کہ کوئی شخص باسم صوفی رسول علیہ السلام اور صحابہ کرام کے زمانے مین موسوم
نتھا بلکہ تابعین کے زمانے مین حادث ہوا ہے جیسے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے بعض تابعین کو اسم
صوفی کے ساتھ خطاب فرمایا ہے اور بعض کہتے ہین کہ اشتہار اسم صوفی کا زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین مین نتھا بلکہ بعد قرون ثلثہ کے مشہور اور شائع ہوا جیسے کہ چوتھی تنقیح مین انشاء اللہ تعالی مذکور
ہوگا اور اہل حق کی اصطلاح مین صوفی وہ ہے کہ جسنے منجملہ اوصاف باطنی کے اپنے خیال[1] کو تصحیح کیا اور اپنے دل کو
خیالات غیر حق تعالی سے صاف کیا اور قلب کو خواہش نفسانی سے پاک کیا اور مراتب ستہ اور اونکے حقائق کو
اور بموجب مَن عَرَفَ نَفسَهُ فَقَد عَرَفَ رَبَّهُ کے اپنے نفس کو پہچانا اور افراد اور تعینات عالم کو مظاہر حق جانا اور
جسکے اخلاق ظاہری ایسے نمودار ہون کہ بعد تحصیل علوم دین کے بجا آوری مین اوامر کے معروف اور اجتناب
نواہی مین مشغول رہے اور قلب باصفا اور لسان ثنا چشم گریہ نم و باحیا دست کرم وعطا پیدا کرے وعدہ وفا کرے
عفو خلائق پر نظر رکھے موافقت والفت باہمی ہاتھ سے ندے کبر و عجب و نخوت و حسد و حب دنیا و حب جاہ وغیرہ
اوصاف مذمومہ کو ترک کرے خود بین نہو غیر کے نسبت حسن ظن رکھے بد بین نہو تحمیل علما توقیر کبرا صحبت صلحا

۱؎ حضرت جنید بغدادی [illegible] التصوف [illegible] یعنی پاک کرنا ساحت قلب کو کدورات خیالات غیریت

٦

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم کے اور
بعض اونمین سے علی الخصوص رواج دینے والے علم ظاہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جیسا کہ باقی اصحاب
اوس زمرے مین سے رضی اللہ تعالی عنہم اور اسی طرح سے تابعین مین سے بھی بعض ترویج مین علم باطن کے سعی
وافر فرماتے تھے جیسا کہ حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور محمد بن الحنفیہ اور حسن بصری اور کمیل بن زیاد
وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم کے اور بعض دیگر ترویج علم ظاہر مین معروف رہے اور طبقہ قریب اونکے کے درمیان باطن
مین سے امام جعفر صادق اور امام موسی کاظم اور ائمہ اہل بیت اور سفیان ثوری اور مالک بن دینار اور محمد بن
سماک اور حبیب عجمی اور شیبان راعی اور داؤد طائی وغیرہم تھے رضی اللہ تعالی عنہم اور جماعت دیگر نے ترویج مین
علم ظاہر کے کمر باندھی بعد اونکے ابو یزید بسطامی اور ابو محمد سہل تستری اور حارث بن اسد محاسبی اور بشر حافی
اور سید الطائفہ جنید بغدادی اور ابو حفص حداد اور ابو سلیمان دارانی وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے ترویج باطن
مین کوشش بلیغ فرمائی اور گروہ دیگر واسطے تقویت علوم ظاہر کے قائم ہوئے وھکذا الی [illegible]
قرن اول مین فقط صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بس تھی اور وہ ملقب بصحابہ ہوئے اسلیے کہ اوسوقت
کوئی فضیلت بالاتر اس سے متصور نہ تھی بعد اونکے عصر ثانی مین مسمی بتابعین ہوئے اور یہ لقب انکا اشرف القاب
جانتے تھے اور قرن ثالث مین علی ہذا القیاس موسوم بہ تبع تابعین ہوئے بعد اونکے لوگ مختلف ہوئے اور مراتب
اونکے متفاوت اور جو لوگ انکے خواص مین سے تھے اور اپنے دین مین اہتمام شدید رکھتے تھے زہاد اور عباد
کہلائے بعد اونکے فرقہاے مختلفہ ظہور مین آئے اور بدعتین انواع و اقسام کی شروع ہوئین اور ہر ہر فرقے نے
اپنی اپنی ادعاء زہد کی شروع کی اور جہلاے عادت پرست و طالب جاہ و دنیا پیدا ہوئے پس اوسوقت جو لوگ
خواص اہل سنت و جماعت کے تھے کہ اپنے دلون کو عوارض غفلت اور بدعت سے نگاہ رکھتے تھے اور حضور انفاس
اپنے ساتھ حق تعالی کے رکھتے تھے اسم صوفی کے ساتھ مشہور ہوئے اور اونمین سے جو اول باسم صوفی مشہور ہوئے
سید ابو ہاشم محمد بن احمد تھے انھون نے سنہ ایکسو اکسٹھ ہجری مین انتقال فرمایا حاصل یہ کہ قرون ثلثہ مین علوم طریقت
اور رموز حقیقت ثابت اور متحقق تھی اگرچہ نام انکے ملقب صوفی مشہور نہوئے اور بزرگان دین ہمیشہ بسبب غلبہ
اونپر اعلاے کلمۃ اللہ اور جہاد ساتھ کفرہ فجرہ اور اظہار دعوت و اعلای شریعت کا معروف رکھتے تھے اور صفوت باطن کی بسبب
صحبت سلطان الانبیا اور قرب عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل تھی اور بسبب قلت اختلافات و کمی رجوع طرف تقاضہ کے حاجت
تعیین مقامات و تحریر اصطلاحات کی نہ تھی جسقدر کہ بعد سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت سے دوری و نورانیت کم و کدورت
ہوتی گئی وہ اشراق مکاشفات کا مستور ہوا حتی کہ بمصداق حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو
الکذب کی نفخت و صداقت منتفی ہوئی و ظلمت ہوا و بدعت جہان مین پھیلی اور ہر طرف سے اہل ہوا نے سر اوٹھایا اور نزاع
شروع ہوئی اور اختلاف درمیان مین آیا اور طرق صحابہ اور سلف عزیز الوجود اور غریب نظر آنے لگے اسی واسطے
اہل سنت و جماعت مین سے حضرات صوفیہ صافیہ کہ برگزیدہ انام اور بقیہ اسلاف عظام مین خصوصاً حضرت
خاتم الولایۃ المحمدیۃ کاشف الاسرار الالٰہیہ امام العارفین قطب الموحدین امام محی الدین بن العربی الشیخ الاکبر رضی اللہ
تعالی عنہ اور اتباع وغیرہ اونکے نے واسطے ایصال طالبین و تکمیل سالکین اور واسطے تشویق اور تفہیم اور
تربیت اور تعلیم اونکی کے بالہام ربانی ظواہر اور بواطن قرآن مجید اور احادیث شریف سے حقائق اور سلوک
اور مکاشفات اور بنائے رباط اور الباس خرقہ اور کیفیات ذکر اور اتخاذ خلوات مین قواعد اور ضوابط و اجتہاد

إِلَّا أَنَّ مَعَانِيَ أَنْبَاءِ الْخِطَابِيَّةِ وَارْتَفَعَ عَنْهُ حُكْمُ تَجَلِّي الْوَحْدَةِ وَرَجَعَ إِلَى عَالَمِ الْكَثْرَةِ دَخَلَ
لَهُ الْحَقُّ بِحُكْمِ الْكَثْرَةِ وَتَشْرِيعِ مُعْتَبِرًا الْآكْيَمُدُ كَيْنَهُ وَضَعْفِهِ وَانْقِهَارِهِ تَحْتَ أَحْكَامِ الْأَسْمَاءِ
الْإِلٰهِيَّةِ اور امثال انکے کہ وقت سکر اور فنا کے اہل اللہ سے صادر ہوتے ہین اہل ظاہر کے فہم مین نہین آتے
ہین پس آدمی بیچ حق انھین غلبات احوال و فنا اور سکر محبت اہل اللہ کے دو فریق ہوگئے ہین فرقۂ اول اہل
محض اور علماے ظواہر ہین انکو متقشفۂ فقہا کہتے ہین انھین کے بھی دو گروہ ہین گروہ اول بسبب واقع اور از راہ ظاہر
اور باطن کے خط بطلان اور رقم فساد اون بزرگوار و نپر کھینچتے ہین اور انکو طرف جہل اور جنون کے نسبت کرتے
ہین منشا اس انکار کا بے مناسبتی اور بے مشربی اور جمود طبعی اور خرابی باطن اور محرومی برکات ہے علاوہ
اسکے اس انکار سے خوف سوے خاتمہ کا بھی متصور ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور دوسرا گروہ بسبب ظاہر مثل گروہ
اول کے انکار کرتے ہین لیکن درباطن اقرار اور زبان کو دل کے ساتھ موافقت نہین رکھتے ہین یہ دونون
گروہ بسبب خرابی باطن اور بے عرفانی کے حق مین ان بزرگوارون کی تقصیر اور تفریط کرتے ہین اور فرقہ
ثانیہ تقصیر اور تفریط سے کمال اعتقاد اور انقیاد ساتھ اقوال اور افعال ان اکابر کے رکھتے ہین اور رعایت شریعت کی
نہین کرتے ہین انکو جہلاے صوفیہ کہتے ہین انکے بھی دو گروہ ہین گروہ اول انکے اقوال اور افعال کو اگرچہ خلاف
شریعت کے بھی ہون بسبب ظاہر اور باطن کے حق جانتے ہین اور بالکل پروا شریعت کی نہین رکھتے ہین دوسرا
گروہ اگرچہ بسبب ظاہر کہتے ہین کہ خلاف شرع کوئی امر نہ چاہیے اور بتکلف اور زبانی محض اظہار انقیاد شریعت کا
کرتے ہین لیکن درباطن اقوال علما اور روایات فقہا کا انکے نزدیک کچھ اعتبار نہین ان دونون گروہ نے بسبب
جہالت کے حق مین ان اکابر صوفیہ کے غلو اور افراط اختیار کرکے دائرۂ انقیاد اسلام اور احکام شریعت سے خارج
ہوکر راہ ضلالت کو اختیار کیا ہے سواے ان چار گروہ مذکور کے دیگر ایک فرقہ ہے کہ اوسنے صراط مستقیم اور
طریق متوسط کو اختیار کیا ہے یہ فرقہ ظاہراً و باطناً متبع شریعت اور معتقد اولیاے کرام اور مشائخ عظام ہے
اور بانکار اور اعتراض اقوال سکریہ اور کشوفات پر انکے نہین مبادرت کرتے ہین اور ان اقوال و افعال
کو اوپر استیلاے محبت اور غلبۂ عشق اور نتیجۂ قرب کے حمل کرتے ہین اسلیے کہ صادر ہونا ان اقوال اور افعال
اور کشوفات کا صحت حال اور کمال نسبت اور اخلاص باطن اور غلبۂ عشق اور استیلاے محبت اور قرب
پر دلالت کرتا ہے لیکن وقت غلبۂ حال اور استیلاے وجد اور محبت کے قدم ثبات اور وسط طریق سے پھسلتا
ہے اور عنان ضبط اور اختیار کا ہاتھ سے جاتا رہتا ہے یہان تک کہ بغلبۂ سکر انکے قبح شرعی بہ نسبت اوس
قول اور فعل کے نظر اعتبار سے ساقط ہوکر نظر فقط اوپر معنی صرف اور روح عمل کے باقی رہتی ہے جیسا کہ طریان
غضب اور فرح اور سرور مرد عاقل کو ہلا دیتا ہے اور اپنے اختیار سے باہر کر دیتا ہے پس اس سے معلوم ہوا
کہ یہ اقوال اور افعال سکریہ بطریق معصیت اور قصد مخالفت شریعت اور میل طبیعت اور ہواے نفس
اور علت جہل اور داعیہ ہوا اور ریا کے نہین ہین بلکہ مقرون بصدق نیت اور حسن قصد بیچ قہر نفس اور قطع
اسباب و علائق اور اسقاط اعتبارات اور استیلاے محبت اور غلبۂ عشق کے ہے اور صاحب وجد اور حال تکالیف
شرعیہ سے مرفوع القلم ہو جاتا ہے کہ مغلوب الحال ہے مثل مجنون کے مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ
فرماتے ہین مثنوی بامریدان آن فقیر محتشم ۔ بایزید آمد کہ نک یزدان منم ۔ گفت مستانہ عیان آن ذوفنون
لا الٰہ الا انا فاعبدون ۔ چون گذشت آن حال گفتندش صباح ۔ تو چنین گفتی و نبود این صلاح ۔ گفت این بار ار کنم

روشن ہوجاتی ہے اور معبود کو عین مقصود پاتی ہے اور جمیع مقاصد باطلہ سے منہ پھیر کر ایمان موافق قول
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے حاصل کرتی ہے اور مرتبہ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ
میں پہنچتی ہے اس مرتبے میں واسطے سالک کے اسلام ایمان ہوجاتا ہے یہ دوسری منزل طریقت کی ہے پھر جب
تک سالک اس مقام میں قیام کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے تو عقل علم ہوجاتی ہے اور علم نور رہتا ہے تو سالک
کو مقصود کی ایک جھلک مشہود ہونے لگتی ہے اس منزل میں ایمان ایقان ہو کر مقصود کا پتا لگتا ہے اور
معبود کا نام بھول جاتا ہے یہ انتہاے مقام طریقت اور منزل مقصود سالک کی ہے یہ طریقت اوس شریعت
ظاہری کی معنی ہے یہاں تک تو علم کی رسائی تھی آگے اوسکے بغیر مدد عشق کے علم کی رسائی نہیں اسواسطے
اس مقام میں علم عشق کا تابع ہوتا ہے پس جب علم کے ساتھ عشق ہوتا ہے تو کشش ربانی ہوتی ہے وہ کشش
سالک کی رہبر ہوتی ہے اور مقصود مشہود ہوجاتا ہے اور سالک کا عشق بڑھ جاتا ہے اور فکر مراقبہ کا برقع بنتی ہے اور یقین اوسکا ذوق
وجدان ہوجاتا ہے اور سب سے منہ پھیر کر حق میں ثابت قدم ہوتا ہے یہ حقیقت کا پہلا زینہ ہے جب سالک اس
مقام میں ٹھہر جاتا ہے تو آتش عشق کی بھڑکتی ہے اور نور علم کا نور علی نور ہوجاتا ہے اور مقصود ہو کر مشہود
ہوجاتا ہے اور لَا مَعْشُوْقَ اِلَّا اللّٰہ کہنے لگتا ہے یہ عروج حقیقت کا دوسرا زینہ ہے پھر جب سالک کا علم عشق
بنجاتا ہے اور وجدان سالک کا عرفان ہوجاتا ہے مشہود سے منہ پھیر کر مقام لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ کہیں
پہنچتا ہے اور محقق عارف ہو کر وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کہنے لگتا ہے یہ انتہا مقام حقیقت کا ہے پس اس سے
صاف معلوم ہوا کہ حقیقت معنی طریقت کے اور طریقت معنی شریعت ظاہری کے ہیں اور آگے اسکے لفظ اور
معنی سب غائب ہیں اس مقام میں عابد و معبود سالک و مقصود شاہد و مشہود کا پتہ نہیں لگتا ہے عقل علم
میں علم عشق میں عشق عاشق میں عاشق معشوق میں فانی ہوجاتا ہے قاب قوسین او ادنی کا دائرہ تمام
ہوجاتا ہے یہاں تک سلوک اور معرفت تمام ہوجاتی ہے یہاں سواے حیرت در حیرت اور فنا در فنا کے
اور کچھ ہاتھ میں نہیں آتا ہے پس اسصورت میں حسب حال علماے ظاہر شریعت کے لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ
اور سالک کے حق میں لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور محقق کی نسبت لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور موافق ذوق
عارف کے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ صحیح ہوجاتا ہے پس اسی معنی کلمہ طیبہ پر تمامی معانی الفاظ قرآنی احادیث
کو قیاس کر لینا چاہیے مگر فرق یہ ہے کہ عوام کہ جنکو عقل سلیم نصیب نہیں فقط ظاہر شریعت پر اکتفا کرتے ہیں
اور خواص کہ جنکو عقل سلیم اور حدس مستقیم نصیب ہے اور عقل اونکی نور حقانی سے روشن ہوگئی ہے معنی کے
معنی کو پاتے ہیں اور خود معنی بنجاتے ہیں اور جنکی عقل کا معذور ہا اور کور باطن ہے بہ تکلف معنی کو صورت کی طرف
اور حقیقت کو مجاز کی جانب پھیرتا ہے اور تاویلات لاطائل شروع کرتا ہے حاصل یہ کہ واقع اور نفس الامر میں
شریعت عین طریقت اور طریقت عین حقیقت اور حقیقت عین معرفت ہے نہ غیر جیسے کہ بعض نادان گمان
کرتے ہیں اسلیے کہ مدار دین اور اوسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث
میں جو جبرئیل علیہ السلام کے جواب میں وارد ہے اور اوسکی صحت پر ائمہ اہل احادیث متفق ہیں ان تینوں
چیزوں کا بیان ہے کیونکہ یہ حدیث مشتمل ہے اسلام اور ایمان اور احسان پر اسلام سے اشارہ ہے فقہ
کی طرف کہ اوسمیں تمامی احکام اور اعمال شرعی کا بیان ہے اور ایمان سے اشارہ ہے عقائد کی طرف اور احسان
سے اشارہ ہے اصل تصوف کی طرف کہ مراد اوس سے توجہ الی اللہ اور حضوری اور فناے سالک ہے اور

محقق ہیں اور یہی ماہیت کہ غیر وجود حقیقی کی ہے مکتسب ذات اپنے کے بغیر علاوہ حضرت وجود حقیقی کے معدوم ہوگا
خارج سے بالضرور اور بالاتفاق معدوم محض جو کچھ ہوگا ظاہر ہے کہ معدوم محض مبدا کسی اثر خارجی کا آثار خارجیہ
میں سے نہیں ہو سکتا اور نہ معدوم معدوم غیر ہوگا پس جو امر کہ اوسکو حکمت اور عرف میں واقع اور نفس الامر کہتے
ہیں وجود حقیقی سے خالی نہوگا اسلیے کہ واقعی خارجی اور تحقق نفس الامری وجود سے غیر ہوتا ہے پس اس تقدیر
میں اگر اوس جگہ عدم فرض کیا جاوے گا تو اجتماع نقیضین یعنی وجود اور لا وجود کا صادق آویگا اور یہ
بالاتفاق بدیہی البطلان ہے اسلیے کہ عدم محض عبارت ہے نہ ہونے کسی اثر وجودی کے واقع میں پس
موجود ہونا اوس عدم کا کہ مقدم ترین آثار وجودیہ میں سے ہے کوئی معنی نہونگے اسی جگہ سے مسئلہ حکمت
حقیقیہ کا کہ اَلْعَدَمُ لَا یَتَّصِفُ بِشَیْءٍ ہے مراقبہ اس امر کی تحقیق میں کہ وجود حقیقی بذاتہ موجود ہے اور وہ مطلع یہ
ہے کہ ضرور ہے کہ وجود حقیقی واقع اور نفس الامر میں بذاتہ متحقق ہووے ورنہ اس وجہ سے کہ ترجیح بلا مرجح امور
غیر ارادی میں بالبداہت محال ہے اور مستلزم اجتماع نقیضین کا ہے اسلیے کہ اوس مرجح میں کہ انتفاء وجود کا
مفروض ہے تقتضا وجود کا لازم آتا ہے چاہیے کہ وجود حقیقی مستفاد ہووے غیر اپنے سے حالانکہ غیر اوسکا
فی نفسہ معدوم محض ہے چنانچہ مراقبہ ثانی میں مذکور ہوا اَلتَّقَدُّمُ الشَّیْءِ وَتَوَقُّفُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْبَدَاہَۃِ
باطل اور بسبب انتفاء غیر اور بطلان ہونے تقدم کے احتمال تسلسل ودور کا بھی ناجائز ہے پس اس سے
ثابت ہوا کہ واسطے وجود حقیقی کے کوئی علت نہیں اور نہ وہ مسبوق بالعدم ہے ورنہ کبھی متحقق فی الواقع نہوتا
چوتھا مراقبہ اس امر کی تحقیق میں کہ وجود حقیقی ہی منشاء انتزاع وجود مصدری کا ہے نہ غیر اور وہ یہ
کہ ضرور ہے کہ وجود حقیقی بذاتہ منشاء انتزاع وجود مصدری کا ہووے نہ غیر اوسکا یعنی غیر وجود حقیقی کا خود
اور محل وجود مصدری کا نہیں ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ فی نفسہ معدوم محض ہے پس اس سے ثابت ہوا یہ کہ وجود حقیقی
قسم سے اعراض مصطلح بعض حکما و متکلمین کے نہیں ہے اور نہیں ہو سکتا ہے ورنہ منشاء انتزاع موجودات خارجیہ
کا اور حقیقت اوسکی خود وجود حقیقی ہے اور ضرور ہے کہ ہووے کہ حقیقت اوسکی ایسی ہی ہے بہ نسبت اوسکے
لَیْسَ بِمَوْجُوْدٍ کبھی صادق نہیں آسکتا ہے جیسا کہ ثُبُوْتُ الْاِنْسَانِ لِلْاِنْسَانِ فِی الْاِنْسَانِ ... لَیْسَ بِمَحْمُوْلٍ
کبھی صادق نہیں آسکتا ہے لِاَنَّ سَلْبَ الشَّیْءِ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْبَدَاہَۃِ بَاطِلٌ اور یہی واجب ہے جو ہم
واجب الوجود کا یعنی نہیں تجاوز کرتا ہے وہ طرف عدم محض کے اصلا اور نہیں ہوگا وہ معدوم محض کبھی
ورنہ لازم آوے گا انقلاب حقیقت کا اور یہ باطل ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت وجود حقیقی جیسا کہ
مسبوق بالعدم نہ ملحق بالعدم بھی نہیں ہو سکتا ہے علاوہ اسکے خود مسلمات حکماء سے ہے کہ جو شے نہ علت
کے ہووے ازلی اور ابدی اور قدیم بالذات ہے اور یہی اوسکی حقیقت ہے ...
كَذَا ذَكَرَهُ الْقَيْصَرِيُّ فِي ... مِنْ ... فِي مُمْكِنٍ مِنْهُ الْعَيْنُ ... وَكُلُّ مَا هُوَ خَيْرٌ ...
وَمِنْهُ ... اِذْ لَا يَحْتَاجُ فِي تَحَقُّقِهٖ اِلٰى اَمْرٍ خَارِجٍ عَنْ ذَاتِهٖ فَهُوَ الْقَيُّوْمُ الثَّابِتُ
بِذَاتِهٖ وَالْمُثْبِتُ لِغَيْرِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ اِبْتِدَاءٌ وَاِلَّا لَكَانَ مُحْتَاجًا اِلٰى عِلَّةٍ مُوْجِدَةٍ ... حِيْنَئِذٍ
لَهٗ اِنْتِهَاءٌ وَاِلَّا لَكَانَ مَعْرُوْضًا لِلْعَدَمِ ... لِلِانْقِلَابِ پانچواں مراقبہ اس امر کی
تحقیق میں کہ وجود حقیقی بنفسہ واجب بالذات ہے اور وہ یہ ہے کہ مراقبات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ وجود
حقیقی فی نفسہ واجب بالذات ہے اِذْ لَوْ كَانَ مُمْكِنًا لَكَانَ ... مِنْ جِهَةٍ ... تَقَدُّمُ الشَّيْءِ عَلٰى

ایک تعدد تاصلی واقع مین ثابت ہووے اور مراد میری تعدد تاصلی سے وہ تعدد ہے کہ تجویز کرنے سے ایکطے اور دیگر شے غیر اوس ایک شے کے کہ دونون شخصا متباین اور ہر ایک متاصل جداگانہ اور ایک دوسرے سے متحاز اور ممتاز ہے تعدد حاصل ہووے جیسے کہ درمیان زید اور عمرو یا جان اور تن کے ایک تعدد تاصلی واقع ہے وجود حقیقی ایسا نہین ہے اسلیے کہ اسجگہ غیر فی نفسہ معدوم محض ہے قیسرا اس سے ثابت ہوا یکہ حضرت وجود حقیقی یعنے حق تعالی یکتائے محض اور لاثانی اور واحد حقیقی اور ازلی اور ابدی ہے نہ کبھی مسبوق بالعدم تھا اور نہ معروض بالعدم ہوگا اور واجب بالذات ہے نہ واسطے اوسکے کوئی علت ہے بلکہ اوسی سے قیام ہرشے کا ہے اور غیر اوسکا عدم محض ہے اور واحدی العین اور واحدی الذات ہے کہ تمامی فضاء غیر متناہی واقعی اور نفس الامری حقیقی اوس یکتائے بے ہمتا لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ سے پُر ہے اور موجود ہی واقع اور نفس الامر ہے مثلاً اگر مرکز عالم سے محدود جہات تک بلکہ غیر متناہی تک ایک شخص ہیولانی فرض کیا جاوے تو دیگر شخص ہیولانی خارجی عقل سلیم غیر سقیم تجویز نہین کرسکتی ہے بلکہ محال ہے پس اسی جگہ سے ظاہر ہوا کہ حضرت وجود حقیقی قسم سے ہویات واجبہ مفروضہ ان کو دو کے نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ تعدد ان ہویات کا حسب قول ان کو نہ کے ساتھ حیثیت ہذا غیر ذاکے حقیقت اور تشخص اور تاصل کی رو سے ایک دوسرے سے متباین اور ممتاز ہوگا اور اپنے مرتبے مین رہکر دوسرے کے مرتبے مین قدم نہ رکھ سکے گا

نوان مراقبہ اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی متعین ہے ساتھ تعین حقیقی کے نہ غیر اوسکا واقع ہوکر واقع اور نفس الامر مین ساتھ تعین ذاتی حقیقی کے بحسب مصداق وجود حقیقی ہی متعین ہے جیسے کہ اہل حق کہتے ہین اگرچہ وہ بحسب مفہوم کے مطلق محض ہوا ور نہ وہ جزئی حقیقی ہے و نہ جزئی اضافی کہ کسی کلی کے تحت مین مندرج ہو کلی کہ اپنے جزئیات کی محتاج ہو جیسے کہ فلاسفہ اور اہل منطق کہتے ہین پس عدم کلیت کی وجہ عنقریب ظاہر ہوگی انشاء اللہ تعالی ولیکن اوسکی عدم جزئیت جیسے کہ اہل حق فرماتے ہین پس اسواسطے ہے کہ جو شے واقع اور نفس الامر مین متاصل ہستی محض ہے ضرور بحسب مصداق کے متعین ہوگی بلکہ درحقیقت ذات پاک حق تعالی کی ہی متعین ہوگی اور غیر اوسکا افراد عالم مین سے فقط مجازاً اور اعتباراً متعین ہے اسلیے کہ تعین اور امتیاز اوسکا ذاتی ہے اور کسی دوسری شے سے نہین ہے جو اوسکی ذات پر نام ہو کیونکہ وجود مین کوئی اوسکا مغائر نہین تاکہ اوس سے وجود مین اوسکو مشارکت ہو پھر اوس سے تمیز کی حاجت ہو پس ذات پاک حق سبحانہ وتعالی کی موافق اہل کشف کے اس معنی مین کہ ذات پاک ساتھ ایسے تعین کے جیسے کہ جزئیات انواع اور اجناس کے حسب اصطلاح معقول کے متعین ہوتے ہین متعین نہین ہے کہ موجب امتیاز اور انحیاز دوسری متعینات سے واقع ہووے پس ذات پاک حضرت حق جل وعلی کی اگرچہ اپنے مرتبے میں بنفسہ متعین ہے مگر دوسری متعینات عالم سے ساتھ مباینت اور مزائلت کے ممتاز نہین ہے جیسا کہ مراقبہ چھٹے اور ساتوین سے ظاہر ہے پس یہ دقیقہ ہے کہ اثبات توحید واجب الوجود کا موافق اصول متفلسفین اور متکلمین کے کہ وجودات حقیقیہ متعددہ تجویز کرتے ہین بہت دشوار ہے بلکہ نزدیک اذکیا کے غیر ممکن بخلاف اصول اہل حق کے کہ کوئی اشکال اسجگہ انہ سر غیر وارد کرہ جاتا

پس سرحل ہوا یہ امر کہ تحقق اختلاف وجود کا خواہ خارجی ہو یا ذہنی زمانی ہو یا مکانی اور ایسا ہی اختلاف تمامی موجودات کا خواہ عرش ہو یا کرسی آسمان ہو یا زمین اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے بسبب لغو مرکبات میں ہے اخترا عی محض میں مثل ریگ بیابان کے کہ گمان کرتا ہے پیاسا اوسکو پانی گیا رھوان مراقبہ اس امر کی تحقیق میں کہ اطلاق وجود حقیقی کا واجب بالغیر سے بھی ممتنع ہے اور وہ اصطلاح پر ہے کہ اطلاق لفظ حقیقت اور ذات اور ماہیۃ کا از روے حقیقت واجب الوجود پر ہی ہوتا ہے اور بس اور اطلاق اوسکا نقیض وجود پر کہ عبارت عدم محض سے ہے صرف مجاز کے روسے ہے پس دوام وجود کا واجب ہے نہیں تجاوز کرتا ہے وہ ہرگز اوس سے طرف عدم محض کے اور نہیں ہوتا ہے اور نہوگا وجود کبھی معدوم محض ور نہ لازم آوے گا انقلاب حقیقت کا کما مر اور یہ محال ہے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب کسی ممکن خاص کو جیسا کہ زید مثلاً کہ واجب بالغیر ہے جب بوسیدہ ہو جاوین استخوان اوسکے اور اوس حالت سے خاک اور خاک سے آب اور آب سے ہوا اور ہوا سے آتش ہو جاوے پس پایا جاوے گا دوام اوس ممکن مذکور کا پس ہوگا زید مذکور واجب الوجود ابد تک جیسا کہ تھا وہ واجب الوجود ازل سے بھی پس نقل کیا اوسنے ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ کیطرف یہان تک کہ مولود ہوا وہ اور نام رکھا گیا اوسکا زید اور کچھ نہ تھا نہیں ہے اوس ممکن سکو واجب ہونے مین اسلیے کہ واجب وہ ہوتا ہے کہ جسکا وجود ضروری ہووے اور ممتنع ہوتا ہے انفکاک وجود کا واجب سے اور وجود زید کا یعنی مبدء آثار کے جدا اور منفک نہوا کبھی زید سے کسی مرتبے مین انتقالات اور تغیرات مذکورہ سے بلکہ جدا ہوا اوس سے وہ تشخص کہ مطلق ہے اور یہ ظاہر ہے اور سواے اسکے نہیں ہے کہ جدا ہوئی اوس سے خصوصیت تشخص کی اور یہ خصوصیت تشخص اعتباری محض ہے نہیں منعدم ہوتا ہے وجود اوسکا انعدام سے اوس خصوصیت تشخص کے جیسا کہ نہیں منعدم ہوتا ہے وجود زید بیچ زمانہ حیات اوسکی کے بسبب نقل کرنے اوسکے طفلگی سے طرف جوانی کے اور جوانی سے طرف پیری کے پس حق صاف معلوم ہوا کہ انقلاب اوسکا ایک خصوصیت سے طرف دوسری خصوصیت کے نہیں ضرر کرتا ہے اوسکے وجود اور حق مین اور اس قسم کے انقلاب اور تغیر اعتباری کو امکان خاص کے ساتھ تعبیر کرتے ہین ورنہ مقرر ہے یہ کہ جب تک کوئی شے واجب نہووے وجود مین نہیں آسکتی ہے بارھوان مراقبہ امکان اور اس امر کی تحقیق مین کہ ممکن اور واجب حادث اور قدیم مین کیا فرق ہے واضح ہو کہ امکان ایک نسبت ہے نسب الٰہیہ مین سے اور وہ نسبت حق تعالیٰ کی طرف صفات متقابلہ معقولہ کے جیسا کہ ظہور اور بطون اور اولیت اور آخریت وغیرہ ذلک اور یہ نسبتین باہم متساوی ہین پس منشا امکان کا یہی نسبت متقابلہ ہے اور یہی ممکن من حیث ذات اپنی بنظر تعین علمی کے بغیر ملاحظہ اسباب اور شرائط وجود کے ممکن ہے اور یہی ممکن بعینہ واجب بالغیر ہے بنظر اسباب اور شرائط وجود کے اور یہی ممکن بعینہ واجب لذاتہ ہے بنظر حقیقت اوسکی کے مع قطع نظر تعین علمی اور اسباب اور شرائط وجود خارجی کے پس جبکہ معلوم ہوا کہ وجود یک ہی ہے کہ پایا جاتا ہے اوسمین وجوب اور امکان دو جہت سے پس وجوب باعتبار ذات اور اطلاق کے ہے کہ قدیم ہے اور امکان باعتبار تعین اور تقید اور تغیر کے کہ حادث ہے پس حق تعالیٰ مجمع الکمالات ہے اور کمال اوسکا جامع ہے جمیع المتقابلین سے کہ مراد اوس سے تضایف اور تضاد اور عدم و ملکہ ہین کالاول والآخر والظاہر والباطن والمحیی والممیت والہادی والمضل وغیرہ الیٰ آخرہ والمکین بخلاف نقیضین کے کہ عبارت وجود اور عدم محض سے ہین حاصل یہ کہ حق تعالیٰ تینون تقابلات تضایف و تضاد و عدم و ملکہ کا جامع ہے اور تقابل نقیضین کا جامع نہیں بسبب استحالہ اجتماع نقیضین اور ارتفاع نقیضین کے کما قال صاحب کلمۃ الحق قدس سرہ
اِذَا الْمُؤْمِنُ يَتَّصِفُ بِالتَّقَابُلِ بَيْنَ الْمُتَقَابِلَيْنِ مِنَ التَّضَادِّ وَالتَّقَابُلِ مِنَ الْعَدَمِ وَالْمَلَكَةِ وَالتَّضَايُفِ

اور تعینات اور اعتبارات اور شیون اور صفات کے ساتھ پس جو عدم بطون کے معنی میں ہے منتسب ہوتا ہے
اوس وجود سے جو ما بہ الموجودیۃ کے معنی میں ہے اور عارض ہوتا ہے وہ عدم جو بمعنی بطون کے ہے جو کہ
اطلاق میں خواہ اطلاق وجود کا قبل متعدد ہونیکے ہو یا بعد رفع قید کے لیکن وہ عدم جو معنی میں نفی عن الواقع
و نفس الامر کے ہے یعنی عدم محض تو کچھ نہیں کہ وجود حقیقی سے جو معنی میں ما بہ الموجودیۃ کے ہے منتسب ہو وسکے کیونکہ
یہ نقیض اوسکا ہے پس درمیان بطون اور ظہور کے نسبت تقابل عدم و ملکہ ہوگی اگر تفسیر کیا جاوے بطون کا
عدم ظہور کے ساتھ کہ شان شے اوسکی یہ ہے کہ ظاہر ہووے اور نسبت تقابل تضاد کی ہوگی اگر تفسیر کیا جاوے بطون کا
ستر کے ساتھ اور ایسی ہی درمیان عدم بمعنی البطون کے اور درمیان وجود بمعنی ظہور کے نسبت تقابل عدم و ملکہ
اور تقابل تضاد کی ہے پس خفی اور مخفی عدم حقیقی کے لوازمات سے ہیں اور ثبوت اور ظہور اپنے وجود کے
وجود حقیقی کے لوازمات سے ہیں ظہور اور [illegible] اور بطون اور [illegible] وجود حقیقی کے عوارض و مقارنات
سے ہیں [illegible] پس یہ سب قیود و اعتبارات
اور شیون [illegible]
[illegible]
[illegible] المطلق واجب الامتناع [illegible]
[illegible]
[illegible] الممکن [illegible] الواجب [illegible]
[illegible]
واجب الوجود [illegible]
[illegible] پس اسی وجود کو بعض بدیہی کہتے ہیں اور بعض نظری کہتے ہیں اور دلائل فریقین کے مطولات
میں مذکور ہیں اور دلائل انکا باوجود منافات کے رجوع کرتے ہیں طرف نزاع لفظی کے اسلیے کہ جو قائل ہیں
بداہت کے مراد لیتے ہیں اوس سے معنی مصدری اور جو قائل ہیں نظری ہونیکے مراد لیتے ہیں اوس سے
معنی ما بہ الموجودیۃ [illegible] یہ ہے کہ وجود ساتھ دونوں معنی کے بدیہی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] **چودھواں مراقبہ** اس امر کی تحقیق میں کہ وجود عین ماہیات موجودات کا
ہے یا غیر ماہیات موجودات کا اور وہ یہ ہے کہ بعض حکما اور ابو الحسن اشعری اور ابو الحسین بصری
معتزلی کے نزدیک وجود عین ماہیۃ واجب اور عین ماہیۃ ممکن کا ہے اور متکلمین کے نزدیک عکس اسکا

جیسے شقوق باطل ہوگئے ہیں پس ایسا ہی لازم ہی ہے جبکہ منتزع ہونا وجود حقیقی کا ماہیت ممکن سے باطل ہے اور بطلان شق رابع کا
ظاہر ہے اسلیے کہ ہم ملاحظہ کرتے ہیں اور انتزاع کرتے ہیں وجود مصدری کو ماہیت ممکن سے پس اگر وجود حقیقی ماہیت ممکن کا
مقارن ہوتا انتزاع وجود مصدری کا ماہیت ممکنہ سے ممکن ہوتا اور بطلان شق خامس کا اسلیے ہے کہ اگر وجود حقیقی
جز ماہیت ممکن کا ہوگا تو جز آخر یعنے ماہیت ممکن یا تو عین وجود حقیقی کا ہوگا پس اس تقدیر میں درمیان دونوں جز کے
تمیز نہ ہوگی اور یہ خلاف مفروض ہے یا غیر اوسکا ہوگا پس تمیز درمیان اون دونوں کے یا بسبب دیگر وجود کے ہوگی
پس تسلسل لازم آوے گا یا تمیز درمیان اون دونوں کے بسبب عدم کے ہوگی اور یہ ممتنع ہے اسلیے کہ عدم کوئی شئے
نہیں ہے کہ درمیان دو چیز کے تمیز دیوے پس باطل ہوا جز ہونا وجود حقیقی کا ماہیت ممکن میں پس جبکہ شقوق ایسا
اخیرہ باطل ہوئے ثابت ہوا شق اول یعنے وجود حقیقی معروض ہے اور تمامی ماہیات ممکنہ عارض ہیں وجود حقیقی کو
اور منتزع ہیں اوس سے اور وجود حقیقی باوجود وحدت اپنے کے منشاء انتزاع تمامی ماہیات ممکنہ کا ہے
اعتبارات کثیرہ کے ساتھ جیسا کہ کرہ آسمان باوجود اپنی وحدت کے منشاء انتزاع دوائر کثیرہ کا ہے اعتبار کثیرہ کے
ساتھ اور وجود حقیقی موصوف ہے اور تمامی ماہیات ممکنہ اوسکے اوصاف انتزاعیہ ہیں اور یہی وجود حقیقی اون
ماہیات ممکنہ کے لیے ما بہ الموجودیۃ ہے پس مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ ماہیات ممکنہ وجود حقیقی سے قائم اور اوس سے
منتزع اور اوسکو عارض ہیں اور دلیل حضرات صوفیہ کی اس امر پر کہ وجود حقیقی عین ذات ممکن کا ہے یہ ہے کہ جبکہ
ذات الشیٔ ما یقوم بہ الشیٔ کو کہتے ہیں اور سابق میں ثابت ہوا کہ قیام ممکنات کا وجود حقیقی سے ہے پس ثابت ہوا
کہ وجود حقیقی عین ذات ممکنات کا ہے اور معروض اونکا اگرچہ وہ ممکنات کے ماہیات کا غیر ہووے اور اوس سے
یہ بھی ثابت ہوا کہ ممکن عین واجب کا ہے ذاتا و وجودا اور غیر اوسکا ہے ماہیۃ واعتبارا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ممکن
کے لیے وجود حقیقی نہیں ہے نہ نفس الامر میں و نہ ذہن میں و نہ خارج میں ہاں ممکنات کے لیے وجود بالعرض ہے انکے
وجود منشاء کے ساتھ پس تمامی ممکنات حقائق باطلہ ممتنعات الوجود ہیں بنظر اونکے نفس مفہومات اعتباریہ کے
اور ممکنات الوجود ہیں بنظر انکے منشاء کے اور قابلات ہیں واسطے نسبت وجود منشاء کے طرف اونکے بسبب منتزع ہونکے
وجود منشاء سے پس تمامی ممکنات وہی ہیں اور نسبت وجود منشاء کی طرف ممکنات کے صرف وہی ہے پس قول
بعض حکما کا کہ وجود کے لیے ممکن قابل بالذات ہے محض حکم وہم کا ہے اور حکم عقل کامل غیر مشوب بالوہم کا یہ ہوگا کہ ممکن
ممتنع الوجود ہے بنظر اپنی ماہیت کے اور ممکن الوجود ہے بنظر اوسکے منشاء کے کہ ذات اوسکی ہے پس یہی ہے مذہب
حضرات صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم کا پس باطل ہوا زعم بعض حکما اور ابو الحسن اشعری وغیرہ کا کہ وجود حقیقی
عین ہر ماہیت ممکنہ اور واجب کا ہے اسلیے کہ عینیت وجود حقیقی کی ماہیت ممکنہ کے ساتھ باطل ہے کما مر اور اسواسطے
کہ وجود مصدری انکے بیان بھی ایک مفہوم ہے پس واجب ہے کہ اوسکا منشاء انتزاع بھی کہ ما بہ الموجودیۃ ہے ایک
نہ متعدد بسبب تعدد ماہیات کے اور زعم ان حکما کا اسواسطے باطل ہے کہ اگر وجود حقیقی عین ماہیت ممکن کا ہوتا تو ممکن
واجب ہوتا اور یہ باطل ہے جیسا کہ سابق میں کہا ہوا اور اسواسطے کہ اگر ماہیات متعددہ عین وجود حقیقی کی ہوتیں
حالانکہ وجود حقیقی واحد ہے بسبب وحدت اوسکے لازم ہے کہ وجود مصدری ہے البتہ باطل ہوتا تعدد ماہیات
ممکنہ کا اسلیے کہ وحدۃ الوجود مستلزم ہے اوس چیز کی وحدت کو کہ وہ عین اوسکا ہے اور یہ خلاف نفس الامر کے ہے
اور یہی باطل ہوا قول بعض کا کہ کہتے ہیں کہ وجود حقیقی عین واجب تعالی کا ہے اور غیر ماہیت ممکن کا اور عارض ہے
ماہیت ممکن کو اسلیے کہ پہلے باطل کیا ہے عروض وجود حقیقی کا ماہیت ممکن میں پس باطل ہوئے مذاہب ان سب کے

اگر بالاعتبار ہو اور صوفیہ کی اصطلاح مین واجب الوجود وجود خاکی انسانی کو بھی کہتے ہین یعنی لازم الوجود اسلیے
کہ ظہور روح انسانی کا بدون اس وجود خاکی کے ممکن نہین اسی لزوم کے لیے اسکو واجب الوجود کہتے ہین اور
کبھی ممکن الوجود پر کہ جسم مثالی ہے اور کبھی بمعنی ثبوت عام ہے کہ ثبوت اوسکا وجود خارجی سے ہی استعمال
کرتے ہین پس باعتبار اس معنی کے حضرات صوفیہ کے نزدیک ہر موجود پر وجود کا اطلاق کرسکتے ہین خواہ وہ وجود
موجود حقیقی ہو وسے خواہ انتزاعی واقعی اور عوام علیہ ثبوت مترتب الآثار خارجی پر وجود خارجی اور ثبوت مترتب الآثار
ذہنی پر وجود ذہنی کا اطلاق کرتے ہین اور باعتبار اس معنی کے اطلاق سے لفظ وجود کے ممکنات پر حضرات صوفیہ
انکار نہین کرتے ہین اور وجود بمعنی مابہ الموجودیہ والفعلیہ اور مترتب الآثار کی انکا ہیچ کہ یہ محل نزاع کا ہو
جیسے کہ سابق مین مذکور ہوا حضرات صوفیہ اوسکو وجود حقیقی اور واجب الوجود اور شخص واحد کہتے ہین اور ممکنات
کو وجود اس معنی مین نہین کہتے ہین بلکہ مجعول واجب کا جانتے ہین اوسکو بجعل بسیط لصور اعیان ثابتہ غیبیہ
مترتب الآثار اور کا بنا بجعل مرکب اور صور اعیان کو مترتب الآثار کیا اور یہ مرتبہ مترتب الآثار عالم کثرت سے
اخص مظاہر اوسکا روح اعظم ہے اور مستوی عرش پر یہی روح اعظم ہے اور فرق درمیان معنی ثبوت عام اور مابہ الموجودیۃ
کے عموم و خصوص مطلق کا ہے لیکن وجود ممکن کا بہ نسبت معنی مابہ الموجودیہ کے ایسا ہے جیسے کہ نصفیہ و ثلثیہ جسم
متصل مین ثابت ہے اور وجود اسکا مستقل نہین ورنہ لازم آویگا موجود ہونا اجزاے غیر متناہی خارجی کا بعینہ
مین اور یہ محال ہے پس وجود خارجی بمعنی مابہ الموجودیہ والفعلیہ نزدیک ماتریدیہ کے ایک صفت ہے واجب مین
جو مستوی عرش پر ہے اور ممکن مین کہ عالم کثرت ہے وہی وجود منضم ہوا ہے اور یہ صریح البطلان ہے اسلیے کہ انضمام
وجود خارجی کا غیر وجود کے ساتھ کہ خارج مین موجود ہو کیونکر متصور ہوگا جیسے کہ بطلان اوسکا سابق مین معلوم ہوا
اور اکثر علماء مشائیہ وجود واجب کو جو نزدیک متاخرین عالم کا ہے عین واجب اور وجود ممکن کو صفت منضمہ ساتھ ممکن کے
کہتے ہین اور بدستور سابق انپر بھی وجود ممکن مین اعتراض مذکور وارد ہوسکتا ہے اگرچہ وجود انکے نزدیک منشا
وجود و مصدر بالکہ وجود حقیقی ہے یہ ذات واجب کہ جو انکے بیان متاخرین عالم کا ہے نفس ذات واجب ہو اور منشا
اوسکا بیچ ممکن کے بوصف استناد ممکن بطرف واجب کے ہے اور یہ بھی نادرست ہے اسلیے کہ بیچ منشا ہونے نفسانیہ
کے مثلا جیسا کہ منشا اوسکا نفس انسان ہے ویسا ہی منشا وجود اوسکا ذات ممکن ہے نہ بوصف استناد اسکی
ممکن ہے پس صفت استناد بالواجب کے کچھ معنی نہین اسلیے کہ وہ وحدۃ الوجود کا قائل نہین کہ بالعرض و بالتبع
کہ سکے اور نزدیک اشعریہ کے وجود واجب مین جو مستوی عرش پر ہے ذات واجب ہے اور وجود ممکن مین عین
ماہیۃ ممکن ہے کا قرار اس قول مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ ممکنات عدم محض سے خارج ہوگئے ہین جیسا کہ نزدیک
انکے مشہور ہے یہ احتمال صریح البطلان ہے اسلیے کہ عدم محض کوئی شے نہین ہے کہ وہ موجود ہو جاوے اور اوسپر کوئی حکم
مترتب ہو وسے اور احتمال دوسرا یہ کہ واجب نے باوجود قیام خود بوجود اجیبہ اپنے ساتھ ذات ممکنات متباینہ کو مستقل
متشکل کیا ہے اور بطور خیال انسان کامل کے ظہور پکڑا اور بعید نہین ہے کہ مراد حضرت شیخ مجدد رضی اللہ تعالی
عنہ کی بیچ مکتوبات کے کہ کہا اونھون نے کہ وجود ذات کا واجب ہے اور ممکنات کا مخلوق فی الوہم ہے شاید یہی ہو
اسلیے کہ نسبت عدم محض کے قدرت و ارادہ حق تعالی کا کیونکر متعلق ہوگا حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ
بخارت واجب اور ممکن بطور حضرات متکلمین کے قائل ہین اور واجب کو روح اعظم جانتے ہین اگرچہ اس لفظ کو
بالعرض ہین پھر بھی بطور قول اہل وحدۃ الوجود کے واجب کو مثل شمع اور ممکنات کو مثل آئینہ کے جانتے ہین کہ آئینہ مین عکس شمع کا پڑتا ہے

اور اگر حق تعالی عرض ہوتا تو کسی موضوع مین قائم ہوتا جو اوسکے قبل بالذات موجود ہوتا پس اس تقدیر مین تقدم الشی
علی نفسہ لازم آتا اور نہ حق تعالی ایک امر اعتباری ہے جیسے کہ ظالم لوگ کہتے ہین اسلیے کہ حق تعالی اوسوقت بذاتہ
موجود تھا کہ جسوقت یہ لوگ موجود نتھے جو حق تعالی کو اعتباری کہتے ہین خواہ یہ لوگ عقول ہون یا نفوس و یا غیر عقول
و نفوس جیسے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا (کان اللہ ولم یکن معہ شیء) پس حقیقت کسی شے کی مرتبۂ
بشرط شے اور مرتبہ بشرط لاشے مین اعتباری ہونے سے نہین لازم آتا ہے کہ حقیقت اوسی شے کی لابشرط شے مین
بھی اعتباری ہووے اور نہ حق تعالی خارج اور ذہن مین قسمت پذیر ہے اسلیے کہ وہ بسیط محض ہے اسیواسطے اوسکے
لیے نہ جنس ہے نہ فصل پس حق تعالی کی حد نہین ہوسکتی ہے اور نہ اوسکو ابتدا ہے ورنہ محتاج ہوگا طرف علت
موجدہ کے بسبب ممکن ہونیکے اور نہ اوسکو انتہا ہے ورنہ اوسکو عدم عارض ہوگا اور یہ محال ہے بہ سبب
انقلاب حقیقت کے و یا بہ سبب موصوف ہونے اوسکے ساتھ نقیض کے کما مر پس وہ ازلی و ابدی ہے کیونکہ
وہ اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے

سولھوان مراقبہ

ایضاً متعلق بحث وجود مین مراقبات مذکورہ بالا سے
معلوم ہوا کہ وجود من حیث ہو ہو یعنے وجود لابشرط شے خود بخود موجود اور قائم بنفسہ ہے نہ وہ کبھی نیست تھا اور
نہ وہ کبھی نیست ہوسکتا ہے اور نہ نیست ہوگا اور نہ اوسکو کوئی جزو ہے اور نہ وہ جزو دوسرے کسی کا غیر اوسکے
کوئی ہستی نہین واحد ہی النا طوری بالعین یکتا بے ہمتا واحد حقیقی لاثانی محض لیس کمثلہ شیء ہے نہ وہ قسم
عقول اور ارواح اور نفوس سے ہے نہ فلک نہ زمین نہ ملک نہ کوکب نہ آتش نہ باد نہ آب نہ خاک نہ حجر نہ شجر نہ جانور
نہ انسان نہ ہیولی نہ صورت جسمیہ نہ جسم نہ جزء لایتجزی نہ اعراض اور نہ وہ زمانہ نہ بعد مجرد نہ مقید ساتھ قید
اطلاق اور تقید کے نہ کلی ہے نہ جزئی نہ عام نہ خاص وغیرہ وغیرہ متعینات مین سے بلکہ یہ اشیا لازم ہین اوسکو
بحسب مراتب تنزلات و مقامات تفصیلیہ کے بغیر کسی تغیر کے اوسکی ذات و حقیقت مین کما کان کما کان الآن
رفیع الدرجات ذو العرش اور سری وجود مطلق ساری اور متجلی ہے بیچ تمامی تعینات اجمالی اور تفصیلی کے
مثل سرایت سیاہی کے حروف مفردہ و مرکبہ مین اور سرایت واحد کے مراتب اعداد مین اور سرایت موم کے
فرزین و فیل و پیادہ وغیرہ مین اور سرایت تخم کے شجر مین وغیر ذلک من الامثال اور وہ قیوم ہے تمامی مراتب کا
پس وہ باعتبار تنزلات کے مطلق ہے و مقید کلی ہے اور جزئی عام ہے اور خاص واحد ہے اور کثیر وغیر ذلک
افعال تفصیلیہ مین سے بغیر تغیر ذات و حقیقت اوسکی کے ورنہ متصف ہونا نقیض کا ساتھ نقیض کے یا متحد ہونا
اون دونون نقیضون کا لازم آویگا اور یہ محال ہے اسلیے کہ اسمین انقلاب حقیقت کا لازم آتا ہے کما مر اور یہ
محال ہے اور چونکہ حقیقت اوسکی مطلق ہے خارج مین ہمیشہ متحقق ہوگی پس اصل تمامی موجودات کی یہی ایک
وجود ہے اور تمامی کائنات اوس ایک وجود سے صادر ہوئے ہین اور وہ بذات خود بصور موجودات کے متعین
اور متکیف ہوکر بلباس مخلوقات کے ظاہر ہوا ہے اور ذات اوسکی ساتھ تمامی صفات کمالیہ کے بلکہ خلق ظاہر ہوئی ہے
بغیر انقلاب حقیقت اور صفات اپنے کے باوجود اسکے وہ ساتھ اطلاق اور صفات حقیقیہ اور کمالات ذاتیہ
اپنے کے بحال خود ہے اور باوجود اطلاق حقیقت اور صفات اپنے کے ان تعینات اور تقیدات و تشبیہات
کے ساتھ ظہور فرما کر خلق نما ہوا ہے الحق محسوس والخلق معقول ومن هنا اسلیے کہ وجود عام منبسط
سبکی اصل ہے اور موجودات خاصہ کہ حقائق اشیا ہین فروع اوسکے ہین پس یہ خصوصیات بمنزلہ قوالب موہوم
کے ہین متحقق اور موجود بجز وجود عام منبسط کے دوسرا کوئی شے نہین اسلیے کہ اگر ہم کسی موجود متعین کو تحلیل کرین

اور اعراض سے ایک ہی ہے اور یہی ایک ہیولی منشا ہے واسطے انتزاع مفہومات جنس عالی اور جمیع عوالم علوی اور سفلی کے اور یہی ہے وجود حقیقی جل سلطانہ اور یہ متصف ہے ساتھ جوہریت اور عرضیت کے اور قابل ہے واسطے امتداد اور انقسام اور انفصال کے بسبب مراتب تعینات اور تنزلات اپنے کے کہ بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے نام رکھا جاتا ہے اوسکا ہیولا اولی اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے صورت جسمیہ اور جسم اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے صورت نوعیہ اور انواع اجسام ہیں سے اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے عقل اور نفس اور کم اور کیف وغیر ذلک اسما ہیں ہے پس مفہوم موجود کا بلکہ مفہوم وجود کا جنس عالی ہے اور مصداق اوسکا ہیولا اولی اور مادہ مشخصہ ہے واسطے تمامی ممکنات کے لیکن قول حکماے فلاسفہ مشائیہ کا کہ جسم مطلق مرکب ہے دو جوہر سے ایک ہیولی دوسری صورت جسمیہ اور انواع اجسام کے مرکب ہیں تین جوہر سے ایک ہیولی دوسری صورت جسمیہ اور تیسری صورت نوعیہ پس باطل ہے کہ مبنی ہے اونکے مبنائی فاسد پر جو کہتے ہیں کہ فصول انواع کے جواہر ہیں اور تحقیق سابق میں پہچانا تو نے اوس مطالب بطلان اوسکا پس نہیں ہے ترکیب کسی شے کی مرکبات میں سے دو جوہر سے بلکہ ماہیت ہر شے کی مرکب اور مولف ہے جنس عالی اور عرض واحد سے یا دو عرض سے یا چند اعراض سے اور اعراض تقییدات اور تعینات اور اعتبارات ہیں واسطے اوس ایک جنس عالی کے کہ واجب تعالی ہے پس ماہیت جوہر کی مثلاً نزدیک حکماے فلاسفہ کے مرکب ہے موجود اور (لَا فِي مَوْضُوعٍ) سے اور ماہیت عرض کی نزدیک اونکے مرکب ہے موجود اور (كَوْنُهُ فِي مَوْضُوعٍ) سے اور موضوع عرض کا جوہر ہے اور ایسا ہی ہر حقیقت انواع جوہریہ اور عرضیہ میں سے مرکب ہے جوہر سے کہ جنس عالی ہے اور عرض سے کہ وہ ایک قید ہے قیود میں سے اور ایک تعین ہے تعینات میں سے اور ہر مرتبہ میں مراتب تنزلات میں سے زیادہ ہوتی ہے ایک قید اوپر دوسری قید کے مثلاً جس وقت زیادہ کی جاوے ایک قید (لَا فِي الْمَوْضُوعِيَّةِ) کی اوپر موجود کے ہو جاوے گا وہ جوہر اور جس وقت زیادہ کی جاوے اوپر قید (قَابِلٌ لِلْأَبْعَادِ الثَّلَاثَةِ) کی بھی ہو جاوے گا وہ موجود جسم اور جس وقت زیادہ کی جاوے اوپر قید (النَّامِي) کی بھی ہو جاوے گا وہ موجود نبات اور جب زیادہ کی جاوے اوپر قید (الْحِسِّيِّ وَالْمُتَحَرِّكِ بِالْإِرَادَةِ) کی بھی ہو جاوے گا وہ موجود حیوان اور جب زیادہ کی جاوے اوپر قید (النَّاطِقِ) کی بھی مثلاً ہو جاوے گا وہ موجود انسان اور جس وقت زیادہ کی جاوے اوپر قید دوسری کلی کی ہو جاوے گا وہ موجود صنف اور جب زیادہ کی جاوے اوپر ایک قید یا چند قیود تشخص اور تعین اوسکے کی جیسے کہ سواد و بیاض وغیرہ ہے ہو جاوے گا وہ موجود شخص اور یہ مذکور بیچ ترکیب انواع جواہر اور اشخاص اوسی موجود کی ہے نزدیک فلاسفہ کے وقس علیہ حال انواع العرض و اشخاصہ پس جبکہ وجود عرض کا وجود موضوع سے مغائر نہیں ہے پس جنس عرض اور جوہر کا ایک ہی ہے کہ وہ موجود مطلق ہے اور یہ قیود متنوعہ واسطے عرض کے ہیں بعینہ وہی قیود متنوعہ اوس موجود کے ہیں جو جنس عالی ہے پس جیسے کہ جوہر مصطلح فلاسفہ کا ایک اسم ہے اسماے حسنی موجود مطلق میں سے ویسا ہی عرض بھی ایک اسم ہے اسماے حسنی میں سے اوسی موجود مطلق کے پس اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ جواہر مصطلح فلاسفہ بھی اعراض ہیں سے ہیں جنکو وہ جواہر کہتے ہیں ماحصل یہ کہ عالم میں کوئی نوع ایسا نہیں ہے کہ بسیط محض ہووے سواے وجود حقیقی کے اگرچہ فلاسفہ زعم کرتے ہیں کہ بعض اوسکا بسیط ہے اور بعض اوسکا مرکب پس نہیں ہے وجود میں کوئی شے بسیط سواے اوس جنس کے کہ وجود حقیقی واجب تعالی ہے جل سلطانہ اور ہر ہر نوع اون انواع میں سے کہ تحت میں وجود حقیقی کے ہیں ایک ایک ماہیت ہے کہ مرکب ہے جنس عالی سے

حیولیۃ وجود مطلق کے واسطے تمامی موجودات کے البتہ صحیح ہوتا قول اونکا کہ جنس عالی جوہر ہے لیکن اس تقدیر مین
بھی اونکا بہت مقالات فاسدہ باقی رہجاوینگے جیسے قول اونکا کہ فصول جواہر کے جواہر ہین اور فصول علل موجدہ مین
واسطے اجناس کے اور معطی وجود واسطے اون اجناس کے اور تمام عقول اور نفوس مجردات ہین سے اور تمام اجسام
اور اجزاء اجسام کے ہیولی اور صورت جسمیہ اور صورت نوعیہ مین سے جواہر ہین اور سواے اسکے اور بھی بہت سے
اقوال ہونگے ہین کہ سابق مین فساد انکا ظاہر ہوا ہے اور اگر کوئی کہے کہ جبکہ موجود مطلق جوہر اور جنس عالی ہوا تمامی
موجودات کے لیے اس سے لازم آیا یہ کہ تمامی موجودات خاصہ کہ انواع اوسکے ہین جواہر ہوویں نہ اعراض بسبب
صادق آنے تعریف جوہر کے اوپر کل کے (کانہ لا فی موضوع) ہے اسلیے کہ جب ایک جزء اون اجزاء مین سے
موضوع مین نہوا پس نہونگے کل اجزاء بیچ موضوع کے جواب دینگے ہم کہ سابق مین ثابت ہوا ہے کہ انواع متحد ہین ساتھ
جنس عالی کے از روے ذات اور وجود کے اور متغائر ہین جنس عالی سے از روے ماہیۃ اور مفہوم کے اور ظاہر ہے
یہ بات کہ مفہومات تمامی ماہیات کے مفہومات اشتقاقیہ ہین یعنے ایک ذات ماخوذ ہے ساتھ مفہوم کے جیسے کہ مفہوم
ضارب کا مرکب ہے ایک ذات اور صفت ضرب سے اور ضرب جو ایک صفت قائم ہے ساتھ ذات کے اور تمامی مفہومات
مشتقات کے اعراض اور صفات ہین کہ قائم ہین ساتھ ذات موضوع اور موصوف کے پس تمامی مفہومات کا قیام
موضوع سے ہے پس اس صورت مین تمامی مفہومات اعراض ہوئے نہ جواہر جیسے کہ سائل کہتا ہے پس موجود مطلق
اپنے مرتبۂ اطلاقیت مین جوہر اور واجب ہے از روے ذات اور ماہیۃ کے اور موجود مقید کہ مرکب ہے ایک عرض
دیا چند اعراض سے ممکن ہے از روے ماہیۃ اور مفہوم کے اور جوہر ہے از روے ذات کے جیسے کہ کاتب اور
ضاحک اور ضارب وغیرہ اعراض ہین باعتبار مفہومات اور ماہیات اپنے کے اور جواہر ہین باعتبار ذات
اپنے کے پس توہم حکما اور متکلمین کا کہ ماہیات جوہریہ جواہر ہین فاسد اور غلط فاحش ہے اسلیے کہ اونکی اصطلاح کے
روسے بھی کوئی شئے ماہیات جوہریہ مین سے جوہر نہین ہو سکتی ہے اور جبکہ ثابت ہوئی یہ بات کہ ماہیات ممکنہ خواہ
جوہریۃ ہوویں ویا عرضیۃ اعراض ہین اور قائم ہین ساتھ موضوع واحد کے کہ واجب تعالی ہے اور جواہر ثانیہ بسبب
اونکے اعراض ہونیکے نہین صلاحیت رکھتے ہین اسبات کے کہ کوئی دوسرا عرض ساتھ اونکے قائم ہووے بسبب استحالہ
قیام العرض بالعرض کے پس اس سے ظاہر ہوا کہ عالم تمام عرض ہے کہ قائم ہے ساتھ ایک ہی موضوع کے کہ حق سبحانہ
وتعالی ہے اور جبکہ ثابت ہوا کہ ہیولی تمامی عوالم کا وجود حق تعالی کا ہے کہ قدیم اور واجب ہے اور اپنے وجود مین
کسیکا محتاج نہین بلکہ جتنا ماسوا اوسکے ہے محتاج ہے اپنے وجود اور ظہور مین اوسیکے طرف باطل ہوا جو کچھ کہا حکما نے
بیچ اثبات تلازم کے درمیان ہیولی اور صورت کے کہ ہیولی محتاج ہے اپنے وجود اور ثبوت مین طرف صورت کے
تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا ہان البتہ حق تعالی ظاہر نہین ہوتا ہے بسبب ابہام اور خفاء اوسکے کے
مرتبۂ اطلاق مین بوجہ کمال اشراق اور ظہور اوسکے کے ابصار اور بصائر پیگر بعد تلبس اوسکے کے ساتھ لباس صفات
اور صور اور تعینات کے اور یہ امر حیرت انگیز ہے کہ باوجود کمال اشراق اور ظہور وجود حقانی کے مظاہر کونیہ مین
ابتک اکثر کے نزدیک مخفی ہے جیسے کہ تھا یہاں تک کہ اکثر نظار مظاہر کونیہ مین اوسکے ظہور کے منکر ہین جیسے کہ آنکھ
بسبب کمال ظہور واشراق نور شمس کے شمس کو نہین دیکھ سکتی ہے سواے پردۂ سحاب وغیرہ کے ویسی ہی شان
وجود مطلق کی ہے کہ بوجہ کمال ظہور واشراق نور اوسکے کوئی دیکھ نہیں سکتا ہے مگر آڑ مین حجب ہیولی اور
مظاہر کونیہ کے پس وقت دیکھنے کسی شے کے پہلا نور وجود اوسکا دکھائی دیتا ہے بعد اوسکے الوان اور اشکال

بلکہ اسوقت منشا تشکیک کا امر خارج عن الماہیۃ ہوگا اور یہ خارج عن البحث ہے اور ہمارے نزدیک مذہب اشراقیہ کا
حق ہے اسلیے کہ حکماے مشائیہ بھی وجود مین تشکیک کے قائل ہین کیونکہ وہ کلی مشکک کی مثال وجود کو لاتے ہین
اور وجود ایک ماہیت ہے ماہیات مین سے اور ایک مبدا ہے مبادی مین سے اور جبکہ مشائیہ کے نزدیک وجود مین
تشکیک ثابت ہوئی دیگر ماہیۃ اور مبادی مین بھی تشکیک ثابت ہوگی اور فقط مشتقات مین تشکیک منحصر نہوگی اور
اقرار حکماے مشائیہ کا کہ تشکیک فقط مشتقات مین ہی ہوتی ہے باطل کرتا ہے اونکے مذہب کو کہ انکار تشکیک
فی الماہیات والمبادی ہے اسلیے کہ حمل مشتقات کا متفرع اور موقوف ہے اوپر مبادی کے کہ قائم ہین ساتھ
معروضات کے پس جبتک کہ مبادی اور ماہیات مبادی مین تشکیک متحقق نہو کیونکر مشتقات مین تشکیک متحقق
ہوگی مگر یہ کہ تمامی ماہیات متساوی نہین ہین قبول تشکیک مین کیونکہ ماہیات نوعیہ بعض اونکے مشکک ہین جیسے کہ انسان
اسلیے کہ حمل انسان کا اوپر بعض افراد کے اولی ہے جیسے کہ اصحاب نفوس قدسیہ ہین کیونکہ اونمین آثار انسانیت کے
ساتھ مبدء اول کے اقوی اور اظہر ہین دوسری افراد سے جنس اور مشکک ہین شہوانیہ ہین اور بعضی اونکے
متواطی ہین جیسے کہ سواد شدید اور سواد ضعیف اسلیے کہ مراتب شدت سواد کے مساوی ہین اس نوع کے تمامی
افراد مین جیسے کہ سواد غراب مثلا مساوی ہے اوسکے تمامی افراد مین لیکن تمامی ماہیات جنسیہ قابل تشکیک کے
ہین کیونکہ تمامی ماہیات جنسیہ اوپر مختلفۃ الحقائق کے محمول ہوتے ہین اور جبکہ سابق مین یہ بات ثابت ہوئی کہ تمامی
ماہیات ممکنہ ماہیات اشتقاقیہ ہین اور حکماے مشائیہ کے نزدیک تشکیک مشتقات مین جاری ہے پس واجب ہوا کہ کل
ماہیات مین تشکیک جاری ہووے اسلیے کہ ماہیات بھی مشتقات مین سے ہین اور بعض ماہیات ہین نفس الامر مین
اشتقاقیہ ہین حاصل اس مراقبہ کا یہ ہے کہ جملہ ماہیات ممکنہ عوارض ہین مثل دیگر اعراض مشتقہ کے اوس ایک وجود
حقانی پر کہ ہیولی جمیع عوالم ہے **تیسوان مراقبہ** ماہیۃ اور تعریف مطلق علم کی تحقیق مین واضح ہو کہ واسطے علم کے
دو معنی ہین ایک معنی مصدری دوسری معنی ماہیۃ المعلومیۃ جیسے کہ حکما کے نزدیک وجود کے دو معنی ہین پس معنی مصدری
مین کسیکا خلاف نہین لیکن حکما نے اوسکی تعریف اور تحقیق ماہیۃ مین اختلاف کیا ہے چنانچہ اوسکی تعریف مین چند
قول ہین الاول انہ العلم حصول صورۃ الشی فی العقل الثانی انہ حصول صورۃ الشی عند العقل
الثالث انہ حصول الشی عند العقل الرابع انہ وجود المعلوم للعالم مطلقا الخامس انہ
وجود العلم [illegible] السادس انہ [illegible] الشی من المعلوم السابع انہ
ازالۃ الجہل [illegible] الثامن انہ [illegible] المعلوم للعالم [illegible] التاسع انہ
[illegible] العاشر [illegible] المعلوم [illegible] مذکورہ
معنی مصدری ملکہ ہی [illegible] الحادی عشر انہ
الصورۃ الحاصلۃ من الشی [illegible] الثانی عشر انہ [illegible] الثالث عشر انہ حالۃ
اجمالیۃ [illegible] الرابع عشر انہ [illegible] الخامس عشر انہ اضافۃ بین العالم والمعلوم لیکن
تحقیق اور تحقیق حقیقت ماہیۃ علم کی اس طرح پر ہے کہ علم ایک شے کی عبارت ہے کشف اور ظہور اور تمیز اوس شے سے نزدیک
عالم کے پس مابہ الظہور حقیقت علم کی ہے اور سابق مباحث وجود سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے سبب سے ظہور اشیا کا ہے
وہ وجود حقیقی ہے پس وجود حقیقی حقیقت علم کی ہے اسلیے کہ ظہور اور وجود ماہیات عالم کا وجود حقیقی سے ہے اور وجود
حقیقی مین وجود معلوم کا ہے کیونکہ سارا عالم اوسکا وجود ہے اور مراد وجود سے وہ ذات ہے جو بذاتہ موجود ہے اور وجود

علم انفعالی ہے۔ اور دوسرا فریق قائل ہے کہ علم حق تعالیٰ کا علم فعلی ہے اور جو فریق قائل علم انفعالی کا ہے اوسمیں
دو مذہب ہیں اور یہ دونوں مذہب نقل کرتے ہیں علم فعلی کی مذہب اول یہ کہ علم حق تعالیٰ کا انفعالی اور تفصیلی
ہے اور مرتب اور متجدد ساتھ ترتیب حوادث کے اور مراد اس علم سے موجودات حادثہ ہیں دوسرا مذہب یہ کہ علم
حق تعالیٰ کا انفعالی تفصیلی ہے غیر مرتب ساتھ ترتیب حوادث کے بلکہ دفعۃً آن واحد میں وجود دہری کے ساتھ جملہ
موجودات موجود ہوتے ہیں اور جو فریق قائل علم فعلی کا ہے اور کہتا ہے کہ یہ علم مقدم ہے ایجاد عالم پر اسمیں آٹھ
مذہب ہیں مذہب اول یہ کہ علم فعلی حق تعالیٰ کا وجود حق تعالیٰ کا ہے اور وجود عین ذات حق تعالیٰ کا ہے اور وہ
بعینہٖ وجود تمامی موجودات کا ہے اور یہی مذہب اہل حق کا ہے کہ اس پر حضرات صوفیہ کرام اور محققین حکما ہیں اور اسی
علم کو علم اجمالی کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور اجمالیت اس علم کی باعتبار اوسکی وحدت کے ہے نہ باعتبار عدم تفصیل
و تمیز کے اوسمیں تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا دوسرا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالیٰ کا صور ممکنات ہیں جو بانفسہا
قائم ہیں نزدیک حق تعالیٰ کے اور معبر ساتھ مُثُل افلاطونیہ کے تیسرا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالیٰ کا صور ممکنات ہیں
جو ذات حق تعالیٰ میں قائم ہیں اور یہ مذہب شیخ ابو علی سینا اور شیخ ابو نصر فارابی کا ہے چوتھا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالیٰ
کا عین ذات حق تعالیٰ کا ہے اور ذات حق تعالیٰ کی مثل صور علمیہ تمامی موجودات کے ہے پانچواں مذہب یہ کہ علم فعلی
حق تعالیٰ کا عین ذات حق تعالیٰ کا ہے اور ذات حق تعالیٰ کی مبدء انکشاف موجودات کا اوس وجود کی جہت سے
ہے جو عین ذات حق تعالیٰ کی ہے چھٹا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالیٰ کا عین ذات حق تعالیٰ کا ہے اور یہ وجود موجودات
کا ہے وجود اجمالی کے ساتھ اور یہ عین مذہب اول ہے مگر مذہب اول کی تعبیر اس سے زیادہ صاف ہے ساتواں مذہب یہ کہ
علم فعلی حق تعالیٰ کا عین ذات حق تعالیٰ کا ہے اور یہ علم وجود موجودات کا ہے وجود تفصیلی ظلی کے ساتھ اور یہ مذہب
بھی غیر مذہب اول کا نہیں ہے اور تفصیلی کہنا اونکا اس لحاظ سے ہے کہ علم باری تعالیٰ میں تمیز تام ہے اور وجود
ممکنات کو وجود ظلی اسواسطے کہتے ہیں کہ وجود ظلی اونکے بیان عبارت ہے اوس وجود سے کہ وہ مبدء انکشاف کا ہو اور
اسمیں شک نہیں ہے کہ وجود ممکنات کا قبل ظہور ممکنات کے مرتبہ اطلاق میں وجود واجب کا ہے مبدء آثار ممکنات
کا نہیں ہے پس وجود ممکنات کا اوس مرتبہ میں وجود ظلی ہے آٹھواں مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالیٰ کا ثبوت موجودات
کا ہے غیر ذات حق تعالیٰ کا اور قائم ساتھ حق تعالیٰ کے یہ مذہب بھی غیر مذہب اول کے نہیں ہے اسلیے کہ یہ علم گو غیر
ذات اور زیادہ علی الذات ہے علم مصدری اور وجود مصدری ہے اور یہ علم اہل حق کے نزدیک بھی زائد علی الذات
ہے لیکن علم حقیقی حق تعالیٰ کا کہ وجود حقیقی ہے واسطے واجب اور تمامی ممکنات کے نزدیک محققین کے عین ذات حق تعالیٰ
کی ہے بغیر ذات حق تعالیٰ کی پس حاصل یہ کہ مآل ان دسوں مذہب کا پانچ صورتوں پر ہے اول یہ کہ علم حق تعالیٰ کا ممکنات
موجودہ متعاقبۃ ترتیب حوادث کے ساتھ دوسری یہ کہ علم حق تعالیٰ کا ممکنات موجودہ ہے دفعۃً وجود دہری کے ساتھ
تیسری یہ کہ علم حق تعالیٰ کا صور ممکنات ہے جو قائم بانفسہا ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک قبل وجود ممکنات کے چوتھی یہ کہ
علم حق تعالیٰ کا صور ممکنات ہے جو ذات حق تعالیٰ کے ساتھ قائم ہیں اور ذات پر زائد ہیں پانچویں یہ کہ علم حق تعالیٰ کا
وجود ممکنات کا ہے جو عین ذات حق سبحانہ و تعالیٰ کی ہے چار صورتیں اول کی باطل ہیں بسبب لزوم جہل کے مرتبہ
ذات میں موافق ان چار مذہب کے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا ساتھ لزوم دیگر محذورات کے جو مطولات میں مذکور
ہیں اور پانچویں حق قابل اتباع ہے بقول المحقق کمثل ما قال الشیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ
فی مشارحہ بعض [illegible] ان الهویة الذاتیة مطلقة بالاطلاق [illegible] حقیقتها

اون انواع کے اوّلی ہین اور بعض اونکے ثانوی تفصیل اوسکی یون ہے کہ وجود حقیقی جو عبارت موجود حقیقی واجب تعالی سے ہے جنس عالی ہے واسطے تمامی موجودات کے جواہر اور اعراض مشہورہ مین سے اور یہ تمامی موجودات اعتبار انتزاعیہ ہین اوس ایک وجود حقیقی سے اور تقییدات اور تعینات انتزاعیہ اوس سے اور اعدام اور فصول اور تجابات اوس ایک ذات مقدس کے اور مبادی اوسکے ظہور کے اور تنزلات مین مرتبہ غیب او رخفاکے اور بروز مین اوسکے استواء کے باعتبار مرتبہ اطلاق کے کہ کمال اشراق کو ساتھ کرلیں موجود حقیقی باعتبار (لَا فِیْ مَوْضُوْعٍ) ہوگی عقل اوسکو جوہر کہتے ہین اور باعتبار (فِیْ مَوْضُوْعٍ) ہونیکے اوسکو عرض کہتے ہین پس عرضیۃ اور جوہریۃ دونون انواع اوّلی مین سے ہین اوس ایک موجود کے بشرطیکہ حیثیت (لَا فِیْ مَوْضُوْعٍ) کو واسطے موجود مطلق کے قید قرار دیا جاوے اور اگر اوس حیثیت کو واسطے اطلاق موجود مطلق کے بیان قرار دیا جاوے پس موجود مطلق جنس عالی ہے اور انواع جوہر کے کہ مجردات اور مادیات مین سے ہین اور ایسا ہی بعض انواع عرض کے جو اعتباری محض ہین بلکہ وہ متحقق وجودی ہین کم وکیف وغیرہ مین سے انواع ثانویہ ہین واسطے اوس جنس عالی کے اور اعتبارات مختصہ ان انواع مین فصول ہین پس زعم حکما کا جو کہتے ہین کہ وہ جوہر کہ اونکے نزدیک ممکنات مین سے ہے جنس عالی ہے غلط فاحش ہے کَلٰکِنْ مُعَقِّیْ لِغُنُوْمِ ذٰنِیْ شَمِیْلٌ ای کُوْجُدٌ دِ الَّذِیْ مِّحْنُ جِنْسٍ مَاءٍ ہان اگر وہ لوگ اوس موجود (لَا فِیْ مَوْضُوْعٍ) سے وجود مطلق حقیقی مراد لیوین اور اوسکا نام جنس عالی رکھین البتہ قول اونکا صحیح ہوگا لیکن اس تقدیر مین بھی گردانا اونکا جوہر مطلق کو جنس عالی واسطے جواہر مرکبہ کے اور گردانا اونکا اس جنس عالی کو عرض عام واسطے بسائط کے اور نکالدینا اونکا عرض اور انواع عرض کو داخل ہونے سے تحت مین جوہر کے صحیح نہوگا اور بر تقدیر اول کے یہ جوہر مطلق اونکا جنس عالی نہوگا بلکہ جنس متوسط ہوگا اور گردانا اونکا جوہر کو جنس واسطے مرکبات جوہریہ کے سوا بسائط جوہریہ کے اور گردانا اونکا عرض کو عرض عام واسطے مقولات تسع عرضیہ کے اور جنس نگردانا اوس عرض کو تحکم محض ہے اسلیے کہ عرض کا جنس ہونے سے کوئی مانع نہین ہے جیسے کہ جوہر کا جنس ہونے سے کوئی مانع نہین ہے اور بھی فرق کرنا اونکا اصطلاح پر کہ جوہر کیلیے قبل اضافت فصل کے اوسکے طرف ایک مفہوم متحصل متعقل ہوتا ہے اور عرض کے لیے قبل اضافت فصل کے طرف اوسکے کوئی مفہوم متحصل متعقل نہین ہوتا ہے تحکم بحت ہی اور غیر قابل اعتنا کیونکہ اسکے بیان بھی واسطے ہر ایک جوہر اور عرض کے مفہوم متحصل ہے اور نہین کسی طرح کا ابہام نہین کہ موجب عدم تصور مفہوم کا ہووے اور دونون جنس اور عرض جنس ہین بنسبت ماتحت اپنیکے اور انواع ہین بہ نسبت فوق اپنیکے اور مبہم ہین بہ نسبت تحت اپنیکے اور متحصل ہین بہ نسبت فوق اپنیکے پس وجود مطلق مبہم صرف ہے اور بس کہ بسبب کمال اشراق کے معقول پر مخفی ہے اور تحقیق متذکرہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فصول جواہر اور اعراض کے جو اونکے بیان مشہور ہین محض اعراض انتزاعیہ ہین پس زعم حکما کا جو کہتے ہین کہ فصول جواہر کے واجب ہے کہ وہ بھی جواہر ہون باطل ہے اور مبنی ہے اوپنے زعم فاسد پر جو کہتے ہین کہ فصل علت موجدہ ہے واسطے جنس کے اور معطی وجود اوسکا اور فصل ایک علت ہے اور محتاج الیہ پس واجب ہے کہ معلول سے ادنی نہو اور کہتے ہین کہ عرض جوہر سے ادنی ہے اور محتاج ہے طرف جوہر کے اور صلاحیت نہین رکھتا ہے کہ عرض مصدر اور علت ہووے واسطے جوہر کے اور وجہ بطلان اس زعم کی یہ ہے کہ سابق مین معلوم ہوچکا ہے کہ فصل نہ علت موجدہ جنس کی ہے اور نہ معطی وجود اوسکی بلکہ مزیل خفا جنس کی ہے اور دور کرنے والی ابہام اوسکی کی پس جبکہ خفا اور ابہام جنس عالی کا اوسکے کمال اشراق کے سبب سے ہے مثل شمس کے پس لامحالہ روشنی اوسکے خفا کی مزیل ہوگی ظلمت ہوگی جیسے کہ ابر واسطے شمس کے

کہ امور اعتباریہ مین سے ہین جو کچھ کہ عوام مین مشہور ہے کہ مطلق کو وجود نہین ہے غلط محض ہے اسی جگہ سے ہے کہ کہا ہے
مین موجود اصلی کلی طبعی ہے لیکن فی حد ذاتہ کلی طبعی کے بارے مین تین قول ہین پہلا قول یہ کہ وجود افراد کو ہے اور کلی طبعی
اوس سے منتزع ہے یہ لوگ موجود کو تشخص مین محصور رکھتے ہین کہ اگر کلی طبعی موجود ہو وے پس تشخص یا تو کلی موجود
متشخص مین منضم ہوگا یا کلی معدوم مین پس صورت اولی مین کلی قبل تشخص کے متشخص ہونا لازم آتا ہے اور صورت
ثانی مین انضمام موجود کا معدوم کے ساتھ لازم آتا ہے اور یہ ممتنع ہے اور نیا ان لوگون نے کہ بغیر علاقہ کے اطلاق کے
درمیان افراد انسان کے معنی انسانیت واحد کا افراد یعنی زید و خالد و بکر وغیرہ سے کیونکر منتزع ہو سکتے ہین زید
اور عمرو سے تعین ہو سکتے ہین اور جو کچھ جواب مین لکھتے ہین کہ وہ علاقہ مجہولۃ الکنہ ہو نادانی ہے نہین جانتے ہین
کہ بالبداہت وہ علاقہ مجہولہ افراد متعینہ سے خارج نہین ہے اور مراد اوس علاقہ مجہولہ سے کلی طبعی ہے اور موجود
کہ جسپر احکام مترتب ہین اور موجود فقط تشخص پر منحصر نہین اونھون نے معنی کلی کو نہین سمجھا کہ در باطن تشخصات کلی مین
مندرج ہین گو بظاہر موجود نہون دوسرا قول یہ کہ کلی طبعی ضمن مین افراد کے موجود ہے کہ تشخص کلی مین ملکر موجود
ہوا ہے انھون نے بھی معنی کلی کو نہین سمجھا چنانچہ بطلان اسکا تیسرے قول سے ظاہر ہوگا انشاءاللہ تعالی تیسرا
قول کہ صحیح اور معتبر ہے یہ ہے کہ کلی طبعی کو وجود بنفسہ ہے اور ما بہ الاشتراک اور ما بہ الامتیاز شئے واحد ہے کہ وہ ذات
کلی طبعی ہے شرکت اور فردیت کہ دونون باہم مفہوم متغایر رکھتے ہین بطون مین اوس کلی کے مندرج ہین گو مفہوم
اشتراک اور امتیاز کا جدا جدا ہو مگر شئے واحد مین بنظر وجہ اختلاف اعتباری کے ضدیت نہین رکھتے پس اس صورت
مین بالکلیہ حاجت انضمام تشخص کی ساتھ کلی طبعی کے نرہی اور بنفسہ مشترک اور کلی ہوتا اوسکا مشعر ہے اپنی ممتاز
ہونے پر بیچ صورت افراد اپنے کے مثلا انسان موجود ہے اور تشخص تصور اوسکے وقوع شرکت سے مانع نہین ہے
پس بنفسہ مشترک ہونا اوسکا مستلزم ہے اپنے صاحب امتیاز ہونے پر بیچ صور مختلفہ اور اطوار متنوعہ کے پس ہوا بعینہ
حضرات موحدین قائلین وحدۃ الوجود ذات او صفات حق تعالی کے بیان مین موافق کشف اور شہود اپنے کے کہتے ہین
کہ ظاہر اور باطن غیب اور شہادت معنی اور صورت مین بجز ایک ذات اور ایک حقیقت اور ایک وجود کے دوسری
کوئی شئے موجود نہین اسی جگہ سے حضرت شیخ سعدالدین حموی قدس سرہ فرماتے ہین رباعی حق جان جہان ست وجہان
جملہ بدن + ارواح و ملائک چو حواس این تن + افلاک و عناصر و موالید اعضا + توحید ہمین ست دیگر شیوہ و فن
پس جیسے کہ قیام کثرت بدن کا اوپر وحدت جان کے ہے ویسا ہی قیام کثرت جان اور کثرت اکوان کا اوپر جان
جہان اور خالق جان کے ہے اور اگر کوئی کہے کہ مسئلہ وحدۃ الوجود مخالف عقل کے ہے اسلیے کہ بداہۃ عقل حکم کرتی ہے
باستحالہ ظہور واحد کے کثرت مین پس وحدۃ الوجود درست نہین تو جواب اوسکا یہ ہے کہ جو عقل کہ مکتسب علوم باستدلالات
عقلیہ ہے حکم اوسکا خالی اغالیط سے نہین اور یہ حکم بداہۃ مذکورہ کا حکم عقل سلیم کا نہین ہے بلکہ یہ حکم وہم کا ہے تلبیس
اضلال شیطان سے حکم باطل کو بدیہی دکھلاتا ہے اسیواسطے عقل استدلالی کی مشوش ہے اور پریشان کہ کبھی ظہور
واحد کا کثرت مین محال تجویز کرتی ہے اور کبھی اوسکو جائز رکھتی ہے جیسے کہ پایا جانا ماہیۃ واحدہ کا کہ کلی طبعی ہے بیچ اشخاص
کثیرہ مین پس کہان باقی رہا حکم بداہۃ کا باستحالہ ظہور واحد کے کثرت مین اگر عقل ضعیف ہے کہ واقع اور نفس الامر تک
ہے ادراک کر سکتی ارسال رسل اور انبیا علی نبینا و علیہم السلام کی حاجت تھی اور جب ارسال رسل اور انبیاء
علیہم السلام کی حاجت ہوئی تو معلوم ہوا کہ عقل استدلالی قابل اعتماد کے نہین ہے لیکن عقل سلیم کاملین کی کہ
بلا تاویل نصوص کی مکتسب علوم بریاضات اور مکاشفات اور مشاہدات کے ہے اور منور بنور الہی اور تابع رسل ہو

ذہن متکلم و سامع سے کتاآر اور مستقر ہے اسلیے کہ اگر استقرار کلام کا ذہن میں متکلم اور سامع کے نہو تا تکلم اور سماعت
اوس سے ممتنع ہوتا اور جیسا کہ تمام حرکات محسوسہ ہر متحرک کے اور نشو و نماے اطفال وغیرہ کا آغاز سے انجام تک
ذہن میں دیکھنے والونکے صور علمیہ او رحاضر ہوتے ہیں اور ایسا ہی ہر شخص جانتا ہے کہ منامات میں بعض حوادث
آیندہ بجمیع خصوصیتہاے زمانی و مکانی مطابق اوس چیز کے کہ واقع ہونیکا ہے بعینہا دیکھتا ہے بلا تغیر کے مرئی ہوتے
ہیں حالانکہ وہ امور ابتک خارج میں وجود نہیں رکھتے ہیں اور نہ دماغ اوسکی گنجایش رکھتا ہے ہو ایسا ہی ہے
کشف صحیح کو بعض اوقات بحالت بیداری چشم بصیرت میں وقائع آیندہ مع تا مشہود ہوتے ہیں اور عند الوقوع
دوسرا شخص بھی مطابق اوسکے مشاہدہ کرتا ہے پس جائز ہے کہ او پر اس طور کے نہ او پر اس حقیقت کے تمام امور
غیر قارہ کہ متغیر ہوا کرے اور حوادث میں بیچ علم ازلی حضرت حق جل و علی کے ساتھ تمامی خصوصیات اور استعدادات زمانی اور
مکانی کے کہ ازل سے ابد تک ظاہر ہونیکے ہیں او پر سبیل انطوا اور اشتمال کے حاضر اور مشہود ہوویں پس صورت
میں وجود اور حلول حوادث کا ذات باری تعالی میں لازم نہ آیا قال الشیخ صدر الدین القونوی قدس سرہ فی
مقدمتہ لشرح الفصوص والحق ان کل من انصف یعلم من نفسہ ان الذی ابدع الاشیاء واخرجہا
من العدم الی الوجود سواء کان انعدامہا سابقا او لاحقا مالم یعلم تلک الاشیاء بحقایقہا فی
نفوسہا الازلیۃ الذہنیۃ والخارجیۃ قبل ایجادہ ایاہا والا لا یمکن اعطاء الوجود لہا
فالعلم بہا والفعل بانشائہا لذا ان یکون ذاتہ تعالی وعلمہ الذی ہو عین ذاتہ محلا للامور
المتکثرۃ المتغیرۃ اذا کانت غیرہ تعالی کما عند المحجوبین عن الحق واما اذا کانت عینہ من
حیث الوجود والحقیقۃ وغیرہ باعتبار التعین والتقید فلا یلزم ذلک لان الحقیقۃ لیس حالا
ولا محلا لشیء لاجل ظہورہا بالصفۃ تارۃ والحالیۃ اخری فی نفس الامر عبارۃ عن العلم الذاتی
الحاوی بصور الاشیاء کلہا کلیہا وجزئیہا صغیرہا وکبیرہا جمعا وتفصیلا عینیۃ کانت
او علمیۃ لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء وقال ایضا فیہا الماہیات
کلہا وجودات خاصۃ علمیۃ لانہا لیست ثابتۃ فی الخارج منفکۃ عن الوجود الخارجی فیلزم
الواسطۃ بین الموجود والمعدوم کما ذہب الیہ المعتزلۃ بان یکون الشیء اما ان یکون ثابتا
فی الخارج واما ان لا یکون کذلک والثابت فی الخارج ما ہو الموجود فیہ بالضرورۃ والمنفی
ہو المعدوم واذا کان کذلک فکونہا منفکۃ عن الوجود الخارجی فی العقل وکل ما
فی المعقول من الشیء فانشأہ من الحق کونہ الشیء ومن غیرہ مسبوق بعلمہ بہ فہی ثابتۃ
فی علمہ تعالی بعلمہ وجودا لا ذاتہ فکل کانت الماہیات عین الموجود ذات المتعینۃ فی العلم
کان ذاتہ تعالی محلا للامور المتکثرۃ المغایرۃ لذاتہ کما الحقیقۃ وہو محال وقال
صاحب الملخص باب لمد ریۃ اعلم ان اللہ تعالی لا یمکن ان یکون محلا للحوادث فلیس فی ذاتہ
ولا فی صفاتہ حدوث وانما الحدوث فی تعلق صفاتہ بمتعلقاتہا حتی یظہر الافعال
وتحقیقہ ان التعلق انما لیس بحادث ولکن الحادث ہو التعلق فیظہر احکام التعلق
متفاوتۃ لتفاوت المتعلقات وہو بریء عن الحدوث والتجدد من جمیع الوجوہ اور اگر
مراد معترض کی یہ ہے کہ تغیرات اور تحولات اگرچہ ایسے نہیں ہیں کہ اون سے ذات حق سبحانہ وتعالی میں تغیر او

الٰہ ہے اور اوسکو زبان عربی اور سنسکرت مین اگر کہتے ہین اور زبان عبرانی مین ایل اور وہ عبارت ہے معبود سے
اور معبود لغت مین عبارت ہے اوس شئے سے کہ آگے اوسکے کوئی دوسری شئے متذلل ہووے اور نہین ہے کوئی
موجود کہ اوسکے آگے دوسرا موجود متذلل نہو جیسے کہ حدیث صحیح مین وارد ہے [illegible]
اور کوئی شئے ایسی نہین ہے کہ وجود مطلق کے خیال سے باز رکھتی ہو پس معبود معین ہر شئے کا ہوا اگر ہوئی علاوہ اسکے
معبود ہونا ہر شئے کا افراد عالم مین سے کیونکہ جو عکس اروانی مین مفصلاً مذکور ہے پس اس سے لازم آیا کہ بحسب حقیقت
ہر شئے عین اللہ ہے پس معبود درحقیقت ہر آئینہ مین اللہ ہے کہ اوسمین ظاہر ہے اگرچہ عابد اصنام از راہ حماقت کے نجانتا
ہو اسی جگہہ سے ہے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ مثنوی مین فرماتے ہین ۔ تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند ۔ ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ۔ شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت ۔ اور دوسرے
بزرگ فرماتے ہین ۔ غیرتش غیر در جہان نگذاشت ۔ لاجرم عین جملہ اشیا شد ۔ اکابر علماے ظواہر نے گمان کیا ہے کہ لا
الٰہ الا اللہ آیات متشابہات مین سے ہے اس تقدیر مین لازم آتا ہے کہ واسطے خلق کے حق تعالیٰ پر حجت ہووے
اسلیے کہ تاویل آیات متشابہات کی سواے حق تعالیٰ و راسخین کے اور کوئی نہین جانتے ہین اور اکثر لوگ
علماے راسخین مین سے نہین ہین حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّینَ رَسُولاً مِّنْهُمْ یَتْلُوا عَلَیْهِمْ
آیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ ۔ پس بر تقدیر انکے زعم کے تمام ہوئی حجت خلق کی حق تعالیٰ پر اور یہ
باطل ہے یعنی عالم ہونا حجت اور الزام خلق کا حق تعالیٰ پر باطل ہے بلکہ فائدہ ارسال انبیاء علیہم السلام کا یہ ہے کہ خلق
پر حق تعالیٰ کی حجت اور الزام تمام ہووے نہ برعکس اسکے پس اس سے ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ آیات
محکمات مین سے ہے جسمین تاویل کی گنجایش نہین اور اکابر علماے ظواہر کا یہ گمان ہے کہ کلمہ طیبہ کو ساتھ کلمہ خبیثہ کی تاویل کی
ہے کہ جس سے ذاتاً غیریت عالم کی ساتھ حق تعالیٰ کے لازم آوے کہ لا الٰہ الا غیر اللہ ہے کیونکہ وہ غیریت کے قائل
اور وہ اسکی تاویل اسطرح پر بھی کرتے ہین کہ نہین ہے الٰہ حق موجود کہ شرع نے اوسکی عبادت کے لیے اجازت دی ہو
سواے اللہ کے پس اس سے لازم آیا کہ اگر الٰہ باطل کہ شرع نے اوسکی عبادت کے لیے اجازت نہ دی ہو موجود ہووے
تو مضائقہ نہین اور نہ سمجھا اونھون نے کہ یہ تاویل محض بعید ہے عبارت اوسپر دلالت نہین کرتی ہے خصوصاً ابتداے
خطاب مین کہ اوسمین کلام ماؤل جائز نہین اور نیز جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش کو خطاب کرکے
فرمایا کہ ایک کلمہ ہے اگر تم صدق دل سے کہوگے مالک عرب اور عجم کے ہوجاؤگے ابوجہل نے کہا آیا ایک کلمہ ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پس ابوجہل لعنہ اللہ و دوسرے حاضرین صنادید کفار قریش نے کہا کہ ایک کیا کہو ہم قبول
کرتے ہین بلکہ دس کلمے کو پس سید عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ پس کفار قریش متنگر
متفرق ہوئے ۔ وانجب مین ہے اور سبھی نے کہا کہ کَیْفَ یَسَعُ الْخَلْقَ الْکَثِیْرَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ یعنی کیونکر گنجایش کریگا خلق کثیر کو الٰہ
واحد اور اوسپر یہ بھی کہا کفار نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهاً وَّاحِداً اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ یعنی کلمہ طیبہ سے بہیئت
سمجھکر کہا اونھون نے کہ آیا گردانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہ کثیر کو الٰہ واحد تحقیق یہ ایک شئے عجیب ہے پس اس قصے
مین بعین انصاف نظر کرنا چاہیے کہ مخاطبین کلمہ توحید سے یہی سمجھے تھے کہ الٰہ کثیر عین اللہ ہین اور کفار الٰہ کثیر کو غیر اللہ
کا جانتے تھے الٰہ واحد گردانسے سے تعجب مین ہے اور اگر فہم مین انکے یہ بات آتی کہ الٰہ حق عین اللہ ہے نہ الٰہ
باطل تعجب نہ کرتے کیونکہ مادر ہوتا باوجود اسکے کہ مخاطبین اہل لسان تھے جو کچھ کہ کلمہ توحید سے سمجھے تھے معنی لفظ کے
وہی تھے نہ غیر اوسکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی فہم سے انکار نہین فرمایا اور نہ کہا کہ مراد کلمہ توحید سے

اور اسکا جھتا کچھ نگر ہاتھ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر ہاتھ مبائعین کے پس اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عین اللہ ہیں مشاہدہ میں صحابہ کے بائعین کے اور ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ
اللہ کا ہے اس مشاہدہ میں اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور کہا اِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ
ان دونوں آیتوں سے آلہہ کثیرہ کا الہ واحد ہونا لازم آتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ
یعنی جو شئے مرئی و محسوس ہے وجہ اللہ ہے اسلئے کہ اللہ وہ محض کا مرئی و محسوس ہونا محال ہے اور خلق معقول
و موہوم ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ خصوص اس آیت کے چاروں
لفظوں میں جمیع اشیا خواہ کلی ہوں یا جزوی کلی ہوں یا جزئی محسوس ہوں یا معقول حسن ہوں یا قبیح منحصر ہیں پس
نہ ترک کیا حق تعالی نے کسی شئے کو مگر داخل کیا اس عبارت میں اسلئے کہ جب اول اور آخر باطن اور ظاہر اللہ
ہی اللہ ہے تو پھر غیر اللہ کا ٹھکانا کہاں باقی رہا اور فرمایا اللہ تعالی نے سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ یعنی جب تک کہ عینیت حق تعالی کی انفس و آفاق کے ساتھ خوب کر
ظاہر ہو سکیگا اور فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نور وہ ہے کہ ظاہر ہووے بذاتہ اور مظہر
ہووے غیر کو اگرچہ یہ غیر بالاعتبار ہو اور مراد نور سے وجود مطلق ہے کَمَا صَرَّحَ بِهِ الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ
تفسیرہ اور فرمایا اللہ تعالی نے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پس منادی اور قائل وہی درخت
تھا پس عبارت نص سے عینیت درخت اور دلالت نص سے عینیت جمیع اشیا کی حق سبحانہ و تعالی کے ساتھ ثابت
ہوئی اسلئے کہ اشیا اور درخت مذکور ممکن ہونے میں مساوی ہیں اور بہت سی آیتیں ہیں کہ وحدۃ الوجود اور
اور معیت ذاتی پر دلالت کرتے ہیں کما قال تعالی لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا، لَوْ كَانَ مَعَهٗٓ
اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا، مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ
اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُبْصِرُوْنَ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ وَمَا
رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى
ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ الخ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ وَلِلّٰهِ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا یہ ان آیات سے کہ مذکور ہوئیں صاف صریح
بلا تاویل وحدۃ الوجود اور عینیت اور معیت ذاتی حق تعالی کی ہر مخلوق کے ساتھ ثابت ہے کما لا یخفی علی
مَنْ لَّهُ الْعَقْلُ السَّلِيْمُ اور مؤید اس معنی کی بہت سی حدیثیں ہیں کما قال علیہ الصلوۃ والسلام
حِكَايَةً عَنِ اللّٰهِ كُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ الخ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ وَلَوْ دُلِّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ
السَّابِعَةِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس آیت شریف کو واسطے تاکید مضمون حدیث کے عقب میں اوسکے پڑھا قَالَ مُوْسٰى يَا رَبِّ اَقَرِيْبٌ اَنْتَ
فَاُنَاجِيْكَ اَمْ بَعِيْدٌ فَاُنَادِيْكَ فَاِنِّيْ اُحِسُّ حُسْنَ صَوْتِكَ وَلَا اَرَاكَ فَاَيْنَ اَنْتَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اَنَا خَلْفَكَ وَاَمَامَكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَشِمَالِكَ اَنَا جَلِيْسُ عَبْدِيْ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ وَاَنَا مَعَهٗ
اِذَا دَعَانِيْ وَلَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ

مؤدّی الاطلاق ونحوها غیر ذلک من القیاسات والوھمیات مقابلۃ النص الجلی عند
اھل اللسان من الصفۃ وکیتکلم اطلاق تحقیقہ من الوجوب لہ لا الامکان وعدم المنع
عن عبادۃ الاوثان وکونہ بیدہ سبحانہ ان کان جوھرًا وغیر ذلک من القیاسات والوھمیات
کالحجاب من الایات الکریمۃ ان ما یاتین بالحق تعالی الشرع تعود غیر اللہ وترتیب
اجمالی وقع مقصود فلا یکون نصا اذ لابد للنص من کلام سیق الکلام التام وما کان
سیق فی الکلام عبادۃ والقیاس الی الحق وھو المتیقن وکی کلہ علن ولم یکن الا الحق فی نفی الوحدیۃ
مطلقا والمقصود منہ نفی الحصار سبحانہ فی الی الالہ ثم ذکر اللہ فیما ارادۃ الالزم
اذ الالہیۃ تقتضی انحصار سبحانہ وتعالی فی الحق والانس والجن او تذکار ادم علیہ السلام
ولکن المقصود ذاتیۃ بانھا ایضا تقتضی انحصار سبحانہ تعالی الانی ای الشرکۃ والذکر و
ذکر اتیان عیسی علیہ السلام زعمًا کما بینہم من ھو الانحصار فی الالہ والمولودیۃ غیر الوالد
والمولودیۃ اللہ سبحانہ جامع بجمیع الاضداد دعویٰ ان تکون الکثرۃ بان تعلقہ بان تعلا لا الہ
الا غیر اللہ ولا نعبد وحدہ واعبدوا کلمۃ سواء ذلک اللہ خالق کل شیء والحق کل شیء
وھو وکما الحجاب من القیاسات والوھمیات والوسوسات انھا کلھا قیاسات
مقابلۃ للنص من الجلیۃ نحو لا الہ الا اللہ وھو الاول والاخر والظاہر والباطن
وغیرھما مما ذکرنا من. لا دلالۃ تحقق ان ایمان الشخص فیہ مسنۃ آنذاک محکم نعقد
المقصود ص والایمان غیر جدہ خلاف النصوص بالقیاس والوھم فایمان المقرب بالعقل
المعروف ای القیاس فیکون مخالفا للنصوص وبھذا اندفع ما قیل فی المعنی ان ایمان
العلماء بالنصوص والایمان الشیخ فیہ بالنص فی کتم النص حق ھو ان النصوص انما
مخصصۃ پس اسی جگہ سے قول حضرت شیخ سمنانی قدس سرہ کا کہ مقتدا حضرات شہودیہ ہیں اور قول اکثر حضرات
متکلمین کا کہ غیریت کے قائل ہیں اور مخالف مسئلۂ وحدۃ الوجود کے ہیں رفت ہوگا پس معبود حقیقی وہ ہے
کہ ہمہ وجوہ مرجع تمامی امور کا ہووے اور وہ ذات بحت اور وجود مطلق ہے وبس اور غیر اسکا یعنی مباین
اور جدا گانہ اوس سے وجود دوسری شے کا متصور نہیں اسلیے کہ اگر غیر اوسکا موجود ہوگا تو یا معدوم ثابت
یعنی عدم اضافی ہوگا یا معدوم محض اور معدوم ثابت کا ثبوت خود وجود حقیقی سے ہے اور معدوم محض
کوئی شے نہیں کہ موجود ہووے اور موجود وجود حقیقی ہی کہا مر [illegible] پس ترجمہ کلمۂ طیبہ کا یہ ہے
کہ نہیں ہے کوئی الٰہ زمین میں ہو یا آسمان میں بلکہ جملہ عالم میں ارواح اور امثال اور اجسام میں سے غیر
حق تعالیٰ کا یعنی جدا و مباین حق تعالیٰ سے پس اس تقدیر میں تو اب قائل اوسکا زمین اور آسمان میں
بلکہ جملہ عالم میں ارواح اور امثال اور اجسام سے گنجایش نہیں ہو سکتی ہے اسلیے کہ اوسکے معنی نے جملہ عالم کو
حصر کر لیا ہے پس اس صورت میں عبادت تو نکی ناجائز ہوئی کہ مفید مطلق کے نہیں ہے اور جملہ آیات توحید
دلالت کرتی ہیں کہ سوا وجود حقیقی خارجی مطلق کے دوسری کوئی شے موجود نہیں پس معنی آیۃ لیس کمثلہ
شیء اور آیۃ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وغیر ذلک من الآیات کے بلا تاویل درست
اور معنی سورۂ اخلاص کے بھی بلا تکلف صحیح اسلیے کہ خلاصہ معنی اوسکا یہ ہے کہ وجود حقیقی خارجی مطلق کو نام

بھتے ہیں اور اگر غیر خدا کو نافع اور ضار جانتے کو تو جیسا اور خلاف اوسکے کو اشراک کہتے ہیں پس اس معنی میں بھی مومن
اور مشرک برابر ہیں اسلیے کہ جیسا کہ مشرک آلہۂ باطلہ کو موثر اور نافع اور ضار جانتے ہیں ویسا ہی مومن بھی تاثیر
اور نفع اور ضرر کی بھی غیر خدا کے طرف نسبت کرتے ہیں جیسا کہ نسبت احراق کی طرف آتش کے مثلاً اور جو کچھ فرق کا
درمیان اون دونوں کے یہ ہے کہ مومن تاثیر اسباب کو باستقلال اونکے نہیں جانتے ہیں اور مشرک تاثیر آلہۂ باطلہ کو مستقل جانتے ہیں اور
مومن شفاعت انبیا علیہم السلام کو محض باذن اللہ گمان کرتے ہیں اور مشرک شفاعت آلہۂ باطلہ کو مستقل اوسکے
وجہ عدم صحت معنوی فرق مذکور کی یہ ہے کہ قول حق تعالیٰ کا وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ وقولہ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ صریحاً دلالت کرتا ہے کہ مشرکین اور عابدین اصنام خالق سموات
اور ارض کو موثر حقیقی جانتے ہیں اور اصنام اور اوثان کو محض وسائل تقرب الی اللہ اور ذریعہ شفاعت عند اللہ
گمان کرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے ہیں کہ شفعا ہمارے محض باذن اللہ شفیع ہیں یا برخلاف ارادہ الٰہی کے نفع یا ضرر
پہونچاتے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ کہ مذکور ہوا مدلولات کلمۂ طیبہ سے مناط شرک کے نہیں ہیں اور جس امر سے
کہ انکار منشا یہ رکھتے ہیں وہ امر دیگر ہے پس وہ امر دیگر کہ مناط شرک کا ہے زعم غیریت کا ہے اور فرق کرنا درمیان
حق تعالیٰ اور درمیان اصنام اور تمامی اشیا کے پس واسطے رد زعم غیریت اور شرک کے ارشاد اللہ تعالیٰ نے
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور دیگر آیات توحید کو کہ مطابق اور مؤید کلمۂ طیبہ کی ہیں ورنہ اثبات وحدۃ الوجود کی حاجت
تھی اسلیے کہ واقع اور نفس الامر میں مغایرت اور تفرقہ کہاں جو قرآن تو اسے طالب کرتا ہی امت کے نزدیک ثابت
ہوا ہے کہ کلمۂ طیبہ رافع شرک کا ہے پس دیکھو تو بنظر انصاف کے کہ قول لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نے کس چیز کو نفی کیا اور کس
چیز کو ثابت کیا پس نفی کیا اوسنے عبارت نص سے غیریت کو درمیان اصنام اور حق تعالیٰ کے اور جسنے اعتقاد کیا
غیریت کا درمیان اصنام اور حق تعالیٰ کے پس انکار کیا اوسنے آیۂ محکم کا کہ کلمۂ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے کہ اصل
اصول دین اور آیات محکمات کی ہے اور ایمان لایا وہ ساتھ لَا إِلٰهَ غیرہ کے کہ عکس کلمۂ طیبہ کا ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا
غیر اللّٰه یا جیسے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ از روئے عبارت اور دلالت کے راجع ہے طرف لَا موجود حقیقی مطلقاً إِلَّا اللّٰه
اور عکس اوسکا از روئے عبارت اور دلالت کے راجع ہے طرف لَا موجود مطلقاً إِلَّا غیر اللّٰه کے پس اس سے
صاف ظاہر ہوا کہ اشتراک اور کفر زعم غیریت کا ہے درمیان کسی شے کے اشیا میں سے اور درمیان حق سبحانہ وتعالیٰ
کے کہ حق تعالیٰ ... فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ اور اگر کوئی کہے کہ جبکہ موجودات اور تعینات عالم مظاہر
اور مجالی حق تعالیٰ کے ہیں اور حق تعالیٰ کے ساتھ ذاتاً اتحاد رکھتے ہیں پس عبادت انکی کیوں ممنوع ہوئی جواب اوسکا
یہ ہے کہ عبادت ان مظاہر کی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ عبادت اوس متعین کی من حیث انہ متعین ہے کے ہے پس یہ عبادت
شرک ہے اور ظلم عظیم اور عابد اوس متعین کا خواہ وہ اوس متعین کو بحیثیت مذکورہ کے حق تعالیٰ سے جانے یا اوسکے غیر
سے جانے لیکن بسبب جہل کے نیت میں اوسکے عبادت اوس متعین خاص کی ہے خواہ وہ عابد اوس متعین خاص کو الٰہ
حقیقی جانے یا متقرب الی اللہ جانے بہرحال وہ مشرک اور ظالم ہے بظلم عظیم اور مخلد فی النار اور ہرگز یہ مشرک
نہ بخشا جاویگا دوسری وجہ یہ کہ وہ عابد عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اسطرح پر کہ وہ مطلق ہے اور ظاہر ہے ان مظاہر میں
اور سجدہ کرتا ہے طرف کسی مظہر خاص کے مظاہر میں سے لیکن مقصود اور نیت اوسکی سجدہ اللہ تعالیٰ کا ہے نہ اوس
مظہر خاص کا پس اس صورت میں یہ مظہر قبلہ عبادت اللہ تعالیٰ کا ہوگا پس اگر شارع نے اس صورت میں کسی مظہر خاص
کو قبلہ عبادت تجویز کیا ہے جیسا کہ بیت اللہ شریف ہے پس عبادت اللہ تعالیٰ کی اس وجہ سے جائز ہے بلکہ واجب ہے

القائمین فرمایا لیکن فرق عظیم ہے درمیان اظہار خطاء اور القاء خفیہ اوسکی ہے جیسا کہ معجزہ ہے حق تعالی نے اوسکو انبیا علیہم السلام کے ہاتھ سے ظاہر فرمایا ہے لیکن رد پر خواہ باعث اجابت ہو یا باعث دعوت اوسکی خفیہ القا نہین فرمائی مگر انکی اجابت کو وہ نہین لیسا ہی حقیقت جو اوکی جمع الجمع کی یعنی حقیقۃ وحدۃ الوجود کی القا نہین فرمائی مگر دلون مین حضرات صوفیہ کرام کہ اخص الخواص ہین اسیواسطے جو لوگ منکر حقیقہ وحدۃ الوجود کے ہین حیران اور ضلالت اور غوایت کی نسبت حضرات صوفیہ کے طرف کرتے ہین جیسا کہ اسبعد دعوت معجزات انبیا علیہم السلام کو سحر اور کہانت پر حمل کرتے ہین انکے رد مین حق تعالی فرماتا ہے ما شئتم جا جیکے کہ منطقی ہی پس نہین ہے کوئی اصل کتاب اور سنت سے اوپر عدم ہوا ناطق ا مسئلۂ وحدۃ الوجود کے عوام الناس پر بخوف ترک احکام شرع شریف کے جیسا کہ نہین ہے کوئی اصل اور دلیل بثبوت تقریر علاوہ اسکے صوفیہ کب کہتے ہین کہ عالم مین کل الوجوہ عین حق ہے بلکہ وہ کہتے ہین کہ عالم ایک وجہ سے عین حق ہے اور ایک وجہ سے غیر حق یعنی عین حق ہے باعتبار ذات اور حقیقت کے اور غیر حق ہے باعتبار تعینات اسماء اور صفات اور افعال کے اگرچہ یہ غیریت وہمی ہے اور اسی غیریت پر ہے ظہور گنج مخفی اور نظام عالم اور ارسال رسل اور ترتیب کتب وسنت اور اجرای امر ونہی اور ترتیب ثواب وعقاب اور مدار جملہ احکام شریعت کا پس زمین کو زمین اور آسمان کو آسمان اور انسان کو انسان اور حیوان کو حیوان اور نباتات کو نباتات اور عناصر کو عناصر اور دیگر تعینات کو تعینات بحکم صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ کہ زوال پذیر نہین ہین جاننا اور کہنا موحدین کے نزدیک عین ایمان ہے لیکن قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مامور ہوئے ہم کہ کلام کرین بقدر عقول آدمی کے معنی اوسکے یہ ہین کہ مامور ہوئے ہم کہ کلام کرین بقدر عقول کے اسرار توحید مین نہ کہ تحدید مین عقول کا لحاظ کرین اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا توحید کو تینون مرتبہ کلمہ طیبہ کے ساتھ پس ادراک کیا اونہون نے آپکی مراد کو چنانچہ کہا اونہون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا پھر ثانیا تاکید کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید ہر قسم کے ساتھ اور فرمایا قُلْ هُوَ اور استشہاد فرمایا اوسپر ساتھ قول اللہ تعالی کے اور کہا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ الخ پھر ثالثا ساتھ قول اللہ تعالی کے لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ الخ تیسرا امر اقتباس اوسکے بیان مین کہ عوام کو ایمان جمعیت کا بالجمع حاصل ہے جان تو اے طالب کہ حاصل ہونا ایمان ورا زبان توحید کا اکثر لوگونکے دلونمین دشوار ہے مثل دشواری داخل ہونے شتر کے سوراخ سوزن مین اسلیے کہ قلوب انکے تنگ ہین نہین گنجایش ہوتی ہے اونمین جمع اور مشیت کی بسبب ونکی غلاف وہم ہونیکے کہ سلطان القوی ہے پس ثابت ہوا اس سے کہ یہ ایمان اکثر کی طاقت سے خارج ہے قال اللہ تعالی لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا پس ارادہ کیا حق تعالی نے یہ کہ حاصل ہووے اونکو ایمان جمعیت کا بالجمع اور بہ حاصل ہووے یہ ایمان اونکے دلونمین مثل داخل ہونے رشتے کے سوراخ سوزن مین پس ختم کیا جزو ثانی کو کہ محمد رسول اللہ ہے جزو اول کے ساتھ کہ لا الٰہ الا اللہ ہے پس اگر ایمان لاوین دو جزو اخیر کے ساتھ اگرچہ تفرقے کے ساتھ ہو پس تحقیق ایمان لائے وہ ساتھ جمع کے بھی کہ مقصود اصلی جزو اول سے ہے اسلیے کہ ایمان جزو ثانی کا متضمن اور ملتزم اور کفیل ہے ایمان جزو اول کا کہ مقصود اصلی ہے پس جسوقت ایمان لاوے کوئی جزو اخیر کے ساتھ اگرچہ تفرقہ کے ساتھ ہو پس گویا کہ تصدیق کی اوسنے اون چیزونکی کہ لائے اونکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نزدیک تضمن اور التزام کے رو سے اسطرح پر کہ اوسکو اس ایمان بالجمع والوحدۃ سے خبر نہین اسلیے کہ منجملہ اون امور کے کہ لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس ایمان بالجمع والوحدۃ ہے پس اکتفا کیا حق تعالی نے نادان اسقدر ایمان تضمنی کو جو مجازی وحدۃ الوجود کے ہے کہ اوسکو اسکا علم نہین از راہ کرم کے کیونکہ اوسکو ایمان حقیقی

١

حصول تصدیق اوپر اذعان سالتہ رویۃ حق تعالی کے کہ جملہ عقائد حقہ مین سے ہے معقول نہین اسلیے کہ تصدیق اور
اذعان حقیت رویۃ کی موقوف ہے موافق عقل کے حصول صورت مرئی پر اور شئے منزہ کی صورت اور شکل کہان
کہ مرئی ہووے اسی واسطے معتزلہ اور روافض اور جمع کثیر اہل اسلام سے منکر رویت حق تعالی کے ہوئے ہین اور اشاعرہ
اور دیگر متکلمین کہ متاخرین مین سے ہین قائل حقیت رویۃ حق تعالی کے تو ہین لیکن کیفیت رویت کی بوضع معقول نہین
بتلاسکے ہین کہ اطمینان قلبی اوسپر مترتب ہووے اور بعض حضرات صوفیہ کہ مقلدین متکلمین کے ہین ادراک اوس
رویت کا ساتھ کشف او ر وصول بمقام فنا کے خاص کرتے ہین اور حصول اوسکا دار آخرت مین بطریق قرض
محال کے جانتے ہین اور اوسکا اعتقاد رکھتے ہین پس انکے طریق پر مسئلہ رویت مین علم الیقین بھی نصیب نہین
عین الیقین اور حق الیقین کا تو کیا ذکر اگر کوئی کہے کہ قول تمہارا کہ رویت حق تعالی کی واسطے ہر شخص کے دنیا و عقبی
مین حاصل ہے مخالف شریعت کے ہے اسلیے کہ شریعت مین تصریح کی گئی ہے کہ اگر کوئی دعوی کرے کہ چشم سر سے دنیا مین
بحالت بیداری مین حق تعالی کو دیکھا ہے پس وہ کاذب ہے اور زندیق ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کلام الہی اور حدیث صحیح
مین کہین یہ تصریح واقع نہین ہے اگر کہین اس مضمون کے طرف اشارہ بھی ہے تو مراد اوس سے یہ ہے کہ وجود مطلق
اور ذات بحت کو کہ مرتبہ تنزیہ اوس سے معتبر ہے ان حواس ظاہری سے کہ عادی ادراک محسوسات اور مشبہات
کے ہین نہین دیکھ سکتے ہین نہ یہ کہ رویت حق تعالی کی مطلقاً مشبہ اور غیر مشبہ دنیا مین ممکن ہی نہین اس معنی کے صحت پر
نص قاطع أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ آخر سورۂ فصلت مین موجود ہے اور جو کوئی
کہ خلاف اسکے بیان کرتا ہے لازم ہے کہ اپنی صحت دعوت پر کوئی دلیل بیان کرے اور موافق مذہب قائلین
وحدۃ الوجود کے یہ دولت عظمی اور موہبت کبری ہر شخص کو دنیا و عقبی مین حاصل ہے اسلیے کہ فی الحقیقۃ غیر اوسکا
کون ہے کہ منظور نظر ہووے لیکن مثل محجوب کے مبتلا اوہام غیریت کے ہو رہے حضرت فریدالدین عطار قدس سرہ
فرماتے ہین (ابیات) ناظر خود خود ست و خود منظور + خود تماشا و خود تماشا کار + عاشق خود خود ست خود معشوق
خود طبیب و خود ست خود بیمار + از برای فریب خود خود گشت + جلوہ در قد و در قدم رفتار + تاب در زلف و وسمہ
بر ابروہ + سرمہ در چشم و غازہ بر رخسار + رنگ در آب و آب در یاقوت + بوے در مسک و مشک در تاتار +
زینت آرای گوش خود خود گفت + خود بخود کرد حسرت دیدار + باز خود گفت لن ترانی زود + ہر چہ ہر گر می باز ار
آیا تو نہین دیکھتا ہے تو اے طالب کہ آب نابستہ تھا بیرنگ اور بے صورت جبکہ بستہ ہوا اوسنے صورت یخ کی پکڑی
اور کبھی کسوت برف و ژالہ کی پہنی پس دیکھا اے طالب کہ یخ اور برف اور ژالہ وہی آب بسیط بیرنگ ہے یا غیر اسکا
اور جب گھل جاوے وہی آب بسیط بیرنگ ہے یا دوسری چیز پس جسنے پہچانا اور چشم حقیقت بین رکھتا ہے تمامی
مراتب اور کیفیات آب کی آب جانتا ہے رباعی دریاست وجود صرف ذات وہاب + ارواح و نفوس ہمچو نقش
اندر آب + بحر یست کہ موج میزند اندر خود + گہ قطرہ و گاہ موج گاہست حباب + جو شخص نادان ہے بند لباس
اور کیفیت اور تغیر بینی مین رہتا ہے فرق درمیان عارف اور جاہل کے یہی ہے پس عرفان زیادہ اس سے
نہین ہے کہ تو اپنے کو پہچانے ورنہ تو مین اوسکا تماشا ہی ہے محال ہے کہ غیر اوسکا موجود ہووے نقش اور
نقطہ اور رقم تمام وجود سیاہی سے ہی ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ بیخ اور شاخ اور میوہ تخم سے ظاہر ہوتے ہین لیکن یہ
کثرت مانع وحدت کی نہین ہے رباعی کردہ زیگانگی دوئی را تاراج + با ہر کہ کنی بجز خود را تو علاج + واحد منکشف
نشود از اعداد + دریا متجزی نشود از امواج + جبکہ ذات حسب تقاضاے حب ذاتی واسطے مشاہدہ دیدار اپنے کے تعین

فی النار ہے لازم آوے گا اور جبکہ منشا تعظیم یعنی بے نیازی حقیقی بیچ کسی مظہر کے مظاہر الٰہیہ میں سے کبھی نہیں
پائی جاسکتی ہے پس کوئی مظہر مظاہر الٰہیہ میں سے استحقاق عبادت اور تعظیم کا نہیں رکھ سکتا ہے اسی جگہ سے تعظیم
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے لائق ہو اور اسپر کوئی اشکال وارد نہیں ہوسکتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَمَا
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ پس حال استحقاق عبادت عبادات کا متعلق ہو معلوم ہو بلکہ بعض مفسرین نے تفسیر
لِیَعْبُدُوْنِ کی لِیَعْرِفُوْنِ کے ساتھ کرتے ہیں اسلیے کہ عبادت بغیر معرفت کے کامل طور پر نہیں ہوسکتی ہے اکثر لوگ
حق تعالیٰ کو کیا پہچانیں گے بلکہ سوا اجسام کے امثال اور ارواح کو بھی نہیں جانتے ہیں پس جبکہ معرفت روح اور مثال
کی دشوار ہے قیاس کرنا چاہیے کہ معرفت جان جانان اور خالق جان کی کسقدر دشوار ہوگی اسی جگہ سے ہے
کہ کفار اور بت پرست بعض عزیر علیہ السلام کو اور بعض عیسیٰ علیہ السلام کو اور بعض آفتاب اور مہتاب کو اور
بعض آتش کو اور بعض رام اور کشن اور مادہ گاؤ اور بہت مادہ اور شجر و جبل اور طلا اور نقرہ اور سنگ تراشیدہ و ناتراشیدہ
اور گنگا اور جمنا اور نرسنگا اور مہادیو وغیرہ شیاطین کو اور بعض اہرمن اور یزدان کو صاحب اور مالک اور نفع
اور نافع جانکر پرستش کرتے ہیں یہ ایسے صغیر ہیں کہ پارہ خشت اور گوبر اور شکل غضب اور فرج اور اقسام سانپ کو
پوجتے ہیں باوجود اسکے کہ زہر سانپ کا قاتل ہے اسکو سلام پر سلام کرتے ہیں اور واسطے دفع مرض کے بول مادہ گاؤ کا
سبب انکا فیض سمجھتے ہیں اور جسم پر چھڑکتے ہیں اور لعاب دہن آدمی سے کہ اشرف المخلوقات ہے نفرت شدید رکھتے
ہیں اور بعض محمود عشق کو اور بعض روح کو اور بعض عناصر اربعہ کو اور بعض ہاوس نور کو کہ آنکھ کے ملنے سے ظاہر ہوتا
ہے خدا جانتے ہیں اور بعض طبائع اشیا کو جیسا کہ خیال طبیعی کا ہے اور بعض نجوم کو جیسا کہ حال نجومی کا ہے ہو قوت علم
جانکر کاروبار اونہیں پر موقوف رکھتے ہیں اور اسکے خالق کی طرف نہیں متوجہ ہوتے ہیں قال اللہ تعالیٰ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَآءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا اور فلاسفہ حق تعالیٰ کو
عالم جزئیات نہیں جانتے ہیں اوسکو ساتھ عقل ناقص اپنے کے کمال گمان کرتے ہیں سبحان اللہ عجب جہل مرکب ان عقلاء کو
ہے بسبب اس جہل مرکب کے نقصان جہل کو کمال گمان کرتے ہیں اور عیب کو ہنر جانتے ہیں انہیں کے حال میں ارشاد
ہے اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا پس یہ تمام نتیجہ عدم عرفان کا ہے اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا
وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ عابدین ماسوی اسکے خارج ہیں احصا
ہی بعض جغرافیہ دیکھنے سے پتا لگتا ہے سوا ان مراقبہ اقسام توحید کے بیان میں توحید دو قسم پر ہے ایک
توحید وجودی دوسری توحید شہودی توحید شہودی بھی دو قسم پر ہے ایک صوری دوسری معنوی توحید شہودی صوری کو جسکو
توحید قولی اور تقلیدی بھی کہتے ہیں اسپر اعتقاد جمہور متکلمین اور علماء متقدمین اور عوام مومنین کا ہے سلف سے
خلف تک یہ فقط قالب اور صورت توحید ہے یہ کہتے ہیں کہ صانع ایک ہے اور تمامی مصنوعات اوس ایک صانع
مخلوق ہیں اگر اون سے پوچھا جاوے کہ وہ مصنوعات کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں کیا وجود حق تعالیٰ سے یا غیر وجود
حق تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ وجود حق تعالیٰ سے نہیں ہیں بلکہ تمامی مصنوعات خارج وجود حق تعالیٰ سے ہیں پھر اگر ان سے
پوچھا جاوے کہ خارج وجود حق تعالیٰ کا کیا شے ہے اگر خارج وجود حق تعالیٰ کا کوئی شے ہے تو وہ وجود حق تعالیٰ سے غیر ہے
ضد وجود کی ہوگی اور وجود حق تعالیٰ کا ضد سے منزہ ہے پس خارج وجود کیا چیز ہے اور تعریف اوسکی کیا ہے اور
تعریف خارج کی کیا ہے جواب دیتے ہیں کہ اسمیں بحث کرنا علم شارع کا نہیں ہے اور بعض انکے اس اعتقاد کے ساتھ
اون آیات کو کہ وحدۃ الوجود پر دلالت کرتی ہیں بلا تاویل یا اعتقاد حقیقت کے علم اوسکا حق تعالیٰ پر پھیر کرتے ہیں

يتعلق و يتعلمه فيكون امرًا و نهيًا وخبرًا و استفهامًا و نسبة و اضافية و احتمال في تلك الصفة كونه
الآن كما كان وان يكون قديمة كما سنذكر في الواحد كقولهم بما يحصل الكلام الحسي والقديم
فيترتب عليه ما لا يترتب على تلك الصفة من التراكيب فلا يصح وجود الحق تعالى في كل
محل و احاطته بالاشياء على بعض تشبيها كالقرابطة و كما من ان العقل يمتنع من
ان يكون وجود ذات حقيقية موجود الحق بنفسه كما ان تحقق القدرة والارادة
والعلم فلا كما عدا اذا تحقق اثبات وحدة الوجود بدليل اذ يكفي الا ارباب الكشف ان لا يكون
كشفهم مخالفا للعقل الذي هو حجة الله ولا الشرع الذي هو احكام الملة والقرآن انتهى و دوسری توحید
شہودی معنوی کے قائلین اور معتقدین اوسکے باوجود مشارکت انکے ساتھ اعتقاد توحید شہودی صوری کے کہتے ہیں
کہ تمامی مخلوقات مظاہر خالق کے ہیں لیکن ذوات مخلوقات کی ذات خالق سے جدا ہیں بدلیل آیۃ ان الشیطان
لکم عدو فاتخذوہ عدوا اور کریمہ الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور حدیث کل الناس فی ذات اللہ
حمقی ای فی معرفۃ ذات اللہ اور حدیث تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ
وغیر ذلک من الدلائل الدالۃ علی الاثنینیۃ جیسا کہ ظل غیر مظل اور عکس غیر معکس ہے اسلیے کہ اون
کے نزدیک عالم عکوس اسما اور صفات کا ہے کہ بیچ مرایا ہے اعدام کے مقابلے میں اسما اور صفات کے منطبع ہوا ہو لیکن
وجود درمیان ذات مخلوق اور ذات خالق کے ساری ہے اور معنی وجود کے ہستی کے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وجود
ایک صفت ہے صفات باری تعالی میں سے یعنی نزدیک جمہور متکلمین اور بعض صوفیہ مثل شیخ علاء الدولہ سمنانی اور
شیخ احمد سرہندی قدس سرہما کے کہ سرامد شہودیہ ہیں وجود ایک صفت ہے صفات باری تعالی میں سے زائد بر ذات
کے اور ذات حق کو احدیت کہتے ہیں اور ذوات خلق کو واحدیت اور وجود کو وحدۃ جانتے ہیں اور مثال اوسکی اسطرح
بیان کرتے ہیں جیسا کہ قرص قمر اور قرص شمس ذات دونوں کی جدا جدا ہے اور وجود جیسا کہ ضیا ہے درمیان ان
دونوں کے ساری ہو اپر یہ اعتراض عائد ہوتا ہے کہ فقط قرص قمر اور قرص شمس کو کہ ذات ہر ایک کی جدا جدا کہتے ہیں
آیا قرص قمر قرص شمس سے پیدا کیا گیا ہے یا نہیں جیسا کہ اہل شہود صوری پر وارد ہوتا ہے محققین قرص مع ضیا
ذات کہتے ہیں اسلیے کہ ضیا جو جز ذاتی شمس کا ہے فقط شمس کو بغیر ضیا کے شمس نہیں کہتے ہیں کہ ناقص ہے اسلیے کہ شمس
میں جرم اور ضیا با یکدیگر عین شمس ہیں بالفرض محال اگر ضیا شمس کو حقیقت شمس پر زائد تصور کی جاوے یعنی جرم
شمس کو بے صفت ضیا کے خیال کیا جاوے تو اوس سے تعریف شمس کی بالکل ساقط ہو جاویگی پس اس سے معلوم
ہوا کہ شمس بالذات روشن ہے بلا صفت روشنی زائد کے پس وجود حق تعالی کا بعض حکما اور شیخ ابو الحسن اشعری
اور محققین صوفیہ کرام کے نزدیک عین ذات حق تعالی کی ہے یعنی حق تعالی بذاتہ خود موجود ہے نہ اوس وجود کے
ساتھ جو مغائر ذات حق تعالی کا اور زائد ذات پر ہو ورنہ استکمال بالغیر لازم آوے گا اور یہ محال ہے کما مر
مرارا اور اہل توحید شہود معنوی یہ بھی کہتے ہیں کہ اعیان ثابتہ عالم کے کہ صور علمیہ ہیں حضرت علم حق میں افنہ وجود
کرکے موجود ہوئے ہیں یعنے جبکہ حق تعالی نے بارادہ ظہور کے ارادہ کیا بعد ارادے کے تمامی اشیا یعنی اعیان
ثابتہ علم حق میں عدم سے فی نفسہ موجود نہیں ہیں کہ اعیان عدام ہیں اور عدم ایک شے ہے مقابلے میں وجود کے نہ وہ
واسطے اعیان کے جاعل ہے ونہ جعل اور یہ جعل جاعل سے مبرا ہیں اور وجود معدن خیر اور صفات حمیدہ۔ کتا
اور عدم معدن شر اور صفات ذمیمہ کا ہے لیکن اشیا یعنی اعدام کہ صور علمیہ ہیں اور علم حق میں موجود ہونے کے

اور یہ دونوں یعنی ذات اور وجود الفاظ مترادف ہیں سے سمجھیں اور تمامی مخلوقات وجود حق تعالی سے پیدا کی گئی ہیں اور وجود
خارجی یعنی وجود حق تعالی کا ہے اسلیے کہ کون و مکان میں بجز ذات حق تعالی کے دوسری کوئی چیز موجود نہیں اگر دوسری
چیز موجود ہوگی تو بغیر وجود حق تعالی کی ہوگی سوا وجود حق تعالی کے دوسری چیز کو موجود کہنا بجز شرک اور کفر کے نہوگا معاذ اللہ ہم ایمان
توحید پر لاتے ہیں نہ کہ شرک پر اور اعیان وجودی علمی کہتے ہیں کہ اعیان ثابتہ کو سو علمیہ ہیں عالم حق میں وجود حق سے موجود اور متمیز ہوئی
ہیں اسلیے کہ اوس جگہ سوا ذات و وجود حق تعالی کے دوسری کوئی چیز موجود نہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ ذات اور وجود حق تعالی کا یعنی
ذات اور وجود عالم کا ہے علاوہ اسکے سلسلہ موجودات کا منتہی ہوتا ہے واجب الوجود تک اور واجب تعالی واحد
بوحدۃ حقیقی اور ساذاۃ واحد حقیقی بوحدۃ حقیقی کے خود بخود موجود تھا اور ثانیا تمامی موجودات اوس ایک اصل الوجود
سے موجود ہوئے ہیں اور اسمیں شک نہیں ہے کہ تمامی موجودات حضرت واجب الوجود سے متاخر ہیں اور ممکن نہیں
کہ مرتبہ حضرت واجب میں دوسری کوئی شے موجود ہو وے بلکہ مقابلے میں اوس مرتبہ کے سوا عدم صرف اور لاشے
محض کے کسی شے کا توہم بھی نہیں ہو سکتا ہے پس یہ موجودات عالم کے خالی اس سے نہیں ہیں کہ یا عین اوس ذات
کی ہوں اور وہی ذات ساتھ صوران موجودات کے نمایاں ہے یا وہ موجودات غیر اوس ذات کے ہوں کہ عدم
صرف اور لاشے محض ہے اور شق ثانی خود باطل ہے اسلیے کہ عدم محض کا موجود ہونا محال ہے اسلیے کہ کوئی حکم اور
اثر عدم محض پر مترتب نہیں اور ان موجودات پر احکام اور آثار مترتب اور نمایاں ہیں پس ہونگے یہ موجودات
عدم محض اور محال ہے ساتھ ان موجودات کے عدم محض کا ظاہر ہونا اسلیے کہ اسمیں لازم آتا ہے قلب حقیقت کا
اور منقلب ہونا وجود کا ساتھ عدم کے اور منقلب ہونا معدوم کا ساتھ موجود کے ممکن نہیں فلا یمکن ان العدم الصرف
ظاہر او متحققا بالموجودات فتکون الموجودات کلھا عین الحق تعالی باعتبار حقیقتہ وجگہ یہ کہ ممکن نہیں
کہ نتیجہ اور ثمرہ ریاضات اولیاے کرام اور کشوفات انکے کہ وحدۃ الوجود ہے خلاف نفس الامر کے ہو وے اسلیے
کہ بہت سی آیات اور احادیث دلیل اوسکی ہیں اگرچہ متکلمین خلاف واقعی تاویل اونکی کرتے ہیں چنانچہ سابق میں
مذکور ہوا پس موجودات اور متعینات عالم از روے حقیقت کے عین حق تعالی ہیں از روے مجاز اور اعتبار اور
نسبت اور اضافت اور تعین کے غیر حق اور اس مجاز کو مجاز واقعی اور نفس الامری کہتے ہیں اسلیے کہ بسبب تعین
کے آثار اور احکام مختلفہ اونپر مترتب ہیں اور مدار احکام شریعت غراکا بھی اسی غیریت پر ہے اسی جگہ سے بعضوں کا یہ
فرمایا ہے **شعر** ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ٭ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ٭ پس مثال ذات اور وجود مطلق کی عالم کے ساتھ
جیسا کہ ظہور صورت نوعیہ کا اوسکے افراد میں و یا مثل نسبت آب و دریا کے ساتھ امواج اور حباب کے یا مثل زر و سیم کے
ساتھ انواع حلیہ کے و یا نسبت طین کے ساتھ مختلف اوانی کے و یا نسبت موم کے ساتھ فرزین اور پیل اور پیادہ
وغیرہ کے و یا روئیت قطرات کے دریا میں و یا روئیت ثمر کی شجر میں اور روئیت شجر کی گٹھلی میں و یا نسبت حروف
مفردہ اور مرکبہ کی ساتھ سیاہی ساوجکے و یا نسبت واحد کی ساتھ مراتب اعداد مرکبہ کے وغیر ذلک من الامثال
بحکم یحسبھا من کثرۃ الا وقد ضبطھا الی حد ٭ وھو محتجب بکل متعین منکوف بالاکوان اور یہ
کثرت متعینہ فقط وہم میں ہے حقیقت اور نفس الامر میں ایک ہی ذات اور ایک ہی وجود ہے پس ذات اور وجود
حق تعالی کا عالم میں مستور ہے جیسا کہ صورت نوعیہ اپنے افراد میں اور موم فرزین وغیرہ میں مستور ہے وعلی ہذا القیاس
فی الامثال پس یہ مثالیں واسطے تفہیم اور تقریب ذہن طالب کے ذکر کی گئی ہیں ورنہ وللہ المثل الاعلی حق تعالی
با وجود اسکے کہ بہجہ ہزار عالم اوسکی ذات سے ظاہر ہوئے ہیں الان کما کان منزہ ہے اور سبحانہ منزہ اور اطلاق

باوجود مشارکت اپنے کے ساتھ توحید شہودی متکلمین اور علماے ظواہر اور عوام مومنین کے دیگر مراتب توحید میں منفرد اور مختص ہیں آٹھواں مراقبہ توحید افعالی اور توحید صفاتی اور توحید ذاتی وغیرہ کے بیان میں واضح ہو کہ صوفیاے کرام کی اصطلاح میں مقام (ہمہ از اوست) کو توحید افعالی کہتے ہیں یعنی اول سالک کو یہی توحید پیش آتی ہے اسلیے کہ تجلی افعال سے تجلی صفات اور معرفت ذات کی ثابت ہوتی ہے اسلیے کہ جو کچھ کہ خیر اور شر ہے اور راحت نفع اور ضرر موت اور حیات کفر اور ایمان طاعت اور عصیان وغیر ذلک کہ افعال موجودات سے ہیں حق تعالی کی خلق ہیں کہ فاعل حقیقی وہی ہے جیسا کہ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ و کہتے ہیں اللہ تعالی واحد ہے پس بجز ارادہ حق تعالی کے صدور افعال مخلوق کا محال ہے جو کچھ کہ ہوتا ہے حق تعالی ہی سے ہوتا ہے اسکو شریعت کہتے ہیں اور مقام (ہمہ با اوست) کو توحید صفاتی کہتے ہیں یعنی بعد محویت توحید افعالی کے سالک کو توحید صفاتی پیش آتی ہے یعنی تمامی صفات سے بھی معرفت ذات کی حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ جمیع صفات کہ حیات اور علم اور ارادت اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام اور خالقیت اور رازقیت وغیرہ کہ ہزار ہا صفات ہیں بدون ذات کے وجود انکا محال ہے صفات ذات سے اور ذات صفات سے کبھی منفک نہیں پس اسکو معیت اور نسبت اور حیثیت اور اضافت اور طریقت کہتے ہیں کما قال اللہ تعالی وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ پس جیسا کہ افعال کے رو سے حق تعالی کو پہچانا صفات کے رو سے بھی پہچاننا چاہیے مثلاً اگر کوئی چیز کسی کو دیوے دینے والے کو معطی اور لینے والے کو قابض اور اگر کسی سے کوئی چیز منع کیے منع کرنے والے کو مانع اور جسکو منع کیا ممنوع تصور کرے وعلی ہذا القیاس جمیع صفات کو اپنے میں تصور کرے اور اسمیں اپنے کو محو کرے اور مقام (ہمہ اوست) کو توحید ذاتی کہتے ہیں یعنی بعد محویت توحید صفاتی میں سالک کو توحید ذاتی پیش آتی ہے اسلیے کہ صفات اور ظہور صفات اور افعال اور آثار انکے کہ مظاہر ہیں بدون ذات کے ممکن نہیں اور یہ کبھی ذات سے منفک نہیں ہر صفت میں ذات موجود ہے بغیر وجود ذات کے ظہور کسی صفات کا محال ہے پس وجود صفات اور افعال اور آثار اوس ایک وجود مطلق اور ذات بحت سے ہے اسی واسطے صفات اور افعال اور آثار کو عین ذات اور ہمہ اوست کہتے ہیں حضرت شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی قدس سرہ سے وحدۃ الوجود میں کسی نے سوال کیا آپنے جواب دیا کہ ہمہ اوست نہ ہریک اوست مثلاً اگر کسی نے بہ نسبت آنکھ یا کان یا ہاتھ یا پاؤں یا اور کسی عضو خاص زید کے کہا کہ یہ زید ہے پس وہ شخص خطا کریگا اسی طرح سے اگر کسی نے کسی مظہر بسیط یا مرکب کو کہا کہ یہ حق ہے وہ شخص کافر اور زندیق ہوگا قال الشیخ المہائمی قدس سرہ فی اراءۃ الدقائق لیس لمظاہر الحق حکم الالوہیۃ من حیث ہی فان العقل الاول او النفس او الطبیعۃ او ما کان فی الکواکب والعناصر والمولدات یا غیبا یا انہا الحق فقد اخطا کمن قال لبدن زید انہ زید ان کان تشبیہا من حیث تجلیہ وان کان تحقیقا فی الملاقیۃ لا لبعید عن ما لیس بالحق فقد کفر کذا ذکرنا پس جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ تجلی افعال اور صفات اور ذات کی ویسا ہی خیال دوئی کا اور تفرقہ کا دل سالک سے دور ہوتا اور یگانگی کا خیال جمتا اور ذات حق میں محو رہنے کو اصطلاح میں انکی وصال کہتے ہیں حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ منطق الطیر میں فرماتے ہیں ۔ تو مباش اصلا کمال اینست و بس ۔ تو درو گم شو وصال اینست و بس ۔ اور صاحب گلشن راز قدس سرہ فرماتے ہیں ۔ وصال این جا بگردد محو خیال ست ۔ چو غیر از پیش برخیزد وصال ست ۔ تیسرا ان توحید میں ایک توحید اور ہے کہ جسکو توحید حقیقی بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حق تعالی ازل الآزال میں باوصف وحدت

وَتَحْصِيلُ مَنْ يُطْلِقُ مِنْ تَنْبِيهٍ مُتَابَعَتِهِ أَبْطَلَهَا الْوَاحِدُ. وَرُجُوعًا إِلَيْنَا وَتَحْقِيقًا. وَكَتَبَ مِنَ الْمُتَعَلِّقَةِ الْأَوْحَدِ. ترجمہ مراقبہ توحید وجودی اور شہودی کے توفیق میں تسامح ہو کر اکثر صوفیہ متقدمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سلف سے خلف تک مسئلہ وحدۃ الوجود میں متفق ہیں اور یہ مسئلہ مطابق واقع اور نفس الامر کے ہے جیسے کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ قطعیہ اوس پر قائم ہیں چنانچہ سابق میں معلوم ہوا مگر حضرت شیخ ابو المکارم رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی قدس سرہ بخلاف جمہور محققین صوفیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے قائل بوحدۃ الشہود کے ہوئے ہیں کیونکہ قَالَ عَنْهُ عِنْدَ تَرْجِيعِهِ إِلَى مَا هُوَ الْحَقُّ حَيْثُ مَا قَالُوا شَيْخُنَا أَكْثَرُوا كَذَلِكَ بِعَيْنِهِ الْحَاكِمُ إِلَى الْمُتَضَيِّقِ كَمَا نَقَلَهُ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّينِ هُوَ الْإِلَهُ إِيَّاهُ وَفِي قُلُوبٍ مِنْ شَيْءٍ فَعَبَدُوهُ اگرچہ میاں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بنظر ظاہر مکتوبات کے طرف مسئلہ وحدۃ الشہود کو پایا جاتا لیکن بنظر اصلاح کے بجانب حضرت مجدد کا طرف مسئلہ وحدۃ الوجود کے معلوم ہوتا ہے چنانچہ مکتوب اول جلد ثانی میں فرماتے ہیں کہ (عالم موجود خارجی ست بوجود ظلی) اور ہو الیسویں مکتوب میں جلد مذکور کے لکھتے ہیں کہ (عالم موجود ست موہوم متحقق) اسی واسطے حضرت شیخ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہ کہ اجلہ خلفائے حضرت مجدد کے ہیں مکتوب مدنی میں مطابق کلام حضرت مجدد کو ساتھ کلام صاحب فصوص حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا ہے جیسا کہ انھوں نے کہا مِنْ أَنَا كَمَا قِيلَ عَنْ تَأَمُّلِ الْأَسْمَاءِ وَذَرِيعَةِ الْمُمْكِنَاتِ فِي هَذِهِ الْمَرْتَبَةِ وَتِلْكَ عِبَادَةٌ كَانَتْ وَكَلَّفْنَا مَا يَجْمَعُهُ فِي أَحَدٍ لَهُمَا يَعْنِي عِبَارَةَ إِمَامِ الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ رَحِمَهُ اللهُ كَانَ عَنْهُ أَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ هِيَ الْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ مُتَمَيِّزَةٌ فِي مَرْتَبَةِ الْعِلْمِ وَالْكِتَابَةِ يَعْنِي عِبَارَةَ الشَّيْخِ الْمُجَدِّدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ عَنْهُ أَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ هِيَ عُكُوسُ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ الْمُنْطَبِعَةِ فِي الْأَعْدَامِ الْمُتَقَابِلَةِ لَهَا وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْعِبَارَتَيْنِ إِلَّا أَنَّ نَشْأَتَهُمَا بِحَيْثُ التَّمْيِيزُ مِنْ حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ فِي الْحَقِيقَةِ فَالْقَوْلُ بِأَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ عُكُوسُ الْأَسْمَاءِ الْمُنْطَبِعَةِ الْمُتَقَابِلَةِ لَهَا لَيْسَ خِلَافًا لِكَلَامِ الشَّيْخِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ وَأَتْبَاعِهِ وَكُلُّ مَنْ تَشَرَّحَ أَوْ تَلَى مِنْ بَعْدُ الْمَعْنَى وَلَكِنْ كَمَا قَالَ الْوَجْهُ الْمُشْكِلُ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْحُكْمِ بِمَوْقِعِ الْكِتَابِ بِتَرْكِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَيْضًا قَالَ قُدِّسَ سِرُّهُ فَمِنْ عِلْمِنَا أَنَّ وَحْدَةَ الْوُجُودِ وَوَحْدَةَ الشُّهُودِ كَمَسْأَلَتَيْنِ فِي مَنْ يَحْكِي كَثِيرًا لَا يُسْتَعْمَلُ لِأَحَدِ مِنْ سَاحِقِ الْعِلْمِ إِلَى اللهِ تَعَالَى لِيُقَالَ هَذَا السَّالِكُ الْأُمَمُ مَعَ مَا سَبَقَ وَحْدَةُ الْوُجُودِ وَذَلِكَ مَقَامُهُ وَحْدَةُ الشُّهُودِ وَمَقَامُ وَحْدَةِ الْوُجُودِ هُنَا الْإِسْتِغْرَاقُ فِي مَرْتَبَةِ الشُّهُودِ الْجَامِعَةِ الَّتِي تَعَيَّنَ الْعَالَمُ فِيهَا بِحَيْثُ تَسْقُطُ عَنْهُ أَحْكَامُ التَّكَثُّرِ وَالتَّمَايُزِ الَّتِي هِيَ مَعْرِفَةُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مُتَرَتِّبَةٌ عَلَيْهَا وَالْفَرْعُ وَالْعَقْلُ مُحِيطَانِ عَنْهَا مُتَبَايِنَانِ لَهَا أَكْثَرُ بَيَانٍ كَمَا أَنَّ إِحْيَاءَهَا وَهَذَا مَقَامٌ يَحِلُّ فِيهِ بَعْضُ السَّالِكِينَ عَلَى خَاصَّةِ اللهِ كَانَ وَمَعْنَى كَشْفِ الشُّهُودِ هُنَا الْجَمْعُ بَيْنَ أَحْكَامِ الْجَمْعِ وَالتَّفْرِقَةِ فَيَعْلَمُ أَنَّ الْأَشْيَاءَ وَاحِدٌ بِحَسَبِ الْجَمْعِ وَكَثِيرَةٌ مُتَبَايِنَةٌ بِوَجْهٍ آخَرَ وَقَدْ كَانَ الْأَنَامُ وَسَكَنَ تَارِعٌ مِنَ الْأَكْثَرِ وَتَارَةً يُسْتَعْمَلُ فِي مَعْنَى تَحْقِيقِ الْأَشْيَاءِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ تَكَثُّرٌ ذَاتِيٌّ وَهُوَ ارْتِبَاطُ الْحَادِثِ بِالْقَدِيمِ وَقَدْ قَعَ عِنْدَهُمْ أَنَّ الْعَالَمَ أَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِي حَقِيقَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا أَنَّ صُورَةَ الْإِنْسَانِ وَصُورَةَ الْفَرَسِ

ہوا ہے اور اسما اور صفات مقام حضرت علم مین فقد نسبتین اور اضافات اور شیون ذاتیہ کو کہتے ہین کہ اعیان اور اسما اس
مقام مین بوجود خارجی کی نہین رکہتے ہین اور ثبوت اون اعیان کا ذات مین ایسا ہے جیسا کہ دوائر صغار درکیا
کرہ مین اور شجر گٹھلی مین اور اسما وصفات جزئیہ غیر متناہی ہین اگرچہ اصول متناہی کے طرف منتہی ہوتے مین لیکن
یہ تعدد اور کثرت غیر متناہیہ وحدۃ الوجود حق تعالی کے منافی نہین ہے جیسا کہ تعدد اسما وصفات زید کے مثلاً شل
نوم اور یقظہ اور قیام اور قعود وغیرہ شیونات زید کے ہین وحدۃ زید کہ منافی نہین ہین گیارہوان مراقبہ
معرفت مکان مین یہ تتمہ کلام وحدۃ الوجود کا ہے سالک جبتک کہ عارف مکان اور زمان کا نہوگا توحید وجودی اور
معرفت ذات وصفات حق تعالی کی اوسکو بخوبی حاصل نہوگی واضح ہو کہ بعضے متکلمین کے نزدیک اور نیز لغت اور عرف
عوام مین مکان اوس چیز کو کہتے ہین کہ جسمین دوسری شئے قرار پکڑے جیسے تحت زمین میں اور زید گھر مین اور گیہون
ظرف مین اور بعض حکما اور اکثر متکلمین خلاے مجرد عن المادہ یعنے بُعد موہوم کو جو جسم مین ساری ہے مکان کہتے ہین اور
سواے جسم کے اس مکان کا جداگانہ کچہ تاصل نہین بلکہ جسم متمکن سے ایک فضا اور فراغ موہوم انتزاع کرتے ہین اور
ارسطو مشائی اور اوسکے تابعین کی اصطلاح مین مکان عبارت ہے سطح باطنی جسم حاوی سے جو مماس سطح ظاہر جسم
محوی کے ہے اور حیز بھی ایک مکان ہے کہ حاصل ہوتا ہے اوس سے تمایز اجسام کا اشارہ حسیہ مین اور حیز مرادف
مکان کا ہے لیکن مشائیہ کی اصطلاح کے موافق حیز اعم ہے مکان سے اسلیے کہ انکے بیان تعریف مکان سے عرش
خارج ہوجاتا ہے کیونکہ عرش کو مقدار وضع اور محاذات خاص ہے بہ نسبت جوف اور ماتحت اپنے کے اور واسطے اسکے
کوئی جسم حاوی نہین ہے پس اسکے بیان عرش متحیز ہوگا نہ متمکن اور افلاطون اشراقی اور اوسکے تابعین خلا یعنی
بُعد مجرد عن المادۃ موجود فی الخارج کو مکان کہتے ہین اور یہ مکان جسم متمکن مین ساری ہے اور یہ وجود موجود فی الخارج
ہے لیکن مدافع اور مزاحم جسم متمکن کے نہین ہے اسلیے کہ وہ مادیات مین سے نہین ہے اور افلاطون اوسکو جوہر قرار دیتا ہے
صور اجسام کے اوسمین کبھی ہیولی کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور کبھی صورت جسم کے ساتھ کیونکہ بُعد قرار دہ صور اجسام
کے اوسمین ابعاد ثلثہ تقدیر کرسکتے ہین اور انکے بیان جسم ہیولی وصورت سے مرکب نہین ہے جیسے کہ مشائیہ کہتے
ہین و نہ جزء لا یتجزی سے جیسے کہ متکلمین کہتے ہین بلکہ اشراقیین کہتے ہین کہ جسم ایک جوہر بسیط ہے کہ قائم بالذات اور
قابل اتصال اور انفصال کے ہو پس باعتبار جوہر اور ذات کے جسم اور باعتبار صورت نوعیہ کے ہیولی کہتے ہین پس یہ
چہار مذہب ہین پس مذہب اول ایک معنی اصطلاحی ہین مطابق لغت اور عرف عوام کے کیونکہ یہ ایک اسم ظرف
ہے بمعنی جاے بودن کے فلا مناقشہ فیہ ولیکن مذہب ثانی پس اگر ارادہ کرتے ہین وہ موہوم سے صرف امر وہمی
انتزاعی لاشئے محض پس یہ تو بالبداہۃ باطل ہے اور اگر ارادہ کرتے ہین وہ اوس سے ایک امر منتزع کہ کسی موجود
منشا سے جیسے کہ دوائر منتزعہ وجود کرہ سے پس یہ قریب من الحق ہے جیسے کہ طرف حضرات صوفیہ کرام کا بھی بیان
ہے کہ مذہب رابع ہے ولیکن مذہب ثالث پس وہ بھی ایک امر اصطلاحی ہے کہ اخص ہے حیز سے یہ بھی قابل
مناقشہ کے نہین لیکن ایرادات اصحاب سطح کے اصحاب بُعد پر اسطرح کہ بُعد اگر موجود ہووے البتہ مادی ہوگا اسلیے
کہ بُعد لوازم مادہ مین سے ہے اور اگر بُعد ساری ہووے تمامی اجسام مین ہر آئینہ تداخل ہوگا بعض مواد کا بعض ابعاد مین
اور یہ محال ہے اور اگر مکان بُعد مجرد ہووے تو ترجیح ہوگا اقتضاے طبیعت بعض اجسام کا اپنے مکان کو نہ سبب
مشابہ ہونے بعض اجزا مکان کے ساتھ بعض کے اس تقدیر مین پس بیجا ہین اور ساقط پس ایراد اول ساقط ہے
اسطرح پر کہ اصحاب بُعد مراد لیتے ہین بُعد مجرد سے لطیف کو جو ضد غلیظ کا ہے اور مادی سے مراد لیتے ہین غلیظ کو

لیکن جو کچھ کہ باعتبار مکان جسمانیات کثیف کے بعید ہے باعتبار مکان جسمانیات لطیف کے قریب ہے اسلیے کہ جو مسافت مکان جسمانیات کثیف مین مثلاً ایک مہینے مین جا سکتا ہے مکان جسمانیات لطیف مین مثلاً ایک ساعت مین جا سکتا ہے اور جو ایک ساعت مین مکان جسمانیات لطیف سے جا سکیگا مکان جسمانیات کثیف سے ایک مہینے مین بھی نجا سکیگا اور اسی پر قیاس کیا چاہیے آواز رعد اور توپ وغیرہ کو اور اوسکے قرب اور بعد کو بھی حسب مراتب اوسکے تیسرا مکان جسمانیات الطف کا ہے جیسا کہ مکان نور آفتاب اور مہتاب اور ستارے اور مثلاً آتش وغیرہ کا ہے جو کچھ کہ مکان جسمانیات لطیف مین دور ہے مکان جسمانیات الطف مین نزدیک ہے مشرق اور مغرب مکان جسمانیات لطیف مین دور ہے اور مکان جسمانیات الطف مین نزدیک ہے دلیل اوسکی یہ ہے کہ بجرد طلوع داری قرص آفتاب کے افق مشرق سے بلا توقف اور درنگ سطح عالم اوسکی باوجود بُعد مسافت کے مغرب کو پہنچتی ہے اور روشنی آفتاب کی بفرض وتقدیر اگر مکان ہوا مین ہوتی تو ایک مدت مین مغرب تک پہنچتی اور نور آتش وغیرہ بھی یہی حکم رکھتا ہے دوسری دلیل یہ کہ جب شمع مثلاً گھر مین لائی جاوے اور روشن کی جاوے تمام گھر مین روشنی پھیل جاتی ہے اور گھر روشن ہو جاتا ہے بدون اسکے کہ ہوا گھر کی نکل جاوے پس اس سے جانا گیا کہ جو اگر دوسرا ایک مکان الطف ہے مکان ہوا سے کہ ہرگز ہوا بسبب کثافت اپنے کے اوس مکان الطف مین نہین جا سکتی ہے اور نور آفتاب بھی بسبب لطافت کے مکان ہوا مین بر تقدیر خلو ہوا کے نہین جا سکتا ہے لیکن بسبب غایت قرب کے درمیان ان دونون مکانون کے باہمدگر تمیز اور شناخت کرنا بجز براہین عقلی اور مکاشفات قلبی اور مشاہدات سری اور معاینات روحی کے متعذر ہے اے سالک اگر اسمین اشکال جانتے ہو برہان دیگر یہ ہے کہ حقیقت آتش کی حرارت ہے اور خاصیت اوسکی احراق اور توجسکو آتش جانتا ہے صورت آتش کی ہے اور خاصیت اوسکی اضاءت ہے اور آتش ضد آب کی ہے اسلیے کہ طبیعت اور حقیقت آب کی رطوبت ہے اور خاصیت اوسکی سردی اور ضدین کا جمع ہونا محال ہے اور ہرگز نہین ہو سکتا ہے کہ آب و آتش ایک مکان مین جمع ہو وین جب یہ جان لیا تو نے پس جان تو اے طالب کہ آب گرم مین بالفرد آتش موجود ہے اسلیے کہ اس سے مثلاً ہاتھ جلتا ہے زبانی سے اور حال یہ کہ درمیان آب و آتش کے ضد ہے ہرگز یہ ایک مکان مین جمع نہیں رہ سکتے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ واسطے آتش کے درمیان پانی کے سواے مکان پانی کے دوسرا مکان ہے اور پانی کے مکان مین آتش نہین کیونکہ اگر آب اور آتش ایک مکان مین جمع ہو وین تو اجتماع ضدین کا لازم آوے گا اور یہ محال ہے لیکن یہ دونون مکان باہمدگر نہایت قریب ہین اور ملے ہوے ہے نہ جدا ہے و نہ باہم متصل وہ منفصل اوس سے جب تجھکو یہ معلوم ہوا پس جان تو اے سالک کہ درمیان ان دونون مکان کے مزاحمت اور مضایقت نہین ہے دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب ایک شمع روشن کسی حجرے مین لائی جاوے تو نور اوسکا تمامی ہوا مین کہ اندرون حجرے مین ہے بلو پہنچتا ہے اور اسی طرح اگر سیکڑون شمع اوسمین لائی جاوین تو انوار سبکا اوس ایک حجرے مین جمع ہونگے بدون اسکے کہ نور شمع اول کا اوس حجرے سے نکل جاوے اور اس مکان کو بُعد بھی ہو اسلیے کہ نور آفتاب کا حجاب کثیف سے نہین گذر سکتا ہے اور بہ سبب بُعد دنی بُعد مفرط کے وہ نور منقطع ہو جاتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ کہ پیچھے حجاب کے ہے ویا وراء بُعد مفرط کے اس مکان سے دور ہے پس یہ تینون قسم مکانون کی کہ مذکور ہوئے مکانات جسمانیات کے تھے دوسرا مکان روحانیات کا ہے انواع اوسکے بہت ہین ماحصل اونکا چار نوع پر ہے نوع اول مکان اون فرشتون کا ہے جو موکل ہین اوپر دوزخ اور زمین اور جبال اور کل ذی روح روے زمین او دریا اور رعد اور سحاب وغیرہ ذلک مثل ملک...

حار یابس ہے اور طبیعت ہوا کی حار رطب اور طبیعت پانی کی بارد رطب اور طبیعت خاک کی بارد یابس ہے مکان خاک کا
تو ظاہر ہے اور اس مکان خاک کثیف میں دوسرا مکان پانی کا ہے لطیف اور مکان آب میں مکان ہوا کا ہے لطیف تر
اوس سے اور مکان ہوا میں مکان آتش کا ہے اوس سے لطیف تر اور اوس سے زیادہ لطیف تر اوس میں مکان روح
کا ہے اور اوس سے زیادہ لطیف تر اوس میں مکان خاص حق تعالیٰ کا ہے یہ مکان فوق سب مکانوں کے ہے حدیث
قدسی میں ہے اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ
اَخْفٰی وَفِی الْاَخْفٰی اَنَا اور بعض روایت میں فِی الْمُضْغَۃِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ خَفِیٌّ
وَفِی الْخَفِیِّ اَخْفٰی وَفِی الْاَخْفٰی اَنَا وغیرہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ مثنوی میں فرماتے ہیں * اتصالے بے تکیف بے قیاس
ہست رب الناس را با جان ناس * اور کسی بزرگ نے فرمایا رباعی معشوق عیان بود نمیدانستم * با ما بمیان
بود و نمیدانستم * گفتم بطلب مگر بجائی برسم * خود تفرقہ خوان بود نمیدانستم * اور یہ امکنہ کہ مذکور ہوئے بیگانہ گرفتہ
ہیں اور یار یگانہ قریب تر یار دہ ہے اے رب حضوری تیرے سے اور غیبت اور غفلت میری سے فریاد ہے جمال
با کمال تیری ہے اور نابینائی میری سے فریاد و ہزار فریاد لیکن اے جانم فدائے وقربان تو باد اگر کوئی کہے
کہ بر تقدیر اثبات مکان کے کہا جاویگا کہ مکان ازل میں تھا یا نہیں اگر تھا تو لازم آتا ہے کہ قدیم ہووے اور
حق تعالیٰ کے ساتھ دوسری قدیم کو ثابت کرنا کفر ہے اور اگر ازل میں نہ تھا تو حادث و مخلوق ہوگا اور حلول قدیم
کا حادث میں محال ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ بہر حال اثبات مکان کا متعذر ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ ہرگز حلول
ذات اور صفات حق سبحانہ و تعالیٰ کا کسی مخلوق میں روا نہیں نہ حلول کسی مخلوق کا ذات میں اوسکے لیکن اس
طرح سے ہم کہتے ہیں کہ جس طرح سے معیت روح کی قالب کے ساتھ ہے روح تمامی ذرات قالب کو محیط ہے اور روح
مع حقیقت اپنے ہر ذرہ قالب کے ساتھ موجود ہے باوجود اسکے کہ حلول اوس میں روا نہیں اسلیے کہ حلول اور اتحاد
اور انتقال عوارض اجسام سے ہے اور کوئی شے عوارض اجسام سے روح پر جائز نہیں ہے جیسا کہ روح مع حقیقت
خود تمامی ذرات اور اجزاء قالب کے ساتھ موجود ہے بے حلول اور بے اتحاد کے اوس مکان میں کہ لائق لطافت روح کے
ہو ویسا ہی ذات مقدس رب العزت کی ساتھ ذرات تمامی مخلوقات کے مع حقیقت اپنے موجود ہے بے حلول
اور بے اتحاد اور بے انتقال اور بے مماسہ اور بے محاذات کے اوس مکان میں کہ لائق قدس اور نزاہت اور
پاکی اور رفعت اوسکی کے ہووے کہ برتر ہے تمامی معقولات اور مخلوقات سے کیونکہ یہ مکان عین وجود مطلق کا ہے
اور ایک اسم اسما سے حق تعالیٰ کا ہے پس حلول و اتحاد وغیرہ لوازم اجسام کی یہاں گنجائش کہاں پھر اگر کوئی کہے کہ لوازم مذکورہ کا لازم آنا جو کہ حق سبحانہ
و تعالیٰ بذات خود مواضع قذرہ میں بھی موجود ہے مثل مراحیض و مزابل وغیرہ کے اور یہ امر نہایت مستنکر ہے جواب اسکا
یہ ہے کہ رعایت ادب بیچ مراتب وجود کے فرض عین ہے * ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد * گر حفظ مراتب نکنی زندیقی
اسی واسطے کہنا چاہیے کہ اے خالق عرش * یہ نہ کہنا کہ اے خالق خوک و مار و کژدم و پدید آرندہ خاک و خاشاک اگرچہ حق سبحانہ و تعالیٰ
خالق تمام اشیاء کا ہے سوائے اوسکے ایک ذرہ بھی کوئی نہیں پیدا کر سکتا ہے واسطے رعایت اسی ادب کے فرمایا
ابراہیم علیہ السلام نے وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ یعنی جب بیمار ہوتا ہوں میں اور نہ کہا کہ جب بیمار کرتا ہے وہ
مجھکو اگرچہ خالق بیماری کا حق تعالیٰ ہے چونکہ وہ مکروہ طبیعی ہے نسبت اوسکی اپنے طرف کی اور شفا خوش اور
مرغوب طبیعی ہے نسبت اوسکی طرف حق تعالیٰ کے کی واسطے تعلیم اسی ادب کے فرمایا حق تعالیٰ نے مَا اَصَابَکَ
مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَمَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ چنانچہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے اس امر کو فصوص

نصوص لکھتے ہیں کہ عرب اطلاق عرش کا کبھی ملک پر بھی کرتے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں کہ (ثُلَّ عَرْشُ الْمَلِكِ) یعنے خلل پڑا بیر ہوا ملک بادشاہ کا اسی جگہ سے اکابر اولیا کہتے ہیں کہ جو عرش پانی پر تھا وہ ملک ہے اسلیئے کہ عرش رحمن کی ایک صورت ہے اون صورتوں میں سے جو ہیولی کلی پر فائض ہیں اور ہیولی کل عبارت ہے پانی سے جو مشتمل ہے صور عالم کو اور اسی کی طرف اشارہ کیا حق تعالی نے ساتھ قول اپنے کے کہ (لَا تَنْجِيْ الْمُنْجُوْنُ بِمَا) ہے یعنی جو مستلی ہے صور موجودات سے اور یہ بحر عبارت ہے ہیولی کلی سے جسکو نفس رحمانی بھی کہتے ہیں اور یہ پانی جو ظاہر ہونے کا سبب ہے پانچواں عرش عظیم فلک الافلاک اور فلک اطلس ہے اور یہ عرش اجسام کا ہے اور جمیں تمامی صور کائنات جزئی منتقش ہیں اور یہ قابل محو اور اثبات کے ہیں بعض اسکو عرش مجید اور بعض جسم کل کو عرش عظیم کہتے ہیں چھٹا عرش کریم کہ وہ کرسی ہے ساتواں یہ کہ تمامی افراد عوالم وجود کے عرش رحمن کے ہیں آٹھواں یہ کہ حقائق بحر امکان کے عرش ہیں واسطے حقائق بحر وجوب کے اور بحر وجوب مستوی اور متصرف ہے اوپر بحر امکان کے اور حقیقت انسانیہ برزخ ہے درمیان بحر وجوب اور بحر امکان کے نواں یہ کہ عرش عبارت ہے اوس تخت سے کہ جسپر قیامت کے روز روح اعظم متمثل ہوگی بدلیل آیہ کریمہ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور حدیث کہ حق تعالی ادا بصورت منکر اور بعد اوسکے بصورت معروف واسطے مومنین کے متمثل ہوگا دسواں یہ کہ عرش عبارت ہے قلب مومن سے اور مراد قلب سے احدیت روح اور جسم ہے اسلیئے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ وارد ہے اور مراد مومن سے مومن کامل ہے یعنے حضرت آدم اور دیگر انبیا علی نبینا و علیہم السلام اور اونکے وارثین فرمایا اللہ تعالی نے سورہ اعراف میں اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یعنی رب تمھارا وہ اللہ ہے کہ جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اون دونوں کے ہے بیچ عرصہ چھ روز کے پھر متصرف ہوا اوپر دل مومن کامل کے یعنے آدم صفی اللہ کے اور تفسیر اوسکی بیچ توریت تکوین کے وارد ہے کہ حق تعالی نے بیچ عرصہ چند روز کے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اون دونوں کے ہے پیدا کیا اور ساتویں روز آدم صفی اللہ کو پیدا کیا اور تطبیق دونوں کتاب کی درکار ہے اور بیچ تفسیر استواء عرش ساتویں روز کے جو کچھ کہ توریت میں ہے ذکر کرنا چاہیے تو مجہول معلوم سے دریافت ہو جاوے یعنے مطابق تفسیر دونوں کتاب کے اس عرش سے قلب آدم مراد ہے اور آدم ساتویں روز پیدا ہوئے اور اس عرش کو بعض کرسی کے ساتھ بھی تعبیر کرتے ہیں پس جبکہ از روے اصطلاح اور محاورے کے معنی عرش کو تو نے جان لیا اور یہ بھی تو نے معلوم کیا کہ اطلاق عرش کا اوپر ان معانی متذکرہ بالا کے ہوتا ہے کما قال کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ پھر جان اے طالب کہ استوا عبارت ہے تعلق تصرف سے جیسا کہ تعلق تصرف روح کا ہے جسم کے ساتھ پس ایسا ہی استوا رحمن کا یعنے تعلق تصرف رحمن کا ان عرشوں پر سمجھنا چاہیے پس اس اعتبار سے علی الترتیب جملہ تعینات عالم کو محل استواء حق تعالی کا سمجھنا چاہیے اور بلسان اشارہ اطلاق عرش کا دوام ظہور حق تعالی بلا حجاب پر بھی ہوتا ہے اسلیئے کہ استواء آفتاب ہے حسب محاورے کے اشارہ ہے طرف دوام ظہور آفتاب بلا احتجاب نیم روز میں اگرچہ نور آفتاب کا شب و روز یکساں ہے لیکن محتاجان نور کو استواء کے وقت بہرہ تمام ہے اسی طرح ذات مقدسہ اور صفات علیا حق تعالی کو بھی قبل استواء اور بعد استواء کے قدس اور نزاہت اور جمال اور کمال یکساں ہے اور دوام ظہور بلا حجاب میں فیض عام ہے اور ہر حکم عالم ناسوت میں اسی عرش سے آتا ہے دیگر یہ کہ بادشاہی بادشاہان مجازی نمودار بادشاہی بادشاہ حق جل علی کی ہے اسلیئے کہ بادشاہان مجازی کو ایک دربار خاص ہے واسطے خاصان اور محرمان کے

ہووے ساتھ حرکت فلک اعظم کے کہ یہ بھی اونکے یہان عرض ہے لازم آتا ہے اوس سے قیام العرض بالعرض اور
یہ باطل ہے اونکے نزدیک بھی اور دوسری وجہ بطلان کی یہ کہ اگر قائم ہووے زمان ساتھ حرکت کے البتہ قائم ہوگا
وہ ساتھ حرکت توسطیہ کے یا ساتھ حرکت قطعیہ کے اور یہ دونون باطل ہین لیکن بطلان اول کا اسواسطے ہے کہ حرکت
توسطیہ ایک امر غیر منقسم ہے اونکے یہان پس کیونکر وہ حرکت ذی مقدار ہوگی اور کسطرح ہوگا زمان امر منقسم متصل
غیر قار الاجزاء اور بطلان ثانی کا اسواسطے ہے کہ اگر زمان ساتھ حرکت قطعیہ کے قائم ہووے تو وہ بھی ہوگا جیسے کہ
حرکت قطعیہ وہی ہے کہ اصلا وجود خارجی نہین رکھتی ہے جیسے کہ مذہب متکلمین کا ہے اور یہ باطل ہے مشائیہ کے نزدیک
بھی ولیکن زعم متکلمین کا پس یہ بھی باطل ہے اوس دلیل سے کہ جس دلیل سے اوسکو حکما نے باطل کیا ہے اور وہ
دلیل یہ ہے کہ اگر زمان موہوم اور غیر موجود فی الخارج ہووے ساتھ قطع نظر ذہن کے نہ صحیح ہونگے احکام ہمارے کہ اوسپر
واقع ہین پس تالی باطل ہے پس مقدم بھی مثل اوسکے باطل ہے اور اگر زمان حادث ہووے تو ہوگا وہ مسبوق بالعدم
ساتھ سبقت زمانیہ کے اسطرح پر کہ نہ جمع ہووے مسبوق ساتھ سبقت زمانیہ کے اور اس قسم کا تقدم لوازم زمان سے ہے
پس لازم آیا اس سے کہ واسطے زمان کے زمان ہووے اور لازم آیا وجود زمان کا وقت فرض عدم زمان کے اور
یہ خلاف مفروض ہے اور باطل اور خصوصا حکماے مشائیہ پر کہ قدم زمان کے قائل ہین وارد ہوتا ہے کہ اگر زمان متجدد
غیر قار الاجزاء ہووے تو البتہ واسطے ہر ایک جزو کے اوسکے اجزا مین سے عدم سابق اور عدم لاحق ہوگا پس اس تقدیر
پر وہ جز حادث ہوگا اور مجموع اور مرکب حوادث کا بالضرور حادث ہوگا پس بر تقدیر ہونے زمان کے متجدد اور غیر
قار الاجزا کیونکر وہ قدیم ہوگا باوجود اسکے مسلمات حکماے مشائیہ مین سے ہے کہ جو چیز مرکب حادث ہوتی ہے پس حق یہ ہے
کہ وجود مطلق کہ سبکو محیط ہے دہر اور سرمد ہے کہ تمامی عالم کو مستوعب ہے کما ورد فی الحدیث الشریف یؤذینی ابن
آدم یسب الدهر وانا الدهر پس یہی ہے مذہب صوفیہ کا والغایۃ مظنونۃ واذا قد تکثرت الاعداد
عقول للعدد المقصود المحجوبین عن ادراکہ پس نہین ہے وہ مقدار کسی شے کا بلکہ بسبب اوسکے قدیم اور ازلی
اور ابدی ہونیکے منتزع ہوتا ہے اوس سے امتداد زمان اور یہ بسبب حوادثات زمانیہ کے اوسمین متبدل
ہوتا ہے وہ ایک لباس سے ساتھ دوسرے لباس کے اور ایک صورت سے ساتھ دوسری صورت کے اور منقسم
ہوتے ہین حوادثات متجدد اوسکے طرف پس اسی سے حکما وغیرہ اسبابکا توہم کرتے ہین کہ اس امتداد انتزاعی مین
تجدد اور غیر قار الاجزا ہے اور نام رکھتے ہین اس امر وہمی کا زمان اور اوسمین خرافات بکتے ہین کہ وہ موجود خارجی
قدیم ازلی ابدی ہے باوجود اسکے اونکے نزدیک بھی امور انتزاعیہ کے لیے وجود خارجی نہین ہے جیسے کہ کہ امور
انتزاعیہ کے لیے مثلا کوئی وجود خارجی نہین ہے سواے وجود کرہ کے اور اگر زمان حرکت سے منتزع ہوتا جیسے
کہ حکما گمان کرتے ہین البتہ وہ امور انتزاعیہ مین سے ہوتا پس کیونکر ہوگا وہ موجود خارجی ہان زمان نفس الامر مین موجود
ہے اوسکے منشا کے وجود کے ساتھ جو دہر اور سرمد ہے یعنے منشا زمان کا وجود حقیقی ہے نہ حرکت جیسے کہ فلاسفہ کہتے
ہین اسلیے کہ حرکت انتزاعیہ غیر موجود فی الخارج ہے پس کیونکر ہوگی حرکت علت واسطے وجود موجود خارجی کی کہ زمان
ہے اور واقع مین اس امتداد انتزاعی مین اصلا تجدد نہین بلکہ یہ لوازم حوادثات ہین سے ہے پس یہ امتداد بھی انتزاعی
قار الاجزاء ہے نہ غیر قار الاجزاء جیسے کہ حکما غیر قار الاجزاء توہم کرتے ہین پس اصطلاح متکلمین کا کہ زمان کو امر موہوم حادث
غیر موجود فی الخارج کہتے ہین اگر اوس موہوم سے امر انتزاعیہ کسی منشا سے مراد لیتے ہین تو البتہ واسطے اوسکے ایک
وجہ صحت کی ہوگی لیکن اسکو بھی نظر دقیق باطل کرتی ہے اور معلوم کرتی ہے کہ حقیقت مین منشا اوسکا دہر ہے نہ یہ امر

دوسرا زمان جسمانیات لطیف کا ہے اور وہ زمان جن اور شیاطین کا ہے جو زمان جسمانیات کثیف میں دراز ہے جسمانیات
لطیف میں کوتاہ ہے جو کام زمان جسمانیات لطیف میں ایک روز میں کرتے ہیں زمان جسمانیات کثیف میں ایک مہینے میں بھی نہیں کر سکتے
ہیں جیسے کہ سرعت افعال جن اور شیاطین اور سرعت بالسیر کی اونکے نزدیک ایک یوم میں ہے افعال اور بالسیر کی آدم
کی مہینوں میں بھی نہیں ہوتی ہے تھوڑا زمان جنوں کا بنسبت زمان جسمانیات کثیف کے بہت ہے اور کوتاہ اوسکا دراز ہے
اور واسطے زمان جنوں کے بھی ماضی اور مستقبل اور حال ہے لیکن ماضی اور مستقبل آدمی کا جنوں کے نزدیک حال ہے تیسرا
زمان روحانیات کا ہے اسکے اقسام بہت ہیں غرض ہماری ایک قسم سے حاصل ہوتی ہے اور اسپر اختصار کیا جاتا ہے زمان
فرشتوں کا ہے زمان وراء جنوں کا بیچ زمان فرشتوں کے کوتاہ ہے ہزار سال مثلاً جنوں کا ایک دم ملائکہ کا ہے ماضی اون ملائکہ کا
ازل ہے اور مستقبل اوسکا ابد اور یہ زمان ازل اور ابد کو محیط نہیں اسلیے کہ متناہی غیر متناہی کو محیط نہیں چوتھا زمان
حق تعالیٰ کا ہے کہ یہ زمان حقیقت تمامی ازمنہ کی ہے نہ اسکو ماضی ہے نہ مستقبل یہ ازل اور ابد کو محیط ہے بلکہ ازل اور
ابد ایک نقطہ اوس زمان کا ہے اور ازل اوسکا عین ابد ہے اور ابد اوسکا عین ازل بلکہ اوس زمان میں ازل اور
ابد ایک لمحہ اور ایک طرفۃ العین ہے اور اوس زمان کو ایاب اور ذہاب اور تجدد اور تعدد اور تبعض نہیں ہیں جیسا کہ
مکان حق تعالیٰ کا ایک ہے تعدد پذیر نہیں اور کوئی ذرہ ذرہ ہائے مخلوقات میں سے اوس سے دور نہیں ایسا ہی زمان اوسکا
بھی ایک ہے تعدد پذیر نہیں اور اوسکے ملکوت میں تمامی مخلوقات ایک ذرہ ہے اور وہ ایسا ایک زمانہ ہے کہ اوس میں
تعدد پایس نہ ملنے اور پاس زمانے کی یاد اوس لحظہ اور پس لحظے کی نہیں ہو سکتی ہے پس حق تعالیٰ بیچ اس ایک زمان غیر متعدد
کے قدیر ہے ازلاً و ابداً بیک قدرت غیر متعدد اوپر تمامی مقدورات غیر متناہی کے اور علیم ہے ازلاً و ابداً بیک علم غیر متعدد
کے تمامی معلومات غیر متناہی کو اور مرید ہے ازلاً و ابداً بیک ارادہ غیر متعدد کے تمامی مرادات غیر متناہی کو اور سمیع
ہے ازلاً و ابداً بیک سماعت غیر متعدد کے مسموعات غیر متناہی کو اور بصیر ہے ازلاً و ابداً بیک بصارت غیر متعدد کے
تمامی مبصرات غیر متناہی کو اور کلیم ہے ازلاً و ابداً بلا انقطاع بیک کلام غیر متعدد کے تمامی کلمات غیر متناہی کے ساتھ
اسی جگہ سے ہے کہ خاموشی حق تعالیٰ پر محال ہے گروہ اہل بدعت جب ان اسرار کا اسرار کے انوار سے محجوب ہیں قدم
قرآن مجید اور دیگر کتب سماویہ کے منکر ہوئے اور کہا کہ اوسوقت نہ موسیٰ علیہ السلام تھے اور نہ طور سینا کیونکر آمین
حق تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ کہا کہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى بیچارے اگر بجاہدہ نفس
زمان اور مکان اور تنگنا سے عالم اجسام سے درگذرتے اور ازمنہ اور امکنہ روحانیات میں سفر کرتے اور سرو حالی
کی دوربین سے امکنہ اور ازمنہ کو بخوبی مطالعہ اور ملاحظہ کرتے البتہ جانتے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ
طور سینا میں کیونکر کلام کیا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے میں فرمایا کہ رَأَيْتُ يُونُسَ فِي
بَطْنِ الْحُوتِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ پس اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانے میں یونس علیہ السلام اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پچاس ہزار سال ماضی
اور پچاس ہزار سال مستقبل مثلاً اوس میں ایک حال ہے بلکہ ایک نقطہ ہے پس حق سبحانہ و تعالیٰ نے ازل الآزال میں موسیٰ
علیہ السلام کے ساتھ حقیقۃً کلام کیا تھا اوس حالت میں کہ موسیٰ علیہ السلام طور سینا میں تھے حاصل یہ کہ اگرچہ بظاہر
ایک زمانہ دوسرے زمانے سے غائب ہے لیکن تمامی زمانہ اور زمانیات بلکہ ازل سے ابد تک روبرو سرمد کے
مستوی ہیں کے حاضر ہیں جیسے ہیں بظاہر کے منظر سے اور ہماری نظر میں سے غائب ہے لیکن روبرو زمین محیط کے دونوں
حاضر ہیں مطالعہ اس زمان اور مکان کا کبھی عوام مومنین کو خواب میں اور انبیا اور خواص اولیا کو بیداری میں

کہہ گئے تھے اور ایسا ہی قصہ معراج سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ ایک لحظے میں تمامی تفاصیل عالم آپکے نزدیک
پیش کیے گئے اور نوے ہزار کلمات حق تعالیٰ کے سنے جب وہان سے پلٹ آئے بستر گرم تھا اور ستر اسمین یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زبان مین عروج فرمایا تھا کہ وہان زمان ماضی اور زمان مستقبل کی ایک حالت ہے
بلکہ ایک نقطہ ہے مثال فراخی اور کشادگی مکان کے تنگ ہونیکی قصہ اوس درویش کا ہے کہ کسی منجم نے اوس درویش کو
کہا کہ آج نیا چاند لوگ دیکھینگے درویش نے کہا نہ دیکھینگے منجم نے کہا کہ اگر آج نیا چاند نہ دیکھینگے تو مین ایسے ایسے تاوان
دونگا جب رات ہوئی درویش نے ایک ہاتھ اپنا زمین پر رکھا اور اوس پر تکیہ کر کر بیٹھ گیا ہر چند کہ لوگون نے تفحص کیا ہلال
نہ نظر آیا لوگون نے منجم سے تاوان طلب کیا درویش نے تبسم کیا اور کہا کہ آج ہلال تھا لیکن مین نے ہلال کو اپنے ہاتھ
کے نیچے چھپا دیا تھا خیال کرنا چاہیے کہ درویش نے اپنے ہاتھ کو تو زمین پر رکھا تھا آسمان تنگ کیونکر ہو گیا کہ ہلال کو
چھپا دیا سبب اسکا یہ ہے کہ درویش اوس مقام مین تھا کہ وہان کشادہ مکان تنگ ہے اور ایسا ہی ایک درویش
بیمار تھا اور نماز تیمم کے ساتھ پڑھتا تھا ایک دن اوس نے کہا کہ تیمم آسمان مین کرنا جائز ہے حاضران مجلس نے کہا
کہ اے مخدوم آسمان کہان اور آدمی کہان درویش نے بہ نیت تیمم کے اپنے دونون ہاتھ آسمان پر مارے اور اپنے
منھ پر مسح کیا اور پھر دونون ہاتھ آسمان پہ مارے اور دونون ہاتھ پر مسح کیا حالانکہ درویش اپنی جگہ مین ہے اور
آسمان اپنی جگہ مین لیکن حاضران مجلس نے سمجھا کہ درویش ایسے ایک مقام پہنچ گیا کہ وہان قرب و بعد مکانی کی گنجایش
نہین نقل ہے کہ سلطان محمود نے ایاز کو لشکر کے ساتھ دوسرے کسی ملک مین تعین فرمایا تھا جب سلطان کھانا کھاتا
تھے موافق معتاد اپنے کے ایک رکابی چینی مین اپنا پس خوردہ اوٹھا کے رکھتا اور ایاز کو دیتے اور ایاز اپنی جگہ
سے اوس رکابی کو مع طعام تعظیم کے ساتھ سلطان سے لیتا اور رکھتا تا اسی حالت مین مدت گذری تو مطبخ مین کاسہ
چینی کی کم ہو گئین مطبخی کو رکابیونکی تلاش ہوئی سلطان نے فرمایا کہ سب رکابی ایاز کے پاس مین منگوا لو
بیت در راہ عشق مرحلہ قرب و بعید نیست ✻ می بینمت عیان و دعا می فرستمت ✻ اسے موحد اگر آئینہ مصفا کو
مقابل آسمان کے رکھے تو عکس آسمان اور عکس آفتاب کا جو کہ آسمان مین ہے صفائی آئینہ مین ظاہر ہو تو ظاہر ہے صفائی
آئینے کی ایسا ایک صحرا اسے بے پایان ہے کہ اسمین مسافت دراز کی گنجایش اوسمین ہوئی اسے سالک مواحد کہ یہ سبب
صیقل کے آہن مین اتنا بڑا ایک صحرا پیدا ہوا اگر تو دل کو محبت اور عشق معشوق حقیقی سے صیقل کرے تو ایسا ایک
صحرا اوسمین ظاہر ہوگا کہ اگر کرور ہا مرتبہ عرش اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اوس صحرا کے گوشے مین رکھا جاوے تجھکو
خبر بھی نہوگی اور مثال تنگ مکان کے فراخ اور کشادہ ہونیکا قصہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کا ہے
کہ اونھون نے ایک بت سنگین کو فرمایا کہ ابریق بھرلا وہ بت تمام حوض کا پانی
بھر لایا اور حوض مین سوائے کیچڑ کے ایک قطرہ پانی باقی نہ رہا یہ قصہ مشہور ہے فی المثل اگر سات دریا کا پانی بھرتا
تو بھی ابریق مین سما جاتا یہ تو ایک حضرت بندہ درگاہ خدا کا ہے حوض یکسارے پانی ابریق مین کیونکر گنجایش ہوئی
خیال کرنا چاہیے مثنوی جہان را سر بسر آئینہ میدان ✻ بہر یک ذرہ در صد مہر تابان ✻ اگر یک قطرہ را دل بر شگافی ✻
برون آید ازو صد بحر صافی ✻ بہر جزوے زخاک ار بنگری راست ✻ ہزاران آدم اندر وے ہویداست ✻ وسعے
ہر جزو صد خرمن آمد ✻ جہانے در دل یک ارزن آمد ✻ بہ پر پشہ در جائے جہانی ✻ درون نقطہ چشت آسمانی ✻
اسے سالک مت تعجب کر اور مسئلہ اندراج الکل فی الکل کو خیال کر جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ واحد حقیقی ہے
نہ واحد عددی کیونکہ واحد عددی قابل تجزی اور تبعیض کے ہے اور واحد حقیقی تجزی اور تبعیض سے مبرا اور منزہ

ارادے کا ساتھ کسی شئے حادث کے موجب و مقتضی حدوث اوس ارادے کا ہوتا ہے اسلیے کہ تعلق ارادۂ قدیم کا
حادث کے ساتھ محال ہے پس وہ مرادات کہ ابداً آباد تک ظہور میں آوینگے متعلق ساتھ ارادۂ موجبہ کے ازل الآزال
مین تھا کیونکر ہو سکتا ہے کہ تعلق حادث کا قدیم کے ساتھ لازم آتا ہے اور بعض موجودات مین سے ہے کہ چھ ہزار
سال مین موجود ہوا ہے جیسا کہ آسمان اور زمین جیسا کہ قال تعالیٰ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۔ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔ اور بعض اشیا
مین سے ہے کہ چالیس ہزار سال مین موجود ہوئی جیسا کہ آدم علیہ السلام مین گما ورد فی الحدیث خَمَّرْتُ
طِیْنَةَ اٰدَمَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا پس کن فیکون چالیس ہزار سال مین ظاہر ہوا باوجود یکہ
کہ وہ طرفۃ العین ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ بے شک ارادۂ موجبہ مقتضی حصول مرادات کا ہے مگر واسطے نفاذ
ارادے کے حسب وضع اور حرکات فلک وغیرہ کے چند شرطین ہین بغیر اون شرطون کے نفاذ ارادے کا ناقص
ہوتا ہے اور نقصان نفاذ سے نقصان ارادے کا ہے شرط اول یہ کہ مراد موافق ارادے مرید کے ہووے نہ کم
بیش دوسرے یہ کہ ظاہر ہووے مراد جسوقت مرید چاہے نہ آگے نہ پیچھے تیسرے یہ کہ ظاہر ہو وے مراد جس جگہ
مرید چاہے چوتھے یہ کہ مراد اوس مدت مین ظاہر ہو وے کہ مرید چاہے نہ کم و بیش پس فرمایا آدم کو فلان شکل پیدا ہو
فلان وقت اور فلان جگہ اور فلان مدت مین ہو چالیس موجود ہوئے آدم جیسا کہ چاہا حق تعالیٰ نے اگر طرفۃ العین
مین موجود ہوتے خلاف مقتضا ہے امر کن فیکون کے ہوتا اسلیے کہ مقتضا کن فیکون کا حق مین آدم کے یہ تھا
کہ چالیس ہزار سال مین موجود ہو وین نہ کم و بیش پس اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ جو کچھ کہ پیدا کرتا ہے امر
کن سے پیدا کرتا ہے اور اختلاف مرادات کا مقتضیات سے ارادۂ کن فیکون کے ہے نہ منافی اوسکے فی
الفتوحات قدس سرہ کل حقیقۃ ممکن وجودھا وان کانت باعتبار ثبوتھا فی الحضرۃ العلمیۃ
ازلا وابدا ما شمت رائحۃ الوجود لکن باعتبار مظاھرھا الخارجیۃ کلھا موجودۃ
فیہ ولیس شیء منھا باق فی العلم بحیث لم یوجد بعد لانھا بلسان استعدادا تھا طلبت
الوجود بعینھا فلو لم یعط الواھب الحقیقی الجواد وجودھا لم یکن الجواد جوادا وبعضھا
دون البعض مع انھا کلھا طالبۃ للوجود الخارجی یکون ترجیحا بلا مرجح وان
لم تکن فیھا المراتب التی تطلبھا الحق وقوعھا فیھا انتھی من المبدا الی المعاد بعضھا منحصر الی
الاعراض التی تظھر فی الاخرۃ ایضا کما جاء فی الحدیث الصحیح المؤمن اذا اشتھی
الولد فی الجنۃ کان حملہ ووضعہ وسنہ فی ساعۃ واحدۃ کما یشتھی
قال تعالیٰ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون اور فرمایا حق تعالیٰ نے وما امرنا الا
واحدۃ کلمح بالبصر او ھو اقرب اور دوسری جگہ فرمایا ہے وما امر الساعۃ الا کلمح البصر او ھو
اقرب یعنی بل ھی اقرب اور درازی قیامت کی پچاس ہزار سال کی ہے کما قال تعالیٰ فی یوم کان مقدارہ خمسین
الف سنۃ پس اس سے جانا جاتا ہے کہ پچاس ہزار سال حق تعالیٰ کے نزدیک ایک طرفۃ العین سے بھی کم ہے جو تم
کہ ازل اکثر اصطلاح مین دو جگہ مین استعمال کرتے ہین اول مرتبہ ذات بلا صفات مین اور اس مرتبے کو مرتبہ سلب
صفات اور لاتعین اور احدیت اور خالص مرتبہ ذات اور واجب الوجود بھی کہتے ہین اسلیے کہ خود بخود موجود ہے موجود
ہونے مین اپنے محتاج کسیکا نہین ہے اور نہ تھا اور نہ ہوگا اور اوسکے وجود کی ابتدا نہین اسلیے کہ ابتدا وجود اوسکی نہ ہینہ

بخلاف ممکن کے کیونکہ ممکن اگرچہ غیر متناہی ہے لیکن وہ محکوم علیہ ہے ساتھ انقطاع کے بسبب مسبوق بالعدم ہونیکے
اور جو شئے مسبوق بالعدم ہے مرجع اوسکا طرف ما کان کے ہوگا پس ضرور ہے کہ اوسپر انعدام کا حکم کیا جاوے
ورنہ لازم آوے گا برابر ہونا اوسکا حق تعالی کے ساتھ اوسکے بقا مین اور یہ محال ہے اور علاوہ اسکے اگر ایسا نہوگا
تو واسطے حق تعالی کے تجرید صحیح نہوگی پس ابد حق تعالی کا ابد الآباد ہے جیسے کہ ازل اوسکا ازل الآزال ہے پس ابد اوسکا
عین ازل ہے جیسے کہ ازل اوسکا عین ابد ہے اور درحقیقت ازل اور ابد حق تعالی کی دو صفتین ہین واسطے حق تعالی کے امور
اضافیہ مین سے ظاہر کیا اونکو اضافت زمانیہ نے بسبب تعقل وجوب وجود اوسکے کے ورنہ کہان ہے واسطے حق تعالی
کے ازل اور ابد بسبب عدم مرور زمان کے اوسپر کان اللّٰہ ولم یکن معہ شیء اور قدم بکسر قاف وفتح
دال عبارت ہے حکم وجوب ذاتی حق تعالی سے پس وجوب ذاتی حق تعالی کا ایک امر ہے کہ ظاہر کیا
اوسکو اسم قدیم حق تعالی نے اسلیے کہ جسکا وجود بذاتہ واجب ہے وہ مسبوق بالعدم نہوگا اور جو مسبوق بالعدم نہوگا
وہ قدیم بالحکم ہوگا اور نہ حق تعالی منزہ ہے اوس قدم سے جو عبارت امتداد زمان سے ہے پس قدم حق تعالی کا عبارت
ہے اوس حکم سے جو وجوب ذاتی حق تعالی کو لازم ہے کیونکہ درمیان حق تعالی اور خلق کے کوئی زمانہ اور کوئی وقت حاجز
نہین ہے بلکہ قدم حکم وجود حق تعالی کا وجود مخلوقات پر مسمی بالقدم ہے اور افتقار اور احتیاج مخلوق کی اپنے موجد کی طرف
مسمی بالحدوث ہے اگرچہ واسطے حدوث کے دوسرے معنی بھی ہین کہ ظہور وجود مخلوقات کا ہے بعد اسکے کہ وہ کوئی شئے مذکور نتھی جسکو حدوث زمانی
کہتے ہین جو حدوث کہ لازم مخلوق ہے افتقار اور احتیاج اوسکی ہے اپنے موجد کی طرف پس یہی معنی موجب حدوث کے
ہین اگرچہ وہ علم حق مین موجود تھی کہ جسکو حدوث ذاتی کہتے ہین پس باعتبار اس معنی کے اطلاق کرنا اسم قدیم کا مخلوق پر
صحیح نہوگا اگرچہ وہ علم الٰہی مین قبل وجود خارجی کے موجود تھی پس باعتبار اس معنی کے اعیان ثابتہ عالم کے علم الٰہی مین
حادث ہین ساتھ حدوث ذاتی کے اگرچہ باعتبار علم الٰہی کے قدیم ہین اور اس قسم کے قدیم کو حدوث ذاتی منافی نہین ہے
بخلاف حدوث زمانی کے اسلیے کہ یہ من کل الوجوہ حادث ہے اور فرق درمیان ازل اور قدم کے یہ ہے کہ ازل عبارت
ہے معقولیت اولیت حق تعالی کے لیے اور قدم عبارت ہے انتفا مسبوقیت حق تعالی سے عدم کے ساتھ پس ازل مفید
اسبا کا ہے کہ حق تعالی قبل اشیا کے ہے اور قدم مفید اسبات کا ہے کہ حق تعالی مسبوق بالعدم نہین ہے اپنے نفس ذات
مین اشیا پر پس ہونگے ازل اور قدم کے ایک ہی معنی اگرچہ مآل دونون کا واحد ہے اور ایام الٰہ عبارت ہے تجلیات
اور ظہور حق تعالی سے ساتھ انواع کمالات ذات حق تعالی کے حسب اقتضاء ذات حق تعالی کے اور ہر تجلی کے لیے
ایک ایک حکم الٰہی ہے جسکی تعبیر شان کے ساتھ کی جاتی ہے اور اسی حکم کے لیے وجود حادث مین ایک اثر ہے جو لائق اوس
تجلی کے ہے پس اختلاف اور تغیر جو حادث کا ہر زمانے مین ایک اثر ہے واسطے شان الٰہی کے جو مقتضی ہے اوس تجلی الٰہی
کو حالم ہے وہ تجلی وجود کے ساتھ تغیر وجود اوسکے اور یہی معنی آیہ کل یوم ہو فی شان کے ہین جان تو اے طالب اس آیہ کے
لیے دو سرے معنی بھی ہین کہ راجع ہین طرف حق تعالی کے اور وہ یہ ہین کہ جیسے واسطے تجلی کے ایک شان ہے اور واسطے
اوس شان کے وجود حادث مین ایک اثر ہے ویسا ہی واسطے اوس تجلی کے ایک مقتضی ہے اور واسطے اوس مقتضی کے
نفس حق تعالی مین باعتبار ذات حق تعالی کے تنوع اور تحول ہے اسلیے کہ حق تعالی اگرچہ فی نفسہ تغیر کو قبول نہین کرتا
ہے ولیکن اوسکی ہر تجلی مین ایک ایک تغیر ہے اور اسیکو تحول فی الصور کے ساتھ تعبیر کرتے ہین پس عدم تغیر حق تعالی کا
ایک حکم ذاتی ہے اور تنوع اور تغیر تجلیات مین حق تعالی کے لیے ایک امر وجودی یعنے خارجی ہے پس حق تعالی متغیر اور
لا متغیر ہے یعنی متنوع اور لا متنوع کے یعنے متحول ہے صورتون مین اوسی نفس حسب اقتضا اوسکی کمالات کے ساتھ

یقین قطعی حاصل ہو۔ پس بہرحال عالم کے حادث زمانی ہونے مین کچھ شک نہین یعنے عالم کے لیے ابتدا ہے ویسا نہین ہے جیسا کہ دلیل جرانی اور بعضی فلاسفہ کہتے ہین کہ عالم قدیم ہے کما قال اللہ تعالیٰ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى وقال تعالیٰ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

چودھوان مراقبہ مسئلۂ معیت کے بیان مین واضح ہو کہ جبکہ مسئلۂ وحدۃ الوجود سے یہ امر ثابت ہوا کہ وجود واجب تعالیٰ و تقدس کا واحد او مطلق ہے اور ضد اور شریک اوسکا محال اور وجود عالم کا مقید اور مظہر اوس وجود مطلق کا ہے پس اس صورت مین معیت ذاتی بین حق سبحانہ تعالیٰ کے عالم کے ساتھ گنجایش کلام کی باقی نرہی تاہم واسطے اطمینان اور تسکین طالب کے اوسمین سے کچھ ذکر کیا جاتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ مَعَكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ تمھارے ہے ایک چیز دوسری چیز کے ساتھ ہونے کو معیت کہتے ہین اور یہی معیت دو قسم پر ہے ایک حقیقی دوسری مجازی حضرات متکلمین اور علماے ظواہر کہتے ہین کہ معیت حق تعالیٰ کی ساتھ عالم کے مجازی ہے یعنی حق تعالیٰ بعلم خود تمامی ذرات عالم کے ساتھ ہے نہ ساتھ حقیقت اور ذات اپنے کے باوجود اسکے وہ سب پر قادر ہے اور اون نصوص کو کہ معیت ذاتیہ پر دلالت کرتے ہین معیت علمیہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور حضرات صوفیہ کرام ظاہر اور مجاز پر قناعت نہین کرتے ہین بلکہ طالب حقیقت ہر شئے کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ معیت حق تعالیٰ کی ساتھ تمامی ذرات عالم کے ذاتی اور حقیقی ہے یعنی حق تعالیٰ بذات خود ساتھ اشیا کے حقیقۃً ہے نہ مجازاً لیکن معیت اوسکی نہ مثل معیت ایک جسم کی دوسرے جسم کے ساتھ ہے اسلیے کہ وہ جسم نہین ہے اور نہ مثل معیت جوہر کی ساتھ اجسام کے اس لیے کہ وہ جوہر نہین اور نہ مثل معیت عرض کی ساتھ جوہر اور اجسام کے اسلیے کہ وہ عرض نہین متکلمین اور علماے ظواہر کے نزدیک مفہوم معیت کا انھین تین قسم پر منحصر ہے کہ مذکور ہوگے اور حضرات صوفیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سواے ان تینون معنونکے ایک اور معنی معیت کے ہین اور وہ یہ ہین کہ معیت حق تعالیٰ کی تمامی کائنات کے ساتھ مثل معیت روح کے ہے جسد کے ساتھ نہ بطور دو اشیا مباین کے اسلیے کہ روح نہ درون قالب ہے و نہ بیرون قالب نہ متصل قالب ہے و نہ منفصل قالب بلکہ روح دوسرے عالم سے ہے روح کو دخول اور خروج اور اتصال اور انفصال وغیرہ لوازم اجسام سے کچھ نسبت نہین تفصیل اوسکی یون ہے کہ اطلاق قرب کا کبھی با اتصال دو اشیا مبائن پر ہوتا ہے جیسا کہ کہتے ہین زید ساتھ عمرو کے قریب ہے قرب حق تعالیٰ کو عالم کے ساتھ ایسا سمجھنا کفر ہے اور کبھی اطلاق قرب کا اوپر اتصال مطلق کے ساتھ مقید او مظہر اپنے کے ہوتا ہے جیسا کہ معیت اور قرب اور اتصال انسان کا ساتھ زید و عمرو وغیرہ کے جزئیات انسان مین سے ہے یا مثل معیت اور قرب کرہ موجودہ کے ساتھ دوائر اور خطوط واقعیہ نفس الامریہ کے و یا مثل معیت موم اور زر اور سیم کے ساتھ اشکال مختلفہ اپنے کے کہ اون سے مصنوع ہین بلکہ ہر مطلق قریب ہے ساتھ مقیدات اور مظاہر اپنے کے پس بلا تشبیہ مثل اس قرب اور معیت کے قرب اور معیت ہستی حقیقی کے ساتھ مظاہر اور شیون اپنے کے سمجھنا چاہیے بلکہ وجود حقیقی عین مظاہر اور شیونات اپنے کا ہے اسلیے کہ ضد اور شریک وجود کا محال ہے چنانچہ مسئلۂ وحدۃ الوجود سے ثابت ہوا ہے پس اس صورت مین ہونگے دو مظہر مگر غیر وجود حقیقی کہ عین اونکا ہے اور نہونگے تین مظہر مگر چوتھا وجود حقیقی کہ عین اونکا ہے دیکھو مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ اور نہ کم و نہ زیادہ مگر حق تعالیٰ ہمراہ اونکے ہے بلکہ عین اونکا لقریبۃ الا ہو معھم کہ اور یہی صحیح ہے بخلاف تثلیث نصاریٰ کے کہ یہ کفر ہے اسلیے کہ یہ موجب زیادتی عدد کا ہے کہ قائل غیریت کا ہے واضح ہو کہ قوم نصاریٰ بعد حضرت عیسیٰ

جلال چاہتے ہین کہ اختفا کرین صفات جلال جو ظاہر مین نابود کرتے ہین نہ باطن مین اصل ان سبکی تقاضاے ذاتی ہے
اَنَا فَانَا او صفات کبھی معطل نہین ہوتی ہے اسی سبب سے صفات بھی واضح ہو کہ حق سبحانہ و تعالی بحکم کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ
اور کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کے خواہ تجلیات وجودی مین ہو خواہ
تجلیات شہودی مین ہو ہر آن مین ساتھ ایک ایک اسم کے اور ساتھ ایک ایک صفت اور شان کے ظاہر ہوتا ہے
اور صورت تازہ دکھلاتا ہے اور ہر دم دوسری صورت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے اور ہر آن مین ہر صورت نئی
معلوم ہوتی ہے اور ساری آن مین مماثل اول کے وجود مین آتی ہے اور تجلی مکرر نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ہر آن مین فنا
ایک صورت کا اور حدوث اور بقا دوسری صورت کا کہ مماثل اوسکے حاصل ہوتا ہے اور موجب حدوث اور بقا
کا تجلیات متعاقبہ ہین فرمایا ابو طالب مکی قدس سرہ نے لَا يَتَجَلَّى الْحَقُّ سُبْحَانَهُ فِي صُورَةٍ وَاحِدَةٍ لِشَخْصٍ
وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ وَلَا فِي صُورَةٍ وَاحِدَةٍ لِاثْنَيْنِ وَلِأَنَّهُ لَزِمَ التَّكْرَارُ فِي التَّجَلِّي وَهُوَ عَبَثٌ وَيَتَعَالَى
الْوَاحِدُ الْحَقُّ عَنِ الْعَبَثِ اور اگر کوئی کہے کہ عدم تکرار تجلی مین دو فساد لازم آتے ہین ایک یہ کہ جزا و سزا مکلفین
کو دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ مکلف وقت جزا دینے کے غیر اوسکا ہے کہ فعل مین تھا دوسرا ابطال حشر اجساد اور
جزاے اعمال کا لازم آتا ہے حالانکہ حشر اجساد اور جزا اعمال کی شرعاً و کشفاً ثابت ہوئی ہو جواب دیا جاوے گا
کہ بنا اون دونون امر کی اتحاد ذات اور حقیقت اوس شے کی ہے اور وہ منافی نہین ہے مختلف ہونے سے صور
اور لباس اور احوال اور نشأۃ مین جاننا چاہیے کہ حقیقت آدمی کی بلکہ حقیقت ہر ذرہ عالم کی
بہ نظر ذات اور حقیقت اپنے کے نہ بہ نظر موجد اپنے کے نیستی اور عدم ہے کما قال تعالی اَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا لیکن بواسطہ رابطہ وجود علمی کے کہ واسطہ اوس شے کے بیچ علم قدیم حق تعالی
کے صورت معلومہ حاصل تھی فیض وجود حق سے بسبب قابلیت اوس شے کے وجود اوسپر عارض اور ربط الہی ہوتا
ہے پس بعد عارض ہونے اس وجود کے بموجب کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ کے ہر دم طرف اصل اپنی کی کہ نیستی اور
عدم ہے بالذات میلان حاصل ہوتا ہے ولیکن بسبب اوس معیت کے صفت بقاے حق تعالی سے اوسکو دم بدم بخشی
ہے فنا سے محفوظ رہتا ہے اسی واسطے کوئی آن اثر موجد اور خالق کا اوس سے منقطع نہین ہوتا ہے اگرچہ اوس
علاقہ اوسکے اصول سے آگاہی نہو اور آیۂ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ سے اسیکے طرف اشارہ ہے لیکن
بجو بہ ہے کہ نظر مین بواسطہ تعاقب امثال اور تناسب احوال کے عالم ایک حال پر دکھلائی دیتا ہے اور بسبب
سرعت آمد و رفت وجودات متتالیہ اور متعاقبہ کے مثل شعلہ چراغ کے و یا شعلہ جوالہ و یا آب روان و یا آب
فوارہ کے ایک امر ممتد اور مستمر محسوس ہوتا ہے اور نفس الامر مین فقط وجود مطلق مین واحد حق تعالی کا قائم
بالذات ہے اور تمامی عالم خواہ ارواح ہون خواہ اجسام جواہر ہون خواہ اعراض فی نفس الامر مین چند اعراض
مجتمع ہین اوس وجود مطلق حقانی مین صاحب گلشن راز قدس سرہ فرماتے ہین ❊ من تو عارض ذات وجود دم
مشبکہای مشکوۃ وجود دیم ❊ بخلاف اسکے اہل نظر اپنے زعم مین بعض اجزاے عالم کو جواہر اور بعض کو اعراض
کہتے ہین چنانچہ تفصیل اوسکی اونکے نزدیک یہ ہے کہ موجود دو قسم پر ہے ایک واجب الوجود کہ واجب بالذات ہے
کہ وجود اوسکا ضروری ہے باعتبار ذات اپنے کے کہ حق تعالی ہے کہ بسیط محض ہے مرکب جنس اور فصل سے نہین ہے
دوسرا ممکن الوجود کہ عالم اوسی سے عبارت ہے یہ بھی دو قسم پر ہے جوہر اور عرض جوہر وہ ہے جو قائم بالذات ہو محتاج
کسی محل کا نہو اور متحول یعنے افراد اوسکے پانچ ہین ایک جسم جو قابل ابعاد ثلثہ ہو یعنے طول عرض عمق رکھتا ہو دوسرا

شرط واسطے بقاے جواہر کے اسطرح پر کہ وجود جوہر کا بدون عرض کے محال ہے اور عرض دائما ہر آن مین متجدد ہوتا ہے اور بسبب اس تجدد اور حدوث کے دائما محتاج صانع کا ہوتا ہے پس اس ذریعے سے احتیاج جوہر کی بھی ساتھ صانع کے بالواسطہ ثابت ہوئی پس اس صورت سے عالم ساتھ جمیع اجزا اپنے کے محتاج صانع کا ہوا فلکل اقاکل بعض شاذیّۃ لعقضی حی اور حسبانیہ کہ مشہور بسوفسطائیہ ہین بیچ تمامی اجزاے عالم کے خواہ جواہر ہوں خواہ اعراض قائل تجدد امثال کے ہوئے ہین لیکن ان دونون فریق نے ایک وجہ سے خطا کی ہے اسلیے کہ اشاعرہ اگرچہ اعتقاد مین عدم بقاے اعراض کے محق ہین لیکن خطا اونکی یہ ہے کہ اونھون نے سواے حقیقت حق اور وجود مطلق تعالی وتقدس کے جواہر متعددہ کو ثابت کیا ہے اور یہ نہین جانتے ہین کہ عالم بجمیع اجزا خواہ اعراض ہون خواہ جواہر ایک ہی ذات مین اعراض مجتمع ہوئے ہین اور ہر دم اور ہر آن مین اسی ذات سے زائل ہوتے ہین اور مماثل اونکے ساتھ اوس ذات کے متلبس ہوتے ہین شلا ایک عنصر یعنے عنصر زمین مثلا کبھی ساتھ عنصر آب کے متبدل ہوا اور دوسرے روز ساتھ عنصر ہوا کے تیسرے روز ساتھ عنصر آتش کے متبدل ہوا باوجود اسکے جوہر واحد ان سب صورتون مین باقی ہے کہ وہ ہیولی ہے اور ہیولی جوہر عناصر اربعہ ہے کہ وہ بسبب صور عناصر اربعہ کے متبدل ہوتے ہین ھو کَانَ اٰحَادُ جَمِیْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ فِی الْوُجُوْدِ الْمُطْلَقِ الْحَقَّانِیْ کہ باوجود قیام خود ہر دم اور ہر آن نیا نیا لباس بدلتا جاتا ہے لیکن ناظر بسبب سرعت تعاقب امثال کے غلطی مین پڑا ہے اور ان موجودات کو ایک امر مستمر اور مستدگمان کرتا ہے مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ فرماتے ہین ÷ بحر یست نہ کاہندہ نہ افزایندہ ÷ امواج چند بر روندہ وآیندہ ÷ عالم چو عبارت ازہمین امواج ست ÷ نبود دو زمان بلکہ دو آن پایندہ ÷ پس حقیقت الحقائق کہ ذات الہی ہے حقیقت تمامی اشیا کی ہے اور وہ فی حد ذاتہ واحد ہے اور ہمین تعدد کو راہ نہین لیکن باعتبار تجلیات متکثرہ اور متعددہ کے مراتب کونیہ مین کبھی حقائق جوہریہ متبوعہ ہے اور کبھی حقائق عرضیہ تابعہ پس ذات واحد حق تعالی کی بواسطہ صفات متعددہ کے جواہر اور اعراض متکثرہ معلوم ہوتی ہے اور من حیث الحقیقۃ کے ایک ہے اصلا اوسمین تعدد اور تکثر نہین ÷ اور سوفسطائیہ اگرچہ اعتقاد تبدل کل اجزاے عالم یعنی تبدل جواہر اور اعراض اور عدم بقا اونکے مین محق ہین لیکن خطا اونکی بھی یہ ہے کہ یہ لوگ ذات اور وجود مطلق حقانی سے کہ جمیع اجزاے متغیرہ عالم صورت اور لباس اوسکی ہین غافل ہین اور عالم کو محض خیال بے اصل جانتے ہیں حالانکہ مراتب کونیہ اوسیکے مظاہر اور اعراض ہین اور خارج مین سواے اوس ایک ذات اور ایک وجود کے جملہ موجودات متعینہ عالم موہوم جامی قدس سرہ فرماتے ہین ÷ سوفسطائی کہ از خرد بیخبر ست ÷ گوید عالم خیالی اندر گذر ست ÷ آرے عالم ہمہ خیال ست ولی ÷ پیوستہ در و حقیقتے جلوہ گر است ÷ اور یہی حدود اور تعریفات سے اہل نظر کے کہ تحدید اور تعریف مین حقائق اشیا موجودہ کے کہتے ہین جملہ اجزاے عالم اعراض مجتمعہ ایک ذات مین معلوم اور مفہوم ہوتے ہین مثلاً انسان کو حیوان ناطق اور حیوان کو جسم نامی حساس متحرک بالارادہ اور جسم کو جوہر قابل ابعاد ثلثہ اور جوہر کو موجود لا فی موضوع اور موجود کو ذات لہ الحقیقۃ والتحقق کہتے ہین پس ان حدود اور تعریفات مین جو کچھ کہ مذکور ہوا سواے ایک ذات مبہم کے کہ اوس مذکورین ملحوظ ہوئی ہے تمامی از قبیل اعراض کے ہین اسلیے کہ معنی ناطق کے ذات من لہ النطق کے ہین اور معنی نامی کے ذات من لہ النمو کے وَیَبْقٰی الْبَوَاقِیْ اور یہی ذات مبہم مین وجود حق اور ہستی مطلق ہے کہ بذات خود قائم ہے اور مقوم ان اعراض کے جیسا کہ صورت نوعیہ افراد انسان کی داخل ظہور ہوئی ہے جو

سریان اور ظہور سیاہی کے بصورت حروف مفردہ اور مرکبہ کے اطلاق حلول کا تبین ہو سکتا ہے پس اطلاق اس قسم حلول
سریانی کا یعنی اطلاق مثل سریان اور ظہور مطلق کے بصورت مقیدات کے ذات حق تعالی پر قباحت نہیں اسلیے کہ خارج مین
بجز موجود اور ذات حق تعالی کے دوسری کوئی شئے موجود نہیں اور جملہ عالم ساتھ صور ظاہری اور باطنی اپنے کے صور و مظاہر
حق تعالی کا بین حق تعالی کا ہے حاصل یہ کہ جبکہ غیر حق تعالی کا کوئی موجود نہیں ہے کہ مغائر حق تعالی کا ہو وے اور
حلول عبارت ہے در آنے سے ایک شئے موجود کے دوسری شئے موجود مین کہ مغائر اوسکا ہے جیسے کہ حلول رنگ کا کپڑے
مین پس ہستی مطلق کسی شئے مین حلول نکریگا اور نہ کوئی شئے اوسمین حال ہوگی بلکہ تمامی کثرت متعینہ بمقابلہ وجود حق تعالی
کے موجود نہیں ہے بلکہ تمامی کثرت موہوم منتزع ہے وجود حق تعالی سے نہ منضم اور حال پس جبکہ مغائرت بندہ کی
حق تعالی سے اوٹھ گئی بندہ اپنی حقیقت پر واقف ہوگا انانیت اور خودی اپنی موہوم اور منتزع محض بعض
بوجہ عدم اطلاع کے حضرات صوفیہ کرام کی اصطلاح پر اعتراض کرتے ہین کہ صوفیہ معتقد حلول کے ہوئے حاشا وکلا پس جبکہ
حلول متصور نہین ہے اتحاد حق تعالی کا دوسری شئے کے ساتھ کیونکر متصور ہوگا فافہم **عنوان مراقبہ** مسئلہ
اندماج الکل فی الکل کے بیان مین اندماج لغت مین داخل ہونا اور در آنے اور لپٹ جانیکو کہتے ہین اور اصطلاح
مین حضرات صوفیہ کے داخل ہونا ایک شئے کا ہے ایک شئے مین بے حلول اور اتحاد کے یعنے حلول وہ ہے کہ حقیقتاً
دو شئے مباین ہون اور انمین سے ایک شئے دوسری شئے مین داخل ہووے کما مر فی المراقبۃ السابقۃ اور اندماج
وہ ہے کہ حقیقت مین وہ دونون ایک شئے ہون اور صورت مین دو اور انمین سے ایک دوسرے مین داخل ہووے
پس اسکے بیان اندراج الشئے فی الشئے کا ایک مسئلہ ہے دقیق کہ ایک شئے دوسری شئے مین مندرج اور مندمج ہے
یعنی ہر ایک شئے مظہر ایک ایک اسم خاص کی ہے بالفعل اور وہی ہر ایک شئے بالقوۃ مظہر تمامی اسماکی ہے مثلاً اسم
ممیت سے خاک پیدا ہوئی ممیت فاعل اور مربی خاک مربوب اور مفعول خاک مظہر اسم ممیت کی ہے بالفعل اور آتش
مظہر اسم قابض کی ہے بالفعل پس خاک ضد آتش کی ہے ظہور مین فقط اور بطون مین کچھ تغایر نہین اسلیے کہ ممیت
اور قابض وغیرہ کہ اسماے الٰہی ہین ان سبکا جامع اسم مبارک اللہ ہے پس ظہور اسم کا ممیت اور قابض مین ہوا
پس اسصورت مین اندراج الشئے فی الشئے اور ہر شئے مظہر تمام ظاہر ہوئی قال تعالی اِنَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَاَیْضًا قَالَ تعالی تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ
وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ واضح ہو کہ جسکو عقل سلیم اور ذہن مستقیم بطریق
حدس کے دریافت کرسکتا ہے کہ جو کچھ کہ عالم مین ہے اندماج اور انفتاح اوسمین واقع ہے خصوصاً نباتات اور
حیوانات مین بدیہی ہے مثلاً درخت سدرہ کہ تخم مین اوسکے تمام درخت اور شاخ اور ورق اور پھول اور پھل
مندرج ہین اور عقل بضرورت اور بداہتہ حکم کرتی ہے کہ تخم سے ایسا درخت اور شاخ اور ورق اور پھول
اور پھل ظاہر ہونگے اور اسکے غیر ہرگز نہوگا پس جب اوس تخم کو بوتے ہین جیسا کہ عقل نے حکم کیا تھا ویسا ہی
تفصیل وار ظاہر ہوتے ہین پھر وہ تفصیل اوسکی تخم مین مندمج اور مندرج ہوتی ہین وعلیٰ ہذا عجب تر
یہ کہ حالت انفتاح اور تفصیل مین حقیقت اجمالیہ سدرہ کی بیچ تمامی اجزا درخت سدرہ کے محفوظ ہین دلیل
اوسکی یہ ہے کہ جب کوئی شاخ کسی درخت سدرہ کی دوسرے درخت سدرہ کے ساتھ پیوند کرتے ہین اور اس
شاخ اوس دوسرے درخت کی منقطع کرتے ہین اور نشوونما اور بالیدگی سے اوسکو موقوف کرتے ہین وہی شاخ
درخت مقطوع منہ کی کہ جسکو دوسرے درخت کے ساتھ پیوند کیا گیا ہے نشوونما مین آتی ہے اور پھل

نہین اور استدلال اونکا مخالف آثار اور احکام کے آخر رجوع طرف اسی بداہت کے کرتا ہے ولیس الامر
کذلک اسلیے کہ اگر عدم اندراج بدیہی ہوتا بعض طائفہ قدماے حکماین سے جیسا کہ انکساغورس اور اتباع
اوسکے کہ اصحاب کمون اور بروز ہین کمون اور بروز کے قائل نہوتے اسلیے کہ انکے نزدیک طبائع اجسام موجودہ
کے خواہ بسائط ہون یا مرکبات متصغرة الاجزا سے ہین کہ بعض اونکے ساتھ بعض کے مختلط ہین اور تمامی اجسام
بیچ ہر ایک اون اجسام کے مندرج ہین پس نار اور ہوا اور آب اور خاک اور لحم اور عصب اور ہلیل اور
عظم اور عنب اور حنطہ اور عفص وغیرہ باہم مختلط اور مندرج ہین پس جب اجزاے کثیرۂ متماثلہ جمع ہوتے
ہین طبیعت کامنہ بعض اونکے بارز ہوتی ہے اور متعلق ہوتی ہے اوسوقت حس ساتھ اوس طبیعت بارزہ کے
احکام اور آثار کے ساتھ اور اوسوقت طبائع دیگر مختفی رہتی ہین پھر جب طبیعت کامنہ اوس بعض دیگر کے
بارز ہوتی ہے اور احکام اور آثار اوسکے باقتران اجزاے متماثلہ اوسکے ظاہر ہوتے ہین پس اوسوقت طبیعت
بارزہ کی کامنہ ہوجاتی ہے اور احکام اور آثار اوس طبیعت بارزہ کی بھی مختفی ہوجاتی ہین اور بنظر فعلیت آثار
اور احکام اوسکے نام اونکا رکھا جاتا ہے یعنے اگر فعلیت احکام اور آثار ناری ہے نام اوسکا نار ہوجاتا ہے
وعلی ہذا القیاس ورنہ آتش آب ہے اور ہوا اور خاک وعلی ہذا القیاس بجمیع اشیا باہم مندرج ہین پس ہر شے جمیع اشیا
ہے اور یہ حکما کہ اصحاب بروز اور کمون ہین قائل استحالے کے نہین ہین نہ صورت مین نہ کیفیت مین اور نہ یہ قائل
کون بعد العدم کے ہین اور نہ عدم بعد الکون کے دلیل انکی یہ ہے کہ مثلاً ہوا پانی ہوجاتی ہے جیسا کہ بیچ صورت جمد کے
اور پانی ہوا ہوجاتا ہے جیسا کہ جاڑے تہہ خانہ مین رکھتے ہین اور ہوا اوسین منتقل ہوجاتی ہے اور آب منتقل اوسین ہوا
ہوجاتا ہے اور آب ہوا کے ساتھ متبدل ہوجاتا ہے اور پانی پتھر اور نمک ہوجاتا ہے وعلی ہذا القیاس اور انقلاب
بروز طبیعت کا ہے کہ اوسمین کامنہ ہے نہ استحالہ وغیرہ دلائل انکے کتب حکمت مین مذکور ہین ابو علی سینا نے انکے دلائل کو
رد کیا ہے پھر امام فخر الدین رازی نے ابو علی کی حجتونکو دفع کیا ہے پھر محقق طوسی بجواب امام فخر الدین رازی
کے درپے ہوئے پھر طوسی کے جواب پر لوگون نے اعتراض کیا اگر انکار منکرین مسئلۂ اندراج کا بدیہی ہوتا طائفۂ
حکما قائل اندراج کے نہوتے اور تردد کلام کی جانبین سے وقوع مین نہ آتی پس بداہت عدم اندراج کی باطل
ہوئی وَاَمَّا عِنْدَ الصُّوفِیَّۃِ حَقِیْقَۃُ کُلِّ شَیْءٍ ہِیَ الْحَقِیْقَۃُ الْحَقَّانِیَّۃُ مَعَ اِعْتِبَارٍ مِّنَ الْاِعْتِبَارَاتِ
الْاَلٰہِیَّۃِ مَعَ التَّلَبُّسَاتِ الْمُقْتَضِیَۃِ لِلْاَحْکَامِ مَعَ الْاٰثَارِ پس بقول صوفیۂ کرام کے سرایت حقیقت مقدسکی تمامی
حقائق مین لازم آئی اور فرق درمیان اصحاب بروز وکمون اور حضرات صوفیہ کے یہ ہے کہ اصحاب بروز وکمون اندراج
کو اجسام کے ساتھ تخصیص کرتے ہین اور حضرات صوفیہ تمامی حقائق کے ساتھ تعمیم کرتے ہین اور اصحاب بروز وکمون
کے نزدیک کثرت حقائق کی حقیقی ہے باوجود اسکے اندراج کو جائز رکھتے ہین اور حضرات صوفیہ کے نزدیک کثرت حقائق
کی غیر حقیقی ہے پس مذہب صوفیۂ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم کا قریب العقل واظہر ہے اکثار رضوان مراتب
مسئلۂ بروز اور تمثل کے بیان مین بعض نا واقف ہے اسکو بھی تناسخ کہتے ہین نہ تناسخ ہوکر بروز عبارت ہے تعلق اور
تمثل روحی سے بجای دیگر باوجود قیام اور ثبوت تعلق اپنے کے ساتھ جاے اول کے بغیر کسی تغیر اور نقصان کے
حالت اصلی اپنے مین یا ظہور اور تمثل ایک شے کا کسی رسم مین باوجود قیام خود بجاے اصلی اپنے کے اور کوئی خلل
اور نقصان بارز مین نہو اور تناسخ عبارت ہے تعلق روحی سے بجاے دیگر اس عالم مین اور جاے اول سے
تعلق چھوڑ دیوے تمامی اہل اسلام اور نصاری اور اکثر ہنود منکر تناسخ کے ہین نہ بروز اور تمثل کے پس تعلق

اور عمرو وغیرہ کا ہے یعنی ضاحک کا بھی ہوگا اور اسی معنی مین ہر مطلق اور مظہر اور شان اوسکی عین یکدیگر کا ہوگا
اور ہر عدد کو واحدیت مرکب ہے یعنی واحد کا اور سطح کو جسم سے منتزع ہے یعنی جسم کا ہوگا اور کبھی یک جگہ معنی عینیت کے
لیتے ہین اور دوسری جگہ معنی غیریت کے جیسے کہ صفات ذاتیہ حق تعالی کے مثل وجوب اور حیات اور علم وغیرہ کہ ہین
نہ عین ذات ہین بمعنی اول کے اور نہ غیر ذات ہین بمعنی ثانی اور ثالث عینیت کے گو مبدا اون صفات کا نفس ذات
حق تعالی کی ہو پس اس تقدیر پر ثبوت غیریت سے از روے ایک معنی کے نفی عینیت ساتھ جمیع معنون کے نہین لازم آتی
ہے واضح ہو کہ حق تعالی کی ذات مین عینیت حقیقی لغوی اور عینیت حقیقی اصطلاحی دونون از روے تحقق اور وجود
کے ثابت ہین اسلیے کہ عینیت لغوی وہ ہے کہ دو چیز باہم یکدیگر ایک ہو وین جیسا کہ دریا اور موج تموج اور حباب آب اور
اور گل اور بو آفتاب اور ضیا اور تخم اور درخت شکر اور مٹھائی اس قسم کی عینیت ذات اور صفات عبد اور
رب مین جاری ہے اور عینیت اصطلاحی جیسا کہ شخص اور عکس ہین اور واسطے یافت شخص اور عکس کے آئینہ درکار ہے
پس اس قسم کی عینیت بھی ذات اور صفات حق تعالی مین روا ہے اسلیے کہ عالم شخص ہے اور معلوم عکس اور علم آئینہ
یعنی وجود اور احدیت اور ذات کو شخص کمالات اور صفات اور واحدیت اور صور اعیان کو عکس برزخ کبری اور
حقیقت محمدی اور علم کو آئینہ کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لفظ حقیقت کو کبھی مقابلے مین مجاز کے لاتے ہین یعنی باطن کو بمقابلے
ظاہر کے جیسا کہ اجسام مجاز ہے حقیقت اوسکی عالم مثال ہے اور عالم مثال مجاز ہے حقیقت اوسکی عالم ارواح ہے اور
عالم ارواح مجاز ہے حقیقت اوسکی اعیان ثابتہ ہے اور اعیان ثابتہ مجاز ہے حقیقت اوسکی علم حق ہے اور علم حق مجاز ہے
حقیقت اوسکی ذات حق تعالی کی ہے اور کبھی مقابلے مین اعتبار کے استعمال کرتے ہین یعنی ذات حق تعالی کی حقیقت تمام
عالم کی ہے اور حقیقت ہر ایک افراد عالم کی اوسی ایک ذات سے اعتبار کی گئی اور ذات حق تعالی کی حقیقت الحقائق ہے
اور کبھی نفس الامر اور واقع مین بھی لفظ حقیقت کو بولتے ہین کہ وہ محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ کا ہے پس باعتبار اس
نسبت عینیت کے کہ مذکور ہوئی وحدۃ الوجود اے رحمہ اوسے کہتے ہین غیریت لغت مین بیگانگی اور بیگانہ ہونیکو کہتے
ہین اور آنکی اصطلاح مین غیریت آٹھ قسم پر ہوتی ہے اضافی مجازی اعتباری نسبی وہمی خیالی حقیقی اصطلاحی حقیقی
لغوی پس سواے غیریت حقیقی لغوی کے باقی سات قسم غیریت کی عینیت لغوی اور اصطلاحی کے ساتھ جمع ہوتی ہین
بلکہ نفس الامر مین غیریت حقیقی لغوی بھی ساتھ اون دونون کے جمع ہوتے ہین تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اول غیریت اضافی
کہ وہ عبارت ہے وجود اضافی سے کہ صفات باری تعالی اور ممکنات ہین انکو وجود اضافی اسواسطے کہتے ہین کہ انکو وجود
مستقل بنفسہ نہین وجود انکا وجود حقیقی سے ہے یعنی باوجود مغائرت درمیان عبد کے کہ وجود اضافی رکھتا ہے اور
درمیان رب کے کہ وجود حقیقی رکھتا ہے دونون ایک ہین جیسا کہ باوجود مغائرت کے درمیان موج اور دریا حباب اور
موج تموج اور شجر گل اور بو آفتاب اور ضیا شخص اور عکس سیاہی اور حروف مفردہ اور مرکبہ لفظ اور معنی کی عینیت
ثابت ہے اسلیے کہ در حقیقت سواے ایک وجود کے دوسری کوئی شے موجود نہین اشیاے موجودہ کو فقط غیریت اضافی
ہے ورنہ حقیقت مین ایک وجود ہے پس اضافت اور نسبت درمیان عبد اور رب کے حقیقی ہے اسکو بعض عرفا اضافت
اور نسبت عینیت بھی کہتے ہین اور یہ حقیقت ہے اسمین مجاز کا کچھ دخل نہین جیسا کہ درمیان حروف اور سیاہی وغیرہ
مذکور ہوئی اسلیے کہ سواے متعین ہو جانے سے درمیان مین فقط ایک نسبت پیدا ہوئی جیسا کہ درمیان طین اور اوانی کے
دوسری غیریت مجازی وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے اپنے علم مین صفات اور کمالات اور ممکنات کو مجاز بنا جان لیا ہے
یعنی قابل ظہور اسی سبب سے انکو غیریت مجازی کہتے ہین تیسری غیریت اعتباری وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے خلق ممکنات

عین ذات باری ہے اور دوسری وجہ سے غیر ذات باری فَالخَلقُ خَلقٌ وَالحَقُّ حَقٌّ وَالحَقَائِقُ لَا تَتَبَدَّلُ
[illegible] كُلُّ شَيْءٍ [illegible] إِلَيْهِ [illegible] وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ہیں باعتبار اون نسبت غیریت
کے کہ ذو رہو لی وحدۃ الشہود اور ہمہ از وست اور ہمہ اوست کہتے ہین پس صوفی جبتک کہ اس مسئلے کو نہ سمجھیگا
کامل نہوگا اور ملحد اور اتحادی ہو جائیگا اسلیے کہ احکام شریعت غراء کے انہیں اقسام غیریت مذکورہ پر مترتب ہین پس کافر اور
مومن اور فاسق اور مطیع اور ملحد اور عارف وغیرہ صور مقیدہ ہین اور ارسال رسل اور انزال کتب اور اوامر
اور نواہی اور تحلیل اور تحریم اور خلق بہشت و دوزخ واسطے اونکے اور خطاب اور عتاب اور سزا اور جزا
اور اہانت اور اکرام اور ایلام اور انعام اور اجرا ے وعد اور وعید واسطے اون مقیدات اور متعینات مذکورہ کے
ہین پس اسی مسئلہ عینیت و غیریت سے نسبت معیت اور ربط عینیت کی مابین عالم اور حق تعالی کے واقع ہے بخوبی
ثابت ہوتی ہے چنانچہ فصوص آدمی کی بحث حکمت الٰہیہ سے واضح ہے کہ مابین امور کلیہ ذہنیہ کہ خارج مین وجود نہین
رکھتے ہین مثل علم و حیات وغیرہ کے اور مابین موجودات خارجیہ کے مثل زید و عمرو و بکر وغیرہ کے ایسی ایک نسبت
لازم و ملزوم کی واقع ہے کہ کبھی ایک دوسرے سے منفک نہین ہوتی ہے بلکہ ایک عین دوسرے کا ہے اسلیے کہ جملہ
جواہر خواہ اعراض وجود باری تعالی مین اعراض مجتمعہ ہین پس جبکہ باوجود عدم جامعیت کے ارتباط اور عینیت بین
امور ذہنیہ اور خارجیہ کے حاصل ہے پس باوجود جامعیت کے ارتباط اور عینیت درمیان دو موجود خارجی کے
کہ عبارت عالم اور وجود حق تعالی سے ہے بطریق اولی حاصل ہوگی اور ایسا ہی اس ارتباط اور عینیت کو کہ درمیان افراد
انسان کے واقع ہے معقولی بھی ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بوجہ تشخصات اور تقیدات کے اگرچہ باہم مباینت ہے
لیکن بحسب ماہیت و اطلاقیت کے عین یکدیگر ہے وَقِيلَ عَلَيْهِ أَفْرَادُهُ كَجِنْسٍ عَالِيَةٍ كَانَتْ أَوْ سَافِلَةً
لیکن یہ لوگ اپنی کوتہ نظری سے فقط طبیعیات مین رہگئے متکلمین اور علماے ظاہر اس ارتباط اور عینیت کو کہ درمیان
عالم اور حق تعالی کے واقع ہے نہین تسلیم کرتے ہین اور اون آیات اور احادیث کو کہ اس ارتباط و عینیت پر دلالت
کرتے ہین اپنی راے سے تاویل کیے ہین خلاصہ اس مسئلے کا یہ ہے کہ عینیت اور غیریت کے حمل پانچ شق ہوئے شق
اول ان دونون کا لغو ہونا یعنی ارتفاع نقیضین کا ہونا شق دوم ان دونون کا دونون محض ہونا کہ مذہب سوفسطائیہ
ہے یہ دونون شق باطل و دور از قیاس عقل ہین اب باقی رہے تین شق یعنی عینیت محض کا ہونا کہ قائل اوسکا ملحد ہے
اور غیریت صرف کا ہونا کہ قائل اوسکا مقلد اور جامع ان دونون کا موحد ہے پس شق سوم و چہارم بھی محض باطل
ہین اور شق پنجم مطابق نص قرآن اور موافق وجدان اہل عرفان کے ہے **بیسوان مراقبہ** مسئلہ قضا و قدر کے بیان مین
قضا لغت مین حکم اور حکم کرنے کو کہتے ہین اور قدر بفتح قاف اور سکون دال لغت مین اندازہ اور اندازہ کرنے کو
بولتے ہین بعض علما کہتے ہین کہ قضا ایک حکم ہے حق تعالی کا مخلوقات کے حق مین کہ وقت وقوع واقع ہوا ہے اور قدر وہ ہے
کہ جو کچھ کہ بتدریج اوقات معینہ مین موافق اوسی حکم کے عرصہ ظہور مین واقع ہوا ہی واسطے قضا کو امر اور قدر کو
مامور کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کرام کے قضا ایک حکم کلی ہے حق تعالی کا اشیا مین حسب اقتضاے اعیان
ثابتہ اور استعدادات اون اعیان کے اور اوس حکم کلی کو اندازہ اور جزئی معین مخصوص کرنا زمانہ معین مخصوص
مین قدر کہتے ہین اور یہ ایسا ہی کہ اوس سے ایک ذرہ کم و بیش نہین ہوتا ہے پس حق تعالی نے عالم کو خصوصا انسان
جامع جلال و جمال کا پیدا کیا ہے اور تقدیر ہر ایک کی موافق استعداد اوسکے کی ہے اور ہر ایک کو حسب استعداد اوسکے
ایک ایک صفت اپنی صفات مین سے بخشی اگر استعداد کسی بندے کی مائل بصفات جلال ہے اور صفات جلالی سے

كالشمس في الحمل والاخر فيما يليه ولا يلزم من ان لا تكون حادثة بالحدوث الذاتي الا انها ليست مخلوقة

كما توهم بعض الصوفية المتصوفة لما ان ادركوا انظار شيء لم يكن يلزم ما تخوف الاعيان الثابتة عن الحق

تعالى مجعولة ثم انما هي ثابتة بل علمه تعالى بذاته بذلك يستلزم علمه بالاعيان من غير تأخر عنه

تعالى الا ان وجود يعني الوجود الذي يلزم تلك الاعيان لا يصلح آخر فيتأخر عنه من حيث كذلك

بالعالم يعني الشيء الاول فانهم قالوا ان الجاعل تعالى ... الانبياء الثابتة

جميعها انها ماهيات غير مجعولة فقال بعضهم نفي مجعولية الماهيات من حيث انها صور

علمية وانها معدومة في الخارج والمجعول لا يكون الا موجودا الا ان الصور العلمية

والماهيات التي في اذهاننا بانها مجعولة لكنها لم توجد في الخارج فالجعل انما يتعلق بها

بالنسبة الى الخارج ومنهم من بحث عاصله ان الماهية الممكنة لما انها محتاجة الى الفاعل

في وجودها الخارجي كذلك محتاجة اليه في وجودها العلمي سواء كان ذلك الفاعل مختارا

او موجبا فالمجعولية بمعنى الاحتياج الى الفاعل من لوازم الماهية الممكنة مطلقا فانها

اينما وجدت كانت متصفة بهذا الاحتياج الى الفاعل حتى لو كان انها بسيطا او مركبا

بل فان تيسر المجعولية بانها الاحتياج الى الفاعل في الوجود الخارجي كان الكلام صحيحا

والتفصيل انه لا يصح ان يقال ان المراد بكون الماهيات غير مجعولة ان نفس الماهية

لا يتعلق بها جعل جاعل وتأثير مؤثر بالفعل اذ لا تخلط ماهية الشيء اصلا ولم يكن

معها مفهوم يتعلق به الجعل اذ لا مغايرة بين الماهية ونفسها حتى

يتصور توسط جعل بينهما فيكون احدهما تلك والاخرى كذلك لا يتصور تأثير الفاعل

الموجد في جعل الموجود فان الجعل في الماهيات باعتبار الوجود بمعنى انه يجعلها متصفة بالوجود

لا بمعنى انه يجعلها انها موجودة فالمصنف اي الجعل لان الصباغ مثلا اذا صبغ ثوبا فانه لا يجعل الثوب

ثوبا ولا الصبغ صبغا بل يجعل الثوب متصفا بالصبغ في الخارج وان لم يجعل اتصافه به موجودا

في الخارج فليست الماهيات في انفسها مجعولة ولا وجوداتها ايضا في انفسها مجعولة

بل الماهية في كونها موجودة ... وهذا المعنى مما لا ينبغي ان ينازع فيه ولا منافاة

بين نفي الجعل عن الماهيات بالمعنى الذي ذكرناه اولا وبين اثباتها بما بيناه

ثانيا فان نفي الجعل عنه مطلقا واثباتها مطلقا كلاهما خطأ اذا حمل على ما ذكرناه

اور اگر کوئی کہے کہ صدور عالم کا حق تعالیٰ سے اگر بطریق ایجاب کے کہا جاوے تو قدم عالم اور اضطرار حق تعالیٰ کا لازم آوے

جیسا کہ فلاسفہ کہتے ہیں باوجود اسکے کہ عالم کے حدوث زمانی ہونے میں حضرات صوفیہ کرام اور علماء ظواہر کا اتفاق

ہے جواب دیا جاویگا کہ حق تعالیٰ فاعل مختار ہے اور حق تعالیٰ سے عالم بالاختیار صادر ہوا ہے اگرچہ بظاہر بطریق ایجاب

کے معلوم ہوتا ہے فان قلت صدور ... بالاختيار ... لان ...

... الا ان ...

... الفلاسفة من انه تعالى ... حيث

بالذات لا فاعل بالارادة والاختيار ... لا ...

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو نسبت اسکے واقع ہوئی اور وہ اوس سے صبر نہ کرسکا اور اوسکے بدلے مین جبکہ
استعمال بعض مطعومات اور مشروبات کا موجب امراض مخوفہ اور مہلکہ ہوتا ہے معذب ہوگا اور صرف ان امور اور
حالات مخصوصہ کا نام اوسکا تھا اور علم ازلی مین بلا خلق ارادی حق تعالی کے یہ تمامی امور اور حالات معینہ متحقق اور
ثابت تھے پس اب شکایت اوسکی حق سبحانہ وتعالی سے وہی حکایت ہے کہ ممتنع کو ممکن کیون نہین کیا یعنی مین ایسا کیون
ہوتا اور اوالی باب بھی یہی ہے کہ اسمین معنی کا ذہن مین تصور نہین ہوسکتا جاہئیے یہ کہ تشریع شرائع اور بعثت انبیا اور
دعوت امم اور اتباع اور انحراف مکلفین اور سوال اور جواب اور تنعم اور تالم اور حساب وکتاب اخروی اور انبیا
وعلا اور عدم دعا اور اجابت اور عدم اجابت اور سعادت اور عدم سعادت اور شقاوت اور طول عمر اور قصر عمر غرض کمال سے وغیرہ
اسباب اور مسببات شرعیہ اور غیبیہ مثل تمامی اسباب اور مسببات دنیویہ محسوسہ اور تخلف اور عدم تخلف باہم
انکے مناسب اور معالجات سے ساتھ ہر شخص کے قسم سے اوضاع مخصوصہ کے مجموعہ اونکا مثلاً طاؤس کہتے ہین جاننا
چاہیئے پس اوس چیز سے کہ باب تقدیر مین مذکور ہوئی گمان نکرنا چاہیئے کہ طاؤس مثلاً قدرت الٰہی سے بیل نہین ہوسکتا
ہے یعنی شانشاہ وہ امتناع امر دیگر ہے اور یہ جواز امر دیگر اسلیئے کہ طاؤس کا بیل ہوجانا بھی بتقدیر وقوع اوسکے
مقتضیات مین سے اوسکے عین ثابتہ کے ہوگا واضح ہو کہ ہستی مکلفین کو اس اعتبار سے کہ وہ عین ہستی حضرت حق سبحانہ
وتعالی کی ہے تفرقہ تنعم اور تالم کی گنجایش نہین اور اس اعتبار سے کہ ہستی اونکی غیر ہستی حضرت حق سبحانہ وتعالی کی
ہے ارادہ اور قدرت اور اختیار اونکا غیر ارادہ اور قدرت اور اختیار حق سبحانہ تعالی کا ہے پس اس تقدیر مین جو کچھ
کہ مکلفین سے خیر و شر سرزد ہوتا ہے اسمین کسی جبر جابر کا دخل نہین ہے اسی جگہ سے ہے کہ نسبت ظلم و بے رحمی کی حضرت
حق جل وعلی سے مسلوب ہے اگرچہ احکام الٰہیہ خواہ تکوینی ہون خواہ تشریعی حضرت جامع جمیع صفات کمال سے تنزل پاتے
ہین پس خلاصہ کلام مسئلہ قضا و قدر کا یہ ہے کہ ہر فریق خواہ خیر ہو یا شر واسطے مطلب اپنے کے صراط مستقیم اور راہ
راست پر ہے پس بسبب آیہ کریمہ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ہر راہ
راہ راست ہے یعنی اہل جنت براہ جنت اور اہل دوزخ براہ دوزخ راہ راست پر ہین لیکن صراط مستقیم اصحاب
انعام یعنی طریق شریعت حضرات انبیا علیہم السلام خصوصاً طریق شریعت حضرت سلطان الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
طلب کرنا چاہیئے نہ راہ یہود و مغضوب و نہ طریق نصاری ضالین و نہ طریق دیگر مشرکین و کفار وغیرہ پس اس سے معلوم
ہوا کہ حکم حق تعالی کا دو طرح پر ہے ایک تکوینی ارادی کہ موافق اس حکم کے ہوا جو کچھ کہ ہوا اور ہوگا جو کچھ کہ ہوگا پس
باعتبار اس حکم کے کوئی مخالف حق تعالی کا نہین ہے بلکہ منکرین اور کفار بھی واسطے حکم تکوینی ارادی کے مطیع فرمان
ہین اور دوسرا حکم تشریعی ہے کہ اوسمین بیان حالات کمال نوع انسانی کا ہے اور یہ حکم مختلف ہوتا ہے کہ حق تعالی
سنہ مع جوادیت اپنے حسب امکان انتظام عالم کے بہت کچھ چاہا ہے کہ ایمان لاوین اور محکوم شرائع شریعت کے
نہ ہووین پس بسبب عدم امکان انتظام عالم اور عدم ارادہ حق تعالی کے ایمان نہین لاتے ہین اسلیئے کہ اصل امر
یہ ہے کہ جیسا کہ امکان انتظام عالم کا ہے مطابق اوسکے علم حق تعالی کا ساتھ اوسکے متعلق ہوتا ہے اور مطابق علم کے
ارادہ اور مطابق ارادہ کے قدرت اور مطابق قدرت کے صور عالم ہین پس انشاء حق تعالی بموافق امکان انتظام اور استعداد عالم کے ہے پس اعمال
او ر عقائد حسب قابلیت و استعداد کے ہوئے اور مطابق اعمال و عقائد کے جزا اور سزا ہے جبکہ اہل ایمان یعنی اہل جزا اس عالم مین تکالیف
شرعیہ اور مشاق ہیں اور پاک ہوگئے لائق جنت کے ہوئے اور اہل سزا اس عالم مین جبکہ تکالیف شرعیہ نہین اوٹھائی
اور ایمان نہین لائے مستحق دوزخ کے ہوئے اور جب روز قیامت دوزخ مین جاوینگے پوچھینگے کہ کیون یہ تکلیف

مختار اور یکبار کسی جسم سے منتزع ہوتے ہیں یہ دونوں قسم مدار احکام نفس الامریہ کے ہیں اور سوائے ان دونوں
قسم مذکورہ کے اور ایک قسم ہے محض فرضی اور صرف وہمی اختراعی بلا منشاء انتزاع کے جیسا کہ انیاب الاغوال
اور شریک الباری اور اجتماع النقیضین ہیں یہ مدار احکام نفس الامریہ کے نہیں ہیں اور یہ بھی اہل عقل کے نزدیک پوشیدہ
نہیں کہ جسوقت دونوں پلے ترازو کے مساوی الوزن ہوں ایک اون دونوں کا مائل بزیر نہوگا جیسے کہ ممکن
خاص کہ دونوں جانب وجود و عدم اوسکے مساوی ہیں ایسا ہی ہر ممکن کہ نسبت وجود اور عدم اوسکی مساوی
ہے پس اس تقدیر میں وہ بغیر علت کے ہرگز موجود نہوگا پس فرقہ باطلہ اہل بخت و اتفاق سے گریز کرنا چاہیے اسلیے کہ وجود
ممکنات کو بلا علت اور بے سبب جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ موجود ہونا ممکنات کا اتفاقات سے ہے بلا صانع کے لقوله
تعالیٰ ذلک اور اولیت وجود اور اولیت عدم بدون پہنچنے حد ضرورت کے متصور نہیں لِاَنَّ الشَّيْءَ مَا لَمْ يَجِبْ
لَمْ يُوجَدْ کما هو پس احتمال اولیت کا باطل ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عدم مطلق کہ جسکو عدم محض بھی کہتے ہیں کچھ چیز
نہیں ہے کہ علت موجدہ کسی ممکن کی ہووے پس سبب اوس فرقہ سیطانیہ کے احتراز کرنا چاہیے کہ با وجود قائل ہونے
ترکیب آفتاب اور ستاروں کے اجزاء لایتجزی سے کہتے ہیں کہ یہ محتاج صانع کے نہیں ہیں اور حرکات اور سکنات انکے
اور انتظام عالم کے حادث دہر معدوم مجہول الذات سے گمان کرتے ہیں حالانکہ اصل وجود وہی دہر ہے اور ذاتی
پردہ عدم میں حدیث قدسی میں لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ وارد ہے اور مراد دہر سے وہ زمانہ
نہیں ہے جو عبارت مقدار حرکات فلکیہ سے ہے کما مر بلکہ اسجگہ دہر سے ذات مجہول النعت مراد ہے اور یہی جاننا چاہیے
کہ جب انتظام عالم کا مشہود اور معلوم ہے پس کسی علت اور سبب کا ہونا ضرور ہے گو مجہول الذات ہو پس سبب اسیلیے
اوس فرقہ دہریہ کے اجتناب کرنا چاہیے کہ عالم کو مجموعہ اعراض بلا سبب سمجھتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں کہ صانع واجب نے
اگر عالم کو پیدا کیا پس ایجاد اوسکی یا بغرض ہوگی پس محتاج ہوا یا بلا غرض پس لغو ہوئی اسلیے کہ شق ثالث یہاں
موجود ہے کہ یہ ایجاد نہ بغرض ہے نہ لغو بلکہ واسطے فائدہ رسانی غیر کے ہے اگرچہ یہ غیریت بالاعتبار ہو پس اگر
کہ انتظام عالم کثرت کا اوپر اس ترتیب شیق کے ہے وجود صانع کا ظاہر اور اگر کوئی کہے کہ افعال ارادیہ میں کوئی
غایت اور غرض کا ہونا ضرور ہے پس بنظر اسکے اگر حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے نسبت ایجاد عالم میں کوئی غایت و غرض
تجویز کی جاوے استکمال بالغیر لازم آویگا ورنہ افعال اوسکے جزافی اور تخمینی ہونگے تعالیٰ اللّٰہ عن ذلک علوا
کبیرا تو جواب دیا جاویگا کہ ہر فعل ارادی کو کوئی غایت جداگانہ ہونا ضرور نہیں ہے مثلاً التذاذ کہ فعل ارادی نفس کا ہے
اور خود وہ نفس مقصود بنفسہ واقع ہوا ہے اور مثلاً جسکو جود صادق کا ملکہ فطری حاصل ہے اوسکے عطا اور بخشش سے
کوئی غرض اور غایت متعلق نہیں ہوتی ہے ورنہ وہ جود جود نہوگا کما ثبت فی الحکمۃ العلیۃ اور اس قسم کے
افعال کو جزافی کہنا بالاتفاق باطل ہے اسی طرح تعلق ارادہ ازلیہ حق تعالیٰ کا از روے جود ذاتی کے ہے اور
ظاہر ہے کہ جو فعل ارادی ہے ورنہ لائق حمد کے نہوتا پھر اگر کوئی کہے کہ نفس التذاذ کہ جسکو حاصل بالمصدر کہتے
ہیں فعل طبیعی نفس کا ہے اسواسطے وہ کسی غایت کو نہیں چاہتا ہے اور ایسا ہی ملکہ جود صادق کا بمنزلہ فعل طبیعی کے
ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکو کوئی غرض درکار نہیں تو جواب دیا جاویگا کہ ظہور حب ازلی کا تطورات ارادیہ کے ساتھ
درحقیقت جود ذاتی ارادہ ازلیہ حضرت مبدا کا ہے اور نفس ظہور تعلق اور تنوع اوسکا بمنزلہ فعل طبیعی اوس ارادہ کے
ہے کہ بطریق وجوب کے واقع ہے اور تخلف اوس سے ممتنع ہے کما قال تعالیٰ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا
أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اور ازلی ہونا صفت ارادے کا عقلاً منافی اسبات کا نہیں ہے کہ تجدد اضافات اوسکا

المقالة الفصوص من اعلم أن شؤون الكمال الحق سبحانه من وجهين أحدهما كماله من حيث الذات
وتحقق بيانه عن شؤونات وجودها منها كان من عندها فهي غنية عن وجودها وبقائها وكذا وجودها
عما سواها والكمال الثاني وهو كمال تفصيل الحق تعالى من حيث أسمائه الحسنى وذلك
إنما يكون بظهور النسب الربانية والحقائق الأسمائية وكثرة أحكامها في مواطنها ومظاهرها
وكان الحق الواجب في كماله الذاتي وغنائه الأحدي يرى هذا الكمال في ذاته وذلك ذاتيه
علينا ومع ذلك لا منفك عنها ويرى أسمائه وصفاته أيضا نسبة ذاتية لها وشؤونا
حقيقية مستهلكة الأحكام تحت قهر الأحدية غير ظاهرة الآثار ومتميزة الأعيان بعضها
عن بعض الكنه شاء أن يظهرها من حيث كمالها الأسمائي ويرى أعيان مظاهرها متميزة الآثار
والأحكام وجهه من حيث اسم الله تعالى ويبسط نور الوجود على الممكنات المعلومة في الملاء
المتنوع فصار مظهرا تفصيليا لحقائق الأسماء ويتجلى مرآة بصفات الأحدية لكنه كان
بدن ونور وجود آدم جعلت المسألة مرآة الحق الأدنح فيه پس ذات من حيث ہی ہی
محض ہے اور اسی ہستی کو بغیر اعتبار تعین اور لاتعین کے اصطلاح میں لابشرط شے اور احدیۃ ذاتیہ اور احدیۃ مطلقہ
اور احدیۃ صرفہ اور لاتعین اور عالم لاہوت اور ازل الآزال اور تعین الکافور اور ذات بحت اور ذات صرف
بلا اعتبار اور ذات مطلقہ اور ذات احدیہ اور ذات بلا تعدد اور ذات ہویۃ اور ذات ساذج اور ہویہ اور
وجود بحت اور مطلق وجود اور عدم العدم اور بطون البطون اور خفاء الخفاء اور قدم القدم اور اول لا ابتدا
اور آخر لا انتہا اور غیب ہویۃ اور غیب الغیب اور غیب المصون اور عالم ہاہوت اور جمع تجلی اور تجلی ہو کہتے ہیں
اس تجلی ہو کو نور ذاتی اور مقام حیرت بھی کہتے ہیں اور نور ذاتی کو نور سیاہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں پس اس مرتبے
میں فقط ہانت ذات کی ہے بلا اعتبار اجمال اور تفصیل صفات کے اور اس مرتبے میں کنہ ذات حق تعالیٰ کی کسی
مخلوق کو مفہوم اور معلوم اور مدرک نہوئی اور نہوگی اسلیے کہ فہم اور علم اور ادراک ہر عالم کا بنظر ذات اوسکی کے محدود
اور متناہی ہے اور ذات حق تعالیٰ کی تعین اور تناہی سے منزہ پس احاطہ کرنا غیر محدود اور غیر متناہی کو محدود اور
متناہی سے بدیہی الاستحالہ ہے کما قال تعالیٰ ولا یحیطون بہ علما وایضا قال تعالیٰ لا تحیط بہ الاوہام
کنہت کے اسی واسطے اعرف المعارف سلطان الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسبت اس مقام کے
فرمایا ما عرفناک حق معرفتک لیکن معرفت درجات اور مراتب تفصیلی اور تنوعات ظہور اوسکے متعلق ہے ساتھ
انبیا اور اولیا کے ہے **دوسرا مراقبہ** مرتبہ وحدۃ کے بیان میں اور وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حسب تقاضاء حب
کے کما قال کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق وتعرفت الیہم فبی عرفونی خود بخود
اپنے میں آپ تجلی کی اور مرتبہ احدیۃ ذاتیہ سے مرتبہ وحدۃ میں تنزل فرمایا یعنی ذات نے اپنی ذات سے ذات ہی
کو علم مطلق اور علم اجمالی کے ساتھ مشاہدہ کیا اور اپنی ذات کو ساتھ جمیع شیونات کے ساتھ اسماء الٰہی اور اسماء کیانی
کے بطریق اجمال بدون امتیاز ایک کے دوسرے سے ملاحظہ اجمالی فرمایا کہ میں ہی موجود ہوں سوائے میرے اور کوئی
موجود نہیں اور قابلیت اور صلاحیت رکھتا ہوں ظہور کی اور یہ مرتبہ جامع عامہ جامعیہ قابل ہے ہر مفہوم کلی وجوبی و امکانی
اور اسی مرتبے کو انا مطلق کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں یعنی انانیت ہر مقید کی منسوب ہے طرف اس انا مطلق کے اور اسی انا
کہ ہستی مطلق سے مخلوط انا وجود مقیدات وافعیہ کے منتزع ہوتے ہیں اور اسی مقام تفصیل میں انا تعینہ کا

اگر ذات غیر متناہی احاطے مین علم سقالی کے آوے تو ذات غیر متناہی نرہے گی اگرچہ یہ علم سقالی بھی بہ نسبت تنزلات اور حوادثات کے غیر متناہی ہے مگر بہ نسبت ذات بحت کے تعین پس معلوم ہوا کہ اس مرتبے مین علم بھی عین ذات ہے نہ صفت اوسکی اور اسی طرح سے نور کہ ذات غیر متناہی بذاتہا اپنے مین آپ روشن ہے نہ اوس نور سے کہ صفت ذات کی ہے جو اضافی نسبی ہے پس اس مرتبے مین نور بھی عین ذات ہے نہ صفت ذات کی اور اسی طرح سے شہود کہ ذات غیر متناہی اپنے مین آپ مشہود ہے نہ اوس شہود سے کہ صفت ذات کی ہے جو امور نسبی ہے پس اس مرتبے مین شہود بھی عین ذات ہے پس درمیان ان چارون اعتبارات اور ذات بحت کے بجز اعتبار اجمالی کے غیریت کا لحاظ بالکل نہوا اسلیے کہ اس مرتبے مین ذات خود عالم اور خود معلوم اور خود علم اور خود مستور اور خود ظہور اور خود شاہد اور خود مشہود اور خود شہود ہے پس ان چارون اعتبارات مین تمام صفات و اسمائے الٰہی اور اسمائے کیانی مستغرق ہین بطریق ارتقاء کہ مرتبہ واحدیت کی ہیولیٰ ہے پس مرتبہ وحدت قابل محض اور محل صرف ہے اور اجمال کو تفصیل ہے اور تفصیل بدون کثرت صفات و اسمائے محال ہے اسی واسطے پہر ذات نے حسب قولہ تعالیٰ الم تر الی ربک کیف مد الظل کی اپنے مین آپ تجلی کی اور تعین ثانی مین تنزل فرمایا پس یہ تعین جامع جمیع صفات کا اور تفصیل اعتبارات تعین اول کی ہے پس اس مرتبے مین تفصیل اسمائے الٰہی اور اسمائے کیانی کی ہوئی اور یہ صور علمیات اور تعینات علمی ہین اور ان تعینات علمی کو اصطلاح مین اعیان ثابتہ کہتے ہین یہ اعیان دو قسم پر ہین ممکنات اور ممتنعات ممکنات وہ ہین کہ موجود ہونا اونکا خارج مین ممکن ہو یہ تو ظاہر ہے اور ممتنعات بھی دو قسم پر ہین ایک اون دونون کا بلا منشاء انتزاع کے ہے اور یہ محض فرض عقل پر موقوف ہین جیسا کہ اجتماع الاحوال اور شریک باری اور اجتماع نقیضین یہ عدم محض ہین نفس الامر مین انکا وجود نہین دوسرا قسم ممتنعات کا فرض عقل پر موقوف نہین بلکہ نفس الامر مین ثابت ہین اور علم باری مین موجود اور بواسطہ ذات حق تعالیٰ کی لازم ہین اسلیے کہ یہ صور مین اسمائے غیبیہ کی ہین اور مختص ہین باطن کے ساتھ اور ضد ہین اسم ظاہر کی اور طالب ہین واسطے باطن کے اور ممتنع ہے موجود ہونا انکا خارج مین ان اسما کو سوائے حق تعالیٰ کے بجز انبیا اور اولیائے کاملین کے اور کوئی نہین جان سکتا ہے اسی کے طرف اشارہ کیا نبی علیہ السلام نے اور فرمایا آپنے دعا مین کہ او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک پس اس مرتبہ واحدیت کو اصطلاح مین بتشریطاتے نور واحدیت اور تعین ثانی اور تجلی ثانی اور فلک الحیاۃ اور حضرت الربوبیۃ اور حضرت الجمع اور منشاء الکثرت اور معدن الکثرت اور احدیۃ الکثرت اور قابلیۃ ظہور اور مرتبہ ثانی اور منتہی العروج اور منبت الوجود اور منشاء السوی اور حضرت الالوہیۃ اور منتہی العابدین اور حضرت الارتسام اور برزخ ثانی اور کون جامع اور آدم ثانی اور ظہور ثانی اور ظل ثانی اور ظل ممدود اور نفس رحمانی اور تجلی رحمانی اور عما اور وجود مضاف اور مبدء ثانی اور منشاء ثانی اور عالم باطن اور عالم معانی اور مجمع الارواح اور نماز ثانی اور عالم اسما اور عالم وجوب اور مقام ارواح اور معاد ارواح اور مرکز وحدۃ اور ظل وحدۃ اور مبین الصفات اور مرکز الارواح اور معدن الارواح اور عین الیقین اور باطن ملک اور عالم جبروت اور حقیقت انسانی کہتے ہین اس مرتبے مین یافت ذات کی تفصیل صفات کے ساتھ ہے اور یہ مرتبہ مسمی برحیم ہے ماخوذ رحمت کہ دوسرے پر رحم کرتے ہین ظہور اور اثر اسکا حضرت آدم صفی اللہ ہین اور اس مرتبے کو مرأت حضرتین اور قابل وصفین بھی کہتے ہین اور مراد حضرتین اور وصفین سے حضرت وجوب اور حضرت امکان اور حضرت وجوب اسمائے الٰہی کلی اور ارباب کو کہتے ہین کہ صفت لازمی انکی وجوب اور فعل ہے اور یہ اجمالاً بین ہین اس تفصیل کے ساتھ البدیع الباعث الباطن الآخر الظاہر الحکم المحیط الشکور الحی المقتدر الرب العلیم القاہر النور المصور المحصی المبین

(بطین) (ثریا) (دبران) (ھقعہ) (ھنعہ) (ذراع) (نثرہ) (طرفہ) (جبہہ) (الزبرہ) (صرفہ) (عوا) (سماک) (غفر) (زبانا) (اکلیل) (قلب) (شولہ) (نعائم) (بلدہ) (سعد الذابح) (سعد بلع) (سعد السعود) (سعد الاخبیہ) (المقدم) (المؤخر) (رشا) تعلیق اور ترتیب منازل قمری کی اسماے کیانی کے ساتھ باعتبار ترتیب وجود اور ظہور اونکے ہے باطن معارف خارج کے اور ان اٹھائیس منازل کو منازل قمری اسواسطے کہتے ہین کہ قمر کی دوسرے ستارونکی حرکت سے سریع تر ہے اسلیے کہ قمر اٹھائیس روز مین دورے کو پورا کرتا ہے پس اس اعتبار اٹھائیس منزل فلک البروج مین تعیین کرتے ہین کما قال تعالی والقمر قدرناہ منازل اور ان منازل کو بارہ برج مین تقسیم کرتے ہین پس ہر ہر برج مین دو منزل صحیح اور ایک ثلث منزل کسر واقع ہوئی اور ظہور مقادیر ازمان اور کاربار افراد و ستہ مردمان اور تمام حادثات جو ہان دنیا مین بذریعہ قمر اور فلک قمر کے ظہور مین آتے ہین اور شرطین وغیرہ کہ اسماے منازل قمری ہین ستارونکے نام ہین کہ ہر ہر منزل مین وہی ستارہ واقع ہوا ہے اور ان منازل کو ہندی مین نچھتر کہتے ہین واضح ہو کہ یہ تمام اسماے کیانی کہ مذکور ہوئے مقتضیات اور مربوبات اسماے الٰہی کے ہین مرتبہ ربوبیہ مین کہ انکو اعیان ثابتہ اور ظاہر علم بھی کہتے ہین پس اسماے الٰہی رب اور موجد اور مظہر اور اسماے کیانی مربوب اور مظہر ہین اسم بدیع مثلاً رب اور موجد اور مظہر ہے عقل کل اور حرف ہمزہ اور فلک ہمزہ اور شرطین کا اور یہ سب مربوب اور مظہر اوسکے ہین و قس علیہ البواقی سبحانہ الذی بیدہ ملکوت کل شی پس مربوب کلی رب کلی سے اور مربوب جزئی رب جزئی سے صادر ہے اور یہ تخصیص باعتبار غلبے کے ہے ورنہ ہر اسم الٰہی ہر اسم کونی مین موثر ہے پس تمام موجودات حاصل ہوئے حرکت نفس رحمانی سے مثل حصول حروف ملفوظ کے حسب ترتیب مخارج انکے پس تمام اسماے کیانی کلی کو مبدء اور تمام اسماے الٰہی کلی کو معاد کہتے ہین اسلیے کہ ابتدا سے عروج سالک کی اسماے کیانی سے ہے اور معاد اوسکا اسماے الٰہی تک ہے اور اس عروج مین باعتبار سلوک کے چار منزلین ملحوظ ہین ناسوت ملکوت جبروت لاہوت ناسوت کو فنا کرنیسے ملکوت مین یعنی مثال مین اور مثال کو فنا کرنیسے جبروت مین یعنے روح مین عروج کرتے ہین اور روح کو فنا کرنے سے اعیان مین یعنی لاہوت مین عروج کرتے ہین اعیان کو لاہوت اسواسطے کہتے ہین کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت ایک ہی مرتبہ ہے کہ یہ تینون مراتب ذاتی اور تنزیہی اور داخلی ہین سالک کے حق مین منزل ناسوت وہ ہے کہ سالک غیر حق کو فراموش کرے اور منزل ملکوت وہ ہے کہ سالک یاد حق مین ہمیشہ قائم رہے اور منزل جبروت وہ ہے کہ سالک اپنی خودی کو فراموش کرے اور منزل لاہوت وہ ہے کہ نظر سالک کی ہمیشہ ذات حق پر رہے جاننا چاہیے کہ اسماے کیانی مین سے عقل کل اور نفس کل اور طبیعت کل اور جوہر ہباء اور جسم کل اور شکل کل غیر مجسم ہین اور باقی مجسم اور ماتحت ہر ایک کے جزئیات بے شمار ہین پس عقل کل عقول باقیہ تحتانیہ کو اور نفس کل نفوس باقیہ تحتانیہ کو اور طبیعت کل طبائع باقیہ تحتانیہ کو اور جوہر ہباء یعنے مادۃ المواد مادہاے باقیہ تحتانیہ کو اور جسم کل اجسام باقیہ تحتانیہ کو اور شکل کل اشکال باقیہ تحتانیہ کو محیط اور حاصر ہین اور اسی طرح ہر کلی جزئیات ماتحت اپنے کو حسب ترتیب سلسلہ کائنات کے محیط اور حاصر ہے پس کوئی کون خواہ کلی ہو یا جزئی اون اکوان مذکورہ سے خارج نہین حتی کہ میزان اور صراط اور جنت اور دوزخ اور دیگر جزئیات بھی ان اکوان کلیہ مین داخل ہین افلاک مع کواکب سیارہ وغیر سیارہ کو آباے علوی اور عناصر کو امہات سفلی اور حیوانات و نباتات اور کائنات کو اولاد کہتے ہین اسیواسطے افلاک مع کواکب کے عناصر پر مشتمل

٥٥

مخلوق اور حادث پس آسی نفس رحمانی کو باعتبار ثبوت اعیان اور استعداد اونکے کے فیض اقدس اور تجلی ذاتی
حُبّی کہتے ہیں کہ اوس سے ظہور اسماے مشروطی کا ہے اور آسی نفس رحمانی کو باعتبار ظہور خارجی کے فیض مقدس اور
تجلی اسمائی اور صفاتی کہتے ہیں کہ اوس سے ظہور اسماے کیانی کا ہے خارج میں اور باعتبار قابلیات محض بدون
تفصیل کے وحدۃ کہتے ہیں اور باعتبار سلب قابلیات کے احدیۃ کہتے ہیں کہ تعلق ساتھ ازلیۃ اور اولیۃ کے رکھتا ہے
اور باعتبار ثبوت قابلیات اور تفصیل اونکے کے واحدیۃ کہتے ہیں کہ تعلق ساتھ ابدیۃ اور آخریۃ کے رکھتا ہے پس
اسی سے اسم اول اور آخر اور ظاہر اور باطن متعین ہوئے وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاسِ لِيُلَاحَظْ لَهَا الْاَوَّلِيَّةُ وَالْاٰخِرِيَّةُ
وَالظُّهُوْرُ وَالْبُطُوْنُ فِيْ جَمِيْعِ الْمَرَاتِبِ التَّجَلِّيَاتِيَّةِ پس ہر چند کہ تضاعف نسبت اور اسما بیشتر ظہور ذات کا
بیشتر مانع ہے مگر ذات کا بیشتر ہے کاملین کے نزدیک بسبب تضاعف نسبت اور اسما کے ظہور زیادہ ہے اور
ناقصین کے نزدیک خفا زیادہ ہے مخلوقات کا باعتبار اطلاق کے ہے اور ظہور ہر ایک کا باعتبار مظاہر اور متعینات
کے پس جیسا کہ نام ذات کا بہ نسبت تعینات اور صفات اور اسما کے ہر ہر مرتبہ داخلی میں جدا جدا ہے ویسا ہی عقل
کل کا بھی کہ مخلوق اول ہے ہر ہر مرتبہ خارجی میں نام جدا جدا ہے بلکہ ابتداے عالم امر سے آخر عالم ناسوت تک
کہ انسان ہے ظہور عقل کل کا ہے پس حاصل یہ کہ ان ساتوں صفات کے مرتبہ جامع کا نام الوہیۃ ہے اور ساتوں صفات
کو امہات صفات اور ائمہ صفات کہتے ہیں اور یہ امہات صفات غیر مشروطی ہیں محتاج بظہور مخلوق کے نہیں ہیں بلکہ
بسبب کمال ذاتی اپنے کے متعلق بغیر اطلاق کے ہیں اور ان اسما کو دیگر اسما پر تقدم ذاتی ہے اور اسماے مشروطی
محتاج ہیں واسطے کمال جلا اور استجلا اپنے کے طرف ظہور مخلوق کے جیسا کہ خالق اور رازق وغیرہ اسما ہیں آسی
تعینات کے ظاہر ہونے کو جلا کہتے ہیں اور مشاہدہ فرمانا حق تعالیٰ کا اپنے تئیں مراتب تعینات میں استجلا کہتے ہیں
آسی مرتبہ الوہیۃ اور مرتبہ احدیۃ ذاتیہ پر اسم حق اور اسم اعظم اسم کو اطلاق کرتے ہیں اور اسم رب کو اوس مقام
میں استعمال کرتے ہیں کہ جہاں صفات الٰہی مشروطی پائے جاویں خواہ وہ کلی ہوں یا جزئی پس الوہیۃ کہ نام اوس
مرتبے کا اسم ہے بسبب جامع ہونے ان ساتوں امہات صفات کے جامع جمیع صفات الٰہی اور کیانی کی ہوئی کما قال
الْقَيْصَرِيُّ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ فِيْ مُقْتَضٰى مَشَارِبِ الْمُتَصَوِّفِيْنَ كَمَرْتَبَةِ الْاُلُوْهِيَّةِ الْمُتَحَقِّقَةِ بِلِسَانِ الشَّرْعِ
بِالْعَمَاءِ وَهُوَ اَوَّلُ الْكَثْرَةِ وَقَعَتْ فِي الْوُجُوْدِ وَبَرْزَخٌ بَيْنَ الْحَضْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ الذَّاتِيَّةِ وَبَيْنَ
مَظَاهِرِهَا الْخَلْقِيَّةِ لِاَنَّ ذَاتَهٗ تَعَالٰى اِقْتَضَتْ بِذَاتِهٖ بِحَسَبِ مَرَاتِبِ الْاُلُوْهِيَّةِ وَالرُّبُوْبِيَّةِ
صِفَاتٍ مُتَعَدِّدَةً مُتَقَابِلَةً كَاللُّطْفِ وَالْقَهْرِ وَالرَّحْمَةِ وَالْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالسُّخْطِ وَغَيْرِهَا
وَيَجْمَعُهَا النُّعُوْتُ الْجَمَالِيَّةُ وَالْجَلَالِيَّةُ اِذْ كُلُّ مَا يَتَعَلَّقُ بِاللُّطْفِ هُوَ الْجَمَالُ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَهْرِ
هُوَ الْجَلَالُ وَلِكُلِّ جَمَالٍ اَيْضًا جَلَالٌ كَالْهَيَمَانِ الْحَاصِلِ مِنَ الْجَمَالِ الْاِلٰهِيِّ فَاِنَّهٗ عِبَارَةٌ عَنْ
انْقِهَارِ الْعَقْلِ مِنْهُ وَتَحَيُّرِهٖ فِيْهِ وَلِكُلِّ جَلَالٍ جَمَالٌ وَهُوَ اللُّطْفُ الْمَسْتُوْرُ فِي الْقَهْرِ الْاِلٰهِيِّ كَمَا
قَالَ تَعَالٰى وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا اُولِي الْاَلْبَابِ وَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
سُبْحَانَ مَنِ اتَّسَعَتْ رَحْمَتُهٗ لِاَوْلِيَائِهٖ فِيْ شِدَّةِ نِقْمَتِهٖ وَاشْتَدَّتْ نِقْمَتُهٗ لِاَعْدَائِهٖ فِيْ سَعَةِ
رَحْمَتِهٖ وَمِنْ هٰهُنَا ظَهَرَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَهٰذَا الْمَقَامُ الْبَرْزَخِيُّ بَيْنَ كُلِّ صِفَتَيْنِ مُتَقَابِلَتَيْنِ كَالذَّاتِ مَعَ صِفَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَاعْتِبَارِهَا
تَجَلٍّ مِنْ تَجَلِّيَاتِهٖ تُسَمّٰى بِالْاِسْمِ فَاِنَّ الرَّحْمٰنَ ذَاتٌ لَهَا الرَّحْمَةُ وَالْقَهَّارَ ذَاتٌ لَهَا الْقَهْرُ

ظاہر وجود مظہر الوجوب ہے اور مظاہر علم مظہر الامکان اور وہ مقید ہے ساتھ اسماے الٰہی کے اور یہ مقید ہے ساتھ اسماے کیانی کے اور اسماے واجب ہین اسلیے کہ وجود انکا ضروری ہے اور اشیا ممکن ہین اسلیے کہ وجود اور عدم وجود انکا غیر ضروری ہے انتفاء اسما کا من حیث الفاعلیہ ہے اور انتفاء اشیا کا من حیث المعلومیۃ اور مفہوم ہر ایک اسم کا اسما مین سے باہم متغائر اور مصداق ہر ایک کا واحد ہے پس حاصل یہ کہ اس دائرۂ واحدیۃ مین جہت باطن باعتبار سلب کے اور جہت ظاہر باعتبار ثبوت کے ہے جہت باطن الوہیۃ کو کہ جہت ثبوتیہ ہے قوس عروجی اور اسماے الٰہی اور اسماے وجوبی اور مظاہر وجود کہتے ہین اس قوس مین ظہور وجود واحد کا بصور اسماے الٰہی کے واقع ہوا ہے اور جہت ظاہر الوہیۃ کو کہ جہت متافیہ ہے قوس نزولی اور اسماے کیانی اور اسماے امکانی اور ظاہر علم کہتے ہین اس قوس مین ظہور علم واحد کا بصور اشیا کے واقع ہوا ہے اور اسکے قاب کو یعنے قطر کو من حیث اثبات اثنینیۃ امتیازی کے قاب قوسین اور برزخ ثانی اور برزخ صغریٰ اور مرتبہ جامعہ اثنینیہ مذکورہ کے حقیقت انسانی اور حقیقت سائر انبیا کہتے ہین اور اس کمال خفائی کا فیض اقدس نام رکھتے ہین اور اس دائرہ وجود یعنے دائرۂ واحدیہ مین قوس عروجی کو قوس ولایۃ اور قوس نزولی کو قوس نبوت کہتے ہین اسلیے کہ ولایۃ اور قرب حق اور معرفت ذات اور صفات اور اسما اور افعال حق تعالیٰ کے متعلق ہین ساتھ سیر سفر عروجی کے اور انبیا اور اخبار اور دعوت خلق کی طرف اسد تعالیٰ کے اور ہدایۃ گمراہون کی متعلق ہے ساتھ سیر سفر نزولی کے پس یہ مراتب ذاتیہ کہ مذکور ہوے داخل ذات اور قدیم ہین تقدم اور تاخر انمین فقط رتبی ہے نہ زمانی و نہ مکانی اور ذات درمیان اس علم اور مشاہدہ کے وجود عالم اور عالمیان سے مستغنی ہو اسلیے کہ حق تعالیٰ اپنے کمالات ذات اور صفات کو کہ تفصیلوار مذکور ہوے اپنے مین آپ پاتا تھا اور بمقتضا اسماے سلبی غیر مشروطی کے کہ مثل قدوس اور سلام وغیرہ اسماے سلبیہ ہین پیدا کرنے سے عالم کے غنی تھا اور ذات اور کمالات ذاتیہ اپنے تعین کہ مسمی بالاسماے والصفات ہین ساتھ جمیع مظاہر اور شیون اونکے کہ اپنی ذات مین بذاتہٖ عین اولیۃ اور باطنیۃ کے مشاہدہ فرماتا تھا اوس حالت مین کہ مندرج تھے وہ کمالات بعض اونکے بیچ بعض کے جیسے کہ اوپر مرتبہ ملکوت کے بیان مین پس جبکہ اسماے مشروطی کہ ارباب ہین واسطے ظہور مربوبات اپنے کے متقاضی اور سائل ہوئی اسلیے کہ ربط ربوبیۃ ارباب کا ساتھ مربوبات اپنے کے علم ازلی الٰہی مین ثابت تھا چنانچہ اس ربط کو فیض اقدس اور اون مربوبات کو اعیان ثابتہ کہتے ہین اور یہی تمام مراتب صفات اور اعتبارات اونکے کہ مذکور ہوے بمناسبت ذات کے قدیم کہتے ہین مثل روشنی آفتاب کے کہ آفتاب کو لازم اور اوس سے غیر منفک ہے پس چاہا حق تعالیٰ نے کہ وہی علم اجمالی اور تفصیلی کو خارج مین بھی یعنے اعیان خارجیہ حضرت آخریۃ مین اور ظاہریۃ مین بھی اوسی منوال سے مشاہدہ کیجاتا کہ مطابق ہووے اول ساتھ آخر کے اور باطن ساتھ ظاہر کے اور بعد اوسکے رجوع کرین وہ طرف اصل اپنی کے اور یہ بجز ایجاد عالم کے خصوصًا ایجاد انسان کامل کے حاصل نہین تو مراتب خارجیہ سے کوئی گمان نکرے کہ یہ ذات باری سے خارج ہوگئی ہین بلکہ مراد داخل اور خارج وغیرہ الفاظ سے مقصود تعین اور تشخص ذات مطلق کا ہے یعنے عالم بالقوہ سے بالفعل ہونے مین ذات حق تعالیٰ سے خارج نہوا مثلًا دریا مین مچھلی پیدا ہوجانے سے ذات دریا سے خارج نہین ہوجاتی ہے بلکہ دریا اسکو محیط ہو یہ مثال من کل الوجوہ مربوط نہین اسلیے کہ اگرچہ دریا محیط ہی لیکن بلحاظ خارج جسم مچھلی کا ہونا محل کے اسعوقت مین بسبب جسم مچھلی کے دریا مین خلو ہوجاویگا علاوہ اسکے جبکہ مچھلی حرکت کرتی ہے تو دریا کو بھی حرکت پیدا ہوتی ہے حالانکہ ذات مطلق مین باعث ظہور اس عالم کے کوئی خلو پیدا نہین ہوا اور نہ کوئی حرکت مثلًا روشنی آفتاب مین جو ذرات یا چھلیان بطور ہی متحرک ہون تو بسبب اس حرکت کے نور آفتاب مین کہ ان پتلیون مین ساری ہے اصلا جنبش نہوگی اسی طرح بسبب گردش افلاک

ملہ یعنے قلم اعلیٰ اور عقل اول اور روح محمدی عبارت ہے جوہر فرد سے اوسکو باعتبار خلق کے قلم اعلیٰ اور باعتبار مطلق خلق کے عقل

کہ جامع جمیع قابلیات صور قوی کا ہے جو ہر ہیولی کہتے ہین کہ ستہ یعنی شئے کی خارج مین عبارت اوسی سے ہے اور یہ جوہر ہباء قوت اور قابلیۃ محمدی ہے اور تمام قوی اور قابلیات عالم کی تفصیل اوسکی ہین اور یہ تفاصیل روح الروح کی کہ مذکور ہوئین بدون امتیاز ہر ایک کے تعین معلوم ہوتی ہین پس باعتبار اسکے کہ اوس روح الروح کو امتیازات حاصل ہوئین اوسکو شکل کل کہتے ہین او شکل مقدار کو کہتے ہین اور یہ شکل کل محمدی ہے اور تمام اشکال کہ مقدارات عالم کی ہین تفصیل شکل کل کی ہین اور باعتبار اسکے کہ روح الروح مفعول باری تعالی کا ہے بالقوۃ اوسکو احتیاج پیدا ہوئی اور احتیاج لازم جسم کی ہے اس اعتبار سے اوس روح الروح کو جسم کل کہتے ہین اور یہ جسم کل جسم محمدی ہے کہ جسم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لطیف ہے اسی واسطے معراج آپکی بالائے عرش بہ ساتھ جسم کے ہوئی ہے اور جسم مبارک آپکا اور روح مین داخل ہے اسکی واسطے آپکے جسم مبارک کا سایہ نتھا کہ سایہ لازم جسم کثیف کا ہے اور تمام اجسام عالم کے سایہ اور تفصیل جسم کل کی ہین پس یہ چہہ مراتب کہ مذکور ہوے آئینہ حقیقت محمدی کے ہین انکو عالم اور مراتب محمدی کہتے ہین کہ اجمال ہین اور تفصیل اس اجمال کی تمام مخلوقات ہین کہ تحت مین کرسی کے واقع ہین اور ان مخلوقات کو عالم خلق کہتے ہین اور آیہ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور حدیث كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اوسی مذکور کے طرف اشارہ ہے اور آدم علیہ السلام ظہور آئینہ حقیقت انسانی کے ہین اسی جگہ سے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے فصوص الحکم مین فرمایا ہے کہ حقیقت محمدی کو ہر ہر مرتبہ مین مراتب تنزلات مین سے ظہور اور تصرف خاص ہے پس اس مقام مین مرتبہ محمدی کو کہ سابق نبی اللہ موسوم ہوا تھا دو جہت پیدا ہوئین ایک جہت ظہور دوسری جہت بطون جہت بطون اُسکی عقل کل ہے کہ علم باری تعالی اور آئینہ احدیۃ ذاتیہ کا تقاضا اسجگہ بجاے احدیۃ روح الروح کے واقع ہوا ہے اور جہت ظاہر اوس روح الروح کی نفس کل ہے کہ مفعول علم باری تعالی اور آئینہ واحدیۃ کا تقاضا اسجگہ بجاے واحدیۃ روح الروح کے واقع ہوا ہے اور روح الروح بیان وحدۃ اور برزخ ان دونون جہتون کی واقع ہے پس اس وحدۃ ثالثہ مین بھی چار اعتبار پیدا ہوے جیسا کہ وحدۃ اولی مین چار اعتبارات یعنے وجود و علم و نور و شہود اعتبار کیے گئے تھے پس بجاے وجود کے اس مقام مین طبیعت کل بصورت جمیع موجودات کے واقع ہوئی ہے اور بجاے علم کے اسجگہ ہیولی یعنے جوہر ہباء ہوا ان موجودات مین ساری ہے اور بجاے نور کے یہان شکل کل اشکال موجودات مین واقع ہوئی ہے اور بجاے شہود کے اس مرتبہ مین جسم کل اجسام موجودات مین اتم شہود واقع ہوئی ہے پس یہ چارون اعتبارات روح الروح کے کہ طبیعت کل اور ہیولی اور شکل کل اور جسم کل ہین بمناسبت اون چارون اعتبارات وحدۃ اولی کے نفس کل مین ثابت کیے گئے تا کہ باعث ظہور اور تفصیل روح الروح کی ہووے پس روح الروح نے بمناسبت وحدۃ اولی کے کہ خود ظہور اوسکا تھا اوسکی واسطے تفصیل کے تقاضا کیا اور بمناسبت اعیان ثابتہ کے تفصیل پائی اور اس تفصیل کو عالم ملکوت اور عالم مثال کہتے ہین پھر اوس تفصیل کو باعتبار لحوق علم سلطی کے روح انسانی کہتے ہین اور یہ روح انسانی ظہور اور تفصیل روح محمدی کی ہے اور باعتبار لحوق علم فاعل اپنے کے ملکوت اعلی اور عالم ارواح اور خیال منفصل کہتے ہین کہ یاد حق مین مستغرق ہین اور بالکل تعلق اور تصرف اجسام کے ساتھ نہین رکھتی ہین او باعتبار لحوق مفعول علم فاعل اپنے کے ملکوت اسفل اور عالم مثال اور خیال متصل کہتے ہین کہ تعلق اور تصرف اجسام کے ساتھ رکھتے ہین حتی کہ ہر ہر نبات کے ساتھ ایک ایک فرشتہ پیدا ہوکر اوسمین بند ہوتا ہے کہ روح اوس نبات کی ہے چونکہ اس مقام مین ملکوت کا ذکر آیا مناسب معلوم ہوا کہ اوسکی بھی بیان بطریق جملہ معترضہ کے کچھ

اور ملائک تامرات اور صافات اور زاجرات اور تالیات اور مرسلات اور عاصفات اور ناشرات اور فارقات اور ملقیات ذکر
نازعات اور ناشطات اور سابحات اور سابقات اور مدبرات اور مقسمات بھی انھین سے ہین تیسرے نفوس مجردہ ہین کہ واسطے
تدبیر اجسام کے اجسام کے ساتھ تعلق رکھتے ہین انکو ملائکۂ ملکوتیہ اور ملائکۂ مدبرہ اور قلوب مجردہ اور نفوس ناطقہ کہتے
ہین تدبیر اجسام نورانیہ اور ظلمانیہ طبیعیہ اور عنصریہ بسیطہ و مرکبہ انھین سے متعلق ہے اونکے رئیس کو باعتبار کلیہ
کے نفس کل اور باعتبار ظہور اشیا کے اوسمین تفصیلوار کتاب مبین اور باعتبار عدم تغیر اور تبدل کے جو کچھ کہ اوسمین
ہے لوح محفوظ کہتے ہین ارواح ملکوتیہ مین سے اون ارواح کو کہ علویات یعنے افلاک و فلکیات مین متصرف ہین ملکوت اعلی
کہتے ہین نفس کل اور نفوس جزئیہ فلکیہ علی اختلاف طبقاتہا و صفوفہا و درجاتہا اسی ملکوت اعلی مین قیام رکھتے
ہین حاملان عرش اور خازنان کرسی اور دار و غہاے بہشت اور دوزخ اور ساکنان سدرۃ المنتہی اور مجاوران
بیت المعمور اور محرکان کواکب اور سموات اور دربانان اونکے کہ ساتھ اجسام علوی کے متعلق ہین انھین ملکوت
اعلی مین سے ہین اور جو ارواح کہ سفلیات یعنے عنصر اور عنصریات مین متصرف ہین ملکوت اسفل کہتے ہین نفوس جزئیہ
عنصریہ بسیطہ اور مرکبہ علی اختلاف طبقاتہا و صفوفہا و درجاتہا مقام ملکوت اسفل مین قیام رکھتے ہین ملائکہ بر اور
باد اور امطار اور بحار اور جبال اور اوراق اور اشجار اور حافظ بنی آدم وغیرہ اور انکے کاتب اعمال اور مدبرات و معلومات
تالیات اسمار اسمار کتاب اسرار اور عزیمت خوانان اسی قسم سے ہین حاصل یہ کہ ہر چیز پر خواہ علویات مین ہو خواہ
سفلیات مین سے بسائط مین سے ہو خواہ مرکبات مین سے ایک ایک فرشتہ موکل مقرر ہے جبتک کہ موجود ملکوتی نہو وجود
کسی جسم کا ممکن نہین چوتھا نفوس منطبعہ ہین کہ تدبیر اجسام کی بتوسط انھین ارواح کے ہوتی ہے اور انتعاش صور
جزئیہ اور کیفیات متغیرہ کا انھین کے سبب سے ہے اور انکا ارواح جاریہ بھی کہتے ہین جیسے روح سیلانی آدمی کی جو خواب مین سیر کرتی ہے
وہ یہی روح سیلانی ہے صورت اس روح کی مثل صورت آدمی کے ہے جسوقت وہ مضغہ خون مین پھونکی جاتی ہے
اس مضغہ کو مثل اپنی صورت کے کر دیتی ہے بلکہ صورت ہر فرد عالم کی مثل صورت روح منطبعہ کے ہے روح مقیم کے سبب سے آدمی
خواب مین زندہ رہتا ہے اور یہ نفوس مجردہ کے قوی ہین لسان شرع مین کتب نحو و اشارات اور اصطلاح صوفیہ مین نفوس
اور حکمت فلسفیہ مین نفوس منطبعہ کہتے ہین رئیس ان نفوس کا نفس جسم کل کا ہے نفس جسم کل اور نفوس جزئیہ فلکیہ اور
عنصریہ بسیطہ و مرکبہ علی اختلاف طبقاتہا و صفوفہا و درجاتہا اسی مقام مین قیام رکھتے ہین اقافعہ مین قول خلیفۃ اللہ
ہین اور نفوس ناطقہ خلیفہ عقول کے اور نفوس منطبعہ خلیفہ نفوس ناطقہ کے ہین پانچوان ارواح سدنہ ہین انکو خدام
اور قوی نفوس کے کہتے ہین جیسا کہ زمین مین تخم بوتے ہین اور اجزاے لطیفہ آب اور ہوا اور زمین ہر طرف سے اسکو
احاطہ کرتے ہین پس وہ تخم بسبب قوت مودعہ اپنے کے اون اجزاے لطیفہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور ایک صورت خاص
اور نظام معین کے ساتھ بتدریج زیادتی جسم اپنے کے اقطار ثلثہ مین تصرف کرتا ہے پس برگ اور ساق ظاہر ہوتے ہین اور
رفتہ رفتہ شاخ اور اوراق اور پھول اور پھل اوسمین ظاہر ہوکر آخر الامر ضعف پیدا کرتا ہے اور متلاشی ہوجاتا ہے
اسی طرح منی اور خون رحم مین والدہ کے جمع ہوتے ہین اور نفس والدہ کا تدبیر اوسکی کرتا ہے یہان تک کہ جب قلب
اور کبد اور دماغ اور دیگر اعضا ظاہر ہوتے ہین اوسوقت روح ہوائی منفوخ ہوکر صورت دیگر پیدا ہوتی ہے پس قوت
تنمیہ اور مغذیہ اور ہاضمہ اور ماسکہ اور جاذبہ اور مولدہ اور دافعہ وغیرہ ذالک یہ سب سدنہ نفوس ہین یہ پانچون
قسم بترتیب وار مذکور ہوئے بتقسیم اور بترتیب ارواح مین فرق ہے روح اعظم کی ہین واقع ہوکر تمام عالم کو گھیرتا ہے
ہین بعض اونکے اصول ہین اور بعض فروع قال القیصری قدس سرہ فی مقدمۃ شرح الفصوص

فَكُلُّ مَا فِي الْوُجُودِ مِنَ الْعَقْلِ وَالنَّفْسِ وَالْقُوَى الرُّوحَانِيَّةِ وَالْجِسْمَانِيَّةِ وَغَيْرِهَا لِأَنَّهَا
مِمَّا يَنْتَقِشُ فِيهَا الْحُكْمُ الْمَوْجُودَاتُ إِمَّا كُلُّهَا أَوْ بَعْضُهَا سَوَاءٌ كَانَتْ مُجْمَلًا أَوْ مُفَصَّلًا
وَأَقَلُّ ذَٰلِكَ انْتِقَاشُ أَحْكَامٍ عَلَيْهَا فَقَطْ انْتَهَى مُلَخَّصًا وَلِهَٰذَا قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ
دَوَاؤُكَ فِيكَ وَمَا تَشْعُرُ + وَدَاؤُكَ مِنْكَ وَمَا تُبْصِرُ + وَتَزْعُمُ أَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيرٌ + وَفِيكَ
انْطَوَى الْعَالَمُ الْأَكْبَرُ + وَأَنْتَ الْكِتَابُ الْمُبِينُ الَّذِي + بِأَحْرُفِهِ يَظْهَرُ الْمُضْمَرُ + وَقَالَ الشَّيْخُ
الْأَكْبَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ + أَنَا الْقُرْآنُ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي + وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الْأَوَانِي + فُؤَادِي
عِنْدَ مَشْهُودِي مُقِيمٌ + يُنَاجِيهِ وَعِنْدَكُمْ لِسَانِي + اسی واسطے خودشناسی اور خداشناسی کے
درمیان لازم وملزوم کی نسبت واقع ہوئی ہے اسپر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ دلالت کرتی ہے
یعنی خودشناسی سے خداشناسی حاصل ہوتی ہے اور بغیر اسکے خرط القتاد اسی واسطے حق تعالی فرماتا ہے وَفِي أَنْفُسِكُمْ
أَفَلَا تُبْصِرُونَ یعنی اپنی ذات میں ہستی ذات حق کو اور اپنی صفات میں صفات باری کو اور اپنے افعال میں افعال
الٰہی کو ملاحظہ کرو اسلیے کہ انسان نسخہ جامعہ اوراق عالم کا ہے اسی واسطے ارشاد ہوا کہ اِقْرَأْ كِتَابَكَ یعنی ہر شخص
کتاب اللہ ہے جو جامع ہے جمیع حروف مفردات ومرکبات کا بلکہ حروف مقطعات کا بھی اوّلاً چشم سر یعنے ظاہری آنکھوں سے
خوبی خطاے ظاہری کی ملاحظہ کروگے تو چشم باطن یعنی عقل کی آنکھوں سے قواے باطنی کے اوصاف واطوار کو اور
ارتباط اور عینیت جسم اور روح کی دریافت کروگے اور حکمرانی روح کی جسم پر کس استقلال کے ساتھ ہے معلوم
کروگے اور جب چشم باطن نور عرفان سے منور ہوجاویگی تو تصرف روح الروح کا بھی جمیع ارواح واجسام پر کیونکر ہے تجھ
روشن ہوجاویگا اور مثل حکمرانی روح کے جسم پر تصرف وحکومت روح الروح کی بھی جمیع مخلوق پر کیونکر ہے واضح ہوگا
اور جیسا کہ روح کو نہ داخل جسم کہسکتے ہیں نہ خارج جسم ویسا ہی روح الروح کو نہ داخل عالم کہسکتے ہیں نہ خارج عالم
یہ بھی تجھپر واضح ہوجاویگا اور جیسا کہ جسم مظہر روح کا ہے ویسا ہی تمامی مخلوقات مظاہر روح الروح کے ہیں مگر فرق
یہ ہے کہ اگرچہ قیام صورت وہیئہ اجتماعی جسم کا روح سے ہے مگر قیام مادہ جسم کا کہ عبارت اربعہ عناصر سے ہے بلکہ مادہ کل
اجسام جمیع عالم کا روح الروح سے ہے نہ روح سے بلکہ روح کا قیام بھی روح الروح کیساتھ ہے اور احوال جسمی کے آثار فقط روح
عارض ہوتے ہیں نہ روح الروح پر اور روح الروح اس سے منزہ ہے اور وجود روح الروح کا قیام بھی بذاتہ نہیں
بلکہ یہ ایک نور ہے ذات حق تعالی کا اور واسطہ ہے درمیان حق تعالی اور درمیان عالم کے یعنے حق تعالی روح ہے روح
الروح کا اور یہ جسم ہے اسکا اور روح جسم ہے روح الروح کا یعنے اجسام کی ارواح نفوس مجردہ ملکیہ ہیں اور باعث
قیام حیات اور وجود انکے اور نفوس کے ارواح عقول ہیں اور عقول کی ارواح اعیان ثابتہ ہیں اور اعیان ثابتہ کی
ارواح اسماے الٰہی ہیں اور اسماء کی روح ذات حق تعالی کی ہے درحقیقت وجود مطلق روح الروح اور قیوم تمام عالم ہے لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ پس ذات مقدس کی توجہ ظہور عالم کی طرف ہے اگر ایک آن بھی متوجہ باطن کی طرف ہوجاوے
سارا عالم نابود ہوجاویگا پس جو کچھ کہ عالم ناسوت میں واقع ہوتا ہے کون وفساد سے حتی الحرکۃ والسکون اول فیض
حق تعالی سے اسماے الٰہی کو پہنچتا ہے کہ ارباب ہیں پھر ان سے اعیان ثابتہ کو کہ مربوبات ہیں پھر بواسطہ اعیان ثابتہ
کے روح اعظم کو پھر بذریعہ اسکے تمام ارواح کو بحسب استعداد انکے اور وہاں سے بوساطت عالم مثال کے اجسام
کو پہنچتا ہے اسی جگہ سے اہل کشف کہتے ہیں کہ سانس ہر ذی روح کی حرکت ذات باری تعالی سے ہے یعنی محرک اسکا
ذات باری تعالی ہے اگرچہ روح واسطہ ہے اور مراد حرکت ذات باری تعالی سے تجلی ذاتی ہے اور ذات مقدس الآن

جمیع اجسام کے قالب انسانی کو پیدا کیا اور اوس نور کو بسبب تعلق علم مطلق باری تعالی کے روح الروح موسوم
ہوا تھا قالب انسانی میں پھونکا کما قال تعالیٰ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ آخر میں توندیم
تاکہ انسان جان اور جلا عالم کی ہووے واضح ہو کہ تسویہ عبارت ہے اون افعال متواترہ سے کہ جن سے صفت
اعتدال کی حاصل ہووے چنانچہ واسطے حصول اوس اعتدال کے طینت آدم چالیس دن خمیر کی گئی کما ورد
فی الحدیث خَمَّرْتُ طِیْنَةَ آدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یعنی طینت آدم کی خمیر ہوئی بعد
تبدیل اطوار و حالات متواترہ اربعین صباح کے لطیف و معتدل بنکر محل مستوی اور قابل روح کے ہوئی لیکن
واسطے اولاد آدم کے وہ محل نطفہ قرار پایا کما قال تعالیٰ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ
نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ یعنی جبتک کہ منی و یا نطفے میں
تعدیل و تسویہ و تصفیہ بالفعل حاصل نہو وہ محل قابل ظہور روح اور قبول عکس نور وجود کا نہیں ہوتا ہے
مانند اوس لکڑی کے کہ خشک محض و یا تر ہو کہ بعد تعدیل مزاج و ترکیب خاص کے لائق اشتعال کے ہوتا ہے
اسی طرح سے منی و یا نطفہ بھی بعد تبدیل اطوار و حالات متواترہ دفعتاً بعد خلق کے قابل قبول روح کی ہوتی
ہے مثلاً مٹی پانی سے امتزاج پا کر چالیس دن خمیر پائی اور قابل قبول روح کے ہوئی اسی طرح نطفہ مرد کا ساتھ
نطفہ عورت کے ممتزج ہو کر چالیس دن تک رحم میں نضج پایا تو علقہ بنا پھر وہ مضغہ بنا پھر وہ بعد تبدیل اطوار
و حالات متواترہ کے حد اعتدال و صفت تسویہ کی لیکر مستعد قبول روح کا ہوا تو اوس وقت ساتھ اوسکے روح
متعلق ہوتی ہے جیسا کہ آئینے میں بعد صیقل ہونے کے صورت شخص کی منعکس ہوتی ہے حاصل یہ کہ بعد افاضہ نور
وجود کے قالب مستوی میں عکس نور وجود کا حادث ہوتا ہے کہ جسکو روح سے تعبیر کرتے ہیں اور اوسمیں تصرف کو
حیات سے تعبیر کرتے ہیں اور نور وجود بقدر قابلیت اور استعداد کے ہر مظہر پر بغیر بخل کے برابر افاضہ کرتا ہے اور
اس افاضے کو نفخ روح سے استعارہ کیا گیا اسلیے کہ صورت نفخ کی نکلنا ہوا کا ہے وہاں نافخ سے منفوخ فیہ کی طرف
اور یہ ذات حق تعالی میں جائز نہیں لہذا نفخ روح سے مجازاً افاضہ اور تعلق تصرف روح کا مراد لیا گیا ہے پس فیض
وجود حق تعالی کا مثل فیض نور شمس کے بے اختیار و یا مانند فیض شخص آئینے میں کہ بسبب نور اور حدوث صورت
ہوتا ہے پس جیسا کہ اس افاضے میں اتصال اور انفصال نہیں لازم آتا ہے ویسا ہی فیضان نور وجود الہی بھی
بلا حلول و اتحاد و اتصال و انفصال کے آئینہ قالب میں سبب ظہور صورت روح کا ہوتا ہے نہ مثل فیضان باران
کے جو ابر سے جدا ہو کر اشیا میں پہونچتا ہے کہ جس سے اتصال و انفصال لازم آتا ہے بلکہ فیض نور وجود مطلق کا
مثال فیض نور شمس و فیض شخص سے بھی منزہ ہے پس حاصل یہ کہ جبکہ وہ روح تارک سر آدمی سے پھونکی گئی
اور تمام قالب میں پہونچی اوس حالت میں کہ قالب عناصر اربعہ سے مرکب اور مستوی تھا بسبب صحبت اوس
روح کے ہر عنصر نے بصفات جداگانہ ظہور کیا پس خاک بصفات گوشت اور پوست اور استخوان اور دل اور
گردہ اور جگر اور رگ و پی اور ودہ اور موی اور مانند اونکے مبدل ہوئی اور آب بصفات لعاب اور آب
بینی اور پسینہ اور آنسو و مانند اونکے اور ہوا بصفات خون اور چھینک اور فربہی اور آماس اور لرزہ اور
مانند اونکے اور آتش بصفات اشتہائے طعام اور شراب اور ہاضمہ اور سرکشی اور مانند اونکے مبدل ہوئی
اور ایسا ہی روح لطیف علوی نے بھی بصحبت اجسام کثیفہ کے صفات سفلی اور تعلق ماسوی اللہ پیدا کی اور
نام اوسکا روح سفلی اور نفس رکھا گیا پس وہی روح بجز دو پہنچنے کے گردن تک روح جسمانی اور گلو تک روح

اور اولیا کو جمیع علوم باطنی قلب مین اسی حیثیت سے بطریق حواس خمسۂ باطنی کے بالہام و تجلی ربانی دیا بواسطۂ ملائکہ
کے بدون تعلیم و تعلم کے حاصل ہوتے ہین علوم ظاہری بہ نسبت علوم باطنی کے بہت قلیل ہین اور اگر کسی طالب خدا کو یہ علوم
بطریق ذوق یا بدلائل عقلی کے حاصل نہون تو چاہیے کہ اوسپر ایمان لاوے اور تصدیق کرے اور انکار نکرے تاکہ ان تینون درجے
کشف اور برہان اور تقلید سے محروم نرہے اور قلب کو قوت معرفت جمیع علوم ظاہری اور باطنی اور تمامی مصنوعات کی
ہے باوجود اسکے کہ وہ قسمت پذیر نہین بلکہ تمامی عالم قلب انسانی مین ایسا ہے جیسے کہ ایک خردل لق و دق صحرا مین اور
ایک قطرہ بحر قلزم مین اسی سبب سے انسان کو شرف ہے واضح ہو کہ وسعت کبھی اوس وسعت کو مراد لیتے ہین جو بتعبیر
احاطے کے ہو پس اس معنی مین معنی جزئی بھی وسعت رکھتے ہین اپنی کلی کے نہ صفت کلی اپنے کی جیسا کہ زید ایک
جزئی ہے جزئیات انسان مین سے وسعت معنی انسانکے رکھتا ہے نہ صفت کلی اپنی کی کہ انسان ہے پس اسی جگہ سے
معنی حدیث الکین کیسعنی قلب عبدی المؤمن مین فہم کرنا چاہیے اور یہ بنظر تنزل اور تعین روح اعظم کے ہے ورنہ وجود
کو بیچ صورت ہر شاہ کے لیاقت اتانی ہے کہ مین اناالمطلق ہے جیسا کہ قرب فرائض اور نوافل مین ظاہر ہے اسی وجہ سے
حدیث مین وارد ہے کہ الحق ینطق علی لسان عمر بن الخطاب کہ ذات فاروق مین ذات حق تعالیٰ کی مشغول
ہے اور بھی دوسری حدیث مین وارد ہے کہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ الخ ہے پس
درحقیقت ہر انا مین انانیت اوسکی ہے اسی جگہ سے فرمایا حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے طلبتہ فی الصغر
کے جدلۃ لہ فلاقی ہیا اور کبھی وسعت کو معنی مین احاطہ کلی کے استعمال کرتے ہین جیسا کہ کلی اپنے جزئیات کو
محیط ہے مثلاً مطلق انسان اپنے مقیدات کو محیط ہے اور کبھی استعمال کرتے ہین وسعت کو معنی
مین احاطہ ہیولی اور واحد کے جیسا کہ ہیولی محیط ہے اپنے صور اعتباریہ کو اور واحد محیط ہے
تمام اعداد کو اور کبھی وسعت کو معنی مین احاطہ مشتق کے اپنی شان کو بولتے ہین جیسا کہ احاطہ زید کے نوم اور یقظہ
اور قیام اور قعود وغیرہ کو اور احاطہ جسم کی سطح کو اور احاطہ سطح کے خطوط کو اور احاطہ خط کے نقطون کو اور احاطہ
وجود مطلق کے اپنے شیون کو اور کبھی وسعت کو معنی مین ظرفیت کے لیتے ہین یہ معنی درمیان وجود حقیقی اور ممکنات کے
متنفی ہین حاصل یہ کہ انسان کامل باعتبار جامعیت قالب مظہر اسم اعظم اللہ کا ہو کر مستحق خلافت کا ہوا اسلیے کہ وہ
جان عالم اور خلاصہ جمیع موجودات کا ہے اور مقصود اقصیٰ نزول حق تعالیٰ سے یہی انسان کامل ہے یعنی خاتم الانبیا صلی اللہ
علیہ وسلم اور باعتبار قابلیت اور استعداد انسانکے تمام موجودات انسان مین ثابت ہین اسلیے کہ تمام موجودات
دو قسم پر ہین روحانی اور جسمانی خلاصہ موجودات جسمانی سے قالب انسانکا ظاہر ہوا اور خلاصہ موجودات روحانی
سے جان انسانکی ظاہر ہوئی اور جامعیت سے ان دونون کے ایسی ایک یافت پیدا ہوئی کہ انانیت انسانکی عبارت
اسی یافت سے ہے اور یہ یافت قبل اتصال روح اور جسم کے نہ روح مین تھی نہ جسم مین اور اجتماع سے ان دونون کے
ایسی ایک انانیت ظاہر ہوئی کہ جامع جمیع موجودات کی ہے اور اشارت انانیت کی نہ فقط روح کی طرف ہو سکتی ہے
و نہ خاص جسم کی طرف بلکہ انانیت سے اشارہ اوس مرتبے کی طرف ہے کہ قابلیت ثبوت اتصاف باعتبار نزول اور
علو کے اور سلب اتصال باعتبار عروج کے رکھتا ہو اگرچہ تمام مراتب اوس مرتبے مین اعتدال کے ساتھ ہو وین جیسا کہ
رفیع الدرجات مین ہین وہ آئینہ رفیع الدرجات کا ہوگا اور رفیع الدرجات کو اپنے مین پاویگا کہ خود برزخ ہے درمیان
نزول اور عروج کے اور اگر بمناسبت نزول کے عروج کو تمام کرے گا اور بتوجہ تمام طرف اصل اپنے کے رجوع کریگا
اور مقیدات کو اپنے نظر سے اٹھا دیگا اور شعور ان تعینات کا بالکلیہ فانی کرے گا اور ذات اور صفات اور افعال ...

وصول الی اللہ کے ہین اور مقصود ہذا ور کتاب فصوص الحکم خود ذکر او ر فکر اور شغل اور مراقبے مین داخل ہین گو بطریق سلاسل کے شوق طالب صادق کے لیے درباب معرفت اور وصال اور فنا کے یہ دونون اکسیر اعظم ہین گویا فی زماننا طالب کے لیے یہ اصول جدیدہ ہین بشرط عمل کے اوسپر علاوہ اسکے بعض اذکار اور اشغال اور مراقبات بطریق اختصار حسب سلاسل کے بھی ہم ذکر کرتے ہین تا کہ سالک حتی الامکان اوسپر بھی عمل کرین اور یہ مشتمل شات مقدمہ پر ہے **پہلا مراقبہ** عقائد کے بیان مین کیونکہ بدون عقائد صحیحہ کے کوئی عبادت وغیرہ اعمال حسنہ مین سے درست نہین واضح ہو کہ علماء امت محمدی کے تین گروہ ہین اصحاب حدیث اور فقہا اور صوفیہ کرام لیکن اصحاب حدیث پس اونھون نے کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ساتھ تمسک کیا ہے کیونکہ یہ دونون اساس اور بنیاد دین اور اسلام کے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا پس مشغول ہوئے یہ لوگ سننے اور نقل کرنے اور لکھنے اور تمیز کرنے مین درمیان احادیث صحیح اور سقیم اور آحاد اور مشہور اور متواتر کے اور مطابقت کرنے مین احادیث کے ساتھ کتاب اللہ کے کیونکہ رسول علیہ السلام نے فرمایا اِذَا رُوِيَ لَكُمْ عَنِّي حَدِيْثٌ فَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ وَافَقَهُ فَاقْبَلُوْهُ وَاِلَّا فَرُدُّوْهُ پس یہ طائفہ اہل حدیث نگاہبانان دین محمدی ہین ولیکن فقہا نے کہ ائمہ دین متین محمدی ہین بعد استیفاے علوم احادیث کے فہم اور استنباط احکام مین کتاب اور احادیث سے اور دریافت کرنے مین حقائق کتاب اور احادیث اور اجماع امت کے دقائق نظر کے ساتھ ترتیب و تبیین احکام اور حدود دین اسلام کے اور تمیز کرنے مین درمیان ناسخ اور منسوخ اور مطلق اور مقید اور مجمل اور مفسر اور خاص اور عام اور محکم اور متشابہ وغیرہ کی اہل حدیث سے بڑھکر دوسری خصوصیت اور فضیلت بھی حاصل کی ہے پس یہ طائفہ حکام دین متین اور ائمہ شرع مبین اور اساطین اسلام ہین خصوصًا ائمہ اربعہ مجتہدین اور اجتہاد انکا ایک اصل ہے اصول اربعہ شریعت محمدیہ مین سے ولیکن طائفہ صوفیہ کرام پس یہ ان دونون طائفہ متذکرہ بالا کے اعتقادات کے ساتھ اور اونکے علوم کے قبول کرنے مین متفق ہین اور کسی طرح کی مخالفت نہین رکھتے ہین اور اون احکام مین کہ وہ دونون طائفہ اتفاق رکھتے ہین حضرات صوفیہ بھی اونکے اجماع کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین اور اون احکام مین جو وہ دونون اختلاف رکھتے ہین حضرات صوفیہ اون احکام مین سے جو احسن اور اولی ہے اخذ کرتے ہین کما قال اللہ تعالی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اسی جگہ سے کہتے ہین کہ اَلطَّرِيْقَةُ كُلُّهَا الشَّرِيْعَةُ لَا غَيْرُهَا اور اختلاف انکا مسائل فروع مین رحمت ہے کما قال علیہ الصلوۃ والسلام اِخْتِلَافُ الْعُلَمَآءِ رَحْمَةٌ بعض نے پوچھا کہ جنکے اختلاف مین رحمت ہے وہ کونسے علما ہین فقال هُمُ الْمُتَمَسِّكُوْنَ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْمُجْتَهِدُوْنَ فِيْ مُتَابَعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلْمُقْتَدُوْنَ بِالصَّحَابَةِ پس فروع دین مین اختلاف رحمت ہو اور اصول دین مین بدعت اور ضلالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین تہتر اور چند گروہ ہونگے اون مین سے ایک گروہ جنتی ہو گا صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کونسا گروہ ہے آپنے فرمایا کہ وہ اہل سنت وجماعت ہین جاننا چاہیے طالب کہ ان تینون گروہ نے کہ اہل سنت وجماعت ہین اجماع کیا ہے اسبات پر کہ حق تعالی واحد حقیقی ہے اور آپ ہی آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمامی اشیا اوسکے پیدا کرنے کے سبب سے موجود ہین اور اشیا اپنے وجود اور بقا مین اوسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور اوسکا کوئی شریک اور ضد اور ند اور شبہ اور مثل نہین یہ سب واحد عددی مین گنجایش رکھتے ہین واحد حقیقی مین اور حق تعالی جسم نہین کیونکہ جسم دو جز یا زیادہ سے مرکب ہو اور حق تعالی بسیط محض ہے اور حق تعالی جوہر نہین کہ جوہر متحیز ہے اور حق تعالی اس سے منزہ ہے اور حق تعالی

اور نفس اور سمیع اور بصیر وغیرہ ذکر کیا ہے اور اوسکو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور اوسکو رسول علیہ السلام نے بھی صحیح کہا
حق تعالی کے لیے ثابت ہین بغیر تمثیل اور تشبیہ اور تاویل کے اور صفت استوا علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اوسکی
مجهول اور ایمان اوسپر واجب ہے اور سوال اوسمین بدعت ہے اور مذہب انکا صفت نزول حق تعالی مین سماے
دنیا پر اسی طریق پر ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل الرب بعد نصف اللیل الی السماء
الدنیا فیقول ہل من داع فاستجیب لہ وہل من سائل فاعطی سؤالہ وہل من مستغفر
فاغفر لہ اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ قرآن مجید کلام حق تعالی کا ہے اور کلام خدا کا قدیم ہے مخلوق
اور حادث نہین اور لکھا گیا ہے مصاحف مین پڑھا جاتا ہے ہماری زبان سے اور محفوظ ہے ہمارے دلون مین اور
کسی محل مین وہ حال نہین اور اجماع کیا ہے اونھون نے اوپر جواز رویت حق تعالی کے چشم سر سے بہشت مین اس مسئلے
مین معتزلہ اور خوارج اور زیدیہ کا خلاف ہے کیونکہ رویت سے وہ منکر ہین اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ اقرار
کرنا اور ایمان لانا اون چیزون پر کہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور جو کچھ کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے خبر
دی ہے بہشت اور دوزخ اور لوح محفوظ اور قلم اور حوض اور صراط اور شفاعت اور میزان اور رؤیا اور قصور اور عذاب
قبر اور سوال منکر و نکیر اور بعث بعد موت سے واجب ہے اور یہی اقرار کرنا اور ایمان لانا اسبات پر کہ بہشت اور دوزخ
دونون ہمیشہ باقی رہینگی اور فانی نہونگی اور اہل بہشت ہمیشہ بہشت مین متنعم اور اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ مین معذب بلا انقطاع
تک رہینگے واجب ہے اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ حق تعالی خالق افعال عباد کا ہے جیسے خالق انکی ذوات کا
ہے قال اللہ تعالی واللہ خلقکم وما تعملون پس پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہ صفت بھی خاص حق تعالی کی
لیے ہے اور طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کرے پس سارے ممکن خواہ جواہر ہون خواہ اعراض خواہ بندگی
کا ہو یا اختیاری سب کے سب مخلوق اوس خالق کے ہین بندہ خالق نہین اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا اسی واسطے نبی علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہماری امت مین فرقہ قدریہ مجوس ہین ولیکن بندے کاسب ہین اور حق تعالی نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو اپنے
کام کا پردہ کر رکھا ہے اور جملہ خلائق اپنے آجال سے مرتے ہین اور طاعت اور معصیت اور ایمان اور کفر تمامی حق تعالی کی
قضا و قدر سے ہین ولیکن حق تعالی کفر اور معصیت عباد پر راضی نہین اور حق تعالی پر کسی کی حجت نہین اور نماز ہر مسلمان کے
پیچھے جائز ہے خواہ نیک کار ہو یا بدکار اور کسی پر قطعی بہشتی ہونیکا حکم نہین کر سکتے ہین بواسطہ حسنات اور خیرات کے
اگرچہ بہت ہون اور نہ کسی پر دوزخی ہونیکا حکم کر سکتے ہین بواسطہ شرور اور سیئات کے اگرچہ کثیر ہون اور ایمان لانا ہی
اسبات پر کہ تمامی انبیا اور رسل علیہ السلام اور تمامی کتب منزل حق ہین اور تمامی انبیا اور رسل تمامی خلائق سے افضل ہین اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہین اور حق تعالی نے پیغمبری آپ پر ختم کی ہے اور معراج حضرت خاتم الرسالۃ والنبوۃ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اونکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد تک اور وہان سے ساتوین آسمان پر
اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہے اور تمامی کتب اور صحائف آسمانی جو تمامی رسولون اور انبیا علیہم السلام پر نازل
ہوئی ہین حق ہین بلا لحاظ تعداد اور تعیین انبیا اور رسل اور کتابون اور صحیفون کے کیونکہ تعیین انکا دلیل قطعی سے ثابت نہین
ہوا ہے اور ایمان لانا چاہیے اسبات پر کہ فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین گناہون سے اور نہ مرد ہین اور نہ عورت
اور نہ مشغول طرف کھانے اور پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کو ہین اور اوٹھانے والے عرش کے اور جس کام پر مقرر کیے گئے ہین
اوسی پر قائم ہین اور رسل اور انبیا اور فرشتے اور اولیا باوجود اسکے بہترین مخلوق اور مقرب درگاہ الٰہی کے ہین
وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اس مقدمے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے ہین مگر جسقدر

رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اونکے ساتھ بغض اور خفگی رکھتا ہے قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ یعنے تاکہ اللہ تعالی غصے مین ڈالے اونکے سبب سے کافرونکو صحابہ
یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور
قرآن کے سوا ایمان کی اور متواتر چیزون پر ایمان کا لانا ممکن نہوگا جیسے کہ فرقہ روافض و خوارج وغیرہ ہین کہ خلاف
اجماع صحابہ کرام کے اعتقاد رکھتے ہین اور اصحاب کرام کو ایذا دیتے ہین اور رنج پونہچاتے ہین نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد
پس یہی ہے خلاصہ عقائد فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا جو بطریق اختصار کے مذکور ہوا جاننا چاہیے کہ بنا مسلمانی کی
پانچ چیز ظاہر اور پانچ چیز باطن پر ہے اور پانچ چیز ظاہر کلمۂ طیبہ اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ مال اور حج خانۂ کعبہ
ہین اور پانچ چیز باطن مراقبہ اور مشاہدہ اور معائنہ اور مکاشفہ اور مناسبہ ہین انکو عارف جانتے ہین لیکن کلمہ
پس زبان سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ کہنا اور دل سے اوسکی تصدیق کرنا جس سے آدمی مومن ہوتا
ہے اور انتہا اسکی وحدۃ الوجود کے مشاہدے مین مستغرق اور اپنی خودی سے خلاص اور فنا ہوجانا اصطلاح
کو جد معرفت کرے اور مرتبہ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا مشاہدہ ہو جسکو توحید ذاتی بھی کہتے ہین و لیکن نماز پس وہ
تین قسم پر ہے نماز عام اور نماز خاص اور نماز خاص الخاص نماز عام کی وہ ہے کہ نمازی جانتا ہے کہ یہ نماز مجھ پر
فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل اور اسکو اوقات مقررہ مین اور نماز خاص کی وہ ہے کہ وہ خطرات نفسانی کو
دور کر کے حضور دل کے ساتھ نماز پڑھتا ہے کما قیل لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِحُضُورِ الْقَلْبِ اور نماز خاص الخاص کی وہ ہے کہ نمازی
ماسوی اللہ کو حرام کرتا ہے اپنے پر یہ نماز عاشقون کی ہے اونھون نے دنیا سے وضو کیا اور آخرت سے غسل کرڈالا اور
اپنے نفس کو قربانی کیا اور دریائے فنا مین غوطہ لگایا اور اپنے وجود کو ترک کیا مثنوی نماز زاہدان سجدہ و سجود است
نماز عاشقان ترک وجود است ۔ قیام و قعدہ و تکبیر و نیت ۔ ہمہ پوست در عین معیت ۔ اس مقام مین سوائے ذات
مطلق باقی کے سب چیز فانی ہوجاتی ہے الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ اسی عبارت سے اسی جگہ سے حضرات صوفیہ
کرام فرماتے ہین اَلْمُصَلِّيْ مُنَاجٍ لِلّٰهِ وَالْقُرْبُ وَصْلٌ ان اسرار سے وہ شخص واقف ہوگا جو مقام فنا الفنا مین پونہچا
ہو ورنہ خطرا القتادہ ہے و لیکن روزہ پس وہ بھی تین قسم پر ہے روزۂ عام روزۂ خاص روزۂ خاص الخاص
روزہ عام کا عبارت ہے امساک طعام صبح سے شام تک یہ شریعت ہے اور روزہ خاص کا عبارت ہے نگاہ رکھنے
سے اپنی زبان کو گویائی اور شنوائی اور بینائی ماسوی اللہ سے اور روزہ خاص الخاص کا وہ ہے کہ سالک اپنے دل مین
ماسوی اللہ اور آسایش وغیرہ کو جگہ نہ دیوے اور بغیر یاد معشوق کے وقت ضائع نکرے یہی ہے صوم حقیقی و لیکن
زکوٰۃ پس یہ بھی تین قسم پر ہے زکوٰۃ عام اور زکوٰۃ خاص اور زکوٰۃ خاص الخاص زکوٰۃ عام کی وہ ہے کہ اپنے مال حلال سے
اگر چالیس درم سوائے اخراجات طعام و لباس وغیرہ خانگی کے بعد حولان حول کے بچ گیا ہو اور قرض کسی کا نہ
ہو ایک درم مسکین وغیرہ کو جو مستحق زکوٰۃ کے ہے دیوے اور زکوٰۃ خاص کی وہ ہے کہ حقوق اربعہ عناصر کے ادا کرے
اور آئندہ صفحے مین انشاء اللہ تعالی خواص عناصر کو ہم بیان کرینگے اور زکوٰۃ خاص الخاص کی وہ ہے کہ سالک
خدا کی راہ مین اپنے کو دیڈالے اور اپنی خودی گم کرے پس یہی زکوٰۃ حقیقی ہے مَنْ عَشِقَنِيْ قَتَلْتُهٗ وَمَنْ قَتَلْتُهٗ فَأَنَا دِيَتُهٗ و لیکن حج
پس وہ بھی تین قسم پر ہے حج عام اور حج خاص اور حج خاص الخاص حج عام وہ ہے کہ طواف خانۂ کعبے کا کرے
اور مناسک حج ادا کرے اور حج خاص کا وہ ہے کہ اپنے کعبے کو کہ دل اپنا ہے اور ہمیشہ اپنے کو لوث ماسوی
اللہ اور کدورت اور غیریت اور کثرت سے پاک کرے بیت دل خانۂ خداست کہ دور و کردہ جا صنم ہے یا رب

بوقت حضور نفس ذکر کے مخصوص شو تا بیت یار سایان روے در مخلوق • پشت بر قبلہ میکنند نماز • پس یہ جو چار
ورد جو بیاں کیے گئے طریق کلی کے ہیں اسکے جزئیات بہت ہیں سالک زیرک اسپر ہر ہر عبادت مالی و بدنی
کو قیاس کر لے سکتا ہے واضح ہو کہ تمامی اساطین حکما نے مشکوٰۃ نبوت انبیا علی نبینا و علیہم السلام سے حکمت کو اخذ کیا
ہے چنانچہ تواس رسالہ افلاطون میں مذکور ہے کہ میں نے اپنے اُستاد سقراط سے سنا ہے کہ وہ فیثاغورس سے اپنے استاد
فیثاغورس سے کہ جو حکیم کسی نبی کے احکام و جو بیہ میں سے کسی حکم کو ترک کرے تو وہ زندیق ہے حکیم نہیں ہے - اور یہی
اونہیں حکما سے مشہور ہے کہ علم جزئیات کا کلیات سے اور علم کلیات کا مبادی عالیہ سے اور علم مبادی عالیہ کا حضرت
مبدا اعلیٰ سے اخذ کرتے ہیں اور یہی روح قدس توسط ہے درمیان حضرات انبیا اور حضرت مبدأ جل و علیٰ کے لیکن بعد
انقراض قرون افلاطونی کے بعض تلامذہ ارسطو باتباع عقل ناقص کے ملحد ہو گئے اور رفتہ رفتہ اسی سے فلاسفہ
بدنام ہو گئے - اور حکمت مشائیہ طبعیہ اور الٰہیہ کہ بالفعل درس میں ہے نسبت اوسکی ساتھ اساطین حکما سے فلاسفہ کی
مثل نسبت علم کلام اسلامیہ کے ہے کہ افادات میں سے حکمت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جبکہ بنا اوسکا
فلاسفہ مشہورہ کی عقل ناقص پر ہے اوسکے رد میں حکمائے اسلامیہ نے بھی بطریق عقل کے کلام کیا ہے دوسرا مراقبہ اذکار
اور اشغال اور مراقبات بطریق سلسلہ علیہ قادریہ کے بیان میں آنا مراس طریقے کے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم
سیدنا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ولادت باسعادت آنحضرت کی سنہ چار سو اکہتر ہجری میں
ہے اور وفات شریف آپکی سنہ پانسو اکسٹھ ہجری میں اور عمر مبارک آپکی نوّے برس کی تھی اور بیت ؎ سنینش کامل و عاشق تولد
وصالش دان ز معشوق الٰہی • جو مشتمل تاریخ تولد اور سال عمر اور وفات شریف ہے مشہور اور معروف ہے اس
طریقے میں اوّلاً ذکر جہر یہ تلقین فرماتے ہیں مراد جہر سے جہر مفرط نہیں اس تقریر سے ذکر جہر مخالف حدیث کا نہوا جو حضرت
ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ بہرے اور غائب کو
نہیں پکارتے ہو اور تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمہاری رگ جان سے
قریب تر ہے بیت ؎ اتصالی بی تکیف بے قیاس • ہست رب الناس را با جان ناس • منجملہ ذکر جہری کے ذکر کلمہ نفی
و اثبات کا ہے اور وہ ذکر لا الٰہ الا اللہ کا ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ ذاکر بطور نماز کے دو زانو رو بقبلہ بیٹھے
اور اپنی آنکھیں بند کرے اور لا کو گویا کہ اوسکو اپنی ناف سے نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک
پہنچے اور الٰہ کو گویا کہ اوسکو دماغ کی جہت سے نکالتا ہے پھر الا اللہ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور
محبوبیت اور مقصودیت اور وجود کی نفی غیر حق تعالیٰ سے ملاحظہ کرے اور اوسکے اثبات کا حق تعالیٰ کی ذات مقدس میں
خیال کرے لیکن یہ ملاحظہ اور قصد حسب حال ذاکرین کے ہے مبتدی محبوبیۃ اور متوسط مقصودیۃ اور منتہی وجود کی
نفی غیر حق تعالیٰ سے اور اثبات اوسکا ذات مقدس حق تعالیٰ میں کرے بیت ؎ تا بجاروب لا نروبی راہ • نرسی در سرای الا اللہ
• اور منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے اور وہ اسم مبارک اللہ ہے خواہ ایک ضربی ہو طریقہ اوسکا یون ہے
کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونو کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے
یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آ جاوے پھر بار دیگر اسی طرح ذکر کرے جہانتک ہو سکے خواہ ذکر دو ضربی
ہو اوسکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر قبلہ رو بیٹھے اور جلالہ یعنے اسم ذات کو ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری
بار دل میں ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل ذکر کیا کرے اور مناسب ہے کہ ضرب قلبی قوت اور سختی کے ساتھ
ہو تا کہ دل پاش پاش ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے اور پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو خواہ ذکر سہ ضربی ہو اسکا

لیکن جامع اقسام کثیرہ کا ایک ہی امر ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی کلمہ یا کوئی آیت آیات قرآنی میں سے سالک ترے
مثلاً کہے کہ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ یا پڑھے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یا کہے أَيْنَمَا تُوَلُّوا
فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ و یا أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ و یا نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ و یا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
مُحِيطٌ و یا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ و یا هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کہے اور انکے معانی
فہمید کے ساتھ کہے اور دل میں خیال کرے کہ خدا کو نگراں ہے اور اسکے تحقق اور ثبوت کی کیا صورت ہے اور اسی صورت پر
خاطر جمع کرے اس طرح پر کہ اوسمیں ڈوب جاوے اور سوائے اوسکے اور خطرہ نہ آوے اور اوسمیں استغراق پیدا کرے پس
یہ مراقبا واسطے تعلق قلب کے لیے حق تعالیٰ کے ساتھ بہت مفید ہیں اور طریقہ قادریہ میں اور ایک مراقبہ ہے جو قطع علائق
اور بے خودی اور فنا کے لیے مفید ہے اور وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کہ سالک کہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ
رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور سالک اپنے کو آپ تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جسکو زمین اوڑاتی
ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور ہیئت اور شکل مٹ گئی اور اسم کو باقی اور موجود خیال
کرے اور اس تصور میں دیر تک قائم رہے تو یہ موت اور سکر اور فنا کو بہت مفید ہے اور ایسے ہی مراقبہ آیت إِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ
مفید موت اور فنا کا ہے رسول علیہ السلام نے دو چیز پر ترغیب دلائی ہے ایک ذکر جو زبان سے بولا جاوے دوسری
فکر کہ مراد اوس سے مراقبہ ہے بعض مشائخ قادریہ نے واسطے کشف وقائع آیندہ کے یہ کہ مجرب ہے فرمایا ہے کہ طالب
خلوت میں اعتکاف کرے اور غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کلام مصحف اپنی داہنے
طرف اور بائیں طرف اور سامنے اور پیچھے رکھے اور حق تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو مجھے
اوپر ظاہر کر دے اور اسم ذات کا ذکر بدون آنکھ بند کرنے کے شروع کرے تو ایک بار داہنے مصحف پر اور ایک بار
بائیں مصحف پر اور ایکبار پیچھے مصحف پر اور ایکبار سامنے مصحف پر ضرب لگاوے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشایش اور نور کو پاوے
اور خلوت کے ساتھ سات دن تک اوس پر مداومت کرے تو البتہ اوس پر کشف حال ہوگا کہ مجرب ہے لیکن اسمیں ایک شرط کی
سوا ادبی ہے اور بعض نے اس طرح میں کہا ہے کہ طالب اعتکاف میں بیٹھے اور غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور خوشبو
لگاوے اور مصلے پر بیٹھے بدون مصحف کے اور يَا عَلِيْمُ يَا مُبِيْنُ يَا خَبِيْرُ کہے اور ضرب لگاوے جیسے کہ ایک ضربی
میں مذکور ہوا ہے و یا سہ ضربی میں اور مشائخ قادریہ قدس سرہم نے کشف ارواح کے لیے فرمایا ہے کہ طالب بشروط
مذکورہ کے ساتھ داہنے طرف سُبُّوْحٌ کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف قُدُّوْسٌ کی اور آسمان کی طرف رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ
کی اور قلب میں وَالرُّوْحِ کی ضرب لگاوے یہ بھی مجرب ہے اور اونھوں نے امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے لیے شروط
مذکورہ کے ساتھ کہا ہے کہ طالب تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اوسکے لیے مقرر ہے اور داہنے طرف يَا حَيُّ کی ضرب و یا
اور بائیں طرف يَا وَهَّابُ کی ضرب لگاوے اسی طرح ہزار بار کرے اور واسطے انشراح خاطر اور دفع بلا کے لیے یہ نحو
کہا ہے کہ اَللّٰهُ کی ضرب قلب میں لگاوے اور لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ کی ایسی ضرب لگاوے جیسے کہ نفی اور اثبات میں بیان
کیا گیا ہے اور اَلْحَيُّ کی ضرب داہنے طرف اور اَلْقَيُّوْمُ کی ضرب بائیں طرف لگاوے اور بعضی اونھوں نے واسطے
شفا بیماری اور دفع گرسنگی اور کشایش رزق اور مغلوبی دشمن کے لیے فرمایا ہے کہ شفا بیماری کے لیے يَا شَافِيْ اور
دفع گرسنگی کے لیے يَا صَمَدُ اور کشایش رزق کے لیے يَا رَزَّاقُ اور مغلوبی دشمن کے لیے يَا مُمِيْتُ یا مناسب
اسکے اسماء حسنیٰ میں سے دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے جیسے کہ سابق مذکور ہوا اور آنحہ ہو کرتا

میانہ چال چلتا ہے تو ہر قدم مین اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہے اور اگر جلدی چلتا ہے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور اگر آہستہ چلتا ہے تو داہنے قدم رکھتے وقت لَآ کہے اور بائین قدم رکھتے وقت اِلٰہَ کہے پھر داہنے قدم رکھتے وقت اِلَّا کہے اور بائین قدم رکھتے وقت اَللّٰہُ کہے اس کتاب کے مترجم فصوص الحکم کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ہر چال مین اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہے تاکہ ذاکر ایک ہی چال پر عادی ہوجاوے اور دل اوسکا پراگندہ نہو منجملہ ذکرکے اونکے یہان اثبات مجرد ہے یعنے اسم مبارک اَللّٰہُ کا ذکر کرے بدون نفی واثبات وغیرہ کے یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نتھا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ و یا اونکے قریب العصر والون نے نکالا ہے لیکن ذکر نفی واثبات سلوک کے لیے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذبہ کے لیے مفید تر اور طریقہ ذکر اثبات مجرد کا یون ہے کہ اَللّٰہُ کی لفظ مبارک کو سالک اپنے ناف سے لبشدت تمام نکالے اور کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ کی جھلی تک پونہچے حبس دم کے ساتھہ اور رفتہ رفتہ حبس دم زیادہ کرتا جاوے جہانتک ہوسکے بعض ایکدم مین اسکو ہزار بار تک پونہچاتے ہین اور بعض نفی واثبات کو ایک دم مین دو سو بار تک پونہچاتے ہین دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا توجہ اور مراقبہ معنی بیچون اور بیچگون اور بےشبہ اور بےنمون کا ہے اور اونکے یہان طریقہ مراقبے کا جیسے کہ بعض نے لکھا ہے یہ ہے کہ ناف کے نیچے تھوڑا سا دم کو بند کرے اور اپنے جمیع حواس مدرکہ کے ساتھہ اوس معنی بسیط کے طرف متوجہ ہووے جسکو ہر شخص اللہ بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے جدا کرسکین پس طالب کو چاہیے ایسی کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اوسکے طرف متوجہ ہووے اور جن لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہوسکتا ہے تو بعض مشائخ ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہین جسکا طریقہ یون ہے کہ ہمیشہ دل سے کہا کرے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے اور مین تیرے ماسوا کے بیزار ہون دنیا ما سوا اوسکے اور کوئی دعا ہو اور بعض مشائخ شخص مذکور کو خلا محیط یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تاکہ طالب اس تخیل سے بتدریج توجہ مذکور کی طرف پونہچ جاوے تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پونہچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھہ یہ راہ سب راہون سے اقرب ہے بشرطیکہ مرشد کامل مکمل ہووے کیونکہ مرید مین اگر قابلیت ہو تو اوسکی مزید محبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اول اگر ہوسکے اللہ ہی کے ساتھہ صحبت رکھو یہ اگر تم سے نہوسکے تو اون لوگون کے ساتھہ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھہ صحبت رکھتے ہین یعنے پہلے کمال بیداری اور ہوشیاری سے حق تعالی کا سامنا کرنا چاہیے تاکہ ایک پرتو تجلی ذاتی کے طفیل سے تعلق کونین سے خلاصی حاصل ہووے اور اگر بسبب عدم استعداد اوسکے یہ نہوسکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پونہچانا چاہیے جو تجلی ذاتی سے مشرف ہوئے ہین وہ اپنے نفوس اور علائق ماسوی اللہ سے نجات پاگئے ہین اور آیہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ سے اسی کے طرف اشارہ ہے اور مرشد کامل کی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت سے حاصل نہین ہوسکتا ہے لیکن مرشد کامل کہ ایک نعمت عظمی ہے اس زمانے مین صورت عنقا کی رکھتا ہے اوسکے تلاش مین تضییع اوقات ہے بہتر یہ ہے کہ طالب اپنے تئین پہلے ہی ہوشیاری اور اخلاص کے ساتھہ حق تعالی کا سامنا کر دے اسصورت مین وہی خود مربی اوسکا ہوجاتا ہے اور رابطہ مرشد کا اوس شرط کے ساتھہ مفید ہے کہ مرشد کامل مکمل ہو اور صاحب فنا و بقا ہو اور قوی التوجہ ہو یاد داشت کی مشق دائمی رکھتا ہو اور واصل بمقام مشاہدہ ہو اور تجلیات ذاتی سے مشرف ہو اور اوسکی صحبت سے دنیا سرد ہو اور اوسکی صحبت مین ہر طرف سے دل فکر حضرت

فرما وے پس اسکی کثرت اشغال اور مراقبات سالک کو رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ جمع کی طرف کھینچے گا اور
تعلقات صوری سے تعلقات معنوی کی طرف پہنچاوے گا اور ایک شخص کی آنکھ مین جمال گلستان اور چمن کا
تمام چیزون سے بہتر معلوم ہوتا ہے پس ایسے شخص کے لیے برزخ بھی لگ جاہیے اور یہی برزخ اوسکو تفرقہ سے
جمع کی طرف پونہچاوے گا نہ برزخ شیخ و حسن تخلی ہٰذا جاننا چاہیے کہ حضرات نقشبندیہ قدس اسرارہم کے نزدیک
چند اصطلاحات ہین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے اور وہ (ہوش در دم) اور (نظر بر قدم) اور (سفر در وطن)
اور (خلوت در انجمن) اور (یاد کرد) اور (باز گشت) اور (نگہداشت) اور (یادداشت) ہین یہ
آٹھ تو منقول ہین حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ سے اور (وقوف زمانی) اور (وقوف قلبی)
اور (وقوف عددی) یہ تین مروی ہین حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پس ہوش در دم کے معنی
ہشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ پس طالب ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس
مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ ایک طریقہ ہے کہ اس سے بتدریج دوام حضوری حاصل کرنے کا ہے اور
اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب طالب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین
آوے تو چاہیے کہ خروج کرتا ہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اس طرح پر کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد
کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین پس اگر غفلت آئی تو استغفار کرے اور آئندہ کو اوسکے چھوڑنے کا
ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہانتک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلے طریقہ کی ہشیاری
کو وقوف زمانی کہتے ہین حضرت خواجہ نقشبند نے اسکو استخراج کیا ہے کیونکہ اونھون نے معلوم کیا ہے کہ متوجہ
ہونا عالم العلوی کی طرف بیچ اپنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے
سالک متوسط کے لیے توجہ الی اللہ مین استغراق مناسب ہے اس طرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونیکی دانست بھی مزاحم
حال نہو حاصل یہ کہ ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش در دم سے پس یہ مبتدی کے مناسب حال ہے نہ متوسط
کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہے مناسب حال سالک متوسط کے ہے حدیث مین وارد ہے
کہ ہوشیار وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو دبایا اور مابعد موت کے لیے عمل کیا اور نظر بر قدم سے مراد یہ ہے کہ سالک
پر واجب ہے کہ اپنے چلنے اور پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نڈالے اپنے قدم کے سوا اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت
مین دیکھے مگر اپنے روبرو اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور عجیب انگیز شکلونکا نظر کرنا سالک کی حالت کو
بگاڑ دیتا ہے اور اوس سے روکتا ہے جسکی وہ طلب مین ہے اور لوگونکی آوازین اور اونکی باتونکی طرف کان لگانا
در حکم نظر ہے اور مراد سفر در وطن سے نقل کرنا سالک کا ہے صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ
کی طرف پس سالک پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے حال پر متفحص رہے کہ صفات ذمائم مثل کبر و خیلا و محبت دنیا
و حسد و بغض وغیرہ مین سے کچھ باقی ہے یا نہین اگر ہے اوسکے ازالہ مین کوشش کرے کیونکہ یہی باعث اسکا
ہے کہ مانع وصول الی اللہ ہے اور غیر خدا کے محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا
ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ ان رگون کو تلاش کر کے پاوے اگر دل مین کبر
اور محبت دنیا اور محبت جاہ وغیرہ یا کسی کا کینہ یا حسد یا کسی کا اعتراض موجود ہے تو اوسکو توڑا کرے
ساتھ مدد و سعت کلمہ طیبہ کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزا چکھا
تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اوسکو وحشی کر دیا اور مراد خلوت در انجمن سے

اینما کنتم ہے سالک اپنے ساتھ اور تمامی ذرات عالم کے ساتھ معیت حق تعالیٰ کی لحاظ میں رکھے اور اسی لحاظ میں مشغول اور مستغرق ہووے اس مقام میں ذکر تہلیل لسانی ساتھ توجہ قلبی اور بدون توجہ قلب ساتھ حق تعالیٰ کے معنی کے لحاظ کے ساتھ بہت فائدہ ہے بعد اوسکے مراقبہ ولایت صغریٰ کا کیا کرے اور ولایت صغریٰ ولایت اولیا کی ہے اس مقام میں مورد فیض کا لطیفہ قلب ہے اور یہ دائرہ ظلال اسما و صفات بھی کہتے ہیں اور اسجگہ تجلیات افعالیہ الٰہیہ میں سالک کی سیر ہوتی ہے اور اسکو دائرہ ... ہے اور توحید وجودی اور ذوق و شوق اور آہ و نالہ اور استغراق اور بیخودی اور دوام حضور اور نسیان ماسوی اللہ کہ عبارت فنا سے قلب ہے یہ حاصل ہوتے ہیں اور جب توجہ سالک کی شش جہت کو احاطہ کرے اور جہت فوق بیطرف ہووے اور تزکیہ نفس کہ جسکا محل وسط پیشانی ہے حاصل ہووے تو ولایت کبریٰ میں کہ ولایت انبیا علیہم السلام ہے سیر شروع ہوتی ہے اور یہ ولایت تین دائرہ اور ایک قوس پر مشتمل ہے دائرہ اولیٰ میں مراقبہ اقربیت کا کیا کرے ساتھ مفہوم آیۂ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے یعنے میں دائرہ اولیٰ میں ہوں فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے جو نزدیک تر رگ جان سے اور منشا ہے دائرہ اولیٰ کا ولایت مراقبہ اوپر لطیفۂ نفس مع دیگر لطائف خمسہ کے کیا کرے ذکر تہلیل لسانی او خیالی ساتھ شرائط مذکورہ بالا کے ترقی اور عروج اور نزول اور جذبات حاصل ہوتے ہیں بلکہ آفتاب الیہ میں جو اقربیت کا ہے سیر سے ہے میری کبریٰ میں اور یہ اور اس مراقبہ میں اور حضور اور نگرانی مدریجا تمامی بدن میں انجذاب حاصل ہوتا ہے اور اس مقام میں کیفیات اور حالات بنسبت قلب کے بے رنگ اور بے مزہ ہے اور بعض قوت نسبت لطیفۂ قلب کے سالک کو نسبت قلب کی فراموش ہو جاتی ہے اور دائرۂ ثانی میں ساتھ مفہوم آیۂ یحبہم و یحبونہ کے یعنے فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ مجھکو دوست رکھتی ہے اور میں اوسکو دوست رکھتا ہوں اور ساتھ منشا کے دائرہ ولایت کبریٰ کے کہ اصل دائرہ اولیٰ کی ہے مراقبہ کیا کرے ان دونوں دائرے میں مورد فیض فقط لطیفۂ نفس ہے اور دائرۂ ثالث میں بھی بایں لحاظ کہ فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ مجھکو دوست رکھتی ہے اور میں اوسکو دوست رکھتا ہوں اور ساتھ منشا دائرۂ ثالث کے کہ اصل دائرۂ ثانی ولایت کبریٰ کا ہے مراقبہ کیا کرے اور ایسا ہی قوس میں کہ فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ دوست رکھتی ہے مجھکو اور دوست رکھتا ہوں میں اوسکو اور وہ ذات منشا دائرۂ قوس ہے کہ اصل دائرۂ ثالث ولایت کبریٰ کی ہے مراقبہ کیا کرے اور یہ اصول سہ گانہ حضرت ذات میں اعتبارات ہیں کہ مبادی صفات اور شیونات ہیں بیت ہر زمانی روی جانانہ نقاب بصد نگیست ہر حجابی را کہ طے کردی حجابی دیگرست اس مقام میں شرح صدر اور صبر اور دوام شکر اور رضا اوپر اوس چیز کے کہ قضا و قدر کے حکم پر وارد ہوتی ہے حاصل ہوتا ہے اور قبول کرنے میں تکلیفات شرعیہ کی احتیاج دلیل کی نہیں رہتی ہے اور استدلالی بدیہی ہو جاتی ہے اور اطمینان اور شور شہا سے مقام جذبہ سے اور قوت یقین ساتھ مواعید الٰہی کے اور استہلاک اور اضمحلال جیسے کہ برف آفتاب پر گزرتی ہے اور توحید شہودی اور انتفاے انا کہ وجود اور توابع وجود کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف منسوب جانتے ہیں اور اطلاق کرنا لفظ انا کا اپنے پر جرأت نہیں کر سکتے ہیں اور تہذیب اخلاق سلوک کا اور تزکیہ رذائل حرص اور بخل اور حسد اور حقد اور کبر اور محبت جاہ اور عجب

اشارہ ہے اور فوق اس مرتبۂ مقدسہ حقیقت قرآن مجید کی اور ایک مرتبۂ عالی ہے جسکو حقیقت صلوٰۃ کہتے ہیں اس مقام میں مراقبہ اسی طرح سے معمول ہے کہ فیض آتا ہے کمال وسعت بیچون حضرت ذات سے کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ ہے سالک کی ہیئت وحدانی پر اس مقام کی وسعت اور علو تبیین اسقدر ہے کہ حقیقت قرآن مجید اوسکا ایک جزء ہے اور حقیقت کعبہ اوسکا دوسرا جزء ہے جو سالک اس حقیقت مقدسہ سے کامیاب ہوتا ہے وقت ادائے صلوٰۃ کے اس دنیائے دار فانی سے نکلکر دار باقی اخروی میں داخل ہوتا ہے اور سالک بوجہ کمال بمصداق حدیث شریف اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ بن جاتا ہے اور حدیث اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے اسی مقام کی طرف اشارہ ہے اور بھی فرمایا رسول علیہ السلام نے اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي الصَّلٰوةِ اور اگر نماز پڑھنے کے لیے حکم نہوتا چہرۂ مقصود سے نقاب کون کھولتا اور طالب کو مطلوب کی طرف کون راہ بتاتا نماز ہے راحت بخشنے والی غمزدون کو اور نماز ہے راحت دینے والی بیمارون کو اور اَرِحْنِيْ يَا بِلَالُ ایک رمز ہے اسی ماجرے کی طرف اور قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اشارہ ہے اس مقصود کی طرف اور مافوق مرتبہ حقیقت صلوٰۃ کے مرتبہ معبودیت صرف کا ہے کہ اصل کل اور ماوٰی کل تمامی مراتب کا ہے اس مقام میں وسعت کوتاہ اور سیر قدمی تمام ہوتی ہے اس مقام میں مراقبہ اوس ذات کا کہ معبود صرف ہی کیا کرے اور حدیث معراج میں کہ قِفْ يَا مُحَمَّدُ آئی ہے ہوسکتا ہے کہ اسی مقام کی طرف اشارہ ہو یعنے ساکن اور قائم رہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قدم آگے مت رکھو کیونکہ اسکے آگے مرتبہ تجرد و امتیازہ حضرت ذات تعالیٰ و تقدس کا ہے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ قدس اسرارہم یہ بھی فرماتے ہیں کہ حقیقت کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اس مقام میں ثابت ہوتی ہے اور نفی عبادت از غیر مستحق العبادۃ اور اثبات عبادت معبود حقیقی کا کہ بجز اوسکے اور کوئی مستحق عبادت کا نہیں ہے اس مقام میں حاصل ہوتا ہے اور کمال امتیاز درمیان عابدیت اور معبودیت اور عابد اور معبود کے معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ معنی کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بنسبت حال منتہیوں کے لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ اور بنسبت مبتدیوں کے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ اور بنسبت متوسطون کے لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ہیں اس مرتبہ علیا میں نماز سے سالک کو ترقی ہوتی ہے کہ کام منتہیوں کا ہے اور سیر حقائق الٰہیہ کا اسی مقام تک تمام ہوتا ہے اس مقام میں ترقی محض فضل حق تعالیٰ پر موقوف ہے اس مقام سے سیر حقائق انبیاء علیہم السلام کی شروع ہوتی ہے اس مقام میں ترقی سید کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت پر موقوف ہے پس جیسے کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اپنی ذات کو دوست رکھتا ہے ویسے ہی اپنی صفات اور افعال کو بھی دوست رکھتا ہے اس محبت میں دو اعتبار ہیں ایک محبیت دوسری محبوبیت پس ظہور کمالات محبیت ذاتیہ کا حضرت موسیٰ کلیم علیٰ نبینا و علیہ السلام میں اور ظہور کمالات صفاتی اور محبوبیت اسمائی حضرت خلیل اور دیگر انبیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام میں متحقق ہے پس اول شروع سیر سالک کی کمالات صفاتی اور حقیقت ابراہیمی پر ہوتی ہے اور مقام خلت اسی سے کنایہ ہے اسجگہ مراقبہ اوس ذات کہ منشاء حقیقت ابراہیمی ہے کیا کرے یہ مقام کثیر البرکات ہے تمام انبیاء علیہم السلام اس مقام میں ابراہیم خلیل علیہ السلام کے تابع ہیں اور حضرت حبیب الرحمٰن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم با مر اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا کے مامور ہیں اسواسطے اپنے درود اور برکات مطلوبہ کو ساتھ درود ابراہیم علیہ السلام

نشأ محبت بھی رکھتی ہے اگرچہ اسقدر بھی بالا صالۃ نہیں ہے لیکن مانع مقام محبوبیت صرف ہے اور ولایت احمدی محبوبیت صرف کا ناقی ہے اسمین بالکل شائبہ محبت کا نہیں ہے یہ خالص مقام محبوبیت ہے اور یہی ولایت احمدی بہ نسبت دوسری ولایت کے مطلوب سے نزدیک تر ہے اور محب کو مرغوب تر کیونکہ محبوب جسقدر اپنی محبوبیت مین تمام تر اوسا استغنائی اور بے نیازی مین کامل تر محب کی نظر مین پیارا اور رعنا تر معلوم ہوتا ہے اور اپنے محب کو اپنے طرف جذب کر لیتا ہے اور اپنا شیفتہ اور فریفتہ کرتا ہے **فرد** نتنہا آفتم زیبائے اوست • بلا فزین جایہ والای اوست عجب کرد بلاسے افزا عشق ہے کہ خود مطلوب عاشق طالب کا ہے سبحان اللہ احمد عجب اسم مبارک ہے کہ کلمہ مقدسہ احد بلا میم سے مرکب ہے اور حلقہ حرف میم غوامض اسرار الٰہی مین سے ہے گنجایش نہین کہ سر مکنون عالم بیچون کو عالم چون مین بغیر حلقہ میم کے تعبیر کر سکین اگر حق تعالیٰ احد ہے اور لاشریک لہ اور حلقہ میم طوق عبودیت کا ہے اوسنے بندے کو سوتی ہے اسے متمیز کیا پس بندہ وہی حلقہ میم ہے اور لفظ احد اوسکی تعظیم کے لیے آیا ہے اوسکی خصوصیت کو اظہار کیا علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اسکے بعد ہے مقام حقیقت احمدی کے مقام حب صرف کا آتا ہے اسجگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ منشأ حب صرف کا ہے کرتے ہین بسبب قرب اس مرتبے کے ذات مطلق اور لا تعین کے ساتھ علو اور بیرنگی اس کو لازم ہے کیونکہ اول اون چیزونکا کہ ذات مطلق سے ظاہر ہین حب ہے کہ منشأ ظہور اور مبدأ خلق مخلوقات کا ہے اور حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ سے اسی کے طرف اشارہ ہے وَعِنْدَ اَهْلِ الْحَقِیْقَةِ اَلْمَحَبَّةُ عِنْدَ التَّحْقِیْقِ وَمَا بَیْنَهُمَا اَوْلَا هُوَ خَلَقَهُمَا اور حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ الخ اس مدعا پر دلالت کرتی ہے یہ مقام سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ مختص ہے دوسرے انبیا علیہم السلام سے حقائق اسمین نہین پائے جاتے ہین اس مقام کے بعد مرتبہ لا تعین اور حضرت اطلاق کا ہے اسمین سیر کی گنجایش نہین سوائے سیر نظری کے چونکہ حضرت ذات کی انتہا نہین ہے نظر بیچاری ذات غیر متناہی مین حیران اور سرگردان رہتی ہے **فرد** داماں نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار • گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد •

یہ مقام بھی خاص سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اس جگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ تعینات سے مبرا اور منزہ ہے کرتے ہین فقط **پانچوان مراقبہ** کا اور شغل اور مراقبات بطریق سلسلہ عالیہ حضرات چشتیہ قدس اسرارہم کے بیان مین اور امام اس طریقہ عالیہ کے حضرت خواجہ معین الدین حسن السنجری الچشتی رضی اللہ عنہ ہین یہ اس امت کے عمدہ اولیاؤن مین ہین کہ ہزارون ہنود آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب آپنے وصال فرمایا آپکی پیشانی پر ظاہر ہوا هٰذَا حَبِیْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰهِ انکے طریقے مین جب طالب صادق واسطے کسب طریقت کے شیخ کامل مکمل کی خدمت مین آوے تو حضرت شیخ اوسکو تین روز متواتر روزہ رکھنے کو فرماوے اگر ہو سکے تو طالب کا روزہ رکھے ورنہ افطار کے وقت تھوڑا کھاوے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو موافق معمول کے روزہ رکھے اور ہر روز تہلیل اور استغفار اور درود ہر ایک کو ہزار ہزار بار پڑھے بعد اتمام روزے کے نہا کر شب کے وقت حضرت شیخ کے پاس حاضر ہووے تو حسب الحکم شیخ کے مرید فاتحہ اور اخلاص اور آمن الرسول اور شہد اللہ حکیم تک پڑھے یا خود حضرت شیخ پڑھے بعد اوسکے شیخ فرماوے کہ بیعت کی تونے اس ضعیف پر اور اس ضعیف کے خواجگون پر اور ہمارے خواجگان خواجگون پر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت رب العزت پر اور عہد کیا تونے کہ اپنے جوارح کو شرع شریف کے طریقے پر رکھے اور اپنے دل کو حق تعالیٰ کی محبت مین و یوسے پس دست

ذات اور وجود مطلق حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہے یعنے نفی خطرات کےلیے صورت شیخ کو تجلی حق تصور کرے اور مراد صفات سے
سمیع اور بصیر صفات ہیں یعنے ذات مطلق کو ساتھ حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام کے تصور کرے
اور مراد درست مرکا کا ہے اور مراد شد سے تشدید کلمہ لا الٰہ ہے اور مراد تحت سے بائیں زانو کے تحت سرہ ہے اور مراد
فوق سے داہنے طرف کا مونڈھا ہے اور ذکر مدادی یعنی (لا الٰہ الا اللہ) کو ساتھ شروط مذکورہ کے بائیں طرف سے شروع
کرے اور دونو زانو پہ بیٹھکر نہایت قوت تمام اور ضرب شدید کے ساتھ فضائے دل پر الا اللہ کی ضرب لگا دے جیسے کہ گویا
دونوں ہاتھوں سے ہتوڑی کو زور سے اہرن پر ضرب لگاتا ہے یہ امام ابو حفص حداد قدس سرہ سے منقول ہے
اسمیں مشقت بہت ہے اور فائدہ زیادہ واضح ہو کہ خطرہ چار طرح پر ہے پہلا خطرۂ شیطانی کہ موجب تکبر اور غضب اور
عداوت اور حسد اور مانند اونکے کا ہے موضع اوسکا بائیں زانو کا سر ہے دوسرا خطرۂ نفسانی کہ وہ موجب شہوات
طعام لذیذ اور اوڑھنا اور زینت اور مانند اونکے کا ہے موضع اوسکا داہنے زانو کا سر ہے اکثر اوسمیں نفس اور شیطان
ہمیشہ شریک ہیں تیسرا خطرۂ ملکی کہ باعث طاعات اور عبادات اور مانند اونکے کا ہے واسطے ثواب کے جائے
اوسکی داہنا مونڈھا ہے چوتھا خطرۂ رحمانی کہ وہ سبب اخلاص اور محبت اور ذوق اور شوق اور مانند اونکے کا ہے
اوسکی جگہ فضائے دل ہے چونکہ دفع ان خطرات کا علیحدہ تفصیلی کے موجب تشتت دل طالب کا ہے لہذا اولاً ذاکر کو
لا الٰہ الا اللہ کے ذکر میں لا معبود الا اللہ اور بعد اسکے لا مقصود الا اللہ اور بعد اسکے لا مطلوب الا اللہ
اور بعد اسکے لا موجود الا اللہ کا تعین کریں تاکہ یہ خطرات ذریعہ ان چاروں الفاظ کے تحت میں داخل ہو کر نفی ہو جاویں
بلکہ مناسب یہ ہے کہ شیخ اول وہلہ میں لا موجود الا اللہ تعلیم فرماویں اوس زبان کے ساتھ کہ طالب رکھتا ہے
کیونکہ اس سے خطرات بھی دفع ہو جاویں گے اور قطع طریق اور قلت مؤنت بھی حاصل چند روز طالب کو
اسمیں رکھیں جب نور اوسکا طالب پر ظاہر ہووے یعنے ذوق اور شوق احساس کریں تو ذکر دو ضربی معلوم
یعنے پے درپے تعلیم کریں ایک ضرب لا الٰہ کی داہنے مونڈھے پر اور دوسری ضرب الا اللہ کی فضائے دل پر
لگا دے اور بعد ہمہ اسکے تیسری بار یا پانچویں بار یا ساتویں بار رکے بسبب قلت عروج کے اس
ذکر میں یہ نسبت ذکر چار ضربی کے اثر تو کم ہے بعد ظہور نور اوسکے ذکر دو ضربی فقط الا اللہ کا بحذف لا الٰہ کے
اس خاندان عالیہ میں معمول ہے یعنے الا اللہ کے ذکر میں پہلے ذاکر اپنے سر کو داہنے طرف جنبش دیکر فضائے دل پر
ضرب لگاوے بعد ہو سکے لفظ اللہ کا ذکر کرے اس طریق پر کہ اسم مبارک اللہ کو ناف سے اوپر کو
کھینچے اور (ھُو) کی ضرب فضائے دل پر لگاوے یہ سب جو مذکور ہوا ذکر لسانی ہے خواہ جہریہ ہو خواہ خفیہ لیکن
ذکر مجموعہ لا الٰہ الا اللہ سے ذکر الا اللہ کا زیادہ ہووے اور اس سے ذکر اللہ کا زیادہ تر ہووے یعنے سبق
میں ذکر ماضیہ کا اس ترتیب کے ساتھ لحاظ رکھے بعد ظہور نور اوسکے ذکر لطیفہ کا تلقین فرماوے کہ وہ خفیہ
متصل ذکر کرنا کلمہ اللہ کا ہے بغیر انفصال کے اسمیں طالب کو اختیار ہے چاہے منہ کو بند کر لیوے یا کھولدیوے
بعض اسمیں حبس دم کرتے ہیں بعض نہیں کرتے ہیں اور بعض اسمیں مع حبس دم اور سرگردانی کے فقط لسان قلب سے
ذکر لطیفہ کرتے ہیں یعنے مع ایک دانہ سبحہ کے ایک ایک ذکر کرتے ہیں بعد ظہور نور اوسکے ذکر ثلاثی
تلقین کرے اس ذکر کے تین رکن ہیں ایک رکن اسم ذات ہے دوسرا رکن ملاحظۂ امہات صفات یعنے سمیع بصیر
علیم تیسرا رکن واسطہ جسکو برزخ اور رابطہ کہتے ہیں اس ذکر میں بھی سات شرائط مشہورہ کا لحاظ رکھے یعنے
برزخ ذات و صفات و شد و مد و تحت و فوق اسجگہ برزخ عبارت ہے واسطے سے اور ذات عبارت ہے اسم

سلطان الاذکار حاصل ہوتا ہے حاصل یہ کہ جب ان تینوں صفتوں پر سالک قرار پکڑے تو باقی دیگر سبع ائمہ صفات کو اثبات
اضافہ کرے اور عروج اور نزول کا لحاظ رکھے تکرار تکبیرہ میں دم روک کر شدت اور قوت کے ساتھ بلا اخطرہ دوسرا
ذکر کیا کرے تا کہ بے خودی اور بے ہوشی لاوے جو کچھ کہ بہت گرسنگی اور بیداری سے حاصل ہوتا ہے اسمین اندک
ذکر سے حاصل ہوتا ہے سالک کو چاہیے کہ ذکر اسم کا شش ضربی اور چہار ضربی بھی کیا کرے شش ضربی وہ ہے
کہ ہر جہت میں اللہ کی ضرب لگاوے اور چہار ضربی وہ ہے کہ سالک قبلہ رو بیٹھے اور مصحف کو اپنے سامنے رکھے
یا کسی بزرگ کی قبر کو ضرب اول داہنے طرف اور ضرب دوم بائین طرف اور ضرب سوم مصحف پر اور ضرب
چہارم فضائے دل پر لگاوے اور ذکر میں مستغرق ہووے اس ذکر میں کشف معانی قرآن اور حال اہل قبور
ہو جاوے گا لیکن یہ ذکر ساتھ ملاحظہ واسطے کے چاہیے کہ بدون اوسکے فائدہ نہیں اور ذکر پاس انفاس کا
اصطلاح یہ ہے کہ سالک دم بیرونی کے ساتھ کلمہ لا اِلٰہ کو باہر کھینچے اور دم کے ساتھ ذاکر ہووے اور کلمہ اِلّا اللہ
کو دم درونی کے ساتھ اندر کھینچے اور نظر ہمیشہ پشت کشادہ میں ذات پر رکھے یہ ذکر اسقدر کرے کہ خود دم سالک کا ذاکر
ہو وے خواہ بیداری میں ہو خواہ خواب میں اور اسمین عمر سالک کی دونی ہوتی ہے اور کبھی ذکر پاس انفاس کلمہ
اللہ کے ساتھ بھی کرتے ہین اصطلاح یہ کہ ضمہ ہاے اللہ کو اشباع کے ساتھ پڑھے تا کہ اوس سے ایک واو پیدا ہووے
یعنی لسان قلب سے سانس درونی کے ساتھ اللہ اور سانس بیرونی کے ساتھ ھو کہے ذکر پاس انفاس مین خواہ
ذکر کلمہ طیبہ کے ساتھ ہو یا اسم ذات کے ساتھ ہو اگر ناک کے نتھنون سے آواز پیدا ہو تو اوس ذکر کو ذکر ارّہ
بھی کہتے ہین اس ذکر میں سالک کو شورش اور سوزش بہت پیدا ہوتی ہے لیکن اس سے حرارت اور خشکی بھی
دماغ میں پیدا ہوتی ہے پس اوس وقت چاہیے کہ روغن بادام استعمال کرے اور ضرور ہے کہ فاکر اس ذکر کو
کمال میں پہونچاوے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ دم ذاکر کا بے شعور اور بے اختیار ذاکر کے ذاکر ہووے اور اسی
ذکر سے شیخ مرید کو توجہ بھی دیتے ہین جاننا چاہیے کہ سالک ذکر لسانی سے ذکر قلبی میں پہونچتا ہے پس حالت جمع لسان
اور جنان میں ذکر بطریق کمال کے حاصل ہوگا اور یہ ترکیب اکثر سلسلون میں ہے لیکن سلسلہ نقشبندیہ میں
ابتدا سے ذکر قلبی پر اقتصار کرتے ہین اور مبتدیونکو ذکر قلبی سے ہی شروع کرواتے ہین اور کہتے ہین نسبت اول
ما آخر ہر منتہی و آخر ما جیب تمنا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جو کچھ کہ دوسرے سلسلون میں منتہیون کو حاصل
ہوتا ہے اس سلسلے کے مبتدیون کو حاصل نہین ہوتا ہے ہان اس سلسلے کی ترکیب ایسی ہی واقع ہوئی ہے
پس درمیان صاحب ذکر قلبی دوسرے سلسلون کے اور درمیان صاحب ذکر قلبی اس سلسلے کے مبتدی ہے
فرق عظیم ہے ذکر قلبی سے بعض فقہا انکار کرتے ہین اور ذکر کو فقط ذکر لسانی پر حصر کرتے ہین یہ انکار ان کا محض بیکار
ہے کیونکہ ذکر ضد نسیان ہے اور یہ خاص صفت قلب کی ہے البتہ ہر ایک کے لیے احکام مختصہ ہین کہ ہر ایک پر مرتب
ہوتے ہین ذکر کشف الروح کا کسی روح کا ہو اور کسی مقام میں ہو اصطلاح یہ ہے کہ پہلے اکیس بار یارب کے
یا روح الروح کہکر دل میں ضرب لگاوے اور اپنے سر کو بلند کرے اور یا روح کہے جب ذکر سے فارغ ہووے تو مطلوب
کی طرف متوجہ ہووے انشاء اللہ تعالی وہ روح حاضر ہو جاوے گی بیداری میں ہو یا خواب میں یہ ذکر اگر دو ہزار
بار کرے تو جلد مقصود کو پہونچے گا یہ ذکر حضرت سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی
قدس سرہ سے پہونچا ہے بعض کلمہ طیبہ کے ذکر میں اختصار کرتے ہین اور کہتے ہین لا ضمہ کے ساتھ اور ہ فتحہ کے
ساتھ اور ہ کسرہ کے ساتھ ضرب اول داہنے طرف اور ضرب دوم بائین طرف اور ضرب سوم دل پر ضرب

پس اوسوقت مشاہدہ کریگا وہ اوس نور سے ذات حق تعالی کو اور مطلع ہوتا ہے مرادات اور تلبیس اور احکام متشابہ پر بعد اوسکے منعکس ہوتا ہے وہ نور بصیرت سے بصر کی طرف پس اوسوقت احساس کرتا ہے وہ جوارح ظاہری سے عوالم غیب کو اور منسلخ اور متجاوز ہوتا ہے وہ عوالم ظاہر اور باطن سے واضح ہو کہ سالک کو انوار کبھی سفید اور کبھی سبز اور کبھی عقیقی ظاہر ہوتے ہیں اور سبکے آخر اور انتہا میں نور سیاہ ظاہر ہوتا ہے جسکو نور حیرت اور نور ذاتی بھی کہتے ہیں اور یہ نور تجلی (ھو) کا ہے پس جو نور داہنی طرف متصل مونڈھے کے ظاہر ہو تو وہ نور کاتب یمین کا ہے اور اگر غیر متصل ہو تو وہ نور شیخ کا ہے اور اگر روبرو ظاہر ہو تو وہ نور محمدی ہے اور اگر بائیں طرف متصل مونڈھے کے ظاہر ہو تو وہ نور کاتب یسار کا ہے اور غیر متصل ہو تو وہ نور تلبیس ابلیس کا ہے اور ایسی ہی اگر کوئی صورت بائیں طرف سے ظاہر ہو تو جان لے کہ وہ تلبیس ابلیس کی ہے اور اگر نور بالائے سر اور پیچھے سے سالک کے ظاہر ہو تو جان لے کہ وہ نور ملائکہ حفظہ کا ہے اور اگر بلا جہت ظاہر ہووے اور دل میں اوس سے دہشت پیدا ہو اور بعد جانے کے حضور نرہے تو جان لے کہ وہ تلبیس ابلیس کا ہے اور اگر وقت ظہور کے حضور رہے اور بعد جانے کے فراق اور اشتیاق ہو تو جان لے کہ وہ نور مطلوب کا ہے اور اگر سینے اور ناف کے اوپر ظاہر ہو تو جانے کہ یہ نور تلبیس ابلیس کا ہے اور اگر دل کے اوپر ظاہر ہو تو جانے کہ یہ نور صفائی دل کا ہے لیکن طالب مخلص کو چاہیے کہ ان انوار کی طرف ملتفت نہووے اور ان سے خوش نہووے کہ غیر مطلوب ہے کما مر جان تو اے سالک چند اذکار ہیں کہ سینہ بسینہ چلے آرہے ہیں حضرات مشایخ نہیں بتاتے ہیں مگر اپنے خاص مریدین کو کہ ریاضات اور مجاہدات اور اربعینیات عمل میں لائے ہیں اور تصفیہ تام حاصل کیے منجملہ اونمیں اذکار کے ذکر معیت ہے اور وہ (یَا مَعِي یَا دَعِي یَا مَعِي یَا حَقُّ یَا حَيُّ) ہے اس ذکر سے مشاہدہ ذاتیہ اور صفاتیہ حاصل ہوتا ہے طریقہ اوسکا یوں ہے کہ موافق جلسہ نماز کے بیٹھے مگر یہ کہ نیچے سے دونوں سرین کے دونوں قدم کو باہر نکالے اور دونوں سرین کو زمین پر رکھے اور داہنے ہاتھ سے بائیں بازو کو اور بائیں ہاتھ سے داہنے بازو کو مضبوط پکڑے اور ان پانچ کلمات کا ذکر کرے اور ایک ایک کے ساتھ ایک ایک ضرب لگاوے ضرب اول درمیان داہنے قدم اور داہنے زانو کے اور ضرب دوم درمیان دونوں زانو کے اور ضرب سوم درمیان بائیں قدم اور بائیں زانو کے اور ضرب چہارم جگر پر اور ضرب پنجم فضائے دل پر شدت اور قوت اور حضوری کے ساتھ لگاوے اور حَقُّ سے احدیت مطلقہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کی طرف اشارہ ہے بہتر یہ ہے کہ اس ذکر کے دنوں میں ذاکر کی غذا شیر ہووے اور شیر کے ساتھ زعفران بھی ملاوے تو بہتر ہے اور عطریات استعمال کیا کرے اور ہو سکتا ہے کہ فقط ان تینوں کلمات حُوْ حَقُّ یَا مَعِي کے ساتھ اقتصار کریں اور طریقہ یہ مستور سابق ہے مگر یہ کہ ضرب حُوْ حَقُّ کی آسمان کی طرف کرے اور یا معی کی ضرب دل پر اور منجملہ اونمیں اذکار کے ذکر کلمہ سبحان الله وبحمده الذی ... — یہ ذکر بھی سالک کو مشاہدہ ذاتیہ اور صفاتیہ میں پہنچاتا ہے اور طریقہ اوسکا یوں ہے کہ مربع بیٹھے اور ایک ضرب سامنے اور ایک ضرب داہنے طرف اور ایک ضرب بائیں طرف اور ایک ضرب آسمان کی طرف اور ایک ضرب قلب پر لگا دے اور منجملہ اونمیں اذکار کے ذکر احاطہ ہے اور وہ (یَا مُحِیْطُ مُحِیْطُ اَوْ بِکُلِّ) ہے اور یہ ذکر بھی مورث مشاہدہ ہے اور طریقہ اوسکا یوں ہے کہ وقت ... کے آنکھیں کھلی رکھیں اور وقت ... کے آنکھ بند کرے اور منجملہ اونمیں اذکار کے ذکر مناجات ہے اور وہ ... اَنْتَ ... اَنْتَ اَمَامِي اَنْتَ خَلْفِي اَنْتَ يَمِيْنِي اَنْتَ شِمَالِي اَنْتَ فِيَّ وَاَنَا مَعَ الْجِهَاتِ

کوشش کرتا ہے نہین پاتا ہے بلکہ سعی اور کوشش بھی موجب عدم جمعیت اور سبب فقدان اوس حرکت کا ہوتا ہے
لیکن مایوس نہووے اور ساتھ عجز اور انکسار اور خشوع اور خضوع کے حرکت گم شدہ کو طلب کرے اور کبھی سبب فقدان اوس
حرکت کا صحبت نفس یا خطرہ یا حلم یا اشیاے مشکوک بھی ہوتا ہے کیونکہ توجہ دل کی ایک آن مین دو امر کی طرف محال ہے
علاج اوسکا رفع موانع ہے پس جب یہ امر جلیل القدر طالب کو حاصل ہووے مغرور اور معجب نہو اور اوسکی پرورش مین
رات و دن کوشش کرے اور تھوڑے روز سواے فرائض اور واجبات اور سنن رواتب کے نوافل اور وظائف
اور تلاوت وغیرہ چھوڑ دیوے اور ہمہ تن اس نسبت کے حاصل کرنے مین مصروف رہے اور اندک اندک آنکھ کھولے
اور اس نسبت کے ساتھ حاضر رہے تاکہ اوسکا ملکہ حاصل ہووے اور آنکھ کھولکر متوجہ قلب کا ہونا اسی کا نام خلوت در انجمن
ہے اس صورت مین بتائید الٰہی یہ نسبت قوت پکڑیگی اور فراموشی کا وقت اندک تو جہ سے اوسکو پاوے گا اور دیر تک
رہیگی کبھی مانع اور مزاحم سے زائل نہوگی اس موقع مین طالب ذکر سے لذت پاوے گا اور جمعیت حاصل ہوگی جب
حال حرکت کا اس مرتبے مین پونہچا کہ ذکر لفظ مبارک اللہ کا بے تکلف زبان دل سے سنتا ہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ منشا اوس حرکت کا قلب صنوبری ہے پس یہی حرکت جمیع اجزاے بدن مین منتشر ہوتی ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے
کہ اوّلا ابتدا سالک کے کسی عضو مین وہ حرکت ظہور کرتی ہے یعنے جیسے کہ وہ حرکت مضغۂ قلب سے معلوم ہوتی ہے
ویسے ہی کسی عضو سے بھی معلوم ہوتی ہے کبھی ہاتھ سے اور کبھی پانون سے کبھی سر سے بغیر اسکے کہ سالک قصداً اوس
عضو کا کرے لیکن سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ قلب کی طرف توجہ رکھے پس جب نور ذکر منتشر ہووے اندک زمانہ مین
تمامی اقطار جسم کا احاطہ کر لیگا سر سے ناخن تک ذکر سے معمور ہوگا اور سالک کو احوال مختلفہ ظاہر ہونگے کبھی
شادان و خندان ہوگا اور کبھی افسردہ و حیران اور کبھی گریان و بریان لیکن سالک انھین احوال کی طرف ملتفت ہوکر
اشتغال بالذکر اہم مہمات دینی و دنیوی جانے اور تائید الٰہی سے ایسا ہووے کہ یک مرتبہ تمامی بدن سے ذکر اللہ
کا سنے اور تمامی اعضا بیک صدا اور بیک صورت دل صنوبری کے ساتھ موافقت کرے اس حالت مین کبھی
غلبہ ذکر کا بعض اعضا مین زیادہ اور بعض مین کمتر اور کبھی جمیع اعضاے بدن مین مساوی ہوتا ہے لیکن وقت مساوات
کے سالک لذت ذکر زیادہ پاتا ہے اسی حالت کو حضرات صوفیہ کی اصطلاح مین سلطان الاذکار کہتے ہین علم ذکر قلب کا
اوائل مین بغیر مدد قوت سامعہ کے ہوتا ہے اور جب ذکر قلب مین مستقر ہوجاوے اوس وقت کان سے سنتے ہین اور
جو مشہور ہے کہ ذکر قلب سالک کا غیر بھی سنتا ہے غلط عوام ہے اسکی کچھ اصلیت نہین واضح ہو کہ مقصود ذکر سے
فنا فی المذکور ہے پس ہمت مجرد تلفظ کلمۂ جلالہ من اللسان او الجنان پر نہ رکھنا چاہیے اگرچہ مین وجہ فائدہ اجر و ثواب
کا رکھتا ہے ولیکن بغیر حضور مذکور کے یہ موصل الی المطلوب نہین ہے کیونکہ مقصود ذکر سے فنا فی المذکور ہے نہ فنا
فی اسم المذکور اس مرتبے مین سالک کو عجائب و غرائب حالات وارد ہوتے ہین اور وہ یہ ہین کہ اس مرتبے مین
سالک کو علم ذکر کائنات کا حاصل ہوتا ہے کیونکہ سالک جب ذکر اسم کے ساتھ مشغول ہوتا ہے تو اوسکو معلوم ہوتا
ہے کہ تمامی اعضا اوسکے ذرات اسم اعظم کو رہے ہین اور در و دیوار و فرش وغیرہ اسم اعظم ہین پس اگر
ایسا ہے تو یہ ذکر کائنات کا نہین ہے بلکہ یہ بسبب استیلا و غلبہ ذکر ذاکر کے ہے کیونکہ ہر ہر کون کے لیے سب اقتضاے
خصوصیات کے ایک ایک ذکر الگ الگ ہے خواہ ذکر حالی ہو جیسے اکثر اسپر متفق ہین خواہ ذکر مقالی جیسے کہ بعض
اسکی طرف گئے ہین پس افراد عالم ذکرہاے مختلفہ باہم ممتاز ہین پس اگر سالک کو حالت ذکر مین دیوار سے ایک
ذکر خاص اور فرش سے ایک ذکر خاص مسموع ہووے تو البتہ یہ اطلاع ذکر کائنات کا ہے اگرچہ اسمین بھی

طرف مضغہ کے کیونکہ یہ توجہ موجب توجہ طرف تمامی اعضا کے سریع الاثر اور کثیر ہے اور جب تمامی جسم سالک کا اس حرکت
متصلہ سے مشرف ہووے سالک کو چاہیے کہ ذکر کو تمامی حرکت جسم کے ساتھ مطابقت کرے اور علم کو ذکر کو ساتھ
منطبق کرے پس اوسوقت انطباق اشیائے ثلثہ کا یعنی حرکت کل بدن اور مذکور کہ مدلول اور مسمی کلمہ اللہ کا ہے اور
علم بالمذکور باہمدیگر مثل انطباق مسافت اور حرکت اور زمان کے ہے کہ مباحث اعراض اور مسائل کمیت میں
مذکور ہے پس اس حالت میں ہجوم غیبت اور بےخودی اور نزول سالک کا فنا اور فناء الفنا میں ہوگا جب کہ
ورزش سے سالک ایسے ایک مرتبے کو پہونچا کہ حضور علم اس حرکت کا اکثر اوقات میسر ہوتا ہے ایسی ہمت کرے کہ حضور
اس معنی کا بغیر واسطے مضغہ کے حاصل ہووے اور اصلاً توجہ مضغہ کی طرف واقع نہووے تا کہ ترقی واقع ہووے
اور مضغہ کی توجہ اور تمامی بدن کی حرکت درمیان سے مرتفع ہوجاوین اور وہی علم خاص مذکور ہی کے ساتھ ہوجاوے
اور انطباق معدوم ہوجاوے بسبب معدوم ہونے دونوں طرف کے یا ایک طرف کے اور طرفین اوس صورت
میں متصور ہے کہ جب انطباق درمیان مذکور اور حرکت کے فرض کرین اور طرف واحد اوس صورت میں متصور ہے
کہ جب انطباق درمیان علم اور مذکور کے یا درمیان علم اور حرکت کے فرض کرین اور بعد اس نسبت کی پرورش
میں ہمت صرف کرے کہ قلت سے طرف کثرت کے پہونچے اور کثرت سے طرف دوام کے پہونچاوے اور اگر کسی وقت میں بسبب ضعف
نسبت کے بغیر واسطہ حرکت کے نگاہداشت اوس نسبت کی نکر سکے تو بواسطہ اوسی حرکت کے اوس نسبت کی طرف
متوجہ ہووے اور تعطیل کو ہرگز روا نرکھے اور اگر حرکت کلیہ بدنیہ سے بھی غفلت واقع ہووے تو حرکت متصلہ جزئیہ
قلبیہ کی طرف متوجہ ہووے اور اگر یہ بھی مفقود ہووے تو حرکت منفصلہ جزئیہ قلبیہ کی طرف متوجہ ہووے اور اگر یہ بھی
مفقود ہووے تو اگر قادر ہووے سر دیا فی ہے شغل کرے یا دو تین بار سانس کو قوت کے ساتھ دماغ میں جوڑ کے
یا اسم فعال کو تصور دل کے ساتھ اوسکے معنی کے ... انشاء اللہ تعالی ...
کو اوسے کہ جب بعنایت الٰہی کثرت ورزش سے سالک ایسے ایک مرتبے میں پہونچا کہ اکثر اوقات حضور مذکور کا
بغیر توجہ طرف حرکت کلیہ بدنیہ کی حاصل ہے تو ایسا نہونے پاوے کہ ایک لمحہ اس نعمت عظمی سے غفلت ہو خواہ اعضا
جوارح کے سبب سے ہو یا افعال قلب کے سبب سے پس اوسوقت دست بکار و دل بیار کا مرتبہ حاصل ہوگا

ابیات سر رشتہ دولت اے برادر بکف آر * وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار * دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار * میدار
نہفتہ چشم دل جانب یار *

توجہ طرف مذکور اور مطلوب کے جسوقت بغیر انطباق کے میسر ہو تو اوسکو ایک نعمت عظمی
اور دولت کبری سمجھنا چاہیے اسلیے کہ ذکر قلبی اس مرتبے میں متحقق ہوتا ہے اور جبتک کہ حرکت درمیان میں ہے کوئی
ذکر قلبی متحقق نہوگا کیونکہ قلب ایک لطیفہ ربانی ہے کہ بعض کے نزدیک نہ وہ جسم ہے نہ جسمانی اور بعض اوسکو
قوت کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور بعض اوسکو مجرد عن المادہ کہتے ہیں اور ایک گروہ اوسکو بخار لطیف جانتے ہیں اور
بعض عالم امر سے بیان کرتے ہیں اور بعض قوم اوسکو عرض کہتے ہیں اور بعض جوہر بولتے ہیں اور بعض اوسمین ساکت
رہتے ہیں سابق ہمنے اسکی تحقیق کر دی ہے حاصل اوسکا یہ کہ اسکو کبھی ایک اعتبار سے قلب اور دوسرے اعتبار سے
نفس اور ایک اعتبار سے روح اور دوسرے اعتبار سے عقل کہتے ہیں حالانکہ یہ ایک چیز ہے یا نخاشتی نام اوسکا
الگ الگ اور حرکت عالم عوارض اجسام سے ہے اور حرکت سے قلب منزلون دور ہے پس جب سالک کو ذکر
قلب کا حاصل ہووے انوار انواع و اقسام کے ظاہر ہونے لگتے ہیں کبھی اپنے جسم کے اندر اور کبھی جسم سے خارج
میں لیکن اندر یا دل میں یا سر میں یا داہنے ہاتھ میں یا بائین ہاتھ میں یہ تمام ہووے اور کبھی تمام بدن میں یہ نادر ہے لیکن

لاثانی اور سکے لیے کوئی تعین ہوگا اور فرد حضرت مطلوب و مقصود اوسکے ورا ما ورا اوس سے منزہ ہوگا اور جس مرتبہ اور مقام مین سالک کا تم ہوگا
حضرت مطلوب اوسکے ورا ہوگا کیونکہ جو کچھ کہ سالک کے احاطۂ تصور مین متعین ہوگا فرد اور متعین ہوگا ساتھ ایسے تعین کے کہ وہ محاط ذہن سالک کا ہے اور
ہر متعین باعتبار تقید اور تشخص کے بسبب قید اور تشخص کے پس وہ غیر مطلوب ہے انتہی واسطے حضرات محققین صوفیہ
کہتے ہین کہ مطلق حق تعالی کسی نبی و ولی کے ادراک مین نہین آتی ہے بیت عنقا شکار کس نشود دام باز چین
اینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را پس سالک جب جانتا ہے کہ مین معشوق حقیقی کی طرف متوجہ ہون لیکن نہین
جانتا ہے کہ کس جہت کی طرف متوجہ ہون یعنے سالک جانتا ہے لیکن نہین جانتا ہے جہت تو یہ بھی ایک مرتبہ فنا کا
ہے اور اگر نہین جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے پس یہ مرتبہ فناء الفنا کا ہے اور اگر علم فنا ماسوا اللہ سے نہو وے
تو وہ غفلت ہے وہ رضائے حق نہین ہو سکتی ہے مثلاً صورت خواب مین بھی فنا ماسوا سے ہے اور فنا علم فنا ماسوا کا بھی
باوجود اسکے غفلت محض ہے یہ رضا حق تعالی کی نہین ہوسکتی ہے پس یہ مرتبہ نہایت سیر الی اللہ کا ہو اسکے آگے اسکے مرتبہ
سیر فی اللہ کا ہے مختار محققین صوفیۂ کرام کا یہ ہے کہ جب ماسوا اللہ سے فنا حاصل ہو لیکن شعور اور علم اس فنا کا
باقی ہے فنا ابھی حاصل نہین ہوئی پس اطلاق فنا کا اس مرتبے پر مجازاً آیا ہے اور حقیقت فنا اوس صورت مین
متحقق ہے کہ ماسوا اللہ سے فنا ہو اور علم اس فنا سے بھی محو اور فانی ہووے واضح ہو کہ اذکار اور اشغال اور مراقبے
متذکرۂ سابق مین حرکت قلب اور صورت سرمدی اور توالی انفاس اور مانند اوسکے کہ اختیار کیے ہین سر اسکا یہ
ہے کہ علم ان امور کا کہ موجب قرب مقصود کا ہے بسبب مقارنت ان امور کے دائم الوقوع ہوتا ہے کیونکہ یہ
امور بسبب دوام اور اطلاق اور اتصال کے قریب المقصود ہین پس بالضرور انکا علم بھی قریب المقصود ہوگا
اگرچہ امور دائمی اور بھی ہین کہ معیار ہو سکتے ہین جیسے کہ حرکت افلاک اور نجوم اور تجدد امثال آب دریا مین
اور مانند انکے لیکن یہ امور چونکہ جسم آدمی سے خارج ہین بعید التوجہ ہین توجہ ان امور کے ساتھ ویسی نہین ہے
جیسی کہ توجہ آدمی کی اپنے مین ہے اور اگر کوئی کہے کہ آدمی ہر لحظہ اور ہر آن رنگ اوسکا معدوم ہوتا ہے
اور مثل اوسکا کتم عدم سے موجود ہوتا ہے باوجود اسکے اسکو دوام ہے اسکو معیار کیون نہین گردانا ہم جواب
دینگے کہ قوت آنکھ سے تعلق رکھتا ہے اور مراقبات اور اذکار مین آنکھ بند کرنا نافع ہے بلکہ اہم دوسرا جواب
یہ کہ تجدد امثال بدیہی نہین ہے بلکہ نظری ہے اس سے جو علم حاصل ہوگا ظنی ہوگا اسواسطے ان امور کو معیار نہین
گردانا جاننا چاہیے کہ فنا دو قسم پر ہے قسم اول عبارت ہے علم مرکب سے اور قسم ثانی عبارت ہے علم بسیط سے لیکن
علم مرکب اوس کیفیت ادراکیہ کو کہتے ہین جو باطن سالک سے پیدا ہوتی ہے اور متوجہ ہوتی ہے وہ طرف حضرت مقصود کے
اور منقطع ہوتی ہے جمیع ماسوائے مقصود سے اور غیر مقصود کی طرف اوسکو بالکل راستہ نہین یہ اسواسطے ہے
کہ جو کچھ کہ مدرک سالک کا ہوتا ہے ساتھ صفت غیریت کے مدرک اوسکا نہین ہوتا ہے بلکہ ساتھ صفت عینیت
کے مدرک اور ملحوظ ہوتا ہے غایت مافی الباب یہ کہ مقصود یعنے ذات بحت اور وجود مطلق متلبس ہے ساتھ
شیون اور تعینات کے جنکے لیے وجود خارجی نہین ہے اور اس ادراک کو سالک جانتا ہے کہ یہ مطابق واقع
اور نفس الامر مین ہے جیسے کہ مشرب صافی حضرات قائلین وحدة الوجود کا ہے اور یہی حق ہے کہ دلائل
قطعیہ سے ثابت ہے یا اسواسطے کہ جو کچھ کہ مدرک سالک کا ہوتا ہے بسبب غایت توجہ الی المقصود اور نہایت
لحاظ مطلوب اور فرط محبت یار اور قوت عشق دوست کے سالک کے نزدیک تمامی افراد عالم مقصود اور مطلوب
اور یار اور دوست دکھائی دیتے ہین اور سالک نفس الامر اور واقع مین ایسا نہین جانتا ہے بلکہ وہ جانتا ہے

فرق کرتا ہے درمیان جلال اور جمال کے لیکن یہ فرق بنظر دیگر اور برید و آخر ہے لیکن مرتبۂ ثانی مین بعض کاملین کو تو
کو مشاہدہ مین ولا ذات مطلق ملحوظ و مرئی ہوتی ہے اور اشیا اوس ذات مطلق کے مظہر سے تعینات اور اضافات کو دیکھتے
ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ اور بعض اشیا کو مشاہدہ مین ذات مطلق کو ملاحظہ
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ اور بعض ساتھ مشاہدۂ اشیا کے ذات
مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ مَعَہٗ اور بعض بعد مشاہدۂ
اشیا کے ذات مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہٗ
حاصل یہ کہ ہر ہر سالک کے لیے ایک ایک مقام معلوم ہے پس جب عارف مقام آخر مین نزول فرماتا ہو تو اس
کو مشکل ہے کہ تمیز کرے درمیان عارف اور غیر عارف کے اسی جگہ سے حق تعالی حدیث قدسی مین فرماتا ہی
اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ اور اسی سبب سے کفار انبیا علیہم السلام کے حق مین کہتے تھے مَا
لِھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ اور انھین کاملین سے حق تعالی خبر دیتا ہے کہ
رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور جب کاملین کو دریافت کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ
ظاہر انکا مثل ظاہر تمامی عوام الناس کے ہے عوام انسے بہت انکار کرتے ہین بخلاف مجاذیب اور مجانین
اور بعض جہلا مشائخ اس زمانے کے کہ بتکلف و ریا اپنے تئین عوام الناس سے تمیز کرتے ہین اور یہ عوام انکے
ساتھ باعتقاد پیش آتے ہین اور انکے گرویدہ ہوتے ہین لیکن منجملہ اہل سر کے جس شخص نے مقام فردیت
حقیقیہ مین نزول کیا ہے ایسے شخص سے خوارق عادات کمتر دیکھتے ہین کیونکہ متوجہ الیہ ایسے شخص کی ذات
بحت بے رنگ ہے اور تصرفات آفاقی و انفسی اسما و صفات کی تاثیرات مین سے ہین جسقدر اس مقام سے
کمتر ہو مین ہوگا تصرفات اس سے زیادہ تر ہونگے مراقبات طریقۂ اہل بہشت مقدس اسم ہیم کو دل سے ملحوظ رکھنا اور مراقبہ اسکا یہ معنی کہ نگہبانی کرنی اپنے دل کی
تاکہ اوسمین معنی واحد کا غیر آنے نپاوے یا انکا نگہبانی کرے سالک اسد تعالی کی جیسے کہ اسد تعالی اوسکی نگہبانی
کرتا ہے جان تو اے طالب دل کی بیماری تین چیزین ہین کہ جنکے سبب سے آدمی ماسوا اسد کے طرف مشغول ہے
اول حدیث نفس ہے کہ ہمیشہ اپنے قصد اور اختیار سے آدمی اپنے دل مین باتین کرتے ہین خواہ وہ
خلا مین ہو یا ملا مین ہو دوسرے خطرہ کہ وہ بغیر قصد اور اختیار آدمی کے دل مین آتا ہے اور جاتا ہے تیسرے نظر کرنا
غیر پر جس سے اشیاے کثیرہ کا علم حاصل ہو کر سد راہ وصول و رجوع الی المطلوب ہوتا ہے اور یہ اصلاح امراض
کے علاج مین شغل باطن ہے مراد شغل باطن سے ذکر اور فکر اور شغل اور مراقبہ ہے اور مراقبہ سبکا مغز ہے اور اقسام مراقبے
کے بہت ہین بعض اونمین سے جو اہل وصول ہین یہان ذکر کیے جاتے ہین پہلے طالب مبتدی کو چاہیے کہ اسم ذات
کو کہ لفظ مبارک اللہ ہے حدیث نفس کے محل مین بٹھاوے اور اتہامات اسما و صفات کو مقام خطرے مین اور نظر
دل کو جمال مرشد کامل پر رکھے جسکو واسطہ اور رابطہ اور برزخ کہتے ہین وہ تصور کرے کہ اسم ذات مقدس کی معنی کو ملاحظہ
کرے بغیر تخصیص اور تقیید کے اپنے علم مین کسی عبارت اور نعت کی ساتھ اور اس ملاحظے کے ساتھ ہمیشہ توجہ
قلب صنوبری کے طرف رہے اس ملاحظے کے لیے ذہن دقیق اور طبع نقاد چاہیے اور جب یہ معنی دلنشین ہو تو
اس معنی مقدس کو نور خالص تصور کرے اور اپنے تئین اوس نور مین متلاشی دیکھے فَتَجَلَّی بِسُبُحَاتِ وَجْهِہٖ بَیْنَ الْعَشَاءِ
وَاٰمَنَتْ فِطْرَتُہٗ یا یہ کہ اوس معنی مقدس کو ظلمت خالص تصور کرے اور اپنے تئین ایک سایہ تصور کرے کیونکہ
سایہ جب ظلمت مین آجاتا ہے تو متلاشی ہوجاتا ہے اور امتیاز باقی نہین رہتا ہے کہ سالک دل کی آنکھ سے

فرق یہ ہے کہ اول بسیط حقیقی ہے اور ثانی بسیط حکمی اور اگرچہ واحد بحیثیات متعددہ و بجہات متفرقہ ملحوظ ہو ادراک سالک
ہے پس اس صورت میں علم سالک کا مرکب ہے پس تمامی اولیائے عظام کہ طائفہ صوفیۂ کرام ہیں درپے اوس امر کے
ہیں کہ علوم مرکبہ کو زائل کر کے علم بسیط حضرت واجب الوجود کو اسطرح حاصل کریں کہ تمامی اوقات یا اکثر اوقات اس
جمعیت کے ساتھ [illegible] اور اس جمعیت کی طرف گریز کریں پس فنا ماسوی اللہ فنا فی اللہ [illegible]
فنا کا فائدہ انتساب ہے مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ [illegible] وصول الی اللہ کا دکھلاتا ہے اپنے مرشد کے ساتھ محبت اور
تسلیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا واضح ہو کہ حق تعالی کے لیے مظاہر کثیرہ ہیں پس جائز نہیں ہوا ذکی کوئی
مظہر دو معین مظاہر میں سے اوس عابد کا مقابل ہو کر اوسکا معبود ہوگیا ہے اسی جہت کے سبب سے رو بقبلہ ہوتا اور باستوا
علی العرش کا شرع میں وارد ہوا ہے تاکہ توجہ عابد کی یکسو ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبتم میں کوئی نماز
پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالی اوسکے اور اوسکے قبلہ کے درمیان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے
پوچھا کہ اللہ کہاں ہے تو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو نے اپنی انگلی سے اشارہ
کیا مراد اوسکی یہ ہے کہ حضرت آپکو بھیجا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ مومنہ ہے پس سالک کو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ وہ متوجہ ہو کر اللہ ہی کی طرف [illegible]
دل [illegible] مگر اللہ ہی ہے اگرچہ بظاہر مرشد کی طرف ہو یا عرش کی طرف [illegible] نور کے جسکو حق تعالی نے عرش پر لکھا ہے یا قبلے کی طرف یا
کسی چیز کی طرف [illegible] مظاہر حق تعالی سے تاکہ دل سالک کا [illegible] ذات مطلق کی طرف متوجہ ہو [illegible] مشائخ [illegible]
فرمایا کہ جو کچھ [illegible] اہل ہونے کا ارادہ کرے اسکو چند چیزوں کی رعایت ضرور ہے [illegible] اور صحبت خلق کو
کم کرنا اور ہمیشہ باوضو رہنا [illegible] ساتھ [illegible] ترک کرنا [illegible]
[illegible] اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بائیں پاؤں سے داخل کرے تو دعا اللہم انت ولیی
فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین [illegible] صلی اللہ علیہ
[illegible]
نفسی [illegible]
ایکبار پڑھے اور جاے نماز پر کھڑا ہو کر انی وجہت وجہی الخ تک اکیس بار پڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھے
پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھے دوسری رکعت میں آمن الرسول پڑھے پھر لمبا سجدہ کرے اور دعا میں
خوب کوشش کرے پانسو بار یا فتاح کہے پھر اون اذکار میں مشغول ہو جسکا [illegible] ذکر جلی اور
خفی اور پاس انفاس اور شغل اور مراقبہ اور [illegible] کشف قبور اور اس سے استفاضہ کے لیے [illegible]
ہیں کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ انا فتحنا کو دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ [illegible]
نشست دیگر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے
پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر یا رب یا رب اکیس بار کہے پھر یا روح [illegible] اوسکو آسمان میں ضرب
کرے اور یا روح الروح کی دل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا
فیضان صاحب قبر سے اسکے دل پر ہو اور خاص [illegible] چشت کے یہاں ایک نماز ہے جسکو نماز کن فیکون کہتے
ہیں اور حاجت میں سریع التاثیر ہے اور وہ یہ ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے ہر رات کو چہارشنبہ
اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور سورہ اخلاص [illegible]

اور اونکے دلون کو نابینا کر دیتا ہے بعد اوسکے ظاہر کرتا ہے اونپر اسرار کواکب اور اصول عناصر وغیرہ کو پس کتا ہے
اونکو کہ جو دین ہی نا مال ہیں پس پرستش کرتے ہین وہ افلاک اور کواکب وغیرہ کی کیونکہ وہ صحت احکام دوران
افلاک اور کواکب کو برابر دیکھتے ہین اور مشاہدہ کرتے ہین کہ شمس اپنی حرارت کے ساتھ وجود اجسام کو تربیت
کرتا ہے اور نظر کرتے ہین کہ موافق حساب طوالع اور خوارج کے باران نازل ہوتا ہے پس یقین کرتے ہین ربوبیت افلاک
اور کواکب کے ساتھ پس جبکہ یہ اصول اونکے دلون میں مضبوط ہوگئے مثل بہائم کے اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیتا ہے
کہ فقط ماکل اور مشارب کی فکر میں رات دن معروف رہتے ہین اور قیامت وغیرہ احکام شرائع انبیا علیہم السلام
پر ایمان نہیں لاتے ہین اور ظلمت طبائع پر غرق ہوجاتے ہین اور ہرگز اوس سے خلاصی نہیں پاتے ہین اور ایسا ہی
معاملہ کرتا ہے شیطان اہل عناصر کے ساتھ اور کہتا ہے کہ کیا نہیں دیکھتے ہو تم جسم کو کہ مرکب ہے جوہر سے اور جوہر
مرکب ہے حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے اور یہی چیزین وجود اشیا کو ترتیب دیتی ہین عالم میں ہی موثر ہین
اور شیطان انکو بھی مثل عابدین کواکب اور افلاک کے کر دیتا ہے اور ایسا ہی معاملہ کرتا ہے شیطان ساتھ عابدین
نار کے اور شیطان عابدین نار کو کہتا ہے کہ کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ وجود منقسم ہے ظلمت اور نور پر اور ظلمت ایک
آگ ہے کہ نام اوسکا اہرمن ہے اور نور ایک آگ ہے جسکا نام یزدان ہے اور تمہارا اصل نور ہے پس پرستش کرتے
ہین وہ آتش کی اور ایسا ہی معاملہ کرتا ہے شیطان ہر ہر مشرک کے ساتھ اور اوسکے حسب حال آور مومن مخلص ان
امور کو اونکے خالق کا مسخر جانتا ہے اور اونکے خالق کی طرف رجوع کرتا ہے دوسری اصل طبائع اور شہوات
اور لذات ہین ان اصول مین شیطان ظاہر ہوتا ہے عوام مومنین کے لیے پس راہ حق سے انکو اغوا کرتا ہے
اوس واسطے محبت امور شہوانیہ اور رغبت طرف لذات حیوانیہ کے کہ مقتضیات طبائع ظلمانیہ مین بیان تک
کہ اونکے دلون کو سیاہ اور اندھا کر دیتا ہے اور حسب مقتضائے طبائع ظلمانیہ کے لذات حیوانیہ شہوانیہ مین رات
دن تہ دل سے مشغول رہتے ہین پس اوسوقت شیطان بہیئت دنیا ظاہر ہوکر اونکو خبر دیتا ہے کہ یہ امور مطلوبہ
تمہارے نہیں حاصل ہونگے مگر دنیا اور زخارف دنیا سے پس منہمک اور مستغرق ہوگئے ہین محبت اور طلب
دنیا مین پس دائم اوسکی طلب مین معروف رہتے ہین پس جبکہ اونکے ساتھ شیطان نے یہ معاملہ کیا پس انکو
اسی حالت پر چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اوسوقت اہل دنیا شیطان کے تابعین مین سے ہوجاتے ہین اور جس امر کا
وہ حکم کرتا ہے اہل دنیا بجا لاتے ہین حتی کہ اگر حکم کفر کا کرتا ہے وہ بجا لاتے ہین پس اسوقت اون امور غیبیہ مین
کہ حق تعالی نے انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کی زبانی خبر دی ہے شک اور وسواس لاتے ہین پس کفر اور الحاد اور
زندقہ اختیار کرتے ہین آخر الامر اونکا خاتمہ ہوتا ہے مگر جو لوگ مخلص اور زیرک ہوتے ہین اپنے تئین ان شیطانی
بچاتے ہین اور اپنے خالق اور مالک کی طرف کہ معشوق حقیقی ہے رجوع کرتے ہین تیسری اصل یہ ہے کہ اعمال صالحین
اور مشائخ پر شیطان ظاہر ہوتا ہے اور زینت دیتا ہے اونکو اونکے اعمال صالحہ پس داخل کرتا ہے اونکے
اعمال صالحہ مین عجب پس غرور کرتے ہین وہ اپنے اعمال صالحہ پر اور نہیں سنتے ہین وہ کسی کی نصیحت پس اونکو
شیطان کہتا ہے کہ یہ اعمال تمہارے تمکو کافی ہین اگر تمہارے غیر تمہارے عشر عشیر اعمال بجا لاوین تو تمہارے
غیر کو نجات ہے پس اوسوقت اپنے اعمال کو قلیل کرتے ہین اور راستے اباحت اختیار کرتے ہین اور اپنے تئین بزرگ
سمجھتے ہین اور دوسرون کو حقیر اور رفتہ رفتہ معاصی پر مرتکب ہوتے ہین اور دنیا کی طرف رجوع کرتے
ہین پس شیطان کہتا ہے اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ کیونکہ حق تعالی غفور رحیم ہے حتی کہ قتل کرتا ہے اونکو اعمال صالحہ

کہتے ہیں کہ کسی عبادت کروں یہاں تک کہ ایمان اور عدد اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں و زمرہ ہو کر تمامی بیان
اولاد ابلیس کہتے ہیں اسطرح پر کہ ابلیس جب قادر ہوتا ہے اور قابو پاتا ہے نفس طبیعیہ پر ظاہر کرتا ہے قواد انسانی
نار شہوانیہ کو عادات حیوانیہ میں پس تولد ہوتے ہیں اوس سے شیاطین جیسے کہ پیدا ہوتا ہے مثلاً آتش سے
اور نباتات زمین سے پس یہ سب ذریات اور تابعین ابلیس کہے ہیں خطور کرتے ہیں اور وسوسہ ڈالتے ہیں قلب
میں مثل خواطر نفسانیہ کے اور انھیں کو خناس کہتے ہیں اور انھیں کے ذریعے سے ابلیس لوگوں کو اغوا کرتا ہے
اور یہی معنی ہیں مشارکت ابلیس کی بنی آدم کے ساتھ کما قال تعالیٰ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
بعض انھیں شیاطین میں سے وہ ہیں کہ غالب ہے اون پر طبیعت ناریہ پس لاحق ہوتے ہیں وہ ارواح عنصریہ
کے ساتھ اور بعض اونھیں میں سے وہ ہیں کہ غالب ہے اون پر طبیعت نباتیہ اور حیوانیہ پس ظاہر ہوتے ہیں وہ
بنی آدم کی صورت پر اور یہ شیطان محض ہوتے ہیں اور یہی ہیں معنی شیاطین الانس والجن کے اور یہ قوی تر
ہوتے ہیں اون شیاطین سے جو ارواح کے ساتھ ملحق ہیں پس دنیا میں ابلیس کے لیے یہی اصول فنون کے ہیں اور
یہ خیل اور رسولان ابلیس کے ہیں اور جو ملحق بالارواح ہیں یہ فروع اور رجل اور پیادگان ابلیس کے ہیں کما
قال تعالیٰ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ پس مظاہر شیطانیہ کے لیے ان شاخ اصول کے فروعات
اور آلات بہت ہیں اور قوی تر آلات شیطان کے غفلت طالب کی ہے شیطان کے لیے قائم مقام
تلوار کے ہے اسی سے وہ طالب غافل کو قتل کرتا ہے پھر شہوت طالب کی شیطان کے لیے بمنزلہ تیر کے ہے شیطان
اس سے بھی طالب کو قتل کرتا ہے پھر ریاست طالب کی شیطان کے لیے ایک قلعہ ہے اس قلعہ ریاست میں
شیطان کے دام سے چھوٹنا مشکل ہے ولیکن نساء بھی شیطان کے نائبات اور حبالات ہیں شیطان کے لیے
پھندے ہیں کہ اونھیں کے ذریعے سے بہتوں کو قتل کر ڈالا ہے اور سوا اسکے شیطان کے لیے اور بھی بہت سے
پھندے ہیں مثل آلات ملاہی وغیرہ کے پس جو شخص عالم اور عارف ہو حقائق اور اصول شرع شریف سے واقف ہے وہ سب
ان اصول کے سب کو جان لیتا ہے اور معشوق حقیقی ہی کو اختیار کرتا ہے اور ہمہ تن اوسکی طلب میں مصروف
اور سرگرم رہتا ہے اور جو چیز مانع طلب ہے اوسکو ترک کرتا ہے اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ سوائے معشوق حقیقی
کے جتنے معشوق ہیں کیا اولاد کیا ازواج کیا اموال کیا سلطنت و سیاست کیا جاہ و جلال بعض مرض ہیں حکمت
اور بعض لب گور تنگ ہیں مونس و دمساز خواہ گور میں ہو یا حشر میں یا جنت و دوزخ میں جہاں کہیں ہو سوائے
معشوق حقیقی اور اعمال صالحہ کے اور کوئی نہیں اسی واسطے وہ متبع اعرف العارف سلطان الانبیاء حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کر پابند صوم و صلوٰۃ وغیرہ و احکام شریعت غرا کے رہتا ہے اور شیطان کے دام
میں نہیں آتا ہے اور اپنی راستی کو کھوٹا اور کھرا کو مخلص اور کاذب کو پہچانتا ہے فی زماننا اکثر مشائخ بسبب
جہل و نادانی کے امور مذکورہ ممنوعہ میں تکبر اور حسد اور محبت جاہ اور محبت دنیا وغیرہ صفات ذمیمہ
کے ساتھ مبتلا ہیں اور اونکو اس سے خبر تک نہیں علاوہ اسکے غضب تو یہ ہے کہ فقیری اور تصوف کو فقط رسومات
مصنوعی اتباعی اور مشائخی اور ترقی اوس پر حصر کرکے ادعائے فقیری اور تصوف کرتے ہیں خداوند تعالیٰ الیسوں کی صحبت سے
ہمکو اور طالب صادق کو بچاوے آمین ثم آمین فمن مصنفنا قال ابن عباس ... بنی آدم ...
... الصالحین حتی ... الا ...
باب ... باب ... باب الذل ...

کہتا ہے اسد ہی کہتا ہے جیسے کہ نفس الامر بھی ایسا ہی ہے صاحب گلشن راز فرماتے ہین بیت حقیقت کز
تعین شد معین + تو او را در عبارت گفتۂ من + بعد اوسکے یگانہ موحد بنے اور وحدت مین مضبوط ہووے اور بجز
یگانگی حق سے کسی کو نہ دیکھے اور ذات حق مین یگانہ ہووے اور اپنی خودی اور غیریت سے خلاص ہو کر بحقیقت
حق مین عین ہو جاوے اور جب کوئی کام کرے حق سے کرے نہ اپنے سے اور ہر شئے مین ذات حق کو دیکھے اور افعال
اور صفات اور ذات عالم کو پرتو اور ظلال افعال اور صفات اور ذات حق جانے بلکہ بجز ذات حق کے شئے کو
نہ دیکھے اور ہر شئے مین ذات حق کو مشاہدہ کرے اور چشم بصیرت اور بصر کو ایک کرے اور سوا ذات باری تعالی
کے کسی شئے کو نہ دیکھے اور اپنے کو بجز ذات حق کے دوسری کوئی چیز نہ جانے اور ہمیشہ ذات مین محو رہے اور نظر اپنی
صفات اور اسما اور افعال یا آثار حق سے اوٹھا کر ذات حق پر رکھے اور مقام احدیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے
اور بجز احدیت کے نہ دیکھے بلکہ اپنی ہستی کو بھی نہ دیکھے جیسے کہ مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین + قرب نے
بالا و پستی رفتن ست + قرب حق از ہستی خود رستن ست + پس زبان سے کسی کو کچھ نہ کہے اسی استغراق مین
رہے اور عالم ظاہر سے قدم عالم باطن مین رکھے پس ایسا شخص کامل مکمل ہے اسلیے کہ مرتبہ موحد کا مرتبہ عارف
سے بہت بڑا ہے اسی جگہ سے کاملین کہتے ہین کہ بوساطت لطائف ستہ کے کہ عبارت لطیفۂ نفس اور لطیفۂ قلب
اور لطیفۂ روح اور لطیفۂ سر اور لطیفۂ خفی اور لطیفۂ اخفی سے ہین حقیقت مین سالک واصل حق ہوگا کیونکہ یہ
لطایف تجلیات صفاتی مین سے ہین وصال ذات کو اس سے کچھ نسبت نہین واضح ہو کہ مکاشفہ دو قسم پر ہے
ایک کشف صغری جسکو کشف کونی بھی کہتے ہین وہ اسطرح پر ہے کہ سالک چشم دل کو ایک طرف متوجہ کرکے دیکھے
کہ اوسوقت تجلیات وارد ہونگے یعنے شہود ذات کا بصورت صفات کے باشکال مختلفہ ثابت ہو کر صاف
صاف پیش نظر سالک کی ہونگی اپنے پیر کی صورت پر اور اولیا اور انبیا اور ملائکہ اور ارواح صالحین اور مکان
وغیرہ کی صورت پر بھی اور اس کشف مین ستر زمین اور آسمان اور اہل قبور اور لوح محفوظ اور عرش اور کرسی اور
جنت صوری اور معنوی اور دوزخ کا ہوگا اس کشف صغری مین سالکین متفاوت الدرجات ہین سب سے اعلی
درجہ کا وہ ہے جو مشاہدہ احیان ثابتہ کا ہے بعد اوسکے مشاہدہ عقل اول کا بعد اوسکے مشاہدہ لوح محفوظ کا یہانتک
کہ حسب ترتیب تنزل کے عناصر اربعہ اور مرکبات تک حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے فص شیثی مین اسکی تفصیل
کی ہے دیکھلو دوسرا کشف کبری جسکو کشف الہی کہتے ہین اور وہ یہ ہے جو کچھ کہ وجود مین ہو وہ سوا وجود
حق تعالی کے دوسرا کوئی موجود نہین سوائے وجود حق کے دوسرے کسیکا موجود ہونا محال ہے جیسے کہ سابق مین معلوم
ہوا اشیا سے موجودہ بجز اضافت اور نسبت اور ظہور حق کے کوئی امر زائد نہین اور حقیقت تمامی اشیا کی حق تعالی
ہے اس کشف مین سالک غیر حق کو معدوم محض جانتے ہین اور بجز حق کے کسی کو نہین دیکھتے ہین اور ذات حق مین
اپنے کو ہمیشہ گم پاتے ہین مقصود طالب صادق کا یہی کشف کبری ہے نہ کشف صغری کہ مقصود اصلی نہین ہے بلکہ
یہ دنیا ہے اور سد راہ اور قبیل تماشا مشاہدہ وہ ہے کہ سالک ذات حق کو بغیر حجابات اشیا کے دیکھے اور اشیا
کو برطرف کرکے ذات حق پر نظر باطن کو محکم رکھے اسجگہ ذات سے تجلیات ذات مراد ہین ورنہ ذات بحت کو بحیثیت
اطلاق کے دیکھنا محال ہے قیامت مین بھی مومنین کو آخر مین حجابات تجلیات کی رویت نصیب ہوگی جیسے کہ حدیث
تحول اوسپر دلالت کرتی ہے ہان جسقدر رسائی اپنے کو مطلق اور تجمیع کرے گا اوسی قدر حق مطلق کو دیکھے گا
معائنہ وہ ہے کہ جسوقت انوار تجلیات بےمانند اور بےجہت سالک کے دل پر وارد ہوویں سالک اون

اور مقام ملکوت مین عین الیقین اور مقام جبروت مین حق الیقین حاصل ہوتا ہے اور سیر آفاقی مین حق الیقین کے مقام مین روح منتقل ہو کر سالک کے رو برو آتی ہے ہنوز کہ یقین اوس اذعان کا نام ہے کہ نفس الامر مین احتمال طرف ثانی کا نرکھتا ہو پس یہی یقین اگر بہ نسبت وحدت ذات حق تعالی اور رسالت ختم المرسلین کے ہو یعنی تصدیق کلمہ طیبہ کے ہو تو اوسکا نام ایمان ہے اور اوسکے چند مراتب ہین مرتبہ اول یہ کہ نفس یقین مذکور بشرط عدم استنکاف کے ہو پس اس صورت مین یقین تمامی بت پرست اور یہود اور نصاری کا ساتھ استنکاف کے ختم المرسلین سے خارج عن الایمان ہے مرتبہ دوم یقین کا اسلام ہے کہ باوجود اس تصدیق اور عدم استنکاف کے بجالانا احکام اربعہ شرعیہ کا ہے کہ عبارت صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ سے ہے مرتبہ سوم مرتبہ احسان کا ہے یہ بھی دو قسم ہے ایک مرتبہ قرب نوافل کا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین وارد ہے کہ (اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ) ہے یعنے یہ کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو یہ جب ہے کہ خودی تیری گئی ہو اور آلات رویت تیری صورت حق کی آئینہ ہوں جیسے کہ حدیث (كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ الخ) اور (مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي فِي قَبْضِ نَفْسِ الخ) اور (كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ) اوسپر دلالت کرتے ہین یہ مرتبہ بعد فنا افعال و صفات بشری کے افعال و صفات حق مین حاصل ہوتا ہے یعنی مستور افعال اور صفات حق اوسپر ظاہر ہوتی ہین جیسے کہ مردے کو زندہ کرنا اور مبتلا کردہ کرنا اور دل کی باتین سننا و غیر ذلک من الکرامات پس یہ اشارہ ہے طرف قرب نوافل کے اس مرتبہ مین عبد فاعل ہے اور حق تعالی آلہ اور ظاہر ایک مرتبہ دوم تقسیم ثانوی سے مرتبہ قرب فرائض کا ہے چنانچہ تتمہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ (فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ) اوسپر دلالت کرتی ہے یعنے پس اگر نہین دیکھتا ہے تو حق تعالی کو بسبب فنائے ذات تیری کے پس دیکھتا ہو وہ تجھکو اور دیکھنا اوسکا عین دیکھنا تیرا ہے اور آیہ (وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى) اور حدیث (اِنَّ الْحَقَّ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ) قرب فرائض پر دلالت کرتے ہین اور یہ بعد فنا و بقائے عبد کے ہے اس مرتبے مین حق تعالی فاعل ہے اور عبد آلہ اور ظاہر اوسکا واضح ہو کہ خدا کا احسان بندے پر یہ ہے کہ حق تعالی نے خود اپنے کو چھپایا اور بندے کو ظاہر کیا اور احسان بندے کا یہ ہے کہ بندہ خود پوشیدہ ہو جاوے اور حق تعالی کو ظاہر کرے یعنے بندہ مرتبۂ فانی اللہ اور باقی باللہ دونون کو حاصل کرے (كَمَا قَالَ تَعَالٰى اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ) مرتبہ چہارم اقسام اول کو مرتبہ صریح الایمان کا ہے مشکوٰۃ شریف مین باب وسوسہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (جَاءَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا قَالَ اَوَ قَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ) یہ مقام مقام انانیت کا ہے محدثین اور علمائے ظواہر نے تا کجھ باب وسوسے مین اس حدیث کو درج کیا ہے یہ مقام مرتبہ انانیت کا ہے برکت سے صحبت خیر الانام کے صحابہ کرام کو حاصل تھا اوسکو زبان پر لانا بزرگ جانتے تھے اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تطیب خاطر اونکو دریافت فرمایا حضرت کے جواب مین صحابہ نے (نعم) عرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ صریح الایمان ہے جان تو اے سالک کہ دائرہ وجود مین قرب کے پانچ مرتبے ہین ایک قرب زمانی جیسے کہ زمان خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب زمان عیسی علیہ السلام کے ہے بہ نسبت زمان موسی علیہ السلام کے دوسرا قرب مکانی ہے جیسے کہ چاند ہمارے قریب ہے بہ نسبت مشتری ستارے کے تیسرا قرب عقلی جیسے کہ حضرت بایزید بسطامی اور ابو الحسن خرقانی قدس اسرارہما قریب ہین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے معنے اور شبہ سے چوتھا قرب حق تعالی کا ہے ساتھ ہر موجود کے مثل قرب روح کے ساتھ جسد کے پانچوان

جو اتّبع ہوکر جملہ طریقون کا مرجع ایک ہیئت نفسانی کا حاصل کرنا ہے ذکر و مراقبہ وغیرہ سے جسکو صوفیہ کرام نسبت
کہتے ہین کیونکہ نسبت عبارت ہے انتساب اور ارتباط عبد سے حق تعالی کے ساتھ اور اسی نسبت کو حضرات
صوفیہ سکینہ اور نور بھی کہتے ہین اور حقیقت اوس ارتباط اور نسبت کی ایک کیفیت نفسانیہ ہے کہ نفس ناطقہ
مین حلول کرگئی ہے یعنے جسوقت سالک عبادات اور طہارات اور اذکار و مراقبات پر مداومت کرتا ہے
تو حاصل ہوتی ہے اوسکے نفس ناطقہ کو ایک صفت اور ملکۂ راسخہ جسکے سبب وہ ملائکہ کے ساتھ مشابہ ہوجاتا ہے
اور عالم ملکوت و جبروت و لاہوت پر جا نکلتا ہے اور حق تعالی کے ساتھ مرتبط ہوجاتا ہے اور یہ بمنزلہ
جنس کے ہے اور اسکے نیچے انواع کثیرہ ہین منجملہ اون انواع کی محبت اور عشق کی نسبت ہے پس ہوجاتی ہے
محبت اور عشق ایک صفت راسخ قلب کی اندر اور منجملہ اونھین انواع مذکورہ کے نفس شکستگی اور بیزاری الذات
کی نسبت ہے جسکو نسبت اہل بیت کہتے ہین اور منجملہ اونھین انواع مذکورہ کی مشاہدے کی نسبت ہے اور
وہ عبارت ہے ملکۂ توجہ سے ذات بسیط کی طرف یعنے ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنے کو نسبت مشاہدہ کہتے
ہین حاصل یہ کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بسبب اتصال معنی محبت یا نفس شکستگی یا اونکے غیر کے اور نسبتین
بکثرت ہین اور صاحب سیر و سلوک ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور غرض اشغال قادریہ اور
نقشبندیہ اور چشتیہ وغیرہ سے اس نسبت کی تحصیل ہے اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اوسمین ڈوبا رہنا
تاکہ نفس اس سے انطباع اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرے کوئی گمان نکرے کہ نسبت مذکورہ انھین سے حاصل
ہوتی ہے مگر انھین اشغال سے بلکہ طرق تحصیل اوس نسبت کے بکثرت ہین یہ اشغال بھی اوسکے تحصیل کا ایک
طریق ہے اون طریقون مین سے ان اشغال پر کچھ انحصار نہین کیونکہ صحابۂ کرام اور تابعین سکینہ کو یعنے نسبت
کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے منجملہ اونکے طرق تحصیل کے مواظبت کرنا صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین بشرط
خضوع اور خشوع کے محافظت کے ساتھ اور منجملہ اونکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو ہادم اللذات ہے
محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے لیے ثواب مقرر کیا ہے اور گنہگارون کے لیے عذاب معین فرمایا
ہے اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا پس اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہوجاتا
ہے اور منجملہ اونکے مواظبت کرنا ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی
بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہوجاتا ہے حاصل یہ کہ حضرات صحابۂ کرام اور
تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت طویل مواظبت اور مداومت کرتے تھے تو اونکو تعلق باللہ کا ملکۂ راسخہ اور
ہیئت نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور بقیہ عمر اسی پر محافظت کرتے تھے اور یہی معنی ہین وارث رسول علیہ السلام
اس زمانے تک چلے آرہے ہین ہان صحابۂ کرام کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے ایسے
اشغال اور مراقبات کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو بسبب بُعد زمانی رسالت کے انہی اشغال کی
مراقبات مذکورہ کی حاجت ہوئی پس اولیاے طریقت فی الحقیقت مجتہدین باطن شریعت ہین جیسے کہ ائمہ اربعہ
مجتہدین ظاہر شریعت ہین پس جیسے کہ ائمہ ظاہر شریعت نے ساتھ اصول اور ضوابط کے ظاہر شریعت کو منضبط
کیا ہے ویسیہی اولیاے کرام نے باطن شریعت کو ساتھ اصول اور ضوابط کے منضبط کیا ہے مثل حضرات قادریہ
اور نقشبندیہ اور چشتیہ وغیرہ ائمۂ طریقت کے نادان نا سمجھی سے دونون فریق بیجا اعتراض کرتے ہین پس نسبت
مذکورہ پر مداومت کرنے والے کے لیے حالات رفیع الشان ہین سالک اوسکو غنیمت جانے اور معلوم کرے

اور حدیث کا یہ ہے کہ اے طالب تو اول اپنے نفس کو پہچان تو خدا کو پہچانے گا اور مت ہو مثل اون لوگون کے
جو خدا کو بھولے بھلا دی خدا نے اونکو اونکے نفس کی معرفت اور طرق معرفت نفس کی بہت ہین
جیسے کتاب فصوص الحکم و مقدمہ ہذا مین مذکور ہین علاوہ اسکے حدیث صحیح مین وارد ہے کہ اِنَّ فِي جَسَدِ اٰدَمَ
مُضْغَةً وَفِي الْمُضْغَةِ قَلْبٌ وَفِي الْقَلْبِ فُؤَادٌ وَفِي الْفُؤَادِ رُوحٌ وَفِي الرُّوحِ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ خَفِيٌّ وَفِي الْخَفِيِّ اَخْفٰى وَفِي الْاَخْفٰى
اَنَا) منشا اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ قالب آدم اور بنی آدم کا تمامی مراتب وجود کو شامل ہے اسلیے کہ چار
اخلاط جسم انسان مین نمونے چار عنصر کے ہین اور بارہ سوراخ یعنے دونون کان اور دونون آنکھ اور دونون
سوراخ ناک کے اور دونون چھاتی اور قبل اور دبر اور ناف اور منھ نمونہ بارہ برج آسمان کے ہین اور اعضا
جیسے کہ مغز اور ہڈی اور اعصاب اور گوشت اور جلد اور بال اور ناخن مثل ستارون آسمان کے ہین اور دماغ
اور کبد اور طحال اور پھیپھڑا اور دونون گردے اور دونون انثیین اور دونون ہاتھ اور دونون پانون اور
بطن وغیرہ مثل سیارون کے ہین گرد آفتاب دل کے اور حرکت انسان کی مثل دوران کواکب اور افلاک کے
اور حضور مثل طلوع اور غیبوبت مثل غروب کے ہے اور استقامت انسانکی مثل استقامت کواکب کے اور توقف
اور رجوع انسانکا مثل توقف اور رجوع کواکب اور افلاک کے اور جاہ اور رفعت انسان کی مثل شرف اور
اوج آفتاب وغیرہ کے اور عکس اور مکانا مثل ہبوط کے اور غربت مثل وبال کے اور اجتماع اور افتراق اور اتصال
اور انفصال اور سرعت مثل قمر کے اور کاتب مثل عطارد اور مطرب مثل زہرہ اور رحمانی مثل مشتری کے و علیٰ
ہذا القیاس پس جسم انسانکا مثل زمین کے اور عظام مثل جبال کے اور بطن مثل بحر کے اور عروق مثل نہار کے
اور مغز مثل معدن کے اور قدام مثل مشرق کے اور خلف مثل مغرب کے اور یمین اور یسار مثل جنوب اور شمال کے
اور انفاس مثل ریاح کے اور صوت مثل رعد کے اور قہقہہ مثل صواعق کے اور رونا مثل باران کے اور غم مثل
ظلمت کے اور نوم مثل موت کے اور بیداری مثل حیات کے اور صبا مثل ربیع کے اور شباب مثل صیف کے اور
کہولت مثل خریف کے اور شیخوخت مثل شتا کے اور نشو و نما وغیرہ مثل نباتات کے اور آثار ہر درخت اور نباتات
کے انسان مین موجود ہین اور بھی خاصیات تمامی حیوانون کی انسان مین ظاہر ہین جیسے کہ قہر اور غلبہ درندون کا
اور تملق کتا اور بلی اور حیلہ عنکبوت اور سلاح خارپشت اور ہرب طیر اور خبث حشرات اور بخیل غراب اور شجاعت
شیر اور جبن خرگوش اور سخاوت دیک اور فخر عقاب اور دہشت چیتا اور انس حمام اور مکر لومڑی اور گرگ
اور سلامتی عنز اور قوت کندہ یوز اور لطو حرکت بچھو اور عزت فیل اور حقارت حمار اور فخر طاوس اور ضعف
پشہ اور حلہ بلی اور علم بتہ اور حقد جمل اور خمول بقر اور نطق ہزار اور برکت طوطی اور شوم بوم اور نفع نحل
اور ضرر چوہا وغیرہ خاصیات جملہ حیوانات کی انسان مین موجود ہین اور حاکم عالم شہادت کا کہ روشن ترین
عوالم اور سماے اول سالک کا ہے اور حواس ظاہری سے محسوس ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام ہین جنکو فلاسفہ
عقل فعال کہتے ہین کہ چھ سو بازو رکھتے ہین یعنے کثرت جیسے کہ مضغہ قلب سے بہا عروق جسم کے طرف پیدا ہین سیوطی
رسول علیہ السلام نے پہلے ہی معراج مین افق مبین مین چھ سو بازو کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا مضغہ
قلب اصل جسم سالک اور نمونہ اور مظہر جبرئیل علیہ السلام کا ہے اور جسم سالک کا بلکہ جسم ہر فرد عالم کا خواہ و بسائط
مین سے ہو خواہ مرکبات مین سے مظہر جسم کل اور براق روح کا ہے اسواسطے مقام جبرئیل علیہ السلام کا ملائکہ
مقربین کی صف آخر مین ہے اور کام اونکا پہنچانا وحی کا ہے طرف انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کے اور وحی

اور حمل بسیط غیر مترتب الآثار کے ساتھ معتبر ہا اور مرتبہ وجود خارجی کا حادث ہے کہ تعالی عن النبات اور حمل مرکب کے ساتھ معتبر
اور مترتب الآثار ساتھ وجود خارجی کے ہذا المقام مزلة الاقدام ہے اسی جگہ میں اکثر صوفی خصوصاً متشرعین کا پاؤں پھسل گیا
ہیں اور فوق اسم رحمن کے مقام اور مرتبہ عالم انا کا ہے کہ عبارت وجود حقانی سے ہے پس انائے مقید سالک کا مظہر
انائے مطلق کا ہے کہ عبارت حق تعالی سے ہے پس متذکرہ بالا سے ظاہر ہوا کہ جسم انسانکا جامع جمیع موجودات عالم
بسیط و مرکب کا ہے اسلیے کہ مضغہ انسانکا جامع ہے جمیع اجسام عالم شہادت کو اور قوت مضغہ اور قوا روح ہے
قوت جبرائیل اور قوت میکائیل اور قوت اسرافیل اور قوت عزرائیل علی نبینا وعلیہم السلام اور عالم مثال کو اور
روح وسیع ہے عالم ارواح کو اور سر جامع ہے عالم اعیان کو اور خفی جامع ہے اسمائے رحیم کو اور اخفی جامع ہے اسم
رحمن کو اور انائے مقید سالک کا جامع ہے انائے مطلق حقانی کو مثل وسعت ہر مقید کے اپنے مطلق کو بضمن اسرار
متذکرہ بالا انکی طرف اشارہ ہے واسطے غور کرنے کے اپنے نفس میں قول سے حق تعالی کے کہ (وَفِي أَنْفُسِكُمْ
أَفَلَا تُبْصِرُونَ) ہے لیکن یہ مشاہدہ اوسی شخص کو حاصل ہوگا جسنے تخلیہ اور تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ جیسے کہ
چاہیے حاصل کیا ہو اور بعد طی مقامات تحتانیہ و فوقانیہ کے انائے مقید کو انائے مطلق حقانی میں محو اور فانی کیا ہو
پس بعد اوسکے اگر سالک اپنے جسم میں کہ فلک تحتانی ہے بتوجہ تام غور کرے گا تو افلاک فوقانی اور اونکے اسرار
کو بخوبی دریافت کر لیگا اور نزول حق تعالی کا آخر شب کو سماے دنیا وی میں کہ حدیث شریف سے ثابت ہے
کہ وقت نشاط اور صفائی طبیعت کے ہے سالک کو مشہود ہوگا اور مقام قرب نوافل اور فرائض بھی جان لیگا
لیکن حجابات اور غواشی طبیعت جبتک سالک سے مرتفع نہونگے ان اسرار اور مقامات سے محجوب رہیگا پس سالک کو
چاہیے کہ براق جسم پر سوار ہو کر جبرائیل علیہ السلام کو اپنے مضغہ قلب سے پہچانے اور اپنی قوت حیات سے میکائیل
علیہ السلام کو اور اپنی قوت تحلیل سے عزرائیل علیہ السلام کو اور اپنے قوا دے اسرافیل علیہ السلام کو اور اپنی
روح سے روح اعظم کو اور اپنے تعین سے اعیان کو پہچانے اور وہان سے گذر کر اسم رحیم تک کہ عالم اسماء
وصفات و خفی ہے اور وہانسے عرش رحمن تک کہ عالم اخفی ہے جو مرتبہ وحدت ہے اور وہان سے مرتبہ ذات تک
کہ انا احد ہے پہونچے اور اس مرتبے میں سوائے حیرت کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے اور بعض اہل کشف کہتے ہیں
کہ جسد انسان میں وہم مقام عزرائیل اور ہمت مقام میکائیل اور عقل مقام جبرائیل اور قلب مقام اسرافیل
کا ہے اور فکر مقام باقی ملائکہ کا ہے اور خیال اصل وجود اور ہیولی جمیع عوالم کا ہے کہ کمال ظہور حق تعالی
کا اوسمین ہے واضح ہو کہ معرفت نفس اور رب بطریق اضداد کے بھی حاصل ہو سکتی ہے مثلاً کہا
جاوے کہ جسنے پہچانا اپنے رب کو ساتھ بقا کے پس تحقیق پہچانا اوسنے اپنے نفس کو ساتھ
فنا کے اور جسنے پہچانا اپنے رب کو ساتھ غنا اور قوت اور قدرت کے پس تحقیق پہچانا اوسنے اپنے نفس کو
ساتھ فقر اور ضعف اور عجز کے وعلی ہذا القیاس اور معرفت نفس و رب ساتھ دلائل کے ساتھ بھی ہوتی ہے مثلاً
کہا جاوے کہ روح جسد میں نہیں محسوس ہوتی ہے اور نہیں تشخص کی جاتی ہے پس جاننا چاہیے اس سے
کہ حق تعالی بھی ایسا ہی منزہ ہے حس اور تشخص سے یا یہ کہ کہا جاوے کہ روح جسد میں لمس اور مس نہیں کی جاتی
ہے پس اس سے جاننا چاہیے کہ حق تعالی بھی لمس اور مس سے منزہ ہے و یا یہ کہ روح جسد میں بصر سے ادراک نہیں
کیجاتی ہے اور نہیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ واسطے اوسکے کوئی جگہ اندر جسد کے نہیں پس اس سے جاننا چاہیے کہ حق تعالی
کو بصر نہیں ادراک کر سکتی ہے و یا یہ کہ کہا جاوے کہ جب جسد حرکت نہیں کرتا ہے مگر بسبب علم اور شعور روح کے

آخرت اور نعمت بہشت مقرر ہے اور دیگر دو دون فرقون کو علاوہ حظ آخرت اور نعمت بہشت سکر تبہ قرب
و وصال بھی حاصل ہے واضح ہو کہ اعمال دو قسم پر ہین ایک عبادت دوسری معرفت ہے معرفت اصل ہے اور
عبادت اوسکی فرع اور عبادت دو قسم ہے ایک عبادت جسمی جسکو شریعت کہتے ہین دوسری عبادت قلبی جسکو
طریقت کہتے ہین اور معرفت بھی دو قسم پر ہے ایک معرفت آفاقی دوسری معرفت نفسی معرفت آفاقی
عبارت ہے معرفت مراتب تنزلات سے اگرچہ نفس اور ذات سالک کی خارج ہین جنکو بعض عارفین نے ایام سے
بھی تعبیر کیا ہے ہین اول کے تین مراتب کو کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت ہین ذاتی اور داخلی اور اخیر کے
تین مراتب کو کہ ارواح اور مثال اور ملک ہین صفاتی اور خارجی کہتے ہین اور معرفت النفسی عبارت ہے سہانے
سے مراتب حق اور مراتب خلق کو نفس اور ذات سالک مین اور آیہ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي
أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ اسی مذکور کی طرف اشارہ ہے اور معرفت نفس مین بھی چھ مراتب
ہین تین تو مراتب اصلی اور داخلی ہین کہ وہ ذات اور نور اور سر ہین اور تین مراتب صفاتی اور عددی
اور خارجی ہین کہ وہ روح اور نفس اور دل ہین اور جسم لباس اونکا ہے اور تین مراتب اصلی مظہر اور
تجلی ہین اور تین مراتب صفاتی اور خارجی مظاہر اونکے پس مراتب داخلی کو مراتب خارجی مین دریافت کرنا
چاہیے اسطرح پر کہ ذات کو روح مین اور نور کو دل مین اور سر کو نفس مین جاننا چاہیے تحقیق اور دل کو بھی
نفس مین پہچاننا چاہیے اسطرح پر کہ نفس ظاہر اور باطن اوسکا دل ہے اور دل ظاہر اور باطن اوسکا
روح ہے اور روح ظاہر اور باطن اوسکا سر ہے اور سر ظاہر اور باطن اوسکا نور ہے اور نور ظاہر اور باطن اوسکا
ذات ہے پس معرفت روح اور دل اور تمامی مراتب داخلی اور خارجی کا نفس ہے اور تمامی مراتب داخلی
اور خارجی نفس ہی مین داخل ہین اسی واسطے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ معرفت نفس مین
معرفت رب کی ہے لیکن نہین ہے اثنا مانند معرفت الله الی فناء وجود العالم کہ الی فنائه وجوده
کیا یا معنی کہ الله لا یحتاج الی فنائه کہ الا فناء فنائه لان الاشیاء موجود کھا وقال
مجنون کہ لا فناء لها لان الفناء یکون لا بعد اثبات الوجود دیسا ی وجود الحق تعالی
کعلو خیر وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرفت ربی بربی وقال ایضا
من عرف نفسه فقد عرف ربه کما قال من عرف نفسه فقد عرف ربه اسلیے کہ
شے کا اثبات جائز نہین اوسکا انا بھی جائز نہین وقال اعرف نفسک بلا وجود ولا فناء فتکن
فعرفت الله حق المعرفة ولا کما فرمایا حق تعالی نے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
یعنے حق تعالی اول ہے بغیر ابتدا کے اور حق تعالی آخر ہے بغیر انتہا کے اور حق تعالی ظاہر ہے بلا قید ظاہر کے
اور حق تعالی باطن ہے بلا قید باطن کے یعنے اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین حق تعالی سکرین بغیر
تغیرات اور بلا حلول اور اتحاد کے نہ حق تعالی کسی شے مین داخل ہے اور نہ کسی شے سے خارج وجود کوئی شے
حق تعالی مین داخل ہے اور نہ کوئی شے حق تعالی سے خارج کما قال لا یخاف الا هو ولا یتبرء الا هو
ولا یعلم الا هو بنفسه ولا یدرک الا هو کیف هو الا هو بنفسه بلا واسطة اعطاه الخالق بین المرسل والمرسل الیه لا کیف ولا حیث ولا نعت ولا اسم ولا مسمی الا هو وکل شیء
هالک الا وجهه فانی الخلق ومعدوم الا ان کما کان معدوم وما بقی الا الحق

[illegible]

ہووے اور محال ہے معدوم مطلق کا اثر موجود خارجی پر ہونا بلکہ مراد اوس معدوم سے معدوم فی الخارج اور موجود فی الباطن ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ تمامی موجودات خارجیہ جو ظاہر میں موجود ہیں باطن ہی سے ظاہر ہوئے ہیں جو معدوم فی الخارج ہے اور موجود فی الباطن اور یہ منبع جمیع اشیا کا ہے اور باطن مطلق عبارت ہے ذات الٰہیہ سے کیونکہ وہ غیب الغیوب ہے اور حق تعالی باعتبار ذات کے غنی عن العالمین ہے اور باعتبار اسما کے طالب ہے وجود عالم کا پس عالم مستند ہے طرف حق تعالی کے باعتبار اسما کے و باستنطاق اسما کے فقط اسلیے کہ اسما عبارت ہے ذات مع الصفات سے بہر حال مقصود حاصل ہے اور صفات کیلئے خارج میں کوئی وجود نہیں کیونکہ وہ محض نسب ذاتیہ ہیں اور نسب ذاتیہ کے لیے سوائے ذات کے کوئی وجود علحدہ نہیں پس موثر اگر ذات ہے لیکن تاثیر اوسکی باعتبار نسب ذاتیہ کے ہے اور نسب ذاتیہ کے لیے کوئی وجود خارج میں نہیں اور اگر موثر صفات ہیں انکا وجود بھی خارج میں نہیں اور مظاہر اسمائے جو اعیان ثابتہ اور صور علمیہ ہیں حضرت علم میں تو وجود کی نسیم پائی ہے ابتک اور حقیقت میں وجود متعین بھی موجود ہے موافق صور علمیہ کے نہ اعیان اور صور علمیہ پس مستند کرنا پایا گیا ثابت ہوا کہ وجود خارجی میں موثر وہ چیز ہے کہ جسکا وجود خارج میں نہیں اور اگر کسی موجود کیلیے حکم اور اثر ہے تو کسی نہ کسی سبب حکم اور اثر معدوم خارجی کے ہے اسلیے کہ یہ حکم اور اثر موجود خارجی کا بسبب ایک مرتبہ کے ہے کہ جسکا وجود خارج میں نہیں جیسے کہ حکم امر اثر سلطان اور وزیر اور قاضی اور تمامی اصحاب مناصب کا جاننا پس بسبب ایک مرتبے کے ہے کہ جسکا وجود خارج میں نہیں پس جبکہ یہ اوس مرتبے سے معزول ہو جاتے ہیں نہیں ثابت ہوتا ہے حکم اور نہ اثر پس جبکہ یہ امر باوجود واضح ہونے کے لوگ اوسکا شعور نہیں رکھتے ہیں فرمایا حضرت شیخ نے فصوص میں (وَكَفُوْ عَلَيْهَا بَيْتٌ وَمَسْكَنٌ [illegible]) اور اسی جگہ سے ظاہر ہوا مطلب اسور کلیہ کا جو آدمی میں مذکور ہے فرمایا حضرت شیخ نے (اِنَّ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ الْكُلِّيَّةَ [illegible]) بلاشک فی الیقین لا تزول عن الوجود العینی [illegible] واضح ہو کہ فیض اور قبول فیض دائمی ہے اسلیے کہ جو قابل کہ ساتھ صفت وجود کے متصف ہووے واجب الوجود ہوتا ہے ساتھ وجود حق تعالی کے کہ دائم ہے پس عدم اوسپر طاری نہیں ہو سکتا ہے لیکن تعینات اور ظہورات اور تشارات اوسپر طاری ہوتے ہیں اور یہ امر مخالف آیۂ کریمہ (كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ) کا نہیں ہے کیونکہ فنا کا تعین شخصی پر ہے نہ متعین پر پس وجود متعین کا بعد زوال ایک تعین کے دوسری تعین میں ظہور کرتا ہو خواہ وہ دوسرا تعین برزخی ہووے یا حشری یا جنانی یا جہنمی اور تجلیات اور ظہورات ابد الآباد تک ساتھ اس قابل اور مقبول کے دائم اور باقی ہیں ساتھ حق دائم باقی کے [illegible] ذَاتِهِ وَاَسْمَائِهِ وَوَقَعَ الْقَوْمُ الْعَيْنُ عَلَيْهَا اِلٰى اِسْكِلَةِ الْعَيْنِ وَالْاِحْتِيَاجِ اِلَى الْحَقِّ بِوُجُوْدِهَا الْعَيْنِي وَبَعْدَ الْاِتِّصَافِ بِالْوُجُوْدِ الْعَيْنِي صَارَتْ وَاجِبًا بِالْغَيْرِ لَا يَتَغَيَّرُ اَبَدَ الْاٰبِدِ [illegible] بِحَسَبِ عَوَالِمِهِ وَطَبَقَاتِ الْمُشَبَّهِ عَلَيْهِ فَالْاِنْسَانُ الْكَامِلُ هُوَ الْاَوَّلُ بِالْقَصْدِ وَالْاٰخِرُ بِالْوُجُوْدِ جَعَلَهُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى الْعَيْنَ الْمَقْصُوْدَةَ وَالْعِلَّةَ الْغَائِيَّةَ مِنْ اِيْجَادِ الْعَالَمِ وَمِنْ هٰذِهِ الْعِلَّةِ الْغَائِيَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ [illegible] وَالْاِرَادَةِ [illegible] فَاِنَّهُ اَيْضًا [illegible] سِلْسِلَةُ الْمَوْجُوْدَاتِ [illegible] الْقَلَمُ الْاَعْلٰى ثُمَّ اللَّوْحُ [illegible] الْكُرْسِيُّ الْكَرِيْمُ ثُمَّ الْعَنَاصِرُ [illegible] ثُمَّ الْمُوَلَّدَاتُ ثُمَّ الْاِنْسَانُ [illegible]

فقر فقر ہے اور کل آنا سالک کا اپنے وجود ذات سے ساتھ معنی مزبور کے فقر فقر ہے پس اوسوقت فقر اور
فنا مراتفا اور سیر الی امر سالک کی تمام ہوتی ہے پس اس تذکرہ بالا سے معلوم ہوا کہ درجات فنا کے تین ہین
اول فنائے افعال ہے کہ سالک کسی فعل کو افعال مین سے سواے حق تعالی کے اور کسی کی طرف بطور استقلال
منسوب نکرے بلکہ تمامی افعال کو حقیقت مین ایک فعل اور ایک تجلی شمار کرے کہ ہر جگہ مین باقتضاے استعداد
اور قابلیت ہر مظہر کی مختلف طور پر ظاہر ہوا ہے دوسری فناے صفات ہے کہ کسی صفت کو صفات مین سے
سواے حق تعالی کے بوجہ استقلال اور کسی کے طرف منسوب نکرے اور سبکو ایک صفت سمجھے کہ بسبب ظہور
کے قوی منکسرہ مین ساتھ اسامی متنوعہ کے حق تعالی نے تجلی فرمائی ہے تیسری فناے ذوات ہے کہ وہ پہنچنا
سالک کا ہے ایسی ایک حالت مین کہ سالک ذوقًا اور وجدانًا ذوات عالم کو عدم اصلی مشاہدہ کرتا ہے
اور سبکو عین حق تعالی دیکھتا ہے جیسے کہ نفس الامر مین ہے پس جبکہ ذات سالک بالکلیہ بصر اور بصیرت کی آنکھ کے
ذرہ معاہر ہوکر استغراق نور الانوار حقانی مین متلاشی ہو جاتی ہے اوسوقت من و توئی کی گنجایش باقی نہین رہتی
ہے جاننا چاہیے کہ حالت محویت اور فنا الفنا مین اور کوئی عبادت ممکن نہین کیونکہ عبادت عابد اور معبود کو
چاہتی ہے اور خیال دوئی اور اثنینیت کا اس مقام مین کفر و شرک گنا جاتا ہے انبیا اور اولیا اس مقام جمع اور وصل سے منزل ہوکر
مقام تفصیل و تفرقہ مین اسواسطے عبادت کرتے ہین کہ مقام وصل بمنزلہ بادشاہی ہے مشہور ہوا اور عبادت و بندگی مین سراسر عجز اور نیاز
اور سر افگندگی ہے اور ذکر نفوس قدسیہ کو عجز اور نیاز کمال بار خوب ہے اسواسطے وہ مقام وصل سے منزل ہوکر عبادت حق تعالی کی بجا لاتے ہین دوسری وجہ
انکے مقام وصل کا عادت ترک کرنے مین دوسری وجہ انکی عبادت کی یہ ہے کہ اگر یہ لوگ مقام وصل مین دائم رہکر ترک عبادت کرینگے تو عوام کہ اس مقام مین تمام
نہین ہوئے ہین سند پکڑینگے اور ترک عبادت کرینگے تیسری وجہ انکے عبادت کی یہ ہے کہ اس مقام وصل اور
محویت کا قیام نہین پس جب حواس باقی ہین لامحالہ عبادت فرض ہوگی اسلیے کہ احکام شرع شریف حواس کے ساتھ
متعلق ہین اور جب حواس معطل ہو جاوین اوسوقت وہ معذور ہین مثل مجنون کے کہ مرفوع القلم ہے واضح ہو
کہ جب انسان ثمرہ ہستی مطلق کا ہے کہ جو کچھ کہ شجرہ ہستی مین ہے ثمر مین مندرج ہے اسلیے کہ انسان مین وہ لیاقت
موجود ہے گو بالفعل مخفی ہے پس اوسکو چاہیے کہ اس اجمال تجلی کی تفصیل کی طرف کوشش کرے یعنی طرف تفصیل
سبعہ امہات صفات کے بلکہ حسب حدیث واسطے تفصیل نود و نہ نام کے کوشش کرے اور خود ان اسماء
اخلاق کو اپنے مین حاصل کرے اور خود شناسی کے ذریعہ سے خداشناس ہو جاوے اور اپنے کو محو اور فنا
کرکے حق تعالی کو اثبات کرے پس جبکہ سالک کو حسب آیہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ کے بعد
ریاضات اور عبادات کے رفع غیریت ہوکر یقین حاصل ہوتا ہے نعرہ زن انا الحق ہوتا ہے جیسے کہ حضرت شیخ
معین الدین ہروی قدس سرہ فرماتے ہین شعر من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو ٭ چون نگویم مرا دلدار میگوید بگو
پس اسصورت مین جو عبادت سابق مین ساتھ عجز کے کرتا تھا اب ساتھ عبودیت کے کریگا اور حسب شعر
٭ کار خود کن کار بیگانہ مکن ٭ بر زمین دیگران خانہ مکن ٭ نماز اور روزہ اور حج اور زکاۃ وغیرہ احکام شریعت کے
کام اپنا کرے گا نہ مثل نادانوں کے ترک عبادت کا کرے گا کہ جسمین شائبہ ربوبیت کا ہے معاذ اللہ منہا جاننا چاہیے
کہ جو کچھ کہ انواع مراقبات وغیرہ اس مقدمے مین مذکور ہوئے ہین بشرط وصل و استقامت و استغراق و انہماک
موصل الی القرب والحضور ہین اور بدون اوسکے بغایت دور کیونکہ یہ عالم کردار ہے نہ عالم گفتار سعدی
کار کن کار بگذار از گفتار ٭ جسقدر مشق زیادہ کام آسکا الاثر زیادہ اہل اللہ فرماتے ہین کہ تصوف نکتہ گزاردن

الله تو گناہ سے پاک نقل ہے کہ ایک روز حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت رب العزت سے مناجات کی کہ او
اعمال نامہ اونکو دکھلایا جاوے اونکا اعمال نامہ اونکو دکھلایا گیا لیں جبکہ اونھون نے اپنے اعمال نامہ کو
دیکھا تب ہاتھ کھانے اور پینے کے طرف دراز نہیں کیا مگر وی اَنَّهُ مَا تَنَاوَلَ رَاحَتَهُ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى
مَاتَ حَيَاءً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَسْكُنُ اِضْطِرَابُهُ
وَلَا يَأْمَنُ رَوْعَتَهُ حَتّٰى يُخَلِّفَ جِسْرَ جَهَنَّمَ حضرت یحییٰ بن معاذ قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہین کہ
حق تعالیٰ نے بہت سی چیزون کو بہت سی چیزون مین پوشیدہ کیا ہے اپنے مکر کو اپنے صلح اور لطف مین اور اپنے
ترک عون اور نصرت کو اپنے انواع نعمتون مین اور اپنے غضب اور خشم کو اپنے ستر جمیل مین اور اپنے
قطعیت کو اپنے مہلت دینے مین پس طالب سالک کو چاہیے کہ اپنے حسن اوقات اور کثرت احسان
وعبادات پر اعتماد نکرے اور مستور نعمتون اور عصمتون کو چاہیے کہ مغرور اور فریفتہ نہووے کیونکہ اوسکی ضمن مین
انواع عقوبت ہین اور مغرور اور فریفتہ ہونا چاہیے لیے صفائی عبودیت پر کیونکہ اوسمین نسیان ربوبیت
ہوید اسواسطے ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنون کو اپنی عصمت کے ساتھ آراستہ
کرتا ہے حالانکہ وہ اپنے علم مین لعنتیون مین ہین جیسا کہ شیطان اور بلعم باعورا اور برصیصا وغیرہ ہین کہ اونکو
انوار ولایت سے آراستہ کیا تھا اور حق تعالیٰ کے نزدیک اہل عقوبت تھے اور غرق کیا تھا دوستون کو اپنی
نعمتون مین حالانکہ وہ اہل غضب سے تھا حضرت عبد اللہ سہل تستری قدس سرہ فرماتے ہین کہ عزور مین ڈالا
تجھکو تیرے طالب اور حق تعالیٰ کی نظر سے نہ گرا وین چار چیزین کہ وہ ظاہر کرنا حق تعالیٰ کا ہے تجھکو ساتھ
ایسے عمل نیک کے کہ تو نے نہیں کیا اوسکو اور چھپانا حق تعالیٰ کا تجھکو ایسے اعمال بد سے کہ تو نے کیا ہے انکو
اور زیادہ کرنا حق تعالیٰ کا تجھپر نعمتون کو باوجود اسکے کہ تو نے اوسکا شکر ادا نکیا اور عطا کرنا حق تعالیٰ کا نعمتونکو
بغیر مانگے تیرے ایک روز خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مرید کو کہا کہ کیف کا مشغلت مرید نے کہا بالسلامة
والعافیة خواجہ نے اوسپر آواز دی اور فرمایا اے بے خبر اہل دنیا اہل بہشت کی باتین کیسے کہتے ہین
جسکا ایک پانون بہشت کے اندر ہی اور دوسرا پانون بہشت کے باہر اوسکو بھی ایسا کلام کرنا جائز نہین اے بی خبر
تجھکو ابھی دنیا سے بہشت تک ہزار ہا دشواری اور تنگی درپیش ہین تو نے ایسا کلام کیونکر کہا حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ اے موسیٰ جبتک کہ دونون پانون اپنے بہشت کے اندر رکھو جب
نہ دیکھے تو میرے مکر سے لا پروا مت ہو حضرت نور قطب عالم قدس سرہ فرماتے ہین کہ بعض اوقات مین ایسا ہوتا
ہے کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنونکو لباس دوستون اور برگزیدونکے آراستہ کرتا ہے تاکہ وہ اپنی صفائی اوقات
سے مسرور ہووین اور گمان کرین کہ وہ اہل ولایت ہین اور یہ حق تعالیٰ سے اُن لوگونکے لیے استدراج
ہے پس نہین چھوڑتا ہے حق تعالیٰ اونکو اونکے حال پر اور رد کرتا ہے اونکو طرف حقائق معلومہ کے کہ حق تعالیٰ
نے اونکے لیے مقرر فرمائے ہین مثل حال برصیصا اور بلعم باعور وغیرہ کے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہی
کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنون کو عزت اور جاہ اور ریاست کے ساتھ اپنے دوسرے بندونپر فضیلت عطا فرماتا ہے
کہ لوگونکی حمد وستایش سے وہ مغرور ہووین اور گمان کرین کہ خود اہل فضل سے ہین یہ حق تعالیٰ سے اونکے
لیے استدراج ہے پس حق تعالیٰ اونکو اس عزت اور جاہ اور ریاست مین نہین چھوڑتا ہے اور رد کرتا ہے
اونکو اپنے حقائق معلومہ کی طرف جیسا کہ حال قارون اور فرعون اور شداد وغیرہ کا ہے اور کبھی ایسا

اور ایسا کیا یہانتک کہ مجھپر خوف عظیم غالب ہوا پس میں نے عرض کیا اے رب مجھکو عبدالرزاق نے زہری اور روایت
معمر سے اور وہ زہری سے اور وہ انس رضی اللہ تعالی عنہم اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ
جبرائیل علیہ السلام سے اور وہ تجھسے کہ تو نے ارشاد فرمایا میں بندے کے ساتھ ایسا کرتا ہوں جیسے کہ وہ میرے ساتھ
گمان رکھتا ہے اور میں تجھسے امید رکھتا تھا کہ تو مجھپر رحمت کرے گا فرمایا حق تعالی نے سچ کہا جبرائیل اور رسول
اور انس اور زہری اور معمر اور عبدالرزاق نے میں نے تجھپر رحمت کی پس مجھکو خلعت پہنایا اور میں نے ایسی خوشی
دیکھی کہ کبھی نہیں دیکھی تھی جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ يَّلِي حِسَابَ
الْخَلْقِ فَقَالَ اَللّٰهُ قَالَ هُوَ بِنَفْسِهٖ قَالَ نَعَمْ فَتَبَسَّمَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّا ضَحِكْتَ يَا اَعْرَابِيُّ قَالَ اِنَّ الْكَرِيْمَ اِذَا قَدَرَ عَفَا وَاِذَا حَاسَبَ سَامَحَ اور فرمایا اللہ تعالی نے
يَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ اہل اشارہ فرماتے ہیں کہ حق تعالی کا اپنی تمامی اسماء میں سے
اس اسم کو یہاں اختیار کرنا اوسکے تعلیم اور تلقین بندے کے ہے تاکہ بندے اوسکی طرف رجوع کریں اور اوسکے
کرم کی وجہ سے اوسکے ساتھ فریفتہ ہو دیں حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اے اہل عراق
تم کہتے ہو کہ امیدوار ترین آیت آیات قرآنیہ میں سے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا ہے اور ہم اہل بیت کے نزدیک سب سے امیدوار ترین آیت آیات قرآنیہ میں سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہونگے جبتک ایک شخص بھی آپکی امت میں سے
دوزخ میں رہے گا اور تفسیر مدارک میں ہے کہ جب یہ آیت موصوف نازل ہوئی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے اِذًا لَّا اَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ بعض اکابر سے منقول ہے کہ حق تعالی
نے واسطے آنحضرت امت کے اپنے رسول کریم کو امر کیا اور کہا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
اور خلاف امر رب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متصور نہیں حضرت نے حسب الامر امت کے لیے امرزش
چاہی اور حق تعالی کریم تر اوس سے ہے کہ اپنے حبیب کو حکم کرے کہ مجھسے مانگ اور جب مانگے عطا نکرے پس اس سے
معلوم ہوا کہ امت مغفور ہیں اور رب غفور فرمایا حق تعالی نے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ
پس ان تینوں طائفہ مندرج آیہ موصوفہ کے حق میں کہ برگزیدگان حق تعالی اور وارثین کتاب اللہ ہیں اہل تحقیق کے
بہت سے اقوال ہیں حضرت سہل تستری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ وہ عاقل اور عالم اور عامل ہیں اور دوسروں نے
کہا ہے کہ وہ طالب دنیا اور طالب عقبی اور متوجہ طرف مولی کے ویا مرتکب گناہ کبیرہ اور مرتکب گناہ صغیرہ اور متبرا
ویا مصر بذنوب اور تائب عاصی اور ثابت ویا آکل حرام اور مائل طرف شبہات کے اور آکل حلال ویا
مجرم اور تائب اور متقی ویا غافل اور طالب اور واجد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اوّل ظالم سے طالب دنیا
مقتصد سے طالب عقبی اور سابق سے طالب مولی ہے محققین حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ تقدیم ظالم کی ازروے
فضل کے ہے اور تاخیر اوسکی ازروے عدل کے اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے
وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْاَكَابِرِ اِنَّمَا ابْتَدَأَ بِالظَّالِمِ لِئَلَّا يَيْأَسَ مِنْ فَضْلِهٖ ... كَانَ
الْاِنْسَانُ اِذَا كَانَ ... فَيَكُوْنَ ... لَوْلَا ... وَفِيْ بَعْضِ
الرِّوَايَاتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... فِيْ بَعْضِ ...

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

اگرچہ مقدمہ میں سوائے علوم حقائق کے بعض اصطلاحات بھی ضمناً مذکور ہو چکی ہیں لیکن جب کہ طالب کو اکثر اصطلاحات کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا بعد اختتام مقدمہ کے اور بھی چند اصطلاحات حضرات صوفیہ کرام کی ضمناً بطریق ابجد کے ذریعے جاتے ہیں تاکہ طالب صادق کو بصیرت حاصل ہو اور یہ شتمل ہے اٹھائیس مراقبوں پر پہلا مراقبہ باب الالف ہے (ا) الف سے دلالت ہے صرف ذات احدیت کے یعنی حق تعالیٰ باعتبار احدیت کے اول الاشیا ہو اور الف کے معنی اصطلاح میں کلام اور امام غیبی کو کہتے ہیں (ادب) عبارت ہے تمیز رکھنے سے عبد کے درمیان اُن چیزوں کے جو حق تعالیٰ کے لیے محقق ہیں اور درمیان اُن چیزوں کے جو عبد کے لیے متحقق ہیں (احسان) عبارت ہے بجا لانے سے عبودیت کے ساتھ مشاہدہ ربوبیت کے (اللہ) نام ہے ذات واجب الوجود کا جو مستجمع ہے جمیع صفات کمال کا اور مستحق ہوتا ہے تین جگہ میں اول مقام لاتعیین میں جو ذات بحت منقطع الاشارہ ہے نہ اسم ہے وہاں نہ رسم جبکو احدیت مطلقہ کہتے ہیں دوسرے مقام وحدت میں کہ اس مقام میں جملہ صفات ذات کے ساتھ اجمالاً کوئی تمیز نہیں ہے مقام واحدیت میں اطلاق کرتے ہیں اس مقام واحدیت میں جملہ صفات ذات کے ساتھ تفصیلاً موجود ہیں پس اس مرتبہ واحدیت میں اللہ ماخوذ ہے اسے جسکو فارسی میں خدا کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اسی جگہ سے معنی مشہور ہے خوش گفت بہلول فرخندہ فال ۔ کہ سن انقضا بیش بود دم دوسال ۔ سمجھنا چاہیے یعنی مراد دو سال سے دو مرتبے ہیں اور مرتبہ احدیت مطلقہ میں اللہ ماخوذ ہے کہ واحدیت جیرانی سے ہے اسلیے کہ اس مرتبے میں سوائے حیرانی کے دیکھنا تعیین آتا ہے (الوہیت والاہیہ) یہ بھی خدائی اور رضا وندی کے ہے یہ لفظ مقام تفصیل صفات میں اطلاق کرتے ہیں یعنی جس مقام میں رب اور مربوب کو اعتبار کرتے ہیں اور یہ محل متقضی ہے فنا و بقا اور سلب ثبوت عالم کا اور یہ مقام برزخ ہے درمیان ارباب کے کہ اسما الٰہی ہیں اور درمیان مربوبات کے کہ اسما کیانی ہیں اور اس مقام میں واسطے ظہور اور بقائے عالم کے تقدیر الٰہی جاری ہے (ایمان) دو قسم پر ہے تقلیدی اور تحقیقی ایمان تقلیدی عوام مومنین کو حاصل ہے کہ ایک کو دیکھکر ایمان لاتے ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کون ہے اور کیسا ہے اور کہاں ہے اور احکام شرع شریف برابر بجا لاتے ہیں اور یہ ایمان جائز ہے اور سبب ہے دخول جنت کا اور ایمان تحقیقی جو اولیاء اللہ کو حاصل ہے یہ ہے کہ تمام عالم کو نیست و نابود اور معدوم الذات اور الاشیا محض جانتا ہے اور بجز ذات حق کے وجود ذات ہیں (استتار) اشارہ ہے طرف ذات بحت کے جیسے کہ کہا جاتا ہے مشاہدۃ الابرار بین التجلی والاستتار تجلی اشارہ ہے طرف ظہور ذات کے اور استتار اشارہ ہے طرف ذات کے کہ ذات ہمیشہ اور ہر جگہ مستتر اور محجوب ہے (ازل) جسکی ابتدا نہیں اسکو دو جگہ پر اطلاق کرتے ہیں اول مرتبۂ ذات بلا صفات میں جسکو لاتعیین اور احدیت اور مرتبۂ ذات اور واجب الوجود کہتے ہیں کہ وہ خود بخود موجود ہے اپنی موجودیت میں کسی کا محتاج نہیں اور نہ تھا اور نہ کوئی اسکے وجود کے لیے ابتدا نہیں دوسرا تعیین ثانی میں اطلاق کرتے ہیں جیسے تفصیل صفات اور حقائق الٰہی اور حقائق کیانی اور اعیان ثابتہ و حقائق الاشیا ثابت ہیں اسکو ازل کہتے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اس امر کو ازل میں مقرر فرمایا ہے یعنی حق تعالیٰ نے حقائق اشیا کو ازل میں مقرر فرمایا ہے اسکو علم الٰہی اور تقدیر الٰہی بھی کہتے ہیں سوائے اسکے اور بھی ازل ہیں تفصیل انکی سابق اس مقدمے میں مذکور ہے (اتصاف) یعنی اتصاف بندے کا ساتھ ذات اور صفات حق تعالیٰ کے یہ مسئلہ مشہور ہے انکے یہاں حقیقت میں ذات اور صفات حق تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور بندے کی ذات و صفات محض اعتباری اور مجازی ہے وجود اور دوام بقا بندے کی ظل وجود اور صفات حق تعالیٰ کے ہیں (ازل الآزال) ذات بحت اور خاص مرتبۂ ذات بلا صفات کو کہتے ہیں (ابد) جسکی انتہا نہیں یعنی ذات

کہتے ہیں یعنی یہ اسم ذات کا ہے باعتبار اعتبار تعدد صفات اور اسماء اور نسب اور تعینات کے (احدیت) یعنی اعتبار مرتبۂ احدیت
ساتھ اسقاط صفات اور اسماء اور نسب اور تعینات کے سب (احدیۃ الجمع) مرتبۂ وحدت اور حقیقت محمدی اور احدیۃ
الجمع اور ابوالارواح اور اسم اعظم اور آدم حقیقی کو کہتے ہیں یعنی یہ مرتبہ باعتبار اجمال صفات کے ہے مع قطع نظر بلا اسقاط اور
بلا اثبات صفات کے یہ جامع ہے احدیت و واحدیت کو (اعتبارات اربعہ) انکی اصطلاح میں مرتبۂ وحدت میں
چار اعتبار ہیں کہ وجود اور علم اور نور اور شہود ہیں الوجود ہو وجدان الحق لذاتہ والعلم ہو اطلاع الحق علی ذاتہ وصفاتہ
وافعالہ والنور ہو الظاہر لنفسہ والمظہر لغیرہ (الآن الدائم) اصطلاح میں مرتبہ تفصیل صفات یعنی واحدیت اور
تعین ثانی اور واحدیت الکثرت کو کہتے ہیں تحقیق اسکی یوں کہتے ہیں کہ آن دائم عبارت ہے امتداد حضرت الٰہیہ سے
کہ مقدس ہے بسبب انکے اول ابد میں اور دونوں یعنی ازل اور ابد وقت حاضر میں ملے ہوئے ہیں بسبب ظہور حضرت
الٰہیہ کے ازل اور ابد میں اور شکوک اور ظہور میں اور وقت کا حضرت الٰہیہ سے ہے کہ مجمع ازل اور ابد ہے پس
متحد ہے ساتھ انکی امتداد حضرت الٰہیہ کے ازل اور ابد اور وقت حاضر اسیواسطے کہا جاتا ہے واسطے باطن اور اصل
زمان کے دہر اور سرمد اور آنات زمانیہ اور تغیرات منتقش ہیں ساتھ اس کے ظاہر ہوتے ہیں احکام اور صور سرمد اور
دہر کے بسبب آنات زمانیہ اور متغیرات کے اور سرمدا ور دہر علی العالیا دائماً سرمد ثابت ہیں اور کلی نسبت کیجاتی ہے
دہر اور سرمد کی طرف حضرت عندیہ کے قول علیہ السلام لیس عند ربکم صباح ولا مساء او واضح ہو کہ حقیقت ذات
الٰہیہ کی باعتبار مراتب کے ایک امتداد غیر متناہی ہے دونوں جانب ازل اور ابد میں کیونکہ وہ اس اعتبار سے نہ کوئی
وصف ہو واسطے اسکے اور نہ کوئی رسم پس وہ محجوب غیب میں مستور ہے معرفت اسکی ممکن نہیں کسی وجہ سے جبتک کہ وہ معین
ہو ساتھ کسی صفت کے اور اول تعین اسکا علم اسکا ہے اپنی ذات کا جسکو وحدت سے تعبیر کرتے ہیں پس یہ صفت
علم نازل ہوتی ہے حضرت ذاتیہ سے طرف حضرت واحدیہ کے کہ حضرت اسماء و صفات ہے اور نام رکھا جاتا ہے اسکا
حضرت الٰہیہ اور اس حضرت الٰہیہ نے نسبت کی واسطے حضرت اعلی کے ازلیۃ الآزال بسبب اس نسبت اعتباریہ کے
درمیان احدیت ذاتیہ اور درمیان حضرت صفاتیہ کے کہ واحدیت ہے کیونکہ تعقل نسبت کا ممکن نہیں مگر بعد اعتبار
تعینات کے اور نام رکھا جاتا ہے اس نسبت کا نسبت سرمدیہ پس اس سے ثابت ہوئی ازلیۃ الآزال یعنی تقدم
احدیت کا اوپر واحدیت کے پس ازلیت واحدیت سے ثابت ہوئی اور ابدیۃ الآزال احدیت کی اور یہ ابتدا نسبت سرمد
ہے اور منتفی ہوئی حضرت الٰہیہ ساتھ اس نسبت کے خفائع اعتباریہ کی بحکم عالمیہ کے پس اعتبار لئے گئے ساتھ ذات
کے سبع صفات بحکم عالمیہ حقیقت اولی کے اور وہ سبع صفات حی علیم مرید قدیر سمیع بصیر متکلم ہیں اور اسم سے
امام ائمہ ہے وعلی ہذا القیاس حسب الترتیب باقی سب صفات اور بعض عارفوں نے بجائے سمیع اور بصیر کے جواد اور
مقسط کو ذکر کیا ہے اور یہ صحیح نہیں اسلئے کہ یہ اسماء تابع ہیں ان سے ہیں بسبب احتیاج جواد اور مقسط کے طرف حی اور علیم
اور مرید اور قدیر وغیرہ سبع صفات کے پس جبکہ یہ سبع صفات امور اعتباریہ ہیں اور مشتمل ہیں واسطے ربوبیۃ رب
مطلق کے واسطے جمیع اشیاء کے بہ ساطت اپنی کے ہو گئے ازلیات ان سبع صفات کی مقدم دیگر جمیع اسماء پر فقد براعتبار
یہی وجہ کہ معتبر حقیقی نے یعنی حق تعالیٰ نے مقرر اور معین فرمایا پس انکو اعتبار کہتے ہیں یعنی تجلی اور تعین کو اعتبار کہتے ہیں
اور بجائے تعینات کے اعتبار کہتے ہیں کوئی معتبر مجازی اعتبار کرے یا نہ کرے پس یہ اعتبار نفس الامر میں ثابت اور
واقع ہے یعنی حقیقت ہیں اور حقائق اشیاء کو اعتبار کہتے ہیں (الہام) جو کچھ کہ دل سالک کو یقین کامل ہووے اس
چیز پر کہ وارد ہوتی ہے وہ بعد صفائی قلب کے خواہ یہ صفائی بسبب کسب کے ہو و یا ذکر و شغل سے حق تعالیٰ کی عنایت

اشیاء اور اضافت اور نسبت انکی ذات پاک وجود حقیقی سے ہے (اصفیا) وہ لوگ ہیں کہ اپنے باطن کو ثرف دنیا سے پاک
صاف کیا ہے اور طلب کو اپنے خالق کی طرف رجوع کیا ہو (اسلام) دو قسم پر ہے اسلام شرعی اور اسلام طریقی شرعی
یہ ہے کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شرع شریف کے بجا لانا اور اسلام طریقی یہ ہے کہ ریاضت شاقہ اور کسب
اور نفس کشی اور ذکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کرنا (اصحاب طیران) اُن اولیا کو کہتے ہیں جو ہوا پر طیران کرتے ہیں
کہ جسم مثالی انکا مصفا اور جسم عنصری انکا مانند ہوا کے لطیف ہوا ہے (افق مبین) نہایت مقام قلب کو کہتے ہیں
(افق اعلیٰ) نہایت مقام روح کو کہتے ہیں اور وہ مرتبۂ واحدیت اور حضرت الوہیت ہے (انابت) رجوع کرنا
طرف حق تعالےٰ کے اور خلاصی پانا تعینات سے (امید) تجلی روحی کو کہتے ہیں اور محبوب حقیقی کو بھی کہتے ہیں کہ مشتاق
ہے (ابرو) صفت جمال کو کہتے ہیں کہ سالک کے دل پر تجلی الٰہی وارد ہوتی ہے کہ سالک بواسطہ اسکے مقام قرب کو
پہونچتا ہے (ابرار) ایک قوم ہے اولیا واسطہ میں سے فقط تقویٰ اور عبادات ظاہری شریعت کے اختیار کرتے ہیں
(ادنیٰ) مقام حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں کہ قاب قوسین او ادنیٰ اور وحدت ہے مقام وحدت کا
تمامی مقامات انبیاء علیہم السلام سے اقرب ذات حق تعالےٰ کا ہے واضح ہو کہ اس مقام وحدت میں دو قوس ہیں قوس
عروجی اور قوس نزولی قوس عروجی کو کہ باطن اس دائرے کا ہے قوس احدیت اور قوس عروجی کہتے ہیں اور یہ باعتبار
سلب کے ہے اس قوس عروجی میں فقط اعتبار ذات کا ہے بدون اعتبار صفات کے اور قوس نزولی کو کہ ظاہر اس
دائرہ کا ہے قوس واحدیت اور قوس تحتانی اور قوس امکانی کہتے ہیں اس قوس نزولی میں ثبوت اور اعتبار سلب ذات کا
ہے مع ثبوت اور اعتبار دیگر صفات کے اور اس دائرہ کے قاب کو یعنی نقطہ دائرہ کو باعتبار اثنینیت کے قاب قوسین اور
برزخ کبریٰ اور باعتبار انتفاء اثنینیت مذکورہ کے حقیقت محمدی اور او ادنیٰ کہتے ہیں (اقامت) اصطلاح میں غلبہ
عشق کو کہتے ہیں (اوباش) اصطلاح میں اوباش وہ شخص ہے کہ سواے ذات حق کے غم ثواب اور عقاب کا اور
پروا اسکی نہووے (اولیا) قرب حق میں پہونچنے والے کو کہتے ہیں یعنی یہ لوگ اسفل سے طرف اعلیٰ کے عروج کرتے ہیں
اور قریب ذات حق تعالےٰ کے ہوتے ہیں اور اسرار حق تعالےٰ کو پاتے ہیں اگر لغزش بھی ہوتی ہے بسبب تفرقہ آدمیت
بشری کے جبکہ اُنسے خلاف شرع کوئی خطا واقع ہوتی ہے پھر اپنے مقام اسفل میں آجاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان سے
لغزش واقع نہیں ہوتی ہے یہ قول صحیح نہیں (آزاد) آزاد وہ ہے کہ باوجود فضل و کمال کے قیودات بشری اور
تعریفات جسمی سے علاحدہ ہووے اور لباس اور آرائش اور اسباب دنیاوی سے دل کو اٹھا دے اور خلقت سے درگذر کرکے
ہر تن متوجہ طرف جلال اور جمال حق سبحانہ تعالیٰ کے ہووے اور اگر آزاد اسکی لباس اور جسم میں ہیں تو وہ مرتبہ آزاد سے خارج
ہے (ایقان) واسطے صوفی عارف کے یہ ایک مرتبہ ہے کہ واسطے اسکے اس سے بلند کوئی مرتبہ نہیں وہ یہ ہے کہ
یقین جانے کہ حق تعالیٰ کی ذات ہر شے میں ہے اور اسمیں محویت حاصل کرے (اتحاد) وہ شہود وجود مطلق واحد حقانی
کا ہے اس طرح پر کہ تمامی موجودات اور افراد عالم حق تعالےٰ ہی سے موجود ہیں پس شہود میں تمامی موجودات ساتھ حق تعالےٰ
کے اس اعتبار سے کہ وجود انکا حق تعالےٰ سے ہے اور وہ معدوم ہیں بنفسہ نہ اس اعتبار سے کہ واسطے عالم اور افراد عالم
کے وجود مستقل بنفسہ ہے پھر متحد ہوئے وہ ساتھ حق تعالےٰ کے ورنہ اثنینیت اور شرک اور حلول و وجود لازم آویگا یہ محال
ہے بعض کہتے ہیں کہ اتحاد عبارت ہے مستغرق ہونے سے سالک کے حضرت حق سبحانہ و تعالےٰ کی ہستی میں (اتصال)
وہ ملاحظہ کرنا عبد کا ہے اپنی ذات کو متصل ساتھ وجود احدی حقانی کے مع قطع نظر تقیید وجود اور اسقاط اضافت وجود
اپنے کے طرف وجود حق تعالےٰ کے پس اس وقت دیکھتا ہے عبد پایان مدد وجود حقانی اور نفس رحمانی کا علی الدوام

کریم اور وکیل اور حمید اور مجید اور سمیع اور واجد اور دائم اور باقی اور تواب اور عفو اور غفور اور رءوف اور نافع اور متعالی اور نافع اور ہادی اور بدیع اور رشید اور مجمل اور مقرب اور مجیب اور کفیل اور حنان اور منان اور کامل اور مجید اور کریم اور کافی اور مجاور اور ذوالطول اور شانی اور معافی کو اسما اور صفات جمالیہ میں سے گردانا ہو (اسم اعظم) اکثر عارفین کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ مبارک اللہ ہے کہ جامع ہے جمیع اسماء کو اور وہ اسم ذات کا ہے جو مستجمع جمیع اسماء و صفات کے اور بعض رحمٰن اور رحیم کو اور بعض صمد کو اور بعض حی اور قیوم کو اور کوئی مہیمن کو اور بعض اسم ہو کو اسم اعظم کہتے ہیں (اعراف) بالفتح لغت میں معنی ہیں مرتفعات کے گویا اور مرتفعات ریگ بلند اور بالائے اسپان اور تاجہائے خروسان اور اکثر علماء درمیان بہشت و دوزخ کے کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک دیوار حاجب ہے اسکو اعراف کہتے ہیں اور صاحب تفسیر بیضاوی نے کہا کہ اعراف ایک دیوار عالی درمیان بہشت اور دوزخ کے کہ درمیان ان دونوں کے حجاب واقع ہوا ہے تشبیہ دی گئی ہے اس دیوار عالی کی ساتھ بالائے اسپان اور تاجہائے خروسان کے کیونکہ اعراف دراصل جمع عرف کی ہے اور عرف یال اسپ اور تاج خروس کو کہتے ہیں انتہی پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اعراف کنگرے اس دیوار عالی کے ہیں کہ حاجب ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے منازل مقررہ کہ بعض آدمی انہیں رہینگے جیسے کہ مشہور ہے تو بعض کہتے ہیں کہ اعراف ایک مقام کا نام ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے انہیں وہ لوگ رہینگے جو منتظر ہیں احوال اہل بہشت اور دوزخ کے اور صوفیہ کرام کے اصطلاح میں ان مطلعوں کو کہتے ہیں جو مقامات شہود حق تعالے کے ہیں اشیا میں جس حال میں متجلی ہے حق تعالے انہیں اشیاء میں ساتھ ان صفات کے کہ وہ اشیا مظاہر ان صفات کے ہیں اور یہ مقام اشراف اور اطلاع کا ہے اوپر اطراف اشیاء کے فرمایا حق تعالے نے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ لِكُلِّ آيَةٍ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَحَدًّا وَمُطَّلَعًا (اصطلام) اصطلاح میں مراد اس سے وارد شیفتگی اور فریفتگی کا ہے جو غالب ہے طالب کے قلب پر اور یہ قریب ہے ہیمان کی (امامان) یہ دو شخص ہیں ایک ان دونوں کا داہنی طرف غوث کے یعنی قطب کے اور نظر اسکی ملکوت پر ہے اور دوسرا بائیں طرف قطب کے ہے اور نظر اسکی عالم شہادت پر ہے یہ افضل اور اعلیٰ ہے صاحب ملکوت سے اور یہی شخص بعد قطب کے قطب کا خلیفہ ہوتا ہے (انصداع الجمع) انصداع لغت میں پھٹ جانے اور پراگندہ ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں انصداع الجمع نام مقام فرق کا ہے بعد جمع کے بسبب ظہور کثرت کے وحدت میں اور اعتبار کثرت کے وحدت میں (امکان) مراد اس امکان سے امکان خاص ہے کہ سلب ضرورت دونوں جانب وجود اور عدم سے ہے پس عالم یعنی ماسوی اللہ ممکن ظاہر ہے پس امکان عالم کا عبارت ہے عدم وجوب اور عدم امتناع سے پس امکان امر وجودی نہیں ہے کہ محتاج جعل جاعل کا ہووے اور سبب اختلاف عالم اور افراد عالم کا امکان ہے پس وجہ آسودگی زید اور تنگی عمرو سبب اختلاف انکے امکان کے ہے نہ سبب اعطاء اصلی کے کہ حق تعالے سے ہے اور ایجاد عالم کے لیے فقط امکان بنفسہ بلا واجب تعالے کے کافی نہیں ہے اسلیے کہ دونوں طرف انکے بنظر ذات کے مساوی ہے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور یہ محال ہے پس انکے لیے ایک مرجح کا ہونا ضرور ہے اور وہ حق تعالے ہے پس جیسے کہ نفس الامر میں ممکن تھا عطا واجب سے ثابت ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا پس نہ کہا جاویگا کہ آفتاب ساتھ اس کلانی کے اور قطرہ ساتھ اس خردی کے کیوں پیدا کیا گیا اسلیے کہ امکان دونوں کا ایسا ہی تھا پس اس سے ظاہر ہوا کہ خلقت اور ظہور عالم کے لیے ایک خالق کا ہونا کہ علیم اور حکیم اور مدبر ہو ضرور ہے کہ وہ حق تعالے ہے (انزعاج) تحرک قلب کا طرف حق تعالے کے بسبب تاثیر وعظ اور سماع کے

اور طلب حق میں استوار اور سرگرم رہتا ہے (بقا باللہ) اس مقام میں سوائے رویت حق تعالے کے مطلق غیریت اسکی نظر سے اٹھ جاتی ہے اور عارف صفات بشری سے فانی ہو کر ساتھ صفات حق تعالے کے باقی رہتا ہے فی الحقیقۃ فقط سالک تو کیا ہے بلکہ تمامی عالم نابود اور فانی ہے اور حق تعالیٰ باقی کیونکہ خاص حق تعالیٰ ہی کے واسطے وجود مسلم ہے اور عالم موہوم و معقول اور یہان اس بقا و فنا کا ایک مسئلہ مشہور ہے (بہجت) واردات کو کہتے ہین کہ غیب سے صاحب کسب کے دل پر واقع ہوتے ہین (بالغ) مرید صادق کامل کو کہتے ہین (بطون) یہ اختصاص ہے طرف خاص ذات حق تعالے کے اور کبھی عالم مثال سے ذات تک بطون کہتے ہین یعنی بہ نسبت عالم شہادت کے عالم مثال باطن اور عالم مثال سے عالم ارواح باطن اور عالم اسماء سے عالم اعیان باطن اور عالم اعیان سے ذات بحت باطن ہے (بادہ فروش) پیر کامل کو کہتے ہین کہ واسطے تکمیل ناقصون کے پیر کامل ہی ضرور ہے نہ غیر اور (بتکدہ) اور (بتخانہ) عارف کامل کے باطن کو کہتے ہین اور (پیر مغان) اور (پیر خرابات) مرشد کامل کو کہتے ہین (پیمانہ) حقیقت میں پیمائش کرنے والا اور ناپ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اس سالک کو کہتے ہین جو انوار غیبی کا مشاہدہ کرے اور مقامات کو ادراک کرے (بوسہ) اصطلاح مین جذبہ باطنی کو کہتے ہین (بادہ) اصطلاح مین اس محبت اور عشق الٰہی کو کہتے ہین کہ عالم غیب سے سالک کے قلب پر وارد ہوتا ہے اور اسکو مست اور بیخبر کرتا ہے (بامداد) اصطلاح مین مقام بازگشت احوال اور اوقات کو کہتے ہین (بت) اصطلاح مین مقصود اور مطلوب حقیقی کو کہتے ہین (باب الابواب) مراد اس سے سلوک مین ابتداء توبہ کرنا طالب صادق کا ہے تمامی گناہون سے اسلیے کہ توبہ اول ان ابواب مین سے ہے جن ابواب کے سبب قرب حق تعالے کا حاصل ہوتا ہے واضح ہو کہ ابواب اور طرق وصول الی اللہ کے بعدد انفاس الخلائق ہین لیکن منجملہ انکے تین طریق قریب ترین اول طریق اخیار کا ہے کہ بکثرت صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن شریف و حج و زکوٰۃ و جہاد کے زمان طویل مین بعض انکے واصل ہوئے ہین دوسرا طریق ابرار کا ہے کہ وہ اصحاب مجاہدہ اور ریاضات ہین کہ بیچ تبدیل اخلاق ذمیمہ ساتھ اخلاق حمیدہ کے جہد کرتے ہین اور اکثر انکے بھی بعد زمان طویل کے واصل ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تیسرا طریق قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ و سہروردیہ وغیرہ کا ہے کہ یہ لوگ ریاضت مین مشغول ہوتے ہین اور خلائق سے نفرت کرتے ہین کام انکا سوائے عبادت اور شوق اور اشتیاق اور ذکر اور فکر کے اور کچھ نہین اور یہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح مین مشغول ہوتے ہین اور کشف و کرامات کی طرف نہین متوجہ ہوتے ہین اور موتوا قبل ان تموتوا مین مصروف رہتے ہین اور وہ واصل ہوتے ہین یہ طریق انکا دونون طریقون سابق سے اقرب ہے اور اصول اس طریق اخیر کے دس ہین اول توبہ کہ وہ ابتدا طالب کا ہے ہر مطلوب سے جو ماسوی اللہ ہے جیسے کہ وقت موت کے ہوتا ہے دوسرے زہد کہ وہ ترک کرنا ہے دنیا اور مافیہا کو جیسے کہ وقت موت کے ترک کرتا ہے تیسرے توکل کہ وہ ترک کرنا ہے اسباب ظاہری کو جیسے کہ وقت موت کے ترک کرتا ہوگا چوتھے قناعت لغت مین ایک چیز پر راضی رہنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین ترک کرنے شہوات اور خواہش نفسانی کو جیسے کہ موت کا وقت ہوگا اور شب و روز حق تعالے سے خوش رہکر حق تعالیٰ کو حق تعالیٰ سے طلب کرنے کو کہتے ہین پانچوین عزلت کہ وہ انقطاع اور فرار کرنا ہے خلائق سے جیسے موت کا وقت ہوگا چھٹے توجہ الی اللہ اور اعراض عن ماسوی اللہ ہے جیسے کہ موت کا وقت ہوگا تاکہ نہ باقی رہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتوین صبر کہ وہ ترک کرتا ہے حظوظ نفسانیہ کو مجاہدہ سے جیسے کہ موت کے وقت بے اختیاری سے ترک کرتا ہوگا آٹھوین ذکر کہ وہ ترک کرنا ہے ذکر غیر حق تعالے کو جیسے کہ موت کے وقت کرتا ہوگا نوین مراقبہ کہ وہ ترک کرنا ہے اپنے حول اور قوت کو اور فنا کر دینا اپنے تئین حق تعالے مین جیسے کہ موت کے وقت ہوگا

سے طرف حضرت واحدیت کے ساتھ نسب اسمائیہ کے آہ فرق درمیان قول اول اور قول ثانی کے یہ ہے کہ قول اول مین وحدت کو تجلی اول اور تعین اول قرار دیا گیا اور وحدت کو احدیت سے فرق کیا ہے بخلاف قول ثانی کے کیونکہ قول ثانی مین احدیت کو تجلی اول اور واحدیت کو تجلی ثانی اور تعین اول قرار دیا گیا ہے اور اس قول مین وحدت کو عین احدیت اور دونون کو ایک مرتبہ قرار دیا گیا ہے بخلاف قول اول کے کہ اسمین وحدت کو احدیت سے فرق کیا گیا ہے اور نیز سالکین کے قلوب پر تجلیات منسوب وارد ہوتے ہین اور چند قسم پر ہین کبھی تجلی سبز و سرخ وارد ہوتی ہے اسکو تجلی مرشدی کہتے ہین اور داہنے جانب ہوتی ہے اور کبھی کبود اور سیاہ وارد ہوتی ہے بائین جانب سے اسکو تجلی نفسی کہتے ہین اور کبھی تجلی زرد وارد ہوتی ہے اگر روبرو ہے تو اسکو تجلی قلبی کہتے ہین اور اگر عقب سے ہے تو اسکو تجلی شیطانی کہتے ہین اور کبھی تجلی سفید رنگ کی وارد ہوتی روبرو سالک سے اسکو روحی کہتے ہین اور کبھی تجلی ابیض قدرے سبز مائل بزنگی وارد ہوتی ہے بجرد اسکے دیکھنے سے قلب مین سرور حاصل ہوتا ہے اسکو نور محمدی کہتے ہین اور کبھی تجلی بیرنگ اور بیجہت وارد ہوتی ہے اسکو تجلی ذاتی کہتے ہین تجلی ذاتی اور نور محمدی کو جہت معین ہے اور بھی بہت سی تجلیات ہین جو مذکور ہوئین عارفون کے اصول اپنین پر ہین (تحقیق) کسی شئے کی ماہیت سے آگاہ ہونا اور ذات حق تعالے کو جاننا از روے اسماء وصفات کے ورنہ ادراک ذات باری کا محال ہے اور علم عرفان اور علم حقائق اشیا کے حاصل کرنے کو تحقیق کہتے ہین (تخلیہ) ما سوی اللہ سے دل کو خالی کرنا اور غیر حق تعالے کے دل مین کسی شئے کو جگہ نہ دینا (ترسا) اس سالک کو کہتے ہین کہ صفات ذمیمہ نفس اماره سے خلاصی پاکر صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہوا ہو (ترسا بچہ) واردات غیبی کو کہتے ہین کہ عالم غیب سے سالک کے دل پر وارد ہوتے ہین (تزکیہ) نفس کو صفات ذمیمہ کے عیوب سے پاک کرنا اور خیال غیر اور ما سوی اللہ سے دور کرنا اور سبب اسکا یعنی دل مین غیر کو جگہ نہ دینے کو کہتے ہین (تصفیہ) دل کو غیر حق تعالے سے اور اپنی خودی سے پاک کرنا اور سوا حق تعالے کے دل مین اور کسی کو جگہ نہ دینے کو کہتے ہین (تجلیہ) پاک اور صاف کرنا روح کو ان کدورات سے جو بسبب مجاورت قالب عنصری کے روح کو عارض ہوئین ہین انکی اصطلاح مین صفائی نفس کو تزکیہ اور صفائے قلب کو تصفیہ اور صفائی روح کو تجلیہ کہتے ہین (تسلیم) اپنے نفس کو حق تعالے کے سپرد کرنا اور اطاعت حق مین گردن رکھنا اور بہ تن اپنے تئین فنا کرکے معشوق حقیقی مین مستغرق رہنا اور خود ماشی مین مشغول ہوکر اپنے سے بیخبر رہنا یہ اعلی مقام ہے مقامات چہلگانہ مین سے کہ سلوک مین اولیاء کرام کے نزدیک مقرر ہین (تشبیہ) ظہور ذات حقانی کا اسماء اور صفات اور مظاہر مین بمقتضاے عشق اور تجلی کے سبب تقاضاے حب ذاتی اور اعیان کے تشبیہ کہتے ہین (تنزیہ) ذات حق تعالے کو عیب اور نقصانات امکانیہ سے پاک جاننا اور باوجود ان اعتبارات اور ظہورات ذات کے ذات کو ہر حال مین مجرد اور منزہ جاننا اور بھی تعینات اور تشبیہات سے پاک سمجھنے کو تنزیہ کہتے ہین اور تشبیہ اور تنزیہ انکے بیان ایک مسئلہ مشہور ہے تحقیق اسکی مقدمے مین ہو گئے عارف کامل وہ ہے کہ جامع تشبیہ اور تنزیہ کا ہو (تفرقہ) قلب کو خلق مین ڈالنا اور صفات اور ذات مین فرق کرنا اور خلق کو دیکھنا اور حق تعالی کے نہ دیکھنے کو تفرقہ کہتے ہین (تنزل) حضرات صوفیہ کے نزدیک تنزلات ستہ ایک مسئلہ مشہور ہے [illegible] یہ کہ اول مرتبہ لاتعین کا ہے جسکو احدیت اور خالص وجود اور ذات بحت کہتے ہین بعد اسکے [illegible] وعلم ذاتی اور حقیقت محمدی اور مرتبہ انا ہے اس مرتبہ لاتعین سے ظاہر ہوا پھر اس مرتبہ وحدت سے [illegible] نفس رحمانی اور حقیقت آدم اور مرتبہ نبوت یہان ثابتہ اور صور علمیہ سے ظہور پایا ان [illegible] ذات سے کہتے ہین پھر مرتبہ واحدیت سے کہ حقیقت آدم ہے [illegible] ایک عالم ہے لطیف تحت مین ہے [illegible]

خودبخود سالک کو صفات منجیات حاصل اور صفات مہلکات زائل ہو جاوینگے (توکل) ہر کام خدا کو سونپنا اور دل اسباب دنیا
ور ظاہری سے اٹھا کر حضرت مسبب الاسباب کی طرف متوجہ کرنا اور غیر حق کو اپنی فکر میں نہ لانا اور ہمیشہ حق تعالے کی یاد
کے ساتھ مشغول ہونا اور اپنے تئیں فانی اور حق تعالے کو باقی جاننا یہ ایک مقام ہے مقامات پنجگانہ میں سے کہ وہ یہ ہیں
کہ وہ صبر اور توکل اور قناعت اور رضا اور تسلیم ہیں (تعلیم) مرشد کا مرید کو حقائق اور عرفان سکھانا اسکو تعلیم کہتے ہیں
(تلقین) مرشد کا مرید کی خودی کو مرید سے خالی کروانے کو تلقین کہتے ہیں (تفصیل) مرتبہ تفصیل مرتبہ واحدیت اور مرتبہ
الوہیت اور ربوبیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہیں اسلیے کہ اس مرتبہ میں تمامی صفات اور اسماء اور افعال اور مظاہر آن
ذات سے جدا اعتبار کیے جاتے ہیں یعنی باوجود عینیت کے علاوہ علٰحدہ ہو کر ظہور میں آتے ہیں اور ان اعتبار کی عینیت ذات
سے کبھی زائل نہیں ہوتی ہے نہ مراتب داخل ہیں وہ نہ مراتب خارج ہیں وہ نہ باطن ہیں وہ نہ ظاہر یعنی ہر وقت عینیت کا بل خود
ہے (تجلی شہودی) تجلی شہودی عبارت ہے ظہور وجود حقانی سے جو مسمی باسم النور ہے اور یہ ظہور حق تعالیٰ کا ہے ساتھ
صورتوں اسکے اکوان میں اور اکوان اسماء کی صورتیں ہیں اور یہی ظہور نفس رحمانی [illegible] جسکے سبب سے
ایجاد کل اکوان کی ہے (تصوف) عبارت ہے تعلق ہونے سے سالک کے ساتھ اخلاق [illegible] اور تفصیل اسکی
عنوان مقدمہ میں مذکور ہے

چوتھا مراقبہ باب اشارکا ہے

(ثبوت شئی) [illegible] شئی ذی روح ہو یا ایک پر
شئی بنفسہ خود بخود ثابت ہو یا منشا انتزاع سے جیسے کہ جسم کا کہ موجود بنفسہ ہے [illegible] نہیں ہے لیکن منشا
اسکا اسطرح پر ہے کہ وہ شئی اس منشا سے مفہوم ہوتی ہے جیسے کہ فوقیت [illegible] ثبوت [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اور بنفسہ موجود نہیں پس ثبوت کثرت عالم کا وحدت وجود [illegible] سے ہے پس کثرت
عالم ساتھ احکام متکثرہ کے ثابت ہے اور موجود بنفسہ نہیں ہے جیسے کہ مدار صغیرہ و کبیرہ [illegible] واحد [illegible] ثابت
کرتے ہیں اور موجود حقیقی نہیں ہیں مگر ساتھ وجود منشا کے کہ وہ ہے ایسا ہی کثرت عالم کی وجود حقانی سے متنوع ہوتی ہے اور
ثابت نہیں پس ثبوت شئے کا مرتبہ وحدت میں بطریق اجمال اور مرتبہ واحدیت وغیرہ مراتب [illegible] بطریق تفصیل کے ہے
اور یہ مراتب اجمال اور تفصیل شیون وجود واحد حقانی کے ہیں (ثقلین) [illegible] اور عالم میں [illegible] کہتے
ہیں اور اصطلاح میں دونوں کون کو کہتے ہیں کہ کون عالم دنیا اور کون عالم [illegible] اور [illegible] مرتب کو کہتے
ہیں ایک مرتبہ [illegible] دوسرا مرتبہ [illegible] ابہام اور اشکال [illegible] ذات میں [illegible] واحدیت اور
اور واحدیت ہیں (ثقہ) تصدیق کرنا خبر رسول علیہ السلام کو بطریق جزم و یقین کے اور اعتماد [illegible] قوی رکھے اور حق
ہونا ساتھ قول رسول علیہ السلام کے

پانچواں مراقبہ باب الجیم کا ہے

(جلال) [illegible] بزرگ ہونا اور
بزرگواری اور نیز جلال ضد جمال کی ہے یعنی صفات حق تعالیٰ کی منحصر ہیں جلال اور جمال پر جلال وہ ہے کہ جس میں لطف اور
رفق ہو اور جلال وہ ہے کہ جس میں قہر اور جبر ہو اور یہی صفات باطن کو جلال اور صفات ظاہر کو جمال کہتے ہیں اور اصطلاح
میں تجلی قہاری کو جلال کہتے ہیں اور جلال سے ذات بحت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ کنج مخفی اور مرتبہ ورا الورا اور مرتبہ
تنزیہ محض ہے کہ حجاب عزت اور پردہ جلال میں مخلوق سے پوشیدہ ہے کہ اسکی حقیقت اور ہویت کو سوائے اسکے اور کوئی
نہیں پہچان سکتا ہے البتہ کاملین کو وراء استار اسماء و صفات و اعتبارات سے دید جلوہ کی نصیب ہے اور جلال سے مراتب
مراتب تعینات اور اعتبارات خفیہ کے بالاوار عالم شہادت کے ہیں اشارہ کرتے ہیں (جمال) اصطلاح میں مراد اس سے
تجلی حق تعالیٰ کی ہے واسطے حق تعالیٰ کے جسکو مشاہدہ کہتے ہیں اور نیز جمال ظہور ذات کو کہتے ہیں بخلاف جلال کے کہ
استتار ذات ہے یعنی تجلی جمالی میں ظہور ہے واسطے کل کے اور تجلی جلالی اور قہاری میں فنا اور نابودی ہے کل کے لیے

وحدت در کثرت اور کثرت در وحدت کہتے ہین (جعد) لغت مین موی مرغول سر کو کہتے ہین اور اصطلاح مین تجلی جلالی اور تجلی قہاری کو کہتے ہین (جمعیت) جمع کرنا ہمت کو توجہ الی اللہ مین اور اجتماع کرنا ہمت کا مشغولی مین ساتھ حق تعالےٰ کے اور روگردانی کرنا ماسوی اللہ سے اسکو جمعیت کہتے ہین اور اسکے مقابل مین تفرقہ ہے اور وہ منتشر ہونا خاطر کا ہے مشغولی مین ساتھ حق تعالےٰ کے (جمع) شہود حق بلا خلق کو کہتے ہین (چشم) چشم صفت جمال کو کہتے ہین کہ سالک کے دل پر تجلی الہامی غیبی وارد ہوتی ہے اور یہ واسطے اسکے سالک مقام قرب مین پہونچتا ہے (جرس) خطاب جلالی ساتھ ایک نوع قہر کے (جنائب) جنائب لغت مین اُن گھوڑون کو کہتے ہین کہ آراستہ کرکے آگے سلاطین اور امراء کے لیجاتے ہین اور یہ جمع جنیبہ کی ہے اور اصطلاح مین یہ وہ لوگ ہین کہ سیر کرنیوالے ہین طرف حق تعالےٰ کے منازل نفوس مین اور عامل ہین زاد تقوی اور طاعت کو تاکہ داخل ہوویں وہ مقامات قرب مین بعد اسکے سیر فی اللہ شروع کرتے ہین (جہتا الضیق والسعۃ) یہ دو اعتبار ہین واسطے ذات کے ایک جہت کہ جہت ضیق ہے باعتبار تنزیہ ذات کے ہے اُن چیزون سے کہ مفہوم اور معقول ہوتی ہین یہ اعتبار وحدت حقیقیہ کا ہے اسمین بالکل غیر کی گنجائش نہین لا وجوداً ولا تعقلاً یہی جہت ضیق ہے کہ قولہ لا یعرف اللہ الا اللہ ہو اسی اشارہ ہے اور دوسری جہت کہ جہت سعت ہے وہ باعتبار ظہور ذات کے ہے جمیع تمامی مراتب کے یا باعتبار اسماء و صفات کے ہے جو مقتضی ہین عطا ہر غیر متناہی کے اور یہ جہت سعت ہے (جہتا الطلب) مراد اس سے دو جہت وجوبیہ اور امکانیہ ہین پس طلب جہت وجوبیہ کی طلب کرنا اسماء کا ہے اپنے ظہور کا ساتھ اعیان ثابتہ کے جو مرتبہ داخل ہین اور طلب جہت امکانیہ کی طلب کرنا اعیان کا ہے اپنے ظہور کو ساتھ مظاہر کونیہ کے مراتب خارجیہ مین اور یہ دونون جہت حضرت واحدیت مین ہین (جواہر العلوم والانباء والمعارف) یہ وہ حقائق الٰہیہ ہین کہ بسبب اختلاف شرائع اور امم اور ازمنہ کے متبدل اور متغیر نہین ہوتے ہین کما قال اللہ تعالےٰ فی حقہا شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ (جنۃ) واضح ہو کہ جنت مظہر جمال حضرت قادر ذوالجلال کی ہے اور جنت چار قسم پر ہے ایک اُنمین سے جنت اعمال کی ہے اور اسمین آٹھ جنت ہین اور وہ دار المقام او دار القرار اور دار السلام اور جنۃ عدن اور جنۃ الفردوس اور جنۃ النعیم اور جنۃ الماوی اور جنۃ الخلد ہین اور یہ جنت صوری ہین کہ اسمین انواع مطاعم لذیذہ اور مشارب ہنیہ اور مناکح بہیہ بہت ہین اور انہار آب اور عسل اور شیر اور شراب وغیرہ اسمین جنت مین ہین یہ جنت واسطے جزاء اعمال صالحہ کے مقرر ہین اکو جنت عوام کہتے ہین کہ مسکن عوام مومنین کا ہے اگرچہ خواص مومنین بھی انھین جنت مین شریک ہین لیکن اُنکو ان مطاعم لذیذہ وغیرہ نعمتون سے حظ کامل حاصل نہین حدیث مین اکثر اہل الجنۃ البلہ وارد ہے مراد اُس سے عوام مومنین ہین اسلیے کہ یہ لوگ بہ نسبت خواص کے احمق ہین کہ اعمال حسنہ واسطے طلب جنت کے کرتے تھے نہ واسطے رضاے حق جل وعلا کے دوسری جنت النفس ہے جسکو جنت الوراثہ بھی کہتے ہین یہ جنت عبارت ہے جنت الاخلاق سے کہ حسن متابعت سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی ہے اور انہار اس جنت کی اخلاق محمودہ ہین تیسری جنۃ الصفات ہے جس کو جنت معنوی کہتے ہین نہر اسی جنت کی تخلق باخلاق اللہ ہے چوتھی جنت الذات ہے اور یہ جنت روح کی ہے اس جنت مین مشاہدہ جمال باکمال احدیت ذاتیہ کا حاصل ہوتا ہے اور نہر اس جنت کی نہر مشاہدہ اور نہر فنا فی اللہ اور نہر بقا باللہ ہے جنت اول ان جنتون مین سے متعلق واسطے آخرت کے ہے اور باقی تینون جنت واسطے خواص اولیاء کرام کے دنیا اور آخرت دونون مین حاصل ہین بسبب متابعت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اے طالب حق ان سب جنتون مین اگرچہ نعمتہاے نامحصور اور لذتہاے نامعدود حاصل ہین لیکن لذت دیدار جمال باکمال رب العزت کی ایسی ایک لذت ہے کہ اسکے مقابل مین تمامی لذات اور نعمات ایک قطرہ ہے مقابل مین بحر عظیم قدرت دیدار کے (جہنم) یہ ایک طبقہ کا نام ہے طبقات دوزخ سے واضح ہو کہ

لفظ حقیقت کو ہر شے کے باطن پر اطلاق کرتے ہین مقابلے مین ظاہر اس شے کے کہ مجاز ہے جیسے کہتے ہین کہ عالم شہادت مجاز ہے اور مقابلے مین اُسکے عالم مثال حقیقت اُسکی ہے اور عالم مثال مجاز ہے اور اُسکے مقابلے مین عالم ارواح حقیقت اُسکی ہے اور عالم ارواح مجاز ہے اُسکے مقابلے مین عالم اعیان حقیقت اُسکی ہے اور عالم اعیان مجاز ہے اُسکے مقابلے مین علم حقیقت اُسکی ہے اور علم مجاز ہے اور اُسکے مقابلے مین ذات حقیقت اُسکی ہے کہ ابطن البطون ہے محل دوم یہ کہ حقیقت کو مقابلے مین اعتبار کے بولتے ہین جیسے کہ ذات حق تعالے کی حقیقت ہر شے کی ہے اور حقیقت ہر شی کی کہ ایک امر اعتباری ہے ذات حق تعالے سے اعتبار کیجاتی ہے اور ذات حق تعالے کی حقیقۃ الحقائق ہے محل سوم یہ کہ لفظ حقیقت کو واقع اور نفس الامر مین بولتے ہین کہ وہ کل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ ہے اُسکو حقیقۃ الممکنات کہتے ہین (حروف) اعیان کے حقائق بسیطہ کو کہتے ہین (**حروف عالیات**) حروف عالیات شیون ذاتیہ اور اعیان ثابتہ کو کہتے ہین کہ غیب الغیب مین پوشیدہ ہین جیسے کہ درخت گٹھلی مین (**حقیقۃ الحقائق**) ذات بحت کو کہتے ہین جو ذات احدیت ہے اور جامع ہے جمیع حقائق کا جسکو حضرت الجمع اور حضرت الوجود بھی کہتے ہین (**حقائق الاشیاء**) اعیان ثابتہ کو کہتے ہین (**حقیقت انسانی و حقیقت آدم**) مرتبہ واحدیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین (**حضرت جمع و حضرت ربوبیت و حضرت ارتسام و حضرت الوہیت**) واحدیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین (**عالم امر**) عالم ارواح کو کہتے ہین (**حقائق القلوب**) عالم مثال کو کہتے ہین (**حقائق الٰہی**) حقائق الٰہی اٹھائیس اسماء الٰہی کو کہتے ہین کہ مرتبہ واحدیت مین ظہور پائے ہین یہ سب ارباب ہین جنکی تفصیل کہ بدیع باعث باطن آخر ظاہر حکیم محیط شکور غنی مقتدر رب علیم قاہر نور مصور محصی مبین قابض حی محیی ممیت عزیز رزاق مذل قوی لطیف جامع رفیع ہین (**حقائق کیانی**) حقائق کیانی بھی اٹھائیس ہین کہ اٹھائیس اسماء الٰہی سے ظاہر ہوئے ہین یہ سب مربوبات ہین اس تفصیل کے ساتھ کہ عقل کل نفس کل طبیعت کل جوہر ہبا شکل کل جسم کل عرش کرسی فلک البروج فلک منازل فلک زحل فلک مشتری فلک مریخ فلک شمس فلک زہرہ فلک عطارد فلک قمر کرہ نار کرہ ہوا کرہ آب کرہ خاک مرتبہ جماد مرتبہ نبات مرتبہ حیوان مرتبہ ملک مرتبہ جن مرتبہ انسان مرتبہ جامع یعنی بدیع سے عقل کل پیدا ہوئی یعنی فاعل اور رب ہے اور عقل کل مربوب اور مفعول اور باعث سے نفس کل اور باطن سے طبیعت کل اور آخر سے جوہر ہبا اور ظاہر سے شکل کل اور حکیم سے جسم کل اور محیط سے عرش اور شکور سے کرسی اور غنی سے فلک بروج اور مقتدر سے فلک منازل اور رب سے فلک زحل اور علیم سے فلک مشتری اور قاہر سے فلک مریخ اور نور سے فلک شمس اور مصور سے فلک زہرہ اور محصی سے فلک عطارد اور مبین سے فلک قمر اور قابض سے کرہ نار اور حی سے کرہ ہوا اور محیی سے کرہ آب اور ممیت سے کرہ خاک اور عزیز سے مرتبہ جماد اور رزاق سے مرتبہ نبات اور مذل سے مرتبہ حیوان اور قوی سے مرتبہ ملک اور لطیف سے مرتبہ جن اور جامع سے مرتبہ انسان اور رفیع سے مرتبہ جامع پیدا ہوئے پس ان ارباب اور مربوبات کو حقائق الٰہی اور حقائق کیانی کہتے ہین مقدمہ کی بحث تنزلات مین تفصیل مذکور ہین (**حق الیقین**) شہود حق تعالے کا بیچ مقام عین جمع احدیہ کے اور حق تعالے مین محو ہونا اور اپنے کو فنا کرنا اور ساتھ حق تعالے کے باقی رہنے کو حق الیقین کہتے ہین (**حقیقت عبد**) اصطلاح مین عدم مطلق کو کہتے ہین کہ اُسمین نابود ہے (**حجۃ الحق**) انسان کامل کو کہتے ہین کہ مرتبہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے (**حب**) اصطلاح مین علم حق اور مرتبہ انا اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور حب حقیقی اور حب ذاتی کو کہتے ہین (**حیرت**) مرتبہ احدیت مین محو ہونا اور عارف کا دیدہ دل سے تجلی اسم کا مشاہدہ کرنے کو کہتے ہین (**حواس**) جمع حاسہ یعنی

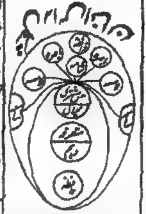

اصطلاح اطبا و حکما زنانہ کے ہے لیکن حسب اصطلاح حضرات صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالے علیہم کے سوائے اُن حواس مذکورہ کے واسطے قلب کے بھی پانچ حواس ہیں مانند حواس خمسہ ظاہری کے اسلیے کہ دماغ سے قلب کی طرف راستہ ہے بوجہ تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ کے وہ راہ کھلجاتی ہے اور چشم دل سے حق تعالے نظر آتا ہے اور گوش دل سے کلام ربانی مسموع ہوتا ہے انھیں حواس خمسہ قلب سے حق تعالے کو پاتے ہیں اور انھیں حواس قلب کا نور اور عقل اور روح اور سر اور خفی نام رکھتے ہیں واضح ہو کہ آدمی زاد مخصوص ہے ساتھ خلافت کے اور ظہور تصرف خلافت کا موقوف ہے حواس خمسہ پر کیونکہ قوت باصرہ مظہر عالم شہادت کا ہے کام بصر کا تعلق ہے ساتھ عالم شہادت کے اور قوت ذائقہ مظہر ہے عالم مثال کا کہ اجزا رطب و یابس کو ساتھ حاسہ ہین کے مرطوب اور ما خوذ اجزا وتیقہ کے مبتدل کرتی ہے اور ذائقہ لسان کے پہونچا دیتی ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور قوت شامہ مظہر عالم ابداع کا ہے کہ شئی مشموم کو درجہ بدرجہ لطیفات کرکے بوکے ساتھ مبدل کرتی ہے اور مام الدماغ تک پہونچا دیتی ہے دہم اور جرم شئے کو اور قوت سامعہ مظہر عالم غیب کا ہے حق تعالے نے قوت سامعہ کو واسطے اخبار غیب اور استماع اخبار غیب کے پیدا کیا ہے اور قوت لامسہ مظہر ہین جامعہ کا ہے کہ سارے ہر عضو سے ہر جگہ مین ملمس ہے بلکہ یہ حاسہ وجود کو محیط ہے اور ہر طرف دو وسعت اور ذو جہت رکھتا ہے ایک رویہ طرف حق کے اور دوسرا روی طرف باطل کے کہ عام ہے اور جو رو یہ کہ حق ہے محض معرفت ہے اور جو رو یہ باطل ہے عین مکروہ غیرت ہے اور آیۂ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ مشعر اس امر کا ہے کہ حواس ابواب معرفت ہین اور دل موضع اُنکا کما قال تعالے اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ پس بنظر کشف کے بنا و ہیأت معرفت کی ایک اصل پر ہے کہ وہ خبر اور اثر اور نظر اور لذت نظر اور استغراق بالمنظور ہے پس حاسہ سمع حظ پاتا ہے معرفت کے کہ مشتاق ہے غیب مین ہو مشتوق یا معنوی ہیں بسبب خبر اور اثر کے لیکن اگر وہ غیب ہین بلکہ غیرت اور اگر حضور مین ہے تو اقرار و نشان سے حظ پاتا ہے پس معرفت حس سمع سے بدولت خبر اور اثر کے ہے اور یہ مقام کلیم صلوات اللہ تعالی علی نبینا وعلیہ السلام اسی جگہ سے فرمایا تھا موسی علیہ السلام نے اَنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اور حاسہ سمع ایک جز ہے اجزا جسم سے جیسے کہ کلام اعضا میں سے ایک محل مخصوص مین ہے پس اس مقام مین ایک جز کا ایک جز کے ساتھ ہے اور یہ معرفت قلیل الاثر ہے اور حاسہ شم فقط اثر اور نشان سے حظ پاتا ہے نہ خبر اور طریقہ معرفت اس حاسہ کی اثر اور نشان سے ہے یہ مقام عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اُنکے حق مین فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا اگرچہ موضع شم بھی ایک جز ہے اجزا جسم سے لیکن یہ حظ پاتا ہے اثر اور نشان کل مشموم سے کیونکہ طیبہ روح تمامی اجزا مشموم مین موجود ہے پس اس جگہ اثر کل کا کل کے ساتھ ہے دنظر اس جگہ کام کرتی ہے پس معرفت حاسہ شم کی معرفت حاسہ سمع سے کامل ہے اور عارف کو اس سے حظ تمام ہے اور حاسہ بصر حظ پاتا ہے بسبب نظر اور خبر کے اس جگہ بالکل حجاب مرتفع ہے اس مقام مین بدون واسطہ خبر کے مین مشتوق سے حظ پاتا ہے یہان طریقہ معرفت ساتھ نظر اور منظور کے ہے یعنی یہ معرفت بلا حجاب ہے اور یہ مقام ابراہیم خلیل کا ہے علی نبینا وعلیہ السلام اسواسطے آنحون نے فرمایا تھا ہٰذَا رَبِّیْ ہٰذَاۤ اَكْبَرُ اگرچہ یہ حاسہ بھی محل مخصوص مین ہے لیکن احاطہ اسکا بے حجاب ہے حس سے تمامی منظور کے پس معرفت حس بصر کی اقوی ہے معرفت حاسہ سمع اور

اسمار بعض انکے بعض سے (حکمۃ منطوق بہا) وہ علوم شرعیہ اور طریقہ کے ہین (حکمۃ مسکوت عنہا) یہ اسرار اُس حقیقت کے ہین جنکو علماء رسوم اور عوام جیسے کہ چاہیے نہین سمجھتے ہین پس انکار کرتے ہین اُنکا پس ضرر کرتی یا ہلاک کرتی ہے وہ انکو جیسی کہ مروی ہے کہ رسول علیہ السلام اپنے اصحاب کرام کے ساتھ ایک روز مدینہ منورہ کی گلیون مین سے کسی گلی مین تشریف لیے جاتے تھے ایک عورت نے درخواست کی کہ آپ مع اصحاب اپنے اُسکے گھر مین تشریف لیجاوین پس آپ مع اصحاب اپنے تشریف لیگئے اور دیکھا کہ اُسکے گھر مین آتش سُلگی ہوئی ہے اور اُسکی اولاد آتش کے گرداگرد کھیل رہی ہے پس عرض کیا اُس عورت نے کہ یا رسول اللہ آیا اللہ تعالے مہربان زیادہ ہے اپنے بندون پر یا مین اپنی اولاد پر کہ آتش سے بچا رہی ہون فرمایا رسول علیہ السلام نے اُسکے جواب مین کہ اللہ تعالے مہربان زیادہ ہے اپنے بندون پر کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے پھر عرض کی اُس عورت نے یا رسول اللہ آیا مین چاہونگی کہ اپنی اولاد کو آتش مین ڈال دون فرمایا نہین پس عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ کیونکر ڈالیگا اللہ تعالے اپنے بندون کو آتش دوزخ مین حالانکہ وہ ارحم الراحمین ہے اپنے بندون پر پس رسول علیہ السلام مع اصحاب اپنے روئے اور فرمایا کہ ایسی ہی وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف میری (الحکمۃ المجہول عینہا عندنا) یہ اسرار ہین اُس چیز کے کہ اُسکی ایجاد مین وجہ حکمت کی ہم پر پوشیدہ ہے جیسے کہ ایلام بعض بندون اور موت اطفال اور خلود فی النار پس واجب ہے ہمپر ساتھ اُسکے ایمان لانا اور راضی ہونا وقت وقوع اُسکے اور اعتقاد کرنا اُسکی حکمت اور عدالت پر (الحکمۃ الجامعۃ) یہ عبارت ہے معرفت حق اور باطل سے اور عمل کرنا ساتھ حق کے اور اجتناب کرنا باطل سے کہا رسول علیہ السلام اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ (خودی) خودی انانیت کو کہتے ہین یہ دو قسم پر ہے ایک خودی ابلیس دوسری خودی حق تعالے کی اور تحقیق اسکی باب الالف بحث انا مین مذکور ہے (خرابات اول) اصطلاح مین عالم [illegible] کو کہتے ہین (خمار الخفا) مرتبہ سلب و فنا اور ذات بحت اور احدیت کو کہتے ہین [illegible] اصطلاح مین عالم معنی اور مقام عشق کو کہتے ہین [illegible] اور مجمع اسرار الٰہی [illegible] اور [illegible] اور روانائی اور نقطہ سیاہ مخیم کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نقطہ ذات اور تجلی جلالی کو کہتے ہین [illegible] اور ہستی صرف اور منشا الوجدان سے ہے (خرابات) اصطلاح مین باطن عارف اور پیر کامل کو کہتے ہین جس سے عشق اور شوق اور اسرار الٰہی حاصل ہووین (خرابات) استغراق سالک کو کہتے ہین (خلق) اصطلاح مین عالم ارواح سے عالم شہادت تک خلق کہتے ہین (خلیفہ) اصطلاح مین انسان کامل کو خلیفہ کہتے ہین اور یہی خلیفہ اُس شخص کو کہتے ہین جسکو اپنے قائم مقام کرین جیسے کہ خلیفہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی مرتضی رضوان اللہ تعالے علیہم کہ چار مین اور جیسے کہ خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت حسن بصری اور حضرت کمیل ابن زیاد رضی اللہ تعالے عنہم ہین کہ چار ہین ایسے ہی یہ چار پیر اور چودہ خانوادہ وغیرہ مین سلسلہ خلافت کا جاری ہے (خیال) لغت مین اُس صورت کو کہتے ہین جو خواب مین دیکھتے ہین یا بیداری مین تصور کرتے ہین یا پانی مین یا آئینہ مین دیکھتے ہین اور اُس قوت کو بھی کہتے ہین کہ جو صورتین محسوس حس مشترک مین آکر غائب ہووین تو اُنکی محافظت کرے اصطلاح مین تعین اول اور وحدت اور خیال اول کو کہتے ہین یعنی کہ صورت حق سبحانہ و تعالے کا حقیقت محمدی کو ساتھ انا کے پس یہی ہے حقیقت مین اصل وجود اور ذات کی جس مین کمال ظہور حق تعالے کا ہے

پیاپے امداد فیضان وجود نفس رحمٰن سے وجہ ممکن کے ساتھ پیاپے انعدام وجود ممکن کے اسطرح کہ آنات متتالیہ میں
خلق جدید ہوتا رہتا ہے اسکے انعدام اسکا سنہ تحقیق اسکی شرح وار مقدمہ میں مذکور ہے (خمار) مرشد کامل کو کہتے ہیں

آٹھواں مراقبہ باب الدال کا ہے (دم) لغت فارسی میں نفس یعنی سانس کو کہتے ہیں اور اہل اللہ
کی اصطلاح میں حرکت باطنی کو دم کہتے ہیں یعنی حرکت ذات باری تعالےٰ کو دم کہتے ہیں پس سانس انسان وغیرہ
حیوان ذی روح کی ذات کی حرکت سے ہے (دلالت) اصطلاح میں ہونا ایک شئے کا اسطرح کہ علم سے اُس کے
کے لازم آتا ہے علم دوسری شئے کا جیسے کہ علم سے وجود مصنوع کے علم وجود صانع کا حاصل ہوتا ہے (دلائل ثلاثہ)
اصطلاح اہل منطق میں دلالت مطابقی اور دلالت تضمنی اور دلالت التزامی کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں حضرات
صوفیہ کرام کے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کو کہتے ہیں بعض عدم شعور ناظر کو فنا فی الشیخ اور محویت ملحوظہ
کو فنا فی الرسول اور استہلاک نظر کو فنا فی اللہ کہتے ہیں (دنیا) اصطلاح میں حق تعالیٰ سے غافل ہونا اور حق تعالےٰ
کو فراموش کرنے کو دنیا کہتے ہیں مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہیں **بیت** چیست دنیا از خدا غافل شدن * نے قماش
و نقرہ و فرزند و زن * (دیدار) دنیا میں دیدۂ دل سے حق تعالےٰ کو دیکھنا یعنی ہر شئے میں ذات حق تعالےٰ کو
دیکھنا اور کوئی دم ذات حق تعالےٰ سے غافل نہونے کو کہتے ہیں (دوزخ) شریعت غرا میں صفات دوزخ مشہور ہیں اور اصطلاح
صوفیہ میں نفس امّارہ کو کہتے ہیں اور بعض صوفیہ فکر کو دوزخ اور جوع کو برق اور ملال اور حزن اور غم کو درا اور گریان کو بدان
کہتے ہیں (دیر) اصطلاح میں مرشد کامل کے مکان کو کہتے ہیں اور عالم باطن کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اسمیں پہونچنے سے
شوق الٰہی حاصل اور اسرار الٰہی پر مطلع ہوتے ہیں (درویش) طالب صادق کو کہتے ہیں کہ وہ سوائے حق اور
ذات حق کے اور کسی چیز کو نہیں چاہتے ہیں اور کسی سے کام نہیں رکھتے ہیں (دہان) صفت حیات کو کہتے ہیں (دلبر)
اور (دوست) اصطلاح میں تجلی صفات کو کہتے ہیں اور وہ صفت قابض کو بھی کہتے ہیں (دلدار) حقیقت روحی
اور صفت باسطی کو کہتے ہیں اور تجلیات صفاتی کو بھی کہتے ہیں کہ سالک کے دل پر روشن ہوتی ہیں (دریچہ) انوار روحانی
کو کہتے ہیں کہ سالک کے دل پر وارد ہوتے ہیں (دانا) مرید صادق سالک کو کہتے ہیں کہ وہ راہ حق میں قدم مضبوط
اور ثابت رکھتا ہے (دبور) صولت اور استیلا وہ نفس امّارہ کو کہتے ہیں اسکو تشبیہ دیگئی ساتھ ریح دبور کے جو
مغرب کی طرف سے آتی ہے کیونکہ استیلا اور صولت نفس کی جہت جسمانیہ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے جو مغرب اور
منتہٰی نور الٰہی ہے اور اسکے مقابل میں قبول ہے وہ ریح صبا ہے مشرق کی طرف سے آتی ہے اور یہ صولت اور استیلا
وہ میرے حق کی ہے اسیواسطے فرمایا رسول علیہ السلام نے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ (درۂ بیضا) عقل اول
کو کہتے ہیں کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ درة بیضاء الخ اور فرمایا اول ما خلق اللہ العقل

نواں مراقبہ باب الذال کا ہے (ذات) ذات وجود کو کہتے ہیں وجود اور ذات اور ہستی اور
ہست یہ سب ایک ہی معنی میں ہیں حضرات شہودیہ ذات کو وجود سے منفک اور جدا سمجھتے ہیں خطا کرتے ہیں اور
ذات عبد کی عدم محض اور عدم مطلق ہے ہرگز نہیں موجود ہو سکتی ہے (ذوق) اصطلاح میں شہود حق واسطے
حق کے میں ہے میں اسکو ذوق کہتے ہیں یعنی دیدار حق تعالےٰ کا ساتھ حق تعالےٰ کے ہی ہوتا ہے اسلیے کہ عبد کی ہستی
جس وقت میں محو ہوتی ہے اسوقت عبد کی خودی باقی نہیں رہتی ہے بسبب محویت کے پس اسوقت دیدار حق تعالےٰ
کا حق تعالےٰ کے ساتھ ہی ہوگا نہ غیر کیونکہ اسوقت عبد باقی نہ رہا اور غیریت اٹھ گئی بعض کہتے ہیں کہ ذوق پہلے درجے کا
نام ہے درجات شہود حق تعالیٰ میں سے یعنی آثار بوارق تجلیات متوالیہ کے وقت اوائل بعثت تجلی برقی کے اور حیف بادہ

اور ذکر قلبی ایک شغل خاص کو کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سالک اپنے کو غائب اور حق تعالے کو اپنی صورت پر حاضر جانے کہ میں وجود حق تعالے سے موجود ہوں بلکہ میں نہیں ہوں حق تعالے ہی موجود ہے ذکر روحی مشاہدہ کو کہتے ہیں اور وہ یوں ہے کہ پہلے ذات اور صفات اور آثار اور افعال کو پہچان کر نظر باطن کو صفات اور آثار اور افعال سے اٹھا کر ذات پر رکھے تاکہ نظر درمیان تجلی اور استتار یعنی ظہور اور خفا کے ہو وے پس اسوقت مشاہدہ حاصل ہوگا اور جب تجلی غائب ہوئی اور استتار رفع ہو اسوقت اسی نظر کو معائنہ اور ذکر سری کہتے ہیں اور جب تک اشتغال بشری مانع اس نظر کے ہیں تب تک اسکو ذکر سری اور معائنہ کہیں گے اور جبکہ کوئی شغل بشری مانع اس نظر کا نہ ہووے یعنی ہر شغل میں وہ نظر قائم ہووے تو اسوقت اسکو معائنہ اور ذکر خفی دائم الحال کہتے ہیں اور نزدیک عارفان کامل فنا کے مرتبۂ احدیت کو بھی ذکر خفی کہتے ہیں اسلئے کہ جو ذاکر ذات کا ہے اس مقام میں پہونچتا ہے اور گم اور محو اور بیخود ہو جاتا ہے (ذخائر اللہ) یہ ایک قوم ہے اولیا اللہ میں سے حق تعالے بسبب انکے دفع کرتا ہے بلا کو اپنے بندوں سے جیسے کہ دفع کرتا ہے ذخیرہ سے بلا رفاقہ کو (ذو العقل) صاحب عقل وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے خلق کو ظاہر اور حق تعالے کو باطن پس اسوقت انکے نزدیک حق تعالے آئینہ خلق کا ہوگا اور محجوب ہوگا مثل احتجاب آئینہ کے بسبب اس صورت کے جو آئینے میں ظاہر ہے جیسے کہ مطلق محجوب ہوتا ہے بسبب مقید کے (ذو العین) یعنی صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے حق تعالے کو ظاہر اور خلق کو باطن پس انکے نزدیک خلق آئینہ حق تعالے کا ہے بسبب ظہور حق تعالے کے اور مختفی ہونے خلق کے حق تعالے میں مثل مختفی ہونے آئینہ کے بسبب اس صورت کے جو آئینہ میں ظاہر ہے (ذو العقل والعین) یعنی صاحب عقل اور صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے حق تعالے کو خلق میں اور خلق کو حق تعالے میں اور نہیں محجوب ہوتا ہے وہ بسبب ایک ان دونوں کے دوسرے سے بلکہ دیکھتا ہے وہ ایک ہی وجود کو بعینہ حق ایک وجہ سے اور خلق دوسری وجہ سے پس نہیں محجوب ہوتا ہے وہ بسبب کثرت کے شہود احدیت ذاتیہ سے اور نہیں مزاحم ہوتی ہے انکو احدیت ذاتیہ شہود کثرت مظاہر سے ساتھ متجلی ہونے احدیت ذاتیہ کے کثرت مظاہر میں اور نہیں محجوب ہوتا ہے وہ بسبب احدیت وجہ حق کے شہود کثرت خلقیہ سے اور نہیں مزاحم ہوتی ہے تیغ شہود احدیت ذات کے جو متجلی ہے مجالی میں کثرت مجالی اور مظاہر کی اور ساتھ انہیں مراتب ثلاثہ کی طرف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالے عنہ نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے اور وہ یہ ہے شعر فَفِي الْخَلْقِ عَيْنُ الْحَقِّ إِنْ كُنْتَ ذَا عَيْنٍ وَفِي الْحَقِّ عَيْنُ الْخَلْقِ إِنْ كُنْتَ ذَا عَقْلٍ ۔ وَإِنْ كُنْتَ ذَا عَيْنٍ وَعَقْلٍ فَمَا تَرَى ۔ سِوَى عَيْنِ شَيْءٍ وَاحِدٍ فِيهِ بِالشَّكْلِ ۔

دسواں مراقبہ باب الراء کا ہے

(رب) رب ایک اسم مشتقات کا ہے باعتبار نسب ذات کے طرف اعیان ثابتہ کے جیسے کہ خالق اور رازق وغیرہ ہیں پس رب ایک اسم خاص ہے جو متقاضی ہے کہ مقتضی ہے وہ مربوب اور تحقق اور تعین اور ترتب مربوب کا رب کے ساتھ اسماء الٰہی اور کیانی میں مثلاً اسم رب متقضی ہے کہ اسم بدیع سے عقل کل صادر ہو وعلی ہذا القیاس حسب سلسلۂ اسم رفیع اور اسکے مربوب تک کہ مرتبہ جامع ہے حاصل ہو کہ اسم رب ایک اسم ربانی ہے ترتیب دیتا ہے انکے ذریعے سے حق تعالے درمیان اسماء الٰہی کے کہ ارباب ہیں اور درمیان اسماء کیانی کے کہ مربوبات ہیں وَبِهِ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ وَبِهِ يَأْخُذُ مَا يَأْخُذُ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ الْمُعْطِي إِيَّاهُ مَا يَطْلُبُ مِنْهُ (رب الارباب) اللہ تعالے ہی رب الارباب ہے باعتبار اسم اعظم کے کہ منتہائے مقامی اسماء اور غایت الغایات ہے اور طرف اسی کے متوجہ ہوتی ہیں تمامی رغبتیں اور یہی جامع ہے تمامی مطالب کو اور اسیکی طرف اشارہ کیا حق تعالے نے ساتھ قول اپنے کے کہ یہ ہے وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ اور یہی ہے مظہر تعین اول کا پس ربوبیت مطلقہ اسیکے ساتھ مختص ہے بعض کہتے ہیں کہ ساربب کے تین قسم پر ہیں ذاتیہ اور

حسب استعداد جمادی اور نباتی اور حیوانی اور انسانی کے تام اسکا جدا جدا رکھا گیا بعض روح اعظم کو روح قدسی کہتے ہین
اور بعض کہتے ہین کہ روح اعظم رب ہے جو مستتر روح ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا
اور دوسری جگہ مین فرمایا يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور یہ وہ روح ہے جو متمثل ہوئی تھی واسطے موسیٰ علی نبینا
وعلیہ السلام کے او فرمایا اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا الخ اور روح القدس ہی رحمٰن ہے اور وہ تحت قدرت مین نہین ہے
اور مراد انکے کہ قول سے یہ ہے کہ عبد اپنے مین حقیقت مین حقیقت حق تعالےٰ کو اور اپنے تئین صفات مین صفات حق تعالیٰ
کو اور اپنے تئین افعال مین افعال حق تعالےٰ کو جانے ذات اور صفات اور افعال عبد کے موہوم ہین اور ذات اور صفات
اور افعال حق تعالیٰ کو اپنے مقام مین جانے بہرحال اسمین بہت اختلافات ہین مقدمہ کے بیان تنزلات مین طریق جملہ
معترضہ کے مذکور ہین وہان ملاحظہ کرو (ریاضت) موافق شرع شریف کے عبادت کرنا اور شہود حق مین کوشش کرنا
اور صفائے قلب حاصل کرنے کو ریاضت کہتے ہین (رنگ) معنی اسکے لغت مین بہت ہین اصطلاح مین ظہور ذات اور
صفات اور افعال اور آثار کو رنگ کہتے ہین کہ ہر آن اور ہر لحظہ ایک ایک صورت اور جلوہ تازہ دکھلاتا ہے (ران) ران وہ
ایک حجاب ہے کہ حائل ہے درمیان قلب اور عالم قدسی کے بسبب استیلا ہیات نفسانیہ اور غلبۂ ظلمات جسمانیہ کے اسمین
(رتق) لغت مین باندھنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مجمل ہونا مادہ و صورت کا کہ جسکا نام عنصر اعظم ہے کہ مطلق مجمل تھا
قبل پیدائش آسمان اور زمین کے اور عنصر اعظم ہیولائے اولیٰ کو کہتے ہین اور بعد پیدائش آسمان اور زمین کے وہ مادہ مجمل
مطلق منفتق ہوا یعنی تفصیل پائی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے رتق کا اوپر ذات احدیت کے قبل تفصیل اسکی کے حضرت واحدیت
مین جیسے شجرہ گٹھلی مین اور اطلاق کیا جاتا ہے فتق کا اوپر شیئون حضرت واحدیت کے باعتبار ظہور آن شیئون کے حال
یہ کہ رتق اجمال اور فتق تفصیل کو کہتے ہین اور اسیکی طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالےٰ کے کہ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا الخ ہے (رحمٰن) ایک اسم ہے حق تعالےٰ کا باعتبار جمعیت اسمائیہ کے حضرت الٰہیہ میں ہے کہ فائض ہے
وجود اور باقی کمالات جمیع ممکنات پر اور اسم رحمٰن کا اطلاق مرتبۂ وحدت پر بھی کرتے ہین کہ قابل محض ہے (رحیم) یہ بھی ایک
اسم ہے حق تعالےٰ کا باعتبار فیضان کمالات معنویہ کے اہل ایمان پر جیسے کہ معرفت اور توحید وغیرہ ہین اور اسم رحیم کا اطلاق مرتبۂ
واحدیت پر بھی کرتے ہین کہ اسمین تفصیل اسما اور صفات کی ہے (رحمۃ امتنانیہ) اس سے فیضان نعمت ہے بغیر سوال عمل
اور آیۂ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ سے اسی رحمت امتنانیہ کی طرف اشارہ ہے (رحمۃ وجوبیہ) وہ رحمت ہے جو واسطے
متقیون کے موعود ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ بلکہ رحمت وجوبیہ
بھی داخل ہے رحمت امتنانیہ مین اسلیے کہ وعدہ کرنا حق تعالےٰ کا ساتھ رحمت وجوبیہ کے بندے کے عمل پر منت محض ہے
(رداء) عبارت ہے ظہور صفات حق سے بندے پر (ردی) یعنی ردا ظاہر کرنا صفات حق تعالےٰ کو ساتھ باطل کے
یعنی جو صفات مختص ساتھ حق تعالےٰ کے ہین انکے ہین سے کسی صفت کو مقابل اپنے ساتھ بر تاو کرنا اصطلاح مین ردی کہتے
ہین یہ عبد کے واسطے موجب ردی ہے یعنی بلا کی ہے قال اللہ تعالیٰ اَلْكِبْرِيَآءُ رِدَآئِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ
وَاحِدًا مِّنْهُمَا قَصَمْتُهٗ (رسم) رسم عبارت ہے خلق اور صفات خلق سے اس لیے کہ رسوم آثار کو کہتے ہین کیونکہ
تمامی ماسوی اللہ آثار حق تعالیٰ کے ہین یعنی آثار ہین افعال حق تعالیٰ کے (رعونت) قائم رہنا عبد کا ساتھ حظوظ نفس اور
مقتضیات طبعیہ کو رعونت کہتے ہین (رقیقہ) لطیفۂ روحانیہ کو کہتے ہین اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے رقیقہ کا اوپر واسطہ لطیفہ
کے جو مرتبط ہے درمیان دو شی کے جیسے کہ مدد واصل ہے حق تعالےٰ سے طرف عبد کے کہا جاتا ہے اسکو رقیقۃ النزول اور جیسے
وسیلہ کہ اسکے سبب سے عبد قریب ہوتا ہے حق تعالےٰ سے اور یہ وسیلہ عبارت ہے علوم نافعہ اور اعمال اور اخلاق حسنہ اور مقامات

اور زمین و جماد میں ظاہر ہے مثل اغراق مصباح ارواح انسان کے ہے اسلئے کہ جسد انسان میں کہ جسد انسان میں ظاہر ہے
پھر روح بوجہ نہایت لطافت اور تجرد کے نہیں متعلق ہوتی ہے ساتھ جسد کے مگر بواسطہ قلب کے جیسے کہ چراغ طاق میں بواسطہ قندیل
کے ہے کہ تمام اور کامل نہیں ہوتی ہے صفائی چراغ کی بدون قندیل کے اور قندیل صفائی میں مناسبت رکھتی ہے ساتھ چراغ
کے کیونکہ شیشہ قندیل گویا کہ ایک ستارہ روشن ہے ایسا ہی قلب انسانی میں صفائی ہے کہ مناسبت رکھتا ہے ساتھ صفائی روح
کے پس متعلق ہوتی ہے روح بواسطہ قلب کے ساتھ جسد کے کیونکہ مصباح روح بواسطہ زجاجۂ قلب کے روشن ہوتی ہے جسد میں
بسبب لطافت نفس کے اور نفس اگرچہ بہ نسبت روح کے کثیف ہے لیکن لطافت نفس کی بہتر از زیت کے ہے کہ روشن
کیا جاتا ہے چراغ زیت شجرۂ مبارکہ سے کہ بسبب کثرت منافع کے برکت والا ہے ویسی ہی نفس کہ منافع اور ثمرات اسکے قوی مدد
اور موکد و جیرو نفس سے حاصل ہیں مثل روغن زیتون کے ہے کہ جامع منافع کا ہے کیونکہ صلاحیت رکھتا ہے روغن زیتونہ اشتعال
مصباح اور ادام اور دوا کے لیکن منافع نفس کے کہ جہارت محسوسات اور معقولات مدرکہ نفس سے ہیں بالذات متعلق ساتھ روح
کے نہیں ہوتے ہیں کیونکہ شجرۂ نفس متصف ہے بوصف لاشرقیہ کے کہ کثیف ہے بہ نسبت روح کے بلکہ بواسطہ نفس کے منافع
نفس کے روح کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں کیونکہ نفس متصف ہے بوصف لاغربیہ کے کہ لطیف ہے بہ نسبت اجساد کے کہ ظلمانی ہیں
پس نفس مثل زیتون ملک شام کے ہے کہ معتدل اور بہتر ہوتا ہے (يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ
عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)
یعنی یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا متصف ہے ساتھ نفس انسانی کے کیونکہ قریب ہے زیت استعداد نفس انسانی کا کہ تو وہی فطری انہیں
امن اور پوشیدہ ہے یہ کہ روشن ہو وے مثل روشنی روح کے بسبب عروج اس نفس کے طرف فضل کے اور بسبب وصول اسکے
طرف کمال ذاتی اپنے کے اگرچہ مس کیا ہوا اسکو نار عقل فعال نے اور نہ متصل ہوا ساتھ اسکے نور روح قدسی اور روشن ہوتا
زیت استعداد نفس کا بسبب قوت استعداد اور زیادتی صفائی اسکی کا ہے پس یہ نور مشرق نفس کا کہ وجہ خروج الی الفعل کے
اسکو حاصل ہوا ہے نور زائد ہے اوپر نور استعداد اصلی فطری نفس کے گویا کہ وہ نور متضاعف ہے نور اصلی فطری کا پایا ہی تعلق
نور حق تعالی کا ہے ساتھ عالم کے بواسطہ عقول کے جو متعلق بالاجسام ہیں بواسطہ نفوس کلیہ کے جو برکت والے ہیں ساتھ کثرت ملائکہ
کے اور جبکہ ارواح انوار اجساد کے ہیں اور عقول انوار عالم کے اور حق تعالی نور ہے فوق انوار ارواح اور انوار عقول کے
پس نور حق تعالی کا نور متضاعف ہے اوپر انوار ارواح اور انوار عقول کے اور محجوب ہے بسبب انوار روحانیہ اور انوار
عقلیہ کے جیسے کہ انوار روحانیہ اور انوار عقلیہ محجوب ہیں بسبب حجابات اجساد انسان اور عالم کے اگرچہ یہ حجابات وہمی اور
عقلی ہیں جس راہ بتاتا ہے حق تعالی اپنے نور کے طرف ساتھ کشف حجابات ظلمانیہ اجساد اور نورانیہ ارواح اور عقول کے
جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے پس حاصل ہوتی ہے اس بندے کو تجلی شہودی اور بتاتا ہے اللہ مثالیں اور مثال
ان بندوں کو جو قابل اور مستعد تجلی شہودی کے ہیں تاکہ مشتاق ہوویں وہ اسکی طرف اور اللہ ہر شئی کے استعداد کو جانتا ہے
پس بتاتا ہے امثال ان لوگوں کو جو رکھتے ہیں اور مشتاق ہوتے ہیں طرف اسکے اور تجلی ہوتا ہے حق تعالی بقدر استعداد تجلی
کے اور وہ بقدر طہارت نفس کے جو طہارت نفس کی اعمال صالحہ سے حاصل ہوتی ہے خواہ اعمال صالحہ جوارح سے ہوں وہ یا کہ لسانی سے
مثل تسبیح خواطر وغیرہ سے جیسے کہ خود حق تعالی نے آیات آئندہ میں تصریح اسکی فرمائی ہے واضح ہو کہ فقط حق تعالی ہی ظاہر
ہے اور یہ کثرت موہوم محض اور مستقل بحث ہے پس بسبب شدت ظہور حق تعالی کے خلق کی آنکھوں سے مخفی اور پوشیدہ ہے
جیسے کہ خفاش کی آنکھ سے آفتاب پوشیدہ ہے بسبب شدت ظہور کے (فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ)

حق تعالیٰ کے اور نہیں محبت رکھتا ہے حق تعالیٰ سے کوئی سوائے حق تعالیٰ کے اسلیے کہ یہی سِر طالب حق تعالیٰ کا ہے اور محب
اور عارف حق تعالیٰ کا جیسے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے (عَرَفْتُ رَبِّي بِرَبِّي) اور فرمایا حق تعالیٰ نے زبانی انسان کامل کے
(لَا تَسَعُنِي سَمَائِي وَلَا أَرْضِي) یہاں تخصیص انسان کی باعتبار جمعیت کے ہے ورنہ ہر شے میں سِر حق تعالیٰ کا ہے
(سِر القدم) سابقہ ایک عنایت ازلی ہے کہ اشارہ کیا گیا ہے اسکی طرف قول سے حق تعالیٰ کے کہ (وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) (محو القلب) محو القلب کہ وہ فانی ہونا سالک کا ہے حق
میں وقت مشاہدہ سالک کے حق تعالیٰ کو اسطرح پر کہ باز رہے سالک کو اس مشاہدہ سے استعمال جوارح (سحق) کہ وہ محو
ہونا ترکیب عبد کا ہے وقت ظہور سلطنت سلطان حقیقت کے (سدرۃ المنتہی) برزخ کبریٰ کو کہتے ہیں جسکی طرف سیر اور
اعمال اور علوم جسکے منتہی ہوتے ہیں اور انتہا مراتب اسمائیہ کا ہے کہ اس سے کوئی رتبہ بڑھکر نہیں (سر العلم) سر علم
اسکی حقیقت باری تعالیٰ کی ہے کیونکہ علم عین الحق ہے حقیقت میں اور بسبب اعتبار کے غیر ہے (سر الحال) وہ چیز ہے
جسکے سبب سے اسی حال میں مراد اللہ تعالیٰ کی پہچانی جاتی ہے (سر الحقیقۃ) وہ چیز ہے کہ نہیں افشا کیجاتی ہے وہ سری
میں ہے اور وہ حقیقت حق تعالیٰ کی ہے (سر التجلیات) کہ وہ مشاہدہ کرنا ہے ہر شے کو ہر شے میں ساتھ انکشاف تجلی
اول کے واسطے قلب کے پس مشاہدہ کرتا ہے احدیت جمعیہ کو تمامی اسماء میں بسبب متصف ہونے ہر ایک اسم کے ساتھ جمیع
اسماء کے بواسطے احدیت کہ تمامی اسماء متحد ہیں ساتھ ذات احدیت کے اور ہر ایک اسم باہم متمیز ہے بسبب ان تعینات کے کہ ظاہر
کارجو میں ظاہر ہیں کہ صورتیں ان اسماء کی ہیں پس اس صورت میں مشاہدہ کرتا ہے سالک ہر شے کو ہر شے میں (سر القدر)
سر القدر وہ چیز ہے کہ جانا تھا اسکو حق تعالیٰ نے ہر عین ثابتہ سے ازل میں یعنی حق تعالیٰ نے ہر ایک عین ثابتہ کو ان احوال
کے ساتھ جانا تھا کہ وقت وجود خارجی اس عین ثابتہ کے ساتھ ان احوال کے ظاہر ہوگا پس نہیں حکم کرتا ہے حق تعالیٰ
کسی شے پر مگر ساتھ ان احوال کے کہ عین ثابتہ وقت ثبوت علمی کے ان احوال کے ساتھ متطبع تھا (سر الربوبیۃ) سر الربوبیۃ
عبارت ہے موقوف رہنے سے ربوبیت کے مربوب پر اسلیے کہ ربوبیت ایک نسبت ہے پس ضرور ہے اسکو منتسب کا ہونا اور وہ
ان دونوں منتسب کا مربوب ہے اور وہ اعیان ثابتہ ہیں حال عدم ثابت میں اور جو چیز موقوف رہتی ہے اوپر معدوم کے
پس وہ معدوم ہے پس ربوبیت معدوم ہے بسبب معدوم ہونے مربوب کے اسیواسطے فرمایا سہل تستری قدس سرہ نے کہ
واسطے ربوبیت کے ایک سر ہے کہ وہ اگر ظاہر ہوتا ہر آئینہ باطل ہوتی ربوبیت بسبب بطلان اس چیز کے کہ جسپر ربوبیت موقوف ہے
(سر سر الربوبیۃ) کہ وہ عبارت ہے ظاہر ہونے سے رب کے ساتھ صور اعیان ثابتہ کے پس اعیان ثابتہ باعتبار مظہریت
اپنی کے واسطے رب کے ہو قائم بنا ہے اور ظاہر ہے ساتھ تعینات اپنے کے قائم اور موجود ہیں ساتھ وجود باقی کے
پس اعیان ثابتہ جیسے کہ مربوب ہیں اس اعتبار سے اور حق تعالیٰ رب ہے واسطے ان بندوں کے پس حاصل کلام
ربوبیت حقیقت میں مگر حق تعالیٰ سے ہو اور اعیان ثابتہ اپنے حال میں معدوم ہیں ازل میں پس واسطے سر ربوبیت کے ایک سر
ہے بسبب سر سر ربوبیت کے ظاہر ہوئی ربوبیت اور نہ باطل ہوئی (سر الآثار) یہ عبارت ہیں اسمائیہ سے کہ یہ باطن اکوان کا
(سر الرحمٰن) سالک کا ہے حق تعالیٰ میں وقت وصول تام کے اور اسی کی طرف اشارہ کیا رسول علیہ السلام نے
ساتھ قول اپنے کے کہ (لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ) الحدیث اور اسی معنی میں قول (أَوْلِيَائِي تَحْتَ قِبَابِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي) ہے
(سعۃ القلب) یہ عبارت ہے متحقق ہونے سے انسان کامل کے ساتھ حقیقت برزخیہ کے جو جامع ہے واسطے وجوب
اور امکان کے کیونکہ قلب کامل کا یہی برزخ ہے اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (مَا وَسِعَنِي أَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَ
وَسِعَنِي قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ) (سقوط الاعتبارات) یہ اشارہ ہے طرف احدیۃ الذات کے کہ اس مرتبہ میں

چرن ہوا اور ہر پہلو کی کسے منزہ ہے اور کبھی محبوب مردود حق تعالیٰ کا (جسم) وجود ظاہری یعنے جسم ظاہری کو کہتے ہیں کو اور بعض نام سے مرکب ہے (شراب) اصطلاح میں اوس ذوق و شوق کو کہتے ہیں کہ عالم باطن سے سالک کے دل پر وارد ہوتا ہے اور سالک کو مست اور بیخبر کرتا ہے (شراب خام) اصطلاح میں مرتبہ محبوبیت کو کہتے ہیں یعنے عابد کا عبادت پر معروف رہنے اور مرتبہ محبوبیت نگاہ رکھنے کو کہتے ہیں (شراب پختہ) کمال شوق اور ذوق الٰہی کو کہتے ہیں (شراب خانہ) عالم معنی اور باطن پیر کامل و معاشق اور عارف کامل کو کہتے ہیں کہ معدن اسرار الٰہی ہیں (شغل) مراد اوس سے تصور کرنا دل اور ذکر و خیال کرنا اور محو ہو جانا اوس میں اور لذت لینا اوس سے (شریعت) رسول علیہ السلام کے اقوال اور افعال کو کہتے ہیں یعنے جو احکام جسم ظاہری سے متعلق رکھتے ہیں جیسے کہ وضو و نماز و حج وغیرہ ہیں (شقاوت) مراد اوس سے دوری حق تعالیٰ سے [illegible] ہیں (شوق) لغت میں جوش اور عشق اور طلب کرنا کسی چیز کو بہت کمال خواہش کے اصطلاح میں کشش حقانی یعنے کشش وجود حقانی اور کہنا اور خودی سالک کر اور جانا سالک کا حق تعالیٰ کی طرف سب کو چھوڑ کر کمال جوش و محبت کے ساتھ اسکو شوق کہتے ہیں (شکر) سالک کا بیخود ہونا اور حق تعالیٰ کو موجود جاننے کو شکر کہتے ہیں (شیخ) اصطلاح میں اوس شخص کو کہتے ہیں جو عالم ہو اور امراو نواہی شریعت کا اور عامل ہو اور واقف ہو اسکے اور [illegible] اور متابعت [illegible] کی ہو کر متابعت اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سلسلے سے اور سیر قسم کی ریاضت کی ہو یعنے کم کھانا اور کم سونا اور کم کلام کرنا اور بہت پڑھنا نماز و بہت دینا اور روزے رکھنا اور اخلاق حسنہ اوسکی سیرت ہو جیسے کہ صبر اور شکر اور توکل اور یقین اور طمانیت اور سخاوت اور قناعت اور امانت اور بذل مال اور حلم اور تواضع اور دانائی اور صدق اور وقار اور حیا اور سکون اور رتانی اور مانند اوسکے اور انوار حقیقی سے منور ہو اور اخلاق ذمیمہ سے جیسے کہ کبر اور بخل اور حسد اور حقد اور حرص اور طول امل وغیرہ سے پاک ہو وے اور سوائے علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے علم کا محتاج نہو اور علم شگفون اور منصوبون سے مستغنی ہو اور حالات مرتبہ واحدیت اور وحدت سے اور علم حقائق سے واقف ہو اور نیض رسان ہو اور علم حقائق میں کامل ہو یعنے علوم شریعت اور طریقت اور حقیقت میں کامل ہو اور آفات اور امراض نفس اور اونکا دوا کو پہچانے اور اوسکے شفا پر قادر ہو اور ہمیشہ نظر احدیت پر رکھے اور خودی سے گزر کر فنا الفنا سے مشرف ہو اور ہر فعل اور امر حق تعالیٰ سے جانے اور کسی وقت حق تعالیٰ کو فراموش نکرے پس ایسا شخص شیخ اور پیشوا ہونے کے لائق ہے : ہر شیخ کا ذہب کہ فقط رسومات بدعیہ پر مصروف ہے واسطے مثب جاہ اور اموال وغیرہ کے اور یہ علامات جو بطور اجمال اور مختصر کے مذکور ہوئی ہیں اوسمین نہون حاصل یہ کہ شیخ کامل مکمل فی زماننا مثل عنقا کے ہے اور اگر کسی طالب صادق صاحب نصیب کو مجاوے اور وہ اوسکو اپنی صحبت میں قبول کرے تو اپنا جان و مال اوسپر نثار کر دے کیونکہ یہی کیمیا اکبر ہے اور اوسکے ساتھ دل و جان سے محبت و اخلاص رکھے اور اوسکے دل کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دے اور رات و دن اوسکی خدمت اور غلامی میں رہکر فیض حاصل کرے اور سلوک کو تمام کرے دنیا میں پیر کامل مکمل کے برابر کوئی نعمت نہیں جسکے طفیل سے خدا ملتا ہے لیکن جہلہ صوفیہ کی صحبت سے اجتناب کرے کہ اوسمین تضیع اوقات ہے بلکہ اپنی استعداد کو ضائع کرنا ہے جیسے کہ اس مترجم اور شارح فصوص کو بارہا تجربہ ہوا ہے لیکن جبکہ اس ناچیز کو طلب میں کوشش تھی آخر مجبور ہو کر اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع اور التجا کی اور مدت مدید تک گریہ کیا تو اوسنے اپنے فضل و کرم سے اور وسیلے سے سامان کر دیا (شیون) اسمائے شانی ہیں اور صور علمیہ و حقائق عالم کہتے ہیں کہ مرتبہ وحدت میں بطور اجمال اور مرتبہ واحدیت میں بطریق تفصیل کے ثابت ہیں یعنے شیون ذاتیہ اعتبارات نقوش صیاد ثابتہ اور حقائق عالم کے ہیں ذات احدیت میں جیسے کہ شجرہ اور اغصان اور اوراق اور اثمار تخم میں اور یہ شیون مرتبہ واحدیت میں ظاہر ہو کر باہم منفصل اور متمیز ہوئے ہیں ساتھ علم کے اور شیون فعلیہ مراتب خارجیہ میں باہم

۱۱۱

علیہ السلام عند اسکے یہان حق کی طرف لوٹین از روے علم اور قول اور فعل کے بسبب صفائی اور قرب باطنی
کے ساتھ باطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یقین رکھتے ہین کہ بجز حق تعالی کے اور کوئی موجود نہین اور کبھی شک
نہین لاتے ہین اگر تمام جہان اونکے خلاف کہین اونکو شک نہین آتاہے اور ایمان اونکا بعد انبیا علی نبینا
وعلیہم السلام کے سب سے کامل ہے بسبب کثرت مناسبت کے درمیان انبیا اور صدیقین کے اسواسطے نہین فرق
کیا اللہ تعالی نے درمیان اون دونون کے بموجب آیت (اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ) کے کسی مرتبے مین اسی جگہ سے فرمایا رسول علیہ السلام نے (اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ کَفَرَسَیْ رِهَانٍ
فَلَوْ سَبَقَنِیْ لَاٰمَنْتُ بِهٖ وَلٰکِنْ سَبَقْتُهٗ فَاٰمَنَ بِیْ) اسی واسطے مرتبہ صدیق کا بعد انبیا کے سب سے
فائق ہے (صفائی) پاک کرنا قلب کو اس طرح پر کہ اوس مین شہود حق تعالی کا بغیر خلق کے ہو (صنم) حقیقت
روحی اور تجلیات صفاتی کو کہتے ہین کہ سالک کے دل مین تجلی ہوتے ہین (صفات حمیدہ) اون صفات محمود
اور اوصاف مسعود کو کہتے ہین کہ ساتھ صفات جمال کے متعلق ہین (صفات ذمیمہ) اون صفات مذمومہ کو
کہتے ہین جو صفات قہاری اور جلالی کے ساتھ متعلق ہین (صوت سرمدی) آواز ذات کو کہتے ہین کہ قبل
پیدایش خلق کے تھی اور بعد فنا خلق کے بھی رہیگی اور خلق مین اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ موجود ہے اور یہ آواز بے جہت
ہے نہ زیر و بالا سے نہ یمین و یسار سے اور دریافت اس آواز کی بہت مشکل ہے کیونکہ آواز تین قسم پر ہے ایک یہ کہ
دو جسم کے صدمہ باہمی سے پیدا ہوتی ہے اس آواز کو آواز محدث اور مرکب کہتے ہین دوسری یہ کہ بغیر حرکت دو جسم
کثیف اور بغیر ترکیب الفاظ کے عنصر آتش اور باد اور درون انسان سے ظاہر ہوتی ہے اور اسکو آواز بسیط
اور لطیف کہتے ہین تیسری یہ کہ ایک آواز بے صدا اور بے جہت ہے جسکو صوت سرمدی اور سر حق کہتے ہین یہ آواز
سمو اور سیجا اور بانسارا اور ریگ انبوہ خلائق مین ظاہر ہوتی ہے بلکہ آواز دف اور دہل اور نقارے پر بھی غالب
آتی ہے کیونکہ غالب نہو کہ یہ اصل تمامی آوازونکی ہے اور تمامی آواز اسی سے ظاہر ہوتی ہین اور کسی وقت
اور کسی حالت مین اس آواز کو فنا اور وقفہ نہین اور اکثر لوگ صاحب اشغال اس آواز کے دریافت مین
حیران رہتے ہین اور بجز کاملین کے کسی کو اس آواز سے خبر نہین اور جبکہ یہ آواز خالص ذات کی ہے اور صفات کا
اوس مین کچھ دخل نہین جبتک کہ صفات کو دور نکرے اس آواز سے مطلع نہوگا اسی راز حق کی طرف حضرت شاہ
شرف الدین بوعلی قلندر قدس سرہ نے اشارہ کیا ہے بیت چشم بند و لب ببند و گوش بند * گر نہ بینی سر حق
بر ما بخند * اور اسی معنی کی طرف مولانا روم قدس سرہ نے بھی اشارہ کیا ہے بیت بر لبش قفل ست و در دل رازہا *
لب خموش و دل پر آوازہا * اور اسی معنی کی طرف دوسرے بزرگ نے بھی متقدمین مین سے اشارہ کیا ہے رباعی
سنہا بین کہ از صوران نماید * چو اندر گوش ما گوید کلام او * ہمہ عالم گرفتہ آفتابے * ز ہے کوری کہ میگوید کلام
او * گمان نکرنا چاہیے کہ یہ آواز فقط اندرون سالک کے ہے اور بس بلکہ تمامی عالم درون و بیرون اس صدا سے
پر ہے کسی کامل نے کیا خوب کہا ہے رباعی بر آور پنبہ پندارت از گوش * ندای واحد القہار بنیوش * ندا می آید
از حق بر دوامت * چرا گشتی تو موقوف قیامت * حدیث صحیح مین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے
مروی ہے کہ حضرت رسالت مآب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعثت کے غار حرا مین تشریف لیجاتے تھے
اور اس شغل کے ساتھ مشغولی فرماتے تھے یہان تک کہ اس شغل کے اثر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صورت
جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوتی تھی منقول ہے کہ موسی علیہ السلام سے افلاطون اشراقی نے پوچھا کہ اے پیغمبر

اور مظہریت اسم جواد کے روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے مَا سُئِلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا سَمِعَ
اسْتَشْفَعَ بِهِ اِلَی الْحُلُوْمِ یُرْدُ سُئِلَ (ک) اور حالت ثانی کے طرف اشارہ کیا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اور فرمایا اِذَا كَانَتْ لَكَ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ حَاجَةٌ فَابْدَءْ الْمَسْئَلَةَ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَسْئَلْ حَاجَتَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيَ
اِحْدٰهُمَا وَيَمْنَعَ الْاُخْرٰى) اور وجہ تسمیہ صحیح الوجہ کی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے فرمایا آپ نے
اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ صَبَاحِ الْوُجُوْهِ (صبا) صبا عبارت ہے نفحات رحمانیہ سے جو مشرق روحانی کے طرف سے
آتے ہیں اور عبارت ہے اون دواعی سے جو باعث ہیں اوپر امور خیر کے (صدق النور) یہ وہ کشف ہے کہ نہیں
بعد اوسکے کوئی خفا اور استتار کیونکہ جسوقت پہونچتا ہے کشف سالک کا مقام جمع تک نام رکھا جاتا ہے اسکا
صدق النور اسلیے کہ اوسکے بعد کوئی استتار اور اختفا نہیں تشبیہ دیتے ہیں اس کشف کو اوس برق کے ساتھ جو
برساوی اور نام رکھتے ہیں اوسکا صادق اور جو برق نہ برساوے اوسکا نام کاذب رکھتے ہیں کیونکہ سالک پر
جب تجلی اور استتار دونوں وارد ہوں مشتبہ ہوتا ہے حال اوسکا (صداء) یہ وہ چیز ہے جو وجہ قلب پر طاری
ہوتی ہے ظلمات سیئات نفس اور صور اکوان میں سے پس حاجب ہوتے ہیں یہ اشیا وجہ قلب پر قبول کرنے سے
حقائق اور تجلیات انوار کو یہ اسوقت ہے کہ جب پہونچے غلبہ نہایت حجاب کو اور جب غلبہ نہایت حد حرمان و حجاب کلی کو پہونچا اوس حجاب کو
رین کہتے ہیں (صعق) یہ عبارت ہے فنا فی اللہ سے یہ سبب تجلی ذاتی کے (سفرۃ) اہل سفر وہ لوگ ہیں جو متحقق ہیں ساتھ ...قلب کے
غیر سے (صُوْرَۃُ الْحَقِّ) حقیقت میں صورت حق تعالیٰ کی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بسبب متحقق ہونے آپکے ساتھ حقیقت احدیت
اور واحدیت کے اور تعبیر کیگئی ہے آپسے ساتھ (ص) کی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جسوقت سوال کیا لوگوں نے
اونسے معنی (ص) کے کیا ہیں تو جواب دیا کہ ایک جبل ہے مکہ میں عرش الرحمن ۔ یہ ہے اوس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں پس باقی خلائق آپکی صورتیں ہیں (صُوَرُ الْاِلٰهِ) عبارت ہے انسان کامل سے یہ سبب متحقق ہونے انسان کامل
کے ساتھ حقائق اسمائے الٰہیہ کے (صوامع الذکر) احوال اللہ والوں کو کہتے ہیں کہ جنکے سبب ذاکر مذکور کی جدائی
سے محفوظ رہتا ہے اور اپنے مذکور پہ ہمت لگی ہوئی رہتی ہے (صُوْرَۃُ الْاِرَادَۃِ) مراد اس سے بالکلیہ منقطع ہونا
ہے سالک سے رویت شے کی ساتھ ارادہ غیر اللہ کے اور یہی مراد اوس سے شہود جمیع اشیا کا ہے ساتھ ارادہ حق تعالیٰ
پندرھواں مراقبہ باب الضاد کا ہے (ضمیر) اندیشہ اور سر دل اور اندرون دل اور جو کچھ کہ دل میں گذرے
اور راز اور نہانی اور خواطر دل اور جو کچھ کہ دل میں کوئی بات یا کوئی چیز پوشیدہ کو کہتے ہیں (یہ) لغت اور اصطلاح برابر ہے (ضد)
ضد اور نقیض میں فرق یہ ہے کہ ارتفاع نقیضین اور اجتماع نقیضین محال ہے یعنی ایک اون دو دونو کا ہونا ضرور ہے مثلاً عدم
اور وجود بخلاف ضدین ہے کہ جمع نہیں ہوتے ہیں لیکن مرتفع ہوتے ہیں مثلاً سواد اور بیاض اور یہی دو شے ہم جنس ہوکر
باہم مخالف ہونیکو ضد کہتے ہیں اور دو شے غیر جنس ہوکر مخالف ہونیکو نقیض کہتے ہیں یہ حسب اصطلاح اہل لغت کے ہے لیکن
اصطلاح میں حضرات صوفیہ کے ضد شے عین شے باوجود ضدیت کے یہ ایک مسئلہ مشہور ہے اور اسکو اَلضِّدَّانِ
لَا یَجْتَمِعَانِ بھی کہتے ہیں یعنے بظاہر مثلاً آب آتش نہیں ہوتا ہے اور آتش آب نہیں ہوتی ہے لیکن باطن میں ایک
عین دوسرے کا ہے کیونکہ آب مربوب اسم محیی کا ہے اور آتش مربوب اسم قابض کا تاثیر اور صفت اسم محیی کی
آب میں ہے اور تاثیر اور صفت اسم قابض کی آتش میں ہے پس آب محیی اور آتش قابض ہے لیکن محیی اور قابض
دونوں اسماء اللہ میں سے ہیں اور اسم اللہ جامع ہے جمیع اسماء کا اور اسم اللہ میں صفت اور تاثیر محیی اور قابض دونوں کی

اور ذات اوسکی غیر متناہی اور وجود مین اوسکا شریک محال ہے اور فرش سے عرش تک جملہ تعینات عالم حوادثات
اوسکے شیونات اور حالات ہین اور ساتھ ان شیونات اور حالات کے متحول ہے جیسے کہ اوسنے اپنی احدیت ذاتیہ
سے عالم شہادت تک بلکہ انسان کامل تک تنزل فرمایا اور انھین تنزلات اور حوادثات عالم کو اطوار کے ساتھ بھی
تعبیر کرسکتے ہین اور ایسا ہی ہر ہر فرد عالم کیلیے اطوار اور حالات ہین مثلاً انسان کہ زید اولاً ذات بحت مین تھا پھر وہان سے
باطوار مراتب تنزلات اپنے باپ کے صلب مین آیا پھر وہان سے اپنے ماں کے رحم مین آیا تو محض ایک نجس نطفہ تھا
پھر اوسکو علقہ کیا بعد اوسکے مضغہ کیا بعد اوسکے اوسمین استخوان پیدا کرکے اوسپر گوشت و پوست کا لباس پہنایا تو اوس
حالت مین بھی وہ نجس ہے اور مردہ اور عاجز اور مضطر اور اندھا اور ننگا اور بے حس و حرکت ہے پھر حق تعالی نے اوسے
رحم فرمایا اور اوسمین روح انسانی اور روح حیوانی کہ پرتو روح انسانی کا ہے پھونکی تو قوی طبعی اور نفسانی اور
حیوانی کہ یہ بھی پرتو روح انسانی کے ہین اوسمین ظاہر ہوئین بعد اوسکے ماں سے پیدا ہوکر باطوار طفلی اور شباب اور
کہولت اور شیخوخت مرجاتا ہے پھر باطوار برزخ قبر و حشر جنت و یا دوزخ مین آخر ٹھکانا ہے۔ اسی جگہ سے فرمایا حق تعالی
نے (خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا)

اگیارہ مراقبہ باب لظا کا ہے

(ظل) تمامی ظہورات اور تعینات کو
ظل کہتے ہین ظل اول تعین اول اور مرتبۂ وحدت کو کہتے ہین اور ظل ممدود تعین ثانی اور مرتبۂ واحدیت کو کہتے
ہین یعنے ظل وہ ایک وجود اضافی ہے کہ ظاہر ہوا ہے ساتھ تعینات اعیان ممکنات اور احکام ممکنات کہ معدوم ہیں
ہین ظاہر ہوئے ہین وہ معدومات ساتھ اسم نور کے کہ عبارت وجود خارجی سے ہے کہ منسوب ہے طرف معدومات کے پس
بسبب ظلمت عدمیت معدومات کے وہ نور کہ ساتھ صور معدومات کے ظاہر ہے ظل ہو گیا ہے اور موہوم اور
معقول اور عدمیت معدومات کی فی نفسہا ہے اور ظہور اونکا بسبب نور کے ہے جسکا ظل نام رکھتے ہین (قال
اللہ تعالی أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ) یعنے پھیلایا وجود اضافی کو اور ممکنات کے پس ظلمت سیاہ
مین ایسی نور کے عدم ہے (وَكُلُّ ظُلْمَةٍ فِي عِبَارَتِهِمْ عَنْ عَدَمٍ النُّورِ عَمَّا مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَتَنَوَّرَ بِهِ وَلِهٰذَا
سُمِّيَ الْكُفْرُ ظُلْمَةً لِعَدَمِ نُورِ الْإِيمَانِ عَنْ قَلْبِ الْإِنْسَانِ الَّذِي مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَتَنَوَّرَ بِهِ
قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ) (ظاہر الممکنات)
یہ عبارت ہے تجلی حق تعالی سے ساتھ صور اور صفات اعیان کے اسی تجلی کا نام وجود اضافی ہے اور کبھی اطلاق
کیا جاتا ہے اوسپر ظاہر الوجود کا (ظل اللہ) انسان کامل کو کہتے ہین کیونکہ حق تعالی انتظام وجود ممکنات کا
اوسکے وساطت سے دیتا ہے (ظل اول) جسکو ظہور اول بھی کہتے ہین باعتبار باطنی کے وحدت اور باعتبار
ظاہری کے عقل کو کہتے ہین کیونکہ پہلے ہی عین اور ظل ظاہر ہوا ساتھ نور تجلی حق تعالی کے اور قبول کیا کثرت
کو شیون حق تعالی کے ہین یہی وحدت اور عقل ہے (ظل الالٰہ) یہ عبارت ہے اوس انسان کامل سے کہ متحقق
ہے وہ ساتھ حضرت واحدیت کے (ظاہر) مراد اوس سے جو کچھ کہ عالم مین روشن اور نظاہر ہے اور کبھی ظاہر آثار
اور افعال اور عالم اجسام کو ظاہر کہتے ہین (ظلمت) اصطلاح مین عدم کو کہتے ہین جو ادراک مین نہین آسکتا
اور جو کچھ کہ ادراک مین نہ آوے ظلمت ہے اور وہ سواے عدم کے اور کچھ نہین کہ وہ غیر مدرک ہے (ظرف) ایک
موجود مستقل دوسری موجود مستقل و یا غیر مستقل مین ہو اوسکو ظرف کہتے ہین جیسے کہ کوزہ و آب اور جوہر و عرض
پس ظہور حق تعالی کا مظاہر کو نہین موجب ظرفیت اور مظروفیت کے نہین ہے اسلیے کہ سواے وجود حق تعالی
کے دوسری غیر کوئی شے موجود نہین ہے کہ موجب ظرفیت کا ہو موجود واحد خود ظرف اور خود مظروف نہین ہوسکتا

وخاک و باد کو کہتے ہین جنکو امہات سفلی بھی کہتے ہین لیکن عنصر آتش اسم قابض سے ظہور پایا اور عنصر باد اسم حی سے اور عنصر آب اسم محیی سے اور عنصر خاک اسم ممیت سے ظاہر ہے اور بعض صوفیہ شوق کو آتش اور باد کو جنبش اور حرکت کہتے ہین اور آب کو منی کہتے ہین کہ شوق اور عشق سے نکلتی ہے اور خاک اوس منی کو کہتے ہین جو رحم مین قرار پاوے (عدم) عدم دو قسم پر ہے ایک عدم محض کہ نقیض وجود کا ہے جیسے کہ شریک باری تعالیٰ دوسرا عدم اضافی کہ وہ ضد وجود کا نہین ہے تحقیق اوسکی مقدمے مین مذکور ہے (عبد) اصطلاح مین جو کچھ کہ لائق ظہور کے ہووے اسکو عبد کہتے ہین اور تعین اول کو عبد حقیقی کہتے ہین اور عبد حقیقی ایک سے زائد نہین ہوتا ہے کیونکہ تعین اول عبارت ہے انا سے کہ وجود مطلق نے اپنی ذات کو اوّلاً ساتھ انا کے تعبیر فرمائی ہے اور اسی انا کو حقیقت محمدی سے تعبیر کرتے ہین جیسے کہ انکے بیان مین یہ مسئلہ مشہور ہے اور خارج مین بھی اوّلاً حقیقت محمدی ظاہر ہوئی ہے کہ عقل اول ہے اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعین اول اور مخلوق اول کہتے ہین اور دوسری بنوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہین پس حقیقت مین حقیقت محمدی تعین اول اور مخلوق اول ہے پس یہی مخلوق کہ عبد حقیقی ہے ایک وجہ سے مقید ہے اور دوسری وجہ سے مطلق اور اس اعتبار سے تمامی مخلوقات بھی عبد اور مطلق ہین جیسے کہ یہ بھی انکے بیان ایک مسئلہ مشہور ہے بیچ معرفت رب اور عبد کے کہ باعتبار مطلق کے رب اور باعتبار مقید کے عبد ہے اور اگر اس اعتبار اطلاق اور تقید سے قطع نظر کرین نہ عبد ہے نہ رب بلکہ ایک ہی حقیقت ہے اسی جگہ سے کہتے ہین بلا اَلْحَقُّ حَقِيْقَةٌ لَا رَبَّ وَلَا عَبْدَ پس اس ایک حقیقت و جدائی کو حقیقت محمدی اور برزخ کبریٰ کہتے ہین درمیان عبد اور رب کے تا کہ ایک دو نہو جاوین اور دو ایک نہو جاوے یعنی یہ حقیقت برزخ ہے واسطے وصل اور فصل کے عارف واصل دونون کو ایک جانتا ہے اور نادان غافل اپنی غفلت سے دونو کو جدا اور منفک جانتا ہے یعنے اگر کوئی عارف راہ وصال اور عرفان سے آوے تو دونون کو ایک کرتے ہین اور اگر کوئی صورت فصل سے آوے یعنے راہ ناواقفی اور غفلت اور بیگانگی سے آوے تو اون دونون کو جدا اور منفک کرین اور وصال سے محروم رہتے ہین پس جو کچھ کہ ہے یہی برزخ ہے بغیر برزخ کے عبد اور رب کی معرفت نہین حاصل ہوتی ہے اور یہ برزخ بہ نسبت رب کے رب ہے اور بہ نسبت عبد کے عبد اور یہی برزخ جامع البحرین اور فاصل البحرین ہے اور آیہ کریمہ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ سے اسی برزخ کی طرف اشارہ ہے (عروج) اصطلاح مین اجسام سے احدیت تک پہونچنے کو کہتے ہین کہ اصل یہی ہے کما قِيلَ كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهِ یعنے سالک اپنے جسم کو محو کرنے سے عالم مثال مین اور عالم مثال کو محو کرنے سے عالم ارواح مین اور عالم ارواح کو محو کرنے سے عالم اعیان مین اور عالم اعیان کو گم کرنے سے وحدت مین اور وحدت کو گم کرنے سے احدیت مین پہنچتا ہے اور اسی طرح پر نزول ذات حقانی کا ہوا ہے یعنے احدیت سے وحدت مین اور وحدت سے واحدیت مین نزول اور ظہور فرمایا اور اس نزول اور ظہور سے مراتب ثلثہ مین کوئی مرتبہ فوقانی خالی نہوا بلکہ ہر ہر مرتبہ اپنے اپنے مقام مین علیٰ حالہٖ باقی اور بحال ہے یہ جو مذکور ہوئے مراتب داخلی ہین پھر مرتبہ واحدیت سے مرتبہ ارواح اور مرتبہ ارواح سے مرتبہ امثال اور مرتبہ امثال سے مرتبہ اجسام مین ظہور فرمایا اور یہ تینون مراتب خارجی ہین اور انھین مراتب ثلثہ تحتانیہ مین بھی کوئی مرتبہ فوقانی بسبب ظہور مرتبہ تحتانی کے خالی نہوا بلکہ علیٰ حالہٖ بحال اور برقرار ہے اس مسئلے کو مسئلہ عروج اور نزول کہتے ہین (عدم العدم) اصطلاح مین عدم العدم احدیت کو کہتے ہین کیونکہ عدم عدم کا اثبات ہے یعنے بجز وجود حقانی کے کوئی موجود نہین ہے

زمین کثرت خلقیہ کے اور بعض مرتبہ احدیت کو مرتبہ عمائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس مرتبہ احدیت کو سوائے حق تعالی کے اور کوئی نہیں پہچان سکتا ہے پس مرتبہ عمائیہ حجاب جلال کا ہے سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ فِیْ عَمَاءٍ (عمیق) ضور روائی کو کہتے ہیں (عین) ذات حق تعالی کے ساتھ ایک ہوتا اور ہستی حق میں گم ہوتا اور سالک کا اپنے تعین ذات حق میں محو کرنا اور اپنی خودی فنا ہو کر بقا باللہ ہوتا اور لذت وصال کے لینے کو اصطلاح میں عین کہتے ہیں (عین الحیوٰۃ) لغت میں چشمہ آب حیات کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں پرتو اور ظل حیات حق کو کہتے ہیں کہ وہ روح ہے (عینیت) لغت میں یگانگی اور یگانہ ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ دو قسم پر ہے ایک لغوی دوسری اصطلاحی عینیت لغوی وہ ہے کہ دو چیز باہم ایک ہو دیں جیسے کہ آب و موج اور بحر و حباب اور آب و ژالہ اور گل و بوسے اور آفتاب و ضیا اور تخم و درخت اور شکر و شیرینی اس قسم کی عینیت ذات اور صفات عبد اور رب میں جائز ہے دوسری عینیت اصطلاحی جیسے کہ شخص اور عکس حروف اور سیاہی و احد اور عشرہ و شخص اور عکس کے لیے آئینے کا ہونا ضرور ہے یہ عینیت بھی ذات اور صفات میں جائز ہے یعنی عالم شخص ہے اور معلوم عکس اور علم آئینہ ہے پس وجود اور واحدیت اور ہستی اور ذات کو شخص کہتے ہیں اور کمالات اور صفات اور معلوم اور صور تہائے ذات اور واحدیت کا عکس نام رکھتے ہیں اور وحدت کو کہ برزخ کبریٰ اور حقیقت محمدی ہے علم اور آئینہ کہتے ہیں پس ذات حق میں عینیت لغوی اور عینیت اصطلاحی از روئے تحقق اور وجود کے دونوں ثابت ہیں (عالَم) عالم ساتھ فتح لام کے عبارت ہے ظل سے اور ظل نہیں ہے مگر وجود حقانی کہ ظاہر ہوا ہے ساتھ صور ممکنات کے پس بسبب ظہور وجود حق تعالی کو ساتھ تعینات ممکنات کے نام رکھا جاتا ہے اوس وجود کا سوی اور غیر باعتبار اضافت اوس وجود کے طرف ممکنات کے کیونکہ ممکن کے لیے کوئی وجود نہیں سوا اس نسبت کے ورنہ وجود عین حق ہے اور ممکنات اپنی عدمیت پر علم حق میں ابتک ثابت ہیں اور ممکنات شیون ذاتیہ حقانیہ ہیں پس عالم صورت حق تعالی کا ہے اور حق تعالی ہویت اور روح عالم کا اور یہ تعینات وجود واحد حقانی میں احکام اسم ظاہر حق تعالی کے ہیں اور اسم ظاہر مجلی اور مظہر اسم باطن کا حق تعالی کا ہے (عالم خلق وعالم ملک وشہادۃ) یہ عبارت ہے عالم اجسام اور جسمانیات سے جو پائے جاتے ہیں اور موجود ہوتے ہیں بعد امر حق تعالی کے ساتھ مادہ اور مدت کے جیسے کہ پائے گئے اور موجود ہوئے عالم امر اور عالم ملکوت اور عالم غیب ساتھ امر حق تعالی کے بلا مادہ اور مدت کے (عالِم) عالم ساتھ کسرۂ لام کے وہ شخص ہے کہ جسکو مطلع کیا اللہ تعالی نے اوپر ذات اور صفات اور اسما اور افعال اپنے کی باعتبار یقین کے نہ باعتبار شہود کے اور اگر باعتبار شہود کے ہو تو اوسکو عارف کہتے ہیں (عامہ) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے فقط ظاہر شریعت پر اکتفا کیا ہے ان علما کو علمائے رسوم اور علمائے ظواہر کہتے ہیں (عبادت) یہ عبارت ہے غایت تذلل سے اپنی عبادت میں یہ واسطے عوام الناس کے ہے یعنی فرض عبادت کی بجا لانا اور امر کا ہو اور اجتناب کرنا نواہی سے تذلل کے ساتھ بطمع جنت اور خوف دوزخ کی (عبودیۃ) یہ عبارت ہے صدق نیت اور تصحیح نسبت سے طرف اللہ تعالی کے جو سلوک طریق میں بغیر کسی غرض اور بلا طمع جنت و خوف دوزخ کے ساتھ وقوف کے اوپر ما مور شرعیہ نفسی لازم ہے یہ واسطے خاص لوگوں کے ہے (عبودۃ) یہ واسطے اخص الخواص کے ہے کہ عاقل کیا او نہوں نے اپنے نفوس کو رب کی عبادت میں اور عبادت کرتے ہیں وہ اپنے رب کی مقام جمع اور فرق دونوں میں (عبادلہ) یہ ارباب تجلیات اسمائیہ ہیں متحقق ہوئے ہیں یہ ساتھ حقیقت کسی ایک اسم کے اسمائے حق سے اور متصف ہوئے ہیں ساتھ حقیقت اون اسم کے اور منسوب ہوتے ہیں وہ طرف حق تعالی کے ساتھ عبودیت کے بسبب عبودیت اونکے واسطے حق تعالی کے باعتبار ربوبیت اور پرورش حق تعالی کے بذریعہ کمال اوس اسم خاص کے اونکے لیے جیسے کہ کہا جاتا ہے واسطے

ہے اور بندوں میں سے غنی وہ بندہ ہے کہ مستغنی ہوا ہے سبب حق تعالیٰ کی بخشش کے ہر شے ماسوا حق تعالیٰ کے ہے اسلیے کہ جب
کہ اوسنے وجود کو پایا اور اسکو پہچانا پایا اوسنے ہر شے کو بلکہ نہیں دیکھتا ہے واسطے کسی شے کے وجود و نہ تا فقیر اور محجوب
ہوتا ہے ہر شے سے بسبب شہود محبوب کے (غین) غین ایک صدا ہے یعنے ایک حجاب رقیق ہے کہ قلب پر طاری ہوتا ہے بسبب
تصفیہ قلب کے اور زائل ہوتا ہے ساتھ نور تجلی کے کیونکہ اس حجاب کے ساتھ ایمان باقی رہتا ہے بخلاف رَین کے کیونکہ
یہ ایک حجاب ہے مثل کثیف کے حائل ہوتا ہے درمیان قلب اور ایمان بالحق کے بسبب پہنچنے کے درجۂ کفر تک اور
غین فقط ذہول اور احتجاب ہے شہود حق تعالیٰ سے ساتھ صحت اعتقاد کے (غمگساری) اصطلاح میں صفت
رحمانی کو کہتے ہیں **بیسواں مراقبہ باب الفاء کا ہے** (فقر) فقر لغت میں اوس درویش کو کہتے ہیں
کہ قوت اور کفاف چند روز عیال کا رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ قوت اور کفاف ایک وقت کا بھی نہ رکھتا ہو
اور اصطلاح میں فقیر وہ ہے کہ جسکی خودی گئی ہو اور درجہ فنا اور فنا الفنا کا حاصل ہوا ور التفات طرف خلق کے
نرکھتا ہو اور قناعت اور فقر کو اختیار کیا ہو اور خلق سے دامن کھینچ لیکر عزلت اختیار کی ہو اور کسی چیز کا
محتاج نہو جیسے کہ کسی بزرگ نے کہا ہے اَلْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اللہِ تعالیٰ کیونکہ جب خودی گئی اور خودی نرہا
پھر کیا چیز محتاج ہوگی اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَلْفَقِیْرُ لَا یَفْتَقِرُ اِلٰی نَفْسِہٖ وَلَا اِلٰی
غَیْرِہٖ حضرت شیخ حریری قدس سرہ فرماتے ہیں اَلْفَقِیْرُ مَنْ لَا قَلْبَ لَہٗ وَلَا رَبَّ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لَہٗ
کیونکہ احتیاج صفت شے موجود کی ہے اور فقیر جبکہ نیستی میں غوطہ لگایا احتیاج اوسکو کسی چیز کی نرہی اور فقر
اوسکا تمام ہوا اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللہُ فقر کی شان میں رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ
اور باوجود ان تمام چیزوں کے صاحب عیال اور اطفال ہو اسی واسطے فقر کا مرتبہ بہت بڑا ہے کہ کام انبیا
علیہم السلام کا ہے (فکر) اصطلاح میں فکر اور اندیشہ کرنا صفات اور نعماء الٰہی اور عنایت اور نسبت حق میں
نہ ذات حقانی میں فرمایا رسول علیہ السلام نے لَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللہِ وَتَفَکَّرُوْا فِیْ صِفَاتِ اللہِ وَفِیْ
نَعْمَاءِ اللہِ کیونکہ ذات میں فکر کرنا جائز نہیں سوائے صفات اور نعمتوں کے خیال اور فکر کرنا عین عبادت ہے
جیسے کہ بزرگوں نے کہا ہے اَلتَّفَکُّرُ فِیْ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ واضح ہو کہ فکر چند قسم پر ہے ایک تو
یہ ہے کہ فکر کرے سالک کہ کونسے امر میں مخالفت شرع شریف کی ہے اور کس میں نہیں اور کونسے امر میں متعصب ہے
اور کس میں نہیں دوسری یہ کہ فکر کرے سالک کہ ادا سے حقوق حق تعالیٰ سے سالک عاجز ہے اسلیے کہ احسانات
حق تعالیٰ کے بندے پر لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ہیں اور اسنے اون احسانات کے شکر کو ترک کیا ہے اگر کیا بھی تو بھی
ناقص ہے تیسری یہ کہ تفکر کرے سالک سابق ازل میں جبکہ اَلْعِلْمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ اِمَّا السَّعَادَۃُ وَاِمَّا الشَّقَاوَۃُ
اور اوسکے لاحق میں سابق جلوہ گر ہوگا چوتھی یہ کہ تفکر کرے سالک صنائع و بدائع ملکی اور ملکوتی میں اس مطالعہ
سے استیلا عظمت اور کبریائی حق تعالیٰ کی اوسکے دل پر تازہ ہوگی پس یاد کریگا وعدہ اور وعید کو اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ جلیس متفکر کا نفس ہے اور جلیس ذاکر کا حق تعالیٰ ہے اور ذکر صفت حق تعالیٰ کی ہے بخلاف فکر کے
ذکر نتیجہ معرفت و محبت ہے اور مقدمہ وصول الی اللہ کا اور فکر مقدمہ توبہ کا ہے اور بعض فکر سے مراقبہ بھی مراد
لیتے ہیں بہر حال فکر نتیجہ ذکر اور ذکر نتیجہ فکر ہے (فرق مع الجمع) اصطلاح میں عبد کو عبد جاننا اور رب کو رب
اور کثرت کو ازروے وجود کے واحد جاننا اور صور اور شیونات کو مظہر ظہور حق دیکھنے کو فرق مع الجمع کہتے ہیں (فنا
فی الشیخ) سالک اپنے کو ساتھ اتباع اقوال اور افعال کے مرشد کی صورت پر موجود جاننا اور وجود مرشد میں اپنے کو

تجلیات اسمائی سے کہ اعیان ثابتہ کو خارج میں مطابق صور علمیہ کے وجود بخشتے ہیں (فوائد) خاص کرنا حق تعالیٰ کا راز اپنے ساتھ کسی مخلوق سے جیسے کہ انسان ہے حق تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ (فتق) فتق لغت میں کشادگی اور چیرنے کو کہتے ہیں یہ مقابل رتق کا ہے مراد فتق سے تفصیل ذوات مطلقہ کی ہے ساتھ صور نوعیہ اپنے کے و یا ظہور ہر شئے کا حضرت واحدیت میں نسب اسمائیہ میں سے ہیں و یا بروز ہر شئے کا کہ ذات احدیہ میں شیونات ذاتیہ میں سے تعین جیسے کہ حقائق کو نیہ بعد تعینات اپنے کے خارج میں ہیں تفصیل اسکی باب الراء میں بھی مذکور ہے (الفتوح) یہ وہ چیزیں ہیں کہ مفتوح ہوتی ہیں سالک پر حق تعالیٰ کی جانب سے بعد انغلاق کے جیسے کہ نعمتہا سے ظاہری اور باطنی اور ارزاق اور عبادات اور علوم اور معارف اور مکاشفات وغیرہ (فتح قریب) یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے سالک پر مقام قلب سے وقت قطع منازل نفس کے اور وہ چیز عبارت ہے صفات اور کمالات قلب سے اسی کی طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالیٰ کے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ہے (فتح مبین) یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے سالک پر مقام ولایت میں تجلیات انوار اسمائے الٰہیہ میں سے جو معین اور مقرر ہیں واسطے صفات اور کمالات قلب کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالیٰ کے کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ہو مراد ذنب سے صفات نفسیہ اور قلبیہ ہیں (فتح مطلق) یہ اعلیٰ اور اکمل فتوحات کا ہے یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے عبد پر وقت تجلی ذاتی کے وہ چیز عبارت ہے استغراق عبد سے بیچ عین ذات جمع کے بسبب فنا سے تمامی رسومات خلقیہ کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالیٰ کے کہ اِذَا جَاۗءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ہی (فترۃ) فترت عبارت ہے سرد ہو جانے حرارت طلب کی سالک سے جو لازم ہو واسطے بدایت کے سالک کے کیونکہ جب سالک واصل ہو گیا تپش طلب کی جاتی رہتی ہے (فرق اول) یہ عبارت ہے محجوب ہونے سے طالب کے حق تعالیٰ سے بسبب کثرت خلقیہ کے بقاء رسوم خلقیہ کے اپنے حال پر (فرق ثانی) مراد اوس سے مشہود ہونا قیام خلق کا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے اور دیکھنا وحدت کو کثرت میں اور کثرت کو وحدت میں بغیر احتجاب ایک اون دونوں کے دوسرے کا (فرقان) یہ عبارت ہے علم تفصیلی سے جو فارق ہے درمیان حق اور باطل کے اور قرآن وہ ایک علم لدنی ہے اجمالی کہ جامع کل کا ہے (فرق الجمع) یہ تکثر وحدت کا ہے ساتھ ظہور اپنے کے اون مراتب میں کہ وہ مظاہر شیونات ذاتیہ کے ہیں اور یہ شیونات حقیقت میں اعتبارات محض ہیں انکا تحقق اور ثبوت بسبب ظہور وحدت کے ہی ساتھ صور اون شیونات کے ورنہ اصل میں یہ معدومات ہیں (فرق الوصف) یہ عبارت ہے ظہور ذات احدیہ سے ساتھ اوصاف اپنے کے حضرت واحدیہ میں (فرق بین التخلق والتحقق) وہ اصطلاح ہے کہ متخلق وہ ہے کہ وہ حاصل کرتا ہے فضائل اخلاق اور اوصاف حمیدہ کو بطریق تکلف اور تحمل کے اور اجتناب کرتا ہے رذائل اور ذمائم سے پس ظاہر ہوتے ہیں اوس سے آثار اسمائے الٰہیہ کے اور متحقق وہ ہے کہ گردانا اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے اسما اور اوصاف کا مظہر اور تجلی فرماتا ہے حق تعالیٰ اوس عبد متحقق میں ساتھ انہی اسما اور اوصاف کے پس محو ہو جاتے ہیں اوس سے رسوم اوصاف اور اخلاق اوسکے (فرد) فرد عبارت ہے نفس کلی طبعی سے بنظر خصوصیت جزئیات کے کہ زید خالد و بکر وغیرہ ہیں کیونکہ موجود مطلق کلی کو افراد اور جزئیات کا ہونا ضرور ہے بخلاف مطلق موجود کے کہ وجود حقیقی خارجی واحد ہے اور واجب ہے حق تعالیٰ پس حق تعالیٰ جبکہ واجب شخص واحد موجود فی الخارج متعین بتعین حقیقی ہے اوسکو فرد اور حصہ کا ہونا ممکن

اور دل وجان سے قطع کیا اور طالب جمال باکمال حق تعالیٰ کا ہو کر واصل ہوا اور اگر ذرہ بھی میلان طرف کونین کے ہو تو وہ قلندر نہیں ہے بلکہ اہل غرور میں سے ہے (قَلَّاش) یہ لفظ ترکی ہے بمعنی مفلس اور رند کے اور اصطلاح میں اہل صفا اور فنا کو کہتے ہیں کہ لذات نفسانی اور شہوانی سے خلاصی پائی یعنے جو کچھ کہ دل میں آوے کبھی اور صاحب بسط ہو (قلاشی) اصطلاح میں مراد اوس سے مباشرت اور معاشرت کرنا سالک کا ساتھ اعمال ہمای کے (قامت) اصطلاح میں ظہور ذات اور اسماء و صفات اور افعال و آثار کو کہتے ہیں اور بعض عالم ارواح سے عالم اجسام تک قامت کہتے ہیں (قہر) تجلی جلالی کو کہتے ہیں یہ ایک تائید حق ہے واسطے طالب کے کہ طالب کو فنا کرتی ہے اور سرحد فنا تک پونہچا دیتی ہے (قلب) قلب ایک جوہر نورانی ہے کہ مجرد ہے مادیت سے اور متوسط ہے درمیان روح اور نفس کے انسانیت انسانی اسی قلب سے متحقق ہے اسی کا نام حکیم نفس ناطقہ کہتے ہیں اور روح اوسکی باطن ہے اور نفس حیوانی مرکب اور ظاہر اوسکا ہے اور نفس حیوانی متوسط ہے درمیان قلب یعنے نفس ناطقہ اور جسد کے جیسے تشبیہ دی حق سبحانہ وتعالیٰ نے جسد کی ساتھ مشکوٰۃ کے اور قلب کی ساتھ زجاجہ کے اور روح کی ساتھ مصباح کے اور نفس کی ساتھ شجرہ کے کما قال تعالیٰ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ تفسیر اسکی باب الزاء میں مذکور ہے پس قلب جسد آدم میں ہے جیسے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً وَّفِي الْمُضْغَةِ قَلْبٌ وَّفِي الْقَلْبِ رُوْحٌ وَّفِي الرُّوْحِ نُوْرٌ وَّفِي النُّوْرِ سِرٌّ وَّفِي السِّرِّ اَنَا پس معلوم ہوا کہ جسد میں قلب جزو اعظم ہے اور وہ چار طرح پر ہے ایک قلب صنوبری بشکل صنوبری سینے کے بائیں طرف اندر لٹکا ہوا ہے اور تین قلب اور ہیں کہ وہ قلب منیب اور قلب سلیم اور قلب شہید ہیں قلب منیب جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ اس قلب سے خطرات نیک ظاہر ہوتے ہیں انکا خطرات وحی نام رکھتے ہیں جیسے کہ تقوی اور ریاضت اور عبادت اور ورع وغیرہ ہیں و قلب سلیم جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اس قلب سے خطرات محبت حق اور قرب رب اور علم عرفان اور طلب راہ سلوک سرزد ہوتے ہیں اور قلب شہید جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ صفت اس قلب کی یہ ہے کہ ہر شئے میں ذات باری تعالیٰ کو پہچانتا ہے واضح ہو کہ قلب صنوبر کہ ایک پارہ گوشت ہے قلب مجازی ہے چونکہ قلب حقیقی اوس سے تعلق ہے اسواسطے اوسکا قلب نام رکھتے ہیں اسواسطے کہ اوندھا لٹکا ہوا ہے اسواسطے قلب نام رکھتے ہیں اور قلب منیب اور قلب سلیم اور قلب شہید تینوں قلب حقیقی ہیں پس قلب حقیقی نہ یمین میں ہے و نہ یسار میں و نہ فوق میں ہے و نہ تحت میں و نہ دور و نہ نزدیک اور یہ قلب بیچ درمیان جبروت اور ملکوت اور ناسوت کے اسواسطے نام انکا قلب ہے اور یہی قلب عرش اللہ ہے اسی جگہ سے حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہیں زیارۃ سجدۃ اٰحد القلب خیر من زیارۃ الکعبۃ سبعین مرۃ (قضا و قدر) قضا ایک حکم الٰہی ہے بطریق اجمال اور قدر بھی حکم الٰہی ہے بطریق تفصیل کے تفصیل اسکی مقدمے میں مذکور ہے (قناعت) لغت میں اندک چیز پر راضی ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں شب و روز حق تعالیٰ سے اور حق تعالیٰ کی تقدیر اور احکام پر خوش و راضی ہونے اور رضا حق تعالیٰ کو حق تعالیٰ سے طلب کرنے کو کہتے ہیں یہ بھی ایک مقام ہے مقامات بیگانہ میں سے (قرب و بعد) قرب حق تعالیٰ کا آیات قرآنی سے ثابت ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ

وجہ خاص روح اعظم کی ہے یہ اصل روح پر فتوح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اوس قلم نے اوپر سر او نکرنام
مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیم نعین کو کھینچا اسی جگہ ملا عبدالرحمن جامی قدس سرہ فرماتے ہین شعر
محمد کش قلم چون نامور ساخت ۔ ز اسمش حلقۂ طوق دو کمر ساخت ۔ ورنہ دوسرے قلم کو کیا طاقت کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نامور کرے (قسمت) یہ دو قسم پر ہے ایک تقسیم عدد کل کی ہے طرف آحاد اور اجزا اسکے
کے کہ موجب انتفاء کل کا ہے جیسے کہ تقسیم کرنے سے عدد دگنشرہ کے طرف پانچ عدد کے وسکی بشریت جاتی رہتی ہے دوسری
تقسیم مطلق کی ہے بنظر مقیدات اور متعینات کی اور مظاہر اور شیون کی یہ تقسیم مبطل مطلق کی نہین بلکہ اس سے تحقق
اور ظہور مطلق کا ہوتا ہے (قشر) عبارت ہے ہر علم ظاہر سے جس سے علم باطن کی حفاظت کی جاتی ہے اوسکے
فاسد ہونے سے پس علم ظاہر قشر ہے اور علم باطن لب اور مغز جیسے کہ علم شریعت ظاہری قشر ہوا اسکے علم طریقت کے
اور علم طریقت قشر ہے واسطے علم حقیقت کے پس جسنے نہ محفوظ رکھا اپنے حال اور طریقت کو علم شریعت سے فاسد ہوگا
حال اوسکا اور رجوع کریگی طریقت اوسکی طرف ہوا اور ہوس اور وسوسہ شیطان کے اور جسنے وسیلہ نہ بنایا طریقت کو
واسطے حقیقت کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہ محافظت کی واسطے حقیقت کی طریقت سے فاسد ہوگی حقیقت اوسکی
اور رجوع کریگی حقیقت اوسکی طرف زندقہ اور الحاد کے (قوامع) یہ عبارت ہے اون چیزون سے کہ قلع وقمع
کرتی ہین انسان کو اوسکے مقتضیات طبع اور نفس اور ہوا سے اور وہ چیزین امدادات اسمائیہ اور تائیدات الٓہیہ
ہین واسطے اہل عنایت کے سیر اور توجہ الی اللہ مین **بائیسوان مراقبہ باب الکاف کا ہے (کامل)**
اصطلاح مین کامل وہ شخص جو عرفان مین پکا ہے اور اپنی خودی سے خلاصی پائی ہو ۔ ذات حق مین محو ہوا اور شریعت
و طریقت و حقیقت و معرفت مین مضبوط اور مرتبۂ فنا اور بقا مین پہونچا حضرت شیخ عثمان قدس سرہ فرماتے ہین کہ
جو شخص ان چار خصائل مفصلہ ذیل کا جامع ہے وہ کامل ہے اول یہ کہ اگر تمام محصول دنیا اور آخرت کا اوس سے
چھین لیوے تو وہ غمگین نہو دوسری خصلت یہ کہ اگر تمام محصول دنیا اور آخرت اوسکو دیدیا جاوے تو وہ خوش نہو
کیونکہ حزن اور سرور اس طائفہ کا فوت معشوق حقیقی اور وجدان معشوق حقیقی پر ہے تیسری خصلت یہ کہ اگر اوسکو
عزیز دنیا اور آخرت کا گردانے تو وہ خوش و خرم نہو چوتھی خصلت یہ کہ اگر اوسکو ذلیل کونین گردانے تو دلگیر اور
غمگین نہو کیونکہ منع اور عطا اور عز اور ذل انکے نزدیک یکسان ہے اسلیے کہ یہ لوگ بجز معشوق حقیقی کے اور
کسی چیز سے راضی نہین ہوتے ہین اگرچہ جنت الفردوس بھی ہو جیسے کہ حضرت بی بی رابعہ بصریہ قدس سرہا اپنی مناجات
مین فرماتی ہین کہ یارب اگر اس عاجزہ کے نصیب مین دنیا پیدا کی ہے تو کفار کو دے اور اگر بہشت پیدا کی ہے تو مومنون کو
دے اور دنیا مین اس عاجزہ کو اپنا درد محبت و عشق عطا کر اور دار آخرت مین اپنے دیدار سے مشرف فرما شیخ احیا العلی
قدس سرہ فرماتے ہین کہ جس شخص مین یہ چار خصلتین ہونگی ہرگز وہ شخص علم لدنی سے مشرف نہوگا اول کبر دوسری
بدعت تیسری محبت دنیا چوتھی اصرار کرنا ہوا و نفسانی پر (کل) یہ ایک اسم ہے حق تعالی کا اسما حق تعالی مین سے
باعتبار حضرت واحدیۃ الٓہیہ کے جو جامع ہے تمامی اسماء کا اسی واسطے کہا جاتا ہے کہ حق تعالی احد ہے باعتبار ذات
کے اور کل ہے باعتبار اسما کے یہ مستلزم اجزا کا نہین ہے اور کبھی کل بمعنی مرکب کے ہوا اور مستلزم اجزا کا ہو جیسے کہ معنی انسان کے
حیوان ناطق سے مرکب ہین اور یہ مستلزم اجزا کا ہے (کاکل) اصطلاح مین تجلی جلالی کو کہتے ہین (کامل) مرید کا ادب
کو کہتے ہین کرنا فرمان اور بلا اعتقاد مرشد کامل کا ہے کہ مرشد کامل کا قول نہین قبول کرتا ہے (کفر) بضم کاف لغت مین
ناشکری اور نہ قبول کرنا حکم خدا کا اور بفتح کاف چھپانا اور اصطلاح مین کفر دو قسم پر ہے کفر حجابی اور کفر حقیقی
کفر مجازی وہ ہے کہ جسکو کفار اور مشرک رکھتے ہین کہ اوسمین شرک اور ناشکری ذات حق تعالی کی ہے

صوری اور جنت معنوی اور دوزخ اور چار سمت کے چار اقطاب اور ارواح اولیا اور انبیا اور ملائک اور تجلیات اور قرب صفاتی اور قلب اور نفس اور روح اور رویت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور مشائخ معتبرین وغیرہ دریافت کرے اس کشف سے سالک واصل نہیں ہو سکتا ہے اور اس کشف میں کبھی خطا بھی واقع ہوتی ہے کیونکہ قلب مثل آئینے کے ہے وقت مشاہدے کے صفائی قلب میں کبھی فتور واقع ہوتا ہے اور اگر صفائی قلب برابر ہے ہرگز خطا نہوگی اور کشف کبریٰ جسکو کشف الٰہی بھی کہتے ہیں وہ ہے کہ جو کچھ کہ موجود ہے حق ہے اور بغیر وجود حق تعالیٰ کے دوسرا کوئی موجود نہیں اور موجودیت اشیا کی بجز اضافت اور نسبت اور ظہور حق تعالیٰ کے کوئی زائد امر نہیں اور حقیقت تمامی اشیا کی حق تعالیٰ ہے کیونکہ غیر حق تعالیٰ کا معدوم محض ہے پس سالک کو چاہیے کہ سوائے حق تعالیٰ کے دوسری کسی چیز کو نہ دیکھے اور بذات حق میں ہمیشہ محو رہے اور اپنے کو گم کرے اور کامل محویت حاصل کرے اور خیال کسی کا نہ رکھے اسی کشف سے سالک واصل ہوتا ہے سلوک میں اصل مقصود یہی ہے اور اسی میں ہی کوشش بلیغ کرے کہ مقصود اصلی ہے اور کشف صغریٰ کہ کشف کونی وغیرہ ہو دنیا اور کھیل اور تماشا اور طالب صادق کے لیے سد راہ ہے کیونکہ وہ مقصود نہیں (کباب) اصطلاح میں پرورش کرنا دل کو تجلیات الٰہی میں (کلیسا) اصطلاح میں عالم حیوانی کو کہتے ہیں (کتاب مبین) مراد اس سے اصطلاح میں لوح محفوظ ہے کما قال تعالیٰ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (کلمہ) اصطلاح میں ماہیات اور اعیان ثابتہ اور حقائق اور موجودات خارجیہ میں سے ہر ماہیت اور عین ثابتہ و حقیقت اور موجود خارجی کو کلمہ کہتے ہیں یعنی ہر ہر تعین کو کلمہ کہتے ہیں اور کبھی معقولات کو کہ ماہیات و حقائق اور اعیان میں سے ہیں کلمات معنویہ اور غیبیہ اور خارجیات کو کلمات وجودیہ اور مجردات مفارقات کو کلمات تامہ کہتے ہیں (کلمۃ الحضرۃ) یہ اشارہ ہے طرف قول حق تعالیٰ کے کہ (کن) ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَّقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ پس یہ کلمہ صورت ارادہ کلیہ حق تعالیٰ کا ہے (کنود) لغت میں ناشکری کرنا اور اصطلاح شریعت میں تارک الفرائض اور طریقت میں تارک النعمۃ ... حقیقت میں اوس شخص کو کہتے ہیں کہ ارادہ کرتا ہے وہ ایک شئے کا اور کرتا ہے ایسا ایک کام کہ جس سے دوری حاصل ہو حق تعالیٰ سے یعنی نہیں پہچانتا ہے وہ حق تعالیٰ کو ... (کوکب الصبح) یہ اول اوس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوتا ہے تجلیات میں سے اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اوسکا اوپر مظہریت نفس کلیہ کے جیسے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا (کیمیا) یہ عبارت ہے قناعت سے ساتھ ... اوس چیز کے جو موجود ہے اور ترک طلب کا کرنا اوس چیز کا جو مفقود ہے فرمایا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنَىٰ (کیمیاء السعادۃ) مراد اس سے مہذب کرنا نفس کا ہے ساتھ اجتناب کے رذائل سے اور پاک کرنا نفس کا اون رذائل سے اور اکتساب فضائل کا اور مزین کرنا نفس کا ساتھ اون فضائل کے (کیمیاء العوام) بدل دینا متاع اخروی کا کہ باقی ہے ساتھ حطام اور اسباب دنیاوی کے کہ فانی ہیں (کیمیا) لغت میں مکر اور فریب کو کہتے ہیں اصطلاح میں کیمیاگروں کے چاندی اور سونا بنانے کو کہتے ہیں چونکہ یہ عمل مکر اور فریب سے خالی نہیں ہے اسواسطے اسکو کیمیا کہتے ہیں اور اصطلاح صوفیہ میں نظر مرشد کامل اور عشق کو کیمیا کہتے ہیں (کیمیاء الخواص) خلاص کرنا قلب کو کون سے ساتھ اختیار کرنے خالق کون کو (گیسوی ظاہر) اصطلاح میں طالب کو کہتے ہیں

تیئیسواں مراقبہ باب اللام کا ہے

(لاہوت) اصطلاح میں حیات متجلی اور ...

بالخیر کا (لبس) یہ عبارت ہے اون صور عنصریہ سے کہ جن صورتون کے ساتھ حقائق روحانیہ ظاہر ہوتی ہین قال اللہ تعالیٰ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ اسی جگہت ہے کہ حقیقت حق تعالیٰ کی ساتھ صور انسانیہ کے ظاہر ہوئی ہے (لطیفۂ انسانیہ) عبارت ہے نفس ناطقہ سے جسکو قلب بھی کہتے ہین اور نفس ناطقہ کی دو جہت ہین ایک جہت طرف روح کے دوسری جہت طرف روح حیوانی کے جہت اول کو صدر اور جہت ثانی کو فواد کہتے ہین (لوامع) یہ عبارت ہے اون انوار ساطعہ سے جو ظاہر ہوتے ہین اہل بدایات کے لیے کہ ارباب نفوس ضعیفۂ ظاہرہ مین سے ہین پس منعکس ہوتے ہین وہ انوار خیال سے طرف حس مشترک کے پس مشاہدہ ہوتے ہین ساتھ حواس ظاہری کے پس دکھائی دیتے ہین وہ انوار واسطے اہل بدایات کے مثل انوار شہب اور قمر اور شمس کے پس روشن کرتے ہین گرد اگرد اونکے اور یہ انوار یا تو بسبب غلبۂ انوار قہر اور وعید کے اوپر نفس کے پس مائل ہوتے ہین یہ انوار طرف سرخی کے یا تو بسبب غلبۂ انوار لطف اور وعدہ کے پس مائل ہوتے ہین طرف سبزی کے (لیلۃ القدر) یہ وہ رات ہے کہ مختص ہے سالک اوسمین ساتھ ایک تجلی خاص کے کہ بسبب اوسکے پہچانتا ہے سالک قدر اپنی نزدیک محبوب اپنے کے اور یہ وقت ابتدا وصول سالک کا ہے طرف عین جمع اور مقام کاملِ المعرفت کے (لوائح) جمع لائحہ کی ہے لغۃً بمعنی درخشندہ اور اصطلاح مین جو کچھ کہ ظاہر ہووے عالم مثال سے جیسے کہ حال ساریہ کا یہ کہ ظاہر ہوا تھا واسطے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور یہ کشف صوری سے ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے بطریق کشف معنوی کے جناب اقدس الٰہی سے (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ) یہی کلمہ طیبہ مفید معنی توحید کے ہے اور معنی اوسکے بطریق عوام کے یہ ہین کہ لا واسطے نفی جنس کے ہے اور الٰہ اسم اوسکا ماخوذ الٰہ سے ہے اور بھی دوسرے اقوال اسمین ہین اور فضلائے عربی اور سنسکرت اور اہل زبان عبرانی مین قریب اللفظ والمعنی ہے اور الٰہ بدلیل آیۂ قرآنی لَّوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا کے بمعنی مستحق عبادت کے ہے کہ منحصر فرد واحد مین ہے اور جمع اوسکی آلہہ ہے بطریق مشاکلت بنظر اتحاد اون آلہہ کے بیچ مثل آیۂ فَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ کے وارد ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ آلہہ بیچ کلمہ طیبہ کے بمعنی مستحق عبادت کے ہے اور اِلَّا بمعنی غیر کے ہے اور اللہ نام ہے ذات واجب الوجود کا پس ترجمہ اوسکا یہ ہوا کہ نہین ہے کوئی الٰہ مستحق عبادت کا غیر خدا کے اگرچہ عامۂ مومنین اس ایمان کے سبب سے مستحق جنت کے ہونگے لیکن اس معنی سے بالکلیہ ابطال شرک کا نہوا کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو الٰہ مستحق عبادت کا نہوا اگر غیر خدا کے موجود ہو تو مضائقہ نہین ہے عین شرک ہے اسی واسطے حضرت صوفیہ کرام کہ اخص خواص الناس ہین معنی کلمہ طیبہ کے حسب محاورۂ عرب اور لغت کے ہین اسطرح بیان کرتے ہین کہ اہل لغت اور محاورۂ عرب مین مطلق معبود کو کہتے ہین خواہ وہ مستحق عبادت کا ہو یا نہو جیسے کہ مضروب کہ جس پر ضرب واقع ہو خواہ وہ بوجہ حق ہو یا بوجہ ناحق ہوا اور نزدیک اہل شریعت کا ہموتا اور کلمہ طیبہ خصوصاً کہ اصل اصول دین ہے بمعنی اصطلاحی کے نہین ہے بلکہ حسب محاورۂ عرب اہل لغت کے ہے اسی واسطے کفار مکہ نے کلمہ طیبہ سے عینیت آلہہ کی حق تعالیٰ کے ساتھ سمجھا کہ برخلاف اوسکے اپنے زعم مین غیریت جانتے تھے کہا کہ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ غیر حق تعالیٰ کا کوئی نہین پس اس صورت مین معنی کلمہ طیبہ کے یہ ہوئے کہ نہین ہے کوئی موجود زمین میں ہو یا آسمان مین بلکہ جملہ عالم میں ارواح اور امثال اور اجسام مین سے غیر خدا کے کیونکہ اوسکے معنی سے

(مقام) اصطلاح مین مقیم ہونا سالک کا ہے ایک مقام خاص مین اسطرح پر کہ اول سالک آغاز سلوک مین مجاہدہ
اور ذکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کہ عند الصوفیہ مقرر ہے مشغول ہووے اور اوسکے وسیلے سے منزلونکو طے کرے اور
ترقی کرتا جاوے اور مقام اخیر مین کہ مقام فناء الفنا کا ہے منتہی ہووے اسکے بیان منازل جو کہ ستو منزلین ہین
حسب تعداد اسماے حسنیٰ کے ننانوے منزل تو مراتب تلوین کی ہین کہ اونمین سے ترقی کرنا چاہیے ورنہ سالک
ناقص رہجاوے گا اور منزل اخیر کہ منزل سوئین ہے مقام تمکین کا ہے کہ وہ مقام اقامت سالک کا ہے کہ اسکے
اور ترقی نہین ہوسکتی سواے بقا باللہ کے اس مقام کو مقام نہ اور مقام بقا کہتے ہین (مصقلہ) اصطلاح مین
ذکر الٰہی اور فکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کو کہتے ہین کہ بسبب اوسکے آئینہ قلب زنگ نفسانیت اور خطرات سے
پاک ہوتا ہے حدیث مین وارد ہے لِکُلِّ شَیْءٍ مَصْقَلَۃٌ وَمَصْقَلَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی (ملحد)
لغت مین راہ حق تعالیٰ سے اعراض کرنے والا اور فاسق اور بے دین کو ملحد کہتے ہین اور حضرات صوفیہ کی اصطلاح
مین ملحد پانچ قسم پر ہین ایک تو ملحد شریعت ہے کہ وہ عملاً و اعتقاداً خلاف شرع شریف کرتا ہے اور برتاؤ اوسکا خلاف
احکام شرع شریف کے ہے اور کلام بے شرع کرتا ہے دوسرا ملحد طریقت ہے کہ وہ کاروبار دنیاوی مین مشغول ہو کر خدا سے
غافل ہے باوجود اسکے خود فقیر کہلاتا ہے تیسرا ملحد حقیقت ہے کہ وہ اپنے معبود کو چھوڑ کر دنیاداروں کی تملق اور خوشامد
اور چاپلوسی کرتا ہے اور خود فقیر کہلاتا ہے چوتھا ملحد معرفت ہے کہ وہ عارف کہلاتا ہے اور غیر ہین ہے اور پانچوان
ملحد وحدت ہے کہ وہ حق تعالیٰ کو حی علیم قدیر سمیع بصیر کلیم وغیرہ صفات کمال کے ساتھ متصف جانتا ہے اور سمجھتا ہے
کہ وہ ہر جگہ مین موجود ہے اور کوئی جا اوس سے خالی نہین بلکہ تصور کرتا ہے کہ وہ کہان ہے آیا بالاے عرش ہے یا اسفل
مین یا عالم مین داخل ہے یا عالم سے خارج ہے (مسامرہ) لغت مین کسی کے ساتھ افسانہ کہنے کو کہتے ہین اور اصطلاح
مین خطاب الحق للعبد فی سرہ اور مناجات شبینہ کو بھی کہتے ہین (مراتب ستہ) اصطلاح مین حق تعالیٰ
کے تنزل مین چھ رتبے مقرر ہین اول احدیت ہے کہ اوسمین فقط اعتبار ذات کا ہے اور احدیت کو عالم غیب بھی کہتے ہین
بعض مرتبہ اول وحدت کو کہتے ہین کہ تعین اول اور برزخ کبری اور قابلیت محض ہے اور مرتبہ ثانی واحدیت کو کہتے
ہین کہ اوسمین ذات کے ساتھ تفصیلاً اسماء و صفات کا بھی اعتبار ہے اور مرتبہ ثالث ارواح مجردہ ہین کہ اوسمین
عقول عالیہ اور ارواح انسانیہ ہین اور مرتبہ رابع ملکوت ہے کہ اوسمین نفوس سماویہ اور انسانیہ ہین اور اسکو عالم
مثال بھی کہتے ہین اور مرتبہ خامس عالم ملک ہے کہ عالم اجسام اور اعراض ہے اور اسکو عالم شہادت بھی کہتے ہین اور مرتبہ
سادس عالم انسان کامل ہے کہ جامع جمیع مراتب ہے اور بعض صوفیہ یون کہتے ہین کہ اول احدیت اور ثانی وحدت اور
ثالث واحدیت اور رابع عالم ارواح اور خامس عالم مثال اور سادس عالم شہادت ان مراتب کو تنزلات ستہ
کہتے ہین (محادثہ) لغت مین ساتھ کسی کے کلام کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دعوات روزینہ کو کہتے ہین
(ملجا) لغت مین جاے پناہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اعتماد رکھنا دل کا ہے اوپر حصول مراد کے حق تعالیٰ سے
(منجا) لغت مین بمعنی جاے گذاشت کے ہے اور اصطلاح مین خلاصی پانا دل کا ہے آفت سے (ممکن الوجود)
اصطلاح مین صوفیہ کرام سکو وجود مثالی کو کہتے ہین اور علماے ظواہر کہتے ہین کہ ممکن الوجود وہ ہے کہ جسکا ہونا ضروری
ہے نہ نہ ہونا ضروری ہے اسمین سلب ضرورت دونون جانب سے ہے اور وہ مخلوق ہے (ممتنع الوجود) اصطلاح
مین مرتبہ سوم کو کہتے ہین کہ وجود اوسکا نہ ظاہر مین نظر آتا ہے نہ باطن مین مگر تجلی اوسکی نظر آتی ہے اور عدم اضافی
کو بھی ممتنع الوجود کہتے ہین (موحد) اصطلاح مین موحد وہ ہے کہ توحید حق اور اوسکے وحدت مین استقرار اوسکا

نظر آوینگے اس کشف کو کشف صوری اور کشف کونی بھی کہتے ہیں (معائنہ) اصطلاح میں غبار الفنا کو کہتے ہیں (مشاہدہ)
صور تجلیات حق کو بغیر حجاب شبا کو دیکھنا اور ماسوا کو دور کرکے نظر باطن کو ذات حق پر محکم رکھنے کو مشاہدہ کہتے ہیں
حضرات صوفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ عارف کیلیے دائم مشاہدہ حاصل ہے یا نہیں بعض کہتے ہیں کہ دائم حاصل
ہے اور بعض عدم دوام کے طرف گئے ہیں جیسے کہ عارفین کہتے ہیں مُشَاهَدَةُ الْاَبْرَارِ بَيْنَ التَّجَلِّي وَالْاِسْتِتَارِ
اور حق یہ ہے کہ جبتک کہ ربط اور اتصال قلب کا محکم اور متحقق ہے تب تک مشاہدہ حاصل ہے اسی جہت سے ہے کہ انوار اور
انکشافات کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں اور یہی ہیں معنی قول انکے کہ اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ وَبَرْقٌ لَامِعٌ
(معائنہ) لغت میں روبرو کسی چیز کو دیکھنا اور باہم چار چشمی ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں معائنہ وہ ہے
کہ انوار تجلیات ہیبت اور رب مانند سالک کے دل پر وارد ہوں اور ان تجلیات میں سالک محو ہو کر اپنی خودی
سے بر طرف ہو اور حق تعالی میں گم ہو (معیت) انکے یہاں ایک مسئلہ مشہور ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَهُوَ مَعَكُمْ
اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنے حق تعالی تمہارے ساتھ ہے ذاتاً وصفۃً جہاں ہو تم کیونکہ مخلوقات آثار اور افعال اسما
اور صفات کے ہیں اور اسما اور صفات ذات کو لازم ہیں اور ذات اسما اور صفات کو لازم ہے وجود حقیقی میں
یہ ملازمت ضرور ہے بخلاف عدم حقیقی کے یہاں اسم ہے بغیر مسمی کے کیونکہ عدم کا موجود ہونا محال ہے محض واسطے
تفہیم و تعبیر کے او ... ایک اسم مقرر کیا گیا ہے اب وجود حقیقی کو اسم با مسمی کہتے ہیں اور ظہور آثار
اور افعال انکا ... پس اسکے ظہور ... آثار و افعال اور اسما اور صفات کی ذات
کے ساتھ ثابت ... مقدمے میں مذکور ہے (معرفت) یعنے ذات کو ذات اور صفات کو صفات
بہمہ ذات کو ساتھ ... اور صفات کو ساتھ ذات کے پہچاننے کو اصطلاح میں معرفت کہتے ہیں یہ معرفت تین قسم
پر ہے معرفت علمی معرفت ... معرفت عقلی وہ ہے کہ معرفت عقل سے بغیر دلائل نقلیہ کے حق تعالی کو پہچانے جیسے کہ
... یہ معرفت ناقص ہے کیونکہ ... ناقص ہے اور حادث ہوتی ہے اور حق تعالی
قدیم اور ... ناقص ... نہیں پہچان سکتا ... انکی معرفت ناقص ہے اور دلائل انکے
... بھی قائل نہیں نعوذ باللہ منہا اور معرفت علمی
... کہ حق تعالی کو ساتھ دلائل عقلی اور نقلی کے پہچانے ... انبیا علیہم السلام مطابق نفس الامر کے ہیں
اور وجود دلائل کہ عقلیہ ... انبیا علیہم السلام کے ہیں وہ دلائل عقل سلیم کے ہیں اور قابل اعتبار ہیں
معرفت ... یہ معرفت راہ حق کی بتاتی ہے اگرچہ یہ بھی ناقص ہے کہ اس سے واصل بذات کا
نہیں ہو سکتا ... کہ سالک اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے اور سلوک تمام کرے اور واصل
ہو اور حق تعالی کو ... پہچانے یہ معرفت سب سے افضل ہے اور یہ عنایت حق پر موقوف ہے پھر بعض صوفیہ کرام کے
نزدیک معرفت تین قسم پر ہے معرفت افعالی معرفت صفاتی معرفت ذاتی معرفت افعالی وہ ہے کہ از روے افعال
کے حق تعالی کو ... مخلوق کا حق تعالی کے ارادہ سے ہے اور بدون ارادہ حق تعالی کے صدور فعل کا
کسی مخلوق سے محال ہے ... افعال میں ... ظہور میں ... حق تعالی ہی سے ہے اور معرفت صفاتی وہ ہے
کہ از روے صفات کے ذات ... ہر صفت کو ظہور ذات کا جانے مثلاً کسی نے کلام کیا اور سالک نے سنا
کیا تو خیال کرے کہ ذات حق تعالی کی ساتھ صفت کلیم اور سمیع کے دونوں میں ظاہر ہے اور اگر دل میں وہم اور خیال
اور خطرہ گذرے تو سالک اوسکو باطن حق تصور کرے اور سالک اپنے تئین ظاہر حق خیال کرے اور اگر کسی نے

شافعی رحمہ اللہ کو بعض جہال نے پھٹا ہوا اور پرانا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا کہ جسکی کچھ قیمت نہین اونکی عیب جوئی کی
تب آپنے فرمایا شعر لَئِنْ کَانَ ثَوْبِیْ فَوْقَ قِیْمَتِہَا الْفَلْسُ + فَلِیْ فِیْہِ نَفْسٌ دُوْنَ قِیْمَتِہَا الْاِنْسُ
فَثَوْبُکَ شَمْسٌ تَحْتَ اَنْوَارِہَا الدُّجٰی + وَثَوْبِیْ لَیْلٌ تَحْتَ ظُلْمَتِہِ الشَّمْسُ + (**موت اسود**)
موت اسود سے مراد احتمال اور برداشت کرنا ہے ایذائے خلق پر کیونکہ جب نہ پایا سالک نے اپنے نفس مین کوئی
حرج ایذائے خلق سے اور متالم نہوا نفس اوسکا اوس سے بلکہ لذت پایا نفس اوسکا اوس ایذا سے کیونکہ دیکھتا ہے
اوسکو اپنے محبوب سے پس مرگیا وہ بسبب موت اسود کے پس یہی ہے فنائی الافعال بسبب رویت سالک کے
فنا افعال خلق کو اپنے محبوب کے فعل مین بلکہ بسبب رویت اوسکے کے جمیع مخلوق کو فانی اپنے محبوب مین (**ممکن**)
اصطلاح مین عالم ارواح سے عالم اجسام تک جو کچھ کہ ہے ممکن کہتے ہین (**مظہر اتم**) صوفیہ کی اصطلاح مین یہ ایک
مسئلہ مشہور ہے وہ اصطلاح یہ ہے کہ اصل مین مظہر اتم لقب خاص جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسلیے
کہ حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص مظہر اول ذات پاک حضرت رب العزت کے ہین اور باقی
تمامی اشیا کیا انبیا کیا اولیا کیا دیگر اشیا مظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مظہر اسم مبارک اللہ کے ہین اور یہ اسم جامع جمیع اسما کا ہے اور ہر شئے افراد عالم مین سے مظہر ایک ایک اسم خاص کا
ہے بالفعل اور وہی ہر ایک شئے خاص بالقوہ مظہر تمامی اسما کا ہے پس اس صورت سے ہر شئے مظہر اتم ہوئی (**مجذوب**)
اصطلاح مین مجذوب وہ ہے کہ ایک شئے کی ماہیت مین گم ہووے اور ترقی نکرے اور اوسکی لذت مین محو ہووے
اور بعض صوفیہ کہتے ہین کہ مجذوب وہ ہے کہ جسکو پیدا کیا ہے حق تعالی نے اپنے نفس کے لیے اور پسند کیا اوسکو اپنے
انس کے لیے اور پاک کیا اوسکو کدورات غیریت سے پس جمع کیا اوسنے جمیع نعما اور مواہب الہیہ کو اور فائز
ہوا تمامی مقامات اور مراتب کو بلا کلفت اور تعب مجاہدات کے (**محبوب**) اصطلاح مین محبوبیت ایک مرتبہ
مراتب ولایت سے کہ حق تعالی عاشق اوسکا ہے مراد اوس سے مرتبہ وحدت ہے کہ حب حقیقی اور حب ذاتی ہے
جبتک کہ سالک اس مرتبہ مین فانی نہوگا یہ مرتبہ اوسکو حاصل نہوگا ونہ وہ محبوب اور معشوق حق تعالی کا ہوگا
اور محبوب حقیقت روحی کو بھی کہتے ہین (**موجود**) لغت مین جو کچھ کہ قائم بذاتہ اور زندہ اور محتاج کسیکا نہو موجود
کہتے ہین اور اصطلاح مین ذات حق تعالی کو کہتے ہین کہ موجود بوجود ذاتی ہمیشہ قائم اور اپنی موجودیت مین کسی کا محتاج نہین
اور تمامی اشیا اوس سے موجود ہوتی رہین اور موجود مطلق ہے اول جو شئے موجود ہوئی ہے وحدت ہے پھر موجود دو قسم پر
منقسم ہے ایک واجب الوجود دوسرا ممکن الوجود پس واجب الوجود وہ ہے جو واجب بالذات ہو کہ وجود اوسکا ضروری
ہو باعتبار ذات اپنے کے کہ حق سبحانہ و تعالی ہے کہ بسیط محض ہے نہ مرکب جنس اور فصل سے اور ممکن الوجود وہ ہے کہ وجود
اوسکا ضروری نہین ونہ عدم اوسکا ضروری کہ مخلوق ہے اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے ممکن الوجود خواہ جواہر
ہون خواہ اعراض تمامہ اعراض ہین وجود مطلق مین کہ جنس عالی ہے لیکن فلاسفہ اور اہل منطق اور متکلمین کے
نزدیک ممکن الوجود دو قسم پر ہے ایک جوہر یہ عبارت ہے اوس ممکن سے کہ قائم بذاتہ ہووے اور محتاج کسی محل کا نہو
اور افراد اوسکے پانچ ہین ایک جسم کہ قابل ابعاد ثلثہ ہے یعنے جسکو طول عرض عمق ہو دوسرا ہیولی تیسرا صورت
چوتھا نفس ناطقہ پانچوان عقل جسکو بلسان شرع شریف فرشتہ کہتے ہین یہ نزدیک حکماے مشائین کے ان پانچ مین
منحصر ہین اور حکماے اشراقیین اور متکلمین اور حضرات صوفیہ کے نزدیک غیر محصور ہین دوسری قسم ممکن الوجود کی
عرض ہے جو بذاتہ موجود نہین ہے اور محتاج کسی محل کی ہے اسکی نو قسم ہین اور وہ کیف اور کم اور این اور متی اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِنْسَانَ الْکَامِلَ مُعَلِّمَ الْمَلَکِ وَاَدَارَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی شَیْئًا وَتُنَزِّہُ
بِاَنْفَاسِہِ الْفَلَکَ اور فرمایا حضرت شیخ ابو طالب مکی قدس سرہ نے بیچ کتاب قوت القلوب کے اِنَّ الْاَفْلَاکَ
تَدُوْرُ بِاَنْفَاسِ بَنِیْ اٰدَمَ یہ سب اشارہ ہے طرف حقیقت انسانی کے اور جو شخص اس مقام کا اہل ہے
جانتا ہے کہ صورتین تمامی مخلوقات کی اور واسطے اعمال کی جو مراتب مختلفہ مین ساتھ ارادات مختلفہ کے ظاہر ہین
حقیقت مین ایک ہی ارادۂ اصلیہ کے احکام ہین جو متعلق ہین ساتھ انسان کامل کے پس اصل مراد انسان کامل ہے
اور باقی طفیلی اور مراد ثانی ہے اور مرادات مختلفہ کہ احکام ارادۂ اصلیہ کے ہین بسبب تفاوت مراتب موجودات
کے ہین (ما والقدس) وہ ایک علم ہے کہ جس سے پاک ہوتا ہے نفس نجاسات رذائل طبیعیہ سے اور حاصل ہوتا ہے
شہود حقیقی ساتھ تجلی قدیم کے جو رافع حوادث کا ہے کیونکہ حوادث نجس ہین اور مراد اوس علم سے علم حقائق ہے
(مبدئیتہ) مبدأ سے ذات مراد ہے اور مبد شیٔ ایک نسبت محض ہے درمیان احدیت اور واحدیت کے باعتبار
تقدم ذات احدیت کے حضرت واحدیہ پر کہ منشا تعینات اور صفات اور اسما کے ہے اور اضافت محض اعتبار
عقلی ہے (مبادی النہایات) مراد اوس سے فرائض عبادات کے ہین اور وہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ
ہین یہ سب مبادی نہایات کے ہین کیونکہ نماز بدایت ہے اور نہایت اوسکی کمال قرب اور مواصلت حقیقیہ ہے
اسی واسطے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کہتے ہین اور زکوٰۃ بدایت ہے اور نہایت اوسکی ماسوی اللہ کو بخشدینا
ساتھ خلوص محبت حق کے اور روزے کا رکھنا بدایت ہے اور نہایت اوسکی روکنا رسوم خلقیہ سے ہے اور اوس
چیز سے جو رسوم خلقیہ کو تقویت دیتی ہے فنا فی اللہ کے ساتھ اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی مین
اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور حج کرنا بدایت ہے اور نہایت اوسکی وصول الی المعرفۃ اور تحقق ساتھ
بقا بعد فنا کے ہے کیونکہ تمام مناسک اور افعال حج موضوع ہین بجائے منازل اوس سالک کے کہ سلوک کرتا ہے
طرف نہایت مراتب اور مقام احدیت جمع اور فرق کے (مبنی التصوف) یہ عبارت ہے تین خصلتوں سے جنکو
ابو محمد رویم قدس سرہ نے ذکر کیا ہے اور وہ اختیار کرنا ہے فقر او افتقار کو اور ثابت رہنا ساتھ بذل و ایثار کے
اور ترک کرنا تعرض اور اختیار کو علاوہ اسکے عنوان مقدمے مین معنی تصوف کے ہمنے بیان کیے ہین (المتحقق
بالحق) متحقق بالحق وہ شخص ہے کہ مشاہدہ کرتا ہے حق تعالیٰ کو ہر متعین مین بلا تقید کے ساتھ اوسی متعین کے
کیونکہ حق تعالیٰ اگرچہ مشہود ہے مقید اور متعین مین ساتھ کسی اسم یا کسی صفت یا کسی اعتبار یا کسی تعین
یا کسی حیثیت کے پس وہ اوسمین مقید اور منحصر نہین ہے پس حق تعالیٰ مطلق مقید اور مقید مطلق ہے کہ منزہ ہے
تقید اور لا تقید اور اطلاق اور لا اطلاق سے فافہم فانہ دقیق (المتحقق بالحق والخلق) متحقق بالحق والخلق
وہ ہے کہ دیکھتا ہے وہ کہ مطلق کے لیے ایک وجہ خاص ہے ہر مقید مین اور ہر مقید کے لیے ایک وجہ خاص مطلق مین
ہے بلکہ دیکھتا ہے وہ کہ تمامی موجودات کے لیے ایک ہی حقیقت ہے اور اوس ایک حقیقت کے لیے ایک وجہ مطلق
اور ایک ایک وجہ مقید ہے ہر مقید کے ساتھ پس جسنے مشاہدہ کیا اس طریقہ خاص سے ہوگا وہ متحقق ساتھ
حق اور خلق اور فنا اور بقا کے (المجالی الکلیۃ والمطالع والمنصات) ان تینون الفاظ کے معنی قریب
قریب ہین مراد ان سب سے مظاہر ہین اون مفاتح غیوب کے کہ کھل گئی ہین بسبب اونکے وہ ابواب کہ مسدود تھی
درمیان ظاہر اور باطن وجود کے اور یہ مظاہر اور مجالی پانچ ہین اول تجلی ذات احدیۃ اور عین جمع اور مقام
اَوْ اَدْنٰی اور حقیقت الحقائق کا ہے اور یہ مجالی غایۃ الغایات اور نہایۃ النہایات کا ہے اور ثانی تجلی برزخیہ

حق تعالیٰ رابع ثلاثہ کا ہوگا پس حق تعالیٰ ثلاثہ کا غیر ہوگا باعتبار تعینات اونکے اور عین انکا ہوگا باعتبار حقیقت اونکی
کے (محق) مراد اس سے فنا وجود عبد کا ہے ذات حق مین جیسے کہ مراد محو سے فنا افعال عبد کا ہے فعل حق مین اور
جیسے کہ مراد طمس سے فنا صفات عبد کا ہے صفات حق مین پس شخص اول نہین دیکھتا ہے عالم وجود مین کسی شے
کے لیے وجود سوا حق تعالیٰ کے اور شخص ثانی نہین دیکھتا ہے واسطے کسی شے کے کوئی فعل سوا فعل حق تعالیٰ کے
اور شخص ثالث نہین دیکھتا ہے کسی شے کے لیے کوئی صفت سوائے صفت حق تعالیٰ کے (محاضرۃ) مراد اس سے
حضور قلب سالک کا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے وقت استفاضہ کے اسمار حق تعالیٰ سے (محاذاۃ) مراد اس سے
حضور سالک کا ہے بتوجہ تام ساتھ مراقبہ کے اسطرح پر کہ غیب کر دیوے وہ اپنے تئین غیر سے حتی کہ نہین دیکھتا ہے وہ
اپنے غیر کو بسبب غیب ہونے اوسکے کے جیسے (محادثہ) مراد اس سے خطاب کرنا حق تعالیٰ کا ہے واسطے کسی عبد کے
کسی ایک صورت مین صور عالم شہادت مین سے جیسے کہ ندا واسطے موسی علی نبینا و علیہ السلام کی صورت نار شجرہ مین
سے (مدد وجودی) مراد اس سے یہ ہے کہ ہر ہر ممکن کو اوسکے بقا اور قیام وجود کے لیے پیاپی حق تعالیٰ کی جانب کی
مدد پہونچتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ مدد دیتا ہے ساتھ وجود دینے کے بذریعہ نفس رحمانی کے ہر ہر ممکن کو تا کہ ترجیح پاوے وجود
اوسکا اوسکے عدم پر کہ مقتضا ذاتی اوسکا بدون موجد کے عدم ہے تا کہ ہر آن مین بدل مایتحلل ہووے فنا اور
تنفس وغیرہ سے اور مدد حق تعالیٰ کی حیوانات تو ظاہر اور محسوس ہے لیکن جمادات اور افلاک اور روحانیات مین
پس عقل حکم کرتی ہے ساتھ دوام رجحان وجود ان سب کے اپنے عدم سے اور شہود حکم کرتا ہے ہر ممکن پر ہر آن
مین خلق جدید کا بیان اسکا شروع رسالہ مقدمہ کے بحث تجدد امثال مین مذکور ہوچکا (مراتب کلیہ) مراتب کلیہ چھ
ہین اول مرتبہ ذات احدیۃ دوسرا مرتبہ حضرت الٰہیہ کہ حضرت واحدیہ ہے تیسرا مرتبہ ارواح مجردہ چوتھا مرتبہ نفوس
عاملہ کہ عالم ملکوت اور عالم مثال ہے پانچوان عالم ملک کہ عالم شہادت ہے چھٹا مرتبہ کون جامع کہ انسان کامل ہے
اور یہ مرتبہ اخیر مجلی اور مظہر اور صورت جمعیت الٰہیہ کی ہے واضح ہو کہ مجالی کلیہ پانچ اور مراتب چھ ہین اسلیے کہ مجلی
عبارت ہے اوس مظہر سے کہ جسمین یہ مراتب ست ظاہر ہوں اور ذات احدیۃ کسی شے کا مجلی اور مظہر نہین کیونکہ اوسمین
اصلا تعدد کا اعتبار نہین حتی کہ عالمیۃ اور معلومیۃ کا بھی اعتبار نہین یہ مرتبہ سب مرتبون کی اصل ہے بسبب تنزلات
کے باقی مراتب اس مرتبہ پر مترتب ہین اور مجالی اوس مرتبہ کے مراتب باقیہ ہین خواہ وہ باطنی ہوں یا ظاہری
لیکن مجلی کامل اوس مرتبے کا انسان کامل ہے کہ محاذی اور مقابل ہین اوسکے واقع ہے اور بعض کہتے ہین کہ مراتب
آٹھ ہین اول مرتبہ عالم ملک دوسرا عالم ملکوت تیسرا عالم جبروت چوتھا عالم اعیان ثابتہ پانچوان اسماء الٰہیہ چھٹا صفات
سبحانیہ ساتوان وحدت آٹھوان ذات حق یہ ذات بحت اور ہویت مطلقہ ہے اور غایت الغایات اسکے ماوراء
شکسیکا فہم ہی وہ نہاوراک پس مراتب مظاہر الٰہیہ کلیہ آٹھ ہین اس ترتیب کہ مرتبہ آٹھوان ظہور کا مرتبہ ساتوین کا اور مرتبہ ساتوان ظہور مرتبہ چھٹے کا و علیٰ ہذا القیاس
(ظلام الاکوان) مراد اوس سے وجود مضاف وحدانی ہے کہ وجود حقانی ہے کیونکہ اکوان اور اوصاف اور احکام اکوان
کے اوسی وجود حقانی مین ظاہر ہین اور وجود حقانی بسبب ظہور اکوان کے اوسمین پوشیدہ ہے جیسے کہ وجہ آئینہ کا بسبب
ظہور صورتونکے اوسمین پوشیدہ ہوتا ہے (مرآۃ الحضرۃ) مرآت الحضرۃ عبارت ہے اون تعینات سے جو منسوب
ہین طرف شیون باطنہ کے کہ جنکی صورتین اکوان ہین اسلیے کہ شیون باطنی ہین اور وجود کوئی جو متعین ہے ساتھ تعینات
اکوان کے ظاہر ہے جیسا سی وجہ سے شیون مرایا ہین واسطے وجود واحد کے جو متعین ہے ساتھ صور شیون کے (مرآۃ الحضرتین)
یعنے مرآت حضرت وجوب اور حضرت امکان کی انسان کامل ہے اور ایسا ہی مرآت الٰہیہ کا بھی انسان کامل ہے کیونکہ انسان

اونھین کو ان مین سے طرف امکان کے اقوی ہوگی وہ شئے اخس اور ادنی ہوگی پس ہوگی حقیقت اوسکی سفلی عنصری خواہ بسیط ہو یا مرکب اور جس شئے کی نسبت طرف جمع کے اشد ہوگی حقیقت اوسکی انسانی ہوگی اور جس انسان کا میلان طرف امکان کے زیادہ ہوگا احکام کثرت امکانیہ کے اوسمین زیادہ تر اور غالب تر ہونگے پس وہ انسان کفار مردودین مین سے ہوگا اور جس شخص کا میلان طرف وجوب کے زیادہ ہوگا اور احکام وجوب کے اوسمین زیادہ تر اور غالب تر پس ہوگا وہ شخص سابقین اولین انبیا اور اولیا مین سے اور جسکی نسبت درمیان وجوب اور امکان کے مساوی ہوگی پس وہ شخص مقتصد اور متوسط ہوگا مومنین مین سے اور بحسب اختلاف میلان کے طرف ایک دو جانب وجوب اور امکان سے مختلف ہونگے مومنین قوت اور ضعف ایمان مین (مطالعہ) لغت مین ساتھ ضم میم اور فتح لام کے بمعنی نظر کرنیکے ہے کسی چیز مین واسطے واقف ہونیکے اوسپر اور اصطلاح مین مراد اوس سے توقیعات حق تعالی کے ہین عارفین کے لیے ابتدا مین پہلے قبل سوال کے لیکن توقیفات وقت سوال یا بعد سوال اونکے اون چیزون مین ہین کہ رجوع اونکا حوادث مین اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے مطالعہ کا اوپر شروع منشا کے وقت طوالع اور مبادی بروز توقیفات کے (مطلع) لغت مین ساتھ ضمہ میم اور تشدید طاء مہملہ اور کسرہ لام کے خبر دینے والا اور ساتھ فتح لام کے خبردار کیا ہوا اور ساتھ فتح میم اور کسرہ لام کے ستارے کی طلوع ہونے کی جگہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مقام شہود متکلم کا ہے وقت تلاوت کسی آیت کے آیات قرآنی مین سے جو حال مین متجلی ہے متکلم ساتھ اوس صفت کے کہ وہ صفت مصدر اوس آیت کی ہے جیسے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا اونھون نے کہ تحقیق تجلی کی حق تعالی نے اپنے کلام مین واسطے بندون اپنے کے لیکن وہ نہین دیکھتے ہین ایک روز امام موصوف نماز مین تھے پس گر پڑے بیہوش ہوکر پس لوگون نے سبب اوسکا پوچھا آپنے جواب دیا کہ ایک آیت کو ذوق سے ساتھ نماز مین تکرار کر رہا تھا یہانتک کہ سنا مین نے اوسکی بیت کو متکلم سے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ فرماتے ہین کہ لسان امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اوسوقت مثل شجرہ موسی علیہ السلام کے تھی وقت ندا حق تعالی کے شجرہ مین سے کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ الخ ہو واضح ہو کہ مطلع اعم ہے ساتھ آیت قرآنی کے خصوصیت نہین کیونکہ مقام شہود حق تعالی کا ہر شئے مین ہے اسلیے کہ حق تعالی تجلی ہے ہر شئے مین اون صفات کے ساتھ کہ وہ شئے مظہر اون صفات کی ہے لیکن جبکہ حدیث نبوی مین وارد ہے کہ مَا مِنْ اٰیَۃٍ اِلَّا وَلَہَا ظَہْرٌ وَبَطْنٌ وَلِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ وَمَطْلَعٌ ہے خاص کیا حضرات صوفیہ کرام نے مطلع کو ساتھ آیۃ کے (معالم اعلام الصفات) معلم بفتح میم لغت مین کسی چیز کے نشانے کو کہتے ہین اور جمع اوسکی معالم ہے اور علم بفتح عین مہملہ اور لام منقوطہ اوس نام کو کہتے ہین کہ جس سے آدمی مشہور ہو اور جمع اوسکی اعلام ہے اور اصطلاح مین اعضا کو کہتے ہین جیسے کہ آنکھ اور ہاتھ اور کان وغیرہ ہین اسلیے کہ انہین اعضا سے ظاہر ہوتے ہین معالم اور اصول صفات کے اور معلم محل ظہور کا ہے جیسے کہ کہتے ہین معالم الدین اور معالم الطریق (معلم اول) معلم ملک بضم میم اور فتح عین مہملہ اور کسرہ لام مشدد لغت مین تعلیم کرنیوالے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کرام کے مراد اوس سے آدم علیہ السلام ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَنْبِئْہُمْ بِاَسْمَائِہِمْ فَلَمَّا اَنْبَاَہُمْ الخ (مغرب الشمس) اصطلاح مین مراد اوس سے استتار حق تعالی کا ہے ساتھ تعینات کے اور استتار روح کا ساتھ جسد کے (مفتاح سر القدر) اصطلاح مین مراد اوس سے اختلاف استعدادات اعیان ممکنہ کا ہے ازل مین (مفتاح اول) اصطلاح مین مراد اوس سے اندراج تمام اشیا کا ہے بر نعت الام مین جو ہین احدیۃ ذاتیہ مین کہ غیب الغیوب ہے

اوسمین اور نفس رحمانی سے ہی ظاہر ہوتے ہین صور معانی ساتھ وجود کے اور صور معانی عبارت ہین صور علمیہ
اور نام رکھا جاتا ہے منزلۃ التدلی بسبب تنزل حق تعالی کے اوسمین طرف صورت خلق کے اور اوسکا نام
منزلۃ التدانی بھی رکھتے ہین بسبب نزدیک ہونے خلق کے حق کے ساتھ اس مقام مین اور اس مقام کو
منبعث الجود بھی کہتے ہین کیونکہ وہ مقام ابتدا فیضان جود حق تعالی کا ہے طرف اسماء وغیرہ کے (مناسبت
ذاتیہ) مناسبت ذاتیہ درمیان حق تعالی اور عبد کے دو وجہ سے ہے وجہ اول یہ کہ نہین موثر ہوتے ہین احکام
تعین اور صفات کثرت عبد کے بیچ احکام وجوب اور وحدت حق تعالی کے بلکہ متاثر ہوتے ہین اور قبول کرتے
ہین احکام تعین اور صفات کثرت عبد احکام وجوب اور وحدت حق تعالی کو اور روشن ہوتی ہے ظلمت
کثرت عبد کی ساتھ نور وحدت حق تعالی کے دوسری وجہ یہ کہ متصف ہوتا ہے عبد ساتھ صفات حق تعالی کے
اور متحقق ہوتا ہے وہ ساتھ تمامی اسماء حق تعالی کے پس اگر متفق اور جمع ہو وین دونون وجہین کسی عبد مین پس
وہی عبد کامل مکمل ومقصود حق تعالی کا ہے بعینہ اور اگر متفق اور جمع ہووے وجہ اول بدون وجہ ثانی کے
پس وہ محبوب مقرب ہے اور حاصل ہونا وجہ ثانی کا بدون وجہ اول کے محال ہے اور درمیان ان دو قرب وجہوں
کے مراتب کثیرہ ہین بسبب شدت اور ضعف کے لیکن وجہ اول مین پس بسبب شدت غلبہ نور وحدت کے کثرت
پر اور ضعف نور وحدت کے اور بسبب قوت استیلاء احکام وجوب کے احکام امکان پر اور ضعف اوسکے کی
اور وجہ ثانی مین بسبب استیعاب تحقق عبد کے ساتھ جمیع اسماء کے اور عدم استیعاب عبد کے
ساتھ تمامی اسماء کے بسبب تحقق عبد کے ساتھ بعض اسماء کے سوائے بعض کے (مهیمون) یہ وہ ملائک
ہین کہ شہود جمال حق مین دائم اور فریفتہ ہین اور نہین جانتے ہین وہ کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے
یا نہین بسبب شدت اشتغال اور ہیمان اونکے کے مشاہدہ مین جمال باکمال حق تعالی کے یہ وہ ملائک ہین
ہین کہ نہین مکلف تھے واسطے سجدہ آدم علیہ السلام کے بسبب غیبت اونکے کے ماسوی اللہ سے اور بوجہ
اشتغال اور ہیمان اونکے کے ساتھ نور جمال الہی کے پس نہین گنجایش ہے اونکو کسی شئے کی اور نکو ملائکہ کروبین
کہتے ہین (میزان) میزان اصطلاح مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ جسکے وسیلے سے انسان ارادات صائبہ اور اقوال
سدیدہ اور افعال جمیلہ کو پہچانتا ہے اور تمیز دیتا ہوا انکو انکے اضداد سے پس مراد اوس چیز سے عدالت ہے کہ ظل
وحدت حقیقیہ کا ہے کہ شامل اور حاوی ہے وہ علم شریعت اور علم طریقت اور علم حقیقت کو اسلیے کہ ان
علوم کے ساتھ نہ متحقق ہوگا کوئی مگر وقت تحقق اوسکے کے ساتھ مقام احدیت جمع اور فرق کے کیونکہ میزان
اہل ظاہر کی شریعت ہے اور میزان اہل باطن کی وہ عقل ہے جو منور ہے ساتھ نور قدسی کے اور میزان اہل خاصہ
کی علم طریقت ہے اور میزان خاصۃ الخاصہ کی عدل الہی ہے کہ نہین متحقق ہوتا ہے ساتھ اوسکے کوئی سوائے
کامل کے (مے لعل) عاشقون کی اصطلاح مین وہ حرف ہے کہ جو نکلتے ہین کہ راہ دیدہ سے اونکے جام کنار مین ٹپکتا ہے
(مستی) اصطلاح مین گرفتار ہونا عاشق کا معشوق حقیقی کے عشق مین ساتھ جمیع صفات اپنی کے اور مستی کہتے ہین (دست)
استغراق سالک کو کہتے ہین (مطلق) مطلق شئے غیر مقید کو کہتے ہین اور چند قسم پر ہے اول کلی بہ نسبت
جزئیات اپنے کے اس صورت مین حمل کلی کا اپنے جزئیات پر بالمواطات صحیح ہے جیسے کہ کہتے ہین زید اور بکر اور خالد
انسان ہین دوسری یہ کہ ایک شئے اگرچہ بنفسہ جزئی مشخص معین مقید ہے لیکن بنظر شیون اور حالات اور اطوار
اور اوصاف کے مطلق ہے جیسے کہ زید مثلاً ایک شخص معین ہے لیکن بہ نسبت نوم اور یقظہ وغیرہ شیون اور

(نیست ہست نما) نیست ہست نما اصطلاح میں ممکنات اور مخلوقات کو کہتے ہیں کہ یہ فی نفسہ نیست اور نابود ہیں لیکن جو ہستی کہ دکھلائی دیتی ہے ہستی ان مخلوقات کی نہیں ہے بلکہ یہ ہستی حق تعالی کی ہے اور یہ ممکنات اور مخلوقات وجود عاریتی سے نمودار ہیں اسلیے کہ صور تمامی مخلوقات کے کہ صور علمیہ تعین قوالب سے ہوئے ہیں وجود حقانی ساتھ ان قوالب موہومہ کے نمودار ہوئی ہیں جب وجود حقانی ساتھ ان قوالب موہومہ کے نمودار ہے تجلی دیگا وہ ساتھ وجود مطلق کے مثل حبابہ امواج کے ساتھ بحر کے داخل ہو جاوینگے وہ قوالب (کل من علیہا فان) میں جیسے کہ اصل میں نیست تھے اور اسوقت نیست ہست نما ہیں اور حسب آیہ ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام کے وجود حقیقی ہمیشہ باقی رہیگا جیسا کہ تھا اسی جگہ سے صادق آیا قول صوفیہ صافیہ کا کہ الاعیان ما شمت رائحة الوجود ہے جیسے کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فصوص الحکم میں فرمایا کہ الحق محسوس والخلق معقول (نقطہ شک) لغت میں نقطہ شک اوس نقطے کو کہتے ہیں کہ واسطے یادداشت تمام شک کے کتاب کے حاشیہ پر محاذی لفظ مشکوک کے نقطہ لگا دیتے ہیں اور اصطلاح میں اس عالم فانی امکانی کو کہتے ہیں (نبوة) مراد نبوت سے جن اور انس وغیرہ کو حقائق الہیہ سے خبر دینا ہے یعنی خبر دینا معرفت ذات اور صفات اور اسما اور احکام حق تعالی سے پھر نبوت دو قسم پر ہے ایک نبوة التعریف دوسری نبوة التشریع پس مراد نبوة التعریف سے خبر دینا معرفت ذات اور صفات اور اسما حق تعالی سے اور مراد نبوة التشریع سے یہ ہے کہ ساتھ نبوت تعریف کے تبلیغ احکام اور تادیب ساتھ اخلاق اور تعلیم ساتھ حکمت اور قیام ساتھ سیاست کے ہو اور نبوة التشریع مختص ہے ساتھ رسالت کے حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ (الولایة افضل من النبوة) مراد اس سے ولایت رسول علیہ السلام کی ہے نہ ولایت ولی محض کی ہے اسلیے کہ مراد ولایت سے نزدیکی حق ہے اور نبوت سے نزدیکی خلق یعنے نبی کو دو جہت ہیں فیض حق سے لینا اور خلق کو پہونچانا اور ولی کو ایک جہت ہے کہ فقط حق تعالی سے لیتے ہیں اور نبوت منقطع ہوتی ہے کہ دنیا کے ساتھ متعلق ہے اور ولایت منقطع نہیں ہوتی کہ صفات حق تعالی میں سے ہے بخلاف نبوت اور رسالت کے کہ صفات خلق میں سے ہیں اسکی تقریر نقش ششتی میں مذکور ہے (نبی) اہل ظاہر کہتے ہیں کہ نبی بروزن فعیل بمعنی فاعل کے ہے اگر مشتق ہو نبا سے کہ بمعنی خبر دینے کے ہیں پس نبی بمعنی خبر دینے والے کے ہیں و یا مشتق ہو نبوہ سے کہ بمعنی علو اور ارتفاع کے ہیں کیونکہ مرتبہ نبی کا دوسری مخلوقات سے اعلی اور افضل ہے اور کہتے ہیں کہ نبی عام ہیں خواہ صاحب کتاب ہوں یا نہوں اور رسول خاص ہیں کہ صاحب کتاب ہوں اور اصطلاح صوفیہ میں نبی وہ ہیں کہ حق تعالی سے احکام الہی لیکر بطریق بصیرت کے اہل عالم کو پہنچا دیں اور واصل حق کریں اور مرشد کامل کو بھی انکے بیان نبی کہتے ہیں (نفی) لغت میں نیست اور نابود کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں صفات مذمومہ نفسانیہ کو کہتے ہیں کہ قابل نفی اور نابود کرنے کے ہیں اور کبھی اوس سے نفی اثبات مراد لیتے ہیں کہ عبارت کلمہ طیبہ سے ہے اور تفصیل اسکی مقدمہ میں مذکور ہے (نور) نور ایک اسم ہے اسما حسنی میں سے یعنے حق تعالی متجلی ہے ساتھ اسم نور یعنے ساتھ اسم ظاہر کے تمامی صور اکوان میں یعنے جو وجود کہ ظاہر ہے جمیع صور اکوان میں اوسکو نور کہتے ہیں کہ ھو الظاہر سے مراد ہے بعض صوفیہ ذات اور تجلی ذات کو نور کہتے ہیں جیسے کہ فرمایا حق تعالی نے اللہ نور السموات والارض اور نور سے اشارہ ہے طرف وحدت کے کہ اوس مرتبہ میں حق تعالی ظاہر ہے واسطے اپنے اور مظہر ہے واسطے غیر اپنے کے جیسے کہ صوفیہ کہتے ہیں الکشوة

ورع اور ذکر اور فکر اور مراقبہ اور جہاد فی سبیل اللہ اور روزہ رکھنا اور نماز وغیرہ اعمال حسنہ اسکے صفات
ہین اور یہ نفس صلحا اور اولیا کو حاصل ہے اسی واسطے حق تعالیٰ نے اسکو اپنے قسم کے ساتھ یاد فرمایا ہے اور کہا
کہ (لَآ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ) تیسرا النفس مطمئنہ ہے یہ نفس نور قلب سے منور اور صفات ذمیمہ سے پاک صاف ہوکر
اخلاق اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہوا ہے اور طرف جناب عالم قدس کے ترقی کیا اور مدام اپنے رب کی
طاعات مین مواظب ہوکر اطمینان حاصل کیا ہے اور قرب الٰہی مین فائز اسی واسطے رب العزت نے اوسکے طرف
خطاب فرمایا اور کہا یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً فَادۡخُلِیۡ فِیۡ
عِبٰدِیۡ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ یہ نفس قلب سلیم کے ساتھ متعلق ہے چوتھا نفس صافیہ یہ نفس جمیع نفوس سے منزہ اور افضل
ہے یہ نفس انبیا علیہم السلام اور اولیاے کاملین کو حاصل ہے اعمال حسنہ اور علم عبد و رب اور حکمت اور قرب حق اور
محبت اور الہام اور خبر الغیب اور تحقیق مراتب اور رضا و تسلیم اور ایفاء عہد حق وغیرہ صفات اسکے ہین اور یہ نفس
قلب شہید کے ساتھ متعلق ہے واضح ہو کہ قلب صنوبری مین بہت سے غشاوہ یعنی پردے ہین اور ہر ہر پردے مین
سر الٰہی ہے اور ہر ہر کی صفت اور تاثیر الگ الگ ہے سالک اوسکو جبکہ
راہ سلوک کو طے کرے اول غشاوہ سیاہ ہے اوسکے عقب مین
قلم قدرت سے (لا) مرقوم ہے اوس مین شہوات
اور لذات فانیہ خطور ہوتے ہین سالک کو چاہیے
کہ اوس پر عمل نکرے اور اگر عمل کریگا تو غشاوہ سیاہ ترقی کرکے
تمام مضغہ کو سیاہ کر دیگا اور جب تمام مضغہ سیاہ ہو جاویگا
درمیان کافر اور مومن کے فرق نرہیگا اور تمام کام کفار کا
اوس سے سرزد ہوگا اس غشاوہ کو منزل ناسوت
قرار دیتے ہین اور بعضوں نے اس غشاوہ کو سویدا بھی کہتے ہین اور یہ نفس امارہ سے
متعلق ہے بعد غشاوہ سیاہ کے ایک غشاوہ صندلی رنگ کا ہے اوسکے عقب
مین قلم قدرت سے (اللہ) مرقوم ہے اور اسکو منزل ملکوت قرار دیتے ہین اور یہ
نفس لوامہ سے متعلق ہے بعد غشاوہ صندلی کے غشاوہ سفید ہے اوسکے عقب
مین قلم قدرت سے (الا اللہ) لکھا ہوا ہے اور اسکو منزل جبروت قرار دیتے ہین اور یہ نفس مطمئنہ سے متعلق
ہے بعد غشاوہ ابیض کے ایک جلباب ہے بیرنگ اوسکا رنگ تمیز نہین ہوتا ہے عقب مین اس جلباب بیرنگ
کہ (ھو) لکھا ہوا اور اسکو منزل لاہوت قرار دیتے ہین اور یہ نفس صافیہ سے متعلق ہے بعض کے نزدیک [illegible]
نفس کی ایک ہی ہے لیکن جیسی صفت کے ساتھ وہ موصوف ہوتا ہے اوسکے موافق وہ موسوم ہوتا ہے پس
واسطے دریافت اور معرفت ان چارون نفس اور اونکے حقائق کے کہ چارون قلب کے ساتھ متعلق ہین شکل قلب
نیلوفری کی جسکو قلب مضغہ بھی کہتے ہین واسطے تفہیم طالب کے اسمین شکل اوسکی لکھدی گئی اور چارون قلب کا بیان
باب القاف مین مذکور ہوچکا (نٓ وَالۡقَلَمِ) لغت مین نون اوس مچھلی کو کہتے ہین کہ جسکی پشت پر زمین ہے اور اوسکا
نام بہموت و یا لیوثا ہے اور دوات اور سیاہی دوات کو بھی نون کہتے ہین جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ اول اون چیزونکا کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا قلم تھا بعد اوسکے نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور نون اور

اطلاق کیا جاتا ہے اوسکا اوپر ہر خلعت کے کہ بخشتا ہے اوسکو حق تعالیٰ کسی بندے کو اور کبھی خاص کیا جاتا ہے ساتھ
اوراد کے (نصاریٰ) یہ ناصرہ سے ماخوذ ہے کہ نام ایک قصبے کا ہے مسیح علیہ السلام اوس قصبے مین تشریف رکھتے تھے اور
سوائے مسلمانون کے جو لوگ ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے ایمان لائے اونکو نصاریٰ کہتے ہین اور بعد مرور زمانے
کے ان مین چار فرقے پیدا ہوئے ایک موحدین ہین عیسیٰ علیہ السلام کو عبد اللہ کہتے ہین جیسے کہ نجاشی بادشاہ
حبش کے کہ مسلمان ہو گئے تھے دوسرا فرقہ قائل ہے خصوصیت الوہیت کا ساتھ مسیح ابن مریم کے کہ اونکو خدا
کہتے ہین اور خدا کو حصر کرتے ہین ابن مریم پر کفر انکا آیۂ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ
مَرْيَمَ سے ظاہر ہے کیونکہ انھون نے مسیح بن مریم پر الوہیت حصر کیا ہے تیسرا فرقہ قائل بالتثلیث ہو کر خدا کو واحد کہکر
مریم اور مسیح کی پرستش کرتے ہین کفر اونکا آیۂ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اور آیۂ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ
ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ سے ظاہر ہے کہ خدا کو عدد سومی کہتے ہین خدا اور مریم اور مسیح سے بخلاف قرآن کے کہ تین عدد نہین
ہوتے ہین مگر چار مین خدا ہے کہ خارج از ان تینون کا نہین ہوتا ہے کہ تین عدد سے زائد ہو وین چوتھا فرقہ قائل ہین
مراتب کا ہے ایک جوہر ذات جسکا نام آب ہے دوسری حیات جسکا نام اقنوم ہے کہ جس اُم الاسما ہے تیسرا
علم کہ ساتھ ابن کے تعبیر کرتے ہین یہ تینون خارج مین ایک ہے اور مفہوم مین جدا جدا ہین جیسے کہ قول متکلمین
کا ہے کہ نسبت سبع امہات صفات سے کہ مفہوم مین ذات اور سبع صفات جدا جدا ہین اور خارج مین ایک شئے ہے
لیکن نصاریٰ باوجود اسکے کہتے ہین کہ ذات نے بغلبہ صفت علم کے بالخصوص مسیح مین بروز کیا ہے اور مسیح اس وجہ سے
ابن اللہ ہوئے ان لوگون نے تجاہل کر کے ذات نے جیسے کہ مسیح مین ساتھ صفت علم کے بروز کیا ہے ویسے ہی
آدم مین بھی ساتھ صفت علم کے بروز کیا ہے اور موسیٰ مین ساتھ غلبہ صفت کلام کے اور نوح مین ساتھ غلبہ
صفت قدرت کے اور جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مین ساتھ جمیع صفات کمالیہ کے بروز کیا ہے اسیواسطے
حق تعالیٰ نے انکے رد مین فرمایا مَثَلَ عِيْسٰى كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اس زمانہ
حال مین ایک فرقہ پانچوان ہے یہ لوگ ان امور مذکورہ سے کچھ نہین سمجھتے ہین بلکہ اپنے مطلب تثلیث مین حیران
ہین یہ مثل بہائم کے ہین سوائے ہوشیاری کار بار نوکری اور معاش دنیاوی کے امور ایمانیہ سے بالکل غافل ہین
نصاریٰ کا بیان شرح وار مقدمے مین مذکور ہے **چھبیسوان مراقبہ باب الواو کا ہے (وجوب)**
اصطلاح مین مراد اوس سے مقتضی ہونا ذات واجب تعالیٰ کا ہے اپنے وجود کو اور ناممکن اور ممتنع ہونا عدم اسکے
کا اور کبھی وجوب سے ذات حق تعالیٰ کی مراد لیتے ہین **(واجب)** اصطلاح مین وہ ذات
وہ ہے کہ اپنے وجود اور بقا مین کسی کا محتاج نہو اور وہ حق تعالیٰ ہے **(واقعہ)**
اصطلاح مین جو کچھ کہ دل سالک پر عالم غیب سے نازل ہو اوسکو واقعہ کہتے ہین
(واقع) اصطلاح مین محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ اور تقدیر الٰہی اور علم الٰہی کو کہتے ہین **(واجب الوجود)**
واجب الوجود وہ ہے کہ ذات اوسکی مقتضی اپنے وجود کی ہے اور وہ خود بخود موجود ہے اور ذات اوسکی اپنے وجود
مین محتاج کسی کی نہین ہے بلکہ وجود اوسکا عین ذات ہے اور قدیم اور باقی ہے اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے
واجب الوجود بمعنی لازم الوجود کے بھی آیا ہے یعنے جو وجود اربعہ عناصر سے مرکب ہو کر محسوس ہوتا ہے اوسکو بھی
واجب الوجود کہتے ہین یعنے لازم الوجود اور اربعہ عناصر عبارت ہے آتش و باد و آب و خاک سے اور بعض عنصر
خامس کے بھی قائل ہین کہ عناصر اربعہ پر زیادہ کرتے ہین بعض اوسکا ہوا نام رکھتے ہین اور بعض اوسکا خالی نام

ذات حق کو ہر شے مین اور ہر جگہ مین پانا او ماو سین گم ہونا اور محو ہونا اور اوس سے لذت لینے کو کہتے ہین (وجہ) لغت مین ذات اور حقیقت کسی شے کی اور چہرہ اور طریق اور طور کو کہتے ہین اور اصطلاح مین ذات واجب تعالی اور وجود حقیقی کو کہتے ہین کما قال تعالیٰ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (وثقیٰ) بضم واو بمعنی محکم اور استوار ہو قرآن شریف مین حق تعالی فرماتا ہے فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا یعنے پس جسنے کفر کیا بتون کے ساتھ اور نہ مانا بتون کو اور ایمان لایا ساتھ اوس تعالی کے پس مضبوط پکڑا اوسنے استوار رسی کو جو ٹوٹنے والی نہین اور اصطلاح مین مراد اوس سے واسطے عوام کے طاعات ہے ایمان کے ساتھ اور واسطے خواص کے محبت الٰہی اور واسطے اخص الخواص کے جذبات الٰہی ہین کہ انکو ظلمات وجود سے فانی اور ساتھ انوار اخلاق الٰہی کے باقی گردانتے ہین (وحدة الوجود) اصطلاح مین مراد اوس سے یہ ہے کہ فرش سے عرش تک اور عرش سے جہات ستہ غیر متناہی تک بجز ایک وجود باری تعالی کے دیگر کوئی وجود موجود نہین کیونکہ سواے وجود حق تعالی کے معدوم محض ہے اور معدوم محض کا موجود ہونا محال ہے جیسے کہ مقدمے مین مع دلائل عقلی اور نقلی کے مذکور ہے اور یہ تمامی متعینات عالم فرش سے عرش تک خواہ محسوس ہون وخواہ معقول مثل امواج اور حباب کے دوس ایک بحر وجود حقانی سے منتزع ہین اور اعتبارات و موہومات محض کی طرح ہین انکے لیے سواے وجود حق تعالی کے کوئی وجود نہین مثل دوائر صغار اور کبار کے کرہ سے کما قال الشیخ الاکبر رضی اللّٰہ عنہ اِنَّ الْعَیْنَ مِنَ الْحَقِّ مَحْسُوْسٌ وَالْخَلْقُ مَعْقُوْلٌ (وحدت) اصطلاح مین علم حق اور حب ذاتی اور حقیقت محمدی اور برزخ کبری کو کہتے ہین وحدت پانچ قسم پر ہے ایک وحدت شخصی جیسے کہ زید و خالد و بکر وغیرہ دوسری وحدت نوعی جیسے کہ انسان بہ نسبت زید و خالد و بکر وغیرہ کے تیسری وحدت جنسی جیسے کہ جوہر بہ نسبت انواع موجودات کے چوتھی وحدت ارادی جیسے کہ مومن اپنے ارادے سے حسب گفتۂ انبیا حق تعالی کو واحد جانتا ہے پانچوین وحدت حقیقی کہ تعین اول ہے (واحدیة) یہ مرتبہ ذات کا ہے باعتبار انتشا اسماکے اوس ذات سے مع اعتبار کثرت اوسکے کے ساتھ صفات کے (واحد) یہ ایک اسم ہے ذات کا باعتبار اسما اور صفات کے اور بعض تینون مراتب داخلی پر کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت ہین اسم واحد کا اطلاق کرتے ہین کیونکہ یہ تینون باعتبار مراتب داخلی کے ایک ہے (وجود عام) وجود خلائق کو وجود عام کہتے ہین او ماضافت اور نسبت ذات حق تعالی کو بھی وجود عام کہتے ہین (واحد الوجود) اصطلاح مین مرتبہ احدیت اور ذات حق تعالی کو کہتے ہین (وصلت) اصطلاح مین صفت عاشق کو کہتے ہین کہ خواہش وصال معشوق حقیقی کا رکھتا ہے (وصل) مراد وصل سے منقطع ہوجانا ماسوی اللہ سے اور عدم التفات طرف تمامی اکوان کے اور منہمک اور مستہلک ہوجاتا ہے بے رنگی محض اور اطلاق صرف مین کہ مقدمہ اوسکا بیخودی اور غیبت ہے تمامی حواس سے کہ مشابہ بحالت موت کے ہے مگر یہ کہ موت مین حضوری نہین ہے اور اسمین حضوری ہے اور سالک جب اس سرحد مین پونہچتا ہے اسم ولایت کا اوسپر مسلم ہوتا ہے اگرچہ یہ حالت ایک ساعت بھی رہے اور اگر اوسکو صحو اور افاقہ حاصل ہو تو اصحاب تمکین مین سے ہوجاوے گا اور یہ افاقہ کبھی جلد اور کبھی دیر سے حاصل ہوتا ہے اور اگر سالک اوسی بیخودی اور سکر مین رہجاوے تو اصحاب تلوین مین سے ہوجاویگا پس اگر سالک کو مد نظر اپنے سلوک مین مشاہدۂ ذات اور اوسمین اضمحلال محض رہا تو سلوک اوسکا تام اور کامل ہے اور اگر نظر سالک کی چپ و راست مین پڑجاوے اور کشف کونی اور دوسری تعینات مین اوسکا

اس سے ذات بحت ہے باعتبار سقوط جمیع اعتبارات کے اسلیے کہ نہ احدیت کی نسبت کسی شئے کے طرف ہے اور نہ کسی شئے کی نسبت طرف احدیت کے ہے کیونکہ اوس مرتبے مین اصلا کسی شئے کا اعتبار نہین بخلاف اوس شئے کے کہ جسکے اعتبار سے متعین ہوئے ہین اعیان ثابتہ اور حقائق اسما (وجہا العنایۃ) یعنے یہ دونون وجہین عنایت حق تعالی کی ہین کہ وہ جذبہ اور سلوک ہین اور یہ دونون وجہین ہدایت کی ہین (وجہا الاطلاق والتقیید) یعنے یہ دونون وجہین باعتبار ذات کے ہین ایک تو باعتبار سقوط جمیع اعتبارات کے اور دوسری باعتبار اثبات اون اعتبارات کے اسلیے کہ ذات حق تعالی کی عبارت ہے وجود بحت سے اور وجود بحت ساتھ اس حیثیت مذکورہ کے مطلق ہے پس باین اعتبار معیت حق تعالی کی ہر شئے کے ساتھ ہے کہ عین ہر شئے کا ہے مقارن ہر شئے کا کیونکہ غیر وجود حق تعالی کا کوئی شئے موجود نہین کہ حق تعالی مقارن اوسکا ہو جیسے کہ ایک ممکن مقارن دوسرے ممکن کا ہوتا ہے کہ باہم مغایر ہے کیونکہ غیر وجود بحت کا معدوم محض ہے کہ نقیض وجود کا ہے پس اس صورت مین وجود بحت کیونکر مقارن ہر شئے کا ہوگا کہ جسکے سبب سے ہر شئے موجود ہے اور بدون اوسکے معدوم پس وجود بحت حقیقت ہر شئے کی ہے نہ جدا اور مباین اوس سے پس اعیان بنفسہا معدوم اور غیر موجود ہین کہ تعینات علمی اوسی سے عبارت ہین اور وجود اور قیام اعیان کا وجود اضافی حق تعالی سے ہے پس اگر جدا اور فرق کیے جاوین اعیان وجود اضافی سے پس اعیان معدوم ہو جاوین گے کیونکہ اعیان بسبب وجود کے موجود ہین اور وجود بذاتہ موجود ہے پس اگر مقید کیا جاوے وجود ساتھ قید تجرد کے یعنے مقید کیا جاوے ساتھ اسبات کے کہ وجود کے ساتھ کوئی شئے نہووے پس وجود احد اور مطلق ہے کہ نہین ساتھ اوسکے کوئی شئے اسی جہت سے محققین کہتے ہین کہ الان کما کان اور اگر وجود مطلق کو مقید کیا جاوے ساتھ قید اسبات کے کہ اوسکے ساتھ کوئی شئے ہووے پس اسوقت وجود مطلق عین اوس شئے مقید کا ہوگا جو بسبب وجود مطلق کے موجود ہے اور بدون اوسکے معدوم ہے کیونکہ وجود مطلق نے تجلی کی اوس شئے کی صورت مین پس اضافت کی گئی وجود کی طرف صورت اوس شئے کے کہ صورت علمیہ ہے اور اگر ساتھ قطع کیجاوے اضافت وجود کی اوسی شئے کی صورت سے پس وہ شئے معدوم ہے بنفسہ پس یہی ہین معنی قول محققین کے کہ التوحید اسقاط الاضافات پس اس سے ظاہر ہوا کہ وجود حقیقت واجب تعالی اور حقیقت ممکنات کا ہے مثلا انسان وغیرہ ساتھ وجود باریتعالی کے موجود ہین اور بدون اوسکے معدوم اسی جگہ سے کہا جاتا ہے کہ الاعیان ما شمت رائحۃ الوجود یعنے اعیان کو وجود بنفسہا نہین ہے بلکہ معدوم وجود اونکا وجود اضافی حق تعالی سے ہے بحث اسکی مقدمے مین بھی مذکور ہے (وجہ الحق) کہا جاتا ہے وجہ الشئ ذات الشئ اسجگہ مراد اس سے ذات حق تعالی کی ہے اور ذات حق تعالی کی ذات ہر شئے کی ہے اور اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالی کے فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ہے پس ذات حق تعالی کی ذات ہر شئے کی ہے کیونکہ نہین ہے حقیقت کسی شئے کی بلکہ حق تعالی اور حق تعالی سے ہی ہر شئے کا قیام ہے پس جسنے دیکھا قیومیت حق تعالی کو واسطے ہر شئے کے پس اوسنے دیکھا وجہ الحق کو ہر شئے مین (وجہۃ جمیع العابدین) مراد اس سے حضرت الوہیۃ ہے (ورا اللبس) مراد اس سے حق تعالی ہے مرتبۂ احدیت مین کیونکہ مرتبۂ وحدت مین حق تعالی متلبس ہوتا ہے ساتھ لباس تعین وحدت کے بعد اوسکے متلبس ہوتا ہے ساتھ لباس معانی اسما اور حقائق اعیان کے اور بعد اوسکے ساتھ

(وقفه) یہ عبارت ہے توقف کرنے سے سالک کے درمیان دو مقاموں کے واسطے پورا کرنے حقوق مقام اول کے اور
اور مستعد ہونے سے سالک کے واسطے ترقی کرنے کے طرف مقام ثانی کے (وقوف صادق) مراد اس سے
وقوف اور قائم ہونا سالک کا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے (وفا) اصطلاح میں عنایت ازلی کو کہتے ہیں **ستائیسواں
مراقبہ باب الہاء کا ہے** (ہیولیٰ) بعض اہل ظواہر کے نزدیک مراد ہیولیٰ کو مادہ اور طبیعت اور اصل
ہونے کی ہے اور حکماے یونان کہتے ہیں کہ ہیولیٰ ایک جوہر ہے محل صورت جسمیہ کا اور اوسکو جوہر اول بھی کہتے ہیں اور
حکماے یونان یہ بھی کہتے ہیں کہ جملہ عناصر میں ہیولیٰ ایک شخص واحد ہے اور وہی شخص واحد قابل آتش اور قابل
باد اور قابل آب اور قابل خاک ہے اور حکماے اشراقیہ کہتے ہیں کہ فرش سے عرش تک ایک ہی جسم ہے قابل اتصال
اور انفصال کے اور حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ قابل عناصر اور قابل عالم ارواح اور عالم مثال اور عالم اجسام فقط
ایک نفس رحمانی ہے اور جیسے کہ وہ قابل ہے فاعل بھی ہے پس اہل عقل کو کہ پیرو حکماے یونان ہیں وجود باری تعالیٰ
کے وحدت شخصی ہونے میں جاے تعجب کی باقی نہ رہی باوجود اس کثرت صور متعددہ کے اور متکلمین اوسکو حقائق اشیا
کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہیولیٰ مختلف اور مرکب ہیں اون سے ہے یعنی اصل شئے کے پس اصطلاح میں حضرات صوفیہ
کے ہیولیٰ اوس شئے کا نام ہے کہ جسمیں صور اشیا کی ظاہر ہوں جسکو نفس رحمانی بھی کہتے ہیں اور صوفیہ کرام ہر شئے
باطن کو کہ جسمیں صورتیں ظاہر ہوویں ہیولیٰ کہتے ہیں (ہباء) ہبا بالفتح بالغت میں گرد اور غبار کو کہتے ہیں جو
شعاع آفتاب میں روزن سے ظاہر ہوتی ہے اور اصطلاح میں وہ عبارت ہے مادۃ المواد سے کہ جسمیں حق تعالیٰ نے
صور عالم کو مفتوح فرمایا جسکو عنقا اور ہیولا بھی کہتے ہیں اور یہی ہیولیٰ دو قسم پر ہے ایک نور روحانی ہے جسکو روح
اعظم اور ابوالارواح اور روح قدسی کہتے ہیں اور اوسکو روح محمدی سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور اوسی روح پاک سے ارواح
تمامی انبیا اور اولیا اون سے ارواح ملائک اور اولیا اور عارفین اور اون سے ارواح عوام مومنین اور اون سے ارواح
کفار و منافقین پیدا ہوئیں دوسرا ہیولا جسمانی جسکو مادۃ المواد کہتے ہیں کہ مادہ جمیع اجسام کا ہے (ہاء)
یہ اعتبار ذات کا ہے بحسب ظہور اور وجود کے (ہو) یہ نام ہے خالص ذات باری تعالیٰ کا یعنی بلا صفات کا دخل
نہیں اس اسم کے سوا اور کوئی اسم خالص ذات بلا صفات کے نہیں آیا ہے یہ اسم فقط ذات سے خبر دیتا ہے اس اسم
کے بڑی بڑی تاثیرات ہیں منجملہ اون تاثیرات کے یہ کہ ذاکر جبکہ اس اسم کا ذکر کرتا ہے تمامی صفات ذمیمہ اور حمیدہ
اوس سے منتفی ہو جاتے ہیں حتی کہ وجود سالک بھی فنا ہو جاتا ہے اور سواے ذات اور ہستی حق تعالیٰ کے کوئی باقی
نہیں رہتا ہے اسیواسطے اسکو اسم جلالی کہتے ہیں جبکہ اسم ہو میں بڑی بڑی تاثیرات اور فوائد ہیں اکثر صوفیہ
اسکو پوشیدہ رکھتے ہیں اور اس اسم کا ذکر سلطان الاذکار ہے اور اختتام ذکر سالک کا اسی اسم پر ہے
(ہر شئے مظہر اسم اللہ و اسم محمد) یہ ایک مسئلہ ہے مسائل مشہور میں سے حضرات صوفیہ کرام کے وہ یہ ہے کہ وجود
ہر شئے کا وجود حق تعالیٰ سے ہے اور وجود عین ذات حق تعالیٰ کا ہے اور ذات جمیع الصفات والکمالات کا نام اللہ
ہے پس ہر شئے اللہ کے وجود سے موجود ہے اور جس ذات کا نام اللہ ہے اوسکو ساتھ حقیقت محمدی کی تعبیر کرتے ہیں جسکو احمد
بھی کہتے ہیں کیونکہ محمد کے معنی حمد کیا ہوا ساتھ صفات کمال کے ہیں پس اللہ عین محمد اور محمد عین اللہ کے ہیں اسی
وجہ سے ہر شئے حقیقت محمدی سے ظہور پائی ہے پس اسی وجہ سے ہر شئے مظہر اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہوئی (ہست نیست نما) یہ عبارت ہے وجود مطلق اور موجود حقیقی سے کہ ہمیشہ موجود ہے باعتبار تنزیہ کے کسی کی
نظر میں نہیں آتا ہے کیونکہ ذات بحت کا دیکھنا بغیر حجابات اسما و صفات کے محال ہے اسلیے کہ ذات بحت منزہ

کہ لکل شیء قلب و قلب القرآن یٰسٓ اور یہ سورہ ہشتم قرآن کا ہے اسکے قاری کو ثواب کثیر حاصل ہوتا ہے بعض مفسرین لکھتے ہین کہ یٰس مخفف انیسین کا ہے کہ تصغیر انسان کی ہے مراد اوس سے زمرہ اور نظیر ہے بعض صوفیہ کہتے ہین کہ یہ ایک اسم ہے اسماء مین سے حضرت سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض کے نزدیک مراد اوس سے (یا انسان) ہے یہ خطاب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلیے کہ جمیع صفات کمالیہ انسانیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ثابت ہین اور ہوسکتا ہے کہ مراد اوس سے (یا سید) ہو یعنی یا سید البشر جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے انا سید ولد آدم (یرچی) اصل ترکی زبان مین راہ کو اور یرچی دارندہ کو کہتے ہین اور معنی ترکیبی اوسکے راہ یاور قاصد کے ہین اور اصطلاح مین خواطر کو کہتے ہین کہ ایک راہبر اور قاصد ہے کہ ہر آن مین سالک کے دل پر آتا ہے اور سالک کی راہبری کرتا ہے اور مرشد کامل کو بھی کہتے ہین (یاد) لغت مین ضد فراموشی کو کہتے ہین اور اصطلاح مین غیر حق کو فراموش کرنا اور بحر مواج ذوالجلال مین مستغرق ہونا اور اپنی خودی کو نیست و نابود کرنا اور اسمکے یاد سے مستی مین پہونچنے اور یاد سمین گم ہونیکو کہتے ہین (الیاقوتة الحمراء) مراد اوس سے نفس کلی ہے بسبب ممتزج ہونے ظلمت کے جسم کے ساتھ بخلاف عقل کلی کے جو مجرد ہے جسم سے کہ تعبیر کیجاتی ہے اوس سے ساتھ درة بیضا کے (یکان) مراد اس سے وہ اسما ہین جو باہم مقابل ہین جیسے کہ اسماء جلالی اور جمالی ہین کالجمیل والجلیل واللطیف والقہار والنافع والضار وغیرہ اور جیسے کہ فاعلیة اور قابلیة ہے کالواجب والممکن اسی واسطے بعض یکان سے فقط حضرت وجوب اور امکان مراد لیتے ہین اور حق یہ ہے کہ اسماء متقابلہ اعم ہین (یوم الجمعة) مراد اس سے وقت لقا کا ہے اور وقت وصول طرف مین جمع کے (الیقین) اسکے چند مراتب ہین سابق باب العین مین تفصیل کے ساتھ مذکور ہوئے ہین (یار) اصطلاح مین تجلی صفات کو کہتے ہین فقط

بفضلہ تعالیٰ تمام ہوا ضمیمہ مقدمہ ہذا واضح ہو کہ اس مقدمہ اور ضمیمہ مین اکثر مسائل حقائق اور اصطلاحات حضرات صوفیہ فصوص و شروح فصوص اور فتوحات مکیہ و دیگر رسائل معتبرہ سے بطریق استفادہ و حصول اذواق نہ بطریق خیالات و استراق اور جو کچھ اس ناچیز پر افاضہ ہوا ہے منضبط ہوئے ہین بعون اللہ تعالیٰ مقدمہ ہذا مع ضمیمہ طالب صادق کے لیے بجائے شیخ کامل اور وصول الی اللہ کے لیے اصول جدید ہین الحمد للہ وحدہ والصلوٰة علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اللّٰھم انت ولیی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین وکن لی کما کنت لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارزقنی محبتک اللّٰھم ارزقنی حبک واشغلنی بجمالک واجعلنی من المخلصین لو اصلین الھم نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سوانح عمری عارف رموز حقیقت و واقف غموض شریعت کاشف اسرار خفی و جلی مولانا شاہ محمد مبارک العلی مدظلہ الولی مترجم شارح فصوص الحکم و مؤلف مقدمہ ہذا

اور ہر روز اپنے معمولی ذکر و شغل و مراقبہ میں مشغول رہا آخرالامر مسبب الاسباب نے یہ سبب کیا کہ بعض احباب نے کتاب
فیض انتساب فصوص الحکم کو ترجمہ کرنے کے لیے پیش کیا میں نے ترجمہ شروع کیا اور موافق قواعد علم صرف و نحو کے
اوسکو تمام کیا ولیکن مضمون و ماحصل کتاب جیسا کہ چاہیے نہیں کھلا اور کسی کو نہ پایا کہ حل معضلات کتاب
اُس سے کرون کیونکہ فصوص کو میں نے کسی سے کبھی نہ پڑھا اور نہ کبھی اوسکو دیکھا تھا بلکہ مثل عنقا کے سنتا تھا
کہ فصوص الحکم ایک کتاب ہے علم حقائق میں۔ لہذا جناب باریتعالی کی طرف التجا کی اور انھیں دنوں میں مقدمہ منظوم
کو بھی لکھتا تھا اسی اثنا میں حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کو اس طرح پر خواب میں دیکھا کہ یکایک خواب میں ایک
میدان نظر آیا اوسمین ایک جماعت سفید پوش نمازیوں کی واسطے نماز کے منتظر کھڑی ہے یہ ناچیز بھی واسطے
نماز پڑھنے کے اونکے پاس حاضر ہوا اونھوں نے بالاتفاق اس ناچیز کو واسطے نماز پڑھانے کے مقدم کیا بعد
فراغت نماز کے منجملہ اونکے ایک شخص نے امرود لاکر سبکو ایک ایک امرود تقسیم کیا چنانچہ اوسمین سے
میرے حصے میں بھی ایک امرود پونچا بعد اوسکے میں اوس میدان سے شمال کی طرف تھوڑے مائل بطرف مشرق
کے روانہ ہوا۔ تھوڑی دور گیا تھا کہ ایک مسجد نظر آئی چونکہ مجھکو اوسوقت استنجے کی حاجت تھی اور مسجد کے
روبرو ایک بیت الخلا بھی تھا اور مابین مسجد اور بیت الخلا کے راستہ آمد و رفت کا تھا میں نے استنجا
و طہارت سے فارغ ہوکر لوگوں سے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اور کہاں سے آتے ہو۔ اونھوں نے کہا کہ اس مسجد کے
شمال میں ایک بزرگ کا مزار ہے ہم تبرکاً خاک مزار شریف کی لاتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ اس تبرک سے میں کیوں
محروم رہوں میں نے بھی جاکر دیکھا کہ فی الحقیقت مزار میں بیچ گنبد کے مزار سے تبرک سمجھکر خاک مزار کی لوگ لیجاتے
ہیں اسی طرح میں نے بھی داہنا ہاتھ اوس تربت پر رکھا اور چاہا کہ اوس سے ایک مشت خاک متبرک اوٹھاؤں نہ اوٹھا
سکا بلکہ جب مٹھی میں خاک لیکر ہاتھ اوٹھانیکا قصد کرتا تھا تو ہاتھ جدا نہوتا تھا اور مزار سے چمٹا ہی رہتا تھا پھر کیا
دیکھتا ہوں کہ تربت شریف شق ہوگئی اور ایک بزرگ سفید پوش برآمد ہوکر میرے روبرو کھڑے ہوئے اور گفتگو
حقائق آمیز شروع کی میں نے طرز کلام سے سمجھا کہ یہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ جیسا کہ
میں امام الموحدین اور پیشوائے راہ دین تھے اور کشف و کرامت بیشمار رکھتے تھے بعد وصال کے کشوفات اور
زیادہ ہو گئے ہیں اسواسطے میری ایک عرض ہے ارشاد فرمایئے کہ کونسا کام ایسا ہے کہ جس سے حق تعالی راضی
اور خوشنود ہو۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سماعت فرماکر مراقب ہوئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ پھر التماس کیا۔
ساکت رہے۔ تیسرے مرتبہ عرض کرنے پر سر مبارک اوٹھاکر فرمایا کہ تم کتاب دیکھا کرو۔ اس اثنا میں میں بیدار
ہوگیا۔ حضرت سے کتاب کے نام پوچھنے کی نوبت نہ آئی بعد اوسکے تعبیر اوسکی میں نے یہ کی کہ وہ کتاب فصوص الحکم
اور مقدمہ منظوم ہے۔ کیونکہ اونھیں دنوں میں فصوص الحکم ہی میرے مطالعہ میں تھی اور مقدمہ بھی لکھ رہا تھا۔ یہ
خواب ایسا مبارک ہوا کہ بدون تعلیم اور تعلم کسی کے حسب معنی کلمہ طیبہ کے جو مندرجہ تنبیہ مقدمہ کے ہیں
معنی در معنی اور درجہ بدرجہ ترقی پذیر ہوکر خودبخود ایک کیفیت اور حالت ذوقی پیدا ہوتی گئی حتی کہ
بفضلہ تعالی مقام حیرت تک پونہچا اوساوسوقت سے حق تعالی نے فضل فرمایا اور معضلات فصوص حل ہوگئے
اور شرح اور مقدمہ اوسکا تمام ہوا۔ شکر خداوند تعالی کا ہے کہ مجھ ایسے ناچیز کی مطلب برآری کے لیے اتنے
بڑے شیخ جلیل القدر کی روح پاک کو ذریعہ گردانا۔ اور منجملہ اونھیں انعامات کے یہ ہے کہ آغاز طالب العلمی میں کہ سنہ
بارہ سو ساٹھ ہجری تھا یا کچھ کم و زیادہ ہوگا تاریخ ماہ و سن خوب یاد نہیں اوسوقت مجھکو فقط شوق

اور اوسکو ہمراہ لیکر حج کرونگی - پس واسطے اداے نذر کے والدہ مرحومہ کے ساتھ حج کرنیکا اتفاق ہوا -
والدہ مرحومہ یہ بھی فرماتی تھین کہ ولادت اس ناچیز کی یوم جمعہ وقت مین زوال آفتاب کے ہوئی ہے -
اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے - کہ تخمیناً ۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری مین یا اس سے اور کچھ کم
و زائد ہوا اسوقت سال و ماہ و یوم بخوبی یاد نہین سکونت میری محلہ امین باغ قریب بادشاہی عاشور خانہ
کلان مین محلات حیدرآباد دکن مین تھی رات کے وقت خواب مین دیکھا کہ مین چبوترے سے کہ بجانب
جنوب حوض امین باغ کے واقع ہے مغرب کی طرف جاتا ہون اور عاشور خانہ خورد تک کہ اوس جگہ
واقع ہے پونچا اور دیکھا کہ مغرب کے جانب سے اوس چبوترے کیطرف یعنے مشرق کیطرف ایک جم غفیر آتی
سے آرہا ہے اور اونکے پیشوا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور لوگ کہ رہے ہین کہ حضرت
خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہین جب یہ ناچیز روبرو حضرت کے پونچا اور حضرت کی ملازمت سے مشرف
ہوا تو حضرت نے میرا بایان ہاتھ پکڑ لیا کیونکہ مین حضرت کے داہنے جانب تھا اور مجھکو چبوترے کے طرف یعنی
مشرق کی طرف اپنے ہمراہ لے چلے تو مین باواز بلند اوس وقت مارے خوشی کے لوگون کو آگاہ کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ اے مسلمانو - یہ وقت غنیمت ہے - آؤ - اور صحابہ کرام مین داخل ہوجاؤ - یہانتک کہ ایک
باغ کے دیوار کے قریب پونچے تو مین نے دیکھا کہ اوس باغ کے اندر ایک حوض ہے کہ پانی اور مچھلیون سے
لبالب ہے اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اس حوض کو مین نے تجھے
بخشا اور تو اسکو لے لے اوسوقت مین خواب سے بیدار ہوگیا - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ - بتاریخ
تیرہ جمادی الاخری ۱۳۱۵ تیرہ سو پانچ ہجری یوم یکشنبہ نو بجے دنکو خواب دیکھا سبب اوسکا یہ ہے کہ اس
شب کو واسطے صوم ایام بیض کے سحری کھانے کا ارادہ تھا - لیکن بوجہ شدت و غلبہٴ زکام و اعضا شکنی و بخار
و درد کمر کے مجھکو بہت کرب و اضطراب تھا اسی سبب سے روزہ رکھنے اور سحری کھانیکا اتفاق نہوا اور مطلق
نیند نہ آئی لہذا بعد نو بجے دن کے نیند کا غلبہ ہوا - دیکھتا کیا ہون کہ مین مدینہ منورہ مین ہون ایک جنازہ روضہ
مبارک مین حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ دفن کرنیکو لائے ہین اور اوس جماعت مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی دیکھا اوسوقت مین نے کہا کہ کیا مبارک جنازہ ہے کہ روضہ مبارک مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دفن کر رہے ہین لوگون نے کہا کہ یہ جنازہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے -
پھر تھوڑی دیر کے بعد مین نے اپنے تئین دیکھا کہ کعبہ شریف کے اندر ہون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم بھی بیت اللہ شریف کے اندر رونق افروز ہین اور روے مبارک مشرق کیطرف اور پشت مبارک
اندرون بیت اللہ شریف کے دیوار غربی پر تکیہ لگا کر قریب اوس رکن کے جو مابین دیوار شمال اور مغرب
واقع ہے تشریف رکھتے ہین اور مین بار بار روے مبارک پر نظر کرتا تھا اور بیت اللہ شریف کے باہر جاتا
تھا پھر اندرون بیت اللہ شریف کے آکر روے مبارک کو نظر کرتا تھا - اس اثنا مین میرے دل مین آیا کہ یہ وقت
غنیمت ہے حضرت کی خدمت مین عرض معروض کرنا چاہیے - پس مین نے اپنے دونون ہاتھون سے دونون
قدم مبارک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پکڑے اور بوسہ دیکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری کمال
آرزو ہے کہ مین جنت مین آپکے ساتھ رہون اور مکرر عرض کیا ارشاد فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا اوسوقت ایک
لڑکی خورد سالہ میرے داہنے طرف اندر بیت اللہ شریف کے کھڑی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھسے استفسار

کہ اسوقت یاد نہین لیکن آخر کلام میرا یہ تھا کہ بعد خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم آپکا مرتبہ بہت بڑا ہے اور حضرت موسی علیہ السلام نے بھی اس ناچیز کے نسبت بہت باتین کہین کہ مجھکو وہ بھی یاد نہ رہین اور آخر کلام حضرت موسی علیہ السلام کا یہ تھا کہ خاتمہ تیرا بالخیر ہوگا اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے - کہ بتاریخ دوسری شہر جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری یوم چہارشنبہ کو بعد دو بجنے شب کے خواب دیکھا کہ ایک باغ مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تشریف رکھتے ہین پھر حضرت باغ سے واسطے ادا ے نماز کے جانب شرق باغ کے باہر تشریف لائے اور دیوار کے بازو مین کھڑے رہے اور روے مبارک شمال کیطرف اور پیٹھ حضرت کی داہنی جانب حضرت کی طرف ہوکر کھڑا ہوا اپنے مین مغرب کیطرف تھوڑا مائل طرف شمال کے داہنی جانب حضرت کے کھڑا ہوا اوسوقت ایک کپڑا ابریشمین یا الاکا سفید رنگ میرے بائین جانب دھرا ہوا تھا حضرت نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ کپڑا اپنا مجھکو دیدے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کپڑا تو کیا ہے میں اور میرے ماں باپ بھی آپ پر تصدق ہین آپ لیجیے پس مین بیدار ہوگیا - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ ستائیس رجب سنہ ۱۳۱۱ تیرہ سو گیارہ ہجری کو بعد دو بجے شب معراج کے خواب دیکھا کہ مین سفر مین ہون اور سیر کررہا ہون یکایک بہت سے مکانات نظر آئے اور دریا نہین کہ میدان نظر آیا اوسمین ایک مکان بھی دیکھا اوسکے روبرو لوگ جمع تھے اونھون نے مجھسے کہا کہ یہ تو کعبہ شریف ہے آپ خلاف قاعدہ شرعیہ کیسے آئے - سنتے ہی ہم سب ملکر بیت اللہ شریف کیطرف متوجہ ہوے یعنی حجر اسود کیطرف اور سب نے متفق ہوکر اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ چار مرتبہ کہا اور تمام ارکان طواف وغیرہ حج بجالانے کا اتفاق ہوا - پھر مین نے دیکھا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وقت مین جو آیات قرآنیہ نازل ہوتی تھین اور اصحاب کرام اونکو ہڈیون اور ٹھیکریون اور کاغذ وغیرہ مین لکھکر رکھتے تھے نظر آئین جیسے کہ پرانی قدیم کوئی چیز لکھی ہوئی ہوتی ہے ویسی ہی تھین مین نے اوس مین سے تبرکا کچھ کھالیا پھر وہان سے اپنے گھر کیطرف روانہ ہوا اتنے مین بیدار ہوگیا غالبا سبب اسکا یہ ہے کہ ہمیشہ میری عادت ہے کہ کوئی اسماء اللہ مین سے یا اسما بزرگون سے یا پارۂ آیات قرآنیہ مین سے پڑا ہوا دیکھا اور موقع کہین رکھنے کا بھی نہوا تو مین اوسکو تبرکا کھالیتا ہون - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ چوتھی رمضان سنہ ۱۳۱۱ تیرہ سو گیارہ ہجری سہ شنبہ کی رات کو بعد نماز تہجد اور سحری کھانے کے بوجہ حرارت کے زیر سما لیٹ گیا اور سوچنے کے وقت آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ سے آخر رکوع تک کہ سورۂ آل عمران مین واقع ہے پڑھی اور اوسکے حسب مضمون کے تفکر کیا اور جب نیند کا غلبہ ہوا سوگیا تو یکایک ایک صورت انسانی باریش و بروت ظاہر ہوئی تو فورا مین نے پہچانا کہ یہ صورت تجلی خداوندی ہے معانقہ کیا اور آغوش مین لیا اور بایکدیگر تعشق اور دلداری کی اوس سرا اور بھید سے کچھ یہ ناچیز تعلق رکھتا ہے اور اوس حالت مین خواب سے بیدار ہوا اور مصدق اس خواب کا حدیث امرد اور حدیث تحول ہے - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ چھبیس ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ تیرہ سو بارہ ہجری کو وقت مین کو شب کے خواب دیکھا کہ مین یکایک حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین پونہچا اوسوقت میرے دل مین آیا کہ ایسی چند چیزونکا اور حقائق جنکا استفسار کرون کہ بغیر صاحب کرامت ہونے کے ان چیزونکا جواب کسی سے ادا نہین ہوسکتا ہے چنانچہ حضرت شیخ سے اون چیزون یعنی تین امر کا استفسار کیا اور حضرت شیخ نے جواب باصواب ادا فرمایا اور شبہہ میرا دفع ہوگیا حضرت شیخ کے ساتھ اور میرا اعتقاد زیادہ ہوگیا اور جواب ان تینون امور کا بغیر اعلام حق تعالی کے ممکن نہ تھا اور ان سوالات اور

ہین مین اونکے درمیان موءدب اور مراقب ہوکر جا بیٹھا رخ میرا مغرب کے طرف تھا اور میرے داہنے اونکی
باتین وہ لوگ بیٹھے ہوے تھے اون لوگون نے بالاتفاق کہا کہ ہمنے تمکو سرداری عطا کی مین نے اپنے دل مین
کہا کہ تمھاری سرداری مجھکو نہین چاہیے میرے لیے میرا پروردگار بس ہے۔ سبب اس خواب کا یہ تھا
کہ اس خواب کے چند روز آگے سے مجھکو قبض تھا اور اوس سے طبیعت مین ایک انقباض اور اضطراب
تھا اور دل مین یہی کہتا تھا کہ میرا رب بہت جلیل القدر اور صاحب عظمت وکبریا اور رفیع الدرجات
وذو العرش ہے اگر مین ابدالآباد تک اوسکے در پر حاضر رہون اور گریہ وزاری کرون اور وہ اس
ناچیز کے طرف ملتفت نہو تو بجا ہے اس تصور کے ساتھ بعد ادائے نماز عشا کے سو گیا۔ اور منجملہ اونھین
انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ اٹھیسوین جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری کو شب یکشنبہ تہجد کے وقت
حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا مجھکو دیکھکر تبسم فرمایا اور کچھ ارشاد نفرمایا اور نہ کچھ
گفتگو ہوئی سابق کے خواب مین کلمہ طیبہ ارشاد ہوا تھا وجہ رویت یہ ہوئی کہ عشا کی نماز مین حق سبحانہ
وتعالی سے واسطے رویت حضرت خضر علیہ السلام کے استدعا کی تھی۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے
کہ بتاریخ بیسوین رجب سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری بعد دو بجے شب چہار شنبہ کو خواب دیکھا کہ مین مکہ
معظمہ مین ہون اور نمازی لوگ منتظر نماز کے ہین اور مین باوضو ہون اوسوقت ایسا معلوم ہو رہا ہو کہ ظہر کا
اول وقت ہے نمازیون نے مجھسے کہا کہ چلو نماز پڑھین مین نے کہا کہ مین اول سنت پڑھلون بعد اوسکے
فرض پڑھونگا جماعتکا لوگون نے میرے واسطے توقف کیا جب مین نماز مین کھڑا ہوا مجھپر رقت اور وجد عظیم طاری ہوا
اس اثنا مین مین بیدار ہو گیا سبب اس خواب کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اوقات عصر کی سنت کے لیے
جماعت کے وقت بخوف فوت سنت عصر لوگون سے یہی کہتا ہون کہ مین آگے سنت پڑھلون پھر فرض
پڑھونگا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ اونتیس شوال سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری
شب سہ شنبہ دو بجے رات کو خواب دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے اور چند اطفال اوس بارش مین نماز پڑھ
رہے ہین اوسوقت ایک شخص میرے روبرو ایک فتوی لایا اور اوسکو پڑھا تو اوسمین لکھا ہے کہ جو شخص
سب شیخین یا ختنین کا کرے گا تو اوسکی سزا یہ ہے کہ اوس شخص کو دیگ مسی مین رکھا جاے اور اوسکے
نیچے آنچ دیجاے اسکے مین ایک دروازہ نظر آیا اور روبرو دروازے کے چند آدمی جمع تھے اور کہتے تھے
کہ یہ دروازہ جنت کا ہے اور جو شخص حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے محبت رکھیگا اس دروازہ
سے داخل ہو سکیگا۔ یہ سنتے ہی یہ ناچیز اوس دروازہ سے داخل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم بھی اوس دروازہ کے اندر سے باہر تشریف لا رہے تھے اوسوقت حضرت سے باہم ملاقات ہوئی
اور آنحضرت کے ساتھ معانقہ ہوا اور کچھ گفتگو نہین ہوئی اسحالت مین ناچیز بیدار ہو گیا۔ لیکن مجھکو یہ خیال
نہ رہا کہ وہ دروازہ کسی باغ کا تھا یا کسی مکان کا سبب اس خواب کا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تین روز
سے خیال میرا یہ تھا کہ عرصہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی رویت سے مشرف نہین ہوا شاید
بندے سے کچھ قصور سرزد ہوا ہوگا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ حق جل شانہ نے محض فضل
اور فکر باطل سے جو مفضی الی الکفر والالحاد ہو اس ناچیز کو بچایا اور صاحب ترتیب رکھا اور علوم ظاہری
وباطنی اور اپنی معرفت کاملہ سے سرفراز اور اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اگرچہ حجابات تجلیات کی آڑ مین

میں تالیف کی

الحمد للہ والمنۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبوۃ وعلی آلہ واصحابہ ذوی المجد والفتوۃ

اما بعد واضح ہو کہ اس آخری زمانے میں کہ علم کا آفتاب بعرض زوال میں آ گیا ہے اور بے قدری وجہالت آفاق دنیا میں عام ہو گئی ہے۔ سارا عالم ظلمت کی گھٹاؤں میں گھر گیا ہے۔ بالخصوص تصوف کے واقفین کا نام مفقود ہے۔ جس طرف نظر اوٹھا کر دیکھا جاوے تو بدنام کنندہ نکو نامی چند پیش ہوئی جاتی ہیں اور حد صد عنان توجہ منعطف کی جاوے مجملا سے ہی کو قول الظلم آتے ہیں۔ یہ تو سب کچھ ہے ع توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد ٭ کا مصداق کبھی تو ہونا چاہیے۔ گو کیسا ہی عالم پر پردہ ظلمت پڑ جاوے لیکن ایسے لوگ تو ہر وقت میں رہا کرتے ہیں اور عالم کبھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں ہو سکتا ہے کہ جنکی وجہ سے قیام اور نظام بنی آدم رہتا ہے۔ وہی نزول مراحم خداوند تعالی کی موجب ہوتے ہیں۔ چنانچہ مجھکو جب حیدرآباد دکن آنے کا اتفاق ہوا تو ایک ایسے صاحب سے ملا گویا اپنے وقت کے یگانہ تھے جامع فروع واصول حاوی معقول ومنقول۔ میدان تصوف کے دُر یگانہ عالم زمانہ واقف رموز خدادادی مورد مراحم سبحانی عالم باعمل فاضل عدیم البدل وحید العصر فرید الدہر حقائق آگاہ مقبول ومقتدائے اہل اللہ سالک مسالک طریقت ناسک مناسک شریعت دانائے اسرار الہی شناور دریائے خفی وجلی حضرت مولانا محمد مبارک العلی صاحب جو فن تصوف میں خود ہی اپنی نظیر ہیں۔ اور اس شعر مشہور کے ٭ نکو کتاب مستبہری ندارد ٭ چو در بندی سراز روزن برآرد ٭ کے مطابق اونکے دلی نادر الوجود مضامین پوشیدگی پر کب راضی ہو سکتے تھے۔ لہذا صوفیان صافی منش کو بے غایت خوشخبری ومژدہ لا انتہائی ہو کہ مولانا صاحب موصوف نے کتاب مستطاب فصوص الحکم مصنفہ امام المحققین سلطان العارفین شیخ الشیوخ حضرت محیی الدین بن العربی رضی اللہ تعالی عنہ کی ایسی ایک شرح اور مقدمہ لکھا ہے سبحان اللہ کچھ عجیب شرح بسط کے ساتھ لکھا ہے کہ چشم زمانہ اوسکی حالی مضامین کے پاس نہیں گذری اوسکے مضامین درشاہوار فرید ہیں۔ مگر اوسکے لائق اور منتخب مضامین کچھ ایسے آسان نہیں ہیں کہ ہر فرد بشر اوسکے وسیع معانی تک بالغور عبور کر سکے ہاں اونکے سمجھنے کے واسطے عقل فہیم وطبع مستقیم درکار ہے کچھ عجیب حل جیسے شرح اور مقدمہ ہے کہ خود بخود مطلب کے فوارے ہر ہر طرف سے جاری ہوتے جاتے ہیں اور کچھ سخت تعجب انگیز تحقیقات کی گئی ہے کہ ہر حرف اوسکا معانی کا بحر زخار ہے اور ہر معنی حقیقت کا دریائے ناپیدا کنار ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مولانا صاحب نے پوری طرح سے تمام اون نکات کو حل کیا ہے جو بڑے بڑے متقدمین کی سمجھ کے قریب بھی نگذرے ہونگے انکی ہر تحقیق وتلاش میں جو تعمق نگاہی ہوئی ہے وہ مصنف کا ہی حصہ ہے خدا جانتا ہے کسقدر محنت شاقہ سے اسکا اجتماع کیا ہے ٭ ہر نقطہ بمعنی سست پروش ٭ ہر فقرہ بشاہدیست ہم آغوش ٭ الحق جو مضامین اس نادر الوجود شرح اور مقدمہ

۱۳۲۱

سلسلۂ کبریت احمر فقط

مرتبہ السید الفقیر الی رحمۃ ربہ الہادی محمد عبد الحق العمری الخیرآبادی عاملہ اللہ بفضلہ الہادی [illegible]

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد سزاوار بارگاہ منعم حقیقی ہے جسنے انسان کو واسطے اپنی معرفت وعبادت کے پیدا کیا۔ بلکہ کل عالم کو اپنی اظہار قدرت وصنعت کے لیے ہویدا کیا۔ جل جلالہ وعم نوالہ۔ اور صلوٰۃ وسلام لاتعداد اوسکے رسول مقبول شفیع ولد آدم شفیع امم فخر عالم سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لائق ہے جنہوں نے ظلمات کفر وشرک وبدعات سے ہمکو چھڑایا۔ اور راستہ وصول الی اللہ کا سکھایا علم ظاہری وباطنی کو تعلیم فرمایا۔ طریقہ شریعت وحقیقت کا بتایا اللھم صل وسلم علیہ کما ہو اہلہ وعلی آلہ الکرام ہداۃ الانام الی الاسلام وعلی اصحابہ العظام ہداۃ الخلق الی دار السلام علی الدوام الی یوم القیام **اما بعد** یہ خزینہ کنز حقیقت اور گنجینہ جواہر زواہر معرفت یعنی **مقدمہ شرح فصوص الحکم** بیان تحقیق وحدت وجود ووحدت شہود اور حقائق اشیا واذکار وطرق سلسلۂ عالیہ اولیا مین مع ضمیمہ عظیمہ اصطلاحات صوفیہ کرام رحمہم اللہ واولیاے عظام اور ترجمہ حال وسوانح عمری مؤلف علامؒ مین تالیف لطیف وتصنیف شریف عالم علام وعارف والا مقام جنکا کمال ظاہری وباطنی ملاحظہ اس مقدمہ اور سوانح عمری سے ظاہر ہے عاجز اوسکی تشریح سے قاصر ہے والا مناقب عالیجناب مولانا شاہ **سید محمد مبارک العلی صاحب** دام فیضہ الجلی والخفی حسب فرمایش وتصحیح مؤلف بمقام **مطبع احمدی** واقع کانپور بہادر معظم مکرم ومحترم حاجی **شیخ محمد یعقوب صاحب** [illegible] الوہاب مین ماہ رمضان مبارک سنہ ۱۳۱۱ تیرہ سو گیارہ ہجری کو باہتمام احقر الانام عاجز محمد عبد الصمد رحمہ اللہ الصمد علیہ [illegible] آراستہ وزیور طبع سے پیراستہ ہوا خدایا کر اسی مقبول عالم بحق سید اولاد آدم

قطعۂ تاریخ طبع نتیجہ طبع ابلہ محمد عبد الصمد عفی عنہ

عارف وہادی براہِ مستقیم
صاحبِ علم وکمالاتِ عظیم

نام پاکش شد مبارک باعلی
رائپوری صاحبِ خُلقِ کریم

ترجمہ کردہ فصوصِ شیخ را
ہم نمودہ شرحِ اسرارِ فخیم

چون بحکمش طبع شد این نسخہ
بعدِ تصحیحِ مترجم اے ندیم

سالِ طبعش شد رقم بی روی بیم
مخزنِ اسرارِ اللہ حلیم

۱۳۱۱ھ

نحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون
فصوص الحکم
المترجم بالترجمة الهندية الموسوم باسم
کنوز اسرار القدم
فی المطبع الاحمدی الواقع فی بلدة لکھنو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ صاحب رحمت ذاتی و صاحب رحمت وجوبی کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنَزِّلِ الْحِکَمِ عَلٰی قُلُوْبِ الْکَلِمِ

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے کہ اتارنیوالا حکمتون کا ہے اوپر دلون انبیا کے

بِاَحَدِیَّۃِ الطَّرِیْقِ الْاَمَمِ مِنَ الْمَقَامِ

بسبب متحد ہونے راہ سیدہی کے مقام

الْاَقْدَمِ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ وَالنِّحَلُ

احدیت ذاتیہ سے اگرچہ مختلف ہوئین ملتین اور مذاہب بسبب

لِاخْتِلَافِ الْاُمَمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی

اختلاف امتون کے اور رحمت کاملہ بھیجے اللہ تعالیٰ اوپر

المُمِدّ الهِمَم من خزائن الجود والكرم بالقيل الأقوم محمد

مدد کرنے والے ہمتوں کے خزانوں بخشش اور مہربانی سے ساتھ قول صادق کے کہ وہ محمد ہیں

وآله وصحبه وسلّم أما بعد فإني رأيت رسول الله صلى

اور اوپر آل اونکے کے اور اصحاب اونکے کے اور سلام بھیجے لیکن بعد حمد و صلاۃ کے پس تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم في مبشّرة أُرِيتُها في العشر الآخر من محرم

اللہ علیہ وسلم کو بیچ خواب کے کہ دکھلایا گیا ہوں وہ خواب بیچ عشرہ آخرہ ماہ محرم کے

سنة سبع وعشرين وستمائة بمحروسة دمشق

چھ سو ستائیس ہجری میں بیچ شہر دمشق کا اور بیچ

بيده صلى الله عليه وسلم كتاب فقال لي هذا كتاب

ہاتھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کتاب تھی پس فرمایا آنحضرت نے واسطے میری کہ یہ کتاب

فصوص الحكم خذه واخرج به إلى الناس ينتفعون

فصوص الحکم ہے لو اسکو اور ظاہر کرو اسکو اوپر لوگوں کے کہ فائدہ لیویں وہ

به فقلت السمع والطاعة لله ولرسوله وأولي

اس سے پس عرض کیا میں نے کہ سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے واسطے اللہ تعالیٰ اور واسطے رسول اونکے کے اور واسطے اصحاب

الأمر منا كما أُمِرنا به فحققت الأمنية وأخلصت

حکومت ہمارے کے جیسے کہ حکم کیے گئے ہم ساتھ اوسکے پس ظاہر کیا میں نے رسول علیہ السلام کی مراد کو اور خالص کیا میں نے

النية وجرّدت القصد والهمة لإبراز هذا

اپنی نیت کو اور پاک کیا میں نے اپنے قصد اور ہمت کو اغراض نفسانی سے واسطے ظاہر کرنے اس

الكتاب كما حدّه لي رسول الله صلى الله عليه وسلم

کتاب کے جیسے کہ حد مقرر کی تھی واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِيهِ وَفِي جَمِيعِ

بغیر زیادتی اور کمی کے اور دعا کی میں نے اللہ تعالے سے یہ کہ کر دالے وہ مجکو بیچ اظہار کتاب کی اور بیچ تمامی

أَحْوَالِي مِنْ عِبَادِهِ الَّذِينَ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَأَنْ يَخُصَّنِي

احوال میرے کے اون بندون اپنے سے کہ نہیں ہے واسطے شیطان کے اوپر اون کے غلبہ اور یہ کہ خاص کرے وہ مجکو

فِي جَمِيعِ مَا يَرْقُمُهُ بَنَانِي وَيَنْطِقُ بِهِ لِسَانِي وَيَنْطَوِي عَلَيْهِ جَنَانِي بِالْإِلْقَاءِ

بیچ تمامی اون چیزون کہ لکھتے ہیں انکو انگلیان میری اور گویا ہے ساتھ اوسکے زبان میری اور شامل ہے اوسکو دل میرا ساتھ القا

السُّبُّوحِيِّ وَالنَّفْثِ الرُّوحِيِّ فِي الرُّوعِ النَّفْسِيِّ بِالتَّأْيِيدِ الْاِعْتِصَامِيِّ

رحمانی اور القائے فرشتے کے بیچ اوس خانہ دل کے جو متصل نفس منطبعہ کے ہے ساتھ تائید حفظ الٰہی کے

حَتّٰى أَكُونَ مُتَرْجِمًا لَا مُتَحَكِّمًا لِيَتَحَقَّقَ مَنْ يَقِفُ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ أَصْحَابِ

تاکہ ہوون میں ترجمہ کرنیوالا نہ حکم کرنے والا اعراض نفسانی سے تاکہ یقین کرے وہ شخص کہ واقف ہووے اوپر اوسکے اہل اللہ اصحاب

الْقُلُوبِ أَنَّهُ مِنْ مَقَامِ التَّقْدِيسِ الْمُنَزَّهِ عَنِ الْأَغْرَاضِ النَّفْسِيَّةِ

دل سے اس بات کو کہ تحقیق یہ کتاب مقام احدیت خالصہ سے ہے جو پاک ہے وہ مقام اعراض نفسانی سے

الَّتِي يَدْخُلُهَا التَّلْبِيسُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ تَعَالٰى لَمَّا سَمِعَ دُعَائِي

کہ داخل ہوتا ہے اون اعراض میں مکر اور فریب اور میں امید کرتا ہوں اس بات کی کہ حق تعالی جب سنے دعا میری

قَدْ أَجَابَ نِدَائِي فَمَا أُلْقِي إِلَّا مَا يُلْقِي إِلَيَّ وَلَا أُنْزِلُ فِي هٰذَا الْمَسْطُورِ إِلَّا مَا

قبول کرے ندا میری پس نہیں القا کرتا ہوں میں کوئی چیز مگر جو کچھ کہ القا کی گئی وہ طرف میری اور نہیں اتارتا ہوں میں بیچ اس کتاب کے کہ لکھا ہے مجھ

يُنَزَّلُ بِهِ عَلَيَّ وَلَسْتُ بِنَبِيٍّ وَلَا رَسُولٍ وَلٰكِنِّي وَارِثٌ وَلِآخِرَتِي حَارِثٌ

مگر اوسکو کہ اتارا گیا وہ اوپر میری اور نہیں ہون میں نبی اور نہ رسول ولیکن ہون میں وارث اور واسطے آخرت اپنی کے کھیتی کرنیوالا

شعر	فَمِنَ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا	وَإِلَى اللّٰهِ فَارْجِعُوا
	پس اللہ ہی سے سنو تم	اور طرف اللہ ہی کی رجوع کرو تم
فَإِذَا مَا سَمِعْتُمُوا	مَا أَتَيْتُ بِهِ فَعُوا	ثُمَّ بِالْفَهْمِ فَصِّلُوا
پس جب سن لیا تمنے	جو کچھ کہ لایا میں اوسکو پس یاد رکھو	پھر سمجھکر تفصیل کرو
مُجْمَلَ الْقَوْلِ وَاجْمَعُوا	ثُمَّ مُنُّوا بِهِ عَلٰى	طَالِبِيهِ لَا تَمْنَعُوا
مجمل قول کے اور جمع کرو	پھر احسان کرو اوس کتاب سے اوپر	طلب کرنیوالے اوسکے کے اور نہ منع کرو
هٰذِهِ الرَّحْمَةُ الَّتِي	وَسِعَتْكُمْ فَوَسِّعُوا	وَمِنَ اللّٰهِ أَرْجُو
پس رحمت کو کہ	محیط ہے وہ تمکو اور پہلاؤ	اور اللہ ہی سے امید کرتا ہوں میں

اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اُيِّدَ فَتَاَيَّدَ وَاَيَّدَ وَقُيِّدَ بِالشَّرْعِ

کرہون مین اونلوگون مین سے جو تائید کیے گئے پس تائید پائی اور تائید کی اور قید کیے گئے ساتھ شرع

الْمُحَمَّدِيِّ الْمُطَهَّرِ فَتَقَيَّدَ وَقَيَّدَ وَاَنْ يَحْشُرَنَا فِي

محمدی کے جو پاک ہے پس مقید ہوا اور قید کیا اور یہ کہ حشر کرے ہمکو اوسکے

زُمْرَتِهٖ كَمَا جَعَلَنَا مِنْ اُمَّتِهٖ فَاَوَّلُ مَا اَلْقَاهُ الْمَالِكُ

گروہ مین جیسے کہ کردیا حق تعالی نے ہمکو امتیون میں اونکی پس اول اوس چیز کا کہ القا کیا اوسکو مالک نے

عَلَى الْعَبْدِ مِنْ ذٰلِكَ

اوپر اس بندہ کے القا اسرار کتاب میں سے

فَصُّ حِكْمَةٍ اِلٰهِيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ اٰدَمِيَّةٍ

فص حکمت الٰہیہ کا ہے بیچ بیان کلمۂ آدمیہ کے

لَمَّا شَاءَ الْحَقُّ سُبْحَانَهٗ مِنْ حَيْثُ اَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى الَّتِيْ لَا

جب چاہا حق سبحانہ و تعالی نے باعتبار اسماے حسنی اپنے کے جو نہین

يَبْلُغُهَا الْاِحْصَاءُ اَنْ يَّرٰى اَعْيَانَهَا وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ

پہونچتی ہے اونکو حد شمار یہ کہ دیکھے حق تعالی حقایق اسما کو اور اگر چاہے تو کہے کہ

اَنْ يَّرٰى عَيْنَهٗ فِيْ كَوْنٍ جَامِعٍ يَحْصُرُ الْاَمْرَ لِكَوْنِهٖ

یہ کہ دیکھے حق تعالی حقیقت اپنی بیچ ایک جو جامع کہ محیط ہو وہ موجود سارا ساکو بسبب ہونے اوس موجود کے

مُتَّصِفًا بِالْوُجُوْدِ وَيَظْهَرَ بِهٖ سِرُّهٗ اِلَيْهِ فَاِنَّ رُؤْيَةَ

متصف ساتھ وجود کے اور ظاہر ہووے بسبب اوس موجود کے بھید حق کا طرف حق کے اسلیے کہ تحقیق دیکھنا

الشَّيْءِ نَفْسَهٗ بِنَفْسِهٖ مَا هِيَ مِثْلَ رُؤْيَتِهٖ نَفْسَهٗ

ایک شخص کا ذات اپنی بیچ ذات اپنی کے بذاتہ نہین ہے وہ دیکھنا مثل دیکھنے ذات اپنی کے

فِيْ اَمْرٍ اٰخَرَ يَكُوْنُ لَهٗ كَالْمِرْاٰةِ فَاِنَّهٗ يَظْهَرُ لَهٗ نَفْسُهٗ

بیچ امر کے کہ دوسرے واسطے اوس شخص کے مانند آئینہ کے اسلیے کہ ظاہر ہوتی ہے واسطے اوس شخص کے ذات اوسکی

فِي صُورَةٍ يُعْطِيهَا الْمَحَلُّ الْمَنْظُورُ فِيهِ مِمَّا لَمْ يَكُنْ

بیچ ایسی ایک صورت کے جو بخشتا ہے اوس صورت کو محل منظور فیہ کو نہ

يَظْهَرُ لَهُ مِنْ غَيْرِ وُجُودِ هَذَا الْمَحَلِّ وَلَا تَجَلِّيهِ لَهُ

ظاہر ہوتی تھی وہ صورت واسطے اوس شخص کے بغیر وجود اس محل کے اور بغیر تجلی اوس شخص کے واسطے اوس محل کے

وَقَدْ كَانَ الْحَقُّ أَوْجَدَ الْعَالَمَ كُلَّهُ وُجُودَ شَبَحٍ مُسَوًّى

اور حال یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ نے پیدا کیا تھا تمام عالم کو مانند ایک وجود کالبدی کے کہ معتدل بنا ہوا تھا

لَا رُوحَ فِيهِ فَكَانَ كَمِرْآةٍ غَيْرِ مَجْلُوَّةٍ وَمِنْ

نہیں تھی روح بیچ اوس کے پس تھا عالم مانند آئینہ بے جلا کے اور

شَأْنِ الْحُكْمِ الْإِلَهِيِّ أَنَّهُ مَا سَوَّى مَحَلًّا إِلَّا وَلَا بُدَّ

شان سے حکم الٰہی کے یہ ہے کہ تحقیق نہ معتدل بنایا حق تعالیٰ نے کسی محل کو مگر اوس حال میں کہ ضرور ہے

أَنْ يَقْبَلَ رُوحًا إِلَهِيًّا عَبَّرَ عَنْهُ بِالنَّفْخِ فِيهِ وَمَا هُوَ

کہ قبول کرے وہ محل روح الٰہی کو کہ تعبیر کی گئی اس قبول روح سے نفخ روح بیچ اوس محل کے اور نہیں ہے وہ

إِلَّا حُصُولُ الِاسْتِعْدَادِ مِنْ تِلْكَ الصُّورَةِ الْمُسَوَّاةِ

نفخ روح مگر حاصل ہونا استعداد اور قابلیت کا ہے اوس صورت معتدل بنائی ہوئی کو

لِقَبُولِ الْفَيْضِ التَّجَلِّي الدَّائِمِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ

واسطے قبول کرنے فیض مقدس کے جو تجلی دائمی ہے کہ ہمیشہ تھی اور ہمیشہ رہیگی

وَمَا بَقِيَ إِلَّا قَابِلٌ وَالْقَابِلُ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ فَيْضِهِ

اور نہ باقی رہی کوئی شے غیر مستعد طرف حق کے سوا ایمان کے اور ایمان کا پتہ نہیں حاصل ہوتا ہے مگر فیض اقدس

الْأَقْدَسِ فَالْأَمْرُ كُلُّهُ مِنْهُ ابْتِدَاؤُهُ وَانْتِهَاؤُهُ

حق تعالیٰ سے پس تمامی امور وجود عالم کے حق تعالیٰ ہی سے ہیں یعنی اوس سے ابتدا اور انتہا اونکی ہے

وَإِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ كَمَا ابْتَدَأَ مِنْهُ

اور طرف اوس کے رجوع کرینگے تمام امور وجود عالم کے جیسے کہ ابتدا اونکی ہے اوس سے

فاقتضى الامر جلاء مرآة العالم فكان آدم عين جلاء

پس تقاضا کیا شان الٰہی نے جلا آئینۂ عالم کی پس ہوئے آدم عین جلا

تلك المرآة وروح تلك الصورة وكانت الملائكة

اوس آئینہ کی اور روح اوس صورت بنائی ہوئی کی اور ہوئے فرشتے

من بعض قوى تلك الصورة التي هي صورة العالم

بعض قوتوں میں سے اوس صورت بنائی ہوئی کے وہ صورت بنائی ہوئی صورت عالم کی ہے

المعبر عنه في اصطلاح القوم بالانسان الكبير

تعبیر کیا جاتا ہے اوس عالم سے بیچ اصطلاح قوم صوفیہ کے انسان کبیر

فكانت الملائكة له كالقوى الروحانية والحسية

پس ہوئے فرشتے واسطے عالم کے مانند قوتوں روحانیہ اور جسمانیہ انسان کے

التي هي في النشأة الانسانية وكل قوة منها محجوبة

جو وہ حاصل ہیں بیچ خلقت انسانی کے اور ہر ایک قوت اُن قوی عقلی میں سے مجوب ہے

بنفسها لا ترى شيئا افضل من ذاتها وان فيها فيما

بذاتہ کہ نہیں دیکھتی ہے وہ کسی شے کو بہتر ذات اپنی سے اور نہیں دیکھتی ہے وہ قوت

تزعم الاهلية لكل منصب عال ومنزلة رفيعة

بیچ گمان اپنے کے اہلیت کو تحقیق بیچ خلقت انسانی کے لیاقت ہر مقام عالی و مرتبہ بلندی کی ہے

عند الله لما عندها من الجمعية الالهية بين

نزدیک اللہ تعالیٰ کے بسبب اوس چیز کے کہ بیچ خلقت انسانی کے جمعیت الٰہیہ ہے کہ حاصل

ما يرجع من ذلك الى الجناب الالهي والى جناب

اور دائرہ ہوئی جمعیت درمیان اس چیز کے کہ رجوع کرتی ہے وہ طرف جناب واحدیت کی اور طرف جناب

حقيقة الحقائق وفي النشأة الحاملة لهذه الاوصاف

احدیت کے اور درمیان خلقت عنصری انسانی کے جو حامل ہے ان کمالات انسانی کو

الى ما تقتضيه الطبيعة الكلية التي حصرت قوابل

یہانتک کہ اس چیز کو کہ مقتضی ہووے اوسکو طبیعت کلی جو محیط ہے وہ طبیعت کلی قوابل

العالم كله أعلاه وأسفله وهذا لا يعرفه عقل بطريق نظر

اور ستاثرات تمام عالم علوی اور سفلی کو اور اس اوجمعیت الٰہیہ کو نہیں پہچان سکتی ہے عقل بطریق نظر

فكري بل هذا الفن من الإدراك لا يكون إلا عن كشف

فکری کے بلکہ یہ فن خاص کا ادراک جمعیت الٰہیہ کا ہے نہیں حاصل ہوتا ہے مگر کشف الٰہی سے

إلهي منه يعرف ما أصل صور العالم القابلة لأرواحه فسمي

اور اوسی سے پہچانی جاتی ہے کہ کیا ہے اصل صورتیں عالم کی جو قبول کرنیوالی ہیں وہ ارواح عالم کو پس نام رکھا گیا

هذا المذكور إنسانا وخليفة فأما إنسانيته فلعموم

اس موجود جامع مذکور کا انسان اور خلیفہ لیکن موسوم ہوا اوس موجود جامع کا انسان پس بسبب شامل ہونے

نشأته وحصره الحقائق كلها وهو للحق بمنزلة إنسان

خلقت اوسکی کے اور محیط ہونے اوسکی کے ہے تمام حقایق عالم کو اور یہی انسان واسطے حق تعالیٰ کے بمنزلہ پتلی

العين من العين الذي به يكون النظر وهو المعبر عنه

آنکھ کے ہے بہ نسبت آنکھ کے کہ بسبب اوس پتلی کے حاصل ہوتی ہے نظر آنکھ کی اور یہ وہی پتلی ہے کہ تعبیر کیا جاتا ہے اوس سے

بالبصر فلهذا سمي إنسانا فإنه به نظر الحق إلى خلقه

ساتھ بینائی کے پس واسطے اسیکے نام رکھا گیا اس موجود جامع کا انسان اسلیے کہ بسبب اسی انسان کے نظر کی حق تعالیٰ نے طرف مخلوق اپنی کے

فرحمهم فهو الإنسان الحادث الأزلي والنشء الدائم

پس رحم کیا اوسنے مخلوق پر پس وہ انسان انسانی حادث ازلی اور خلقت دائمی

الأبدي والكلمة الفاصلة الجامعة فتم العالم بوجوده

ابدی اور کلمہ فاصل جامع ہے پس تمام ہوا عالم بسبب وجود انسان کے

فهو من العالم كفص الخاتم من الخاتم الذي هو محل

پس انسان بہ نسبت عالم کے مانند نگینہ انگوٹھی کے ہے بہ نسبت انگوٹھی کے جو وہ محل

النقش والعلامة التي بها يختم الملك على خزائنه وسماه

نقش اور علامت کا ہے کہ بسبب اوس علامت کے مہر کرتے ہیں بادشاہ اوپر خزانوں اپنے کے اور نام رکھا حق تعالیٰ نے اس انسان کا

خليفة من أجل هذا لأنه تعالى الحافظ به خلقه كما يحفظ

خلیفہ بسبب اسی وجہ مذکور کے کیونکہ حق تعالیٰ محافظت کرنیوالا ہے ساتھ اوس انسان کے مخلوق اپنی کو جیسے کہ محافظت کرتے ہیں بادشاہ

بالختم الخزائن فما دام ختم الملك عليها لا يجسر أحد على فتحها

ساتھ مہر کے خزانوں کو پس جب تک مہر بادشاہ کی موجود ہو اوپر خزانوں کے نہیں دلیری کرتا ہے کوئی اوپر کھولنے خزانوں کے

إلا بإذنه فاستخلفه في حفظ العالم فلا يزال العالم محفوظاً

مگر ساتھ حکم اوسکے پس خلیفہ اپنا بنایا حق تعالی نے انسان کو بیچ محافظت عالم کے پس ہمیشہ رہیگا عالم محفوظ

ما دام فيه هذا الإنسان الكامل ألا تراه إذا زال وفك من خزانة

جبتک کہ موجود ہے بیچ اوس عالم کے یہ انسان کامل کیا نہیں دیکھتا ہے تو انسان کامل کو کہ جوقت زائل ہوگا اور فنا ہوگا بیچ

عن خزانة الدنيا لم يبق فيها ما اختزنه الحق فيها وخرج

یعنی انسان کامل خزانہ دنیا سے نہ باقی رہیگا بیچ خزانہ کے جو کچھ کہ رکھا اوسکو حق تعالی نے بیچ خزانہ دنیا کے اور نکل جاویگا

ما كان فيها والتحق بعضه ببعضه وانتقل الأمر إلى الآخرة

جو کچھ کہ ہے بیچ دنیا کے اور ملجاویگا بعض اوسکا ساتھ بعض اوسکے اور منتقل ہوجاویگا امر الہی کا طرف آخرت کے

فكان ختماً على خزانة الآخرة ختماً أبدياً فظهر جميع ما في

پس ہوگا انسان کامل مہر اوپر خزانہ آخرت کے مہر ابدی پس ظاہر ہوئے تمامی جو کچھ کہ بیچ

الصور الإلهية من الأسماء في هذه النشأة الإنسانية

صور الہیہ کے تھین اسماء الہیہ میں سے بیچ اس خلقت انسانی کے

فحازت رتبة الإحاطة والجمع بهذا الوجود وبه قامت الحجة لله

پس جمع کیا خلقت انسانی نے رتبہ احاطہ اور جمعیت کو بسبب اس وجود عنصری کے اور بسبب اس احاطہ اور جمعیت کے قایم ہوئی حجت اللہ

تعالى على الملائكة فتحفظ فقد وعظك الله بغيرك وانظر

تعالی کی اوپر فرشتون کے پس ہشیار رہ اے طالب اسلیے کہ تحقیق نصیحت دی تجکو اللہ تعالی نے ساتھ غیر تیرے کے اور دیکھ تو

من أين أتي على من أتي عليه فإن الملائكة لم تقف مع

کہ کہان سے لائی گئی بلا کی اوپر اوس شخص کے کہ لائی گئی بلا کی اوپر اسکے اسلیے کہ فرشتے نہ ثابت رہین ساتھ

ما تعطيه نشأة هذا الخليفة ولا وقفت مع ما تقتضيه حضرة

اوس عبادت کی کہ بخشتی ہے اوسکو خلقت اوس خلیفہ کا اور نہ ثابت رہین فرشتے ساتھ اوس عبادت کے کہ چاہتا ہے اسکو اون سے حضرت

الحق من العبادة الذاتية فإنه ما يعرف أحد من الحق إلا

حق کی وہ عبادت ایسی ایک عبادت ہے کہ جسکی ذات لازم مقتضی ہے اسلیے کہ نہیں پہچانتا ہے کوئی شخص اسماے حق تعالی میں سے مگر

ما تعطيه ذاته وليس للملائكة جمعية آدم ولا وقفت مع

اوسقدر کہ بخشتی ہے اوسکو ذات اوسکا اور نہیں ہے واسطے فرشتون کے جمعیت آدم کی اور نہ ثابت رہین فرشتے ساتھ

الأسماء الإلهية التي تخصها وسبحت الحق بها وقدسته

ان اسماء الہی کے کہ مخصوص ہین وہ اسما ساتھ ان فرشتون کے اور تسبیح کرتے تھے وہ حق تعالی کی ساتھ ان اسما کے اور تقدیس کرتے تھے وہ اوسکی

فما علمت أن لله أسماء ما وصل علمها إليها فما سبحته بها

اور نہ جانا فرشتون نے اسبات کو کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ایسے اسما ہین کہ نہ پہونچا علم ان اسما کا طرف ان فرشتون کے پس نہ تسبیح کی فرشتون نے حق کی ساتھ ان اسما کے

کیونکہ وہ عبادت حق تعالے کی ساتھ جمیع اسماء وصفات سے کریگا۔ منہ

ولا قدسته فغلب عليها ما ذكرناه وحكم عليها هذا الحال

اور نہ تقدیس کی انہوں نے اوسکی پس غلبہ کیا اوپر فرشتوں کے اس چیز نے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اور حکم کیا اوپر اونکے اس حال نے

فقالت من حيث النشأة أتجعل فيها من يفسد فيها وليس

پس کہا فرشتوں نے باعتبار خلقت عنصری آدم کیا پیدا کریگا تو بیچ زمین کے ایسا خلیفہ جو فساد کریگا بیچ زمین کے اور حال یہ کہ نہیں تھا یہ قول

إلا النزاع وهو عين ما وقع منهم فما قالوه في حق آدم هو

مگر جھگڑا اور وہ جھگڑا عین اوس چیز کا ہے کہ واقع ہوا وہ فرشتوں سے پس جو کچھ کہ کہا فرشتوں نے اوسکو بیچ حق آدم کے وہ

عين ما هم فيه مع الحق فلولا أن نشأتهم تعطي ذلك ما قالوا

عین اوس چیز کا ہے کہ فرشتے اوسمیں ہیں ساتھ حق تعالی کے پس اگر خلقت فرشتوں کی نہ تقاضا کرتی اوس جھگڑے کو نہ کہتے وہ

في حق آدم ما قالوه وهم لا يشعرون فلو عرفوا نفوسهم

بیچ حق آدم کے جو کچھ کہا اونھوں نے آدم کو اور حال یہ کہ فرشتے نہیں شعور رکھتے ہیں پس اگر پہچانتے فرشتے حقیقت اپنی

لعلموا ولو علموا لعصموا ثم لم يقفوا مع التجريح حتى زادوا

البتہ جانتے رتبہ آدم کو اور اگر جانتے وہ رتبہ آدم البتہ محفوظ رہتے وہ جھگڑے سے پھر نہ ثابت ہو فرشتے ساتھ طعن آدم کے یہانتک کہ زیادتی کی اونھوں نے

في الدعوى بما هم عليه من التقديس والتسبيح وعند

بیچ دعوی خونریزی آدم کے بسبب اوس عبادت کے کہ فرشتے اوپر اوسکے ہیں کہ وہ عبادت تقدیس اور تسبیح سے ہے اور حال کہ نزدیک

آدم من الأسماء الإلهية ما لم تكن الملائكة تقف عليها

آدم کے اسماے الہی میں سے اوس قدر ہیں کہ فرشتے نہ واقف تھے اوپر اون اسما کے

فما سبحت ربها بها ولا قدسته عنها تقديس آدم

پس نہ تسبیح کی فرشتوں نے رب اپنے کی ساتھ اون اسما کے اور نہ تقدیس کی انہوں نے اوسکی اون اسما سے مانند تقدیس آدم کے

وتسبيحه فوصف الحق لنا ما جرى لنقف عنده ونتعلم

اور مانند تسبیح اوسکی کے پس بیان کیا حق تعالی نے واسطے ہمارے جو کچھ کہ گزرا جھگڑے فرشتوں سے تاکہ ثابت رہیں ہم نزدیک حق تعالی کے اور سیکھیں ہم

الأدب مع الله تعالى فلا ندعي ما نحن متحققون به وحاوون

ادب ساتھ اللہ تعالی کے اور نہ دعوی کریں ہم اوس چیز کا کہ جانتے ہیں ہم اوسکو کہ وہ اسما ہیں اور محیط ہیں ہم

عليه بالتقييد فكيف لنا أن نطلق في الدعوى فنعم

اوپر اوسکے ساتھ قید اور ضبط کرنے کے پس کیونکر سزاوار ہے ہمکو کہ مطلق اور عام کریں ہم بیچ دعوے کے اور شامل کریں ہم

بها ما ليس لنا بحال ولا نحن منه على علم فنفتضح فهذا

دعوے میں اوس چیز کو کہ نہیں ہے ہمکو حاصل کسی حال میں اور نہ ہم اوس سے واقف ہیں کہ رسوا ہو ویں ہم پس یہ

التعريف الإلهي مما أدب الحق به عباده الأدباء الأمناء

تعریف اور بیان الہی اوس چیز میں سے ہے کہ ادب دیا حق تعالی نے ساتھ اوسکے بندوں اپنے کو کہ صاحب ادب امانت دار

الخلفاء ثم نرجع إلى الحكمة الإلهية فنقول اعلم أن الأمور

خلیفہ ہیں پھر رجوع کرتے ہیں ہم طرف حکمت الہیہ کے پس کہتے ہیں ہم جانو اے طالب اثبات کر کر تحقیق امور

الكلية وإن لم يكن لها وجود في عينها فهي معقولة معلومة

کلی اگرچہ نہیں ہیں واسطے اونکے وجود بیچ خارج کے پس وہ امور کلی معقول اور معلوم ہیں

بلا شك في الذهن فهي باطنة لا تزول عن الوجود العيني

بے شک بیچ ذہن کے پس وہ امور کلی باطنی ہیں نہیں جدا ہوسکتے ہیں وہ وجود خارجی سے

ولها الحكم والأثر في كل ما له وجود عيني بل هو عينها لا غيرها

اور واسطے انہیں امور کلی کے حکم اور اثر ہے بیچ ہر ایک اوس چیز کے کہ واسطے اوسکے وجود خارجی ہے بلکہ وجود خارجی عین امور کلی کا ہے نہ غیر اونکے

أعني أعيان الموجودات العينية ولم تزل عن كونها

مراد رکھتا ہوں میں وجود خارجی سے ذوات موجودات خارجیہ کو اور نہیں جدا ہوتے ہیں امور کلی

معقولة في نفسها فهي الظاهرة من حيث أعيان الموجودات

معقول ہونے اپنے سے بالنظر ذات اپنی کے پس امور کلی ظاہر ہیں باعتبار ہونے امور کلی کے عین ذوات موجودات خارجی کے

كما هي الباطنة من حيث معقوليتها فاستناد كل موجود

جیسے کہ امور کلی باطنی ہیں باعتبار معقول ہونے اون امور کلی کے پس قیام اور استناد ہر موجود

عيني لهذه الأمور الكلية التي لا يمكن رفعها عن العقل ولا

خارجی کا ثابت ہے طرف ان امور کلی کے کہ نہیں ممکن ہے اوٹھا دیا جانا امور کلی کا عقل سے اور نہیں

يمكن وجودها في العين وجوداً تزول به عن أن تكون

ممکن ہے پایا جانا اون امور کلی کا بیچ خارج کے اس طرح پر کہ زائل ہو جاوے امور کلی بسبب اوس وجود کے معقول

معقولة وسواء كان ذلك الموجود العيني موقتاً أو غير

ہونے سے اپنے اور برابر ہے کہ ہووے وہ موجود خارجی ممکن زمانی یا واجب غیر

موقت نسبة الموقت وغير الموقت إلى هذا الأمر الكلي

زمانی اور نسبت ممکن زمانی اور واجب غیر زمانی کی طرف اس امر کلی

المعقول نسبة واحدة غير ان هذا الامر الكلي يرجع اليه

معقول کے ایک ہی نسبت ہے مگر فرق یہ کہ تحقیق یہ امر کلی ایسا ہے کہ رجوع کرتا ہے طرف اوسکے

حكم من الموجودات العينية بحسب ما تطلبه حقائق تلك

ایک حکم موجودات خارجی سے موافق اوس چیز کے کہ چاہتے ہیں اوسکو حقایق اس

الموجودات العينية كنسبة العلم الى العالم والحيوة الى

موجودات خارجی کی جیسے کہ نسبت علم کی طرف عالم کے اور نسبت حیات کی طرف

الحي فالحيوة حقيقة معقولة والعلم حقيقة معقولة متميزة

حی کے پس حیات ایک حقیقت معقول ہے اور علم بھی ایک حقیقت معقول ہے کہ متمیز ہے

عن الحيوة كما ان الحيوة متميزة عنه ثم نقول في الحق تعالى ان

حیات سے جیسے کہ تحقیق حیات متمیز ہے علم سے پھر کہینگے ہم بیچ شان حق تعالی کے کہ تحقیق

له علما وحيوة فهو الحي العالم ونقول في الملك ان له حيوة

واسطے اوسکے علم اور حیات ہے پس حق تعالی حی اور عالم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق فرشتہ کی کہ تحقیق واسطے اوسکے حیات

وعلما فهو الحي العالم ونقول في الانسان ان له حيوة وعلما

اور علم ہے پس فرشتہ حی اور عالم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق انسان کے کہ تحقیق واسطے انسان کے حیات اور علم ہے

فهو الحي العالم وحقيقة العلم واحدة وحقيقة الحيوة واحدة

پس انسان حی اور عالم ہے اور حقیقت علم کی ایک ہی حقیقت ہے اور حقیقت حیات کی بھی ایک ہی حقیقت ہے

ونسبتهما الى العالم والحي نسبة واحدة ونقول في علم

اور نسبت علم اور حیات کی طرف عالم اور حی کے ایک ہی نسبت ہے اور کہینگے ہم بیچ شان علم

الحق انه قديم وفي علم الانسان انه محدث فانظر

حق تعالے کے کہ تحقیق علم حق تعالے کا قدیم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق علم انسان کے کہ تحقیق علم انسان کا حادث ہے پس دیکھ اے طالب

الى ما احدثته الاضافة من الحكم في هذه الحقيقة

طرف اوس چیز کے کہ پیدا کیا اوسکو نسبت نے کہ وہ چیز ایک حکم ہے بیچ اس حقیقت

المعقولة وانظر الى هذا الارتباط بين المعقولات والموجودات

معقول کے اور دیکھ طرف اس ارتباط کے کہ ثابت ہوا درمیان معقولات اور موجودات

العينية فكما حكم العلم على من قام به ان يقال فيه انه

خارجی کے پس جیسے کہ حکم کیا علم نے اوپر اس شخص کے کہ قایم ہوا وہی علم ساتھ اوسکے یہ کہ کہا جاوے بیچ حق اس شخص کے کہ تحقیق

عالم كذلك حكم الموصوف به على العلم بانه حادث في

وہ عالم ہے ایسا ہی حکم کیا اوس شخص نے جو موصوف ہے وہ ساتھ علم کے اوپر علم کے اسطرح پر کہ تحقیق وہ علم حادث ہے بیچ

حقِ الحادثِ فكما هو في حقِ القديمِ فصار كلُّ واحدٍ محكوماً به

حق حادث کے اور وہ علم قدیم ہے بیچ حق قدیم کے پس ہوا ہر ایک امر کلی اور موجود خارجی محکوم بہ

ومحكوماً عليه ومعلومٌ أنّ هذه الأمور الكليّة وإن كانت

اور محکوم علیہ اور معلوم اور مقرر ہے یہ کہ تحقیق امور کلی اگرچہ وہ

معقولةً فإنّها معدومةٌ في العينِ موجودةٌ في الحكمِ كما هي

معقول ہیں لیکن وہ معدوم ہیں بیچ خارج کے اور موجود ہیں بیچ حکم کرنے کے موجود خارجی پر جیسے کہ وہ امور کلی

محكومٌ عليها إذا نُسبت إلى الموجودِ العينيِّ فتقبلُ الحكمَ في

محکوم علیہ ہیں جس وقت نسبت کیے جاویں وہ طرف موجود خارجی کے پس قبول کرتے ہیں وہ امور کلی ایک حکم کو درمیان

الأعيانِ الموجودةِ ولا تقبلُ التفصيلَ ولا التجزّي فإنّ ذلك

اعیان موجودہ کے اور نہیں قبول کرتے ہیں وہ امور کلی تفصیل کو اور نہ تجزی کو اسلیے کہ تحقیق تفصیل اور تجزی

محالٌ عليها فإنّها بذاتها في كلِّ موصوفٍ بها كالإنسانيّةِ

محال ہے اوپر امور کلی کے اسلیے کہ تحقیق امور کلی بذاتہ ثابت ہیں بیچ ہر موجود کے جو موصوف ہو ساتھ امور کلی کے جیسے کہ صفت انسانیت کی

في كلِّ شخصٍ من هذا النوعِ الخاصِّ لم تتفصّلْ ولم تتعدّدْ بتعدّدِ

بیچ ہر ہر فرد انسان کے اس نوع خاص سے نہیں جدا ہوتی ہے اور نہیں متعدد ہوتی ہے وہ صفت انسانیت کی بسبب تعدد

الأشخاصِ ولا برحتْ معقولةً وإذا كان الارتباطُ بين من

افراد انسان کے اور ہمیشہ ہیں امور کلی معقول اور ثابت عقل میں اور جس وقت ارتباط درمیان اوس شے کے

له وجودٌ عينيٌّ وبين من ليس له وجودٌ عينيٌّ قد ثبت وهي

کہ واسطے اوسکے وجود خارجی ہو اور درمیان ایک شے کے کہ نہیں ہے واسطے اوسکے وجود خارجی ثابت ہوا اور حال یہ کہ وہ امور کلی

نِسَبٌ عدميّةٌ فارتباطُ الموجوداتِ بعضِها ببعضٍ أقربُ

ایسی نسبتیں ہیں کہ غیر موجود ہیں خارج میں پس ارتباط موجودات خارجی کا بعض اونکا ساتھ بعض کے قریب تر ہے

أن يُعقلَ لأنّه على كلِّ حالٍ بينهما جامعٌ وهو الوجودُ العينيُّ

تعقل میں اسلیے کہ اوپر ہر حال کے درمیان اون دونوں موجود خارجی کے امر جامع موجود ہے اور وہ امر جامع وجود خارجی ہے

وهناك فما ثَمّةَ جامعٌ وقد وُجد الارتباطُ بعدمِ الجامعِ

اور اس جگہ یعنی درمیان امور کلی اور موجودات خارجی کے نہیں ہے وہاں امر جامع موجود حالانکہ پایا گیا ارتباط با وجود نہونے امر جامع کے

فبالجامعِ أقوى وأحقُّ ولا شكَّ أنّ المحدَثَ قد ثبت حدوثُه

پس ساتھ امر جامع کے ارتباط قوی تر اور سزاوار تر ہے اور نہیں ہے شک بیچ اسبات میں کہ تحقیق حادث کا ثابت ہوا ہے حدوث اوسکا

وافتقارُه إلى محدِثٍ أحدثَه لإمكانِه بنفسِه فوجودُه

اور احتیاج اوسکی طرف موجد کے کہ ایجاد کیا ہے اوس موجد نے اسکو بسبب ممکن ہونے اوسکے کے بنظر ذات اوسی ممکن کے پس وجود اوس حادث کا

مِنْ غَيْرِهٖ فَهُوَ مُرْتَبِطٌ بِهٖ ارْتِبَاطَ افْتِقَارٍ وَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُسْتَنَدُ اِلَيْهِ

غیر سے اوسکے ہے پس حادث ارتباط رکھتا ہے ساتھ موجد اپنے کے ارتباط احتیاج کا اور ضروری ہے کہ ہو وہ ذات کہ احتیاج اور استناد حادث کی جسکی طرف ہے

وَاجِبَ الْوُجُوْدِ لِذَاتِهٖ غَنِيًّا فِيْ وُجُوْدِهٖ بِنَفْسِهٖ غَيْرَ مُفْتَقِرٍ وَّهُوَ الَّذِيْ

واجب الوجود بنظر ذات اپنی کے اور بے پرواہ بیچ وجود اپنے کے بذاتہ اور غیر محتاج اور یہ ذات وہی موجد ہے

اَعْطَى الْوُجُوْدَ بِذَاتِهٖ لِهٰذَا الْحَادِثِ فَانْتَسَبَ اِلَيْهِ وَلَمَّا اقْتَضَاهُ لِذَاتِهٖ

کہ بخشا ہے اوسنے وجود اپنی ذات سے اس حادث کو پس منسوب کیا گیا حادث طرف اوس واجب لذاتہ کے اور جب چاہا واجب نے حادث کو واسطے ذات اپنی کے

كَانَ وَاجِبًا بِهٖ وَلَمَّا كَانَ اسْتِنَادُهٗ اِلٰى مَنْ ظَهَرَ عَنْهُ لِذَاتِهٖ اقْتَضٰى اَنْ

ہو گیا وہ حادث واجب بسبب اوس واجب لذاتہ کے اور جب کہ تھی احتیاج حادث کی طرف اوس واجب کے کہ ظاہر ہوا ہے وہ حادث اوس سے واسطے ذات اپنی کے چاہا اوس احتیاج نے

يَّكُوْنَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ فِيْمَا يُنْسَبُ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنِ اسْمٍ وَّصِفَةٍ

یہ کہ ہووے وہ حادث موافق صورت اوس واجب کے بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کیجاتی ہے اوسکی طرف واجب کے ہر چیز سے کہ وہ ہر چیز نام اور صفت ہے

مَا عَدَا الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصِحُّ فِي الْحَادِثِ وَاِنْ كَانَ

سوائے وجوب ذاتی کے اسلیے کہ تحقیق یہ وجوب ذاتی نہیں صحیح ہے بیچ حادث کے اگرچہ ہو گیا ہے وہ حادث

وَاجِبَ الْوُجُوْدِ وَلٰكِنَّ وُجُوْبَهٗ بِغَيْرِهٖ لَا بِنَفْسِهٖ ثُمَّ لِتَعْلَمْ اَنَّهٗ

واجب الوجود لیکن وجوب حادث کا بسبب غیر اوسکے ہے نہ ذات سے اوسکی پھر واجب ہے کہ جانیں ہم اسبات کو کہ تحقیق

لَمَّا كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا قُلْنَاهُ مِنْ ظُهُوْرِهٖ بِصُوْرَتِهٖ اَحَالَنَا اللّٰهُ

جب حاصل ہے کار بار عالم کا اوپر اوس چیز کے کہ کہا ہمنے اسکو ظاہر ہونے سے حادث کے موافق صورت حق کے تو سونپا ہمکو اللہ

تَعَالٰى فِي الْعِلْمِ بِهٖ عَلَى النَّظَرِ فِي الْحَادِثِ وَذَكَرَ اَنَّهٗ اَرَانَا

تعالی نے بیچ معرفت اپنی کے اوپر نظر کرنے کے بیچ حادث کے اور ذکر کیا حق تعالی نے اسبات کو کہ تحقیق دکھلائیں اوسنے ہمکو

اٰيَاتِهٖ فِيْهِ فَاسْتَدْلَلْنَا بِنَا عَلَيْهِ فَمَا وَصَفْنَاهُ بِوَصْفٍ اِلَّا كُنَّا

نشانیاں اپنی بیچ حادث کے پس استدلال کیا ہمنے ساتھ معرفت ذات اپنی کے اوپر معرفت حق تعالی کے پس نہیں صفت کی ہمنے حق تعالی کی ساتھ کسی صفت کے مگر ہو گئے

نَحْنُ ذٰلِكَ الْوَصْفَ اِلَّا الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ الْخَاصَّ فَلَمَّا عَلِمْنَاهُ

ہم ساتھ اوس صفت کے سوائے صفت وجوب ذاتی کے جو مختص ہے ساتھ ذات حق کے پس جب جانا ہمنے حق تعالی کو

بِنَا وَمِنَّا نَسَبْنَا اِلَيْهِ كُلَّ مَا نَسَبْنَاهُ اِلَيْنَا وَبِذٰلِكَ وَرَدَتِ

ساتھ ذات اپنی کے اور اپنی سے نسبت کی ہمنے طرف حق تعالی کی ہر اوس چیز کی کہ نسبت کی ہمنے اوسکی طرف اپنی اور ساتھ اسی امر مذکور کے وارد ہوئے ہیں

الْاِخْبَارَاتُ الْاِلٰهِيَّةُ عَلٰى اَلْسِنَةِ التَّرَاجِمِ اِلَيْنَا فَوَصَفَ نَفْسَهٗ

اخبار الہی اوپر زبانوں ترجمہ کرنے والوں کے یعنی انبیا کی طرف ہماری پس صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی

لَنَا بِنَا فَاِذَا شَهِدْنَاهُ شَهِدْنَا نُفُوْسَنَا وَاِذَا شَهِدَنَا شَهِدَ

واسطے ہمارے ساتھ صفات ہمارے کے پس جس وقت مشاہدہ کیا ہمنے حق تعالی کو مشاہدہ کیا ہمنے ذاتوں اپنی کو اور جس وقت دیکھا حق تعالی نے ہمکو دیکھا اوسنے

نفسه ولا نشك أنا كثيرون بالشخص والنوع وأنا وإن كنا على

ذات اپنی کو اور نہیں شک کرتے ہیں ہم اس بات میں کہ ہم اہل عالم بہت ہیں ساتھ افراد اور انواع کے اور تحقیق ہم اگرچہ ہیں اوپر

حقيقة واحدة تجمعنا فنعلم قطعاً أن ثمّ فارقاً به تميزت

ایک ہی حقیقت کے کہ جمع کرتی ہے وہ حقیقت ہم اہل عالم کو لیکن جانتے ہیں ہم قطعی اس بات کو کہ تحقیق ہے ایک چیز فرق کرنے والی کہ بسبب اوسکے تمیز ہوئی

الأشخاص بعضها عن بعض ولولا ذلك ما كانت الكثرة في الواحد

افراد بعض اونکے بعض سے اور اگر نہ ہوتی وہ چیز فرق کرنے والی نہ ہوتی کثرت بیچ وحدت کے

فكذلك أيضاً وإن وصفنا بما وصف به نفسه من جميع الوجوه

پس ایسا ہی حال افراد انسان کا بھی ہے اگرچہ صفت کی گئی ہم لوگ ساتھ اس چیز کے کہ صفت کی حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے ذات اپنی کی تمامی وجوہ سے

فلا بد من فارق وليس إلا افتقارنا إليه في الوجود وتوقف

پس ضروری ہے ایک چیز فرق کرنے والی ہے اور نہیں ہے وہ چیز فرق کرنے والی مگر احتیاج ہماری طرف حق تعالیٰ کے بیچ ہستی کے اور موقوف رہنا

وجودنا عليه لإمكاننا وغناه عن مثل ما افتقرنا إليه فبهذا

ہستی ہماری کا اوپر ہستی حق تعالیٰ کے بسبب ممکن ہونے ہمارے اور بے نیازی حق تعالیٰ کی مثل اوس چیز کے کہ محتاج ہیں ہم طرف اوس چیز کے پس بسبب اس بے نیازی کے

صح له الأزل والقدم الذي انتفت عنه الأولية التي لها

صحیح ہوا واسطے حق تعالیٰ کے ازل اور قدم کہ منتفی ہے اوس ازل اور قدم سے اولیت کہ ثابت ہے واسطے اوس اولیت کے

افتتاح الوجود عن عدم فلا تنسب إليه الأولية مع كونه

ابتدا وجود کی عدم سے پس نہیں نسبت کی جاتی طرف حق تعالیٰ کے اولیت کی باوجود ہونے حق تعالیٰ کے

الأول ولهذا قيل فيه الآخر ولو كانت أوليته أولية وجود

اول اور واسطے اسی معنی ازل اور قدم کے کہا گیا بیچ شان حق تعالیٰ کے آخر اور اگر ہوتی اولیت حق تعالیٰ کی مثل اولیت وجود

التقييد لم يصح أن يكون الآخر للمقيد لأنه لا آخر للممكن

ممکنات کے نہ صحیح ہوتا ہونا حق تعالیٰ کا آخر واسطے ممکنات کے اسلیے کہ نہیں ہے آخر واسطے ممکنات کے

لأن الممكنات غير متناهية فلا آخر لها وإنما كان آخراً

کیونکہ ممکنات غیر متناہی ہیں انتہا واسطے اونکے پس نہیں ہے آخر واسطے ممکنات کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ ہوا حق تعالیٰ آخر ممکنات کا

لرجوع الأمر كله إليه بعد نسبة ذلك إلينا فهو الآخر

بسبب رجوع ہونے تمامی امور ممکنات کے طرف حق تعالیٰ کی بعد منسوب ہونے امور ممکنات کے طرف ہم اہل عالم کے پس حق تعالیٰ آخر ہے

في عين أوليته والأول في عين آخريته ثم لتعلم أن الحق

بیچ عین اولیت اپنی کے اور حق تعالیٰ اول ہے بیچ عین آخریت اپنی کے پھر جاننا چاہیے کہ اے عزیز جانو تم اس بات کو کہ تحقیق حق تعالیٰ نے

وصف نفسه بأنه ظاهر باطن فأوجد العالم عالم غيب

صفت کی ذات اپنی کی اس طرح سے کہ تحقیق حق تعالیٰ ظاہر ہے اور باطن پس پیدا کیا عالم کو عالم باطن

وَشَهَادَةٍ لِنَذْكُرَ الْبَاطِنَ بِغَيْبِنَا وَالظَّاهِرَ بِشَهَادَتِنَا وَوَصَفَ

اور عالم ظاہر تاکہ یاد کریں ہم باطن حق کو باطن اپنے سے اور ظاہر حق کو ظاہر اپنے سے اور صفت کی حق تعالے نے

نَفْسَهُ بِالرِّضَى وَالْغَضَبِ وَأَوْجَدَ الْعَالَمَ ذَا خَوْفٍ وَرَجَاءٍ فَنَخَافُ

ذات اپنی کے ساتھ رضا اور غضب کے پس پیدا کیا عالم کو خوف والا اور امیدوار تو ڈریں ہم

غَضَبَهُ وَنَرْجُو رِضَاهُ وَوَصَفَ نَفْسَهُ بِأَنَّهُ جَمِيلٌ وَذُو جَلَالٍ

غضب اوسکے سے اور امید رکھیں ہم رضا وسکی سے اور صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی اس طرح کہ تحقیق وہ صاحب جمال ہے اور صاحب جلال

فَأَوْجَدَنَا عَلَى هَيْبَةٍ وَأُنْسٍ وَهٰكَذَا جَمِيعُ مَا يُنْسَبُ إِلَيْهِ

پس پیدا کیا اوسنے ہمکو اوپر ہیبت اور محبت کے اور اسیطرح ہے حکم تمامی ان صفتون کا کہ نسبت کیجاتی ہے اونکی طرف

تَعَالَى وَيُسَمَّى بِهِ فَعَبَّرَ عَنْ هَاتَيْنِ الصِّفَتَيْنِ بِالْيَدَيْنِ اللَّتَيْنِ

حق تعالی کی اور نام رکھا جاتا ہے حق تعالی ساتھ ان صفتون کے پس تعبیر کی حق تعالی نے ان دونوں صفت جمال و جلال کی ساتھ دونوں ہاتھوں کے کہ

تَوَجَّهَتَا مِنْهُ عَلَى خَلْقِ الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ لِكَوْنِهِ الْجَامِعَ لِحَقَائِقِ

متوجہ ہوئے وہ دونوں ہاتھ حق تعالی سے اوپر پیدا کرنے انسان کامل کے بسبب ہونے انسان کامل کے جامع تمامی حقایق

الْعَالَمِ وَمُفْرَدَاتِهِ فَالْعَالَمُ شَهَادَةٌ وَالْخَلِيفَةُ غَيْبٌ وَلِهٰذَا تَحَجَّبَ

باطنی عالم اور موجودات خارجی اوسکے کا پس عالم ظاہر ہے اور خلیفہ باطن اور واسطے اسی کے پوشیدہ رہتا ہے

السُّلْطَانُ وَوَصَفَ الْحَقُّ نَفْسَهُ بِالْحُجُبِ الظُّلْمَانِيَّةِ وَهِيَ الْأَجْسَامُ

بادشاہ اور صفت کی حق تعالے نے ذات اپنی کی ساتھ حجابات ظلمانی کے کہ وہ حجابات اجسام

الطَّبِيعِيَّةُ وَالنُّورِيَّةِ وَهِيَ الْأَرْوَاحُ اللَّطِيفَةُ وَالْعَالَمُ بَيْنَ كَثِيفٍ

طبیعی عنصری ہیں اور صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی ساتھ حجابات نورانی کے کہ وہ ارواح لطیفہ ہیں اور عالم بیچ اسیطرح درمیان کثیف

وَلَطِيفٍ وَهُوَ عَيْنُ الْحِجَابِ عَلَى نَفْسِهِ فَلَا يُدْرِكُ الْحَقَّ إِدْرَاكَهُ

اور لطیف کے ہے اور عالم عین حجاب ہے اوپر ذات حق تعالی کے پس نہیں دریافت کرتا ہے خالق تعالی کو مانند دریافت کرنے حق تعالی

نَفْسَهُ فَلَا يَزَالُ فِي حِجَابٍ لَا يُرْفَعُ مَعَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ مُتَمَيِّزٌ عَنْ

ذات اپنی کو پس ہمیشہ رہتا ہے عالم بیچ حجاب کے کہ نہیں اوٹھایا جاتا حجاب باوجود جاننے عالم کے اس بات کو کہ تحقیق عالم تمیز ہے

مُوجِدِهِ بِافْتِقَارِهِ وَلٰكِنْ لَا حَظَّ لَهُ فِي الْوُجُوبِ الذَّاتِيِّ الَّذِي

موجد اپنے سے بسبب احتیاج اپنی کے ولیکن نہیں ہے کوئی حصہ واسطے عالم کے بیچ وجوب ذاتی کے کہ مخصوص ہے وہ

لِوُجُودِ الْحَقِّ فَلَا يُدْرِكُهُ أَبَدًا فَلَا يَزَالُ الْحَقُّ مِنْ هٰذِهِ

واسطے وجود حق تعالے کے پس نہیں دریافت کرتا ہے عالم حق تعالی کو کبھی پس ہمیشہ رہتا ہے حق تعالے بسبب اس

الْحَيْثِيَّةِ غَيْرَ مَعْلُومٍ عِلْمَ ذَوْقٍ وَشُهُودٍ لِأَنَّهُ لَا قَدَمَ لِلْحَادِثِ

اعتبار وجوب ذاتی کے غیر معلوم ساتھ علم ذوقی اور شہودی کے کہ واسطے کہ نہیں ہے کوئی دخل واسطے حادث کے

فِي ذَٰلِكَ فَمَا جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ لِآدَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَّا تَشْرِيفًا وَلِهٰذَا

بیچ وجوب ذاتی کے پس نہ جمع کیا اللہ تعالےٰ نے واسطے آدم کے دونون ہاتھون اپنے کو مگر واسطے بزرگ کرنے کے اور واسطے اسکے

قَالَ لِإِبْلِيسَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ وَمَا هُوَ إِلَّا عَيْنُ

فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجکو اس بات سے کہ سجدہ کرے تو اوس شخص کو کہ پیدا کیا مینے دونون ہاتھون اپنے سے اور نہین ہے یہ بزرگی آدم کی مگر عین

جَمْعِهِ بَيْنَ الصُّورَتَيْنِ صُورَةِ الْعَالَمِ وَصُورَةِ الْحَقِّ وَهُمَا يَدَا

جمع کرنا آدم کا دونون صورتون کو کہ صورت عالم کی اور صورت حق تعالے کی ہے اور یہی ہین دونون ہاتھ

الْحَقِّ وَإِبْلِيسُ جُزْءٌ مِنَ الْعَالَمِ لَمْ تَحْصُلْ لَهُ هٰذِهِ الْجَمْعِيَّةُ وَلِهٰذَا

حق تعالی کے اور ابلیس ایک جزو ہے عالم مین سے نہین حاصل ہوا واسطے ابلیس کے یہ جمعیت اور واسطے اسکے

كَانَ آدَمُ خَلِيفَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ظَاهِرًا بِصُورَةِ مَنِ اسْتَخْلَفَهُ فِيمَا

ہوئے آدم خلیفہ پس اگر نہوے آدم ظاہر موافق صورت اوس شخص کے کہ خلیفہ کیا ہے اوس شخص نے آدم کو بیچ اوس چیز کے

اسْتَخْلَفَهُ فِيهِ فَمَا هُوَ خَلِيفَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ جَمِيعُ مَا تَطْلُبُهُ

کہ خلیفہ کیا ہے اوسنے آدم کو اوسمین پس نہوئے آدم خلیفہ اور اگر نہووے بیچ آدم کے تمامی وہ چیز کہ طلب کرتے ہین اوسکو

الرَّعَايَا الَّتِي اسْتُخْلِفَ عَلَيْهَا لِأَنَّ اسْتِنَادَهَا إِلَيْهِ فَلَا بُدَّ أَنْ يَقُومَ

رعایا کہ وہ خلیفہ بنائے گئے ہین اوپر اونکے تو نہ آدم خلیفہ اسلیے کہ رجوع رعایا کا طرف خلیفہ کے ہے پس ضرور ہے یہ کہ قایم کرے خلیفہ

بِجَمِيعِ مَا تَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَإِلَّا فَلَيْسَ بِخَلِيفَةٍ عَلَيْهِمْ فَمَا صَحَّتِ الْخِلَافَةُ

تمامی اون چیزون کو کہ محتاج ہین رعایا طرف اون چیزون کے ورنہ پس نہین ہے وہ خلیفہ اوپر اونکے پس نہین صحیح ہے خلافت

إِلَّا لِلْإِنْسَانِ الْكَامِلِ فَأَنْشَأَ صُورَتَهُ الظَّاهِرَةَ مِنْ حَقَائِقِ الْعَالَمِ

مگر واسطے انسان کامل کے پس پیدا کی حق تعالی نے صورت ظاہری آدم کی حقایق باطنی عالم سے

وَصُوَرِهِ وَأَنْشَأَ صُورَتَهُ الْبَاطِنَةَ عَلَىٰ صُورَتِهِ تَعَالَىٰ وَلِذَٰلِكَ

اور صور ظاہری عالم سے اور پیدا کی حق تعالی نے صورت باطنی آدم کی موافق صورت حق تعالی کے اور واسطے اسکے

قَالَ فِيهِ كُنْتُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَمَا قَالَ كُنْتُ عَيْنَهُ وَأُذُنَهُ فَفَرَّقَ

فرمایا حق تعالی نے بیچ حق آدم کے ہوتا ہون مین قوت سامعہ اوسکی اور قوت باصرہ اوسکی اور نہ فرمایا ہوتا ہون مین آنکھ اوسکی اور کان اوسکا پس فرق کیا حق تعالی نے

بَيْنَ الصُّورَتَيْنِ وَهٰكَذَا هُوَ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ مِنَ الْعَالَمِ بِقَدْرِ

درمیان دونون صورت ظاہری اور باطنی کے اور اسیطرح سرایت کی حق تعالے نے بیچ ہر موجود عالم کے اوسقدر کہ

مَا تَطْلُبُهُ حَقِيقَةُ ذَٰلِكَ الْمَوْجُودِ لٰكِنْ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَجْمُوعُ مَا لِلْخَلِيفَةِ

چاہتی ہے اوسکو حقیقت اور استعداد اوس موجود کی لیکن نہین ہے واسطے کسیکے جمعیت اوسقدر کہ واسطے خلیفہ کے ہے

فَمَا فَازَ إِلَّا بِالْمَجْمُوعِ وَلَوْلَا سَرَيَانُ الْحَقِّ فِي الْمَوْجُودَاتِ

پس نہ ہوا کامیاب مرتبہ خلافت کو مگر خلیفہ بسبب جامع ہونے صورت حق اور عالم کے اور اگر نہوتی سرایت ذات حق تعالی کی بیچ موجودات کے

بِالصُّورَةِ مَا كَانَ لِلْعَالَمِ وُجُودٌ كَمَا أَنَّهُ لَوْلَا تِلْكَ الْحَقَائِقُ

مانند صورت صفات اسمائی کے نہوتا واسطے عالم کے وجود جیسے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر نہوتے حقایق

الْمَعْقُولَةُ الْكُلِّيَّةُ مَا ظَهَرَ حُكْمٌ فِي الْمَوْجُودَاتِ الْعَيْنِيَّةِ وَمِنْ هٰذِهِ

معقول کلی نہ ظاہر ہوتا کوئی حکم بیچ موجودات خارجی کے اور اسی ارتباط سے

الْحَقِيقَةِ كَانَ الْافْتِقَارُ مِنَ الْعَالَمِ إِلَى الْحَقِّ فِي وُجُودِهِ شعر

کہ ثابت ہے نفس الامر مین حاصل ہوئی احتیاج عالم کی طرف حق تعالیٰ بیچ وجود اپنے کے شعر

فَالْكُلُّ مُفْتَقِرٌ مَا الْكُلُّ مُسْتَغْنٍ	هٰذَا هُوَ الْحَقُّ قَدْ قُلْنَاهُ لَا نَكْنِي
پس کل ایک طالب ہے حق کی طرف، نہیں ہر ایک بے نیاز ہے ایک دوسرے سے	یہی ہے حق کہ کہا ہے ہمنے اوسکو نہیں پوشیدہ رکھتے ہین ہم
فَإِنْ ذَكَرْتَ غَنِيًّا لَا افْتِقَارَ بِهِ	فَقَدْ عَلِمْتَ الَّذِي بِقَوْلِنَا نَعْنِي
پس اگر تو ذکر کرے تو بے نیازی حق کی کہ نہیں ہے احتیاج اوسکو	پس تحقیق جان لیا تو نے اوس چیز کو کہ ساتھ قول اپنے کے مراد رکھتے ہین ہم
فَالْكُلُّ بِالْكُلِّ مَرْبُوطٌ فَلَيْسَ لَهُ	عَنْهُ انْفِصَالٌ خُذُوا مَا قُلْتُهُ عَنِّي
پس کل ایک طالب اور مطلوب ایک دوسرے کا مربوط ہے پس نہیں ہے واسطے عالم کے	حق تعالیٰ سے جدائی لو تم جو کچھ کہا ہے اوسکو مجھ سے

فَقَدْ عَلِمْتَ حِكْمَةَ نَشْأَةِ جَسَدِ آدَمَ أَعْنِي صُورَتَهُ الظَّاهِرَةَ

پس تحقیق جانا تو نے حکمت پیدائش جسد آدم کی مراد لیتا ہون مین صورت ظاہری اوسکی

وَقَدْ عَلِمْتَ نَشْأَةَ رُوحِ آدَمَ أَعْنِي صُورَتَهُ الْبَاطِنَةَ فَهُوَ

اور تحقیق جانا تو نے حکمت پیدائش روح آدم کی مراد لیتا ہون مین صورت باطنی اوسکی پس آدم

الْحَقُّ وَالْخَلْقُ وَقَدْ عَلِمْتَ نَشْأَةَ رُتْبَتِهِ وَهِيَ الْمَجْمُوعُ الَّذِي

حق ہے اور خلق اور تحقیق جانا تو نے حکمت پیدائش رتبہ آدم کی اور وہ رتبہ مجموع صورت حق اور عالم کی ہے کہ

بِهِ اسْتَحَقَّ الْخِلَافَةَ فَآدَمُ هُوَ النَّفْسُ الْوَاحِدَةُ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا

بسبب اوسکے مستحق ہوے وہ خلافت کے پس آدم وہ ایک ذات ہے کہ پیدا کی گئی ہے اوس سے

هٰذَا النَّوْعُ الْإِنْسَانِيُّ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا

یہ نوع انسانی اور وہ مستفاد ہے قول اللہ تعالیٰ سے اے لوگو ڈرتے رہو

رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

رب اپنے سے جسنے پیدا کیا تم کو ایک ذات سے اور بنایا اوس سے جوڑا اوسکا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً فَقَوْلُهُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ اجْعَلُوا مَا

اور پھیلائے اون دونون سے مرد بہت اور عورتین بہت پس معنی قول اللہ تعالیٰ کے کہ اتقوا ربکم یہہ ہین کہ بناؤ تم اوس چیز کو

ظَهَرَ مِنْكُمْ وِقَايَةً لِرَبِّكُمْ وَاجْعَلُوا مَا بَطَنَ مِنْكُمْ وَهُوَ رَبُّكُمْ

کہ ظاہر تمہارا ہے حافظ واسطے رب اپنے کے اور گردانو تم اوس چیز کو کہ باطن تمہارا ہے حالانکہ وہ رب تمہارا ہے

وقايةً لكم فان الامر ذمٌّ وحمدٌ فكونوا وقايتهٗ في الذمّ واجعلوه

حافظ واسطے اپنے اسلیے کہ تحقیق امر بد کا ہے اور نیک پس ہو جاؤ تم بچانے والے رب اپنے کو امر بد اور کرو اوسکو تم اپنے کو

وقايتكم في الحمد تكونوا ادباء عالمين ثم ان الله عزّ وجلّ اطلعه

بچانے والے امر نیک سے ہو گے تم صاحب ادب اور دانای حفظ مراتب کے پھر تحقیق حق عز وجل نے واقف کیا آدم کو

على ما اودع فيه وجعل ذلك في قبضتيه القبضة فيها العالم

اور پر اوس چیز کے کہ امانت رکھی اوسنے بیچ آدم کے اور کر دانا حق تعالی نے اوس امانت کو بیچ دونوں قبضوں کے ایک قبضہ کہ بیچ اوسکے عالم ہے

والقبضة الاخرى فيها آدم وبنوه وبيّن مراتبهم فيه ولمّا

اور قبضہ دوسرا کہ بیچ اوسکے آدم ہے اور فرزند اوسکے اور ظاہر کیا اور تفصیل کیا حق تعالی نے مراتب فرزندوں آدم کو بیچ آدم کے اور جب

اطلعني الله في سرّي على ما اودع في هذا الامام الوالد الاكبر

واقف کیا مجھکو اللہ تعالے نے بیچ بھید میرے کے بوجہ خاص اوپر اون اسرار کے کہ امانت رکھی ہے حق تعالی نے بیچ امام والد اکبر یعنے ابو البشر کے

جعلتُ في هذا الكتاب منه ما حدّ لي لا ما وقفتُ عليه فانّ

کردانا میں نے بیچ اس کتاب کے بعض اونمیں سے جو کچھ کہ حد مقرر کیگئی تھی واسطے میرے نہ تمامی ان چیزوں کو کہ واقف کیا گیا میں اوپر اوسکے

ذلك لا يسعه كتاب ولا العالم الموجود الآن فممّا شاهدتهٗ

اسلیے کہ یہ ایسا ہے کہ نہیں گنجایش کرتی ہے اوسکو کوئی کتاب اور نہ تمامی عالم کہ موجود ہیں اس وقت پس وہ چیز کہ مشاہدہ کیا میں نے اوسکو

ممّا نودعه في هذا الكتاب كما حدّه لي رسول الله صلى الله

خواب میں یعنی وہ چیز کہ امانت رکھینگے ہم اوسکو بیچ اس کتاب کے جیسے کہ حد مقرر کی تھی اوسکے واسطے میرے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلّم حكمةٌ الٰهيّةٌ في كلمةٍ آدميّةٍ وهو هذا الباب

علیہ وسلم نے حکمت الٰہیہ ہے بیچ بیان کلمہ آدمیہ کے اور وہ یہی فص ہے جو ذکر کیا گیا

ثمّ حكمةٌ نفثيّةٌ في كلمةٍ شيثيّةٍ ثمّ حكمةٌ سبّوحيّةٌ

پھر فص حکمت نفثیہ ہے بیچ بیان کلمہ شیثیہ کے پھر فص حکمت سبوحیہ ہے

في كلمةٍ نوحيّةٍ ثمّ حكمةٌ قدّوسيّةٌ في كلمةٍ ادريسيّةٍ

بیچ بیان کلمہ نوحیہ کے پھر فص حکمت قدوسیہ ہے بیچ کلمہ ادریسیہ کے

ثمّ حكمةٌ مهيّميّةٌ في كلمةٍ ابراهيميّةٍ ثمّ حكمةٌ حقّيّةٌ

پھر فص حکمت مہیمیہ بیچ بیان کلمہ ابراہیمیہ کے پھر فص حکمت حقیہ ہے

في كلمةٍ اسحاقيّةٍ ثمّ حكمةٌ عليّةٌ في كلمةٍ

بیچ بیان کلمہ اسحاقیہ کے پھر فص حکمت علیہ ہے بیچ بیان کلمہ

اسماعيليّةٍ ثمّ حكمةٌ روحيّةٌ في كلمةٍ

اسماعیلیہ کے پھر فص حکمت روحیہ ہے بیچ بیان کلمہ

يَعْقُوبِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ نُورِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ يُوسُفِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ أَحَدِيَّةٌ

یعقوبیہ کے پھر فص حکمت نوریہ ہے بیچ بیان کلمہ یوسفیہ کے پھر فص حکمت احدیہ ہے

فِي كَلِمَةٍ هُودِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ فَاتِحِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ صَالِحِيَّةٍ ثُمَّ

بیچ بیان کلمہ ہودیہ کے پھر فص حکمت فاتحیہ ہے بیچ بیان کلمہ صالحیہ کے پھر

حِكْمَةٌ قَلْبِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ شُعَيْبِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ مَلْكِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ

فص حکمت قلبیہ ہے بیچ بیان کلمہ شعیبیہ کے پھر فص حکمت ملکیہ ہے ۔ بیچ بیان کلمہ

لُوطِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ قَدَرِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ عُزَيْرِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ نَبَوِيَّةٌ

لوطیہ کے پھر فص حکمت قدریہ ہے بیچ بیان کلمہ عزیریہ کے پھر فص حکمت نبویہ ہے

فِي كَلِمَةٍ عِيسَوِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ رَحْمَانِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ سُلَيْمَانِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ عیسویہ کے پھر فص حکمت رحمانیہ ہے بیچ بیان کلمہ سلیمانیہ کے

ثُمَّ حِكْمَةٌ وُجُودِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ دَاوُدِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ نَفَسِيَّةٌ فِي

پھر فص حکمت وجودیہ ہے بیچ بیان کلمہ داؤدیہ کے پھر فص حکمت نفسیہ ہے بیچ بیان

كَلِمَةٍ يُونُسِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ غَيْبِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ أَيُّوبِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ

کلمہ یونسیہ کے پھر فص حکمت غیبیہ ہے بیچ بیان کلمہ ایوبیہ کے پھر فص حکمت

جَلَالِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ يَحْيَوِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ مَالِكِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ زَكَرِيَّاوِيَّةٍ

جلالیہ ہے بیچ بیان کلمہ یحیویہ کے پھر فص حکمت مالکیہ ہے بیچ بیان کلمہ زکریاویہ کے

ثُمَّ حِكْمَةٌ إِينَاسِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ إِلْيَاسِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ إِحْسَانِيَّةٌ فِي

پھر فص حکمت ایناسیہ ہے بیچ بیان کلمہ الیاسیہ کے پھر فص حکمت احسانیہ ہے بیچ بیان

كَلِمَةٍ لُقْمَانِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ إِمَامِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ هَارُونِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ

کلمہ لقمانیہ کے پھر فص حکمت امامیہ ہے بیچ بیان کلمہ ہارونیہ کے پھر فص حکمت

عُلْوِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ مُوسَوِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ صَمَدِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ خَالِدِيَّةٍ ثُمَّ

علویہ ہے بیچ بیان کلمہ موسویہ کے پھر فص حکمت صمدیہ ہے بیچ بیان کلمہ خالدیہ کے پھر

حِكْمَةٌ فَرْدِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ مُحَمَّدِيَّةٍ وَفَصُّ كُلِّ حِكْمَةٍ الْكَلِمَةُ الَّتِي

فص حکمت فردیہ ہے بیچ بیان کلمہ محمدیہ کے اور فص ہر حکمت کا وہ کلمہ ہے کہ

تُسَبُ إِلَيْهَا فَاقْتَصَرْتُ عَلَى مَا ذَكَرْتُهُ مِنْ هٰذِهِ الْحِكَمِ فِي هٰذَا

نسبت کی گئی وہ حکمت طرف اوسی کلمہ کے پس اقتصار کیا میں نے اوپر اوس قدر کہ ذکر کیا میں نے اسکو ان حکمتوں سے بیچ اس

الْكِتَابِ عَلَى حَدِّ مَا ثَبَتَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ فَامْتَثَلْتُ مَا رُسِمَ لِي

کتاب کے موافق اوس حد کے جو ثابت ہے وہ بیچ ام الکتاب کے پس پیروی کی میں نے اوس علامت کی کہ نشان لگائی تھی اوسکو واسطے

وَوَقَفْتُ عِنْدَ مَا حُدَّ لِي وَلَوْ رُمْتُ زِيَادَةً عَلَى ذَلِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

میری اور ٹھہرا میں نزدیک اوس حد کے کہ مقرر کیگئی تھی واسطے میرے اور اگر چاہتا میں زیادتی اوپر اوسکے نہیں طاقت رکھتا

فَإِنَّ الْحَضْرَةَ تَمْنَعُ ذَلِكَ وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لَا رَبَّ غَيْرُهُ

اسلیے کہ تحقیق حضرت الٰہیہ منع کرتا ہے اسکو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے نہیں ہے کوئی رب غیر اوسکا

فَصُّ حِكْمَةٍ نَفْثِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ شِيثِيَّةٍ

یہ فص حکمت نفثیہ ہے بیچ بیان کلمہ شیثیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّ الْعَطَايَا وَالْمِنَحَ الظَّاهِرَةَ فِي الْكَوْنِ عَلَى أَيْدِي الْعِبَادِ

جان تو اے طالب تحقیق عطایا اور بخششیں کہ ظاہر ہیں بیچ وجود خارجی کے اوپر تصرف بندوں کے

وَعَلَى غَيْرِ أَيْدِيهِمْ عَلَى قِسْمَيْنِ مِنْهَا مَا يَكُونُ عَطَايَا ذَاتِيَّةً

اور اوپر غیر تصرف اونکے کے وہ اوپر دو قسم کے ہیں ایک اونمیں سے عطایای ذاتیہ ہیں

وَعَطَايَا أَسْمَائِيَّةً وَتَتَمَيَّزُ عِنْدَ أَهْلِ الْأَذْوَاقِ كَمَا أَنَّ مِنْهَا

اور دوسری اونمیں سے عطایای اسمائیہ ہیں اور تمیز ہوتی ہے ایک قسم دوسری قسم سے نزدیک صاحب ذوق کے جیسا کہ تحقیق بعض

مَا يَكُونُ عَنْ سُؤَالٍ فِي مُعَيَّنٍ وَعَنْ سُؤَالٍ فِي غَيْرِ مُعَيَّنٍ وَمِنْهَا مَا

وہ عطایا ہیں کہ حاصل ہوتے ہیں سوال زبانی سے بیچ مطلوب معین کے اور بعض ایسے ہیں کہ حاصل ہوتے ہیں سوال زبانی سے بیچ مطلوب غیر معین کے اور بعض ایسے ہیں کہ وہ عطایا ہیں

لَا يَكُونُ عَنْ سُؤَالٍ سَوَاءٌ كَانَتِ الْعَطِيَّةُ ذَاتِيَّةً أَوْ أَسْمَائِيَّةً

کہ نہیں حاصل ہوتے ہیں وہ سوال زبانی سے برابر ہے کہ ہووے وہ عطیہ ذاتیہ یا اسمائیہ

فَالْمُعَيَّنُ كَمَنْ يَقُولُ يَا رَبِّ أَعْطِنِي كَذَا فَيُعَيِّنُ أَمْرًا مَا لَا يَخْطُرُ

پس مطلوب معین مثل مطلوب اس شخص کے ہے کہ کہتا ہو وہ اے رب میرے دے مجھکو چیز پس تعین کرتا ہے سائل ایسی چیز کو کہ نہیں گذرتی ہے

لَهُ سِوَاهُ وَغَيْرُ الْمُعَيَّنِ كَمَنْ يَقُولُ يَا رَبِّ أَعْطِنِي مَا تَعْلَمُ فِيهِ مَصْلَحَتِي

اوسکے ذہن میں سوا اوس چیز کے اور مطلوب غیر معین مثل مطلوب اوس شخص کے ہے کہ کہتا ہے اے رب میرے دے مجھکو وہ چیز کہ جانتا ہے تو اوسمیں مصلحت میری

مِنْ غَيْرِ تَعْيِينٍ لِكُلِّ جُزْءٍ ذَاتِي مِنْ لَطِيفٍ وَكَثِيفٍ وَالسَّائِلُونَ

بغیر تعین کرنے سائل کے کسی جز ذاتی کو لطیف روحانی اور کثیف جسمانی سے اور زبانی سوال کرنے والے

صنفان صنف بعثه على السؤال الاستعجال الطبيعي فإن الإنسان

دو گروہ ہیں ایک گروہ ہے کہ برانگیختہ کیا ہے اوسکو اوپر سوال زبانی کے اوسکی طبیعت کی جلد بازی نے واسطے کہ تحقیق آدمی

خلق عجولا والصنف الآخر بعثه على السؤال لما علم أن ثمة أمورا

پیدا کیا گیا ہے جلد باز اور دوسرا گروہ ہے کہ برانگیختہ کیا ہے اوسکو علم اسکے نے اوپر سوال زبانی کے جبکہ جانا اس سائل نے کہ تحقیق بیچ نفس الامر کے معاملات ہیں

عند الله قد سبق العلم بأنها لا تنال إلا بعد سؤال فيقول فلعل

نزدیک اللہ تعالے کے تحقیق سبقت کی علم حق نے اطلاع پر کہ تحقیق وہ معاملات نہ پہنچینگے مگر بعد سوال کے پس کہتا ہے وہ سائل شاید کہ

ما أسأله سبحانه يكون من هذا القبيل فسؤاله احتياط لما هو

وہ چیز کہ سوال کرتا ہوں میں اسکا حق سبحانہ تعالی سے ہوگی وہ اسی قسم سے پس سوال کرنا اس سائل کا احتیاط ہے واسطے اس چیز کے کہ

الأمر عليه من الإمكان وهو لا يعلم ما في علم الله ولا ما يعطيه

نفس الامر میں حضرت امکان سے ہے حالانکہ وہ سائل نہیں جانتا ہے اوس چیز کو جو مقرر ہے بیچ علم اللہ تعالی کے اور نہیں جانتا ہے وہ سائل اوس چیز کو کہ مقتضی ہوتی ہے

استعداده في القبول لأنه من أغمض المعلومات الوقوف

استعداد اوسکی بیچ قبولیت سوال کے اسلیے کہ تحقیق باریک تر معلومات سے ہے واقف ہونا

في كل زمان فرد على استعداد الشخص في ذلك الزمان ولولا

بیچ ہر ایک جز زمان معین کے اوپر استعداد اور قابلیت شخص کے بیچ اوسی جز زمان معین کے اور اگر

ما أعطاه الاستعداد السؤال ما سأل فغاية أهل الحضور الذين

نہ بخشتی سائل کو استعداد اوسکی توفیق سوال کی تو نہ سوال کرتا وہ پس وہ غایت علم اہل حضوری کہ

لا يعلمون مثل هذا أن يعلموه في الزمان الذي يكونون

نہیں جانتے ہیں وہ مثل جاننے کاملین کے یہ ہے کہ جانتے ہیں وہ استعداد کو اوس وقت میں کہ حاضر رہتے ہیں وہ

فيه فإنهم لحضورهم يعلمون ما أعطاهم الحق في ذلك الزمان

بیچ اوس وقت کے اسلیے کہ وہ لوگ بسبب حضوری اپنے کے جانتے ہیں اوس چیز کو کہ عطا کی وہ چیز انکو حق تعالی نے بیچ اوس وقت خاص کے

وأنهم ما قبلوه إلا بالاستعداد وهم صنفان صنف يعلمون من قبولهم

اور یہ بھی جانتے ہیں اس بات کو کہ تحقیق نہیں قبول کیا انہوں نے عطیہ حق کو مگر بسبب استعداد جزئی کے اور یہ اہل حضور بھی دو گروہ ہیں ایک گروہ تو جانتے ہیں قبول سے اپنے [illegible]

استعدادهم وصنف يعلمون من استعدادهم ما يقبلونه

استعداد اپنی اور دوسرا گروہ ہے کہ جانتے ہیں وہ استعداد اپنی سے اوس عطیہ کو کہ قبول کرتے ہیں وہ اوسکو

هذا أتم ما يكون في معرفة الاستعداد في هذا الصنف ومن هذا

یہ معرفت استعداد کی کامل تر اوس معرفت سے ہے کہ حاصل ہوتی ہووے بابت معرفت استعداد کے بیچ اس گروہ اہل حضور کے اور بعض اس

الصنف من يسأل لا للاستعجال ولا للإمكان وإنما يسأل امتثالا

گروہ [illegible] سے وہ شخص ہے کہ سوال کرتا ہو وہ [illegible] جلد بازی طبیعت کی [illegible] واسطے [illegible]

لأمر الله في قوله تعالى ادعوني أستجب لكم فهو العبد المحض وليس

امر اللہ تعالیٰ کے کہ ثابت ہے وہ امر بیچ قول اللہ تعالیٰ کے کہ دعا مانگو تم مجھ سے قبول کروں گا میں دعا تمہاری پس ایسا شخص بندہ خالص ہے اور نہیں ہے

لهذا الداعي همة متعلقة فيما سأل فيه من معين أو غير معين

واسطے اس سائل بانی کے کوئی قصد متعلق بیچ اوس چیز کے کہ سوال کیا اوسنے بیچ اوسکے طلب معین یا غیر معین سے

وإنما همته في امتثال أوامر سيده فإذا اقتضى الحال السؤال

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ قصد اوسکا بیچ بجا لانے احکام مالک اپنے کے ہے پس جس وقت مقتضی ہووے حال سوال بلسانی کا

سأل عبودية وإذا اقتضى التفويض والسكوت سكت فقد

سوال کرتا ہے سائل تابعداری کی رو سے اور جس وقت مقتضی ہووے حال تفویض اور سکوت کا ساکت رہتا ہے پس تحقیق

ابتلي أيوب وغيره وما سألوا رفع ما ابتلاهم الله به ثم

مبتلا کیے گئے ایوب علیہ السلام اور غیر اونکے انبیا علیہم السلام میں بیچ اور نہیں سوال کیا انہوں نے دفع کرنا اوس چیز کا کہ مبتلا کیا انکو اللہ نے بیچ اوسکے پھر

اقتضى لهم الحال في زمان آخر أن يسألوا رفع ذلك فسألوا

مقتضی ہوا واسطے اونکے حال بیچ زمانہ آخر کے یہ کہ سوال کریں وہ واسطے دفع کرنے اوسکے کے پس سوال کیا انہوں نے

فرفعه الله عنهم والتعجيل بالمسؤول فيه والإبطاء للقدر المعين

پس دفع کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اونسے اور جلدی کرنا سوال کا بیچ حصول مطلب کے اور دیری کرنا بنظر اندازہ اور تقدیر معین کے ہے

له عند الله فإذا وافق السؤال الوقت أسرع بالإجابة وإذا

واسطے اوسی مطلوب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے پس جس وقت موافقت کرے سوال سے تو وقت مقبول جلدی کرتا ہے سوال قبول ہوتے ہیں

تأخر الوقت إما في الدنيا وإما في الآخرة تأخرت الإجابة

اور جس وقت تاخیر ہووے وقت اجابت کا سوال سے یا دنیا میں یا تو آخرت میں تاخیر ہوگی شے بسبب سوال کی

في ذلك المسؤول فيه لا الإجابة التي هي لبيك من الله فافهم

بیچ حصول مطلوب کے نہ وہ قبولیت کہ وہ لبیک کہنا ہے جانب سے اللہ تعالیٰ کے پس سمجھ تو اسے طالب اسرار

وأما القسم الثاني وهو قولنا ومنها ما لا يكون عن سؤال فالذي أريد

لیکن قسم دوسری کہ وہ قول ہمارا ہے کہ از انجملہ بعض وہ عطایا ہیں کہ نہیں حاصل ہوتیں بغیر سوال کے پس وہ کہ مراد رکھتا ہوں میں

بالسؤال التلفظ به فإنه في نفس الأمر لا بد من سؤال إما باللفظ

سوال مذکور سے تلفظ کرنا ساتھ سوال لفظی کے اسلیے کہ تحقیق نفس الامر میں ضروری ہے واسطے ہر عطیہ کے سوال کا ہونا یا ساتھ سوال لفظی کے یا

أو بالحال أو بالاستعداد كما أنه لا يصح حمد مطلق قط إلا

یا ساتھ سوال حالی کے یا ساتھ سوال استعدادی کے جیسے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں صحیح ہوتی ہے حمد مطلق ہرگز مگر

في اللفظ وأما في المعنى فلا بد أن يقيده الحال فالذي يبعثك

بیچ لفظ کے و لیکن حمد مطلق بسبب معنی کے پس ضرور ہے کہ مقید کرے اوسی حمد کو لسان حال پس جو چیز برانگیختہ کرتی ہے تجھکو

ایسا ہی ساتھ لسان استعدادات جزئیہ کے سبب مقید ہونے اون استعدادات جزئیہ کے ساتھ ازمنہ معینہ کے واسطے

عَلَى حَمْدِ اللهِ هُوَ الْمُفِيدُ لَكَ بِاسْمِ فِعْلٍ آخَرَ بِاسْمِهِ تَنْزِيهٍ وَالْاسْتِعْدَادُ

اور بر حمد اللہ تعالی کے وہی چیز مفید کرنے والی ہے تجکو واسطے حمد کے ساتھ اسم صفت فعلیہ کے یا ساتھ اسم صفت تنزیہ [illegible]

مِنَ الْعَبْدِ لَا يَشْعُرُ بِهِ صَاحِبُهُ وَيَشْعُرُ بِالْحَالِ لِأَنَّهُ يَعْلَمُ الْبَاعِثَ وَهُوَ

بندے کی ہے نہیں شعور کرتا ہو اوس استعداد کا صاحب اوسکا اور شعور کرتا ہو وہ حال اپنے کا اسلیے کہ وہ صاحب استعداد جانتا ہو باعث طلبہ کو اور وہ

الْحَالُ فَالْاسْتِعْدَادُ أَخْفَى سُؤَالٍ وَإِنَّمَا يَمْنَعُ هٰؤُلَاءِ مِنَ السُّؤَالِ عِلْمُهُمْ

باعث حال ہے پس سوال استعداد کا پوشیدہ تر سوالونکا ہو اور سوا اسکے نہیں کہ باز رکھتا ہے ان سائلین کو سوال لفظی سے علم اونکا

بِأَنَّ لِلّٰهِ فِيهِمْ سَابِقَةَ قَضَاءٍ فَهُمْ قَدْ هَيَّؤُوا مَحَلَّهُمْ لِقَبُولِ مَا يَرِدُ مِنْهُ

اسطرح سے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے بیچ حق [illegible] حکم ہو سابق [illegible] ازل میں [illegible] کہ ان لوگون نے [illegible] اور درست کیا [illegible]

وَقَدْ غَابُوا عَنْ نُفُوسِهِمْ وَأَغْرَاضِهِمْ وَمِنْ هٰؤُلَاءِ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ

[illegible] اور وہ لوگ نفوس [illegible] اور غرضون نفسانیہ اپنی سے اور بعض ان گروہ میں سے وہ عارف ہے کہ جانتا ہو وہ [illegible] کہ تحقیق

عِلْمَ اللهِ بِهِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ هُوَ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي حَالِ ثُبُوتِ عَيْنِهِ

علم اللہ تعالے کا حق میں اسکے بیچ تمامی احوال اسکے کے وہ چیز ہے کہ تھا وہ [illegible] اوسکے بیچ حال ثبوت عین ثابتہ اپنے کے

قَبْلَ وُجُودِهَا وَيَعْلَمُ أَنَّ الْحَقَّ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَيْنُهُ مِنَ

[illegible] وجود خارجی میں [illegible] بلکہ [illegible]

الْعِلْمِ بِهِ وَهُوَ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي حَالِ ثُبُوتِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ عِلْمَ اللهِ

[illegible] تحقیق علم اللہ تعالی کا

بِهِ مِنْ أَيْنَ حَصَلَ وَمَا ثَمَّهُ صِنْفٌ مِنْ أَهْلِ اللهِ أَعْلَى وَأَكْشَفُ مِنْ

حق میں بندے کے کہان سے حاصل ہوا اور نہیں ہے اونمین مین کوئی گروہ اہل اللہ سے برتر اور مکاشف تر

هٰذَا الصِّنْفِ فَهُمُ الْوَاقِفُونَ عَلَى سِرِّ الْقَدَرِ وَهُمْ عَلَى قِسْمَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُ

اس گروہ سے پس یہ گروہ واقف ہیں اوپر سر قدر کے اور یہ گروہ اوپر دو قسم کے ہیں بعض ان میں سے وہ عارف ہے کہ جانتا ہے

ذٰلِكَ مُجْمَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ مُفَصَّلًا وَالَّذِي يَعْلَمُهُ مُفَصَّلًا أَعْلَى وَأَتَمُّ مِنَ الَّذِي يَعْلَمُهُ

[illegible]

مُجْمَلًا فَإِنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي عِلْمِ اللهِ فِيهِ إِمَّا بِإِعْلَامِ اللهِ إِيَّاهُ بِمَا أَعْطَاهُ

[illegible]

عَيْنُهُ مِنَ الْعِلْمِ بِهِ وَإِمَّا بِأَنْ يَكْشِفَ لَهُ عَنْ عَيْنِهِ الثَّابِتَةِ وَ

عین ثابتہ اوسکی نے کہ وہ چیز علم حق تعالی کا ہے حق میں اس بندے کے یا سبب اسکے کہ کشف [illegible] واسطے اس بندے کو عین ثابت اوسکا

وَانْتِقَالَاتِ الْأَحْوَالِ عَلَيْهَا إِلَى مَا لَا يَتَنَاهَى وَهُوَ أَعْلَى فَإِنَّهُ

اور انتقالات احوال مین ثابتہ سے کہ غیر متناہی تک اور یہ صاحب کشف بلند مرتبہ والا ہے اسلیے کہ وہ صاحب کشف ہوگا

يَكُونُ فِي عِلْمِهِ بِنَفْسِهِ بِمَنْزِلَةِ عِلْمِ اللهِ بِهِ لِأَنَّ الْأَخْذَ مِنْ

اسوقت بیچ علم اپنے کے اپنی ذات کا مرتبہ مین علم اللہ تعالیٰ کے کہ حق مین اوسکے ہے اسلیے کہ اخذ علم دونونکا ایک ہے

مَعْدَنٍ وَاحِدٍ إِلَّا أَنَّهُ مِنْ جِهَةِ الْعَبْدِ عِنَايَةٌ مِنَ اللهِ سَبَقَتْ

معدن سے ہے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق علم کی طرف سے بندہ کے عنایت ہی جانب اللہ تعالیٰ کے کہ سابق ہوئی ہے واسطے

لَهُ وَهِيَ مِنْ جُمْلَةِ أَحْوَالِ عَيْنِهِ يَعْرِفُهَا صَاحِبُ هٰذَا الْكَشْفِ

واسطے اوس بندہ کے اور وہ عنایت تمامی احوال عین ثابتہ مین سے اوسکے ہے کہ پہچانتا ہے اوس عنایت کو صاحب کشف

إِذَا أَطْلَعَهُ اللهُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْ عَلٰى أَحْوَالِ عَيْنِهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ

جسوقت اطلاع کرے اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر اوسکے یعنی اوپر حالات عین ثابتہ اوسکے کے اسلیے کہ تحقیق نہین ہے

فِي وُسْعِ الْمَخْلُوقِ إِذَا أَطْلَعَهُ اللهُ عَلٰى أَحْوَالِ عَيْنِهِ الثَّابِتَةِ

بیچ طاقت کسی مخلوق کے جسوقت اطلاع کرے اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر حالات عین ثابتہ اوسکے کے

الَّتِي يَقَعُ صُورَةُ الْوُجُودِ عَلَيْهَا أَنْ يَطَّلِعَ فِي هٰذِهِ الْحَالِ

جو واقع ہوتی ہے صورت وجود کی اوپر اوس عین ثابتہ کے یہ کہ مطلع ہووے وہ مخلوق بیچ اس حال اطلاع کے

عَلَى اطِّلَاعِ الْحَقِّ عَلٰى هٰذِهِ الْأَعْيَانِ الثَّابِتَةِ فِي حَالِ عَدَمِهَا

اوپر مطلع ہونے حق تعالیٰ کے اوپر اس اعیان ثابتہ کے بیچ حال عدم اعیان ثابتہ کے

لِأَنَّهَا نِسَبٌ ذَاتِيَّةٌ لَا صُورَةَ لَهَا فَبِهٰذَا الْقَدْرِ نَقُولُ إِنَّ

اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ حالت عدم مین محض نسبتین ذاتیہ ہین نہین ہے کوئی صورت وجودی واسطے انکے پس اسی قدر سے کہتے ہین ہم کہ تحقیق

الْعِنَايَةَ الْإِلٰهِيَّةَ سَبَقَتْ لِهٰذَا الْعَبْدِ بِهٰذِهِ الْمُسَاوَاةِ

عنایت الٰہی سابق ہوئی واسطے اس بندی کے ساتھ اسی برابری کے

فِي إِفَادَةِ الْعِلْمِ وَمِنْ هٰهُنَا يَقُولُ اللهُ حَتّٰى نَعْلَمَ وَهِيَ كَلِمَةٌ مُحَقَّقَةُ

بیچ افادہ علم کے اور اسی جگہ سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہانتک کہ جانین ہم اور وہ ایک کلمہ ہے تحقیق

الْمَعْنٰى مَا هِيَ كَمَا يَتَوَهَّمُهُ مَنْ لَيْسَ لَهُ هٰذَا الْمَشْرَبُ وَغَايَةُ

المعنی اور ظاہر المراد نہ کہ ایسا جیسے کہ وہم کرتا ہے اسکو وہ شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے یہ مشرب کشف اور نہایت قول منزہ

الْمُنَزِّهِ أَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ الْحُدُوثَ فِي الْعِلْمِ لِلتَّعَلُّقِ وَهُوَ

صاحب تنزیہ کی یہ ہے کہ گردانتا ہے وہ اوس حدوث مذکور کو بیچ علم حق کے بمعنی پیدا ہونے تعلق علم حق کے اور یہ

عَلٰی وَجْهٍ يَكُوْنُ الْمُتَكَلِّمُ بِعَقْلِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ لَوْلَا أَنَّهٗ أَثْبَتَ الْعِلْمَ

کرو اثبات برتر وجہ کلام کا بیچ اوس مسئلہ کے اوس متکلم کے اگر نہوتی یہ بات کہ اثبات کیا ہے علم حق کو

زَائِدًا عَلَی الذَّاتِ فَجَعَلَ التَّعَلُّقَ لَهٗ لَا لِلذَّاتِ وَبِهٰذَا انْفَصَلَ عَنِ

زائد اوپر ذات حق کے پس کردانا اوسنے تعلق کو واسطے علم کے نہ واسطے ذات کے اور بسبب اسی کے متفرق ہوا اوس عارف

الْمُحَقِّقِ مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ صَاحِبِ الْكَشْفِ وَالْوُجُوْدِ ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَی الْأُعْطِيَاتِ

محقق سے کہ وہ محقق اہل اللہ صاحب کشف اور وجدان سے ہے پھر رجوع کرتے ہیں ہم طرف عطایا کے

فَنَقُوْلُ إِنَّ الْأُعْطِيَاتِ إِمَّا ذَاتِيَّةٌ أَوْ أَسْمَائِيَّةٌ فَأَمَّا الْمِنَحُ وَالْهِبَاتُ

پس کہتے ہیں ہم تحقیق عطایا ربانی یا ذاتی ہیں یا اسمائی لیکن انواع انعامات اور بخششیں

وَالْعَطَايَا الذَّاتِيَّةُ فَلَا تَكُوْنُ أَبَدًا إِلَّا عَنْ تَجَلٍّ إِلٰهِيٍّ وَالتَّجَلِّيْ مِنَ

اور عطایا جو ذاتی ہیں پس نہیں حاصل ہوتے ہیں وہ ہرگز مگر تجلی الٰہی سے اور تجلی

الذَّاتِ لَا يَكُوْنُ أَبَدًا إِلَّا بِصُوْرَةِ اسْتِعْدَادِ الْمُتَجَلّٰی لَهٗ غَيْرُ

ذات حق سے نہیں حاصل ہوتی ہے ہرگز مگر موافق صورت قابلیت اوس بندے کے جسکے لیے تجلی کی گئی ہے غیر

ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ أَبَدًا فَإِذَنِ الْمُتَجَلّٰی لَهٗ مَا رَأٰی سِوٰی صُوْرَتِهٖ

اسکے نہیں حاصل ہوتی ہے وہ تجلی ہرگز پس اوس وقت متجلی لہ نے نہ دیکھا سوائے صورت اپنی کے

فِيْ مِرْآةِ الْحَقِّ وَمَا رَأَی الْحَقَّ وَلَا يُمْكِنُ أَنْ يَّرَاهُ مَعَ عِلْمِهٖ أَنَّهٗ

بیچ آئینہ حق کے اور نہ دیکھا اوسنے حق تعالیٰ کو اور ممکن نہیں کہ دیکھے حق تعالیٰ کو باوجود علم اپنے کے اسبات کا کہ تحقیق

مَا رَأٰی صُوْرَتَهٗ إِلَّا فِيْهِ كَالْمِرْآةِ فِي الشَّاهِدِ إِذَا رَأَيْتَ الصُّوَرَ

اوس عارف نے نہ دیکھا صورت اپنی کو مگر بیچ ذات حق کے جیسے کہ آئینہ مقابل میں دیکھنے والے کے ہوتا ہے جس وقت دیکھیگا تو صورتیں

أَوْ صُوْرَتَكَ فِيْهَا لَا تَرَاهَا مَعَ عِلْمِكَ أَنَّكَ مَا رَأَيْتَ الصُّوَرَ أَوْ

یا صورت اپنی بیچ اوس آئینہ کے نہ دیکھیگا تو اوس آئینہ کو باوجود علم تیرے اسبات کے کہ تحقیق تو نے نہیں دیکھا صور اشیا کو یا

صُوْرَتَكَ إِلَّا فِيْهَا فَأَبْرَزَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِثَالًا نَصَبَهٗ لِتَجَلِّيْهِ الذَّاتِيِّ

صورت اپنی کو مگر بیچ اوس آئینہ کے پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے آئینہ کو ایک مثال کہ قائم کیا اوسکو واسطے تجلی ذاتی اپنے کے

لِيَعْلَمَ الْمُتَجَلّٰی لَهٗ أَنَّهٗ مَا رَآهُ وَمَا ثَمَّ مِثَالٌ أَقْرَبُ وَلَا أَشْبَهُ

تاکہ جانے متجلی لہ اسبات کو کہ تحقیق اوسنے نہ دیکھا حق تعالیٰ کو اور نہیں ہے بیچ تمثیل تجلی ذاتی کے کوئی مثال قریب تر اور مشابہ تر

بِالرُّؤْيَةِ وَالتَّجَلِّيْ مِنْ هٰذَا وَاجْهَدْ فِيْ نَفْسِكَ عِنْدَ مَا تَرٰی

ساتھ رویت حق اور تجلی ذاتی کے اس مثال سے اور کوشش کر تو اے طالب بیچ ذات اپنی کے وقت دیکھنے

الصُّوْرَةَ فِي الْمِرْآةِ أَنْ تَرٰی جِرْمَ الْمِرْآةِ لَا تَرَاهُ أَبَدًا

صورت اپنی کے بیچ آئینہ کے کہ دیکھے تو جسم آئینہ کو نہ دیکھیگا تو اوسکو کبھی

أَلْبَتَّةَ حَتَّى أَنَّ بَعْضَ مَنْ أَدْرَكَ مِثْلَ هٰذَا فِي صُوَرِ الْمِرْآةِ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الصُّوَرَ

[illegible]

الْمَرْئِيَّةَ حِجَابٌ بَيْنَ بَصَرِ الرَّائِي وَبَيْنَ الْحَقِّ وَهٰذَا أَعْظَمُ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْأَمْرُ كَمَا

[illegible]

قُلْنَاهُ وَذَهَبْنَا إِلَيْهِ وَقَدْ بَيَّنَّا هٰذَا فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ وَإِذَا ذُقْتَ هٰذَا ذُقْتَ

[illegible]

الْغَايَةَ الَّتِي لَيْسَ فَوْقَهَا غَايَةٌ فِي حَقِّ الْمَخْلُوقِ فَلَا تَطْمَعْ وَلَا تُتْعِبْ نَفْسَكَ

[illegible]

فِي أَنْ تَرْقٰى فِي أَعْلٰى مِنْ هٰذَا الدَّرَجِ فَمَا هُوَ ثَمَّ أَصْلًا وَمَا

[illegible]

بَعْدَهُ إِلَّا الْعَدَمُ الْمَحْضُ فَهُوَ مِرْآتُكَ فِي رُؤْيَتِكَ نَفْسَكَ وَأَنْتَ مِرْآتُهُ

بعد اسکے مگر عدم محض پس حق تعالیٰ آئینہ تیرا ہے بیچ دیکھنے تیرے کے ذات اپنی اور تو آئینہ حق تعالیٰ کا ہے

فِي رُؤْيَتِهِ أَسْمَائَهُ وَظُهُورِ أَحْكَامِهَا وَلَيْسَتْ سِوٰى عَيْنِهِ فَاخْتَلَطَ

[illegible]

الْأَمْرُ وَانْبَهَمَ فَمِنَّا مَنْ جَهِلَ فِي عِلْمِهِ فَقَالَ وَالْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْإِدْرَاكِ

[illegible]

إِدْرَاكٌ وَمِنَّا مَنْ عَلِمَ فَلَمْ يَقُلْ مِثْلَ هٰذَا وَهُوَ أَعْلَى الْقَوْلِ بَلْ

[illegible]

أَعْطَاهُ الْعِلْمُ السُّكُوتَ كَمَا أَعْطَاهُ الْعَجْزَ وَهٰذَا هُوَ أَعْلٰى عَالِمٍ بِاللّٰهِ وَلَيْسَ هٰذَا الْعِلْمُ

[illegible]

۲۷

بالأصالة إلا لخاتم الرسل وخاتم الأولياء وما يراه أحد من

دراصل واسطے کسی کے واسطے خاتم الرسل اور خاتم الاولیا کے اور نہیں دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو کوئی

الأنبياء والرسل إلا من مشكاة الرسول الخاتم ولا يراه أحد

نبیوں اور رسولوں میں سے مگر نور طاقدان خاتم الرسل سے اور نہیں دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو کوئی

من الأولياء إلا من مشكاة الولي الخاتم حتى أن الرسل لا يرونه

ولیوں میں سے مگر نور طاقدان خاتم الاولیا سے یہانتک کہ تحقیق رسول نہیں دیکھتے ہیں حق تعالیٰ کو

متى رأوه إلا من مشكاة خاتم الأولياء فإن الرسالة والنبوة

جب دیکھتے ہیں اوسکو مگر نور طاقدان خاتم الاولیا سے اسلیے کہ تحقیق رسالت اور نبوت

أعني نبوة التشريع ورسالته تنقطعان والولاية لا تنقطع أبداً

کہ مراد رکھتا ہوں میں اوس سے نبوت ظاہر شریعت اور رسالت ظاہر شریعت کو منقطع ہو جاتی ہیں دونوں اور ولایت نہیں منقطع ہوتی ہے کبھی

فالمرسلون من كونهم أولياء لا يرون ما ذكرناه إلا من مشكاة

پس تمامی رسول اس اعتبار سے کہ اولیا ہیں نہیں دیکھتے ہیں وہ اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہے اوسکا مگر نور طاقدان

خاتم الأولياء فكيف من دونهم من الأولياء وإن كان خاتم

خاتم اولیا سے پس کیونکر ہوگا حال اوس شخص کا کہ کمتر رسولوں کا ہے اولیا میں سے اگرچہ ہے خاتم

الأولياء تابعاً في الحكم لما جاء به خاتم الرسل من التشريع فذلك

الاولیا پیرو بیچ حکم شریعت کے اوس چیز کا کہ لائے اوسکو خاتم الرسل احکام ظاہر شریعت سے پس یہ پیروی

لا يقدح في مقامه ولا يناقض ما ذهبنا إليه فإنه من وجه

نہیں ضرر کرتی ہے بیچ مرتبہ خاتم الاولیا کے اور نہیں مخالف کرتی ہے اوس چیز کی کہ گئے ہم طرف اوسکے اسلیے کہ تحقیق خاتم الاولیا ایک وجہ سے

يكون أنزل كما أنه من وجه يكون أعلى وقد ظهر في

ہوتا ہے کمتر مرتبہ والا جیسے کہ تحقیق وہ ایک وجہ سے ہوتا ہے برتر مرتبے والا اور تحقیق ظاہر ہوئی بیچ

ظاهر شرعنا ما يؤيد ما ذهبنا إليه في فضل عمر في أسارى

ظاہر شریعت ہماری کے وہ چیز جو مؤید ہے اس قول کی کہ گئے ہم طرف اسکے بیچ حق فضیلت عمر کے بیچ شان قیدیوں

بدر بالحكم فيهم وفي تأبير النخل فما يلزم الكامل أن يكون له

بدر کے سبب حکم کرنے عمر کے حق میں ان قیدیوں کے اور بیچ بالیدگی درخت خرما کی پس نہیں لازم ہے کامل کو یہ کہ ہووے واسطے اسکے

التقدم في كل شيء وفي كل مرتبة وإنما نظر الرجال إلى التقدم

پیشوائی بیچ ہر چیز کے اور بیچ ہر مرتبہ کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ نظر کاملوں کی طرف پیشوائی کے

في رتبة العلم بالله هنالك مطلبهم وأما حوادث الأكوان

بیچ مرتبہ معرفت باللہ کے ہے اسی جگہ سے ہے مطلب کاملوں کا ولیکن حوادث دنیاوی

فلا تعلق بخواطرهم بها فحقق ما ذكرناه ولما مثل النبي صلى الله

پس نہین کچھ تعلق دلون اونکے کو ساتھ ان حوادث کے پس ثابت ہوئی وہ چیز کو ذکر کیا ہم نے اسکو اور جب مثال دی نبی صلی اللہ

عليه وسلم النبوة بالحائط من اللبن وقد كمل سوى موضع لبنة

علیہ وسلم نے نبوت کو ساتھ دیوار اینٹون کے اور تحقیق کامل ہوئی تھی وہ دیوار سواے جگہ ایک اینٹ کے

واحدة وكان صلى الله عليه وسلم تلك اللبنة غير أنه صلى الله

اور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہی اینٹ مگر یہ کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم لا يراها إلا كما قال لبنة واحدة وأما خاتم الأولياء

علیہ وسلم نہین دیکھتے ہین اوس اینٹ کو مگر ایک ہی اینٹ جیسے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے لیکن خاتم الاولیا

فلا بد له من هذه الرؤيا فيرى ما مثل به رسول الله صلى

پس ضرور ہے واسطے اوسکے دیکھنا اس خواب کا پس دیکھتا ہے وہ اوس چیز کو کہ مثال دی ساتھہ اوسکے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم ويرى في الحائط موضع لبنتين اللبن من

اللہ علیہ وسلم نے اور ساتھ اسکے دیکھتا ہے خاتم الاولیا اوس ایک محل کو بیچ دیوار کے محل دو اینٹ کا ایک اینٹ

ذهب وفضة فيرى اللبنتين اللتين تنقص الحائط عنهما و

سنہری کا اور ایک روپہلی پس دیکھتا ہے خاتم الاولیا ان دونون اینٹون کو کہ ناقص ہے بیچ دیوار نبوت کی بغیر اون دونوں اینٹون کے اور

يكمل بهما لبنة ذهب ولبنة فضة فلا بد أن يرى

کامل ہوئی ہے وہ دیوار ساتھ ان دونون اینٹ سنہری اور اینٹ روپہلی کے پس ضرور ہے یہ کہ دیکھے خاتم الاولیا بھی

نفسه تنطبع في موضع تينك اللبنتين فيكون خاتم

ذات اپنی کو کہ چسپان ہو رہے بیچ محل اون دونون اینٹون کے پس ہوسکے خاتم

الأولياء تينك اللبنتين فيكمل الحائط والسبب

اولیا وہ دونون اینٹین پس کامل ہوگی دیوار نبوت اور ولایت کی اور علت

الموجب لكونه رآها لبنتين أنه تابع لشرع خاتم الرسل

موجبہ اسباب کی کہ دیکھا خاتم الاولیا نے ایک اینٹ کو دو اینٹ یہ ہے کہ تحقیق خاتم اولیا تابع ہے شریعت خاتم رسول کے

في الظاهر وهو موضع اللبنة الفضية وهو ظاهره وما يتبعه

بیچ ظاهر شریعت کی اور ظاہر شرع خاتم رسول کا محل اینٹ روپہلی کا ہے اور ظاہر شرع رسول وہ ظاہر خاتم الاولیا کا ہے اور ظاہر شرع وہ چیز ہے کہ پیروی کرتا ہے خاتم الاولیا جس کی

فيه من الأحكام كما هو آخذ عن الله في السر ما هو

بیچ اوسی چیز کے ظاہر احکام شرع سے جیسے کہ خاتم الاولیا نے لیا اللہ تعالے سے بیچ باطن کے اوس چیز کو کہ خاتم الاولیا

بالصورة الظاهرة متبع فيه لأنه يرى الأمر على

ساتھ صورت ظاہری کے تابع ہے بیچ اوسی چیز کے اسلیے کہ تحقیق خاتم الاولیا دیکھتا ہے امر الٰہی کو اوپر

بما هو عليه فلا بد أن يراه هكذا وهو موضع اللبنة الذهبية

اوس چیز کے کہ نفس الامر میں ہے اوس سے کہ دیکھے خاتم ہو یا اور کوئی ایسی ہی اور وہی اعتقاد رویت نفس الامری محل اینٹ سنہری ہے

في الباطن فإنه آخذ من المعدن الذي يأخذ منه الملك الذي

بیچ باطن کے اسلیے کہ تحقیق خاتم اولیاء لیتا ہے اوس معدن سے کہ لیتا ہے اوس سے وہ فرشتہ کہ

يوحى به إلى الرسول فإن فهمت ما أشرت به فقد حصل لك

وحی کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے طرف رسول کے پس اگر سمجھا تو وہ امر جسکا اشارہ کیا میں نے طرف اوسکے پس تحقیق حاصل ہوا واسطے تیرے

العلم النافع فكل نبي من لدن آدم إلى آخر نبي ما منهم أحد

علم نافع پس ہر پیغمبر وقت سے آدم کے آخر پیغمبر تک یعنی حضرت عیسیٰ تک نہیں ہے اون میں سے کوئی کہ

يأخذه إلا من مشكاة خاتم النبيين وإن تأخر وجود طينته

لیوے نبوت کو مگر نور طاقدان خاتم الانبیاء سے اگرچہ متاخر ہوا وجود عنصری اونکا

فإنه بحقيقته موجود وهو قوله كنت نبيا وآدم بين

پس تحقیق خاتم الانبیا ساتھ روحانیت اپنی کے موجود تھے اور وہ معنی ثابت ہیں قول خاتم الانبیاء سے (کہ تھا میں پیغمبر اوس وقت میں) کہ تھے آدم درمیان

الماء والطين وغيره من الأنبياء ما كان نبيا إلا حين بعث

پانی اور مٹی کے اور سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبروں سے نہ تھے کوئی پیغمبر مگر جس وقت کہ مبعوث ہوئے

وكذلك خاتم الأولياء كان وليا وآدم بين الماء والطين

اور ایسے ہی خاتم الاولیا تھے وہ ولی اوس وقت میں کہ تھے آدم درمیان پانی اور مٹی کے

وغيره من الأولياء ما كان وليا إلا بعد تحصيله شرائط

اور سوا خاتم الاولیا کے ولیوں میں سے نہ تھے وہ ولی مگر بعد حاصل کرنے اونکے شرائط

الولاية من الأخلاق الإلهية في الاتصاف بها من كون

ولایت کو اخلاق الٰہی سے بیچ متصف ہونے کے ساتھ صفت ولایت کے یہ شرائط ولایت بسبب ہونے

الله يسمى بالولي الحميد فخاتم الرسل من حيث ولايته

اللہ تعالیٰ کے ہے اس صفت کے ساتھ کہ نام رکھا گیا ہے اوسکا ولی حمید پس خاتم الرسل باعتبار ولایت اپنی کے

نسبته مع الخاتم للولاية نسبة الأنبياء والرسل معه

نسبت اونکی طرف خاتم اولیا کے مثل نسبت تمامی انبیا اور رسولوں کے طرف اوسی خاتم اولیا کے ہے

فإنه الولي الرسول النبي وخاتم الأولياء الولي الوارث الآخذ

پس تحقیق خاتم رسول ولی اور رسول اور نبی ہے اور خاتم الاولیا ولی اور وارث اور لینے والا

عن الأصل المشاهد للمراتب وهو حسنة من حسنات خاتم

اصل معدن سے اور دیکھنے والا مرتبوں کا ہے اور وہ خاتم الاولیا منجملہ ایک درجہ حسنہ کا ہے درجوں حسنات میں سے خاتم

الرسول محمد صلى الله عليه وسلم مقدم الجماعة وسيد ولد

رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جو پیشواے جماعت انبیا اور سردار اولاد

آدم في فتح باب الشفاعة فعيّن حالا خاصا ما عمّم في هذه

آدم کے ہین بیچ کھولنے دروازہ شفاعت کے پس معین کیا واسطے سیادت آنحضرت کے ایک حال خاص کو اور نہین عام کیا اسکو اور بیچ اس

الحال الخاص تقدم على الأسماء الإلهية فإن الرحمن ما شفع

حال خاص کے مقدم ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اسماے الٰہی کے اسلیے کہ تحقیق اسم رحمٰن نے باوجود صاحب رحمت ہونے کے نہین شفاعت کی

عند المنتقم في أهل البلاء إلا بعد شفاعة الشافعين ففاز

نزدیک اسم منتقم کے بیچ حق اہل بلا کے مگر بعد شفاعت تمامی شفاعت کرنے والون کے پس بخوبی ہو سکے

محمد صلى الله عليه وسلم بالسيادة في هذا المقام الخاص فمن فهم

محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ سرداری کے بیچ اس مقام خاص کے پس جنے سمجھا

المراتب والمقامات لم يعسر عليه قبول مثل هذا الكلام وأما المنح

مرتبون اور مقامون کو نہین دشوار ہے اوپر اوسکے مان لینا مثل اس کلام کے ولیکن عطایاے

الأسمائية فاعلم أن منح الله تعالى خلقه رحمة منه بهم وكلها

اسمائیہ پس جان تو اے طالب کہ تحقیق عطایا اللہ تعالیٰ کی واسطے مخلوق اپنے کے محض رحمت ہے اوسکی طرف سے واسطے اونکے

كلها من الأسماء فإما رحمة خالصة كالطيب من الرزق

وہ تمام عطایا حاصل ہین اسماے الٰہی سے پس رحمت اسمائی یا رحمت خالص ہے جیسے کہ حلال پاک رزق

اللذيذ في الدنيا الخالص يوم القيامة ويعطي ذلك الاسم الرحمن

لذیذ ہے بیچ دنیا کے جو خالص آمیزش عذاب سے ہے بیچ دن قیامت کے اور بخشتا ہے ان عطایا کو اسم رحمٰن

فهو عطاء رحماني وإما رحمة ممتزجة كشرب الدواء الكريه الذي

پس عطا عطاے رحمانی ہے یا رحمت ملی ہوئی مکروہات سے ہے جیسے کہ پینا دواے بدمزہ کا کہ

يعقب شربه الراحة وهو عطاء إلهي فإن العطاء الإلهي لا يمكن

پیچھے لاتا ہے پینا اوسکا راحت کو حالانکہ یہ بخشش الٰہی ہے اسلیے کہ تحقیق عطا الٰہی نہین ممکن ہے

إطلاق عطائه منه من غير أن يكون على يدي سادن من

جاری کرنا اوس عطا کا حق تعالیٰ سے بغیر اسبات کے کہ ہووے اجرا اوسکا اوپر ہاتھ کسی خادم کے

سدنة الأسماء فتارة يعطي الله العبد على يدي الرحمن

خادمون اسماے الٰہی سے پس کبھی بخشتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو اوپر دونون ہاتھون اسم رحمٰن کے

فيخلص العطاء من الشوب الذي لا يلائم الطبع في الوقت أو لا ينيل

پس خالص ہوتی ہے بخشش آمیزش سے اوس شے کے کہ غیر ملائم ہووے وہ طبیعت کا فی الحال یا نہ پہنچے وہ

الغرض وما أشبه ذلك وتارة يعطي الله على يدي الواسع فيعمّ أو

غرض کا اور اس شخص سے خالص ہوتی ہے جو اس خوشنما ہو بسبب کوئی سبب کے ساتھ اور کبھی بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر دونوں ہاتھوں اسم واسع کے پس شامل ہوتی ہے تمام مخلوق کو

على يدي الحكيم فينظر في الأصلح في الوقت أو على يدي الواهب

اور یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم حکیم کے پس دیکھتا ہے اسم حکیم بیچ مصلحت بندے کی فی الحال کے اور یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم واہب کے

فيعطي لينعم ولا يكون مع الواهب تكليف المعطى له بعوض على

پس بخشتا ہے اللہ تعالیٰ تاکہ انعام کرے اور نہیں طرف سے اسم واہب کے تکلیف اس بندہ کو جسکے واسطے انعام کیا گیا عوض اوپر

ذلك من شكر أو عمل أو على يدي الجبار فينظر في الموطن وما يستحقه

انعام کے شکر یا عمل سے یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم جبار کے پس دیکھتا ہے اسم جبار بیچ موطن بندے کے اور بیچ اس چیز کے کہ بندہ مستحق ہوتا ہے

أو على يدي الغفار فينظر المحل وما هو عليه فإن كان على حال يستحق

یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم غفار کے پس دیکھتا ہے اسم غفار محل بندہ کو اور اس حال کو کہ بندہ اوپر اسکے ہے پس اگر ہے بندہ اوپر ایسے حال کے کہ مستحق ہے

العقوبة فيستره عنها أو على حال لا يستحق العقوبة فيستره عن حال يستحق العقوبة فيسمى

عقوبت کا پس چھپاتا ہے اسم غفار اس عقوبت سے یا اوپر ایسے حال کے کہ نہیں مستحق ہے عقوبت کا پس چھپاتا ہے اسم غفار اس حال سے کہ مستحق ہو عقوبت کا پس نام رکھا جاتا ہے

معصوماً ومعتنى به ومحفوظاً وغير ذلك مما يشاكل هذا النوع والمعطي هو

معصوم اور معتنی بہ یعنی حمایت کیا گیا ساتھ اسکے اور محفوظ اور سوائے اسکے ان اسماء میں سے کہ ہم شکل ہیں اس نوع کو اور عطا کرنے والا حقیقت میں

الله من حيث ما هو خازن لما عنده في خزائنه فما يخرجه

اللہ ہی ہے باعتبار اس اسم کے کہ وہ اسم خزانہ دار ہے اس چیز کا کہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے بیچ خزانوں اسکے کے پس نہیں نکالتا ہے اللہ تعالیٰ خزانے کو

إلا بقدر معلوم على يدي اسم خاص بذلك الأمر فأعطى

مگر ساتھ اندازہ معلوم کے اوپر دونوں ہاتھوں ایسے ایک اسم کے کہ مخصوص ہے وہ اسم ساتھ امر عطا کے پس عطا کیا اللہ تعالیٰ نے

كل شيء خلقه على يدي الاسم العدل وأخواته وأسماء الله و

ہر چیز ثابتہ کو استعداد اسکی اوپر دونوں ہاتھوں اسم عدل اور امثال اسکی کے اور اسماء جزئیہ اللہ تعالیٰ کے

إن كانت لا تتناهى لأنها تعلم بما يكون عنها وما يكون عنها غير

اگرچہ غیر متناہی ہیں اسلیے کہ تحقیق وہ اسماء معلوم ہوتے ہیں سبب ان افعال کے کہ حاصل ہوتے ہیں ان اسماء سے اور وہ افعال کہ حاصل ہوتے ہیں ان اسماء

متناه وإن كانت ترجع إلى أصول متناهية هي أمهات الأسماء

غیر متناہی ہیں اگرچہ رجوع کرتے ہیں وہ اسماء طرف چند اصول متناہی کے کہ وہ اصول امہات اسماء جزئیہ کے ہیں

أو حضرات الأسماء وعلى الحقيقة فما ثمة إلا حقيقة واحدة

یا مراتب اسماء جزئیہ کے ولیکن نفس الامر میں نہیں ہے وہاں یعنی اسماء جزئیہ میں مگر ایک ہی حقیقت

تقبل جميع هذه النسب والإضافات التي يكنى عنها بالأسماء الإلهية

کہ قبول کرتی ہے وہ حقیقت تمام ان نسبتوں اور اضافتوں کو کہ نام رکھا جاتا ہے ان نسبتوں کا اسماء الٰہی

والحقيقة تقتضي أن يكون لكل اسم يظهر إلى ما لا يتناهى حقيقة يتميز

اور وہی ایک حقیقت مقتضی ہے اسبات کی کہ ہووے واسطے ہر اسم کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ طرف غیر متناہی کے ایسی ایک حقیقت کہ تمیز

بها عن اسم آخر وتلك الحقيقة التي بها يتميز هي الاسم عينه لا ما يقع

ہو وہ ایک اسم بسبب اوس حقیقت کے دوسرے اسم سے اور یہ حقیقت جو کہ سبب اسکے تمیز ہوتا ہے وہ اسم ایک ہے کہ وہ عین اسم ہے نہ وہ حقیقت کہ

فيه الاشتراك كما أن الأعطيات تتميز كل أعطية عن غيرها

اوسمیں شرکت اسماکی جیسے کہ تحقیق عطایا متمیز ہوتے ہیں ہر ایک غیر اپنے سے

بشخصيتها وإن كانت من أصل واحد فمعلوم أن هذه ما هي

بسبب شخص اپنی کے اگرچہ ہیں وہ عطایا ایک ہی اصل سے پس جانی گئی یہ بات کہ تحقیق یہ عطیہ غیر ہے

هذه الأخرى وسبب ذلك تميز الأسماء فما في الحضرة

اوس دوسرے عطیہ کا اور سبب اور سر امتیاز ہر عطیہ کا متمیز ہونا اسموں کا ہے الحاصل پس نہیں ہے بیچ مقام

الإلهية لاتساعها شيء يتكرر أصلا هذا هو الحق الذي يعول

الٰہی کے بسبب وسیع ہونے اوسکے کوئی چیز مکرر تجلیات سے ہرگز یہی ہے حق بات کہ اعتماد کیا جاتا ہے

عليه وهذا العلم كان علم شيث عليه السلام وروحه هو

اوپر اوسکے اور یہی علم اسما کا تھا علم شیث علیہ السلام کا اور روح شیث کی وہی ہے

الممد لكل من يتكلم في مثل هذا من الأرواح ما عدا روح

کہ مدد کرنے والی ہے ہر اوس شخص کو کہ کلام کرتا ہے وہ بیچ مثل اس علم کے ارواح میں سے سواے روح

الخاتم فإنه لا تأتيه المادة إلا من الله لا من روح من

خاتم رسالت کے اسلیے کہ تحقیق نہیں آتا ہے خاتم رسالت کو مادہ اور مدد علم کی مگر اللہ تعالی ہی سے نہ کسی روح سے

الأرواح بل من روحه تكون المادة لجميع الأرواح وإن

منجملہ ارواح کے بلکہ روح خاتم رسالت سے ہی ہوتا ہے مادہ اور مدد واسطے تمامی ارواح کے اگرچہ

كان لا يعقل ذلك من نفسه في زمان تركيب جسده العنصري

نہیں جانتے ہیں خاتم رسالت اس مادہ اور مدد کو اپنی ذات سے باعتبار ظاہر کے بیچ زمانہ ترکیب جسد عنصری اپنے کے

فهو من حيث حقيقته ورتبته عالم بذلك كله بعينه

پس خاتم رسالت باعتبار حقیقت اور رتبہ اپنے کے جاننے والے ہیں تمامی مادہ اور مدد کو بعینہ اوس

من حيث ما هو جاهل به من جهة تركيبه العنصري فهو

اعتبار سے کہ وہ خاتم رسالت نہیں جاننے والے ہیں اوسکو بسبب ترکیب جسد عنصری اپنے کے پس خاتم رسالت

العالم الجاهل فيقبل الاتصاف بالأضداد كما قبل الأصل

عالم اور جاہل ہیں پس قبول کرتے ہیں وہ خاتم صفت اضداد کو جیسے کہ قبول کیا اصل نے یعنی حق تعالی

۲۳

الاتِّصافَ بذٰلِكَ كالجليلِ والجميلِ وكالظاهرِ والباطنِ والاوّلِ

صفت اضداد کو جیسے کہ جلیل اور جمیل اور جیسے کہ ظاہر اور باطن اور اول

والآخرِ وهو عينُهُ وليسَ غيرَهُ فيعلمُ لا يعلمُ ويدري لا يدري

اور آخر اور فائز بحالت عین حق ہے اور نہیں ہے وہ غیر اسکا پس جانتا ہے ... اور نہیں جانتا ہے ... اور نہیں جانتا ہے وہ

ويشهدُ لا يشهدُ وبهذا العلمِ سُمّيَ شيثًا لأنّ معناهُ هبةُ الله

اور دیکھتے ہیں ... اور نہیں دیکھتے ہیں اور اسی علم سے ... شیث علیہ السلام کا شیث اسلیے کہ تحقیق معنے شیث کے زبان عبرانی میں ہبۃ اللہ ہے

فبيدِهِ مفتاحُ العطايا على اختلافِ أصنافِها ونِسَبِها فإنّ الله

پس انکے ہاتھ میں شیث علیہ السلام کے کنجی بخششوں کی ہے ساتھ اختلاف اقسام اور نسبتوں اُن بخششوں کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے

وهبَهُ لآدمَ أوّلَ ما وهبَهُ وما وهبَهُ إلّا منهُ لأنّ الولدَ سِرُّ

بخشا شیث کو واسطے آدم کے سب سے پہلے ... آدم کو اور نہ بخشا اللہ تعالی نے شیث کو ... آدم ... اسلیے کہ تحقیق فرزند بھید

أبيهِ فمنهُ خرجَ وإليهِ عادَ فما أتاهُ غريبٌ لمن عقلَ عن

باپ اپنے کا ہے ... اور طرف اوسی آدم کے رجوع کیا پس نہ آئی آدم کے پاس کوئی شے بیرونی ... اوس شخص کے ہے کہ سمجھ رکھتا ہے

الله وكلُّ عطاءٍ في الكونِ على هذا المجرى فما في أحدٍ من الله

اللہ تعالی سے اور ہر بخشش الٰہی بیچ عالم کے اوپر اس طریق کے ہے پس نہیں ہے بیچ کسی کے اللہ تعالی سے

شيءٌ وما في أحدٍ من سوى نفسِهِ شيءٌ وإن تنوّعتْ عليهِ الصُّوَرُ

کوئی چیز غیر اور نہیں ہے بیچ کسی کے سوا ذات اسکی کے کوئی چیز غیر اگرچہ ... نوع اور متعدد وارد ہوں اوپر اوسی شخص کے صورتیں

وما كلُّ أحدٍ يعرفُ هذا وأنّ الأمرَ على ذلكَ إلّا آحادٌ من

اور نہیں ہے ہر ایک کہ پہچانے اس مطلب کو اور اس بات کو کہ تحقیق امر عطای الٰہی کا عالم میں اوپر طریق مذکور کے ہے مگر چند اشخاص

أهلِ الله فإذا رأيتَ من يعرفُ ذلكَ فاعتمِدْ عليهِ فذلكَ

اہل اللہ میں سے پس جبوقت دیکھے تو اوس شخص کو کہ پہچانتا ہو وہ اس مطلب کو پس اعتماد کر تو اوپر اوسکے پس یہ معرفت اور اطلاع اوپر سر قدر کے

هو عينُ صفاءِ خلاصةِ خاصّةِ الخاصّةِ من عمومِ أهلِ

عین علوم صافیہ ... واصل اخص الناس کی ہے عموم اہل اللہ سے

الله فأيُّ صاحبِ كشفٍ شاهدَ صورةً تُلقي إليهِ ما لم

پس جو صاحب کشف کہ مشاہدہ کرے وہ کسی صورت کو کہ القا کرتی ہے وہ صورت طرف اوسکے

يكنْ عندَهُ من المعارفِ وتمنحُهُ ما لم يكنْ قبلَ ذلكَ في يدِهِ

ایک چیز کہ نہ تھی وہ چیز نزدیک اوسکے ... اور بخشتی ہے وہ صورت اوس صاحب کشف کو ایک چیز کہ نہ تھی قبل اُسکے بیچ ہاتھ اوسکے کے

فتلكَ الصورةُ عينُهُ لا غيرُهُ فمن شجرةِ نفسِهِ جنى ثمرةَ غرسِهِ

پس وہ صورت حاصلہ عین اوس مشاہد کی ہے نہ غیر اوسکی پس ... درخت نفس اپنے سے چن لیا میوہ کسب اور استعداد اپنے کا

٣٤

كَالصُّورَةِ الظَّاهِرَةِ مِنْهُ فِي مُقَابَلَةِ الْجِسْمِ الصَّقِيلِ لَيْسَ غَيْرَهُ إِلَّا

مانند اس صورت کے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ صاحب کشف سے بیچ مقابل جسم صیقل کے نہیں ہے وہ صورت سوائے صاحب کشف کی مگر یہ

أَنَّ الْمَحَلَّ أَوِ الْحَضْرَةَ الَّتِي رَأَى فِيهَا صُورَةَ نَفْسِهِ تُلْقِي إِلَيْهِ تَنْقَلِبُ

[illegible]

مِنْ وَجْهٍ إِلَى وَجْهٍ بِحَقِيقَةِ تِلْكَ الْحَضْرَةِ كَمَا يَظْهَرُ الشَّيْءُ الْكَبِيرُ

ایک وجہ سے طرف دوسری وجہ کے بسبب مقتضائے حقیقت اوس مقام کے جیسے کہ ظاہر ہوتی ہے شے کبیر

فِي الْمِرْآةِ الصَّغِيرَةِ صَغِيرًا وَالْمُسْتَطِيلَةِ مُسْتَطِيلًا وَالْمُتَحَرِّكَةِ

بیچ آئینہ صغیر کے شے صغیر اور بیچ آئینہ طویل کے شے طویل اور بیچ آئینہ حرکت والے کے

مُتَحَرِّكًا وَقَدْ تُعْطِيهِ انْتِكَاسَ صُورَتِهِ مِنْ حَضْرَةٍ خَاصَّةٍ وَ

شے حرکت والی اور کبھی بخشتا ہے وہ مقام صاحب کشف کو سرنگون صورت اوسکی ایک مقام خاص سے اور

قَدْ تُعْطِيهِ عَيْنَ مَا يَظْهَرُ مِنْهَا فَيُقَابِلُ الْيَمِينَ مِنْهَا الْيَمِينَ مِنَ الرَّائِي

[illegible]

وَقَدْ يُقَابِلُ الْيَمِينُ الْيَسَارَ وَهُوَ الْغَالِبُ فِي الْمَرَايَا بِمَنْزِلَةِ الْعَادَةِ فِي

اور کبھی مقابل ہوتا ہے جانب راست صورت مرئی کا ساتھ جانب چپ دیکھنے والے کو اور یہی اکثر ہے بیچ آئینوں کے موافق عادت کے بیچ

الْعُمُومِ وَبِخَرْقِ الْعَادَةِ يُقَابِلُ الْيَمِينُ الْيَمِينَ وَيَظْهَرُ الِانْتِكَاسُ

[illegible]

وَهَذَا كُلُّهُ مِنْ أَعْطِيَاتِ حَقِيقَةِ الْحَضْرَةِ الْمُتَجَلَّى فِيهَا الَّتِي أَنْزَلْنَاهَا

[illegible]

مَنْزِلَةَ الْمَرَايَا فَمَنْ عَرَفَ اسْتِعْدَادَهُ عَرَفَ قَبُولَهُ وَمَا كُلُّ مَنْ

[illegible]

عَرَفَ قَبُولَهُ يَعْرِفُ اسْتِعْدَادَهُ إِلَّا بَعْدَ الْقَبُولِ وَإِنْ كَانَ

[illegible]

يَعْرِفُهُ مُجْمَلًا إِلَّا أَنَّهُ بَعْضَ أَهْلِ النَّظَرِ مِنْ أَصْحَابِ الْعُقُولِ

پہچانتا ہے وہ استعداد کو مجمل قبل قبول کے لیکن بعض اہل نظر اور منکر اصحاب معقول

الضعيفة يرون أن الله لما ثبت عندهم أنه فعال لما يشاء جوّزوا

ضعیفہ میں سے دیکھتے ہیں یہ بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جبکہ ثابت ہوا نزدیک انکے کہ تحقیق وہ کرنے والا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے جائز رکھتے ہیں وہ

على الله ما يناقض الحكمة وما هو الأمر عليه في نفسه ولهذا

اوپر اللہ تعالیٰ کے اوس چیز کو کہ مخالفت کرتی ہے وہ حکمت کی اور اوس چیز کی کہ وہ نفس الامر میں ہے اور واسطے اسکے

عدل بعض النظار إلى نفي الإمكان وإثبات الوجوب بالذات و

میلان کیا بعض اہل نظر اور فکر نے طرف نفی مرتبہ امکان اور اثبات وجوب بالذات اور

بالغير والمحقق يثبت الإمكان ويعرف حضرته والممكن وما هو

وجوب بالغیر کے اور محقق عارف ثابت کرتا ہے امکان کو اور پہچانتا ہے مقام امکان کو اور ممکن کو اور اوس چیز کو کہ وہ

الممكن ومن أين هو ممكن وهو بعينه واجب بالغير ومن أين صح عليه

ممکن ہے اور کس جگہ سے وہ ممکن ممکن ہے اور وہ ممکن بعینہ واجب بالغیر ہے اور کس جگہ سے صحیح ہوا اوپر

اسم الغير الذي اقتضى له الوجوب ولا يعلم هذا التفصيل إلا

اوسی ممکن کے اسم غیر کا کہ تقاضا کیا اور دیا اوسکو واجب الوجود نے اور نہیں جانتے ہیں اس تفصیل کو مگر

العلماء بالله خاصة وعلى قدم شيث يكون آخر مولود يولد من

وہ لوگ جو عارف باللہ ہیں خصوصًا اور اوپر قدم اور طریق شیث علیہ السلام کے ہوگا اخیر ایک لڑکا کہ پیدا ہوگا وہ

هذا النوع الإنساني وهو حامل أسراره وليس بعده ولد في هذا

اس نوع انسانی سے اور وہ لڑکا اوٹھانے والا ہوگا علم اسرار شیث کا اور نہ پیدا ہوگا بعد اوسکے کوئی لڑکا بیچ اس

النوع فهو خاتم الأولاد وتولد معه أخت له فتخرج قبله ويخرج

نوع انسانی کے پس وہ لڑکا ختم کرنیوالا ولادت اولاد آدم کا ہے اور پیدا ہوگی ساتھ اوسکے بہن اوسکی پس نکلیگی بہن اوسکی پہلے اوس سے آگے اوسکے اور نکلیگا وہ

بعدها يكون رأسه عند رجليها ويكون مولده بالصين و

بعد بہن اپنی کے اس طرح کہ ہوگا سر اوسکا نزدیک دونوں پاؤں بہن اپنی کے اور ہوگی ولادت اوسکی چین میں

لغته لغة بلده ويسري العقم في الرجال والنساء فيكثر

اور ہوگی زبان اوسکی زبان اہل شہر اوسکے کی اور سرایت کریگا عارضہ بانجھ پن مردوں اور عورتوں کے بیچ بہت ہوگا

النكاح من غير ولادة ويدعوهم إلى الله فلا يجاب فإذا قبضه

نکاح اور جماع بغیر ولادت کے اور دعوت کریگا وہ لڑکا خلائق کو طرف اللہ تعالیٰ کی پس نہیں اجابت پاویگا وہ پس جس وقت قبض کریگا روح اوسکی

الله وقبض مؤمني زمانه بقي من بقي مثل البهائم لا يحلون

اللہ تعالیٰ اور قبض کریگا اللہ تعالیٰ ارواح مومنین زمانہ اوسکے کی باقی رہیگا جو شخص کہ باقی رہیگا مانند چارپایوں کے نہیں حلال جانینگے

حلالا ولا يحرمون حراما يتصرفون بحكم الطبيعة شهوة

حلال کو اور نہیں حرام جانینگے حرام کو تصرف کرینگے وہ موافق حکم اور اقتضا طبیعت کے خواہش نفسانی کی رو سے

تجردت عن العقل والشرع فعليهم تقوم الساعة

کہ خالی ہوئے وہ عقل اور شرع سے پس اوپر اونکے قایم ہوگی قیامت

فص حكمة سبوحية في كلمة نوحية

یہ فص حکمت سبوحیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ نوحیہ کے

اعلم ان التنزيه عند اهل الحقائق في الجناب الالهي عين

جان تو اے طالب معرفت الہیات کو کہ تحقیق تنزیہ محض نقائص امکانی سے نزدیک اہل حقایق کے حق میں جناب الٰہی کے عین

التحديد والتقييد فالمنزه اما جاهل واما صاحب سوء ادب

محدود اور میں مقید کرنا ہے پس تنزیہ کرنے والا یا جاہل ہے یا بے ادب

ولكن اذا اطلقاه وقالا به فالقائل بالشرائع المؤمن اذا نزه

ولیکن جس وقت تنزیہ محض کی اون دونوں نے اور قائل ہوئے وہ دونوں اوس تنزیہ کو پس قائل اور معتقد شریعتوں کا جو مومن ہے جس وقت تنزیہ کی

ووقف عند التنزيه ولم ير غير ذلك فقد اساء الادب

اور ٹھہر گیا وہ نزدیک تنزیہ کے اور نہ دیکھا اوس نے غیر اوس تنزیہ کو پس تحقیق بے ادبی کی اوسنے حق تعالیٰ کے ساتھ

واكذب الحق والرسل صلوات الله عليهم وهو لا يشعر

اور تکذیب کی اوسنے حق تعالیٰ کی اور تمام رسول صلوات اللہ علیہم کی حالانکہ وہ مومن نہیں شعور رکھتا ہے اور

ويتخيل انه في الحاصل وهو في الفائت وهو كمن آمن ببعض و

خیال کرتا ہو وہ اثبات کا کہ تحقیق وہ معارف ... حاصل کی ... حالانکہ وہ فوت کرنے والا ... وہ مومن مانند اوس شخص کے ہے کہ ایمان لایا وہ ساتھ بعض کے اور

كفر ببعض ولا سيما وقد علم ان السنة الشرائع الالهية

کفر کیا اوسنے ساتھ بعض کے اور خصوصاً معلوم ہو چکی ہے یہ بات کہ تحقیق زبانہائے تمام شریعت الٰہیہ کی

اذا نطقت في الحق تعالى بما نطقت به انما جاءت به في

جس وقت کلام کرتی ہیں وہ شان میں حق تعالیٰ کی ساتھ اوس حکم کے کہ کلام کرتی ہیں وہ زبانیں ساتھ اوس حکم کے سوا اسکے نہیں ہے کہ لائی ہیں وہ زبانیں اوس حکم کو بیچ

العموم على المفهوم الاول وعلى الخصوص على كل مفهوم

حق عامہ خلایق کے موافق مفہوم ظاہری کے اور بیچ حق خاصہ خلایق کے موافق ہر مفہوم کے

يفهم من وجوه ذلك اللفظ باي لسان كان في وضع ذلك اللسان

جو سمجھا جاتا ہے وہ مفہوم طرق و احتمالات سے اوس لفظ کے ساتھ کسی زبان کے ہو بیچ وضع خاص اوس زبان کے

فان للحق في كل خلق ظهورا فهو الظاهر في كل مفهوم وهو الباطن

اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالیٰ کے بیچ ہر مخلوق کے ظہور خاص ہے پس حق تعالیٰ ظاہر ہے بیچ ہر مفہوم کلی اور جزئی کے اور حق تعالیٰ ... باطن

عَنْ كُلِّ فَهْمٍ إِلَّا عَنْ فَهْمِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْعَالَمَ صُورَتُهُ وَهُوِيَّتُهُ وَهُوَ

ہر فہم اور عقل سے نہ فہم سے اوس شخص کی جسنے کہا کہ تحقیق عالم صورت اور ذات حق تعالے کی ہے اور عالم

الْاِسْمُ الظَّاهِرُ كَمَا أَنَّهُ بِالْمَعْنَى رُوحُ مَا ظَهَرَ فَهُوَ الْبَاطِنُ فَنِسْبَتُهُ

اسم ظاہر حق تعالی کا ہے جیسے کہ تحقیق حق تعالی معنی اور حقیقت کی رو سے روح ہے اوس چیز کی کہ ظاہر ہوئی ہے پس حق تعالی باطن ہے پس نسبت حق تعالی کی اوس چیز کی طرف

لِمَا ظَهَرَ مِنْ صُوَرِ الْعَالَمِ نِسْبَةُ الرُّوحِ الْمُدَبِّرِ لِلصُّورَةِ فَيُؤْخَذُ

کی طرف اوس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے صورتوں سے عالم کے مانند نسبت روح مدبر کی ہے طرف صورت یعنی جسم کے پس لیا جاتا ہے حق تعالے

فِي حَدِّ الْإِنْسَانِ مَثَلًا بَاطِنُهُ وَظَاهِرُهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَحْدُودٍ

بیچ تعریف انسان کے مثلا باطن انسان کا باطن حق کا ہے اور ظاہر انسان کا ظاہر حق کا ہے اور ایسا ہی حال ہے ہر شے محدود کا

فَالْحَقُّ مَحْدُودٌ بِكُلِّ حَدٍّ وَصُوَرُ الْعَالَمِ لَا تَنْضَبِطُ وَلَا يُحَاطُ بِهَا

پس حق تعالی محدود ہے ساتھ ہر حد کے اور صورتیں عالم کی نہیں ضبط کیجاتی ہیں اور نہیں احاطہ کیا جاتا ہے عالم ساتھ اون صورتوں کے

وَلَا تُعْلَمُ حُدُودُ كُلِّ صُورَةٍ مِنْهَا إِلَّا عَلَى قَدْرِ مَا حَصَلَ لِكُلِّ عَالِمٍ

اور نہیں جانی جاتی ہیں حدود ہر صورت کے صورتوں عالم میں سے مگر او سقدر کہ حاصل ہوتی ہے وہ واسطے ہر جاننے والے کے

مِنْ صُورَةٍ فَلِذَلِكَ يُجْهَلُ حَدُّ الْحَقِّ فَإِنَّهُ لَا يُعْلَمُ حَدُّهُ إِلَّا بِعِلْمِ

صورتوں میں سے عالم کے پس اسی جہت سے نہیں جانی جاتی ہے حد یعنی تعریف حق تعالی کی اسلیے کہ تحقیق نہیں جانی جاتی ہے حد حق تعالی کی مگر بقدر علم

حَدِّ كُلِّ صُورَةٍ وَهَذَا مُحَالٌ حُصُولُهُ فَحَدُّ الْحَقِّ مُحَالٌ وَكَذَلِكَ

حد ہر صورت کی اور محال ہے حاصل ہونا علم تمام صورتوں کا پس علم حد حق تعالی کی بھی محال ہے اور اسیطرح حال

مَنْ شَبَّهَهُ وَمَا نَزَّهَهُ فَقَدْ قَيَّدَهُ وَحَدَّدَهُ وَمَا عَرَفَهُ وَمَنْ جَمَعَ

اوس شخص کا ہے کہ جسنے بمعنی تشبیہ کی حق تعالی کی اور نہ تنزیہ کی اوسکی پس تحقیق مقید و محدود کیا اوسنے حق تعالے کو اور نہ پہچانا اوسنے حق تعالی کو اور جسنے جمع کیا

فِي مَعْرِفَتِهِ بَيْنَ التَّنْزِيهِ وَالتَّشْبِيهِ وَوَصَفَهُ بِالْوَصْفَيْنِ عَلَى

بیچ معرفت حق تعالی کے تنزیہ اور تشبیہ کو اور صفت کی اوسنے حق تعالی کی ساتھ دونوں صفتوں تنزیہ اور تشبیہ کے اوپر

الْإِجْمَالِ لِأَنَّهُ يَسْتَحِيلُ ذَلِكَ عَلَى التَّفْصِيلِ لِعَدَمِ الْإِحَاطَةِ بِمَا فِي

اجمال کے بوجہ اسکے کہ محال ہے یہ وصف اوپر سبیل تفصیل کے بسبب نہونے احاطہ اوس چیز کے کہ بیچ

الْعَالَمِ مِنَ الصُّوَرِ فَقَدْ عَرَفَهُ مُجْمَلًا لَا عَلَى التَّفْصِيلِ كَمَا عَرَفَ نَفْسَهُ

عالم کے ہے صورتوں میں سے پس تحقیق پہچانا اوسنے حق تعالی کو بطور مجمل کے نہ اوپر سبیل تفصیل کے جیسے کہ پہچانا اوسنے نفس اپنے کو

مُجْمَلًا لَا عَلَى التَّفْصِيلِ وَلِذَلِكَ رَبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بطور مجمل کے نہ اوپر سبیل تفصیل کے اور واسطے اسکے ربط دیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَعْرِفَةَ الْحَقِّ بِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ فَقَالَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ

معرفت حق تعالے کو ساتھ معرفت نفس کے پس فرمایا کہ جسنے پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اوسنے

ربانيته. وقال الله تعالى سنريهم آياتنا في الآفاق وهو ما خرج

ربہ اپنے کو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے عنقریب ہم دکھلاویں گے ہم مخلوق کو نشانیاں اپنی بیچ عالم کے اور وہ عالم ایسی چیز ہے کہ خارج ہے

عنك وفي أنفسهم وهو عينك حتى يتبين لهم أي للناظرين

تجھ سے اور بیچ ذاتوں اونکی کے اور وہ ذات عین تیری ہے تاکہ ظاہر ہووے واسطے اونکے یعنی واسطے دیکھنے والوں کے

أنه الحق من حيث أنك صورته وهو روحك فأنت له كالصورة

بیشک تحقیق ذات تیری وہی حق تعالیٰ ہے اس اعتبار سے کہ تحقیق تو صورت حق تعالیٰ کی ہے اور حق تعالیٰ روح تیرا ہے پس تو واسطے حق تعالیٰ کے ایسا ہے جیسے کہ صورت

الجسمية لك وهو لك كالروح المدبر لصورة جسدك

جسم والی واسطے تیرے اور حق تعالیٰ واسطے تیرے ایسا ہے جیسے کہ روح مدبر واسطے صورت جسدی بدن ہی کے

والحد يشمل الظاهر والباطن منك فإن الصورة الباقية

اور تعریف حدی شامل ہوتی ہے ظاہر اور باطن کو تیرے اسلئے کہ تحقیق وہ صورت کہ باقی ہے انسان سے

إذا زال عنها الروح المدبر لها لم تبق إنسانا ولكن يقال فيها

جسوقت زائل ہووے اوس صورت سے روح مدبر اوسکی نہ باقی رہیگی وہ صورت انسانیت کی رو سے ولیکن کہا جاویگا بیچ حق اس صورت کے

إنها صورة تشبه صورة الإنسان فلا فرق بينها وبين صورة

کہ تحقیق وہ ایک صورت ہے کہ مشابہ ہے وہ ساتھ صورت انسان کے پس نہیں ہے کوئی فرق درمیان اوس صورت بیجان کے اور درمیان صورت

من خشب أو حجارة ولا يطلق عليها اسم إنسان إلا بالمجاز

لکڑی یا پتھر کے اور نہیں اطلاق کیا جاویگا اوپر اوس صورت کے نام انسان کا مگر مجاز کی رو سے

لا بالحقيقة وصور العالم لا يمكن زوال الحق عنها أصلا

نہ حقیقت کی رو سے اور صورتیں عالم کی ایسی ہیں کہ نہیں ممکن ہے جدا ہونا حق تعالیٰ کا اون صورتوں سے ہرگز

فحد الألوهية له بالحقيقة لا بالمجاز كما هو حد الإنسان

پس تعریف حدی کہ الوہیت ہے واسطے عالم کے حقیقت کی رو سے ہے نہ مجاز کی رو سے جیسے کہ تعریف مذکور حد انسان کی ہے

إذا كان حيا وكما أن ظاهر صورة الإنسان تثني بلسانها

جسوقت ہووے وہ انسان زندہ اور جیسے کہ تحقیق ظاہر صورت انسان کی ثنا کرتی ہے ساتھ زبان اپنے کے

على روحها ونفسها المدبر لها كذلك جعل الله صور العالم

اوپر روح اپنے اور نفس مدبر اپنے کے اسیطرح کر دیا اللہ تعالیٰ نے صورتوں عالم کو

تسبح بحمده ولكن لا نفقه تسبيحهم لأنا لا نحيط بما في العالم

کہ تسبیح کریں ساتھ تعریف اللہ تعالیٰ کے ولیکن نہیں سمجھتے ہیں ہم تسبیح اونکی اسلئے کہ تحقیق ہم نہیں احاطہ کر سکتے ہیں جو کچھ کہ بیچ عالم کے ہے

من الصور فالكل ألسنة الحق ناطقة بالثناء على الحق ولذلك

صورتوں میں سے پس تمام صورتیں عالم کی زبان حق تعالیٰ کی ہیں اور گویا ہیں ساتھ تعریف کے اوپر حق تعالیٰ کے اور واسطے اسیکے

قال الحمد لله رب العالمين الذی الیه یرجع عواقب الثناء فهو المثنی

والمثنی علیه شعر

اور تعریف کیا گیا اور اپنے

فان قلت بالتنزیه کنت مقیدا	وان قلت بالتشبیه کنت محددا
پس اگر کہے تو تنزیہ محض کو ہوگا تو مقید کرنے والا حق تعالیٰ کو	اور اگر کہے تو تشبیہ محض کو ہوگا تو محدود کرنے والا اوسکا
وان قلت بالامرین کنت مسددا	وکنت اماما فی المعارف سیدا
اور اگر کہے تو دونوں امر تنزیہ اور تشبیہ کو ہوگا تو چلنے والا راہ سیدھی	اور ہوگا تو پیشوا بیچ معارف کے اور سردار
فمن قال بالاشفاع کان مشرکا	ومن قال بالافراد کان موحدا
پس جو شخص کہے اشفاع کو یعنی خلق اور خدا کو دو کہے ہوگا وہ مشرک	اور جو شخص کہے افراد کو یعنی خلق اور خدا کو ایک کہے ہوگا وہ موحد
فایاک والتشبیه ان کنت ثانیا	وایاک والتنزیه ان کنت مفردا
پس بچا تو اپنے تئیں تشبیہ محض سے اگر ہے تو دوئی کا قائل	اور بچا تو اپنے تئیں تنزیہ محض سے اگر ہے تو ایک کا قائل
فما انت هو بل انت هو وتراه فی	عین الامور مسرحا ومقیدا
پس نہیں ہے تو حق تعالیٰ بلکہ تو حق تعالیٰ ہی ہے اور دیکھ تو بیچ	عین اشیا کے جس حال میں کہ مطلق اور مقید ہے وہ

قال تعالی لیس کمثله شیء فنزه وهو السمیع البصیر فشبه

فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں ہے مانند حق تعالیٰ کے کوئی شے پس تنزیہ کی حق تعالیٰ نے اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا پس تشبیہ کی واسطے

قال تعالی لیس کمثله شیء فشبه وثنی وهو السمیع البصیر

فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں ہے مانند مثل اوسکے کے کوئی شے پس تشبیہ کی اور تثنیہ یعنی دوئی کی واسطے (اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا

فنزه وافرد لو ان نوحا جمع لقومه بین الدعوتین لاجابوه

پس تنزیہ کی اور مفرد کیا اور اگر جمع کرتے نوح علیہ السلام واسطے قوم اپنی کے درمیان دونوں دعوتوں تنزیہ اور تشبیہ کے البتہ قبول کرتی قوم اونکی

فدعاهم جهارا ثم دعاهم اسرارا ثم قال لهم استغفروا

پس دعوت کی قوم اپنی کو نوح علیہ السلام نے آواز بلند سے پھر دعوت کی اونکو پوشیدہ پھر کہا اونکو بخشش مانگو تم

ربکم انه کان غفارا وقال رب انی دعوت قومی لیلا ونهارا

پروردگار اپنے سے تحقیق وہی ہے بخشنے والا اور کہا نوح نے تحقیق بلایا میں نے قوم اپنی کو رات اور دن

فلم یزدهم دعائی الا فرارا وذکر عن قومه انهم تصاموا

پس نہ زیادہ کیا اونکو دعوت میری نے مگر بھاگنا اور ذکر کیا نوح علیہ السلام نے احوال قوم اپنی سے کہ تحقیق وہ قوم بہری بنتے

عن دعوته لعلمهم بما یجب علیهم من اجابة دعوته فعلم العلماء بالله

دعوت نوح علیہ السلام کی باوجود جاننے اونکے کے اوس چیز کو کہ واجب ہے اوپر اونکے قبول کرنے سے دعوت نوح علیہ السلام کی پس جانا عارفان باللہ نے

وما أشار إليه نوح عليه السلام في حق قومه من الثناء عليهم بلسان الذم

اور جو کچھ کہ اشارہ کیا طرف اوسکے نوح علیہ السلام نے بیچ حق قوم اپنی کے ثنا سے اوپر ان کے ساتھ زبان مذمت کے

علم أنهم إنما لم يجيبوا دعوته لما فيها من الفرقان والأمر قرآن

اور جانا ہے اوسنے کہ اونہوں نے تحقیق قبول نہ کیا دعوت کو واسطے اس سبب کے کہ بیچ اوسکے فرقان ہے اور امر حقیقت میں قرآن ہے

لا فرقان ومن أقيم في القرآن لا يصغي إلى الفرقان وإن

نہ فرقان اور جو شخص قائم کیا گیا بیچ قرآن کے نہیں کان رکھتا ہے وہ طرف فرقان کے اگرچہ

كان فيه فإن القرآن يتضمن الفرقان والفرقان لا يتضمن

حاصل ہے فرقان بیچ قرآن کے سبب تحقیق کہ قرآن شامل ہے فرقان کو اور فرقان نہیں شامل ہے

القرآن ولهذا ما اختص بالقرآن إلا محمد صلى الله عليه وسلم

قرآن کو اور واسطے اس سبب کے نہیں خاص کیا گیا ساتھ قرآن کے کوئی مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم

وهذه الأمة التي هي خير أمة أخرجت للناس فليس

اور یہی امت کہ وہ بہترین امتوں کی ہے نکالی گئی واسطے لوگوں کے

كمثله شيء يجمع الأمرين في أمر واحد فلو أن نوحا يأتي

(لیس کمثلہ شیء) پس جمع کیے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دو امر تنزیہ اور تشبیہ کو بیچ ایک امر کے پس اگر نوح علیہ السلام لاتے

بمثل هذه الآية لفظا لأجابوه فإنه شبه ونزه في آية

مثل اس آیت شریف کے لفظی عبارت کو البتہ قبول کرتی قوم نوح علیہ السلام کی پس تحقیق تشبیہ اور تنزیہ کی بیچ ایک آیت

واحدة بل في نصف آية ونوح دعا قومه ليلا من حيث

کے بلکہ بیچ نصف آیت کے اور نوح علیہ السلام نے دعوت کی قوم اپنی کو بیچ رات کے باعتبار

عقولهم وروحانيتهم فإنها غيب ونهارا دعاهم أيضا

عقول اور روحانیت اونکی کے پس تحقیق وہ عقول اور روحانیت پوشیدہ ہیں اور بیچ دن کے بھی بلایا اونکو

من حيث ظاهر صورهم وحسهم وما جمع في الدعوة

باعتبار ظاہر صور قوم اور ابدان اونکے کے اور نہیں جمع کیا نوح علیہ السلام نے بیچ دعوت کے

مثل (ليس كمثله شيء) فنفرت بواطنهم لهذا الفرقان

مانند (لیس کمثلہ شیء) کے پس نفرت کی ارواح اونکی نے بسبب اس فرقان کے

فزادهم فرارا ثم قال عن نفسه إنه دعاهم ليغفر

پس زیادہ کیا فرقان نے فرار اونکا پھر کہا نوح علیہ السلام نے حکایت نفس اپنی پر کہ تحقیق دعوت کی انہوں نے قوم اپنی کو تاکہ چھپا دے

لهم لا ليكشف لهم وفهموا ذلك منه عليه السلام لذلك

اونکو نہ یہ کہ ظاہر کرے حقیقت امر کے واسطے اونکے اور سمجھی قوم اوسکو نوح علیہ السلام سے واسطے اسکے

جعلوا أصابعهم في آذانهم واستغشوا ثيابهم وهذه كلها

لیکن اونھوں نے او نگلیاں اونکی بیچ کانوں اپنے کے اور چھپایا اونھوں نے اپنے تئیں کپڑوں اپنے سے اور یہ تمام

صورة الستر التي دعاهم إليها فأجابوا دعوته بالفعل لا

صورتیں چھپنے کی ہیں اوس چیز سے کہ پکارا نوح نے قوم کو طرف اوسکے پس اجابت کی قوم نے دعوت نوح کے ساتھ فعل کے نہ

بلبيك ففي ليس كمثله شيء إثبات المثل ونفيه وبهذا قال

کہ اجابت ساتھ لبیک کے پس بیچ آیت لیس کمثلہ شی کے ثابت کرنا مثل کا ہے اور نفی کرنا اوسی مثل کا اور اسی سبب سے نصیحت کی فرمایا

عن نفسه صلى الله عليه وسلم إنه أوتي جوامع الكلم فما

اور خبر دی ذات اپنی سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی کہ تحقیق دیے گئے وہ کلمات جامع پس نہیں

دعا محمد صلى الله عليه وسلم قومه ليلا ونهارا بل دعاهم

دعوت کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے قوم اپنی کو رات اور دن بلکہ دعوت کی حضرت نے رات کو

ليلا في نهار ونهارا في ليل فقال نوح في حكمته لقومه يرسل

بیچ دن کے اور دن کو بیچ رات کے پس فرمایا نوح علیہ السلام نے بیچ حکمت اور معرفت اپنی کے واسطے قوم اپنی کے کہ بھیجے اللہ تعالے

السماء عليكم مدرارا وهي المعارف العقلية في المعاني والنظر

مینہ آسمان کا اوپر تمہارے بہت برسنے والا اور وہ مدرار معارف عقلیہ ہیں بیچ معنوں کے اور نظر

الاعتباري ويمددكم بأموال أي بما يميل بكم إليه فإذا

اعتباری ہے اور مدد کریگا تمکو ساتھ مالوں کے یعنی ساتھ اوس چیز کے کہ مائل کرے وہ چیز تمکو طرف حق تعالے کے پس

مال بكم إليه رأيتم صورتكم فيه فمن تخيل منكم أنه رآه

مائل کرے وہ چیز تمکو طرف حق تعالی کے دیکھوگے تم صورتوں اپنی کو بیچ حق تعالی کے پس جس شخص نے خیال کیا تم میں سے اس بات کا کہ تحقیق اوسنے دیکھا حق کو

فما عرف ومن عرف منكم أنه رأى نفسه فهو العارف

پس نہیں پہچانا اوسنے حق کو اور جسنے پہچانا تم میں سے اس بات کو کہ تحقیق دیکھا اوسنے نفس اپنے کو پس وہ شخص عارف ہے

فلهذا انقسم الناس إلى عالم وغير عالم وولده

پس اسی واسطے منقسم ہوے آدمی طرف عارف باللہ اور غیر عارف باللہ کے اور نہ زیادہ کیا اولاد اوسکی نے

وهو ما أنتجه لهم نظرهم الفكري والأمر موقوف علمه

اور اولاد وہ چیز ہے کہ پیدا کیا ہے اوسکو واسطے قوم کے نظر فکری اونکی نے اور علم اور معرفت حال حق تعالی کی موقوف ہے

على المشاهدة بعيد عن نتائج الفكر إلا خسارا فما ربحت

اوپر مشاہدہ کے اور بعید ہے نتیجوں فکر اور عقل سے (مگر ٹوٹا) پس نہ نفع پایا

تجارتهم فزال عنهم ما كان في أيديهم مما كانوا يتخيلون أنه

سوداگری اونکی نے پس زائل ہوئی قوم سے وہ چیز کہ تھی بیچ ہاتھوں اونکے کے اوس چیز سے کہ خیال کرتی تھی قوم ساتھ اوسکے کہ تحقیق وہ

مالك لهم وهو في المحمديين (وأنفقوا مما جعلكم مستخلفين فيه)

مالک ہے واسطے انکے اور وہ اور یہ اثبات ملک محمدیوں کے لیے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور خرچ کرو اس مال میں سے کہ کیا ہے تمکو خلیفہ بیچ اسکے

وفي نوح (ألا تتخذوا من دوني وكيلا) فأثبت الملك لهم والوكالة

اور واسطے نوح کے کہ مت پکڑو تم سوا میرے کوئی کارساز پس ثابت کی ملک واسطے قوم نوح کے اور وکالت

لله فيهم فهم مستخلفون فيه فالملك لله وهو وكيلهم

واسطے اللہ تعالیٰ کے بیچ انکے پس محمدی لوگ خلیفہ کیے گئے بیچ ملک کے پس ملک خاص واسطے اللہ کے ہے اور وہ وکیل ہے نوحیوں کا

فالملك لهم وذلك ملك الاستخلاف وبهذا كان الحق

پس ملک واسطے قوم نوح کے ہے اور یہ یعنی ملک نوحیوں کی ملک خلافت کی ہے اور اسی سبب سے ہے حق تعالیٰ

ملك الملك كما قال الترمذي (ومكروا مكرا

مالک ملک کا جیسے کہ کہا ترمذی نے (اور مکر کیا قوم نوح نے مکر کرنا

كبارا) لأن الدعوة إلى الله مكر بالمدعو لأنه ما عدم

بڑا) واسطے اسبات کے کہ تحقیق دعوت طرف اللہ تعالیٰ کے مکر ہے ساتھ مدعو کے اسلیے کہ تحقیق مدعو معدوم نہیں ہے

من البداية فيدعى إلى الغاية (أدعو إلى الله) فهذا عين

شروع سے تاکہ دعوت کیا جاوے وہ طرف نہایت کے یعنی طرف حق تعالیٰ کے اور کہا کہ دعوت کرتا ہوں میں طرف اللہ تعالیٰ کے پس یہ دعوت عین

المكر (على بصيرة) فنبه أن الأمر له كله فأجابوه مكرا

مکر ہے اوپر بینائی اور دانائی کے پس تنبیہ کی نبی علیہ السلام نے اس بات کی کہ تحقیق تمامی امر ملک خاص اللہ ہی کا ہے پس جواب دیا قوم نوح نے مکر کا

كما دعاهم فجاء المحمدي وعلم أن الدعوة إلى الله ما هي

جیسے کہ دعوت کی نوح نے قوم کو ساتھ مکر کے پس آیا داعی محمدی اور جانا اس نے اسبات کو کہ تحقیق دعوت طرف اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے

من حيث هويته وإنما هي من حيث أسمائه فقال (يوم

بنظر ہویت اور ذات حق تعالیٰ کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ دعوت بنظر اسمائے حق تعالیٰ کی ہے پس فرمایا حق تعالیٰ نے جس دن کہ

نحشر المتقين إلى الرحمن وفدا) فجاء بحرف الغاية وقرنها

جمع کرینگے ہم پرہیزگاروں کو طرف رحمن کے مہمان پس لایا حرف غایت کو کہ الیٰ ہے اور نزدیک کیا اسکو

بالاسم فعرفنا أن العالم كان تحت حيطة اسم إلهي أوجب عليهم

ساتھ اسم رحمان کے پس پہچانا ہم نے اسبات کو کہ تحقیق عالم زیر احاطہ اسم الٰہی کے ہے کہ واجب کیا اوس اسم نے اوپر بندوں کے

أن يكونوا مستقيمين فقالوا في مكرهم لا تذرن آلهتكم ولا تذرن
ودا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق ونسرا فإنهم إذا تركوهم
جهلوا من الحق على قدر ما تركوا من هؤلاء فإن للحق في كل
معبود وجها يعرفه من عرفه وينكره من جهله في المحمديين
وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه أي حكم فالعالم يعلم من
عبد وفي أي صورة ظهر حتى عبد وأن التفريق والكثرة
كالأعضاء في الصورة المحسوسة وكالقوى المعنوية في الصورة
الروحانية فما عبد غير الله في كل معبود فالأدنى من
تخيل فيه الألوهية فلولا هذا التخيل ما عبد الحجر ولا غيره
ولهذا قال قل سموهم فلو سموهم لسموهم حجرا وشجرا و
كوكبا ولو قيل لهم من عبدتم لقالوا إلها ما كانوا يقولون
الله ولا الإله والأعلى ما تخيل بل قال هذا مجلى إلهي
ينبغي تعظيمه فلا يقتصر فالأدنى صاحب التخيل يقول ما نعبدهم

إلا ليقربونا إلى الله زلفى والأعلى العالم يقول

مگر اسواسطے کہ نزدیک کریں وہ ہمکو طرف اللہ تعالی کے درجہ قریب) اور بلند تر عالم زمان کا کہتا ہے

إنما إلهكم إله واحد فله أسلموا حيث ظهر وبشر

کہ سواے اسکے نہیں ہے کہ معبود تمہارا ایک ہی معبود ہے پس واسطے اسکے مطیع ہو جاؤ جہاں کہیں ظاہر ہووے وہ (اور خوشخبری دی

المخبتين الذين خمدت نار طبيعتهم فقالوا إلها ولم يقولوا

عاجزی کرنے والوں کو) کہ بجھ گئی ہے آگ طبیعت انکی کی پس قائل ہوے وہ معبود کے اور نہ قائل ہوے وہ

طبيعة (وقد أضلوا كثيرا) أي حيروهم في تعداد الواحد

طبیعت کے اور تحقیق گمراہ کیا انہوں نے بہتوں کو) یعنی حیرانی میں ڈالا قوم نوح نے انکو بیچ گنتی واحد حقیقی کے

بالوجوه والنسب (ولا تزد الظالمين) لأنفسهم المصطفين الذين

ساتھ وجوہ متعددہ اور نسبتوں کثیرہ کے (اور مت زیادہ کر ظالموں کو) واسطے جانوں انکی کے برگزیدہ وہ جو

أورثوا الكتاب فهم أول الثلاثة فقدمهم على المقتصد

اور وارث لیے گئے ہیں کتاب کے پس وہ لوگ اول ہیں تین گروہوں میں سے پس مقدم کیا اللہ تعالی نے انکو اوپر گروہ میانہ

والسابق (إلا ضلالا) إلا حيرة المحمدي زدني فيك تحيرا

اور گروہ سبقت کرنے والے کے (مگر ضلالت) یعنی مگر حیرت جیسا کہ کہا نبی محمدی نے زیادہ کر بیچ تیرے تحیر میں اپنے حیرت کو

(كلما أضاء لهم مشوا فيه وإذا أظلم عليهم قاموا) فالحائر

جب روشن کر دیتی ہے بجلی انکو چلتے ہیں بیچ اوسکے اور جب اندھیرا کر دیتی ہے اوپر انکے کھڑے ہو جاتے ہیں) پس صاحب حیرت

له الدور والحركة الدورية حول القطب فلا يبرح

کیواسطے حرکت دوری ہے اور حرکت دوری بیچ اطراف قطب یعنی مقصد کے ہوتی ہے پس نہیں جدا ہوتا ہے صاحب حیرت

منه وصاحب الطريق المستطيل مائل خارج عن المقصود

اوس قطب سے اور صاحب راہ مستطیل کا ٹیڑھا چلنے والا اور خارج ہونے والا ہے مقصود سے

طالب ما هو فيه صاحب خيال إليه غايته فله من وإلى

اور طلب کرنے والا ہے اوس چیز کا کہ وہ بیچ اوسی کے ہے صاحب خیال ہے طرف اوسی کے ہے نہایت اوسکی پس واسطے اوسکے ہے ابتدا

وما بينهما وصاحب الحركة الدورية لا بدء له فيلزمه من

اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور صاحب حرکت دوری کو نہ ابتدا ہے واسطے اوسکے کہ لازم ہو اوسکو ابتدا

ولا غاية لتحكم عليه إلى فله الوجود الأتم

اور نہ انتہا ہے واسطے سیر اوسکے کہ حکم کیا جاوے اوپر اوسکے انتہا کا پس واسطے اوسکے ہے وجود اتم

وَهُوَ الْمُؤْتٰى جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَالْحِكَمِ (مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ) فَهِيَ الَّتِيْ خَطَتْ

اور صاحب کت وہی ہے جو دیا گیا اوسکو کلمات جامع اور حکمتیں اور بسبب ہونے اونکے کی پس خطیات وہ چیز ہیں کہ لیگئے قوم نوح کو

بِهِمْ فَغَرِقُوْا فِيْ بِحَارِ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ وَهُوَ الْحَيْرَةُ (فَأُدْخِلُوْا نَارًا) فِيْ عَيْنِ

طرف دریا معرفت کی پس غرق ہوئی قوم نوح دریای معرفت باللہ کے اور معرفت باللہ میں حیرت ہے پس داخل کی گئی قوم نوح آگ میں کہ عین

الْمَاءِ فِي الْمُحَمَّدِيِّيْنَ (وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ) مِنْ سَجَرْتَ التَّنُّوْرَ إِذَا أَوْقَدْتَهُ

پانی میں ہے آیا ہے بیچ حق محمدیوں کے اور جسوقت دریا سلگائے جاوینگے یا لفظ مشتق سجرت التنور سے ہے جسوقت سلگاوے تو اوسکو

(فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْصَارًا) فَكَانَ اللّٰهُ عَيْنَ أَنْصَارِهِمْ

پس نپایا قوم نوح نے واسطے اپنے سوائے اللہ تعالی کے مدد دینے والا پس ہے اللہ تعالی عین مدد دینے والا اونکا

فَهَلَكُوْا فِيْهِ إِلَى الْأَبَدِ فَلَوْ أَخْرَجَهُمْ اللّٰهُ إِلَى السَّيْفِ سَيْفِ الطَّبِيْعَةِ

پس ہلاک اور فانی ہوئی قوم نوح کی بیچ ذات حق کے ابد تک پس اگر نکالتا اونکو اوس سے اللہ تعالے طرف کنارہ طبیعت کے

لَنَزَلَ بِهِمْ عَنْ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَإِنْ كَانَ الْكُلُّ لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ

البتہ اوتارتا اللہ تعالے اونکو اس مرتبہ بلند سے اگرچہ ہے ہر ہر مرتبہ کو نیہ واسطے اللہ تعالی کے اور ساتھ اللہ تعالی کے

بَلْ هُوَ اللّٰهُ (قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ) مَا قَالَ إِلٰهِيْ فَإِنَّ الرَّبَّ لَهُ الثُّبُوْتُ

بلکہ ہر ہر مرتبہ میں حق تعالی کہا ہے کہا نوح علیہ السلام نے اے رب نہ کہا اے معبود میرے اسلئے کہ تحقیق واسطے اسم رب کے ثبوت اور

وَالْإِلٰهُ يَتَنَوَّعُ بِالْأَسْمَاءِ فَهُوَ (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ) فَأَرَادَ

اور اسم اللہ متنوع اور مختلف ہوتا ہے ساتھ اسمای الہی کے پس اللہ تعالے ہر دن بیچ کام کے ہے پس ارادہ کیا نوح علیہ السلام

بِالرَّبِّ ثُبُوْتَ التَّلْوِيْنِ إِذْ لَا يَصِحُّ إِلَّا هُوَ (لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ)

ساتھ اسم رب کے ثبوت تلوین کا اسلیے کہ نہیں صحیح ہوتا ہے اس مقام میں کچھ مگر تلوین اور بدل صحبت قوم کی مت چھوڑ اوپر زمین کے

يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ أَنْ يَصِيْرُوْا فِيْ بَطْنِهَا الْمُحَمَّدِيُّ لَوْ دُلِّيْتُمْ بِحَبْلٍ

دعا کرتے ہیں نوح علیہ السلام واسطے ہلاکت قوم کے اسبات کے کہ ہو جاویں درمیان شکم زمین کے آیا ہے محمدی اور کہا کہ اگر ڈول چھوڑو گے تم ساتھ رسی کے

لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ (لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) وَإِذَا دُفِنْتَ

البتہ نازل ہوگا وہ اوپر اللہ تعالی کے واسطے اوسی کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے اور جسوقت دفن کیا جاوے تو

فِيْهَا فَأَنْتَ فِيْهَا وَهِيَ ظَرْفُكَ (وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا

بیچ زمین کے پس تو بیچ زمین کے ہوگا جس حال میں وہ زمین جگہ تیری ہے اور بیچ اوسکے دوبارہ لیجاوینگے ہم تمکو اور زمین سے

نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى) لِاخْتِلَافِ الْوُجُوْهِ

نکالینگے ہم تمکو دوسری بار بسبب مختلف ہونے وجوہ حق تعالے کے

مِنَ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَجَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ طَلَبًا

کافروں میں سے جنہوں نے چھپا لیا پہنتیں کپڑوں اپنے سے اور کیں انگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے واسطے طلب

لِلسَّتْرِ لِأَنَّهُ دَعَاهُمْ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَالْغَفْرُ السَّتْرُ (لَا تَذَرْ) أَحَدًا

ستر کے اسلیے کہ نوح علیہ السلام نے دعوت کی ہے قوم اپنی کی تاکہ چھپا دے اللہ تعالی انکو اور غفر کے معنی چھپا لینے کے ہیں (نہ چھوڑ) کوئی

حَتَّى تَعُمَّ الْمَنْفَعَةُ كَمَا عَمَّتِ الدَّعْوَةُ (إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ) أَيْ

تاکہ عام ہووے منفعت جیسے کہ عام تھی دعوت سبکو (تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا انکو) یعنی

تَدَعْهُمْ وَتَتْرُكْهُمْ (يُضِلُّوا عِبَادَكَ) أَيْ يُحَيِّرُوهُمْ

چھوڑ دیگا تو اور ترک کریگا تو انکو گمراہ کرینگے بندوں کو تیرے یعنی حیران کریگی قوم بندوں کو

فَيُخْرِجُوهُمْ مِنَ الْعُبُودِيَّةِ إِلَى مَا فِيهِمْ مِنْ أَسْرَارِ الرُّبُوبِيَّةِ

پس نکال دینگے انکو بندگی سے طرف اوس چیز کے کہ بیچ انکے ہیں اسرار ربوبیت سے

فَيَنْظُرُوا أَنْفُسَهُمْ أَرْبَابًا بَعْدَ مَا كَانُوا عِنْدَ نُفُوسِهِمْ

پس دیکھینگے وہ ذاتوں اپنی کو ارباب صاحبان تصرف بعد اوسکے کہ تھے وہ نزدیک ذاتوں اپنی کے

عَبِيدًا فَهُمُ الْعَبِيدُ الْأَرْبَابُ (وَلَا يَلِدُوا) أَيْ مَا يُنْتِجُونَ

بندے پس وہ بندے بھی ہیں اور ارباب بھی اور نہ جنینگے یعنی نہیں نتیجہ بخشینگے

وَلَا يُظْهِرُونَ (إِلَّا فَاجِرًا) أَيْ مُظْهِرًا مَا سُتِرَ (كَفَّارًا) أَيْ سَاتِرًا

اور نہیں ظاہر کرینگے وہ (مگر فاجر) یعنی ظاہر کرنیوالا ہوگا اوس چیز کا کہ چھپائی گئی وہ (چیز کفر کرنیوالا) یعنی چھپانیوالا ہوگا

مَا ظَهَرَ بَعْدَ ظُهُورِهِ فَيُظْهِرُونَ مَا سُتِرَ ثُمَّ يَسْتُرُونَهُ

اوس چیز کا کہ ظاہر ہوا ہے وہ بعد ظاہر ہونے اوسکے پس ظاہر کرتے ہیں کفار اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہے پھر چھپاتے ہیں اوسکو

بَعْدَ ظُهُورِهِ فَيَحَارُ النَّاظِرُ وَلَا يَعْرِفُ قَصْدَ الْفَاجِرِ فِي

بعد ظاہر ہونے اوسکے کے پس حیران ہوتا ہے نظر کرنیوالا اور نہیں پہچانتا ہے ناظر ارادہ فاجر کا بیچ

فُجُورِهِ وَلَا الْكَافِرِ فِي كُفْرِهِ وَالشَّخْصُ وَاحِدٌ (رَبِّ اغْفِرْ لِي)

اظہار اوسکے کے اور نہیں پہچانتا ہے ناظر ارادہ ساتر کا بیچ ستر اوسکے کے اور حال آنکہ شخص ایک ہی ہے (اے پروردگار میرے مغفرت کر واسطے میرے)

أَيْ اسْتُرْنِي وَاسْتُرْ مِنْ أَجْلِي فَيُجْهَلَ مَقَامِي وَقَدْرِي كَمَا

یعنی چھپا مجھکو اور چھپا واسطے میرے تاکہ مجہول اور نامعلوم رہے مرتبہ میرا اور قدر میری جیسے کہ مجہول

جُهِلَ قَدْرُكَ فِي قَوْلِكَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) (وَلِوَالِدَيَّ)

اور نامعلوم ہے قدر تیری یہ مذکور ہے بیچ قول تیرے کے اور نہیں قدر جانی اللہ کی حق قدر اوسکی کی (اور چھپا ماں باپ میرے کو)

مَنْ كُنْتُ نَتِيجَةً عَنْهُمَا وَهُمَا الْعَقْلُ وَالطَّبِيعَةُ (وَلِمَنْ دَخَلَ)

وہ جو ہوں میں نتیجہ انکا اور وہ دونوں عقل اور طبیعت ہیں اور چھپا اوس چیز کو یعنی حدیث نفس کو کہ داخل ہو

بَيْتِيْ اَيْ قَلْبِيْ (مُؤْمِنًا) اَيْ مُصَدِّقًا بِمَا يَكُوْنُ فِيْهِ مِنَ الْاِخْبَارَاتِ

گھر میں میرے یعنی قلب میں میرے مومن ہو کر یعنی تصدیق کرتے ہوئے اس چیز کو کہ حاصل ہوتی ہو وے بیچ قلب کے اخبارات

الْاِلٰهِيَّةِ وَهُوَ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهُمْ (وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ) مِنَ الْعُقُوْلِ

الٰہیہ سے اور حدیث نفس ایسی چیز ہے کہ پیدا کیا اوسکو نفوس نے اور بخش سب ایمان والونکو یعنی عقول

(وَالْمُؤْمِنَاتِ) مِنَ النُّفُوْسِ (وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ) مِنَ الظُّلُمَاتِ

اور سب ایمان والیوں کو یعنی نفوس کو اور مت زیادہ کر ظالموں کو جو عبارت ظلمات ظلمانی سے ہیں یعنی ظالمین

اَهْلَ الْغَيْبِ الْمُكْتَنِفِيْنَ خَلْفَ الْحُجُبِ الظُّلْمَانِيَّةِ (اِلَّا تَبَارًا) اَيْ

اہل غیب اور غفلت کو کہ پناہ لینے والے ہیں پیچھے حجابات ظلمانی اور تاریکی کے (مگر تباہ ہونا) یعنی

هَلَاكًا فَلَا يَعْرِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ لِشُهُوْدِهِمْ وَجْهَ الْحَقِّ دُوْنَهُمْ

ہلاکی اور فنا فی اللہ پس نہیں پہچانتے ہیں وہ ذاتوں اپنی کو بسبب حضوری اپنی کے ذات حق میں صفات اپنی

فِي الْمُحَمَّدِيِّيْنَ (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ) وَالتَّبَارُ الْهَلَاكُ

بیچ حق محمدیوں کے ہر چیز ہلاک اور فنا ہونے والی ہے مگر ذات حق تعالیٰ اور تبار معنی ہلاک کے ہیں

وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَقِفَ عَلٰى اَسْرَارِ نُوْحٍ فَعَلَيْهِ بِالتَّرَقِّيْ فِيْ فَلَكِ

اور جو شخص چاہے کہ واقف ہووے اوپر اسرار نوح علیہ السلام کے پس لازم ہے اوپر اسکے ترقی کرنا آفتاب کی آسمان تک

يُوْحٍ وَهُوَ فِي التَّنَزُّلَاتِ الْمَوْصِلِيَّةِ لَنَا وَالسَّلَامُ

اور بیان نوح علیہ السلام کا مذکور ہے بیچ کتاب تنزلات موصلیہ کے تصنیف ہماری ہے اور سلام

فَصُّ حِكْمَةٍ قُدُّوْسِيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ اِدْرِيْسِيَّةٍ

یہ فص حکمت قدوسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ ادریسیہ کے

اَلْعُلُوُّ نِسْبَتَانِ عُلُوُّ مَكَانٍ وَعُلُوُّ مَكَانَةٍ فَعُلُوُّ الْمَكَانِ

علو یعنی بلندی دو قسم پر ہے ایک علو مکانی دوسری علو رتبی پس علو مکانی یعنی بلند مکانی مفہوم اس آیت کا ہے

(وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) وَاَعْلَى الْاَمْكِنَةِ الْمَكَانُ الَّذِيْ تَدُوْرُ

اور چڑھایا ہمنے ادریس کو مکان بلند میں اور بلند تر مکانوں کا وہ مکان ہے کہ گھومتے ہیں

جناب شارح کے روح ادریس کی ساتھ اس مقام کے مناسبت رکھتی ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ رَحَى عَالَمِ الْأَفْلَاكِ وَهُوَ فَلَكُ الشَّمْسِ وَفِيْهِ مَقَامُ رُوْحَانِيَّةِ

اوپر اوسکے چکی عالم آسمانون کی اور وہ آسمان آفتاب کا ہے اور بیچ اوسکے مقام روحانیت

اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَحْتَهُ سَبْعَةُ اَفْلَاكٍ وَفَوْقَهُ سَبْعَةُ

ادریس علیہ السلام کا ہے اور نیچے اوس آسمان آفتاب کے سات آسمان اور اوپر اوسکے سات

اَفْلَاكٍ وَهُوَ الْخَامِسُ عَشَرَ فَالَّذِيْ فَوْقَهُ فَلَكُ الْاَحْمَرِ وَ

آسمان ہین اور آسمان آفتاب کا پندرہوان آسمان ہے پس وہ جو اوپر آسمان آفتاب کے ہین آسمان ستارہ مریخ

فَلَكُ الْمُشْتَرِيْ وَفَلَكُ كَيْوَانَ وَفَلَكُ الْمَنَازِلِ وَفَلَكُ الْاَطْلَسِ

آسمان ستارہ مشتری اور آسمان ستارہ زحل اور آسمان ثوابت اور آسمان سادہ صاحب حرکت یومیہ

فَلَكُ الْبُرُوْجِ وَفَلَكُ الْكُرْسِيِّ وَفَلَكُ الْعَرْشِ وَالَّذِيْ

کہ آسمان برجون کا ہے اور آسمان کرسی اور آسمان عرش کے ہین اور وہ جو نیچے

دُوْنَهُ فَلَكُ الزُّهَرَةِ وَفَلَكُ الْكَاتِبِ وَفَلَكُ الْقَمَرِ وَكُرَةُ

آسمان آفتاب کے ہین آسمان ستارہ زہرہ اور آسمان ستارہ عطارد اور آسمان چاند اور کرہ

الْاَثِيْرِ وَكُرَةُ الْهَوَاءِ وَكُرَةُ الْمَاءِ وَكُرَةُ التُّرَابِ

آتش اور کرہ ہوا اور کرہ پانی اور کرہ خاک کے ہین

فَمِنْ حَيْثُ هُوَ قُطْبُ الْاَفْلَاكِ هُوَ رَفِيْعُ الْمَكَانِ وَاَمَّا عُلُوُّ

پس اس اعتبار سے کہ آسمان آفتاب کا قطب آسمانون کا ہے وہ بلند مکان والا ہے ولیکن علو

الْمَكَانَةِ فَهُوَ لَنَا اَعْنِيْ الْمُحَمَّدِيِّيْنَ قَالَ تَعَالٰى وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ

رتبی پس وہ واسطے ہمارے ہے مراد لیتا ہون مین محمدیون سے کہا اللہ تعالی نے (اور تم ہو بلند مرتبے والے

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ فِيْ هٰذَا الْعُلُوِّ وَهُوَ يَتَعَالٰى عَنِ الْمَكَانِ لَا عَنِ الْمَكَانَةِ

اور اللہ تعالی ساتھ تمہارے ہے) بیچ اس مرتبہ بلند کے اور اللہ تعالے برتر ہے علو مکانی سے نہ علو رتبی سے

وَلَمَّا خَافَتْ نُفُوْسُ الْعُمَّالِ مِنَّا اَتْبَعَ الْمَعِيَّةَ بِقَوْلِهٖ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ

اور جب ڈرین نفوس عمل کرنے والون کے محمدیون سے لایا حق تعالی بعد آیت معیت کے قول اپنا اور ہرگز نقصان کریگا اللہ تمہارے

اَعْمَالَكُمْ وَالْعَمَلُ يَطْلُبُ الْمَكَانَ وَالْعِلْمُ يَطْلُبُ الْمَكَانَةَ

اعمال تمہارے) اور عمل طلب کرتا ہے مکان کو اور علم طلب کرتا ہے مرتبہ کو

فَجَمَعَ لَنَا بَيْنَ الرِّفْعَتَيْنِ عُلُوِّ الْمَكَانِ بِالْعَمَلِ وَعُلُوِّ الْمَكَانَةِ

پس جمع کیا اللہ تعالی نے واسطے محمدیون کے دونون بلندیون کو ایک بلندی مکان کہ بسبب عمل کے اور دوسری بلندی مرتبہ کی

بِالْعِلْمِ ثُمَّ قَالَ تَنْزِيْهًا لِلْاِشْتِرَاكِ بِالْمَعِيَّةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

بسبب علم کے پھر کہا اللہ تعالی نے واسطے پاک کرنے کے اوس شرکت سے کہ مفہوم ہوتی ہے آیت معیت سے پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی جو بلند ہے

من هذا الاشتراك المعنوي. ومن أعجب الأمور كون الإنسان

اس شرکت معنوی سے اور عجب ترچیزون سے ہونا انسان کا

أعلى الموجودات أعني الإنسان الكامل وما نسب إليه العلو

بلند تر موجودات کا ہو مراد لیتا ہون مین انسان کامل کو اور نہین نسبت کی گئی ہے طرف انسان کے بلندی

إلا بالتبعية إما إلى المكان وإما إلى المكانة وهي المنزلة فما كان

مگر بالتبع یا بنسبت طرف علو مکان کے ہو یا بنسبت طرف علو رتبے کے ہو اور علو مکانت ایک مرتبہ ہے پس نہین ہے

علوه لذاته فهو العلي بعلو المكان وبعلو المكانة فالعلو لهما

بلندی انسان کامل کی بذاتہ پس انسان کامل بلند ہے بسبب بلندی مکان اور بلندی مرتبہ کی پس بلندی مکان اور مکانت کو ہے

فعلو المكان (كالرحمن على العرش استوى) وهو أعلى الأماكن

پس بلندی مکان کی جیسی کہ قول حق تعالی کا ہے رحمن نے اوپر عرش کے قرار پکڑا اور عرش بلند تر مکانون کا ہے

وعلو المكانة (كل شيء هالك إلا وجهه) (وإليه يرجع الأمر

اور بلندی مرتبہ کی مفہوم ہوتی ہے قول حق تعالی سے ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات حق تعالی کی اور طرف اسیکے پھیرا جاتا ہے کام

كله) (أإله مع الله) ولما قال تعالى (ورفعناه مكانا عليا)

سارا اور آیا کوئی معبود ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور جب کہا اللہ تعالی نے اور چڑھا لیا ہمنے اوسکو مکان بلند مین

فجعل عليا نعتا للمكان (وإذ قال ربك للملائكة إني جاعل في

پس گردانا حق تعالی نے علو یعنی بلندی کو صفت واسطے مکان کے اور جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کی تحقیق مین بنانیوالا ہون بیچ

الأرض خليفة) فهذا علو المكانة وقال في الملائكة (أستكبرت

زمین کے نائب پس یہ بلندی مرتبہ کی ہے خلیفہ کے لیے نہ ذاتی اور کہا اللہ تعالی نے بیچ حق فرشتون کے تکبر کیا تو نے

أم كنت من العالين) فجعل العلو للملائكة فلو كان لكونهم ملائكة

یا تھا تو بلند مرتبہ والون سے پس گردانا اللہ تعالی نے بلندی کو واسطے فرشتون کے پس اگر ہوتی بلندی ذاتی بسبب ہونے انکے فرشتے

لدخل الملائكة كلهم في هذا العلو فلما لم يعم مع اشتراكهم

البتہ داخل ہوتے فرشتے تمام بیچ اس بلندی کے پس جب نہین شامل کیا اللہ تعالی نے باوجود شریک ہونے انکے کے

في حد الملائكة عرفنا أن هذا علو المكانة عند الله وكذلك الخلفاء

بیچ حد فرشتون کے پہچانا ہمنے اسبات کو کہ تحقیق یہ بلندی مرتبہ کی ہے نزدیک اللہ تعالی کے نہ ذاتی اور ایسا ہی ہے حال خلیفون کا

من الناس لو كان علوهم بالخلافة علوا ذاتيا لكان

آدمیون مین سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر ہوتی بلندی خلیفون کی ساتھ خلافت کے بلندی ذاتی البتہ ہوتی وہ بلندی

لكل إنسان فلما لم يعم عرفنا أن ذلك العلو للمكانة

واسطے ہر انسان کے پس جب نہین عموم کیا اللہ تعالی نے پہچانا ہمنے اسبات کو کہ تحقیق یہ بلندی واسطے مرتبہ کے ہے

وَمِنْ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَى الْعَلِيُّ عَلَى مَنْ وَمَا ثَمَّةَ إِلَّا هُوَ فَهُوَ الْعَلِيُّ

اور بعض اسمائے حسنی میں سے حق تعالے کے اسم علی ہے یعنی بلندی رکھنیوالا ہے اوپر کسی شخص کے اور نہیں ہے وہاں کوئی مگر وہ پس حق تعالی بلند ہے

لِذَاتِهِ أَوْ عَنْ مَاذَا وَمَا هُوَ إِلَّا هُوَ فَعُلُوُّهُ لِنَفْسِهِ وَهُوَ مِنْ حَيْثُ الْوُجُودِ

بذاتہ یا بلند ہے کسی شے سے اور نہیں ہے وہ شے مگر حق تعالی پس بلندی حق تعالی کی بذاتہ ہے اور حق تعالے باعتبار وجود کے

عَيْنُ الْمَوْجُودَاتِ فَالْمُسَمَّى مُحْدَثَاتٍ هِيَ الْعَلِيَّةُ لِذَاتِهَا وَلَيْسَتْ

عین موجودات کا ہے پس وہ موجودات کہ جنکا نام محدثات رکھا گیا ہے وہ بلند ہیں بذاتہ اور نہیں ہیں وہ محدثات

إِلَّا هُوَ فَهُوَ الْعَلِيُّ لَا عُلُوَّ إِضَافَةٍ لِأَنَّ الْأَعْيَانَ الَّتِي لَهَا الْعَدَمُ

مگر حق تعالی پس حق تعالی بلند ہے بذاتہ نہ بلندی اوسکی اضافی اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ یعنی صور علمیہ کہ واسطے اونکے عدم ہے

الثَّابِتَةُ فِيهِ مَا شَمَّتْ رَائِحَةً مِنَ الْوُجُودِ فَهِيَ عَلَى حَالِهَا مَعَ

اور ثابت ہیں وہ اعیان بیچ اسی عدم کے نہیں سونگھی انہوں نے کوئی بو وجود خارجی سے پس اعیان ثابتہ اوپر حال اپنے کے ہیں باوجود

تَعْدَادِ الصُّوَرِ فِي الْمَوْجُودَاتِ وَالْعَيْنُ وَاحِدَةٌ مِنَ الْمَجْمُوعِ

کثرت صورتوں کی بیچ موجودات خارجیہ کے حالانکہ ذات ایک ہی ہے تمامی موجودات کی

فِي الْمَجْمُوعِ فَوُجُودُ الْكَثْرَةِ فِي الْأَسْمَاءِ وَهِيَ النِّسَبُ وَهِيَ أُمُورٌ

بیچ صورتوں تمام موجودات کے پس پایا جانا کثرت کا بیچ اسماء کے ہے اور اسما نسبتیں محض ہیں اور وہ نسبتیں امور

عَدَمِيَّةٌ وَلَيْسَ إِلَّا الْعَيْنُ الَّذِي هُوَ الذَّاتُ فَهُوَ الْعَلِيُّ لِنَفْسِهِ

عدمیہ ہیں اور نہیں ہے وجود کثرت اسمائیہ کا مگر ایک ذات خاص کہ وہ ذات حق تعالے کی ہے پس حق تعالی بلند ہے بذاتہ

لَا بِالْإِضَافَةِ فَمَا فِي الْعَالَمِ مِنْ هَذِهِ الْحَيْثِيَّةِ عُلُوُّ إِضَافَةٍ إِلَّا

نہ بلند بسبب اضافت کے پس نہیں ہے بیچ عالم کے اس اعتبار سے کوئی بلندی اضافی

لَكِنَّ الْوُجُوهَ الْوُجُودِيَّةَ مُتَفَاضِلَةٌ فَعُلُوُّ الْإِضَافَةِ مَوْجُودٌ

لیکن مظاہر موجودہ اور صور متنوعہ ایک دیگر فضیلت رکھنے والے ہیں پس بلندی اضافی موجود ہے

فِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ مِنْ حَيْثُ الْوُجُوهِ الْكَثِيرَةِ وَلِذَلِكَ

بیچ ذات واحد کے باعتبار مظاہر کثیرہ کے اور واسطے اسی کے

نَقُولُ فِيهِ هُوَ لَا هُوَ أَنْتَ لَا أَنْتَ قَالَ الْخَرَّازُ وَهُوَ وَجْهٌ مِنْ

کہتے ہیں ہم بیچ شان ہر مظہر کے کہ وہ حق تعالی ہے نہ حق تعالی اور تو ہی ہے نہ تو کہا ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے اور وہ خراز ایک مظہر ہیں مظاہر میں

وُجُوهِ الْحَقِّ وَلِسَانٌ مِنْ أَلْسِنَتِهِ يَنْطِقُ عَنْ نَفْسِهِ بِأَنَّ اللَّهَ

سے حق تعالی کے اور ایک زبان ہیں زبانوں سے حق تعالی کی کہ ناطق ہیں ذات اپنی سے اسطرح سے کہ تحقیق اللہ تعالے

لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِجَمْعِهِ بَيْنَ الْأَضْدَادِ فِي الْحُكْمِ عَلَيْهِ بِهَا فَهُوَ

نہیں پہچانا جاتا ہے مگر بسبب جمع کرنے اوسکے اضداد کو بیچ حکم کیے جانے اوپر حق تعالی کے اضداد کا پس حق تعالی

الأوّلُ والآخِرُ والظَّاهِرُ والباطِنُ فهو عَيْنُ ما ظَهَرَ في حالِ بُطُونِه

اول ہے اور آخر اور ظاہر ہے اور باطن پس حق تعالیٰ عین اس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ چیز بیچ حال عین باطن حق تعالیٰ کے

وهو عَيْنُ ما بَطَنَ في حالِ ظُهُورِه وما ثَمَّ مَنْ يَراه غيرُه وما ثَمَّ

اور حق تعالیٰ عین اس چیز کا ہے کہ باطن ہے وہ چیز بیچ حال عین ظاہر حق تعالیٰ کے اور نہیں ہے وہاں کوئی شخص کہ دیکھے حق تعالیٰ کو سوا اوسکے اور نہیں ہے وہاں کوئی

مَنْ يَبْطُنُ عنه فهو ظاهِرٌ لنفسِه وباطِنٌ عنه وهو المُسمّى أبا سعيدٍ

شخص کہ باطن ہووے حق تعالیٰ اوس شخص سے پس حق تعالیٰ ظاہر ہے بذاتہ اور باطن ہے اور حق تعالیٰ نام رکھا گیا ہے ابو سعید

الخرّازَ وغيرَ ذلك من أسماءِ المُحدَثاتِ فيقولُ الباطِنُ لا إذا قالَ

خراز اور غیرہ اونکا اسما محدثات سے پس کہتا ہے اسم باطن میں نہیں ہوں جس وقت کے

الظّاهِرُ أنا ويقولُ الظّاهِرُ لا إذا قالَ الباطِنُ أنا وهذا في

اسم ظاہر میں ہوں اور کہتا ہے اسم ظاہر میں نہیں ہوں جس وقت کے اسم باطن میں ہوں اور یہ حکم بیچ

كُلِّ ضِدٍّ والمُتَكَلِّمُ واحِدٌ وهو عَيْنُ السّامِعِ كما يقولُ النبيُّ

تمامی اضداد کے ہے اور کہنے والا ایک ہی ہے اور کہنے والا عین سننے والے کا ہے جیسے کہ فرماتے ہیں نبی

صلّى اللهُ عليه وسلّم إنّ اللهَ تجاوَزَ عن أُمّتي ما حَدَّثَتْ به

صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے امت میری سے اور نہیں پرسش کرتا ہے اوس گناہ سے کہ باتیں کہیں ساتھ اوسکے

أنفُسُها فهي المُحَدِّثَةُ السّامِعَةُ حديثَها والعالِمَةُ بما حَدَّثَتْ

نفوس اونکے پس نفوس اونکے بات کرنیوالے اور سننے والے بات اپنی کے ہیں اور جاننے والے ہیں اوس چیز کو کہ باتیں کہیں

به أنفُسُها والعَيْنُ واحِدَةٌ وإنِ اختَلَفَتِ الأحكامُ ولا سبيلَ

ساتھ اوسکے نفوس اونکے نے اور ذات کہنے والے اور سننے والے کی ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہے حکم ہر ایک کا اور نہیں ہے کوئی رستہ

إلى جَهْلِ مِثْلِ هذا فإنّه يَعْلَمُه كُلُّ إنسانٍ من نفسِه وهو صُورةُ

طرف انکار اور جہل کے مانند اس مسئلہ کے اسلیے کہ جانتا ہے اوس حکم کو ہر انسان نفس اپنے سے اور انسان صورت

الحقِّ فاختَلَطَتِ الأُمورُ وظَهَرَتِ الأعدادُ بالواحِدِ في المَراتِبِ

حق تعالیٰ کی ہے پس مختلط اور گتھ گئے امور اور احکام کثیرہ اور ظاہر ہوئی کثرت اعداد کی بسبب واحد کے بیچ مراتب

المَعْلومةِ فأوجَدَ الواحِدُ العَدَدَ وفَصَّلَ العَدَدُ الواحِدَ وما

معلومہ اعداد کے پس ایجاد کیا واحد نے عدد کو اور تفصیل دی عدد نے واحد کی اور نہ

ظَهَرَ حُكْمُ العَدَدِ إلّا بالمَعْدودِ والمَعْدودُ منه عَدَمٌ ومنه

ظاہر ہوا حکم عدد کا مگر ساتھ معدود کے اور بعضے معدود بعض اونمیں سے معدوم ہیں اور بعض اون میں سے

وُجُودٌ فقد يُعْدَمُ الشّيءُ من حيثُ الحِسِّ وهو مَوجودٌ من حيثُ العَقْلِ

موجود اور کبھی معدوم ہوتی ہے ایک چیز باعتبار حس ظاہر کے اور وہی چیز بعینہ موجود ہے باعتبار عقل کے

فلا بد من عدد ومعدود ولا بد من واحد ينشئ ذلك

پس ضرور ہے عدد اور معدود کا ہونا اور ضرور ہے واحد کا ہونا جو پیدا کرتا ہے وہ عدد کو

فينشأ بسببه فإن كان لكل مرتبة من العدد حقيقة واحدة

پس پیدا ہوتا ہے عدد بسبب واحد کے پس اگر ہووے واسطے ہر ایک مرتبہ کے مراتب عدد میں سے ایک ایک حقیقت

كالتسعة مثلا والعشرة إلى أدنى وإلى أكثر إلى غير النهاية

جیسے کہ عدد نو مثلا اور دس یہاں تک کہ دس سے زیادہ دس سے کم غیر متناہی تک

ما هي مجموع ولا ينفك عنها اسم جمع الآحاد فإن الاثنين

پس نہیں ہے وہ حقیقت مجموعہ ہر ایک مرتبہ کی [illegible] اثنین

حقيقة واحدة والثلاثة حقيقة واحدة بالغا ما بلغت هذه

ایک حقیقت ہے اور تین بھی ایک حقیقت ہے پہنچتی چلی جاوے جہاں تک کہ پہنچیں یہ

المراتب وإن كانت واحدة فما عين واحدة منهن عين ما بقي

مراتب اور اگرچہ ہو مراتب ایک ہی حقیقت پس نہیں ہے عین کسی ایک مرتبہ کی مراتب اعداد میں سے عین ان چیزوں کی جو کہ باقی رہیں

فالجمع يأخذها فنقول بها منها ونحكم بها عليها وقد ظهر

[illegible]

في هذا القول عشرون مرتبة فقد دخلها التركيب فما

بیچ اس قول کے بیس مرتبے ہیں پس تحقیق داخل ہوئی مراتب اعداد میں ترکیب پس ہمیشہ

تنفك تثبت عين ما هو منفي عندك لذاته ومن عرف

ثابت کرے گا تو سب مراتب میں ایک شے کو کہ وہ غیر ثابت ہے نزدیک تیرے واسطے ذات اس کی اور جو شخص پہچانیگا

ما قررناه في الأعداد وأن نفيها عين ثبتها علم أن الحق

اس چیز کو کہ مقرر کیا ہے ہم نے بیچ اعداد کے اور یہ کہ نفی اعداد کی عین ثبوت اعداد کا ہے جانیگا وہ کہ تحقیق حق

المنزه هو الخلق المشبه وإن كان قد تميز الخلق من الخالق

منزہ عین خلق مشبہ کا ہے اگرچہ متمیز ہوئی ہے مخلوق خالق سے

فالأمر الخالق المخلوق والأمر المخلوق الخالق كل ذلك من

پس امر ایسی شے خالق اور مخلوق ہے اور ایک ہی شے مخلوق اور خالق ہے ہر مخلوق ایک ہی ذات

عين واحدة لا بل هو العين الواحدة وهو العيون الكثيرة

سے سب نہیں بلکہ وہ مخلوق ایک ہی ذات ہے اور وہی ایک ذات بہت سی ذاتیں ہیں

فانظر ماذا ترى قال يا أبت افعل ما تؤمر والولد عين أبيه

پس نظر کر تو [illegible] اسحاق علیہ السلام [illegible] اور فرزند عین باپ اپنے کا ہے

فما رأى من ذبح سوى نفسه وفداه بذبح عظيم فظهر بصورة

پس نہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے کہ ذبح کرتے ہیں کسی کو مگر اپنے نفس کو اور فدیہ دیا اس کا حق تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو بدلے میں قربانی بڑی کے پس ظاہر ہوا ساتھ صورت

كبش من ظهر بصورة انسان وظهر بصورة ولد لا بل ظهر

کبش کے وہ جو ظاہر ہوا تھا ساتھ صورت انسان کے اور ظاہر ہوا تھا ساتھ صورت فرزند کے نہیں بلکہ ظاہر ہوا باعتبار

بحكم ولد من هو عين الوالد وخلق منها زوجها فما نكح

حکم اور مولود کے وہ جو عین باپ کا تھا اور پیدا کیا حق تعالیٰ نے ذات آدم سے زوجہ آدم کی کو پس نہیں نکاح کیا آدم علیہ السلام نے

سوى نفسه فمنه الصاحبة والولد والامر واحد في العدد

سوائے ذات اپنی کے پس انہیں آدم سے تھی زوجہ اور فرزند انکا اور امر آدم اور حوا اور ولد کا ایک ہی امر ہے جیسے کہ ظہور واحد کا بیچ اعداد کے

فمن الطبيعة والظاهر منها وما رأيناها نقصت بما ظهر منها

پس کبیر بیچ طبیعت کے حقیقت اور کبیر بیچ چیز ظاہر ہوئی طبیعت سے اور نہیں دیکھا ہم نے طبیعت کو ناقص ہوئے سبب اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی وہ چیز طبیعت سے

ولا زادت بعدم ما ظهر وما الذي ظهر غيرها وما هي عين ما

اور نہ زیادہ ہوئی طبیعت سبب معدوم ہونے اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے اور نہیں وہ چیز کہ ظاہر ہوئی طبیعت سے غیر طبیعت کے اور نہیں ہے طبیعت عین اس چیز کی

ظهر لاختلاف الصور بالحكم عليها فهذا بارد يابس وهذا

کہ ظاہر ہوئی طبیعت سے بسبب مختلف ہونے صورتوں کے باعتبار حکم کے اوپر ان صورتوں کے پس یہ ایک سرد خشک ہے اور یہ

حار يابس فجمع باليبس وابان بغير ذلك والجامع الطبيعة لا بل

دوسرا گرم خشک ہے پس جمع کیا حق تعالیٰ نے سرد اور گرم کو ساتھ خشکی کے اور جدا کیا ساتھ غیر اس کے اور امر جامع درمیان دونوں کے طبیعت ہی ہے نہیں بلکہ

عين الطبيعة فعالم الطبيعة صور في مرآة واحدة لا بل صورة

عین طبیعت ہی پس عالم طبیعت اور عالم حقایق ممکنات کا مختلف صورتیں ہیں بیچ آئینہ واحد کے نہیں بلکہ عالم طبیعت

واحدة في مرايا مختلفة فما ثمة الا الحيرة لتفرق النظر

ایک صورت ہے بیچ آئینوں مختلفہ کے پس نہیں ہے اس جگہ مگر حیرت بسبب متفرق ہونے نظر عقل اور فکر کے

ومن عرف ما قلناه لم يحر وان كان في مزيد علم فليس الا

اور جس شخص نے پہچانا اس چیز کو کہ کہا ہے ہم نے نہیں حیران ہوگا وہ اگرچہ ہو وہ شخص بیچ زیادتی علم کے پس نہیں ہے اختلاف صورتوں کا مگر تھا

من حكم المحل والمحل عين العين الثابتة فيها يتنوع الحق

اور حکم سے محل کے اور محل صورتوں کا عین ثابتہ ہے پس سبب عین ثابتہ کی نوع بنوع ہوتا ہے حق تعالیٰ

في المجلى فيتنوع الاحكام عليه فيقبل كل حكم وما يحكم عليه

بیچ محل ظہور کے پس نوع بنوع ہوتے ہیں احکام صورتوں کے اوپر حق کے پس قبول کرتا ہے حق تعالیٰ ہر حکم کو اور نہیں حکم کرتا ہے کوئی کسی چیز کا اوپر حق تعالیٰ کے

الا عين ما تجلى فيه وما ثمة الا هذا شعر

مگر عین اس چیز کا کہ تجلی کی حق تعالیٰ نے بیچ اس چیز کے اور نہیں ہے اس جگہ مگر یہ امر مذکور شعر

فالحق خلق بهذا الوجه فاعتبروا	وليس خلقا بذاك الوجه فادّكروا
پس حق تعالیٰ مخلوق ہے ساتھ اس وجہ تقیید کے پس اعتبار کرو تم	اور نہیں ہے حق تعالیٰ مخلوق جاننا اس وجہ اطلاق کے پس یاد کرو تم
من يدر ما قلت لم تخذل بصيرته	وليس يدريه إلا من له بصر
جس نے جانا اس چیز کو کہ کہا ہے میں نے نہیں خراب ہوگی بینائی اس کی	اور نہیں ہے جانتا اس کو مگر وہ شخص کہ واسطے اس کے بینائی ہوگی
جمّع وفرّق فإن العين واحدة	وهي الكثيرة لا تبقي ولا تذر
جمع کیا اور فرق کیا حق تعالیٰ کو پس تحقیق ذات ایک ہے	اور وہ ذات کثیر ہے نہیں باقی رکھتی ہے اور نہیں چھوڑتی ہے

فالعلي لنفسه هو الذي يكون له الكمال الذي يستغرق به

پس عالی بذاتہ وہ شخص ہے کہ ہووے اوسکو ایسا کمال کہ مستغرق اور محیط ہووے وہ شخص بسبب اوس کمال کے

جميع الأمور الوجودية والنسب العدمية بحيث لا يمكن

تمامی اشیاے وجودیہ اور تمامی نسبتیں عدمیہ کو اس طرح پر کہ نہ ممکن ہو

أن يفوته نعت منها وسواء كانت محمودة عرفا وعقلا و

یہ کہ فوت ہووے اس سے کوئی صفت صفتوں سے کہ برابر ہے کہ ہوویں وہ صفتیں نیک عرف اور عقل اور

شرعا أو مذمومة عرفا وعقلا وشرعا وليس ذلك إلا لمسمى

شرع کی رو سے یا ہوویں وہ صفتیں بد عرف اور عقل و شرع کی رو سے اور یہ کمال واسطے کسی کے نہیں مگر واسطے اس ذات کے جسکا نام

الله خاصة وأما غير مسمى الله خاصة مما هو مجلى له أو صورة

اللہ رکھا گیا ہے خاص کر و لیکن غیر اس ذات کا کہ جسکا نام اللہ رکھا گیا ہے خاص کر وہ چیز ہے کہ وہ کوئی مظہر ہو واسطے ذات الٰہی کے یا کوئی صورت

فيه فإن كان مجلى له فيقع التفاضل لا بد من ذلك بين

ذات الٰہی ہے پس اگر ہووے وہ غیر مظہر واسطے ذات الٰہی کے پس واقع ہوگی البتہ فضیلت اور ضرور ہے یہ فضیلت درمیان

مجلى ومجلى وإن كان صورة فيه فتلك الصورة عين الكمال الذاتي

ایک مظہر اور مظہر دوسرے کے اور اگر ہووے وہ غیر کوئی صورت ذات الٰہی سے پس وہ صورت عین کمال ذاتی ہے

لمسمى الله لأنها عين ما ظهرت فيه فالذي لمسمى الله

واسطے اس ذات کے کہ جسکا نام اللہ ہے اسلیے کہ تحقیق وہ صورت عین اس ذات کی ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ صورت اس میں پس جو کمال ثابت ہے واسطے ذات اللہ کے وہی

هو الذي لتلك الصورة ولا يقال هي هو ولا هي غيره

کمال ثابت ہے واسطے اس صورت کے اور نہیں کہا جاویگا کہ وہ صورت ذات اللہ کی ہے اور نہ وہ صورت غیر ذات اللہ کی ہے

وقد أشار أبو القاسم ابن قسي في خلعه إلى هذا بقوله

اور تحقیق اشارہ کیا ابو القاسم بیٹے قسی نے بیچ کتاب خلع النعلین اپنی کے طرف اس مذکور کے ساتھ قول اپنے کے

إن كل اسم إلهي يتسمى بجميع الأسماء الإلهية وينعت بها وذلك

کہ تحقیق ہر ایک اسم الٰہی نام رکھا جاتا ہے ساتھ تمامی اسمای الٰہی کے اور وصف کیا جاتا ہے ہر ایک اسم الٰہی ساتھ تمامی اسماء الٰہی کے اور وہ صفات

هناك أن كل اسم يدل على الذات وعلى المعنى الذي سيق له

اس جگہ اس واسطے ہے کہ تحقیق ہر ایک اسم دلالت کرتا ہے اوپر ذات الٰہی کے اور اوپر اس معنی خاص کے کہ سیاق و وضع کیا گیا ہے اسم واسطے اس معنی کے

ويطلبه فمن حيث دلالته على الذات له جميع الأسماء ومن

اور طلب کرتا ہے وہ اسم اس معنی کو پس از جہت دلالت کرنے اس اسم کے اوپر ذات کے ثابت ہے واسطے اس اسم کے تمامی اسما اور باعتبار

حيث دلالته على المعنى الذي ينفرد به يتميز عن غيره كالرب

دلالت کرنے اس اسم کے اوپر اس معنی خاص کے کہ منفرد اور خاص ہے وہ اسم ساتھ اس معنی کے تمیز اور جدا ہوتا ہے وہ اسم غیر اپنے سے جیسے کہ رب

والخالق والمصور إلى غير ذلك فالاسم عين المسمى من حيث

اور خالق اور مصور اور جو غیر اسکے ہیں پس اسم عین ذات کا ہے باعتبار

الذات والاسم غير المسمى من حيث ما يختص به من المعنى

ذات کے اور اسم غیر ذات کا ہے باعتبار اوس خصوصیت کے کہ مختص ہے وہ اسم ساتھ اس خصوصیت کے یعنی باعتبار اس معنی کے

الذي سيق له فإذا فهمت أن العلي ما ذكرناه علمت أنه

کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ اسم واسطے اوس معنی کے پس جس وقت سمجھا تو نے کہ علی وہ ہے جو ذکر کیا ہم نے جانا تو نے ایسا کہ تحقیق

ليس علو المكان ولا علو المكانة فإن علو المكانة يختص

وہ مخصوص نہیں ہے بلندی اسکی بلند مکانی اور نہ بلند رتبی اسلیے کہ تحقیق بلند رتبی مختص ہے

بولاة الأمر كالسلطان والحكام والوزراء والقضاة و

واسطے صاحبان حکومت کے جیسے کہ بادشاہ اور حکام اور وزرا اور قاضی اور

كل ذي منصب سواء كانت فيه أهلية ذلك المنصب أو

ہر ایک صاحب عہدہ برابر ہے کہ ہووے بیچ اس ہر ایک کے لیاقت اوسکے عہدہ کی یا

لم يكن والعلو بالصفات ليس كذلك فإنه قد يكون

نہ ہووے اور بلندی صفاتی نہیں ہے مثل بلندی رتبی کے اسلیے کہ تحقیق کبھی ہوتا ہے

أعلم الناس يتحكم فيه من له منصب التحكم

ایک شخص عالم تر لوگوں کا کہ حکم کرتا ہے بیچ حق اسکے وہ شخص کہ واسطے اوسکے عہدہ حکومت کا ہے

وإن كان أجهل الناس وهذا علي بالمكانة

اگرچہ ہے وہ صاحب حکومت جاہل تر لوگوں کا پس یہ صاحب حکومت بلند ہے مرتبے میں

بحكم التبع ما هو علي في نفسه فإذا عزل زالت رفعته

ساتھ حکم . متابعت منصب کی نہیں ہے وہ صاحب منصب عالی بذاتہ پس جب معزول ہووے زائل ہو گی بلندی اسکی

والعالم ليس كذلك

اور عالم نہیں ہے ایسا

فص حكمة مهيمية في كلمة ابراهيمية

یہ فص حکمت مہیمیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ ابراہیمیہ کے

إنما سمي الخليل خليلا لتخلله وحصره جميع ما اتصفت به الذات

[illegible]

الالهية قال الشاعر شعر

الہیہ کہا شاعر نے شعر

وبذا سمي الخليل خليلا	قد تخللت مسلك الروح مني
اور اسی سبب سے نام رکھا گیا ابراہیم خلیل اللہ کا	تحقیق درمیان آیا تو اور سرایت کی تو نے بیچ جگہ روح میری کے

كما يتخلل اللون المتلون فيكون العرض بحيث جوهره ما هو

جیسے کہ سرایت کرتا ہے رنگ بیچ جسم رنگین کے پس ہو جاتا ہے عرض بیچ جگہ جوہر اوسکے کے نہیں ہے تخلل حق اور خلیل کا

كالمكان والمتمكن او لتخلل الحق وجود صورة ابراهيم وكل

مثل تخلل مکان اور صاحب مکان کے ایہام کیا گیا ہے خلیل بسبب سرایت حق تعالیٰ کے بیچ وجود صورت ابراہیم علیہ السلام اور بیچ ہر

حكم يصح من ذلك فان لكل حكم موطنا يظهر به لا يتعداه

[illegible]

الا ترى الحق يظهر بصفات المحدثات واخبر بذلك عن نفسه

آیا نہیں دیکھتا ہے تو حق تعالیٰ کو کہ ظاہر ہوتا ہے وہ ساتھ صفات مخلوقات کے اور خبر دی اوسنے ساتھ اوسکی ذات اپنی سے

وبصفات النقص وبصفات الذم الا ترى المخلوق يظهر

اور ظاہر ہوتا ہے وہ ساتھ صفات ناقص کے اور ساتھ صفات مذمومہ کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو مخلوق کو کہ ظاہر ہوتی ہے

بصفات الحق من اولها الى آخرها وكلها حق له كما هي صفات

وہ ساتھ صفات حق تعالیٰ کے اول صفات سے آخر صفات تک [illegible] جیسے کہ تمامی صفات

المحدثات حق للحق الحمد لله فرجعت اليه عواقب الثناء

مخلوق کے ثابت ہیں واسطے حق تعالیٰ کے [illegible]

من كل حامد ومحمود واليه يرجع الامر كله فعم ما ذم

[illegible]

وحمد وما ثم الا محمود ومذموم اعلم انه ما تخلل

اور محمود اور نہیں ہے [illegible] جان تو اے طالب تحقیق نہیں داخل ہوتی ہے

شيئا إلا كان محمولا فيه فالمتخلل اسم فاعل محجوب بالمتخلل اسم

ایک شے بھی ایک شے کے کہ اس حال میں کہ وہ شے اوس محمول مستور ہو بیچ شے ثانی کے کہ حامل ہے پس متخلل کہ اسم فاعل ہے محجوب ہے ساتھ متخلل کے کہ اسم

مفعول فاسم المفعول هو الظاهر واسم الفاعل هو الباطن المستور

مفعول ہے پس اسم مفعول ظاہر ہے اور اسم فاعل باطن اوسکا ہے اور پوشیدہ اور وہین

وهو غذاء له كالماء يتخلل الصوفة فتربو به وتتسع فإن كان

اور باطن غذا ہے واسطے ظاہر کے جیسے کہ پانی داخل ہوتا ہے اون میں پس زائد ہوتا ہے اون بسبب پانی کے اور وسیع ہوتا ہے پس اگر ہووے

الحق هو الظاهر فالخلق مستور فيه فيكون الخلق جميع أسماء

حق تعالےٰ ظاہر تو مخلوق پوشیدہ ہے بیچ حق تعالیٰ کے پس ہوگی مخلوق تمامی اسما اور صفات

الحق سمعه وبصره وجميع نسبه وإدراكاته وإن كان الخلق

حق تعالےٰ کے سمع اوسکی اور بصر اوسکی اور ہوگی وہی مخلوق تمامی نسبتیں اور ادراکات حق تعالیٰ کے اور اگر ہووے مخلوق

هو الظاهر فالحق مستور باطن فيه فالحق سمع الخلق وبصره

ظاہر پس حق تعالےٰ پوشیدہ اور باطن ہے بیچ مخلوق کے پس ہوگا حق تعالیٰ سمع مخلوق کی اور بصر اوسکی

ويده ورجله وجميع قواه كما ورد في الخبر الصحيح ثم إن

اور ہاتھ اوسکا اور پاؤن اسکا اور تمامی قوتین اوسکی جیسے کہ وارد ہوا حکم مذکور بیچ خبر صحیح کے پھر تحقیق

الذات لو تعرت عن هذه النسب لم تكن إلها وهذه النسب

ذات حق تعالیٰ کی اگر عاری ہوتی ان نسبتوں سے نہ ہوتی ذات حق تعالیٰ کی معبود اور یہ وہ نسبتیں ہین کہ

أحدثتها أعياننا فنحن جعلناه بمألوهيتنا إلها فلا يعرف حتى

پیدا اور ظاہر کیا انکو اعیان ہماری نے پس ہمنے گردانا ذات مطلق کو بسبب عبادت اپنی کے معبود پس نہین پہچانا جاتا حق تعالیٰ یہانتک

نعرف قال عليه السلام من عرف نفسه فقد عرف ربه

کہ پہچانے جائین ہم فرمایا رسول علیہ السلام نے جسنے پہچانا ذات اپنی کو پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو

وهو أعلم الخلق بالله فإن بعض الحكماء وأبا حامد ادعوا

اور رسول علیہ السلام دانا ترین خلق کے ہین ساتھ اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق بعض حکما اور امام ابو حامد محمد غزالی نے دعوی کیا ہے

أنه يعرف الله من غير نظر في العالم وهذا غلط نعم تعرف

اثبات اسکا کہ تحقیق کہ پہچانا جاتا ہے اللہ تعالیٰ بغیر نظر کرنے بیچ عالم کے اور یہ حکم مذکور غلط ہے ہان پہچانی جاتی ہے

ذات قديمة أزلية لا يعرف أنها إله حتى يعرف المألوه

ذات قدیم ازلی اور نہین پہچانا جاتا ہے کہ تحقیق وہ ذات معبود ہے یہانتک کہ پہچانا جاوے عابد

فهو الدليل عليه ثم بعد هذا في ثاني الحال يعطيك الكشف

پس عالم دلیل اور رہبر ہے اوپر اللہ تعالیٰ کے پھر بعد اس معرفت اللہ کے بیچ دوسری حالت کے عطا کریگا تجکو اے طالب کشف اور شہود کو معرفت باری

أَنَّ الْحَقَّ نَفْسَهُ كَانَ عَيْنَ الدَّلِيلِ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَعَلَىٰ أُلُوهِيَّتِهِ

کہ تحقیق حق تعالی بذات خود عین دلیل ہے اوپر ذات اپنی کے اور اوپر الوہیت اور معبود ہونے اپنے کے [illegible]

وَأَنَّ الْعَالَمَ لَيْسَ إِلَّا تَجَلِّيهِ فِي صُوَرِ أَعْيَانِهِمُ الثَّابِتَةِ الَّتِي

کہ تحقیق عالم نہیں ہے کوئی شے مگر تجلی حق تعالی کی بیچ صورتوں اعیان ثابتہ عالم کے اسطرح

يَسْتَحِيلُ وُجُودُهَا بِدُونِهِ وَأَنَّهُ يَتَنَوَّعُ وَيَتَصَوَّرُ بِحَسَبِ حَقَائِقِ

کہ محال ہے وجود اون صورتوں کا بغیر تجلی حق تعالی کے [illegible]

هٰذِهِ الْأَعْيَانِ وَأَحْوَالِهَا وَهٰذَا بَعْدَ الْعِلْمِ بِهِ مِنَّا أَنَّهُ إِلٰهٌ

اون اعیان ثابتہ اور احوال اونکے اور یہ کشف مذکور حاصل ہوتا ہے بعد معرفت اور علم [illegible]

لَنَا ثُمَّ يَأْتِي الْكَشْفُ الْآخَرُ فَيُظْهِرُ لَكَ صُوَرَنَا فِيهِ فَيَظْهَرُ بَعْضُنَا

ہے ہمارا [illegible] آویگا کشف دوسرا پس ظاہر ہونگی واسطے تیرے [illegible]

لِبَعْضٍ فِي الْحَقِّ فَيَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَيَتَمَيَّزُ بَعْضُنَا عَنْ بَعْضٍ

واسطے بعض کے بیچ حضرت علم حق کے پس پہچانیگا بعض ہمارا بعض کو اور متمیز ہوگا بعض ہمارا بعض سے

فَمِنَّا مَنْ يَعْرِفُ أَنَّ فِي الْحَقِّ وَقَعَتْ هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ لَنَا بِنَا وَمِنَّا

[illegible]

مَنْ يَجْهَلُ الْحَضْرَةَ الَّتِي وَقَعَتْ فِيهَا هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ بِنَا أَعُوذُ بِاللّٰهِ

[illegible]

أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ وَبِالْكَشْفَيْنِ مَعًا مَا يُحْكَمُ عَلَيْنَا إِلَّا بِنَا

[illegible]

لَا بَلْ نَحْنُ نَحْكُمُ عَلَيْنَا بِنَا وَلٰكِنْ فِيهِ وَلِذٰلِكَ قَالَ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ

[illegible]

الْبَالِغَةُ يَعْنِي عَلَى الْمَحْجُوبِينَ إِذْ قَالُوا لِلْحَقِّ لِمَ فَعَلْتَ بِنَا كَذَا وَكَذَا

اور حجت تامہ) یعنی اوپر محجوبین کے جسوقت کہینگے واسطے حق تعالی کے کیوں کیا تو نے ساتھ ہمارے ایسا اور ایسا

مِمَّا لَا يُوَافِقُ أَغْرَاضَهُمْ فَيُكْشَفُ لَهُمْ عَنْ سَاقٍ وَهُوَ الْأَمْرُ

[illegible]

الَّذِي كَشَفَهُ الْعَارِفُونَ هُنَا فَيَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ مَا فَعَلَ بِهِمْ مَا ادَّعَوْهُ

[illegible]

أَنَّهُ فَعَلَهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ مَا عَلِمَهُمْ إِلَّا عَلَىٰ مَا هُمْ عَلَيْهِ فَتَنْدَحِضُ

[illegible]

۵۹

لحجتهم وتبقى الحجة لله البالغة فإن قلت فما فائدة قوله فلو شاء

دلیل ان کی محجوبین کی اور باقی رہیگی دلیل پوری اللہ تعالیٰ کی کامل اور تمام پھر جو تو کہے تو کیا فائدہ ہے قول اللہ تعالیٰ سے پس اگر چاہتا اللہ تعالیٰ

لهداكم أجمعين قلنا لو حرف امتناع لامتناع فما شاء إلا ما هو

البتہ راہ بتاتا تم سب کو ہم کہینگے لو حرف ہے واسطے امتناع ایک امر کے بسبب امتناع امر دوسرے کی پس نہیں چاہا اللہ تعالیٰ نے مگر اوس چیز کو

الأمر عليه ولكن عين الممكن قابل للشيء ونقيضه في حكم دليل

کہ وہ نفس الامر میں ہے ولیکن عین ثابتہ ممکن کی قابل ہے واسطے ایک شے اور نقیض اوسکی کے موافق دلیل

العقل وأي الحكمين المعقولين وقع فذلك هو الذي كان

عقل کے اور جو ایک حکم دو حکموں عقلی میں سے واقع ہوگا تو یہ وہی حکم ہوگا کہ تھی

عليه الممكن في حال ثبوته ومعنى لهداكم أجمعين لبين لكم

اوپر اوسکے شے ممکن بیچ حال ثبوت اپنے کے علم حق میں اور معنے لہداکم اجمعین کے لبین لکم کے ہیں

وما كل ممكن من العالم فتح الله عين بصيرته لإدراك الأمر

یعنی ظاہر کرتا تمہیں اور نہیں ہے ہر ممکن عالم میں سے کہ کھولے اللہ تعالیٰ آنکھ بینائی دل اوسکے کی واسطے دریافت کرنے امر واقعی

في نفسه على ما هو عليه فمنهم العالم والجاهل فما شاء فما

کے جو حقیقت اور نفس الامر میں ہے پس بعض لوگوں میں سے عالم ہے اور بعض جاہل ہیں پس نہ چاہا حق تعالیٰ نے اور نہ

هداهم أجمعين ولا يشاء وكذلك إن يشأ فهل يشاء هذا

ہدایت کی حق تعالیٰ نے ان سب کو اور آئندہ بھی نہ چاہیگا حق تعالیٰ اور ایسا ہی حال (ان یشاء) کا بھی ہے آئندہ میں پس کیا چاہیگا حق تعالیٰ ایسی

ما لا يكون فمشيئته أحدية التعلق وهي نسبة تابعة للعلم

جو نہیں ہونیکی ہے پس مشیت حق تعالیٰ کی ایک طرف تعلق رکھنے والی اعیان ثابتہ کے متعلق ہے اور مشیت ایک نسبت ہے کہ تابع ہے واسطے علم کے

والعلم نسبة تابعة للمعلوم والمعلوم أنت وأحوالك فليس

اور علم ایک نسبت ہے کہ تابع ہے واسطے معلوم کے اور معلوم تو ہے اور احوال تیرے اے طالب پس نہیں ہے

للعلم أثر في المعلوم بل للمعلوم أثر في العلم فيعطيه من نفسه

واسطے علم کے کوئی اثر اور حکم بیچ معلوم کے بلکہ واسطے معلوم کے اثر اور حکم ہے بیچ علم کے پس عطا کرتی ہے معلوم حق تعالیٰ کو ذات اپنی سے

ما هو عليه في عينه وإنما ورد الخطاب الإلهي بحسب

وہ حکم کہ وہ معلوم اوپر اوسکے ہے بیچ عین ثابتہ اپنی کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وارد ہوا ہے خطاب اور امر الٰہی موافق اوس فہم کے

ما تواطأ عليه المخاطبون وما أعطاه النظر العقلي ما ورد الخطاب

کہ اتفاق کرتے ہیں اوپر اوسکے اہل خطاب اور موافق اوس فہم کے کہ عطا کرتی ہے اوسکو نظر عقلی و فکری نہیں وارد ہوا ہے خطاب الٰہی

على ما يعطيه الكشف ولذلك كثر المؤمنون وقل العارفون

موافق اوس فہم کے کہ عطا کرتا ہے اوسکو کشف اور شہود عارف کا اسی واسطے بہت ہوئے مومنین اور کم ہوئے عارفین

أصحاب الكشوف (وما منا إلا له مقام معلوم) وهو ما كنت به في

صاحب کشف اور شہود (اور نہیں ہے ہم میں سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک مقام معین ہے) اور یہ وہ مقام ہے کہ تھا تو اوسی ساتھ بیچ

ثبوتك ظهرت به في وجودك وهذا إن ثبت أن لك وجودا

حال ثبوت میں اپنے کے علم حق میں اور ظاہر ہوا تو ساتھ اوس مقام کے بیچ حال وجود خارجی اپنے کے اور یہ ذکر اوسوقت ہے جب ثابت ہووے یہ کہ تحقیق واسطے تیرے وجود ہے

فإن ثبت أن الوجود للحق لا لك فالحكم لك بلا شك في وجود

پس اگر ثابت ہووے یہ کہ تحقیق وجود خارجی واسطے حق تعالی کے ہے نہ واسطے تیرے پس حکم واسطے تیرے ہے بے شک بیچ وجود

الحق وإن ثبت أنك الموجود فالحكم لك بلا شك وإن كان

حق تعالے کے اور اگر ثابت ہووے کہ تحقیق تو موجود ہے پس حکم واسطے تیرے ہے بے شک اگرچہ ہووے

الحاكم الحق فليس له إلا إفاضة الوجود عليك والحكم لك عليك

حکم کرنے والا حق تعالی پس نہیں ہے خاص واسطے حق تعالی کے کوئی شی مگر فیض بخشی وجود کی اوپر تیرے اور حکم واسطے تیرے ہے اوپر تیرے

فلا تحمد إلا نفسك ولا تذم إلا نفسك وما يبقى للحق إلا

پس تعریف نکر کسیکی مگر اپنی ذات کی اور مذمت مت کر کسیکی مگر اپنی ذات کی اور نہ باقی رہتی ہے واسطے حق کے کوئی شے مگر

حمد إفاضة الوجود لأن ذلك له لا لك فأنت غذاؤه

تعریف فیض بخشی وجود کی کیونکہ یہ فیض بخشی خاص واسطے حق تعالی کے ہے نہ واسطے تیرے پس تو غذا حق تعالی کی ہے

بالأحكام وهو غذاؤك بالوجود فتعين عليه ما تعين عليك

ساتھ ظہور احکام کے اور حق تعالی غذا تیری ہے ساتھ فیض بخشی وجود کے پس متعین ہوئی اوپر حق کے وہ چیز کہ متعین ہوئی اوپر تیرے

فالأمر منه إليك ومنك إليه غير أنك تسمى مكلفا و

پس امر اور حکم حق تعالی سے طرف تیری ہے اور تجھ سے طرف حق تعالی کے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق تو نام رکھا جاتا ہے مکلف اور

ما كلفك إلا بما قلت له كلفني بحالك و

اور نہیں تکلیف دی حق نے تجھکو مگر جو کچھ کہ کہا تو نے واسطے حق تعالی کے کہ تکلیف دے تو مجھکو ساتھ زبان حال اپنی کے اور

بما أنت عليه ولا يسمى مكلفا اسم مفعول شعر

ساتھ اس چیز کے کہ تھا تو اوپر اوسکے بیچ ثابتہ میں اور نہیں نام رکھا جاتا ہے حق تعالی مکلف ساتھ اسم مفعول کے شعر

فيحمدني وأحمده ويعبدني وأعبده

پس تعریف کرتا ہے حق تعالی میری اور تعریف کرتا ہوں میں اوسکی — اور خدمت کرتا ہے وہ میری اور عبادت کرتا ہوں میں اوسکی

ففي حال أقر به وفي الأعيان أجحده

پس بیچ حال اطلاق کے اقرار کرتا ہوں میں حق تعالی کا — اور بیچ کثرت اعیان کے انکار کرتا ہوں میں اوسکا

فيعرفني وأنكره وأعرفه فأشهده

پس ہر مقام میں پہچانتا ہے حق تعالی مجھکو اور انکار کرتا ہوں میں اوسکا بعض مقام میں — اور پہچانتا ہوں میں اوسکو بعض مقام میں پس مشاہدہ کرتا ہوں میں اوسکو

فأنى بالغنى وأنا | أساعده وأسعده
پس کہاں سے بے نیازی ہے حال آنکہ میں | تائید اور نصرت کرتا ہوں اوسکی اور نیک گردانتا ہوں اسکو

لذلك الحق أوجدني | فأعلمه فأوجده
واسطے اوس مساعدت اور اسعاد کے حقتعالی نے پیدا کیا مجکو | پس جانتا ہوں میں اسکو اور ظاہر کرتا ہوں میں اوسکو

بذا جاء الحديث لنا | وحقق في مقصده
بسبب اوس امر مذکور کے آئی ہے حدیث قدسی واسطے ہمارے | اور ثابت کیا گیا بیچ میرے مقصد حق تعالے کا

ولما كان للخليل هذه المرتبة التي بها سمي خليلا لذلك
اور جب ہوا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے یہ مرتبہ کہ بسبب اوسکے نام رکھا گیا ابراہیم علیہ السلام کا خلیل واسطے اسکے

سن القرى وجعله ابن مسرة الجيلي مع ميكائيل ملك
ایجاد کی ابراہیم علیہ السلام نے مہمانی اور گردانا ابراہیم خلیل کو شیخ ابن مسرت الجیلی نے ساتھہ میکائیل کے کہ فرشتہ

الأرزاق وبالأرزاق يكون تغذي المرزوقين
رزقوں کا ہے اور بسبب رزقوں کے حاصل ہوتی ہے غذا اور بقا مرزوقین کو

فإذا تخلل الرزق ذات المرزوق بحيث لا يبقى فيه
پس جسوقت سرایت کرتا ہے رزق بیچ ذات مرزوق کے اسطرح پر کہ نہیں باقی رہتا ہے بیچ مرزوق کے

شيء إلا تخلله فإن الغذاء يسري في جميع أجزاء
کوئی شی مگر اوس میں سرایت کرتا ہے رزق اوسمیں لیکن تحقیق غذا سرایت کرتی ہے بیچ تمامی اجزاء

المتغذي كلها وما هنالك أجزاء فلا بد أن تتخلل
غذا کرنیوالے کے ہر ایک اجزا میں اور نہیں ہے اسجگہ یعنی حقتعالی میں اجزاء پس ضرور ہے یہ کہ سرایت کریں ابراہیم علیہ السلام

جميع المقامات الإلهية المعبر عنها بالأسماء فيظهر
بیچ تمامی مقامات الٰہیہ کے کہ تعبیر کیجاتی ہے اون مقامات سے اسما پس ظاهر ہوتی ہے

بها ذاته جل وعلا شعر
ساتھہ ان اسماکے ذات حق جل و علا کی شعر

فنحن له كما ثبتت | أدلتنا ونحن لنا
پس ہم اہل عالم واسطے حق تعالی کے غذا ہیں جیسے کہ ثابت ہوئی ہیں | دلائل کشفیہ ہمارے ذوق اور وجدان سے اور ہم اہل عالم واسطے اپنے ہیں

وليس له سوى كوني | فنحن له كنحن لنا
اور نہیں ہے واسطے حق تعالی کے کوئی غذا سوا ہستی میری کے | پس ہم اہل عالم واسطے حقتعالی کے ہیں جیسے کہ ہم واسطے اپنے ہیں

فلي وجهان هو وأنا | وليس له أنا بأنا
پس واسطے میرے ہیں دو وجہ ایک وجہ یہ ہے میں حق ہوں دوسری وجہ یہ میں میں ہوں | اور نہیں ہے واسطے حق تعالی کے انیت ساتھہ انیت ہماری کے

وَلٰكِن بِنَا فِي مَظْهَرِهٖ	فَنَحْنُ لَهٗ كَمِثْلِ إِنَّا
ولیکن بیچ ہمارے ظہور اوسکا ہے	پس ہم اہل عالم واسطے حق تعالی کے مثل اون کے ہوئے

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ

اور اللہ تعالی اپنے مظہر کی زبان سے کہتا ہے حق بات اور وہی سالکین کو بتاتا ہے راہ درست

فَصُّ حِكْمَةٍ حَقِّيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ إِسْحَاقِيَّةٍ

یہ فص حکمت حقیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ اسحاقیہ کے

فِدَاءُ نَبِيٍّ ذَبْحُ ذِبْحٍ لِقُرْبَانٍ	وَأَيْنَ ثُؤَاجُ الْكَبْشِ مِنْ نَوْسِ إِنْسَانٍ
کیا بدلا پیغمبر کا ذبح کرنا ذبیحہ کا بیچ قربت حق کے ہے	اور کہاں ہے آواز مینڈھے کی برابر آواز انسان کے
وَعَظَّمَهُ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ عِنَايَةً بِهٖ	أَوْ بِنَا لَمْ أَدْرِ مِنْ أَيِّ مِيْزَانٍ
حالانکہ عظیم فرمایا ذبیحہ کو اللہ بزرگ نے از روے عنایت کے ساتھ اوسکے	یا ساتھ ہماری بجا اپنے اس حکمت کو کہ کس منزل و میزان سے جانتا ہوں
وَلَا شَكَّ أَنَّ الْبُدْنَ أَعْظَمُ قِيْمَةً	وَقَدْ نَزَلَتْ عَنْ ذَبْحِ كَبْشٍ لِقُرْبَانٍ
لیکن نہیں ہے شک اس بات میں کہ تحقیق اونٹ بہت بڑا ہے قیمت کی رو سے	اور تحقیق کم رتبہ ہوا اونٹ بہ نسبت مینڈھے کے واسطے قربت حق
فَيَا لَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ نَابَ بِذَاتِهٖ	شُخَيْصُ كُبَيْشٍ عَنْ خَلِيْفَةِ رَحْمٰنٍ
پس کاش کہ جانتا میں کہ کیونکر قائم مقام ہوا بذاتہ	جثہ مینڈھے کا خلیفہ رحمان کا
أَلَمْ تَدْرِ أَنَّ الْأَمْرَ فِيْهِ مُرَتَّبٌ	وَفَاءٌ لِأَرْبَاحٍ وَنَقْصٌ لِخُسْرَانٍ
کیا نہ جانا تو نے اس بات کو کہ تحقیق امر الٰہی بیچ خدا کے مرتب ہے	وفا کرنا ہے واسطے حاصل کرنے نفع کے اور نقصان ہے واسطے کسب کے
فَلَا خَلْقَ أَعْلٰى مِنْ جَمَادٍ وَبَعْدَهٗ	نَبَاتٌ عَلٰى قَدْرٍ يَكُوْنُ وَأَوْزَانٍ
پس نہیں ہے کوئی مخلوق اعلی مرتبہ کا جماد سے اور بعد اوسکے	نبات ہے یہ دونوں اوپر اپنی اپنی قدر رکھتے ہیں اور مرتبے کے
وَذُو الْحِسِّ بَعْدَ النَّبْتِ وَالْكُلُّ عَارِفٌ	بِخَلَّاقِهٖ كَشْفًا وَإِيْضَاحَ بُرْهَانٍ
اور صاحب حس کا مرتبہ پیچھے مرتبہ نبات کے اور ہر ایک عارف ہیں	خالق اپنے کے کشف اور دلیل واضح کی رو سے
وَأَمَّا الْمُسَمّٰى آدَمُ فَمُقَيَّدٌ	بِعَقْلٍ وَفِكْرٍ أَوْ قِلَادَةِ إِيْمَانٍ
ولیکن جسکا نام آدم رکھا گیا ہے پس وہ مقید اور مجبور ہے	بسبب عقل جزئی اور فکر ناقص اور تقلید ظاہری ایمان کے
بِذَا قَالَ سَهْلٌ وَالْمُحَقِّقُ مِثْلُنَا	لِأَنَّا وَإِيَّاهُمْ بِمَنْزِلِ إِحْسَانٍ
اسکو کہا ہے سہل تستری نے اور اس محقق نے جو مثل ہمارے ہے	اسلیے کہ ہم اور اہل تحقیق بیچ مقام مشاہدہ کے ہیں
فَمَنْ شَهِدَ الْأَمْرَ الَّذِيْ قَدْ شَهِدْتُهٗ	يَقُوْلُ بِقَوْلِيْ فِيْ خَفَاءٍ وَإِعْلَانٍ
پس جسنے مشاہدہ کیا اس امر کا کہ مشاہدہ کیا میں نے اوسکا	کہے گا وہ مطابق قول میرے کے بیچ خفیہ اور علانیہ کے

وَلَا تَلْتَفِتْ قَوْلًا يُخَالِفُ قَوْلَنَا ۔ وَلَا تَبْذُرِ السَّمْرَاءَ فِي أَرْضِ عُمْيَانِ

اور مت التفات کر اے طالب طرف کسی کی اسکو جو مخالف ہووے ہمارے قول کا ۔ اور مت بو گندم حقایق کو بیچ زمین استعداد اندھوں کے

هُمُ الصُّمُّ وَالْبُكْمُ الَّذِينَ أَتَى بِهِمْ ۔ لِأَسْمَاعِنَا الْمَعْصُومُ فِي نَصِّ قُرْآنِ

وہ بہرے اور گونگے ہیں کہ لایا ہے اونکو ۔ واسطے سنانے کے ہمکو حال اونکا رسول معصوم نے بیچ آیت قرآن کے

اِعْلَمْ أَيَّدَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ

جان تو اے طالب قوت دیوے ہمکو اللہ تعالی اور تجھکو یہ کہ تحقیق ابراہیم خلیل علیہ السلام نے کہا

لِابْنِهِ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ وَالْمَنَامُ حَضْرَةُ الْخَيَالِ

واسطے بیٹے اپنے کے تحقیق دیکھتا ہوں میں بیچ خواب کے یہ کہ تحقیق ذبح کرتا ہوں میں تجھکو اور خواب حضرت خیال سے ہے

فَلَمْ يُعَبِّرْهَا وَكَانَ كَبْشٌ ظَهَرَ فِي صُورَةِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَنَامِ

پس نہیں تعبیر کی ابراہیم علیہ السلام نے خواب کی حالانکہ تھا مینڈھا کہ ظاہر ہوا تھا بیچ صورت بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے خواب میں

فَصَدَّقَ إِبْرَاهِيمُ الرُّؤْيَا فَفَدَاهُ رَبُّهُ مِنْ وَهْمِ إِبْرَاهِيمَ بِالذِّبْحِ

پس تصدیق کی ابراہیم علیہ السلام نے خواب کی پس فدیا حق علیہ السلام کا رب اونکے نے وہم سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ قربانی

الْعَظِيمِ الَّذِي هُوَ تَعْبِيرُ رُؤْيَاهُ عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَالتَّجَلِّي

بڑی کے کہ وہ تعبیر خواب ابراہیم علیہ السلام کی تھی نزدیک اللہ تعالی کے اور ابراہیم علیہ السلام نے نجانا پس تجلی

الصُّورِيُّ فِي حَضْرَةِ الْخَيَالِ مُحْتَاجٌ إِلَى عِلْمٍ آخَرَ يُدْرَكُ بِهِ

صوری بیچ حضرت خیال کے محتاج ہی طرف علم دوسرے کے یعنی علم تعبیر کی کہ دریافت کیجاتی ہے ساتھ اس علم تعبیر کے

مَا أَرَادَ اللّٰهُ بِتِلْكَ الصُّورَةِ أَلَا تَرَى كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

وہ چیز کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے ساتھ اس صورت حضرت خیال کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب کہ کیونکر فرمایا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا أَصَبْتَ

اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیچ تعبیر خواب کے کہ پہونچا تو صواب کو

بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَسَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُعَرِّفَهُ مَا أَصَابَ

بیچ بعض کے اور خطا کی تو نے بیچ بعض کے پس سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق نے اس بات کا کہ معلوم کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اس چیز کی کہ پہونچے

فِيهِ وَمَا أَخْطَأَ فَلَمْ يَفْعَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُ

بیچ اوسکے اور اس چیز کی کہ خطا کی انہوں نے بیچ اسکے پس نکیا آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اور کہا اللہ

تَعَالَى لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ نَادَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

تعالی نے واسطے ابراہیم علیہ السلام کے جس وقت پکارا اللہ تعالے نے اونکو کہ اے ابراہیم تحقیق

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا وَمَا قَالَ لَهُ صَدَقْتَ فِي الرُّؤْيَا أَنَّهُ ابْنُكَ

سچا کیا تو نے خواب کو اور نہ کہا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے سچ کہا تو نے بیچ خواب کے اس بات کو کہ تحقیق مرئی بیٹا تیرا ہے

لأنه ما عبّر بل أخذ بظاهر ما رأى والرؤيا تطلب التعبير ولذلك

اسلیے کہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے نہیں تعبیر کی بلکہ لیا ساتھ ظاہر اوس چیز کے کہ دیکھا اور خواب طلب کرتا ہے تعبیر کو اور اسیواسطے

قال العزيز إن كنتم للرؤيا تعبرون وتعبير الرؤيا الجواز من

کہا بادشاہ مصر نے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے اور معنی تعبیر کے گزرنا اور تجاوز کرنا ہے

صورة ما رآه إلى أمر آخر فكانت البقرات سنين في المحل والخصب

صورت سے اوس چیز کی کہ دیکھا اوسکو طرف دوسری چیز کے پس تھیں گائیں صورت برسوں کی بیچ قحط اور ارزانی کے

فلو صدق في الرؤيا لذبح ابنه وإنما صدق الرؤيا في أن

پس اگر سچے ہوتے ابراہیم علیہ السلام بیچ خواب کے البتہ ذبح کرتے بیٹے اپنے کو اور سوائے اسکے نہیں کہ سچ کیا ابراہیم علیہ السلام نے خواب کو بیچ بات اوس کے

ذلك عين ولده وما كان عند الله إلا الذبح العظيم

کہ یہی خواب کا عین فرزند کا ہے اور تھا ذبح عظیم خواب کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے مگر قربانی بڑی

في صورة ولده ففداه لما وقع في ذهن إبراهيم عليه

بیچ صورت فرزند کے پس بدلا دیا اللہ تعالیٰ نے اسحاق علیہ السلام کا جب اوس چیز کے کہ واقع ہوئی بیچ ذہن اور اعتقاد ابراہیم علیہ

السلام ما هو فداء في نفس الأمر عند الله فصوّر الحس الذبح

السلام کے کہ وہ فدیہ اسحاق کا بیچ نفس الامر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے پس صورت باندھی عالم حس اور شہادت نے ذبح کی یعنی قربانی کی

وصوّر الخيال ابن إبراهيم عليه السلام فلو رأى الكبش

اور صورت باندھی عالم خیال اور مثال نے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کی پس اگر دیکھتے ابراہیم علیہ السلام مینڈھے کو

في الخيال لعبّره بابنه أو بأمر آخر ثم قال إن هذا لهو البلاء

بیچ عالم خیال کے البتہ تعبیر کرتے اوسکو ساتھ بیٹے اپنے کے یا ساتھ امر دوسرے کے پھر کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق یہ خواب البتہ ہے بلا

المبين أي الاختبار الظاهر يعني الاختبار في العلم هل يعلم

مبین یعنے آزمایش ظاہری یعنی آزمایش ہے بیچ علم کے کہ آیا جانتے ہیں ابراہیم علیہ السلام

ما يقتضيه موطن الرؤيا من التعبير أم لا لأنه يعلم أن موطن

اوس چیز کو کہ چاہتا ہے اوسکو مقام خواب تعبیر سے یا نہیں اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ جانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق مقام

الخيال يطلب التعبير فغفل فما وفّى الموطن حقه وصدّق الرؤيا

خیال یعنی مقام خواب طلب کرتا ہے تعبیر کو پس غافل ہوئے ابراہیم علیہ السلام اور نہ پورا کیا انہوں نے مقام خواب کا حق پس سچا کیا خواب کو

لهذا السبب كما فعل تقي بن مخلد الإمام صاحب المسند سمع

ظاہری کی واسطے اسی غفلت کے جیسے کہ غفلت کی تقی ابن مخلد امام صاحب مسند نے کہ سنا تھا انہوں نے

في الخبر الذي ثبت عنده أنه عليه السلام قال من رآني

بیچ ایک حدیث کے کہ صحیح اور ثابت ہوئی وہ حدیث نزدیک اوسکے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دیکھا مجھکو

في النوم فقد رآني في اليقظة فإن الشيطان لا يتمثل على صورتي

بیچ خواب کے پس تحقیق دیکھا اوسنے مجکو بیچ بیداری کے اسلیے کہ تحقیق شیطان نہیں متمثل ہوتا ہے اوپر صورت ہمارے کے

فرآه تقي بن مخلد وسقاه النبي صلى الله عليه وسلم في هذه الرؤيا

پس دیکھا نبی علیہ السلام کو تقی ابن مخلد نے خواب میں اور پلایا اونکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اس خواب کے

لبنا فصدق تقي بن مخلد رؤياه فاستقاء فقاء لبنا ولو عبر

دودھ پس تصدیق کی تقی ابن مخلد نے خواب اپنے کی اور ... انہوں نے قے کی پس نکلی انہوں سے دودھ اور اگر تعبیر کرتے وہ خواب اپنے کی

رؤياه لكان ذلك اللبن علما فحرمه الله علما كثيرا على قدر

البتہ ہوتا وہ دودھ علم پس محروم رکھا اونکو اللہ تعالی نے علم کثیر سے اوپر اندازہ اوس پینے کے

ما شرب ألا ترى رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي في المنام

کہ پیا تھا کیا نہیں دیکھتا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ دیے گئے آنحضرت بیچ خواب کے

بقدح لبن قال فشربته حتى خرج الري من بين أظافيري ثم

پیالہ دودھ کا پس فرمایا آپنے کہ پیا میں نے اوسکو یہاں تک کہ باہر آئی سیرابی اوسکی ناخنوں میرے سے پھر

أعطيت فضلي عمر بن الخطاب قيل ما أولته يا رسول الله قال العلم

دیا میں نے باقی ماندہ اپنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا لوگوں نے کیا تاویل کی آپنے اوسکی یا رسول اللہ فرمایا آپنے ساتھ علم کے

وما تركه لبنا على صورة ما رآه لعلمه بموطن الرؤيا وما يقتضي من

اور نہ چھوڑا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دودھ کو اوپر صورت اوس چیز کے کہ دیکھا تھا انہوں نے اسکو بسبب علم آپکے بیچ مقام خواب اور بسبب ...

التعبير وقد علم أن صورة النبي صلى الله عليه وسلم التي

مقام خواب تعبیر سے اور تحقیق جانا گیا یہ بات کہ تحقیق صورت ظاہری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ

شاهدها الحس أنها في المدينة مدفونة وأن صورة روحه

دیکھا اوسکو حس ظاہر نے یہ ہے کہ تحقیق وہ صورت بیچ مدینہ منورہ کے مدفون ہے اور یہ بھی جانی گئی یہ بات کہ تحقیق صورت روح

ولطيفته ما شاهدها أحد من أحد ولا من نفسه كل روح

اور صورت حقیقت رسول علیہ السلام کی ایسی ہے کہ نہ دیکھا اوسکو کسی نے بیچ صورت ذات کسی کے اور نہ بیچ صورت ذات اپنی کے ہر روح

بهذه المثابة فتتجسد له روح النبي صلى الله عليه وسلم في المنام

اسی مرتبہ میں ہے پس متمثل ہوتی ہے واسطے رائی کے روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ خواب کے

بصورة جسده كما مات عليه لا يخرم منه شيء فهو محمد

ساتھ صورت جسد پاک اونکی کے جیسا انتقال فرمایا ... پس وہ روح متمثل محمد ہیں

صلى الله عليه وسلم المرئي من حيث روحه في صورة جسدية

صلے اللہ علیہ وسلم کہ دیکھے گئے ہیں وہ باعتبار روح پاک اپنی کے بیچ صورت مثالیہ کے کہ

تشبه المكونة لا يتمكن للشيطان أن يتصور بصورة جسده

مشابہ ہے وہ صورت مثالیہ ساتھ صورت موجودہ کے اور ممکن نہیں واسطے شیطان کے یہ کہ تصور اور متشکل ہووے وہ ساتھ صورت مثال جسد

صلى الله عليه وسلم عصمة من الله تعالى في حق الرائي ولهذا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بسبب عصمت اور حفاظت کے جانب سے اللہ تعالیٰ کے بیچ حق رائی کے اور اسی واسطے جسنے

من رآه بهذه الصورة يأخذ عنه جميع ما يأمره به أو ينهاه

دیکھا نبی علیہ السلام کو ساتھ اس صورت مثالیہ کے لیتا ہو وہ شخص نبی علیہ السلام سے کل چیز کو امر کیا ہیں حضرت اوس شخص کو ساتھ اوس چیز کے یا منع کیا ہو اوسکو حضرت اوس

عنه أو يخبره كما كان يأخذ عنه في الحيوة الدنيا من الأحكام

اون چیزوں سے یا خبر دیتے ہیں آنحضرت اوس شخص کو جیسے کہ لیتا تھا وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ زندگی کے احکام شرعی سے

على حسب ما يكون منه اللفظ الدال عليه من نص أو ظاهر أو مجمل

موافق اوس حکم کے کہ صادر ہوتا تھا نبی علیہ السلام سے لفظ کہ دلالت کرتی تھی اوپر اوس حکم کے نص یا ظاہر یا مجمل آیت سے

أو ما كان فإن أعطاه شيئا فإن ذلك الشيء هو الذي يدخله

یا جو کچھ کہ ہووے پس اگر عطا کریں نبی علیہ السلام دیکھنے والے کو کوئی چیز پس تحقیق وہ چیز وہی ہے کہ داخل ہوتی ہے اوسمین

التعبير فإن خرج في الحس كما كان في الخيال فتلك الرؤيا لا

تعبیر پس اگر نکل آوے وہ چیز بیچ محسوس کے بعینہ جیسے کہ تھی وہ چیز بیچ خواب کے پس یہ خواب ایسا ہے کہ نہیں ہے کوئی

تعبير لها وبهذا القدر وبما جزم وعليه اعتمد إبراهيم الخليل

تعبیر واسطے اوسکے اور ساتھ اسی قدر کے ہے وہ جو یقین کرلیجئے اور اوسپے اعتماد کیا ہے ابراہیم خلیل علیہ السلام

وتقي بن مخلد ولما كان للرؤيا هذان الوجهان وعلمنا الله

اور تقی بیٹے مخلد رضی اللہ عنہ نے اور جبکہ ہوئیں واسطے خواب کے یہ دونوں وجہیں یعنی تعبیر اور عدم تعبیر اور سکھایا ہمسکو اللہ

تعالى فيما فعل بإبراهيم وما قال له الأدب لما يعطيه مقام

تعالیٰ نے اوس بارہ مین کہ کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ ابراہیم کے اور اوس بارہ مین کہ کہا اللہ تعالیٰ نے واسطے اوسکے ادب سکھایا بسبب اس امر کے کہ مقتضی ہوا اوسکو مقام

النبوة علمنا في رؤيتنا الحق تعالى في صورة يردها الدليل

نبوت جانا ہمنے بیچ رویت اپنی کے حق تعالیٰ کو بیچ ایک صورت کے کہ رد کرتی ہے اوسکو دلیل

العقلي أن نعبر تلك الصورة بالحق المشروع إما في حق الرائي

عقلی اسبات کو کہ تعبیر کریں ہم اوس صورت مرئی کی موافق ثبوت شرعی کے یا بیچ حق حال رائی کے

أو المكان الذي رآه فيه أو هما معا فإن لم يردها الدليل العقلي

یا بیچ حق حال مکان کے کہ دیکھا رائی نے اوسکو بیچ اوس مکان کے یا بیچ ہر دونوں کے ساتھ پس اگر نہین رد کرتی ہے صورت مرئی کو دلیل عقلی

أبقيناها على ما رأيناها كما نرى الحق في الآخرة سواء شعر

باقی رکھینگے ہم اوس صورت مرئی کو اوپر اوس چیز کے کہ دیکھا ہمنے اوسکو جیسے کہ دیکھینگے ہم حق تعالیٰ کو بیچ آخرت کے رویت حق دنیا اور آخرت مین برابر بلا تعبیر کے شعر

فللواحد الرحمن في كل موطن	من الصور ما يخفى وما هو ظاهر
پس واسطے واحد رحمن کے بیچ ہر مقام کے	بعض صورتیں پوشیدہ ہیں اور بعض ظاہر
فإن قلت هذا الحق قد تك صادقا	وإن قلت أمرا آخرا أنت عابر
پس اگر کہے تو کہ یہ شے حق ہے ہوگا تو سچا	اور اگر کہے تو کہ یہ شے دوسری غیر حق ہے ہوگا تو حق سے تجاوز
وما حكمه في موطن دون موطن	ولكنه بالحق للخلق تنافر
اور نہیں ہے اثر اور حکم حق تعالیٰ کا بیچ ایک مقام خاص کے سوا مقام دیگر	لیکن حکم اور اثر حق تعالیٰ کا بسبب ظہور حق کے بیچ خلق کے مختلف ہے
إذا ما تجلى للعيون ترده	عقول ببرهان عليه تثابر
جس وقت تجلی کرتا ہے حق تعالیٰ واسطے آنکھوں کے رد کرتے ہیں اوسکو	عقول مجوبہ ساتھ دلیل عقل کے اوپر اوسکے ہمیشہ
ويقبل في مجلى العقول وفي الذي	يسمى خيالا والصحيح النواظر
حالانکہ قبول کیا جاتا ہے حق تعالیٰ بیچ مظہر عقول اور مجردات کے اور بیچ اوس چیز کے	کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا خیال اور خیال صحیح وہ ہے کہ دیکھنے والا ہو ہو حق کو بیچ مظاہر

يقول أبو يزيد في هذا المقام لو أن العرش وما حواه مائة

کہتے ہیں بایزید بسطامی بیچ اس مقام کے کہ اگر ہوتا عرش اور جو کچھ کہ محیط ہے عرش اوسکو

ألف ألف مرة في زاوية من زوايا قلب العارف ما أحس

دس کرور بار بیچ ایک کونے کے کونوں دل عارف سے نہیں حس کرتا دل عارف

بها وهذا وسع أبي يزيد في عالم الأجسام بل أقول لو أن

اوسکو اور یہ وسعت مذکور وسعت دل بایزید بسطامی کی ہے بیچ عالم اجسام کے بلکہ کہتا ہوں میں کہ اگر ثابت ہووے یہ بات کہ تحقیق

ما لا يتناهى وجوده يقدر انتهاء وجوده مع العين الموجدة

وہ چیز کہ نہیں متناہی ہوتا ہے وجود اوسکا اوس حال میں کہ فرض کیا جاوے انتہای وجود اوسکا ساتھ ذات مقدس کے کہ موجد

له في زاوية من زوايا قلب العارف ما أحس بذلك في

اوسکا ہے بیچ ایک کونے کونوں سے قلب عارف کے نہ حس کرتا قلب عارف کا اوسکو بیچ

علمه فإنه قد ثبت أن القلب وسع الحق ومع ذلك ما اتصف

علم اپنے کی اسلیے کہ تحقیق ثابت ہوئی یہ بات کہ تحقیق قلب عارف کا سما لیتا ہے حق تعالیٰ کو اور باوجود اوسکے نہیں متصف ہوا وہ قلب

بالري فلو امتلأ ارتوى وقد قال ذلك أبو يزيد وقد

ساتھ سیرابی کے پس اگر قلب عارف پر ہوتا تو سیراب ہوتا اور تحقیق کہا ہے اوسکو بایزید بسطامی نے اور تحقیق

نبهنا على هذا المقام بقولنا شعر

تنبیہ کی ہمنے اوپر اس مقام کے ساتھ قول اپنے کے شعر

يا خالق الأشياء في نفسه	أنت لما تخلقه جامع
اے پیدا کرنے والے تمامی چیزوں کے بیچ ذات اپنی کے	تو ہی ہے اُن چیزوں کا کہ پیدا کرتا ہے تو اونکو جامع

يخلق ما لا يتناهى كونه	فيك فأنت الضيق الواسع
پیدا کرتا ہے تو اون چیزونکو کہ نہین متناہی ہوتا ہے وجود اونکا	بیچ علم اور ذات اپنے کے پس تو تنگ ہے اور کشایش والا ہے
لو أن ما قد خلق الله ما	لاح بقلبي فجره الساطع
اگر ثابت ہوتی یہ بات کہ تحقیق جو کچھ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے	ظاہر ہوتی مقابلہ مین روشنی دل میرے کی روشنی اوسکی
من وسع الحق فما ضاق عن	خلق فكيف الأمر يا سامع
جسنے سمایا حق تعالے کو پس نہین تنگ ہوتا ہے	خلق سے پس کیونکر ہے امر تجلی الٰہی کا اے سننے والے

بالوهم يخلق كل إنسان في قوة خياله ما لا وجود له إلا فيها

ساتھ وہم اور خیال کے پیدا کرتا ہے ہر انسان بیچ قوت خیالیہ اپنی کے اس چیز کو کہ نہین ہے کوئی وجود واسطے اوسکے مگر بیچ اوسی قوت خیالیہ کے

وهذا هو الأمر العام والعارف يخلق بهمته ما يكون له وجود

اور یہ امر تصرف عام ہے اور عارف کامل پیدا کرتا ہے ساتھ ہمت اپنی کے ایسی ایک چیز کو کہ ہوتا ہے واسطے اوسکے وجود

من خارج محل الهمة ولكن لا تزال الهمة تحفظه ولا يؤودها

خارج محل ہمت سے ولیکن ہمیشہ ہمت عارف کی نگاہ رکھتی ہے اور نہین گران کرتا ہے ہمت کو

حفظه أي حفظ ما خلقته فمتى طرأ على العارف غفلة عن

نگاہ رکھنا اوس مخلوق کا یعنے نگاہ رکھنا اوس چیز کا کہ پیدا کیا ہے ہمت نے اسکو پس جس وقت عارض ہووے اوپر عارف کے غفلت

حفظ ما خلق عدم ذلك المخلوق إلا أن يكون العارف قد

نگاہ رکھنے سے اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو معدوم ہوتی ہے وہ مخلوق مگر یہ کہ ہووے عارف ایسا کہ

ضبط جميع الحضرات وهو لا يغفل مطلقا بل لا بد له من حضرة

نگاہ رکھا اوسنے تمامی حضرات خمسہ کو تنزلات حق تعالیٰ سے اور وہ عارف نہین غفلت کرتا ہی کبھی بلکہ ضرور ہے واسطے اوسکے کوئی حضرت حضرات خمسہ

يشهدها فإذا خلق العارف بهمته ما خلق وله هذه الإحاطة

حاضر اور مشاہد ہے وہ عارف اوسکا پس جس وقت پیدا کرے عارف کامل ساتھ ہمت اپنی کے جو کچھ پیدا کرے حالانکہ واسطے اوس کے ہووے یہ احاطہ

ظهر ذلك الخلق بصورته في كل حضرة وصارت الصور يحفظ

ظاہر ہوگی وہ مخلوق مانند صورت اوس عارف کے بیچ ہر حضرت کے اور ہو گی وہ صورتین کہ نگہبانی کرینگی

بعضها بعضا فإذا غفل العارف عن حضرة ما أو حضرات وهو

بعض اونکے بعض کو پس جس وقت غافل ہوتا ہے عارف خالق صورتون کا کسی حضرت سے یا تمامی حضرتون سے حالانکہ وہ عارف

شاهد حضرة ما من الحضرات حافظ لما فيها من صور خلقه

حاضر اور مشاہد ہے کسی حضرت کا حضرتون سے اور نگاہ رکھنے والا ہے واسطے اوس چیز کا کہ بیچ اوس حضرت کے ہے صورتون مخلوق اپنی سے

انحفظت جميع الصور بحفظه تلك الصورة الواحدة في الحضرة التي

محفوظ رہینگی تمامی صورتین حضرات خمسہ کی بسبب نگاہ رکھنے عارف کے اوس صورت واحد کو بیچ اوس حضرت کے کہ

مَا غَفَلَ عَنْهَا لِأَنَّ الْغَفْلَةَ مَا تَعُمُّ قَطُّ لَا فِي الْعُمُومِ وَلَا فِي الْخُصُوصِ وَ

نہیں غافل ہوا عارف اوس حضرت سے اسلئے کہ تحقیق غفلت نہیں شامل ہوئی ہے تمامی حضرات کو کبھی نہ بیچ حق عموم اطلاق کے اور نہ بیچ حق خصوص تقیید کے

قَدْ أَوْضَحْتُ هُنَا سِرًّا لَمْ يَزَلْ أَهْلُ اللهِ يَغَارُونَ عَلَى مِثْلِ هٰذَا أَنْ

تحقیق واضح کیا میں نے اسجگہ ایک بھید کہ ہمیشہ اہل اللہ غیرت کرتے ہیں اوپر اس بھید کے

يَظْهَرَ لِمَا فِيهِ مِنْ رَدِّ دَعْوَاهُمْ أَنَّهُمُ الْحَقُّ فَإِنَّ الْحَقَّ لَا يَغْفُلُ وَالْعَبْدُ

ظاہر کیے جانے میں بسبب اس چیز کے کہ اوسمیں ہے رد دعوی ہونیکا ان کے کہ تحقیق وہ سب حق ہیں اسلئے کہ حق تعالی نہیں غافل ہوتا اور بندہ

لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَغْفُلَ عَنْ شَيْءٍ دُونَ شَيْءٍ فَمِنْ حَيْثُ الْحِفْظِ لِمَا خَلَقَ

کو ضرور ہے واسطے اوسکے یہ کہ غافل ہووے وہ ایک چیز سے ماسوا ایک چیز کے پس باعتبار نگہبانی بندہ کی خاص اوس چیز کو کہ پیدا کیا ہے

لَهُ أَنْ يَقُولَ أَنَا الْحَقُّ وَلٰكِنْ مَا حِفْظُهُ لَهَا حِفْظَ الْحَقِّ وَقَدْ بَيَّنَّا

اوسکو جائز ہے واسطے اوسکے یہ کہ کہے کہ میں حق ہوں ولیکن نہیں ہے نگہبانی بندہ کی واسطے صورت مخلوق کے مانند نگہبانی حق تعالی کی اور تحقیق بیان کیا

الْفَرْقَ وَمِنْ حَيْثُ مَا غَفَلَ عَنْ صُورَةٍ مَا وَحَضْرَتِهَا فَقَدْ تَمَيَّزَ

فرق درمیان حق اور عبد کے اور باعتبار غفلت بندہ کے کسی صورت سے اور حضرت سے اوس صورت کی پس تحقیق متمیز ہوا

الْعَبْدُ مِنَ الْحَقِّ وَلَا بُدَّ أَنْ يَتَمَيَّزَ مَعَ بَقَاءِ الْحِفْظِ لِجَمِيعِ الصُّوَرِ

بندہ حق تعالی سے اور یہی ضرور ہے یہ کہ متمیز ہووے بندہ حق تعالی سے باوجود باقی رہنے نگہبانی بندہ کی واسطے تمامی صورتوں کے

بِحِفْظِهِ صُورَةً وَاحِدَةً مِنْهَا فِي الْحَضْرَةِ الَّتِي مَا غَفَلَ عَنْهَا فَهٰذَا

بسبب نگہبانی ایک صورت کے اون صورتوں میں سے بیچ اوس حضرت کے کہ نہیں غافل ہے بندہ اوس حضرت سے پس یہ

حِفْظٌ بِالتَّضَمُّنِ وَحِفْظُ الْحَقِّ لِمَا خَلَقَ لَيْسَ كَذٰلِكَ بَلْ حِفْظُهُ لِكُلِّ

نگہبانی بندہ کی تمامی صورتوں کی ساتھ تضمن اور التزام کے ہے اور نگہبانی حق تعالی کی کہ پیدا کیا اوسکو نہیں ہے ایسی بلکہ نگہبانی حق تعالی کی واسطے ہر

صُورَةٍ عَلَى التَّعْيِينِ وَهٰذِهِ مَسْأَلَةٌ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَا سَطَرَهَا

صورت کے اوپر سبیل تعیین اور استقلال کے ہے اور یہ ایک مسئلہ ہے کہ خبر دیا گیا میں کشف میں اسبات سے کہ نہیں لکھا اوسکو

أَحَدٌ فِي كِتَابٍ لَا أَنَا وَلَا غَيْرِي إِلَّا فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَهِيَ

کسی نے بیچ کسی کتاب کے نہ میں نے اور نہ غیر میرے نے مگر بیچ اس کتاب کے پس یہ مسئلہ

يَتِيمَةُ الْوَقْتِ وَفَرِيدَتُهُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَغْفُلَ عَنْهَا فَإِنَّ تِلْكَ

بے نظیر اور یگانہ وقت کا ہے پس بچا تو اپنے تئیں اسے طالب اسبات سے کہ غفلت کرے تو اوس مسئلہ سے اسلئے کہ تحقیق وہ

الْحَضْرَةَ الَّتِي يَبْقَى لَكَ الْحُضُورُ فِيهَا مَعَ الصُّورَةِ مَثَلُهَا

حضرت کہ باقی رہتی ہے واسطے تیرے حضوری بیچ اوس حضرت کے ساتھ صورت مخلوق کے مثال اوس حضرت کے

مَثَلُ الْكِتَابِ الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ

جیسی مثال اوس کتاب کی ہے کہ کہا اللہ تعالی نے بیچ حق اوسکے نہیں کمی کی ہمنے بیچ کتاب کے

من شيء فهو الجامع للواقع وغير الواقع ولا يعرف ما قلناه

إلا من كان قرآناً في نفسه فإن المتقي الله يجعل له فرقاناً

وهو مثل ما ذكرناه في هذه المسألة فيما يتميز به العبد

عن الرب وهذا الفرقان أرفع فرقان شعر

فوقتاً يكون العبد رباً بلا شك	ووقتاً يكون العبد عبداً بلا إفك
فإن كان عبداً كان بالحق واسعاً	وإن كان رباً كان في عيشة ضنك
فمن كونه عبداً يرى عين نفسه	وتتسع الآمال منه بلا شك
ومن كونه رباً يرى الخلق كله	يطالبه من حضرة الملك والملك
ويعجز عما طالبوه بذاته	لذا ترى بعض العارفين به يبكي
فكن عبد رب لا تكن رب عبده	فتذهب بالتعليق في النار والسبك

فص حكمة علية في كلمة إسماعيلية

اعلم أن مسمى الله أحدي بالذات كل بالأسماء وكل موجود

فما له من الله إلا ربه خاصة يستحيل أن يكون له الكل

ذلك الاسم جسمه وهو قلبه	فلكل شخص اسم هو ربه
اور وہ اسم جسم ہے اور وہ شخص دل اسکا ہے	پس ہر شخص موجودات میں سے ایک اسم ہے اور وہ اسم رب اسکا ہے

وأما الأحدية الإلهية فما لواحد فيها قدم لأنه لا يقال

ولیکن احدیت ذاتیہ الٰہیہ ایسی ہے کہ نہیں ہے واسطے کسی ایک موجود کے بیچ اسکے راہ اور دخل اسلیے کہ نہیں کہا جاتا ہے کہ

لعين منها شيء ولآخر منها شيء لأنها لا تقبل التبعيض

واسطے کسی ایک موجود کے واسطے احدیت ذاتیہ الٰہیہ سے ایک شے ہے اور واسطے دوسرے کے ایک شے اسلیے کہ تحقیق احدیت الٰہیہ تبعیض نہیں قبول کرتی

فأحديته مجموع كله بالقوة والسعيد من كان عند ربه

جیسے کہ سمجھا تو نے پس تیرا احدیت ذات الٰہی کی مجموع کل اسما کا ہونا بالقوہ ہے اور سعید وہ شخص ہے کہ ہووے وہ نزدیک رب اپنے کے

مرضيا وما ثمه إلا من هو مرضي عند ربه لأنه الذي

پسندیدہ اور نہیں ہے ہستی میں کوئی موجود مگر وہ پسندیدہ اور محبوب ہے نزدیک رب اپنے کے کیونکہ وہ موجود ایسا ہی ہے

يبقي عليه ربوبيته فهو عنده مرضي فهو سعيد ولهذا قال

کہ باقی رکھتا ہے وہ اوپر رب کے ربوبیت رب کی پس وہ نزدیک رب کے پسندیدہ اور محبوب ہے پس وہ نیک بخت اور سعید ہے اسواسطے کہا ہے

سهل إن للربوبية سرا وهو أنت يخاطب كل عين لو ظهر

سہل تستری نے تحقیق واسطے ربوبیت کے ایک بھید ہے اور وہ بھید تو ہی ہے خطاب کرتا ہے ہر عین کو اگر ظاہر ہوتا وہ بھید البتہ

لبطلت الربوبية فأدخل عليه لو وهو حرف امتناع لامتناع

باطل ہوتی ربوبیت پس داخل کیا سہل تستری نے اوپر اس کے کلمہ لو اور وہ کلمہ لو حرف امتناع ایک شے کا ہے بسبب امتناع شے دوسری کے

فهو لا يظهر فلا تبطل الربوبية لأنه لا وجود لعين إلا بربه

پس وہ سر نہیں ظاہر ہوتا ہے پس نہیں باطل ہوتی ہے ربوبیت اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی وجود واسطے کسی عین کے مگر بسبب رب اسی عین کے

والعين موجودة دائما فالربوبية لا تبطل دائما وكل

اور عین خارجی موجود ہے ہمیشہ پس ربوبیت نہیں باطل ہوگی ہمیشہ اور ہر شے

مرضي محبوب وكل ما يفعل المحبوب محبوب فكله مرضي

پسندیدہ اور محبوب ہے اور جو کچھ کرتا ہے محبوب محبوب ہے پس ہر فعل محبوب کا پسندیدہ اور محبوب ہے

لأنه لا فعل للعين بل الفعل لربها فيها فاطمأنت العين عن

اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی فعل واسطے عین خارجی کے بلکہ فعل واسطے رب اسی عین کا ہے بیچ اسی عین کے پس مطمئن ہوئی عین خارجی اس بات سے

أن يضاف إليها فعل فكانت راضية بما يظهر فيها وعنها

کہ نسبت کیا جاوے طرف اسکے کوئی فعل پس ہوئی وہ عین راضی ساتھ اس فعل کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ فعل بیچ اسی عین کے یا اوسی عین سے

من أفعال ربها مرضية تلك الأفعال لأن كل فاعل وصانع راض

افعال میں سے رب اوسی عین کے جس حال میں پسندیدہ ہیں نزدیک اسکے وہ افعال اسلیے کہ تحقیق ہر فاعل اور صانع راضی ہے

عَنْ فِعْلِهِ وَصَنْعَتِهِ فَإِنَّهُ وَفَّى فِعْلَهُ وَصَنْعَتَهُ حَقَّ مَا هِيَ عَلَيْهِ أَعْطَى

فعل اور صنعت اپنی سے اسلیے کہ ادا کیا صانع نے فعل اور صنعت کو اپنی وہ حق کہ وہ جس پہ ہے تفصیل الامر عطا کی اللہ تعالےٰ نے

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى أَيْ بَيَّنَ أَنَّهُ أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ فَلَا يَقْبَلُ

ہر شے کو استعداد اوسکی پھر ہدایت کی یعنی بیان کیا حق تعالیٰ نے اسبات کو کہ تحقیق اوسنے عطا کی ہر چیز کو استعداد اوسکی پس نہیں قبول کرتی ہے

النَّقْصَ وَلَا الزِّيَادَةَ فَكَانَ إِسْمَاعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعُثُورِهِ عَلَى

وہ چیز نقص اور نہ زیادتی کو پس تھے اسماعیل علیہ السلام بسبب مطلع ہونے اپنے کے اوس

مَا ذَكَرْنَاهُ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا وَكَذَا كُلُّ مَوْجُودٍ عِنْدَ رَبِّهِ

چیز پہ کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا نزدیک رب اپنے کے پسندیدہ اور ایسے ہی ہر موجود نزدیک رب اپنے کے

مَرْضِيٌّ وَلَا يَلْزَمُ إِذَا كَانَ كُلُّ مَوْجُودٍ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا عَلَى مَا

پسندیدہ ہے اور نہیں لازم آتا ہے یہ کہ جسوقت ہووے ہر موجود نزدیک رب اپنے کے پسندیدہ اوپر اوس چیز کے

بَيَّنَّاهُ أَنْ يَكُونَ مَرْضِيًّا عِنْدَ رَبِّ عَبْدٍ آخَرَ لِأَنَّهُ مَا أَخَذَ

کہ بیان کیا ہمنے اوسکو یہ کہ ہووے وہ موجود پسندیدہ نزدیک رب بندے دوسرے کے اسلیے کہ نہیں لیا ہر موجود نے

الرُّبُوبِيَّةَ إِلَّا مِنْ كُلٍّ لَا مِنْ وَاحِدٍ فَمَا تَعَيَّنَ لَهُ مِنَ الْكُلِّ إِلَّا

ربوبیت کو مگر مجموع ارباب اور اسماء سے نہ ایک رب خاص اور اسم خاص سے پس نہیں متعین ہوئی کوئی چیز واسطے ہر موجود کے مجموع ارباب اسماء سے مگر

مَا يُنَاسِبُهُ فَهُوَ رَبُّهُ وَلَا يَأْخُذُهُ أَحَدٌ مِنْ حَيْثُ أَحَدِيَّتِهِ

وہ اسم کہ مناسب ہے وہ اوس موجود کو پس وہ اسم خاص رب اوسکا ہے جو خاص کا ہے اور نہیں لیتا ہے رب کو کوئی موجود باعتبار احدیت ذات حق تعالیٰ کے

وَلِهَذَا مَنَعَ أَهْلُ اللَّهِ التَّجَلِّيَ فِي الْأَحَدِيَّةِ فَإِنَّكَ إِنْ نَظَرْتَهُ بِهِ

اور واسطے اسیکے منع کیا اہل اللہ نے تجلی اور ظہور حق کو بیچ مقام احدیت ذات کے اسلیے کہ تحقیق تو اگر دیکھے گا حق تعالیٰ کو بیچ حق تعالیٰ کے

فَهُوَ النَّاظِرُ نَفْسَهُ فَمَا زَالَ نَاظِرًا نَفْسَهُ بِنَفْسِهِ وَإِنْ نَظَرْتَهُ

پس حق تعالیٰ دیکھنے والا ہے ذات اپنی کا پس ہمیشہ دیکھنے والا ہے حق تعالیٰ ذات اپنی کو بیچ ذات اپنی کے اور اگر دیکھو او سالک حق تعالیٰ کو

بِكَ فَزَالَتِ الْأَحَدِيَّةُ بِكَ وَإِنْ نَظَرْتَهُ بِهِ وَبِكَ فَزَالَتِ الْأَحَدِيَّةُ

بیچ اپنے کے پس زائل ہوئی احدیت بسبب تیرے اور اگر دیکھے تو حق تعالیٰ کو بیچ حق تعالیٰ کے اور بیچ اپنے کے پھر بھی زائل ہوئی احدیت

أَيْضًا لِأَنَّ ضَمِيرَ التَّاءِ فِي نَظَرْتَهُ مَا هُوَ عَيْنُ الْمَنْظُورِ فَلَا بُدَّ

اسلیے کہ تحقیق ضمیر تا مخاطب کی بیچ صیغہ نظرتہ کے نہیں ہے وہ عین منظور پس ضرور ہے

مِنْ وُجُودِ نِسْبَةٍ مَا اقْتَضَتْ أَمْرَيْنِ نَاظِرًا وَمَنْظُورًا فَزَالَتِ

پائے جانے سے کسی نسبت کے کہ مقتضی ہے وہ نسبت دو امر کے کہ ناظر اور منظور ہے پس زائل ہوئی

الْأَحَدِيَّةُ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَرَ إِلَّا نَفْسَهُ بِنَفْسِهِ وَمَعْلُومٌ أَنَّهُ

احدیت اگرچہ نہیں دیکھا حق تعالیٰ نے مگر ذات اپنی کو بیچ ذات اپنی کے اور معلوم ہے یہ بات کہ تحقیق حق تعالےٰ نے

في هذا الوصف ناظر ومنظور فلا يصح ان يكون مرضيا

بیچ اس وصف کے ناظر اور منظور ہے پس ہر موجود کو مرضی رب کا ہے نہیں صحیح ہے کہ ہووے وہ مرضی

مطلقا الا اذا كان جميع ما يظهر به من فعل الراضي فيه ففضل

مطلق مگر جس وقت کہ ہووین وہ تمامی فعل کہ ظاہر ہوتے ہیں وہ ساتھ اوسکے فعل رب راضی سے بیچ مرضی کے پس فضیلت

اسمعيل على غيره من الاعيان بما نعته الحق به من كونه عند ربه

دیے گئے اسمعیل علیہ السلام اوپر غیر اپنے کے موجودات عینیہ سے ساتھ اس چیز کے کہ تعریف کی ہے ان کی حق نے ساتھ اس کے ہونے ان کے نزدیک رب اپنے کے

مرضيا وكذلك كل نفس مطمئنة قيل لها ارجعي الى ربك

مرضی اور پسندیدہ اور ایسا ہی حال ہے ہر نفس مطمئنہ کا کہ کہا گیا واسطے اوسکے (رجوع کر تو طرف رب ہادی اپنے کے)

فما امرها ان ترجع الا الى ربها الذي دعاها فعرفته من

پس نہیں حکم کیا حق تعالی نے نفس مطمئنہ کو رجوع کرنیکا طرف کسی کے مگر طرف رب اپنے کے جس نے بلایا اوسکو پس پہچانا نفس نے رب اپنے کو تمامی اوصاف میں سے

الكل راضية مرضية فادخلي في عبادي من حيث ما لهم هذا

کہ راضی ہونیوالا اور پسندیدہ ہے وہ نفس (پس داخل ہو تو اے نفس مطمئنہ بیچ بندون میرے کے) بسبب اوس چیز کے کہ واسطے اونکے ہی

المقام فالعباد المذكورون هنا كل عبد عرف ربه تعالى واقتصر

مقام محمدیت ہے پس مراد بندون سے جو ذکر کیے گئے اس جگہ وہ بندے ہیں کہ پہچانا انہوں نے رب ہادی اپنے کو کہ رب ہے اور بس کیا

عليه ولم ينظر الى رب غيره مع احدية العين لا بد من ذلك

اوپر اوسکے اور نہ نظر کی طرف رب غیر اپنے کے باوجود یکتا ہونے ذات ہر ایک کے اور ضرور ہے بس کرنا اپنے رب ہادی پر

وادخلي جنتي التي هي ستري وليست جنتي سواك فانت

اور داخل ہو اے نفس مطمئنہ بیچ جنت میری کہ وہ جنت ستر میرا ہے اور نہیں ہے چھپانیوالا میرا کوئی سوا تیرے پس تو

تسترني بذاتك فلا اعرف الا بك كما انك لا تكون الا بي

چھپاتا ہے مجھکو بیچ ذات اپنی کے پس نہیں پہچانا جاتا ہوں میں مگر بسبب تیرے جیسے کہ تحقیق تو نہیں ہوتا ہے موجود مگر بسبب میرے

فمن عرفك عرفني وانا لا اعرف فانت لا تعرف

پس جسنے پہچانا تجھکو پہچانا اوسنے مجھکو اور میں نہیں پہچانا جاتا ہوں اور تو نہیں پہچانا جاتا ہے

فاذا دخلت جنته دخلت نفسك فتعرف

پس جس وقت داخل ہوا تو بیچ جنت حق کے داخل ہوا تو بیچ ذات اپنی کے پس پہچانیگا تو

نفسك معرفة اخرى غير المعرفة التي

ذات اپنی کو پہچان دوسری علاوہ اوس پہچان کے کہ پہچانا تھا تو نے

عرفتها حين عرفت ربك بمعرفتك اياها

ذات اپنی کو جس وقت کہ پہچانا تھا تو نے رب اپنے کو بسبب معرفت اپنی کے ذات اپنی

فتكون صاحب معرفتين معرفة به من حيث أنت ومعرفة

پس ہوگا تو صاحب دو معرفت کا ایک معرفت رب کی باعتبار نفس تیرے کے اور دوسری معرفت تمہاری

به بك من حيث هو لا من حيث أنت شعر

بسبب تیرے کے باعتبار رب کے نہ باعتبار تیرے شعر

فأنت عبد وأنت رب	لمن له فيه أنت عبد
پس تو ہی بندہ ہے اور تو ہی رب ہے	اُس شخص کا کہ واسطے اوسی شخص کے حق میں اوسکے تو بندہ ہے
وأنت رب وأنت عبد	لمن له في الخطاب عهد
اور تو ہی رب ہے اور تو ہی بندہ ہے	اُس شخص کا کہ واسطے اوسکے بیچ خطاب الست اوسکے عہد و اقرار ہے
فكل عقد عليه شخص	يحله من سواه عقد
پس ہر عقیدہ اور حیلہ کہ اوپر اوسکے ایک ایک شخص ہے	توڑتا ہے اور مخالفت کرتا ہے اوس عقیدہ کی دوسرا شخص اوسکے سوا عقیدہ کو

فرضي الله عن عبيده فهم مرضيون ورضوا عنه فهو

پس راضی ہوا اللہ تعالیٰ بندوں اپنے سے پس بندے محبوب اور پسندیدہ رب کے ہیں اور راضی ہوئے بندے اللہ تعالیٰ سے پس اللہ تعالیٰ محبوب

مرضي فتقابلت الحضرتان تقابل الأمثال والأمثال أضداد

اور پسندیدہ بندوں کا ہے پس باہم مقابل ہوئی حضرت ربوبیت اور حضرت عبودیت مانند تقابل امثال کے اور امثال باہم ضد ہیں

لأن المثلين لا يجتمعان إذ لا يتميزان وما ثمة إلا متميز فما ثمة مثل

کہ تحقیق دو مثل نہیں جمع ہوتے ہیں اگر جمع ہونگے تو تمیز ہونگے دو مثل باہم ایک دیگر اور نہیں ہے بیچ امثال کے مگر متمیز اور متفرق پس نہیں ہے مثل

فما في الوجود مثل فما في الوجود ضد فإن الوجود حقيقة واحدة

بیچ حضرت ربوبیت اور مربوبیت کے کوئی مثل اپنا نہیں ہے بیچ وجود کے کوئی مثل پس نہیں ہے بیچ وجود کے کوئی ضد اسلیے کہ تحقیق وجود کی ایک حقیقت ہے

والشيء لا يضاد نفسه شعر

اور ایک چیز نہیں ضد ہوتی ہے ذات اپنی کی شعر

فلم يبق إلا الحق لم يبق كائن	فما ثمة موصول وما ثمة بائن
پس نہیں باقی رہی کوئی چیز مگر حق تعالیٰ اور نہ باقی رہا دوسرا کوئی موجود	پس نہیں ہے وہاں کوئی ملا ہوا اور نہیں ہے وہاں کوئی جدا ہونیوالا
بذا جاء برهان العيان فما أرى	بعيني إلا عينه إذ أعاين
موافق اوسی مذکور کے آئی ہے دلیل شاہد اور کشف کی پس نہیں دیکھتا ہوں کسی شے کو	دونوں آنکھوں اپنی سے مگر ذات حق تعالیٰ کو جس وقت دیکھتا ہوں کسی شے کو

ذلك لمن خشي ربه) أن يكون هو لعلمه بالتمييز دلنا

اور یہ مقام جو مذکور ہوا کامل ہے واسطے اوس شخص کے جو ڈرتا ہے رب اپنے سے اسبب کہ ہو اور وہ شخص بسبب علم اپنے کے ساتھ تمیز کے جب راہ بتائی ہمکو

على ذلك جهل أعيان في الوجود بما أتى به عالم فقد وقع

اوپر تمیز مذکور کے نادانی بعض اعیان موجودات خارجی نے ساتھ اوس چیز کے کہ لایا اوسکو عالم اور عارف باللہ پس تحقیق واقع ہوئی

التمييز بين العبيد فقد وقع التمييز بين الأرباب ولو لم يقع

تمیز درمیان بندوں کے پس تحقیق واقع ہوئی تمیز درمیان ارباب کے اور اگر نہ واقع ہوتی

التمييز لفسر الاسم الواحد الإلهي من جميع وجوهه بما يفسر

تمیز البتہ تفسیر کیا جاتا ایک اسم الٰہی کا تمامی وجوہ اپنے سے ساتھ اس چیز کے کہ تفسیر کی جاتی ہے

به الآخر والمعز لا يفسر بالمذل إلى مثل ذلك لكنه هو من حيث

ساتھ اوسکے دوسرے اسم کے حالانکہ اسم معز نہیں تفسیر کیا جاتا ساتھ اسم مذل اور مانند اوسکے کے لیکن اسم معز عین اسم مذل ہے باعتبار ذات

الأحدية كما تقول في كل اسم إنه دليل على الذات

احدیت کے جیسے کہ کہتے ہو بیچ حق ہر اسم کے تحقیق وہ دلالت کرتا ہے اوپر ذات حق تعالیٰ کے

وعلى حقيقته من حيث هو فالمسمى واحد فالمعز هو المذل من

اور اوپر حقیقت مختصہ اوسی اسم کے اسی اعتبار سے کہ وہ اسم منفرد اور ممتاز ہے پس مسمی اون دونوں کا ایک ہی ہے پس اسم معز عین اسم مذل ہے

حيث المسمى والمعز ليس المذل من حيث نفسه وحقيقته فإن

باعتبار ذات کے اور اسم معز نہیں ہے عین اسم مذل کا باعتبار ذات اور حقیقت اپنے اپنے کی اسلیے کہ تحقیق

المفهوم يختلف في الفهم في كل واحد منهما شعر

مفہوم اور معنی خاص مختلف ہوتا ہے بیچ فہم اور عقل کے بیچ ہر ایک اسم معز اور اسم مذل کے شعر

فلا تنظر إلى الحق	وتعريه عن الخلق	ولا تنظر إلى الخلق
پس مت نظر کر تو طرف حق تعالیٰ کے	جس حال میں کہ خالی جانتا ہے حق تعالیٰ کو مخلوق سے	اور نہ نظر کر تو طرف مخلوق کے
وتكسوه سوى الحق	ونزهه وشبهه	وقم في مقعد الصدق
جس حال میں کہ پہناتا ہے تو مخلوق کو لباس سوائے حق تعالیٰ کا	اور تنزیہ کر تو حق تعالیٰ کی اور تشبیہ کر تو اوسکی	اور قایم ہو تو بیچ مقام صدق کے
وكن في الجمع إن شئت	وإن شئت ففي الفرق	تحز بالكل إن كل
اور ہو جا تو بیچ مقام جمع تنزیہ اور تشبیہ کے اگر چاہے تو	اور اگر چاہے تو قایم ہو تو بیچ مقام فرق کے	پس جمع اور حاصل کریگا تو تمامی کمالات مقامات کو اور تحقیق ہر ایک
تبدى قصب السبق	فلا تفنى ولا تبقى	ولا تفنى ولا تبقى
کہ ظاہر کیا ہو نیزہ سبقت کا اسمیں	پس نہ فانی ہوگا تو اور نہ باقی رہیگا تو	اور نہ فانی جانیگا تو اور نہ باقی جانیگا تو اپنے کو
ولا يلقى عليك الوحي	في غير ولا تلقي	الثناء بصدق الوعد
اور نہیں القا کرتا ہے حق تعالیٰ اوپر تیرے وحی	بیچ غیر حق تعالیٰ کے اور نہیں القا کرتا ہے تو	تعریف ساتھ صدق وعدہ کے ہے

لا بصدق الوعيد والحضرة الإلهية تطلب الثناء المحمود

نہ ساتھ صدق وعید کے اور حضرت الٰہی طلب کرتا ہے تعریف نیک کو

بالذات فيثنى عليها بصدق الوعد لا بصدق الوعيد بل

بذاتہ پس تعریف کی جاتی ہے اوپر ذات الٰہی کے ساتھ صدق وعدہ کے نہ ساتھ صدق وعید کے بلکہ تعریف کیا جاتی ہے

بالتجاوز فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله لم يقل وعيده بل

ساتھ درگذر کرینگے پس مت گمان کر تو اللہ تعالیٰ کو کہ خلاف کرنیوالا وعدہ اپنے کا ساتھ رسولوں اپنے کے نہیں فرمایا کہ خلاف کرنیوالا ہے وعید اپنے کا بلکہ

قال ونتجاوز عن سيئاتهم مع أنه توعد على ذلك فأثنى على إسماعيل

کہا اللہ تعالیٰ نے اور ہم درگذر کرینگے اللہ تعالیٰ گناہوں سے بندوں کے باوجود اسکے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے وعید کی ہے اوپر گناہوں کے پس تعریف کی حق تعالیٰ نے اسمعیل علیہ السلام

بأنه كان صادق الوعد وقد زال الإمكان في حق الحق

کی اسطرح کہ تحقیق تھے وہ سچے وعدے کے اور تحقیق زائل ہوا امکان وقوع وعید کا بیچ حق اللہ تعالیٰ کے

لما فيه من طلب المرجح شعر

اسلیے کہ بیچ اوس امکان وقوع وعید کے طلب ترجیح دینیوالا چاہیے وہ زائل ہوا شعر

فلم يبق إلا صادق الوعد وحده
وما لوعيد الحق عين تعاين

پس نہ باقی رہا حق تعالیٰ مگر سچے وعدے کا فقط
اور نہیں ہے واسطے وعید حق تعالیٰ کے کوئی آنکھ کہ دیکھے اوسکو

وإن دخلوا دار الشقاء فإنهم
على لذة فيها نعيم مباين

اگرچہ داخل ہوویں مستحق وعید بیچ دوزخ کے اسلیے کہ تحقیق وہ
اوپر لذت کے ہیں اور بیچ اون دوزخ کے نعمتیں ہیں کہ جدا ہیں وہ

نعيم جنان الخلد فالأمر واحد
وبينهما عند التجلي تباين

نعمتوں بہشت خلد سے پس امر تجلی ایک ہی ہے
اور درمیان بہشت اور دوزخ کے وقت تجلی کے جدائی ہے

يسمى عذابا من عذوبة طعمه
وذاك له كالقشر والقشر صائن

نام رکھا گیا عذاب کا عذاب بسبب شیرینی مزہ اوسکے کے
اور لفظ عذاب واسطے عذوبت کے مانند چھلکے کے ہے اور چھلکا نگاہ رکھنیوالا ہے

فص حكمة روحية في كلمة يعقوبية

یہ فص حکمت روحیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ یعقوبیہ کے

الدين دينان دين عند الله وعند من عرفه الحق تعالى

دین دو قسم کے ہیں ایک دین نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے اور نزدیک اوس شخص کے کہ معرفت دی اوسکو حق تعالیٰ نے

ومن عرفه من عرفه الحق ودين عند الخلق وقد اعتبره

اور نزدیک اوس شخص کے کہ معرفت دی اوسکو اوس شخص نے جسکو معرفت دی حق تعالیٰ نے اور دوسرا دین نزدیک خلق کے ہے اور تحقیق اعتبار کیا ہے اوسکو

الله فالدين الذي عند الله هو الذي اصطفاه الله وأعطاه

اللہ تعالیٰ نے پس جو دین کہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے وہ دین ہے کہ قبول کیا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور عطا کیا اللہ تعالیٰ نے

المرتبة العلية على دين الخلق فقال تعالى (ووصى بها إبراهيم

اوسکو مرتبہ بلند اوپر دین خلق کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور وصیت کی ساتھ اوسی ملت کے ابراہیم نے

بنيه ويعقوب يا بني إن الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن إلا و

بیٹوں اپنے کو اور یعقوب نے اے بیٹو میرے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا واسطے تمہارے دین پس مرو تم ہرگز مگر

أنتم مسلمون) أي منقادون إليه وجاء الدين بالألف واللام

جس حال میں کہ تم مطیع ہو) یعنی فرمانبردار اللہ تعالیٰ کے ہو اور آیا ہے لفظ دین ساتھ الف اور لام

للتعريف والعهد فهو دين معلوم ومعروف وهو قوله تعالى

تعریف اور عہد کے پس وہ دین معلوم اور مشہور ہے اور ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ سے

إن الدين عند الله الإسلام وهو الانقياد فالدين عبارة

تحقیق دین نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہے اور وہ اطاعت ہے پس دین عبارت ہے

عن انقيادك والذي من عند الله هو الشرع الذي انقدت

اطاعت تیری سے اور جو دین کہ نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے ہے وہی شریعت ہے کہ اطاعت کی تو نے اوسکی

أنت إليه فالدين الانقياد والناموس هو الشرع الذي شرعه

پس دین انقیاد اور اطاعت ہے اور احکام ناموسی وہی راست اور شریعت ہے کہ وضع کیا ہے اوسکو

الله تعالى فمن اتصف بالانقياد لما شرعه الله تعالى له فذلك

اللہ تعالیٰ نے پس جو شخص متصف ہو ساتھ اطاعت کے واسطے اُس چیز کے کہ وضع کیا اوس چیز کو اللہ تعالیٰ نے واسطے اس شخص کے پس وہ

الذي قام بالدين وأقامه أي أنشأه كما يقيم الصلوة

وہی شخص ہے کہ قایم اور متصف ہوا ساتھ دین کے اور قایم کیا اُسنے دین کو یعنی پیدا کیا اوسنے دین کو جیسے کہ قایم کرتا ہے نماز کو

فالعبد هو المنشئ للدين والحق هو الواضع للأحكام والانقياد

پس بندہ پیدا کرنے والا دین کا ہے اور حق تعالیٰ وضع کرنے والا ہے احکام دین کو اور اطاعت

عين فعلك فالدين من فعلك فما سعدت إلا بما كان

عین فعل تیرا ہے پس دین فعل تیرے سے ہے پس نہیں نیک ہوا تو مگر بسبب اُس دین کے کہ ہے وہ دین

منك فكما أثبت السعادة لك ما كان من فعلك كذلك

تجھسے پس جیسے کہ ثابت کیا سعادت کو واسطے تیرے اُس دین نے کہ ہے وہ دین فعل سے تیرے ایسا ہی

ما أثبت الأسماء الإلهية إلا أفعاله وهي أنت وهي المحدثات

نہیں ثابت کیا اسماے الٰہی کو مگر افعال نے حق تعالیٰ کے اور وہ افعال الٰہی تو ہی ہے اور وہی افعال الٰہی حوادث ہیں

فبآثاره سمي إلها وبآثارك سميت سعيدا فأنزلك الله سبحانه

پس بسبب آثار اور افعال حق تعالیٰ کے نام رکھا حق تعالیٰ کا الٰہ اور بسبب آثار اور افعال تیرے کے نام رکھا گیا تیرا سعید پس اتارا تجھکو حق سبحانہ

وتعالى منزلته إذا أقمت الدين وانقدت إلى ما شرعه الله

تعالیٰ نے بیچ مرتبہ اپنی کے جسوقت قایم کیا تو نے دین کو اور اطاعت کی تو نے اُس دین کی کہ وضع کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے تیرے

لكَ وَسَابَسطُ فِي ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى مَا يَتَعَرَّبُهُ الْفَائِدَةُ بَعْدَ اَنْ

اور قریب ہے کہ کہوں دو مکانوں میں تفصیل اور بیچ بیان دین اور اوضاع کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ اس چیز کو کہ واقع ہووے ساتھ اوسکے فائدہ بعد

يُبَيِّنَ الدِّيْنَ الَّذِيْ عِنْدَ الْخَلْقِ الَّذِيْ اعْتَبَرَهُ اللهُ فَالدِّيْنُ كُلُّهُ

بیان کرنے ہمارے کے اس دین کو کہ ثابت ہو نزدیک خلق کے کہ اعتبار کیا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے پس دین تمام خاص

لِلّٰهِ وَكُلُّهُ مِنْكَ لَا مِنْهُ اِلَّا بِحُكْمِ الْاَصَالَةِ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى وَرَهْبَانِيَّةً

واسطے اللہ تعالیٰ کے ہیں اور تمام دین تجھسے ہیں نہ حق تعالیٰ سے مگر بطریق اصالت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور گوشہ گیری

اِبْتَدَعُوْهَا وَهِيَ النَّوَامِيْسُ الْحِكْمِيَّةُ الَّتِيْ لَمْ يَجِئِ الرَّسُوْلُ الْمَعْلُوْمُ

اپنی طرف سے نکالی انہوں نے اور وہ گوشہ گیری شرائع حکمیہ ہیں کہ نہ لائے رسول معلوم

بِهَا فِي الْعَامَّةِ مِنْ عِنْدِ اللهِ بِالطَّرِيْقَةِ الْخَاصَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ فِي الْعُرْفِ

اون شرائع کو بیچ حق عوام خلق اللہ کے اللہ تعالیٰ کے پاس سے ساتھ راہ خاص کے کہ معلوم ہے بیچ عرف کے

فَلَمَّا وَافَقَتِ الْحِكْمَةَ وَالْمَصْلَحَةَ الظَّاهِرَةَ فِيْهَا الْحُكْمُ الْاِلٰهِيُّ فِي

پس جب موافق ہوئی حکمت اور مصلحت جو ظاہر ہے بیچ گوشہ گیری کے ساتھ حکم اور دین الٰہی کے بیچ

الْمَقْصُوْدِ بِالْوَضْعِ الْمَشْرُوْعِ الْاِلٰهِيِّ اعْتَبَرَهَا اللهُ اعْتِبَارَ مَا شَرَعَهُ

مقصود تکمیل نفوس کے ساتھ وضع دین مشروع الٰہی کے اعتبار کیا اس گوشہ گیری کو اللہ تعالیٰ نے مثل اعتبار کرنا اس چیز کو فرض اور مشروع کیا اوسکو

مِنْ عِنْدِهِ تَعَالٰى وَمَا كَتَبَهَا اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ وَلَمَّا فَتَحَ اللهُ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے حالانکہ نہیں فرض کیا تھا اس رہبانیت کو اللہ نے بندوں پر اور جب کھولا اللہ تعالیٰ نے

بَيْنَهُ وَبَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَابَ الْعِنَايَةِ وَالرَّحْمَةِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ

درمیان اپنے اور درمیان دلوں رہبانیوں کے دروازہ عنایت اور مہربانی کا اسطرح سے کہ نہیں جانتے تھے وہ

جَعَلَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ تَعْظِيْمَ مَا شَرَعُوْهُ يَطْلُبُوْنَ بِذٰلِكَ رِضْوَانَ اللهِ

کر دیا اللہ تعالیٰ نے بیچ دلوں اونکے کے تعظیم اوس چیز کی کہ اختراع اور وضع کیا تھا انہوں نے بیچ اوسکے طالبین تھے بیچ اوسکے ساتھ اس کے تعظیم کرنا ساتھ رضا مندی اللہ

تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ الطَّرِيْقَةِ النَّبَوِيَّةِ الْمُعَرَّفَةِ بِالتَّعْرِيْفِ الْاِلٰهِيِّ

تعالیٰ کی اوپر غیر راہ نبوت کے جو مشہور اور معلوم ہے بسبب تعریف الٰہی کے

فَقَالَ فَمَا رَعَوْهَا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ شَرَعُوْهَا وَشُرِعَتْ لَهُمْ حَقَّ

پس کہا اللہ تعالیٰ نے پس رعایت کی رہبانیت کی انہوں نے کہ اختراع اور وضع کیا تھا انہوں نے بیچ اوسکو اور شروع کیا تھا بیچ واسطے اونکے حق

رِعَايَتِهَا اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللهِ وَلِذٰلِكَ اعْتَقَدُوْا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ

رعایت کرنے اوسکے کا مگر واسطے طلب رضا اللہ تعالیٰ کے اور واسطے اسی رضامندی کے اعتقاد کیا انہوں نے پس دی ہمنے اونلوگوں کو

اٰمَنُوْا بِهَا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اَيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ

جو ایمان لائے ساتھ رہبانیت کے اونمیں سے اجر اونکے اور بہتیرے اونمیں سے یعنی اونلوگوں میں سے جو

ثُمَّ شَرَعَ فِيهِمْ هٰذِهِ الْعِبَادَةَ فَهُمُ الْفَاسِقُونَ أَيِ الْخَارِجُونَ عَنِ الْانْقِيَادِ إِلَيْهَا

جو مشروع کی گئی بیچ حق ان کے یہ عبادت یعنی رہبانیت فاسق ہیں یعنی نکلنے والے ہیں اطاعت عبادت مذکور سے

وَالْقِيَامِ بِحَقِّهَا وَمَنْ لَمْ يَنْقَدْ إِلَيْهَا لَمْ يَنْقَدْ إِلَيْهِ مُشَرِّعُهَا بِمَا يُرْضِيهِ لٰكِنَّ الْأَمْرَ

اور قائم رہنے سے حقوق اوسکے کی اور جو شخص مطیع نہیں ہوتا اطاعت کے واسطے اوسکی تو شارع اوس کا اوسکو بیچ اوس چیز کے جو راضی کرے اوسکو لیکن امر الٰہی

يَقْتَضِي الْانْقِيَادَ وَبَيَانُهُ أَنَّ الْمُكَلَّفَ إِمَّا مُنْقَادٌ بِالْمُوَافَقَةِ وَإِمَّا مُخَالِفٌ

مقتضی ہے اطاعت کو اور بیان اقتضا کا یہ ہے کہ تحقیق بندہ مکلف یا فرمانبردار ہے ساتھ موافقت امر حق کے یا خلاف کرنے والا ہے

فَالْمُوَافِقُ الْمُطِيعُ لَا كَلَامَ فِيهِ لِبَيَانِهِ وَأَمَّا الْمُخَالِفُ فَإِنَّهُ يَطْلُبُ بِخِلَافِهِ

پس موافقت کرنیوالا فرمانبردار ہو وہ کہ نہیں ہے کوئی گفتگو بیچ حق اوسکی کے بسبب ظاہر ہونے حال اوسکے کے لیکن مخالف کرنیوالا پس تحقیق وہ مخالف طلب کرتا ہے بسبب مخالفت اپنی کے

الْحَاكِمَ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ إِمَّا التَّجَاوُزَ وَالْعَفْوَ وَإِمَّا الْأَخْذَ

ایسی ایک چیز کو کہ حکم کرنیوالی ہو اوپر اوس مخالف کی جانب سے اللہ تعالیٰ کے ایک دو امر کا یا درگذر کرنا اور معاف کرنا یا مواخذہ کرنا

عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا بُدَّ مِنْ أَحَدِهِمَا لِأَنَّ الْأَمْرَ حَقٌّ فِي نَفْسِهِ فَعَلٰى كُلِّ حَالٍ

اوپر اوس خلاف کے اور ضرور ہے ایک دو امر مذکور میں سے اسلیے کہ تحقیق امر مقتضی ایک دو امر کا ثابت ہے نفس الامر میں پس ہر حال

قَدْ صَحَّ انْقِيَادُ الْحَقِّ إِلٰى عَبْدِهِ لِأَفْعَالِهِ وَمَا هُوَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَالِ

صحیح ہوا انقیاد اور مطیع ہونا حق تعالیٰ کا واسطے بندہ اپنے کے بمطابق افعال بندے کے اور جو کچھ کہ بندہ اوپر اوسکے ہے حالات میں سے

فَالْحَالُ هُوَ الْمُؤَثِّرُ فَمِنْ هُنَا كَانَ الدِّينُ جَزَاءً أَيْ مُعَاوَضَةً بِمَا يَسُرُّ

پس حال بندہ کا اثر کرنے والا ہے انقیاد حق میں پس اسی جگہ سے ہے دین یعنی جزا یعنی بدلہ کو مقابلہ میں اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہے وہ حق تعالیٰ کو

وَبِمَا لَا يَسُرُّ فَبِمَا يَسُرُّ ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ هٰذَا جَزَاءٌ

اور مقابلہ میں اوس فعل کے کہ نہیں سرور بخشتا جو حق تعالیٰ کو پس بدلہ اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے اور راضی ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ بدلہ ہے

بِمَا يَسُرُّ ﴿وَمَنْ يَظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا﴾ هٰذَا جَزَاءٌ بِمَا لَا يَسُرُّ

مقابلہ میں اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہے اور جو شخص ظلم کرے تم میں سے چکھا دینگے ہم اوسکو عذاب بڑا یہ بدلہ ہے مقابلہ میں اوس فعل کے کہ نہیں سرور بخشتا ہے

﴿وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ﴾ هٰذَا جَزَاءٌ فَصَحَّ أَنَّ الدِّينَ هُوَ الْجَزَاءُ

اور درگذر کرتا ہے اللہ تعالیٰ گناہوں اونکے سے یہ ایک بدلہ ہے پس صحیح اور ثابت ہوا یہ کہ تحقیق دین بدلہ ہے

وَكَمَا أَنَّ الدِّينَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ هُوَ عَيْنُ الْانْقِيَادِ

اور جیسے کہ تحقیق دین اسلام ہے اور اسلام عین اطاعت ہے

فَقَدِ انْقَادَ إِلٰى مَا يَسُرُّ وَإِلٰى مَا لَا يَسُرُّ وَهُوَ الْجَزَاءُ هٰذَا لِسَانُ

پس تحقیق اطاعت کی بندہ نے اوس فعل کی کہ سرور بخشتا ہو اور اوس فعل کی کہ نہیں سرور بخشتا ہو اور یہی بدلہ ہے یہ مذکور لسان

الظَّاهِرِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَمَّا سِرُّهُ وَبَاطِنُهُ فَإِنَّهُ تَجَلٍّ فِي مِرْآةِ

ظاہری ہے بیچ اس باب دین کے و لیکن سر اوسکا باطن اوس لسان کا پس تحقیق جزا تجلی حق تعالیٰ کی ہے بیچ آئینہ

وُجُودُ الْحَقِّ فَلَا يَعُودُ عَلَى الْمُمْكِنَاتِ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا مَا تُعْطِيهِ

وجود حق تعالے کے پس نہیں رجوع کرتی ہے طرف ممکنات کے حق تعالٰی سے کوئی شے مگر وہ چیز کہ عطا کرتی ہیں اوس یہ تو

ذَوَاتُهُمْ فِي أَحْوَالِهَا فَإِنَّ لَهُمْ فِي كُلِّ حَالٍ صُورَةً فَتَخْتَلِفُ صُوَرُهُمْ

واسطے حق تعالٰی کے ایمان اونکے بیچ احوال ونکے کہ پس تحقیق واسطے ان ممکنات کے بیچ ہر حال کے ایک ایک صورت خاص ہے پس مختلف ہوتی ہیں صورتیں انکی بسبب

لِاخْتِلَافِ أَحْوَالِهِمْ فَيَخْتَلِفُ التَّجَلِّي لِاخْتِلَافِ الْحَالِ فَيَقَعُ الْأَثَرُ

بسبب مختلف ہونے احوال اونکے کے پس مختلف ہوتی ہیں صورتیں تجلی کی بسبب مختلف ہونے حال ممکنات کے پس واقع ہوتا ہے اثر

فِي الْعَبْدِ بِحَسَبِ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَمَا أَعْطَاهُ الْخَيْرَ سِوَاهُ وَمَا

اور تجلی جزائی بیچ بندے کے موافق اوس حال کے کہ ہوتا ہے بندہ اوپر اوسکے پس نہ عطا کی بندہ کو خیر غیر اوس بندہ نے اور نہ

أَعْطَاهُ ضِدَّ ذَلِكَ الْخَيْرِ غَيْرُهُ بَلْ هُوَ مُنْعِمُ ذَاتِهِ وَمُعَذِّبُهَا

عطا کی ضد اوس خیر کی غیر اوس بندہ نے بلکہ بندہ خود منعم ذات اپنی کا ہے اور معذب ذات اپنی کا

فَلَا يَذُمَّنَّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَحْمَدَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

پس ہرگز نہ مذمت کریگا بندہ مگر ذات اپنی کے اور ہرگز نہ تعریف کریگا بندہ مگر ذات اپنے کی پس واسطے اللہ کے دلیل اور برہان تام ہے

فِي عِلْمِهِ بِهِمْ إِذِ الْعِلْمُ يَتْبَعُ الْمَعْلُومَ ثُمَّ السِّرُّ الَّذِي فَوْقَ هَذَا

بیچ علم حق تعالٰی کے ساتھ احوال بندوں کے کیونکہ علم تابع ہے معلوم کا پھر بھید کہ فوق اس بھید مذکور کے ہے

فِي مِثْلِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْمُمْكِنَاتِ عَلَى أَصْلِهَا مِنَ الْعَدَمِ وَ

بیچ مثل اس مسئلہ کے یہ ہے کہ تحقیق ممکنات اوپر اصل اپنی کے ہے کہ معدوم ہے اور

لَيْسَ وُجُودٌ إِلَّا وُجُودُ الْحَقِّ بِصُوَرِ أَحْوَالِ مَا هِيَ عَلَيْهِ الْمُمْكِنَاتُ

نہیں ہے وجود کسیکا سوائے وجود حق تعالٰی کے ساتھ صورتوں احوال اوس چیز کے کہ اوپر اوسکے ممکنات ہیں

فِي أَنْفُسِهَا وَأَعْيَانِهَا فَقَدْ عَلِمْتَ مَنْ يَلْتَذُّ وَمَنْ يَتَأَلَّمُ وَمَا يَعْقُبُ

بیچ ذاتوں اپنی کے اور بیچ اعیان ثابتہ اپنی کے پس تحقیق جانا تونے اب کہ کس شخص کو لذت لیتا ہے اور کس شخص کو دکھ پاتا ہے اور کس چیز کو تعاقب کرتی

كُلَّ حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ وَبِهِ سُمِّيَ عُقُوبَةً وَعِقَابًا وَهُوَ سَائِغٌ فِي

ہر حال کے احوال میں سے اور بسبب اسی تعاقب کے نام رکھا گیا جزا کا عقوبت اور عقاب اور یہ استعمال عقاب کا جائز ہے بیچ

الْخَيْرِ وَالشَّرِّ غَيْرَ أَنَّ الْعُرْفَ سَمَّاهُ فِي الْخَيْرِ ثَوَابًا وَفِي الشَّرِّ عِقَابًا

خیر اور شر کے لیکن عرف شرع نے نام رکھا اوسکا بیچ خیر کے ثواب اور بیچ شر کے عقاب

وَلِهَذَا سُمِّيَ أَوْ شُرِحَ الدِّينُ بِالْعَادَةِ لِأَنَّهُ عَادَ عَلَيْهِ مَا يَقْتَضِيهِ

اور اسی واسطے اوسی جزا اور بیچ جزا کو دین کے نام رکھا گیا یا تفسیر کی گئی ہے دین کی ساتھ عادت کے اسلیے کہ رجوع کی طرف صاحب دین کے وہ چیز کہ

وَيَطْلُبُهُ حَالُهُ فَالدِّينُ الْعَادَةُ قَالَ الشَّاعِرُ ع كَدِينِكَ مِنْ أُمِّ الْحُوَيْرِثِ قَبْلَهَا

طلب کرتا ہے اوس چیز کو حال صاحب دین کا پس دین ایک عادت ہے کہا شاعر نے ۔ مصرع ۔ جیسے کہ عادت تیری ام الحویرث سے تھی پہلے اوسکے

أي عادتك ومعقول العادة أن يعود الأمر بعينه إلى حالته

یعنی عادت تیری اور عقل کے نزدیک معنی عادت کے یہ ہیں کہ رجوع کرے امر بعینہ طرف حال اول اپنے کے

وهذا ليس ثمة فإن العادة تكرار لكن العادة حقيقة واحدة

اور یہ معنی معقول نہیں ہیں وہاں اسلئے کہ تحقیق عادت اور عود ہیں تکرار ہے لیکن امر عادی ایک ہی حقیقت

معقولة والتشابه في الصور موجود فنحن نعلم أن زيدا عين

معقول ہے اور بالیقین مشابہت بیچ صورتوں خارجیہ اوسکی کے موجود ہے پس ہم جانتے ہیں اس بات کو کہ تحقیق زید عین

عمرو في الإنسانية وما عادت الإنسانية إذ لو عادت

عمرو کا ہے بیچ حقیقت انسانیت کے اور نہ عود کی حقیقت انسانی نے اسلئے کہ اگر عود کرتی حقیقت انسانی

لتكثرت وهي حقيقة واحدة والواحد لا يتكثر

البتہ کثیر ہوتی وہ حقیقت حالانکہ وہ حقیقت انسانی ایک ہی حقیقت ہے اور ایک امر نہیں کثیر ہوتا ہے

في نفسه ونعلم أن زيدا غير عمرو في شخصيته فشخص زيد

بیچ ذات اپنی کے اور جانتے ہیں ہم اس بات کو کہ تحقیق زید غیر عمرو کا ہے بیچ شخصیت اپنی کے پس شخص زید نہیں ہے

ليس شخص عمرو مع تحقق وجود الشخصية بما هي شخصية في

عین شخص عمرو کا ساتھ تحقیق اور ثبوت وجود شخصیت کے اس طرح سے کہ وہ شخصیت شخصیت ہے بیچ

الاثنين فنقول في الحس عادت لهذا الشبه ونقول في الحكم

دونوں زید اور عمرو کے پس کہینگے ہم بیچ حس اور ظاہر کے عود کی حقیقت انسانی نے بسبب اس مشابہت کے اور کہینگے ہم بیچ حکم

الصحيح لم تعد فما ثمة عادة بوجه وثمة عادة بوجه كما أن ثمة

صحیح کے نہ عود کی حقیقت انسانی پس نہیں ہے وہاں عادت اور عود ایک وجہ سے اور وہاں عادت اور عود ہے دوسری وجہ سے جیسے کہ تحقیق وہاں

جزاء بوجه وما ثمة جزاء بوجه فإن الجزاء أيضا حال في الممكن من أحوال

جزا ہے ایک وجہ سے اور نہیں ہے وہاں جزا دوسری وجہ سے پس تحقیق جزا اور تجلی بھی ایک حال ہے بیچ ممکن کے

الممكن وهذه مسئلة أغفلها علماء هذا الشأن أي أغفلوا إيضاحها

احوال میں سے ممکن کے اور یہ ایک مسئلہ ہے کہ ترک کیا ہے اسکو علمای اسرار نے اس کام کو یعنی غفلت کی ہے اسکے اظہار میں بیچ

على ما ينبغي لا أنهم جهلوها لأنها من سر القدر المتحكم في الخلائق

جیسے کہ سزاوار ہے اظہار کرنا بیچ تحقیق وہ نہیں جانتے ہیں اس مسئلہ کو اسلئے کہ تحقیق وہ مسئلہ سر قدر سے ہے حاکم ہے وہ اوپر خلائق کے

واعلم أنه كما يقال في الطبيب إنه خادم الطبيعة كذلك يقال

اور جان تو اے طالب تحقیق شان یہ ہے جیسے کہا جاتا ہے بیچ طبیب کے کہ طبیب خادم طبیعت کا ہے ایسا ہی کہا جاتا ہے

في الرسل والورثة إنهم خادم الأمر الإلهي في العموم وهم

بیچ حق رسولوں کے اور وارثوں اونکے کہ تحقیق وہ خادم امر الٰہی کے ہیں بیچ احوال خلائق کے اور وہ لوگ

فِي نَفْسِ الْأَمْرِ خَادِمٌ لِأَحْوَالِ الْمُمْكِنَاتِ وَخِدْمَتُهُ مِنْ جُمْلَةِ أَحْوَالِهِمْ

حقیقت میں خادم احوال ممکنات کے ہیں اور خدمت پیغمبروں اور وارثوں انکی کی تمامی احوال ممکنات سے ہے

الَّتِي هُمْ عَلَيْهَا فِي حَالِ ثُبُوتِ أَعْيَانِهِمْ فَانْظُرْ مَا أَعْجَبَ هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا

کہ ہتے وہ ممکنات اوپر اوس احوال کے بیچ حال ثبوت اعیان ثابتہ انکے کے پس نظر کر اے طالب کیا عجب ہے یہ امر مذکور مگر

أَنَّ الْخَادِمَ الْمَطْلُوبَ هُنَا إِنَّمَا هُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ مَرْسُومِ مَخْدُومِهِ

یہ کہ تحقیق خادم مطلوب اس جگہ سوای اسکے نہیں ہے کہ وہ قایم ہونے والا ہے وقت امر اور حکم مخدوم اپنے کے

إِمَّا بِالْحَالِ أَوْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّ الطَّبِيبَ إِنَّمَا يَصِحُّ أَنْ يُقَالَ فِيهِ إِنَّهُ خَادِمُ

یا ساتھ حال کے یا ساتھ قول کے پس تحقیق طبیب سوا اسکے نہیں ہے کہ صحیح ہوتا ہے یہ کہا جاوے بیچ حق اوسکے کہ تحقیق وہ خادم

الطَّبِيعَةِ لَوْ مَشَى بِحُكْمِ الْمُسَاعَدَةِ لَهَا فَإِنَّ الطَّبِيعَةَ قَدْ أَعْطَتْ

طبیعت کا ہے اگر چلے وہ طبیب ساتھ حکم امداد و تقویت طبیعت کے اسلیے کہ تحقیق طبیعت نے عطا کیا

فِي جِسْمِ الْمَرِيضِ مِزَاجًا خَاصًّا بِهِ يُسَمَّى مَرِيضًا فَلَوْ سَاعَدَهَا الطَّبِيبُ

بیچ جسم مریض کے ایک مزاج خاص کہ بسبب اوس مزاج کے نام رکھا جاتا ہے مریض کا مریض پس اگر مدد کرتا طبیعت کو طبیب

خِدْمَةً لَزَادَ فِي كَمِّيَّةِ الْمَرَضِ بِهَا أَيْضًا وَإِنَّمَا يَرْدَعُهَا طَلَبًا

خدمت کی رو سے البتہ زیادہ کرتا طبیب بیچ کمیت بیماری کے بھی بسبب طبیعت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ منع کرتا ہے طبیب طبیعت کو

لِلصِّحَّةِ وَالصِّحَّةُ مِنَ الطَّبِيعَةِ أَيْضًا بِإِنْشَاءِ مِزَاجٍ آخَرَ يُخَالِفُ هٰذَا

واسطے طلب صحت کے اور صحت حاصل ہوتی ہے طبیعت سے بھی بسبب پیدا کرنے مزاج دوسرے کے کہ مخالف ہے وہ اوس

الْمِزَاجَ فَإِذَنْ لَيْسَ الطَّبِيبُ بِخَادِمٍ لِلطَّبِيعَةِ وَإِنَّمَا هُوَ خَادِمٌ لَهَا

مزاج کا پس اسوقت نہیں ہے طبیب خادم واسطے طبیعت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ طبیب خادم ہے واسطے طبیعت کے

مِنْ حَيْثُ إِنَّهُ لَا يُصْلِحُ جِسْمَ الْمَرِيضِ وَلَا يُغَيِّرُ ذٰلِكَ الْمِزَاجَ

اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ طبیب نہیں اصلاح کرتا ہے جسم بیمار کو اور نہیں تغیر دیتا ہے اوس مزاج کو

إِلَّا بِالطَّبِيعَةِ أَيْضًا فَفِي حَقِّهَا يَسْعَى مِنْ وَجْهٍ خَاصٍّ غَيْرِ عَامٍّ

مگر بسبب طبیعت کے پس بیچ حق طبیعت کے سعی کرتا ہے طبیب ایک وجہ خاص سے نہ وجہ عام سے

لِأَنَّ الْعُمُومَ لَا يَصِحُّ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَالطَّبِيبُ خَادِمٌ

کیونکہ تحقیق عموم نہیں صحیح ہوتا ہے بیچ مثل اس مسئلہ کے پس طبیب خادم ہے ایک وجہ سے

لَا خَادِمٌ أَعْنِي لِلطَّبِيعَةِ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ وَالْوَرَثَةُ فِي خِدْمَةِ

اور نہیں خادم ہے ایک وجہ سے یعنی واسطے طبیعت کے ایسے ہی انبیا اور وارث اونکے بیچ خدمت

الْحَقِّ وَأَمْرُ الْحَقِّ عَلَى وَجْهَيْنِ فِي الْحُكْمِ فِي أَحْوَالِ الْمُكَلَّفِينَ فَيَجْرِي

حق تعالی کے ہیں اور امر حق تعالی کا اوپر دو قسم کے ہے حق بیچ حکم کرنے کے بیچ شان احوال مکلفین کے پس جاری اور صادر ہوتا

الأمرُ مِنَ العبدِ بحسبِ ما تقتضيهِ إرادةُ الحقِّ ويتعلّقُ إرادةُ الحقِّ بهِ

فعل بندۂ مکلف سے موافق تقتضا ارادۂ حق تعالے کے اور متعلق ہوتا ہے ارادۂ حق تعالی کا ساتھ اوس فعل کے

بحسبِ ما يقتضي بهِ علمُ الحقِّ ويتعلّقُ علمُ الحقِّ بهِ على حسبِ ما أعطاهُ

موافق اقتضا علم حق تعالے کے اور متعلق ہوتا ہے علم حق تعالی کا ساتھ اس فعل کے موافق عطا کرنے عین ثابتہ کے

المعلومُ مِنْ ذاتهِ فما ظهرَ إلّا بصورتهِ فالرسولُ والوارثُ خادمُ

اوس فعل کو ذات اپنی سے پس نہین ظاہر ہوا عین ثابتہ مگر ساتھ صورت اپنی کے پس پیغمبر اور وارث اونکا خادم

الأمرِ الإلهيِّ بالإرادةِ لا خادمُ الإرادةِ فهو يردُّ عليهِ بهِ طلباً

امر الٰہی کا ہے ساتھ ارادۂ حق تعالی کے نہ وہ خادم فقط ارادہ حق تعالی کا پس پیغمبر و وارث وارد ہوتے ہین اوپر بندہ کے ساتھ امر الٰہی کے

لسعادةِ المكلّفِ فلو خدمَ الإرادةَ الإلهيّةَ ما نصحَ وما نصحَ إلّا

واسطے طلب سعادت مکلف کے پس اگر خدمت کرتے پیغمبر اور وارث اونکے فقط ارادۂ الٰہی کی نہ نصیحت کرتے اور نہ نصیحت کرتے مگر

بها أعني بالإرادةِ فالرسولُ والوارثُ طبيبٌ أخرويٌّ للنفوسِ

ساتھ اوسکے مراد لیتا ہون مین ساتھ ارادہ الٰہی کے پس پیغمبر اور وارث اونکے طبیب اخروی ہین واسطے ذاتون مکلفات کے

منقادٌ لأمرِ اللهِ حينَ أمرهُ فينظرُ في أمرهِ تعالى وينظرُ في إرادتهِ

اور مطیع اور منقاد ہین واسطے امر اللہ تعالی کے جس وقت امر کرتا ہے اللہ تعالی انکو پس دیکھتے ہین پیغمبر و وارث بیچ امر حق تعالی کے اور دیکھتے ہین بیچ ارادہ حق تعالی کے

فيراهُ قد أمرهُ بما يخالفُ إرادتهُ ولا يكونُ إلّا ما يريدُ ولهذا

پس دیکھتے ہین اوسکو کہ امر کیا ہے اوسکو ساتھ ایسی چیز کے کہ مخالف ہے ارادہ حق تعالی کے اور نہین ہوتا ہے مگر جو ارادہ کرتا ہے حق تعالی اور اسواسطے

كانَ الأمرُ فأرادَ الأمرَ فوقعَ وما أرادَ وقوعَ ما أمرَ بهِ بالمأمورِ

ایسے جو امر تکلیفی ہین اور کیا حق تعالے نے وقوع ہونا امر تکلیفی کا پس واقع ہوا اور امر تکلیفی نہین ارادہ کیا حق تعالی نے وقوع اوس چیز کا کہ امر کیا ساتھ اوسکے بندہ مامور کو

فلم يقعْ مِنَ المأمورِ فسُمّيَ مخالفةً ومعصيةً فالرسولُ مبلّغٌ ولهذا

پس واقع ہوا امر تکلیفی بندہ سے پس نام رکھا گیا اوس عدم وقوع کا مخالفت اور معصیت پس پیغمبر پہنچانے والے ہین امر حق کو فقط اور اسواسطے

قالَ شيّبتني سورةُ هودٍ وأخواتُها لما تحوي عليهِ مِنْ قولهِ

کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور امثال اوسکی نے بسبب اوس چیز کے کہ شامل ہے سورۂ ہود اوپر اوسکے یعنی قول حق تعالی

(فاستقمْ كما أُمرتَ) فشيّبهُ (كما أُمرتَ) فإنّهُ لا يدري هل

پس استقامت کر جیسے کہ امر کیا گیا تو پس بوڑھا کر دیا آنحضرت کو قول کما امرت نے پس تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہین جانتے ہین آیا امر کیے

أُمرَ بما يوافقُ الإرادةَ فيقعُ أو بما يخالفُ الإرادةَ فلا يقعُ

گئے ہین ساتھ ایسی چیز کے کہ موافق ارادہ حق تعالی کے ہے پس واقع ہوگا امر تکلیفی یا ساتھ ایسی چیز کے کہ مخالف ارادہ حق تعالی کے ہے پس نہین واقع ہوگا امر تکلیفی

ولا يعرفُ أحدٌ حكمَ الإرادةِ إلّا بعدَ وقوعِ المرادِ إلّا مَنْ

اور نہین پہچانتا ہے کوئی شخص حکم ارادہ حق تعالی کا مگر بعد واقع ہونے مراد حق تعالی کے مگر وہ شخص کہ

كشف الله عن عين بصيرته فادرك اعيان الممكنات في حال ثبوتها

کھول دی اللہ تعالیٰ نے آنکھ بینائی اوسکی کہ بہ دیکھا کرتا ہے وہ اعیان ثابتہ ممکنات کو بیچ حال ثبوت ذات ممکنات کے

على ما هي عليه فيحكم عند ذلك بما يراه وهذا قد يكون لآحاد الناس

في اوقات لا يكون مستصحبا قل ما ادري ما يفعل بي ولا بكم فصرح

بالحجاب وليس المقصود الا ان يطلع في امر خاص لا غير

ساتھ حجاب کے اور نہیں ہے مقصود اس کشف سے مگر یہ کہ مطلع ہووے شخص بیچ امر خاص کے نہ غیر اوسکے کہ اطلاق ہوے عام

فص حكمة نورية في كلمة يوسفية

یہ فص حکمت نوریہ کی ہے بیچ بیان کلمۂ یوسفیہ کے

هذه الحكمة النورية انبساط نورها على حضرة الخيال وهو

یہ حکمت نوری عبارت ہے کہ پھیلنا اوسکے نور کا اوپر حضرت خیال مقید کے اور یہ

اول مبادي الوحي الالهي في اهل العناية تقول عائشة رضي

ابتداء شروع ظہورات وحی الٰہی کا ہے بیچ حق صاحب عنایت حق کے کہ انبیاء ہیں کہتی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی

الله تعالى عنها اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه

اللہ تعالیٰ عنہا کہ اول اوس چیز کا کہ ظاہر کیے گئے ساتھ اوسکے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة فكان لا يرى رؤيا الا جاءت

وسلم وحی میں سے خواب سچا تھا پس نہیں دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب مگر ظاہر ہوتا تھا مانند

مثل فلق الصبح تقول لا خفاء بها والى هنا بلغ علمها لا غير وكانت

روشنی صبح صادق کے کہتی ہیں حضرت عائشہ نہیں پوشیدگی اوسکو

المدة له في ذلك ستة اشهر ثم جاءه الملك وما علمت ان رسول

الله صلى الله عليه وسلم قد قال ان الناس نيام فاذا ماتوا انتبهوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق آدمی خواب میں ہیں پس جب وفات کرتے ہیں ہوشیار اور بیدار ہوتے ہیں

فكل ما يرى في حال اليقظة فهو من ذلك القبيل وان اختلفت

پس جو کچھ کہ دیکھتے ہیں آنحضرت بیچ حالت بیداری کے پس وہ اسی قسم خواب سے ہے اگرچہ مختلف ہوئے

الأحوال فمضى قولها ستة أشهر بل عمره كله في الدنيا بتلك

احوال صور مرتبہ کے پس گذرا قول صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ چھ مہینے ہیں بلکہ تمامی عمر آنحضرت کی بیچ دنیا کے مشابہت

المثابة إنما هو منام في منام وكل ما ورد من هذا القبيل فهو

اس چھ مہینے کی تھی سوائے اسکے نہیں ہے کہ تمامی عمر آنحضرت کی خواب بیچ خواب کی تھی اور جو کچھ کہ وارد ہوا اس قسم سے خواب ہے اسی کا

المسمى عالم الخيال ولهذا يعبر أي الأمر الذي هو في نفسه على

نام رکھا جاتا ہے عالم خیال اور واسطے اسی کے تعبیر کیجاتی ہے اوسکی یعنی اوس امر کی جو وہ نفس الامر میں اوپر

صورة كذا ظهر في صورة غيرها فيجوز العابر من هذه الصورة

صورت کذائی کے تھا کہ ظاہر ہوا ہے وہ بیچ صورت غیر اپنی کے پس تجاوز کرتا ہے صاحب تعبیر اوس صورت خاص

التي أبصرها النائم إلى صورة ما هو الأمر عليه إن أصاب كظهور

سے کہ دیکھا تھا اوسکو نایم نے طرف اوس صورت کے جو نفس الامر میں ہے اگر صواب کو پہونچے صاحب تعبیر جیسے کہ ظہور

العلم في صورة اللبن فعبر في التأويل من صورة اللبن إلى صورة

علم کا بیچ صورت دودھ کے تھا پس گذر گئے آنحضرت بیچ تعبیر خواب کے صورت دودھ کی طرف صورت

العلم فتأول أي قال مآل هذه الصورة اللبنية إلى صورة العلم

علم کے پس بیان کیا آنحضرت نے یعنی فرمایا کہ مرجع اس صورت دودھ کا طرف صورت علم کے ہے سب

ثم إنه صلى الله عليه وسلم كان إذا أوحي إليه أخذ عن المحسوسات

پھر تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ وحی کیجاتی تھی طرف آپکے تو دور ہو جاتے تھے اشیای محسوسہ

المعتادة فسجي وغاب عن الحاضرين عنده فإذا سري عنه رد فما

عادی سے پس ڈھانپے جاتے تھے اور غائب ہو جاتے تھے مردم حاضرین سے کہ نزدیک آنحضرت کے ہوتے تھے پس جب کہ دور کیا جاتا تھا وحی آنحضرت سے پھر آ جاتے تھے پس نہ پایا اوسکو مگر بیچ

أدركه إلا في حضرة الخيال إلا أنه لا يسمى نائما وكذلك إذا

دریافت کیا آنحضرت نے وحی کو مگر بیچ حضرت خیال کے مگر تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ نام رکھے گئے نائم اور ایسا ہی حال تھا جسوقت

تمثل له الملك رجلا فذلك من حضرة الخيال فإنه ليس برجل

متمثل ہوتا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ بصورت مرد کے پس یہ تمثل ہوا حضرت خیال سے ہے پس وہ فرشتہ نہیں ہے مرد

وإنما هو ملك فدخل في صورة إنسان فعبره الناظر العارف حتى

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ فرشتہ ہے کہ داخل ہوا ہے بیچ صورت انسان کے پس تعبیر کی اوسکی نظر کرنے والے عارف نے جسوقت

وصل إلى صورته الحقيقية فقال هذا جبريل أتاكم يعلمكم

واصل ہوا وہ فرشتہ طرف صورت اصلی اپنی کے پس فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں کہ آئے تھے تمہارے پاس کہ سکھا دیں تمکو

أمر دينكم وقد قال لهم ردوا علي الرجل فسماه بالرجل من

امر دین تمہارا اور تحقیق کہا تھا آنحضرت نے واسطے اصحاب حاضرین کے پھیر لاؤ میرے پاس اوس مرد کو پس نام رکھا آنحضرت نے فرشتہ کا مرد بسبب

أجمل الصورة التي ظهر لعشرة فيها ثم قال هذا جبرئيل فاعتبر الصورة

اوس صورت کی کہ ظاہر ہو اسنا فرشتہ واسطے اصحاب کے بیچ اوس صورت کے پھر کہا آنحضرت نے یہ جبرئیل تھے پس اعتبار کیا حضرت نے اوس صورت کو

التي هو ال هذا الرجل الجميل اليها وصدق في المقالين صدق العينين في

کہ جو بیچ اس مرد جمیل کی طرف اوسی صورت اصلی کے ہے پس آنحضرت صادق ہیں بیچ دونوں قول کے کہ انبیا علیہ السلام نسبت آنکھوں کے

العين الحسية وصدق في ان هذا جبرئيل فانه جبرئيل بلا اشك

ذات محسوسہ جبرئیل علیہ السلام کے اور سچ کہا آپ نے بیچ اس بات کے کہ تحقیق جبرئیل ہیں اسلیے کہ وہ وہی جبرئیل ہیں بے شک

وقال يوسف عليه السلام اني رأيت احد عشر كوكبا والشمس والقمر

اور کہا یوسف علیہ السلام نے تحقیق میں نے دیکھا گیارہ تارے اور سورج اور چاند کو

رأيتهم لي ساجدين فرأى اخوته في صورة الكواكب ورأى

دیکھا میں نے انکو واسطے اپنے سجدہ کرنے والے پس دیکھا یوسف علیہ السلام نے بھائیوں اپنے کو بیچ صورت تاروں کے اور دیکھا

اباه وخالته في صورة الشمس والقمر هذا من جهة يوسف

باپ اور خالا اپنی کو بیچ صورت سورج اور چاند کے یہ رویت خواب کی طرف سے یوسف

عليه السلام ولو كان من جهة المرئي لكان ظهور اخوته في صورة

علیہ السلام کے تھی اور اگر ہوتی وہ رویت طرف سے شے مرئی کے البتہ ہوتا ظہور بھائیوں اوسکے کا بیچ صورت

الكواكب وظهور ابيه وخالته في صورة الشمس والقمر مرادا

تاروں سے اور ظہور باپ اور خالہ اوسکی کا بیچ صورت سورج اور چاند کے مقصود اور

لهم فلما لم يكن لهم علم بما رآه يوسف عليه السلام كان

معلوم واسطے بھائیوں اوسکے کے پس جب تھا واسطے اونکے علم ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھا تھا اوسکو یوسف علیہ السلام نے تھا

الادراك من يوسف في خزانة خياله وعلم ذلك يعقوب

ادراک اور دریافت یوسف علیہ السلام کا بیچ خزانہ خیال اپنے کے اور جانا تھا اوسکو یعقوب

عليه السلام حين قصها عليه فقال يا بني لا تقصص رؤياك

علیہ السلام نے جسوقت بیان کیا یوسف علیہ السلام نے خواب کو نزدیک یعقوب علیہ السلام کے پس کہا اے بیٹے میرے نہ بیان کیجیو خواب اپنے کو

على اخوتك فيكيدوا لك كيدا ثم برأ ابناه عن ذلك الكيد والحقه

اوپر بھائیوں اپنے کے پس مکر کرینگے وہ واسطے تیرے مکر کرنا پھر پاک کیا یعقوب نے بیٹوں اپنے کو اس مکر سے اور الحاق کیا اوسکو

بالشيطان وليس الا عين الكيد فقال ان الشيطان للانسان

ساتھ شیطان کے اور نہیں ہے یہ الحاق مگر عین مکر پس کہا یعقوب نے تحقیق شیطان واسطے آدمیوں کے

عدو مبين اي ظاهر العداوة ثم قال يوسف بعد ذلك في آخر

دشمن ہے ظاہر یعنی ظاہر ہے دشمنی اوسکی پھر کہا یوسف علیہ السلام نے بعد اوسکے بیچ آخر

الأمر هذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا أي أظهرها

اس خواب کے یہی تعبیر خواب میری پہلے کی تحقیق کر دیا اوسکو پروردگار میرے نے سچا یعنی ظاہر کیا حق تعالیٰ نے اوس خواب کو

في الحس بعد ما كانت في صورة الخيال فقال النبي صلى الله عليه وسلم

بیچ عالم حس اور شہادت کے بعد اس چیز کے کہ تھا وہ خواب بیچ صورت خیال کے پس تھا بنسبت اوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

الناس نيام فكان قول يوسف لقد جعلها ربي حقا بمنزلة قول من

کہ آدمی بیچ خواب کے ہیں پس ہوا قول یوسف علیہ السلام کا کہ قد جعلہا ربی حقا ہے قایم مقام قول اوس شخص کے کہ

رأى في نومه أنه استيقظ من رؤيا رآها ثم عبرها ولم يعلم

دیکھا اوسنے بیچ خواب اپنے کے کہ تحقیق وہ بیدار ہوا خواب سے کہ دیکھا اوس شخص نے اوسکو پھر تعبیر کی اوسنے اوس خواب کی اور نجانا اوسنے

أنه في النوم عينه ما برح فإذا استيقظ يقول رأيت كذا وكذا

کہ تحقیق وہ بیچ خواب کے ہمیشہ ہے پس جبوقت بیدار ہوا وہ شخص کہتا ہے کہ دیکھا مین نے خواب ایسا اور ایسا

ورأيت كأني استيقظت وأولتها بكذا هذا مثل ذلك فانظر كم

اور دیکھا مینے خواب مین گویا بیدار ہوا مین اور تعبیر کی مینے اوس خواب کی اسکی قول قایم کا مثل اوس کے علیہ السلام ہی ہے پس دیکھ ای صنف کہ

بين إدراك محمد صلى الله عليه وسلم وبين إدراك يوسف عليه

فرق ہی درمیان ادراک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان ادراک یوسف علیہ

السلام في آخر أمره حين قال هذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها

السلام کے بیچ آخر امر خواب اوسکے کے جسوقت کہ کہا یوسف علیہ السلام نے یہی تعبیر خواب میرے پہلے کی تحقیق کر دیا اوسکو

ربي حقا معناه حسا أي محسوسا وما كان إلا محسوسا فإن الخيال

پروردگار میرے نے سچا معنی لفظ حقا کے حسا ہین یعنی محسوس اور ثابت حس بیچ معنی تعبیر خواب کی مگر محسوس واسطے کے کیونکہ حضرت خیال

لا يعطي أبدا إلا المحسوسات ليس له غير ذلك فانظر ما أشرف

نہین عطا کرتا ہے ہرگز مگر محسوسات کو نہین ہے واسطے حضرت خیال کے سوا اس عطا کے پس دیکھ ای صنف کیا بزرگ ہے

علم ورثة محمد صلى الله عليه وسلم وسأبسط من القول

علم وارثین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور قریب ہے کہ بسط اور شرح کرونگا مین قول بیچ علیہ السلام کی

في هذه الحضرة بلسان يوسف المحمدي ما تقف عليه إن شاء

بیچ اس حضرت خیال کے ساتھ زبان یوسف محمدی کے اوس چیز کی کہ واقف ہوگا تو اوپر اوسکے اگر چاہے

الله تعالى فنقول اعلم أن المقول عليه سوى الحق أو مسمى العالم

اللہ تعالیٰ پس کہتے ہین ہم جان تو اے طالب تحقیق جو چیز کہ صادق آتا ہے اوپر اوسکے ماسوا اللہ یا نام رکھا جاتا ہے اوسکا عالم

هو بالنسبة إلى الحق كالظل للشخص فهو ظل الله فهو عين نسبة

کہ وہ بہ نسبت حق تعالیٰ کے مانند سایہ کے ہے واسطے شخص کے پس ماسوا اللہ اور عالم سایہ اللہ تعالیٰ کا ہے پس وہ سایہ عین نسبت

الوجود إلى العالم لأن الظل موجود بلا شك في الحس ولكن إذا كان

وجود اضافی کی ہے طرف عالم کے اسلیے کہ تحقیق سایہ موجود ہے بے شک بیچ حس اور عالم شہادت کے لیکن بشرطیکہ موجود ہوئے

ثمة من يظهر فيه ذلك الظل حتى لو قدرت عدم من يظهر فيه

اوس جگہ وہ شخص کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوسکے وہ سایہ یہانتک کہ اگر تقدیر اور فرض کرے تو معدومی اوس شخص کی کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوس شخص کے

ذلك الظل كان الظل معقولا غير موجود في الحس بل يكون بالقوة في

وہ سایہ ہوگا وہ سایہ معقول غیب موجود بیچ حس اور عالم شہادت کے بلکہ ہوگا وہ سایہ بالقوہ بیچ

ذات الشخص المنسوب إليه الظل فمحل ظهور هذا الظل

ذات اوس شخص کے کہ منسوب ہے طرف اوسکے سایہ پس محل ظہور اس سایہ

الإلهي المسمى بالعالم إنما هو أعيان الممكنات عليها امتد

الٰہی کا کہ جسکا نام عالم رکھا گیا ہے سوا اسکے نہیں ہے کہ محل اعیان ثابتہ ممکنات کا ہے اوپر اوسی اعیان کے پھیلا ہوا ہے

هذا الظل فيدرك منه هذا الظل بحسب ما امتد عليه من وجود

یہ سایہ پس ادراک کیا جاتا ہے اس سایہ سے مقدار اور اندازہ اوس چیز کا کہ پھیلا ہوا ہے سایہ اوپر اوسکے کہ وہ چیز وجود

هذه الذات ولكن باسمه النور وقع الإدراك وامتد هذا

ذات حق تعالیٰ کی ہے ولیکن بسبب اسم نور حق تعالیٰ کے واقع ہوا ادراک سایہ کا اور پھیلا ہوا ہے یہ

الظل على أعيان الممكنات في صورة الغيب المجهول ألا ترى

سایہ اوپر اعیان ممکنات کے بیچ صورت غیب مجہول کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب

الظلال تضرب إلى السواد تشير إلى ما فيها من الخفاء لبعد

سایون کو کہ مائل ہیں طرف سیاہی کے کہ اشارہ کرتے ہیں وہ طرف اوس چیز کے کہ بیچ سایہ کے ہے خفا اور ظلمت سے بسبب بعد اور دوری

المناسبة بينها وبين أشخاص من هي ظل له وإن كان الشخص

مناسبت اور مشابہت کے درمیان سایہ اور کالبد ان اوس شخص کے کہ وہی سایہ سایہ اوسکا ہے اگرچہ ہو وہ کالبد

أبيض فظله بهذه المثابة ألا ترى الجبال إذا بعدت عن بصر

سفید پس سایہ اوسکا مشابہ سیاہی کے ہے آیا نہیں دیکھتا ہے تو پہاڑون کو کہ جس وقت بعید ہوتے ہیں آنکھ سے

الناظر تظهر سوداء وقد تكون في أعيانها على غير ما يدركه

دیکھنے والے کے ظاہر ہوتے ہیں وہ سیاہ اور احتمال رکھتا ہے کہ ہوویں وہ پہاڑ بیچ حقیقت اپنی کے اوپر غیر اوس چیز کے کہ ادراک کرتی ہے اوسکو

الحس من اللونية وليس ثمة علة إلا البعد وكزرقة السماء

حس ظاہر رنگینی سے اور نہیں ہے وہان کوئی سبب سوائے دوری کے اور جیسے کہ کبود رنگ ہونا آسمان کا

فهذا ما أنتجه البعد في الحس في الأجسام غير النيرة وكذلك

پس یہ سیاہی اور کبودی وہ چیز ہے کہ پیدا کیا اوسکو دوری نے بیچ حس ظاہر کے بیچ اجسام غیر نورانی کے اور ایسا ہی

أعيان الممكنات ليست نيرة لأنها معدومة وإن اتصفت بالثبوت لكن

اعیان ثابتہ ممکنات کے نہیں ہیں وہ نورانی اسلیے کہ وہ اعیان ثابتہ معدوم ہیں اگرچہ حضرت علم میں متصف ہیں ساتھ ثبوت کے لیکن وہ اعیان نہیں متصف ہوئے

لم تتصف بالوجود إذ الوجود نور غير أن الأجسام النيرة يعطي

نہیں متصف ہوئے وہ اعیان ثابتہ ساتھ وجود کے اسلیے کہ وجود اونکے ہی مگر یہ کہ تحقیق اجسام نورانی ایسے ہیں کہ بخشتی ہے

فيها البعد في الحس صغرا فهذا تأثير آخر للبعد فلا يدركها الحس

بیچ اون اجسام کے بعد مسافت حس ظاہر میں صغر جسامت کو پس یہ تاثیر دوسری ہے دوری کی پس نہیں ادراک کرتی ہے اجسام نورانی کو حس

إلا صغيرة الحجم وهي في أعيانها كبيرة عن ذلك القدر وأكثر

باصرہ مگر ایک چھوٹی سی جسامت اور حالانکہ اجسام مذکورہ بیچ حقیقت اپنی کے بڑے ہیں اوس مقدار مرئی سے اور زیادہ ہیں

كميات منه كما يعلم بالدليل أن الشمس مثل الأرض في

مقدار میں اوس مقدار مرئی سے جیسے کہ معلوم ہوتی ہے دلیل ہندسے سے یہ بات کہ تحقیق سورج مثل زمین کے بیچ

الجرم مائة وستين وربعا وثمن مرة وهي في الحس

جسامت کے ایک سو اور چھیاسٹھ دفعات اور چوتھائی اور آٹھویں ایک دفعہ کی ہے حالانکہ سورج بیچ حس باصرہ

على قدر جرم الترس مثلا فهذا أثر البعد أيضا فما يعلم من

کے اندازہ جسامت ایک ڈھال کے ہے مثلاً پس یہ بھی اثر دوری کا ہے پس نہیں جانا جاتا ہے عالم

العالم إلا قدر ما يعلم من الظلال ويجهل من الحق على قدر

سے مگر اسقدر کہ معلوم ہوتا ہے وہ سایوں سے اور مجہول رہتا ہے حق تعالیٰ سے اوسقدر کہ

ما يجهل من الشخص الذي عنه كان ذلك الظل فمن حيث هو

مجہول رہتی ہے وہ کالبد سے اوس شخص کے یعنی حق تعالیٰ کے کہ اوس سے ہے یہ سایہ پس اس اعتبار سے کہ وہ عالم

ظل له يعلم ومن حيث ما يجهل ما في ذات ذلك الظل من صورة

سایہ حق تعالیٰ کا ہے جانا جاتا ہے حق تعالیٰ اور اس اعتبار سے کہ مجہول رہتا ہے اوسقدر جو بیچ ذات اوس سایہ کے ہے صورت سے

شخص من امتد عنه يجهل من الحق فلذلك نقول إن الحق معلوم

کالبد اوس شخص کے یعنی حق تعالیٰ کے کہ پھیلا ہوا ہے سایہ اوس شخص سے مجہول رہتا ہے حق تعالیٰ پس اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ تحقیق حق تعالیٰ معلوم

لنا من وجه مجهول لنا من وجه ألم تر إلى ربك كيف مد الظل

ہے ہمارے ایک وجہ سے اور مجہول ہے واسطے ہمارے ایک وجہ سے کیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب اپنے کے کیونکر پھیلایا ہے اوسنے سایہ کو

ولو شاء لجعله ساكنا أي يكون فيه بالقوة يقول ما كان الحق ليتجلى

اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ البتہ کر دیتا اوس کو ٹھہرا ہوا اور پوشیدہ یعنی ہوتا بیچ حق تعالیٰ کے بالقوہ فرماتا ہے حق تعالیٰ نہیں تھا حق تعالیٰ کہ تجلی کرتا

للممكنات حتى يظهر الظل فيكون كما بقي من الممكنات التي

واسطے اعیان ثابتہ ممکنات کے تا کہ ظاہر ہووے سایہ پس ہوتا سایہ جیسے کہ باقی رہا ہے ممکنات میں سے وہ جو

مَا ظَهَرَ لَهَا عَيْنٌ فِي الْوُجُودِ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا وَهُوَ اسْمُهُ

نہ ظاہر ہوتی ہے ایک واسطے اور نہیں ممکنات سے کوئی عین بیچ وجود ظاہری کے پھر کیا ہنے سورج کو اوپر اوسکی دلیل اور اسم وہ سورج کا نور

النُّورُ الَّذِي قُلْنَاهُ وَيَشْهَدُ لَهُ الْحِسُّ فَإِنَّ الظِّلَالَ لَا يَكُونُ لَهَا

ایک نور حق تعالیٰ کا ہے کہ پیشتر کہا ہنے اوسکو اور گواہی دیتی ہے واسطے اوسکے حس پس بیشک سایہ کی نہیں حاصل ہوتا ہے

عَيْنٌ بِعَدَمِ النُّورِ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا وَإِنَّمَا قَبَضَهُ اللّٰهُ

کوئی وجود وقت نہ ہونے نور کے پھر کھینچ لیا ہنے اوس سایہ کو طرف اپنے آسان اور سہل اور سوا اسکے نہیں کہ کھینچ لیا اوسکو اللہ نے

إِلَيْهِ لِأَنَّهُ ظِلُّهُ فَمِنْهُ ظَهَرَ وَإِلَيْهِ يَرْجِعُ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَهُوَ هُوَ

طرف اپنے بسبب اسبات کے کہ تحقیق وہ سایہ اوسکا ہے پس اوسی سے ظاہر ہوا سایہ اور طرف اوسی کے رجوع کریگا اور طرف اوسی کے رجوع کرتے ہیں امر سب پس سایہ عین اوسکا ہے

لَا غَيْرُهُ فَكُلُّ مَا نُدْرِكُهُ فَهُوَ وُجُودُ الْحَقِّ ظَهَرَ فِي أَعْيَانِ الْمُمْكِنَاتِ

نہ غیر اوسکا پس ہر چیز کہ ادراک کرتا ہے تو اوسکو پس وہ وجود حق تعالیٰ کا ہے کہ ظاہر ہوا ہے بیچ اعیان خارجی ممکنات کے

فَمِنْ حَيْثُ هُوِيَّةِ الْحَقِّ هُوَ وُجُودُهُ وَمِنْ حَيْثُ اخْتِلَافِ الصُّوَرِ فِيهِ

پس باعتبار ہویت اور حقیقت حق تعالیٰ کے وہ سایہ وجود حق تعالیٰ کا ہے اور باعتبار مختلف ہونے صورتوں کے بیچ

هُوَ أَعْيَانُ الْمُمْكِنَاتِ فَكَمَا لَا يَزُولُ عَنْهُ بِاخْتِلَافِ الصُّوَرِ اسْمُ

سایہ کے وہ سایہ اعیان خارجی ممکنات کا ہے پس جیسے کہ نہیں زائل ہوتا ہے سایہ سے بسبب مختلف ہونے صورتوں کے اسم

الظِّلِّ كَذٰلِكَ لَا يَزُولُ عَنْهُ بِاخْتِلَافِ الصُّوَرِ اسْمُ الْعَالَمِ أَوِ اسْمُ

سایہ کا ایسے ہی نہیں زائل ہوتا ہے سایہ سے بسبب مختلف ہونے صورتوں اور اشکال کے اسم عالم کا یا اسم

سِوَى الْحَقِّ فَمِنْ حَيْثُ أَحَدِيَّةِ كَوْنِهِ ظِلًّا هُوَ الْحَقُّ لِأَنَّهُ الْوَاحِدُ

ماسوا اللہ کا پس باعتبار احدیت اس امر کے کہ وجود اضافی اور سایہ ظل حق تعالیٰ کا ہے وہ ظل عین حق ہے اسلیے کہ تحقیق ظل من حیث الحقیقت واحد

الْأَحَدُ وَمِنْ حَيْثُ كَثْرَةِ الصُّوَرِ فِيهِ هُوَ الْعَالَمُ فَتَفَطَّنْ وَتَحَقَّقْ

اور احد ہے اور باعتبار کثرت صورتوں کے بیچ اوسی ظل کے وہ عالم ہے پس ہوشیار رہ اور تحقیق جان

مَا أَوْضَحْتُهُ لَكَ وَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ عَلَى مَا ذَكَرْتُهُ لَكَ فَالْعَالَمُ مُتَوَهَّمٌ

اوس چیز کو کہ واضح کیا ہنے اوسکو واسطے تیرے اور جب ہے حال عالم کا اوپر اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہنے اوسکا واسطے تیرے پس عالم امر موہوم ہے

مَا لَهُ وُجُودٌ حَقِيقِيٌّ وَهٰذَا مَعْنَى الْخَيَالِ أَيْ خُيِّلَ لَكَ أَنَّهُ أَمْرٌ

نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی وجود حقیقی اور یہی ہے معنی خیال کے یعنی خیال کیا گیا واسطے تیرے یہ امر کہ تحقیق عالم امر

زَائِدٌ قَائِمٌ بِنَفْسِهِ خَارِجٌ عَنِ الْحَقِّ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ

زائد ہے وجود حق پر قایم ہے ساتھ ذات اپنی کے محتاج اور مغائر ہے ذات حق تعالیٰ سے اور نہیں ہے وہ امر ایسا بیچ نفس امر کے

أَلَا تَرَاهُ فِي الْحِسِّ مُتَّصِلًا بِالشَّخْصِ الَّذِي امْتَدَّ عَنْهُ يَسْتَحِيلُ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو سایہ کو بیچ حس ظاہر کے جو حال میں متصل ہے وہ سایہ ساتھ کالبد اوس شخص کے کہ پھیلا ہوا ہے وہ سایہ اوس شخص سے محال ہے

عَلَيْهِ الْانْفِكَاكُ عَنْ ذٰلِكَ الْاِتِّصَالِ لِاَنَّهُ يَسْتَحِيلُ عَلَى الشَّيْءِ الْاِنْفِكَاكُ

اور سایہ کے جدا ہونا اوس اتصال سے کیونکہ محال ہے اوپر ایک شے کے جدا ہونا

عَنْ ذَاتِهٖ فَاعْرِفْ عَيْنَكَ وَمَنْ اَنْتَ وَمَا هُوِيَّتُكَ وَمَا نِسْبَتُكَ اِلَى

ذات اپنی سے پس پہچان تو اے طالب ذات اپنی کو اور کون ہے تو اور کیا ہے حقیقت تیری اور کیا ہے نسبت تیری طرف

الْحَقِّ وَبِمَا اَنْتَ حَقٌّ وَبِمَا اَنْتَ عَالَمٌ وَسِوًى وَغَيْرٌ وَمَا شَاكَلَ هٰذِهِ

حق تعالیٰ کے اور بسبب کس چیز کے تو حق ہوا اور بسبب کس چیز کے تو عالم ہوا اور پہچان تو سوا اور غیر اور اس چیز کو کہ مشابہ ہے وہ چیز مانند ان

الْاَلْفَاظِ وَفِي هٰذَا يَتَفَاضَلُ الْعُلَمَاءُ فَعَالِمٌ وَاَعْلَمُ فَالْحَقُّ بِالنِّسْبَةِ

الفاظوں کے اور بیچ اس علم اور معرفت کی باہم فضیلت رکھتے ہیں علما پس بعض عالم ہیں اور بعض عالم تر پس حق تعالیٰ بہ نسبت

اِلٰى ظِلٍّ خَاصٍّ صَغِيرٌ وَكَبِيرٌ وَصَافٍ وَاَصْفٰى كَالنُّورِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى

سایہ خاص کے چھوٹا اور بڑا اور صاف اور صاف تر ہے جیسے کہ نور بہ نسبت

حِجَابِهٖ عَنِ النَّاظِرِ فِي الزُّجَاجِ يَتَلَوَّنُ بِلَوْنِهٖ وَفِي نَفْسِ الْاَمْرِ لَا لَوْنَ

حجاب اپنے کے نظر کرنے والی سے بیچ شیشہ کے رنگین ہوتا ہے ساتھ رنگ شیشہ کے اور بیچ نفس الامر کے نہیں ہے کوئی رنگ

لَهٗ وَلٰكِنْ هٰكَذَا تَرَاهُ ضَرْبَ مِثَالٍ لِحَقِيقَتِكَ بِرَبِّكَ فَاِنْ قُلْتَ اِنَّ

واسطے اس نور کے ولیکن ایسا ہی دیکھتا ہے تو اس نور رنگین کو ضرب المثال واسطے حقیقت اپنی کے ساتھ رب اپنے کی پس اگر کہے تو یہ کہ تحقیق

النُّورَ اَخْضَرُ لِخُضْرَةِ الزُّجَاجِ صَدَقْتَ وَشَاهِدُكَ الْحِسُّ وَاِنْ قُلْتَ

نور سبز ہے بسبب سبزی شیشہ کے سچ کہتا ہے تو اور گواہ تیرا حس بصر ہے اور اگر کہے تو

اِنَّهٗ لَيْسَ بِاَخْضَرَ وَلَا ذِي لَوْنٍ لِمَا اَعْطَاهُ لَكَ الدَّلِيلُ صَدَقْتَ وَ

تحقیق وہ نور نہیں ہے سبز اور نہیں ہے رنگ دار بسبب اوس حکم کے کہ عطا کیا اوسکو واسطے تیرے دلیل عقلی نے سچ کہتا ہے تو

شَاهِدُكَ النَّظَرُ الْعَقْلِيُّ الصَّحِيحُ فَهٰذَا نُورٌ مُمْتَدٌّ عَنْ ظِلٍّ هُوَ عَيْنُ الزُّجَاجِ

اور گواہ تیرا نظر عقلی صحیح ہے پس یہ نور ایک نور ہے کہ پھیلا ہوا ہے سایہ سے کہ وہ سایہ عین شیشہ کا ہے

فَهُوَ ظِلٌّ نُورَانِيٌّ لِصَفَائِهٖ كَذٰلِكَ الْمُتَحَقِّقُ مِنَّا بِالْحَقِّ تَظْهَرُ صُورَةُ الْحَقِّ

پس شیشہ ایک سایہ نوری ہے بسبب صفائی اپنی کے ایسا ہی حال ہے اوس بندہ کا کہ ثابت اور متحقق ہو ہم میں سے ساتھ حق تعالیٰ کے ظاہر ہوتی ہے صورت حق تعالیٰ کی

فِيهِ اَكْثَرَ مِمَّا تَظْهَرُ فِي غَيْرِهٖ فَمِنَّا مَنْ يَكُونُ الْحَقُّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَ

بیچ اوس بندے کے زیادہ تر اوس صورت سے کہ ظاہر ہوتی ہے بیچ غیر اوسی بندے کے پس بعض ہم میں سے وہ شخص ہے کہ ہوتا ہے حق تعالیٰ کان اسکا اور بینائی اوسکی اور

جَمِيعَ قُوَاهُ وَجَوَارِحِهٖ بِعَلَامَاتٍ قَدْ اَعْطَاهُ الشَّرْعُ الَّذِي يُخْبِرُ

تمامی قوتیں اوسکی اور اعضا اوسکے یہ حکم ثابت ہے دلیلوں سے کہ تحقیق عطا کیا اون دلیلوں کو شرع محمدی نے کہ خبر دیتی ہے

عَنِ الْحَقِّ وَمَعَ هٰذَا عَيْنُ الظِّلِّ مَوْجُودٌ فَاِنَّ الضَّمِيرَ مِنْ سَمْعِهٖ يَعُودُ عَلَيْهِ

وہ شرع محمدی حق تعالیٰ سے اور باوجود اس حکم مذکور کے عین سایہ کا کہ بندہ ہی موجود ہے اسلیے کہ تحقیق ضمیر سمعہ وغیرہ کی پھرتی ہے طرف اسی بندہ کے

غَيْرُهُ مِنَ الْعَبِيْدِ لَيْسَ كَذٰلِكَ فَنِسْبَةُ هٰذَا الْعَبْدِ أَقْرَبُ إِلٰى وُجُوْدِ

اور غیر اوسی بندۂ مذکور کی بندوں میں سے ایسا نہیں ہے تو اسی پس نسبت اس بندۂ مقرب کی قریب تر ہے طرف وجود

الْحَقِّ مِنْ نِسْبَةِ غَيْرِهٖ مِنَ الْعَبِيْدِ وَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى مَا قَرَّرْنَاهُ

حق تعالیٰ کے نسبت سے غیر اوس بندہ کی بندوں میں سے حق تعالیٰ کا اور جبوقت کہ ہوگا حال او حقیقت حال کی اوپر اس چیز کے کہ قرر کی ہم نے اوسکو

فَاعْلَمْ أَنَّكَ خَيَالٌ وَجَمِيْعُ مَا تُدْرِكُهٗ مِمَّا تَقُوْلُ فِيْهِ سِوٰى خَيَالٌ

پس جان تو اے طالب کہ تحقیق تو خیال ہے اور تمامی وہ چیز کہ ادراک کرتا ہے تو اوسکو اون چیزوں میں سے کہ کہتا ہے تو بیچ اوسکے غیر حق کا خیال ہے

فَالْوُجُوْدُ كُلُّهٗ خَيَالٌ فِيْ خَيَالٍ وَالْوُجُوْدُ الْحَقُّ إِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ خَاصَّةً

پس وجود کوئی تمامی خیال ہے بیچ خیال کے اور وجود جو ثابت متحقق بذاتہ ہی سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی خاصۃً

مِنْ حَيْثُ ذَاتِهٖ وَعَيْنِهٖ لَا مِنْ حَيْثُ أَسْمَائِهٖ لِأَنَّ أَسْمَائَهٗ لَهَا

باعتبار ذات اور عین اپنی کے نہ باعتبار اسموں اپنے کے اسلئے کہ تحقیق واسطے اسما اللہ تعالیٰ کے

مَدْلُوْلَانِ الْمَدْلُوْلُ الْوَاحِدُ عَيْنُهٗ وَهُوَ عَيْنُ الْمُسَمّٰى وَالْمَدْلُوْلُ

دو معنی ہیں معنی اول عین اسم ہے اور وہی معنی عین ذات ہے اور معنی

الْآخَرُ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مِمَّا يَنْفَصِلُ الْاِسْمُ بِهٖ عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ

دوسرا اسما کی وہ ایک صفت ہے کہ دلالت کرتے ہیں وہ اسما اوپر اوسکے اون صفات میں سے کہ جدا ہوتا ہے وہ اسم بسبب اسی صفت کے اس اسم

الْآخَرِ وَيَتَمَيَّزُ فَأَيْنَ الْغَفُوْرُ مِنَ الْمُنْتَقِمِ وَأَيْنَ الظَّاهِرُ مِنَ الْبَاطِنِ

دوسرے سے اور ممتاز ہوتا ہے وہ اسم پس کہاں ہے اسم غفور اسم منتقم سے اور کہاں ہے اسم ظاہر اسم باطن سے

وَأَيْنَ الْأَوَّلُ مِنَ الْآخِرِ فَقَدْ بَانَ لَكَ أَنَّهٗ بِمَا هُوَ كُلُّ اسْمٍ عَيْنُ

اور کہاں ہے اسم اول اسم آخر سے پس تحقیق ظاہر ہوئے واسطے تیرے یہ کہ تحقیق بسبب اس چیز کے ہر ایک اسم عین

الْاِسْمِ الْآخَرِ وَبِمَا هُوَ غَيْرُ الْاِسْمِ الْآخَرِ فَبِمَا هُوَ عَيْنُهٗ هُوَ الْحَقُّ

اسم دوسرے کا ہے اور بسبب کس چیز کے غیر اسم دوسرے کا ہے پس بسبب جس چیز کے کہ ایک اسم عین اسم دوسرے کا ہے وہ حق تعالیٰ ہے

وَبِمَا هُوَ غَيْرُهٗ هُوَ الْحَقُّ الْمُتَخَيَّلُ الَّذِيْ كُنَّا بِصَدَدِهٖ فَسُبْحَانَ مَنْ

اور بسبب جس چیز کے کہ ایک اسم غیر اسم دوسرے کا ہے وہ حق متخیل اور موہوم ہے کہ ہیں ہم درپے بیان اوسکے پس پاکی ہے اوس ذات کو کہ

لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ سِوٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَثْبُتُ كَوْنُهٗ إِلَّا بِعَيْنِهٖ فَمَا

نہیں ہے اوپر وجود اوسکے کوئی دلیل سوائے ذات اوسکی کے اور نہیں ثابت ہوتا ہے وجود اوسکا مگر بسبب ذات اپنی کے پس نہیں ہے

فِي الْكَوْنِ إِلَّا مَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَدِيَّةُ وَمَا فِي الْخَيَالِ إِلَّا مَا دَلَّتْ

بیچ وجود حقیقی کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے احدیت اور نہیں ہے بیچ خیال کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے

عَلَيْهِ الْكَثْرَةُ فَمَنْ وَقَفَ مَعَ الْكَثْرَةِ كَانَ مَعَ الْعَالَمِ وَمَعَ الْأَسْمَاءِ

اوپر اوسکے کثرت پس جو شخص ٹھہر گیا اور قناعت کی اوسنے ساتھ کثرت کے ہوگا وہ شخص ساتھ عالم اور ساتھ اسماو

الالهية وأسماء العالم ومن وقف مع الاحدية كان مع الحق من حيث

الٰہیہ اور اسما عالم کے اور جو شخص ٹھہر گیا اور قناعت کی اوسنے ساتھ احدیت کے ہوگا وہ شخص ساتھ حق تعالیٰ کے باعتبار

ذاته الغنية عن العالمين لا من حيث صورته واذا كانت غنية

ذات اوسکی کے کہ غنی اور بے پرواہ ہے عالموں سے نہ غنی اور بے پرواہی باعتبار صورت اپنی کے اور جب وصف ہو ذات حق تعالیٰ کی غنی اور بے پروا

عن العالمين فهو عين غناها عن نسبة الاسماء اليها لان الاسماء

عالموں سے پس وہ غنا عین بے نیازی ذات کی ہے نسبت کرنے سے اسما کے طرف اوسی ذات کے کیونکہ تحقیق اسما

لها كما تدل عليها تدل على مسميات اخر تحقق ذلك اثرها (قل

ذات کے جیسے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر ذات حق کے دلالت کرتے ہیں اوپر مسمون اور موصوفات دوسرے کے کہ ثابت کرتا ہی ان مسمون اور موصوفات کو اثر انکا (کہ

هو الله احد) من حيث عينه (الله الصمد) من حيث استنادنا اليه

اے محمد وہ اللہ ایک ہی ہے) باعتبار ذات اپنی کے (اللہ بے احتیاج ہے) باعتبار حاجتمندی ہماری کے طرف اوسکے

(لم يلد) من حيث هويته (ولم يولد) كذلك (ولم يكن له كفوا

(نہین جنا اوسنے) باعتبار حقیقت اپنی کے (اور نہین جنا گیا وہ) ایسا ہی باعتبار حقیقت کے (اور نہین ہے واسطے اوسکے برابری کرنیوالا

احد) كذلك فهذا نعته فافرد ذاته بقوله الله احد وظهرت

کوئی) ایسا ہی باعتبار حقیقت کے پس یہی ہے صفت سورہ اخلاص کی صفت حق تعالیٰ کی ہے پس اکیلا کیا حق تعالیٰ نے ذات اپنی کو ساتھ قول اپنے کے کہ اللہ ایک ہی ہے اور ظاہر ہوئی

الكثرة بنعوته المعلومة عندنا فنحن نلد ونولد ونحن نستند

کثرت بسبب صفات حق تعالیٰ کے جو معلوم ہیں نزدیک ہمارے پس ہم جنتے ہیں اور جنائے جاتے ہیں اور ہم حاجتمند ہوتے ہیں

اليه ونحن اكفاء بعضنا لبعض وهذا الواحد منزه عن هذه

طرف اوسکے اور ہم برابری کرنے والے ہیں بعض ہمارے واسطے بعض کے اور یہ واحد پاک ہے ان

النعوت فهو غني عنها كما هو غني عنا وما للحق نسب الا هذه

صفتوں سے پس حق تعالیٰ غنی ہے ان صفتوں سے جیسے کہ وہ غنی ہے ہم سے اور نہیں ہے واسطے حق تعالیٰ کے کوئی وصف جامع مگر یہ

السورة سورة الاخلاص وفي ذلك نزلت فاحدية الله من

سورہ کہ سورہ اخلاص ہے اور بیچ بیان اس وصف کے نازل ہوئی سورہ مذکورہ پس احدیت اللہ تعالیٰ کی

حيث الاسماء الالهية التي تطلبنا احدية الكثرة واحدية

باعتبار اسمای الٰہیہ کے جو طلب کرتے ہیں وہ ہم اہل عالم کو احدیت کثرت ہے اور احدیت

الله من حيث الغناء عنا وعن الاسماء احدية العين وكلاهما

اللہ تعالیٰ کی باعتبار غنا اوسکے کے ہم سے اور اسماء سے احدیت ذات حق تعالیٰ کی ہے اور اوپر ہر ایک کے ان دونو احدیتوں سے

يطلق عليه اسم الاحد فاعلم ذلك فما اوجد الحق الظلال

اطلاق کیا جاتا ہے اسم احد پس جان تو اے طالب اسکو پس نہ پیدا کیا حق تعالیٰ نے سایون کو

وَجَعَلَهَا سَاجِدَةً مُتَنَقِّلَةً عَنِ الشَّمَائِلِ وَالْيَمِينِ اِلَّا دَلَائِلَ لَكَ عَلَيْكَ

اور نہ گردانا اُن سایون کو سجدہ کرنے والا پھرنیوالا چپ و راست مگر دلیلین ہین واسطے تیرے اوپر معرفت تیری

وَعَلَيْهِ لِتَعْرِفَ مَنْ اَنْتَ وَمَا نِسْبَتُكَ اِلَيْهِ وَمَا نِسْبَتُهُ اِلَيْكَ حَتّٰى

اور حق تعالی کے تاکہ پہچانے تو اپنے تئین کہ کون ہے تو اور کیا ہے نسبت تیری طرف حق تعالی کے اور کیا ہے نسبت حق تعالی کی طرف تیری تاکہ

تَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ وَاَيِّ حَقِيْقَةٍ اِلٰهِيَّةٍ اِتَّصَفَ مَا سِوَى الْحَقِّ بِالْفَقْرِ الْكُلِّيِّ

جانے تو کہ کہان سے اور کس حقیقت الہیہ سے متصف ہوا ماسوا اللہ ساتھ احتیاجی تمامی کے

اِلَى اللّٰهِ وَبِالْفَقْرِ النِّسْبِيِّ بِافْتِقَارِ بَعْضِهِ اِلٰى بَعْضٍ وَحَتّٰى تَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ وَمِنْ اَيِّ

طرف اللہ تعالی کے اور ساتھ احتیاج نسبی کے کہ حاصل ہے بسبب احتیاج بعض کے طرف بعض کے اور تاکہ جانے تو کہ کہان سے اور کس

حَقِيْقَةٍ اِتَّصَفَ الْحَقُّ بِالْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَبِالْغِنٰى عَنِ الْعَالَمِيْنَ وَاتَّصَفَ

حقیقت سے متصف ہوا حق تعالی ساتھ بے احتیاجی کے لوگون سے اور ساتھ بے احتیاجی کے عالمون سے اور متصف ہوا

الْعَالَمُ بِالْغِنٰى اَيْ يُغْنِيْ بَعْضُهُ عَنْ بَعْضٍ مِنْ وَجْهٍ مَا هُوَ عَيْنُ مَا افْتَقَرَ

عالم ساتھ بے احتیاجی کے یعنی بے نیاز ہے بعض اوس عالم کا بعض سے اوس جہت سے کہ وہ عین اوس وجہ کا ہے کہ محتاج ہوا ہے

بَعْضُهُ اِلٰى بَعْضٍ بِهِ فَاِنَّ الْعَالَمَ مُفْتَقِرٌ اِلَى الْاَسْبَابِ بِلَا شَكٍّ اِفْتِقَارًا

بعض اوس عالم کا طرف بعض کے ساتھ اسی وجہ مذکور کے اسلیے کہ تحقیق عالم محتاج ہے طرف اسباب کے بے شک ساتھ احتیاج

ذَاتِيًّا وَاَعْظَمُ الْاَسْبَابِ لَهُ سَبَبِيَّةُ الْحَقِّ وَلَا سَبَبِيَّةَ لِلْحَقِّ يَفْتَقِرُ

ذاتی کے اور بزرگ ترین سببون کا واسطے عالم کے سبب ہونا حق تعالی کا ہے اور نہیں ہے کوئی سببیت حق تعالی کی کہ محتاج ہووے

الْعَالَمُ اِلَيْهَا سِوَى الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْاَسْمَاءُ الْاِلٰهِيَّةُ كُلُّ اسْمٍ

عالم طرف اوسی سببیت کے سوائے اسمائے الہیہ کے اور اسمائے الہیہ مین سے ہر ایک اسم

يَفْتَقِرُ الْعَالَمُ اِلَيْهِ مِنْ عَالَمٍ مِثْلِهِ اَوْ عَيْنِ الْحَقِّ فَهُوَ اللّٰهُ لَا غَيْرُهُ

ایسا ہے کہ محتاج ہے عالم طرف اوسکے خواہ وہ اسم جنس عالم سے ہووے یا عین حق تعالی سے پس وہ ہر اسم عین اللہ تعالی کا ہو نہ غیر

وَلِذَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

اور واسطے اسکے فرمایا اللہ تعالی نے (اے لوگو تم محتاج ہو طرف اللہ تعالی کے اور اللہ تعالی بے پروا ہی اور تعریف کیا گیا

وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ لَنَا افْتِقَارًا مِنْ بَعْضِنَا لِبَعْضٍ فَاَسْمَاؤُنَا اَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور معلوم اور مقرر ہے یہ کہ تحقیق ہمکو احتیاج ہے بعض ہمارے سے واسطے بعض کے پس اسما ہمارے اسما اللہ تعالی کے ہین

اِذْ اِلَيْهِ الْاِفْتِقَارُ بِلَا شَكٍّ وَاَعْيَانُنَا فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ ظِلُّهُ لَا غَيْرُهُ

اسلیے کہ طرف اوسی اللہ تعالی کے احتیاج عالم کی ہے بے شک اور اعیان ثابتہ ہمارے بیچ نفس الامر ظل حق تعالی کے ہین نہ غیر اوسکے

هُوَ هُوِيَّتُنَا لَا هُوِيَّتُنَا وَقَدْ مَهَّدْنَا لَكَ السَّبِيْلَ فَانْظُرْ وَاللّٰهُ

پس حق تعالی حقیقت ہماری ہی ہوا اور نہین ہے متصف ساتھ ہماری حقیقت کے اور تحقیق آسان کیا ہمنے واسطے تیرے اے طالب یکبارہ اس معرفت کا پس دیکھ تو (اور اللہ تعالی

يقول الحق وهو يهدي السبيل

فرماتا ہے حق اور وہ بتاتا ہے راہ سیدھی

فص حكمة احدية في كلمة هودية

یہ فص حکمت احدیت کی ہے بیچ بیان کلمہ ہودیہ کے

ان لله الصراط المستقيم	ظاهر غير خفي في العموم
تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے راہ سیدھی	وہ راہ ظاہر ہے غیر پوشیدہ بیچ عموم خلائق اور اسماء اللہ کے
في كبير وصغير عينه	وجهول بامور وعليم
بیچ ہر بڑے اور چھوٹے کے ہے ذات اللہ تعالیٰ کی	اور ایسی ہی ذات حق کی ہے بیچ جاہل کے اور عالم کے بیچ امور ...
ولهذا وسعت رحمته	كل شيء من حقير وعظيم
اور واسطے اسی ذکر کے سمائی رحمت حق نے	ہر شے چھوٹی اور بڑی کو

ما من دابة الا هو آخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم

نہیں ہے کوئی چلنے والا مگر وہ رب اسکا پکڑ رہا ہے بال پیشانی اوسکے کو تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہے

فكل ماش فعلى صراط الرب المستقيم فهو غير مغضوب عليهم من هذا

پس ہر راہ چلنے والا اوپر راہ رب کے ہے کہ وہ راہ سیدھی ہے پس ہر چلنے والا نہ مغضوب علیہم میں سے ہے اس

الوجه ولا ضالين وكما كان الضلال عارضا كذلك

وجہ سے اور نہ گمراہوں میں سے اور جیسے ہے گمراہی کیسی عارض بخبر اصل ایسا ہی

الغضب الالهي عارض والمآل الى الرحمة التي وسعت كل

غضب الٰہی عارض بخبر اصل ہے اور رجوع غضب کا طرف رحمت کے ہے کہ سمایا ہے اوس رحمت نے ہر

شيء وهي السابقة وكل ما سوى الحق دابة فانه ذو روح

شے کو اور وہی رحمت سبقت کرنے والی ہے غضب پر اور ہر ماسوی اللہ جاندار ہے اسلئے کہ ہر ماسوی اللہ ذی روح ہے

وما ثمة من يدب بنفسه وانما يدب بغيره فهو يدب

اور نہیں ہے عالم میں کوئی کہ جنبش کرے بذاتہ اور سوا اسکے نہیں کہ حرکت کرتا ہے وہ ذی روح بسبب غیر اپنے کے پس وہ چلتا ہے

بحكم التبعية للذي هو على الصراط المستقيم فانه

ساتھ حکم متابعت خاص اوس ذات کے کہ وہ ذات اوپر راہ سیدھی کے ہے اسلئے کہ

لا يكون صراطا الا بالمشي عليه شعر

نہیں ہوتی ہے وہ راہ مگر بسبب چلنے کے اوپر اوسکے شعر

إذا دان لك الخلق فقد دان لك الحق

جس وقت مطیع اور منقاد ہوئی واسطے تیرے خلق پس تحقیق مطیع اور منقاد ہوا واسطے تیرے حق تعالے

وإن دان لك الحق فقد لا يتبع الخلق

اور اگر مطیع ہوا واسطے تیرے حق تعالے پس کبھی نہیں متابعت کرتی ہے خلق

فحقق قولنا فيه فقولي كله حق

پس تحقیق اور ثابت جان قول ہمارا حق بیچ حق تعالے کے پس تمامی قول میرا حق ہے

فما في الكون موجود تراه ما له نطق

پس نہیں ہے بیچ عالم کے کوئی موجود کہ دیکھے تو اوسکو کہ نہیں ہے واسطے اوسکے نطق

وما خلق تراه العين إلا عينه حق

اور نہیں ہے کوئی مخلوق کہ دیکھتی ہے اوسکو آنکھ مگر ذات اوس مخلوق کی حق تعالے ہے

ولكن مودع فيه لهذا صوره حق

ولیکن حق تعالے امانت رکھا گیا ہے بیچ مخلوق کے واسطے حق تعالے کے صورتیں مخلوق کی ظروف ہیں

اعلم أن العلوم الإلهية الذوقية الحاصلة لأهل الله مختلفة

جان تو اے طالب تحقیق علوم الٰہیہ ذوقیہ وجدانیہ کہ حاصل ہیں واسطے اہل اللہ کے مختلف ہوتی ہیں

باختلاف القوى الحاصلة منها مع كونها ترجع إلى عين واحدة

بسبب اختلاف اون قوتوں کے کہ حاصل ہوتے ہیں علوم ان قوتوں سے باوجود ہونے ان قوتوں کے یا ان علوم کے کہ رجوع ہوتے ہیں طرف ذات احد کے

فإن الله تعالى يقول كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي

جیسے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے ہوتا ہوں میں کان اوسکا کہ سنتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور بینائی اوسکی کہ

يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يسعى بها فذكر

دیکھتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور دونوں ہاتھ اوسکے کہ پکڑتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور پاؤں اوسکے کہ چلتا ہے وہ ساتھ اوسکے پس ذکر کی حضرت نے

أن هويته هي عين الجوارح التي هي عين العبد فالهوية

کہ تحقیق حقیقت حق تعالے کی عین ان اعضا کی ہے کہ وہ اعضا عین بندہ کے ہیں پس حقیقت

واحدة والجوارح مختلفة ولكل جارحة علم من علوم

ایک ہی ہے اور اعضا مختلف ہیں اور واسطے ہر ہر عضو کے ایک ایک علم ہے علوم

الأذواق يخصها من عين واحدة تختلف باختلاف الجوارح

ذوقیہ وجدانیہ سے کہ مختص ہے وہ علم اوس عضو کو کہ حاصل ہیں وہ علوم ذات واحد سے مختلف ہوتے ہیں وہ علوم بسبب اختلاف اعضا کے

كالماء حقيقة واحدة تختلف في الطعم باختلاف البقاع فمنه

مانند پانی کے کہ حقیقت پانی کی ایک ہی ہے مختلف ہوتا ہے وہ پانی بیچ مزے کے بسبب اختلاف مکانوں کے پس بعض اوسمیں سے

(عذب فرات) ومنه (ملح اجاج) وهو ماء في جميع الاحوال لا

میٹھا پیاس بجھانے والا ہے اور بعض اوس میں سے کھاری کڑوا ہے غرضیکہ وہ پانی ہے بیچ تمامی احوال کے نہیں

يتغير عن حقيقته وان اختلفت طعومه وهذه الحكمة من

متغیر ہوتا ہے وہ حقیقت اپنی سے اگرچہ مختلف ہوتے ہیں مزے اوسکے اور یہی حکمت احدیہ حاصل ہوتی ہے

علم الارجل وهو قوله تعالى في الاكل لمن اقام كتبه لاكلوا

علم ارجل سے یعنی علم سلوک سے اور علم سلوک ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ بیچ حق غذای روحانی کے نازل ہے واسطے اوس شخص کے جو قائم کیا احکام کتابی کو البتہ کھاویں

من فوقهم ومن تحت ارجلهم فان الطريق الذي هو الصراط هو

فوق اپنے سے اور تحت پاؤں اپنے سے اسلیے کہ تحقیق جو راہ کہ راہ سیدھی ہے

للسلوك عليه والمشي فيه والسعي لا يكون الا بالارجل فلا

سلوک کیا جاتا ہے اوپر اوسکے اور چلا جاتا ہے بیچ اوسکے اور چلنا نہیں ہوتا ہے مگر ساتھ پاؤں کے پس نہیں

ينتج هذا الشهود في اخذ النواصي بيد من هو على صراط

حاصل ہوگی معرفت بیچ حق پکڑنے پیشانیوں خلایق کے ہاتھ سے اوس رب کے جو وہ اوپر راہ

مستقيم الا هذا الفن الخاص من علوم الاذواق فنسوق

سیدھی کے ہے مگر اس فن خاص سے کہ عبارت علوم ذوقیہ وجدانیہ سے ہے پس ہانکینگے

المجرمين وهم الذين استحقوا المقام الذي ساقهم اليه بريح

ہم گنہگاروں کو اور یہ وہ لوگ ہیں کہ مستحق ہوئے ہیں اوس مقام کے کہ چلایا اللہ تعالی نے انکو طرف اوسی مقام کی ساتھ ہوا

الدبور الذي اهلكهم عن نفوسهم بها فهو ياخذ بنواصيهم

پچھوا کے کہ ہلاک کیا حق تعالی نے اونکو نفسوں اونکے سے بسبب اوس ہوا کے پس حقتعالی پکڑتا ہے بال پیشانی اون گنہگاروں کے

والريح تسوقهم وهي عين الاهواء التي كانوا عليها الى جهنم

اور ہوا ہانکتی ہے اونکو اور وہ ہوا عین آرزوئے نفسانی ہے کہ تھے وہ گنہگار اوپر اوسکے طرف دوزخ کے

وهي البعد الذي كانوا يتوهمونه فلما ساقهم الى ذلك

اور ۔۔ دوزخ ایک دوری ہے کہ وہ لوگ وہم کرتے تھے اوسکا پس جب چلایا حق تعالی نے انکو طرف اوس

الموطن حصلوا في عين القرب فزال البعد فزال مسمى جهنم

مقام جہنم کے واصل ہوئے وہ بیچ عین قرب کے پس زائل ہوئی دوری میں بدل ہوئی حقیقت جہنم کی

في حقهم ففازوا بنعيم القرب من جهة الاستحقاق لانهم

بیچ حق اونکے کے پس پہنچے وہ لوگ بیچ نعمت قرب کے بسبب حقدار ہونے کے کیونکہ

مجرمون فما اعطاهم هذا المقام الذوقي اللذيذ من جهة المنة

وہ لوگ گنہگار ہیں نہیں عطا کیا حق تعالی نے اونکو یہ مقام قرب اور فنا کا کہ ذوقی اور لذیذ ہے بسبب احسان اور فضل کے

وإنما أخذه بما استحقته حقائقهم من أعمالهم التي كانوا عليها فإنهم

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ دیا انکو بیچ اوس ظلم کے بسبب ان عملوں کے کہ حقدار ہوئے اور لائق ہوئے حقیقتیں انکی کہ تھے اوپر انکے پس تحقیق وہ

كانوا في السعي في أعمالهم على صراط الرب المستقيم لأن نواصيهم

تھی وہ بیچ کوشش کے بیچ اعمال اپنے کے اوپر راہ سیدھی رب اپنے کے اسلیے کہ تحقیق بال پیشانی اونکے تھے

كانت بيد من له هذه الصفة فما مشوا بنفوسهم وإنما مشوا

بیچ ہاتھ میں اوس رب کے کہ واسطے اوسکے یہ صفت ہے پس نہ چلے وہ لوگ ساتھ ذاتوں اپنی کے اور سوا اسکے نہیں کہ چلے وہ لوگ

بحكم الجبر إلى أن وصلوا إلى عين القرب (ونحن أقرب إليه منكم

ساتھ حکم جبر کے یہانتک کہ واصل ہوئے وہ طرف عین قرب کے اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اوس میت کے تم میں سے

ولكن لا تشعرون) وإنما هو يبصر فإنه مكشوف الغطاء فبصره

ولیکن نہیں دیکھتے ہو تم اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ میت دیکھتی ہے اسلیے کہ تحقیق کھل گیا ہے پردہ اوسکا پس بینائی اوس میت کی

حديد وما خص ميتاً من ميت أي ما خص سعيداً في القرب من شقي

تیز ہے اور نہیں خاص کیا حق تعالی نے ایک میت کو دوسری میت سے یعنی نہیں خاص کیا حق تعالی نے سعید کو بیچ قرب کے شقی سے

(ونحن أقرب إليه من حبل الوريد) وما خص إنساناً من إنسان

اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف ہر انسان کے رگ جان سے اور نہ خاص کیا حق تعالے نے ایک انسان کو دوسرے انسان سے

فالقرب الإلهي من العبد لا خفاء به في الأخبار الإلهية فلا

پس قرب الٰہی کا بندہ سے نہیں ہے کوئی پوشیدگی بیچ ثبوت اوسکے کے بیچ خبر الٰہی کے پس نہیں ہے کوئی

قرب أقرب من أن تكون هويته عين أعضاء العبد وقواه

قرب نزدیک تر اس بات سے کہ ہووے ذات حق تعالی کی عین اعضا بندہ کے اور قوتیں اوسکی

لأن عينه تعالى بعينه موجودة في كل صغير وكبير ولبس

اسلیے کہ تحقیق ذات حق تعالی کی بعینہ موجود ہے بیچ ہر چھوٹے اور بڑے کے اور نہیں ہے

العبد سوى هذه الأعضاء والقوى فهو حق مشهود في خلق

بندہ سوائے ان اعضا اور قوتوں کے پس بندہ حق ہے کہ ظاہر ہے بیچ صورت خلق

متوهم فالخلق معقول والحق محسوس مشهود عند المؤمنين

موہوم کی اور خلق معقول اور غیر محسوس ہے اور حق محسوس اور ظاہر ہے نزدیک ایمان والوں

وأهل الكشف والوجود وما عدا هذين الصنفين فالحق

اور اہل کشف اور وجدان کی اور ماسوا ان دونوں فریق کے پس حق نزدیک

عندهم معقول والخلق مشهود فهم بمنزلة الماء الملح الأجاج

نزدیک اونکے معقول اور غیر محسوس ہے اور خلق ظاہر ہے پس وہ لوگ مرتبہ میں پانی کھاری بدمزہ کے ہیں

فالطائفة الأولى بمنزلة الماء العذب الفرات السائغ لشاربه

اور گروہ اول مرتبہ میں پانی میٹھے پیاس بجھانے والے نرمے اور واسطے پینے والے اوسکے کے ہیں

والناس على قسمين من الناس من يمشي على طريق يعرفها ويعرف غايتها

پس آدمی اوپر دو قسم کے ہیں بعض دیو ان کے وہ شخص ہے کہ چلتا ہے وہ اوپر اوس راہ کے کہ پہچانتا ہے حقیقت اسکی پہچانتا ہے غرض مطلب

فهي في حقه صراط مستقيم ومن الناس من يمشي على طريق يجهلها

پس وہ راہ بیچ حق اوس شخص کے راہ سیدھی ہے اور بعض دیو ان کے وہ شخص ہے کہ چلتا ہے اوپر اوس راہ کے کہ نہیں جانتا ہے حقیقت اوسکی

ولا يعرف غايتها وهي عين الطريق التي عرفها الصنف الآخر فالعارف

اور نہیں پہچانتا ہے غرض اور مطلب اسکا حالانکہ وہ راہ عین اوس راہ کی ہے کہ پہچانا اوسکو گروہ دوسرے نے یعنی عرفا نے پس عارف باللہ

يدعو إلى الله على بصيرة وغير العارف يدعو إلى الله على التقليد و

بلاتا ہے طرف اللہ تعالی کے اوپر بینائی کے اور غیر عارف باللہ بلاتا ہے طرف اللہ تعالے کے اوپر تقلید اور

الجهالة فهذا علم خاص يأتي من أسفل سافلين لأن الأرجل هي السفل

جہالت کے پس یہ علم کشفی ایک علم خاص ہے آتا ہے وہ علم نیچے سے سب نیچوں کے اسلیے کہ تحقیق پاؤں شخص کے اسفل ہیں

من الشخص والسفل منها ما تحتها وليس إلا الطريق فمن عرف أن الحق

شخص سے اور اسفل اوسی پاؤں کی وہ چیز ہے کہ تحت میں اوس پاؤں کے ہو اور نہیں ہے وہ چیز تحتانی مگر راہ پس جسنے پہچانا یہ کہ تحقیق حق تعالی

عين الطريق عرف الأمر على ما هو عليه فإن فيه جل وعلا يسلك

عین راہ ہے پہچانا اوسنے حقیقت امر کو جو نفس الامر میں ہے اسلیے کہ تحقیق بیچ حق جل و علا کے سلوک کرتا ہے

ويسافر إذ لا معلوم إلا هو وهو عين السالك والمسافر فلا عالم إلا

اور سفر کرتا ہے عارف کیونکہ نہیں ہے کوئی معلوم مگر حق تعالی اور وہی عین سلوک کرنے والا اور سفر کرنے والا ہے پس نہیں ہے کوئی جاننے والا مگر

هو فمن أنت فاعرف حقيقتك وطريقتك فقد بان لك الأمر

حق تعالی پس کون ہے تو اے طالب پہچان حقیقت اپنی اور راہ اپنی پس تحقیق ظاہر ہوئی واسطے تیرے حقیقت امر کی

على لسان الترجمان إن فهمت وهو لسان حق فلا يفهمه إلا من

اوپر زبان مترجم حق تعالی کے اگر سمجھے تو اور زبان مترجم کی زبان حق تعالی کی ہے پس نہیں سمجھتا ہے کوئی اوسکو مگر وہ شخص

فهمه الحق فإن للحق نسبا كثيرة ووجوها مختلفة ألا ترى عادا قوم

کہ سمجھا دے اوسکو حق تعالی اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالی کے نسبتیں بہت ہیں اور مظاہر مختلف آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب عاد کو کہ قوم

هود كيف قالوا هذا عارض ممطرنا فظنوا خيرا بالله وهو عند

ہود کی ہیں کیونکر کہا انہوں نے کہ یہ بادل ہے مینہ برسانے والا ہمارا پس گمان کیا انہوں نے نیک ساتھ اللہ تعالی کے اور حق تعالی نزدیک

ظن عبده به فأضرب لهم الحق عن هذا القول فأخبرهم بما هو أتم

گمان بندہ اپنے کے ہے ساتھ بندہ اپنے کے پس ہو گردان کی واسطے ان کے حق تعالی نے اس قول سے اور خبر دی حق تعالی نے اونکو ساتھ اس چیز کے کہ وہ بہت کامل

وَاَعْلٰى فِي الْقُرْبِ فَاِنَّهٗ اِذَا اَمْطَرَهُمْ فَذٰلِكَ حَظُّ الْاَرْضِ وَسَقْيُ الْحَبَّةِ

اور بہت بلندی بیچ قرب کے اسلیے کہ تحقیق بادل اگر برسا اونکو پس وہ حصہ زمین اور پانی دینا باغ اور کھیتی کو تھا

فَلَا يَصِلُوْنَ اِلٰى نَتِيْجَةِ ذٰلِكَ الْمَطَرِ اِلَّا عَنْ بُعْدٍ فَقَالَ لَهُمْ بَلْ هُوَ مَا

پس نہ پہنچتے وہ لوگ طرف نتیجہ اور مطلب اوس مینہ کے مگر بعد مدت مدید کے پس کہا حق تعالیٰ نے واسطے اونکے بلکہ وہ بادل وہ چیز ہے

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَجَعَلَ الرِّيْحَ اِشَارَةً اِلٰى مَا فِيْهَا مِنَ

کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اوسکے یعنی ہوا کہ بیچ اوسکے عذاب ہے دکھ دینے والا پس حق تعالیٰ نے ریح کو اشارہ طرف اوس چیز کہ بیچ اوس ریح کے ہے

الرَّاحَةِ لَهُمْ فَاِنَّ بِهٰذِهِ الرِّيْحِ اَرَاحَهُمْ مِنْ هٰذِهِ الْهَيَاكِلِ الْمُظْلِمَةِ

راحت سے واسطے اس قوم کے اسلیے کہ تحقیق بسبب اس ریح کے راحت بخشی حق تعالیٰ نے اونکو اس ابدان ظلمانیہ تاریک

وَالْمَسَالِكِ الْوَعْرَةِ وَالسُّدَفِ الْمُدْلَهِمَّةِ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّيْحِ عَذَابٌ

اور راہوں دشوار اور حجابوں تاریک سے اور بیچ اس ریح کے ایک عذاب ہے

اَيْ اَمْرٌ يَسْتَعْذِبُوْنَهٗ اِذَا ذَاقُوْهُ اِلَّا اَنَّهٗ يُوْجِعُهُمْ لِفُرْقَةِ الْمَاْلُوْفِ

یعنی ایک چیز ہے کہ لذیذ پاتی ہے وہ قوم اوسکو جسوقت چکھتی ہے اوسکو مگر تحقیق امر مذکور درد پہونچاتا ہے انکو بسبب جدائی اشیاء مالوفہ

فَبَاشَرَهُمُ الْعَذَابُ فَكَانَ الْاَمْرُ اِلَيْهِمْ اَقْرَبَ مِمَّا تَخَيَّلُوْهُ فَدَمَّرَتْ

پس لاحق ہوا اونکو عذاب پس تھا امر عذاب کا کہ لذت بخش ہے طرف قوم ہود کے قریب اوس چیز سے کہ خیال کرتی تھی قوم اوسکو پس ہلاک کیا ہوا نے

كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسَاكِنُهُمْ وَهِيَ جُثَثُهُمُ الَّتِيْ

ہر چیز کو ساتھ حکم پروردگار اپنے کے پس ہو گئی قوم ایسی کہ نہیں دکھائی دیتی تھی مگر گھر اونکے اور وہ گھر اجسام اونکے ہیں

عَمَرَتْهَا اَرْوَاحُهُمُ الْحَقِّيَّةُ فَزَالَتْ حَقِّيَّةُ هٰذِهِ النِّسْبَةِ الْخَاصَّةِ

کہ تعمیر کیا اون اجسام کو ارواح اونکی نے کہ منسوب ہیں طرف حق تعالیٰ کے پس زائل ہو ثبوت ان نسبتوں کا کہ مخصوص ہیں

وَبَقِيَتْ عَلٰى هَيَاكِلِهِمُ الْحَيٰوةُ الْخَاصَّةُ بِهِمْ مِنَ الْحَقِّ الَّتِيْ تَنْطِقُ

اور باقی رہی اوپر اجسام اونکے کے وہ حیات کہ مخصوص ہے ساتھ اونکے حق تعالیٰ سے کہ ناطق ہونگی

بِهَا الْجُلُوْدُ وَالْاَيْدِيْ وَالْاَرْجُلُ وَعَذَبَاتُ الْاَسْوَاطِ وَالْاَفْخَاذُ

بسبب اوس حیات کے جلدیں اور ہاتھ اور پاؤں اور اطراف کوڑونکی اور ران مردوں کی

وَقَدْ وَرَدَ النَّصُّ الْاِلٰهِيُّ بِهٰذَا كُلِّهٖ اِلَّا اَنَّهٗ تَعَالٰى وَصَفَ نَفْسَهٗ

اور تحقیق وارد ہوئی نص الٰہی ساتھ اس ہر ہر امر مذکور کے مگر یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ نے صفت کی ذات اپنی کی

بِالْغَيْرَةِ وَمِنْ غَيْرَتِهٖ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ الْفُحْشُ اِلَّا مَا ظَهَرَ

ساتھ غیرت کے اور غیرت سے اپنی حرام کیا فواحش کو اور نہیں ہے فحش مگر وہ چیز کہ ظاہر ہوئی

وَاَمَّا فُحْشُ مَا بَطَنَ فَهُوَ لِمَنْ ظَهَرَ لَهٗ فَلَمَّا حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ اَيْ مَنَعَ

لیکن فحش اوس چیز کا کہ پوشیدہ ہوئی پس وہ فحش واسطے اوس شخص کے ہے کہ ظاہر ہوئی وہ واسطے اوسکے پس جسوقت حرام کیا حق تعالیٰ نے فواحش کو یعنی منع کیا

أن تعرف حقيقة ما ذكرناه وهي أنه عين الأشياء فسترها

اثبات سے کہ پہچانی جاوے حقیقت اوس چیز کی کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اور وہ حقیقت یہ ہے کہ تحقیق حق تعالیٰ عین اشیا کا ہے پس چھپایا حق تعالیٰ نے اوس حقیقت کو

بالغيرة وهو أنت من الغير فالغير يقول السمع سمع زيد والعارف

بسبب غیرت کے اور وہ غیرت تو ہی ہے کہ تو خود ہے غیر سے پس غیر کہتا ہے کہ کان زید کا کان زید کا ہی اور عارف

يقول السمع عين الحق وهكذا ما بقي من القوى والأعضاء فما كل

کہتا ہے کہ کان زید کا عین حق تعالیٰ کا ہے اور اسی طرح حال ہے اوس چیز کا کہ باقی ہے قوتوں اور اعضای جسمانی سے پس نہیں ہے ہر

أحد عرف الحق فتفاضل الناس وتميزت المراتب فبان الفاضل

ایک کہ پہچانے حق تعالیٰ کو پس بایکدیگر فضیلت کرنیوالے ہوئے آدمی اور تمیز ہوئے رتبے ہر ایک کے پس ظاہر ہوا فاضل

والمفضول واعلم أنه لما أطلعني الحق وأشهدني أعيان رسله

اور مفضول اور جان تو اے طالب تحقیق شان یہ ہے کہ جب مطلع اور واقف کروایا مجکو حق تعالیٰ نے اور ظاہر کیا واسطے میرے ارواح رسولوں

وأنبيائه كلهم البشريين من آدم إلى محمد صلوات الله عليهم

اور نبیوں اپنے کے کہ تمام اوسکے آدم زاد ہیں حضرت آدم سے حضرت محمد مصطفیٰ تک رحمت اللہ کی اوپر اون

أجمعين في مشهد أقمت فيه بقرطبة سنة ست وثمانين

سبکے بیچ مقام شہود ذکر کے کہ قایم کیا گیا میں بیچ اوسی مقام کے شہر قرطبہ میں بیچ سن پانسو اور چھیاسی

وخمس مائة ما كلمني أحد من تلك الطائفة إلا هود عليه السلام

ہجری کے نہ کلام کیا ساتھ میرے کسی نے اون گروہ انبیا میں سے مگر ہود علیہ السلام نے

فإنه أخبرني بسبب جمعيتهم ورأيته رجلا ضخما في الرجال حسن

پس تحقیق ہود علیہ السلام نے خبر دی مجکو سبب جمع ہونے انبیا علیہم السلام کے اور دیکھا میں نے حضرت ہود کو ایک مرد جسیم بیچ مردوں کے نیک

الصورة لطيف المحاورة عارفا بالأمور كاشفا لها ودليلي على

صورت پاکیزہ بیان عارف ساتھ امور حقایق کے کھولنے والے امور حقائق کو اور دلیل میری اوپر

كشفه لها قوله تعالى ما من دابة إلا هو آخذ بناصيتها إن ربي

کشف ہود علیہ السلام کے اونکو حقایق میں قول حق تعالیٰ کا ہے کہ نہیں ہے کوئی چلنے والا مگر حق تعالیٰ پکڑ رہا ہے بال پیشانی اوسکی کے تحقیق رب میرا

على صراط مستقيم وأي بشارة أعظم للخلق من هذه ثم من امتنان

اوپر راہ سیدہی کے ہے اور کونسی بشارت بزرگتر ہے واسطے خلق کے اس بشارت سے اور کامل تر پھر احسان سے

الله علينا أن أوصل إلينا هذه المقالة عنه في القرآن ثم تممها

حق تعالیٰ کے اوپر ہمارے یہ کہ پہونچایا طرف ہمارے اس قول کو ہود علیہ السلام سے بیچ قرآن شریف کے پھر تمام اور کامل کیا اس قول کو اوس شخص نے

الجامع للكل محمد صلى الله عليه وسلم بما أخبر به عن الحق

کہ جامع اور شامل ہے تمام عالم کو کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی انہوں نے ساتھ اوسکے حق تعالیٰ سے

بِأَنَّهُ عَيْنُ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْيَدِ وَالرِّجْلِ وَاللِّسَانِ أَيْ هُوَ عَيْنُ الْحَوَاسِّ

اس طرح کہ تحقیق حق تعالی عین سمع اور عین آنکھ اور عین ہاتھ اور عین پاؤں اور عین زبان بندہ کی ہے یعنی حق تعالی عین حواس

وَالْقُوَى الرُّوحَانِيَّةُ أَقْرَبُ مِنَ الْحَوَاسِّ فَاكْتَفَى بِالْأَبْعَدِ الْمَحْدُودِ

جسمانیہ بندہ کا ہے اور قوائے روحانیہ بندہ کی قریب تر حق تعالی کے ہیں حواس جسمانیہ بندہ سے پس اکتفا کیا حضرت خاتم الرسل نے ساتھ ذکر بعید محدود کی

عَنِ الْأَقْرَبِ الْمَجْهُولِ الْحَدِّ فَتَرْجَمَ الْحَقُّ لَنَا عَنْ نَبِيِّهِ هُودٍ عَلَيْهِ

یعنی حواس جسمانیہ کے اوپر قریب مجہول الحد سے کہ وہ مجہول الحد ہیں یعنی وہ حواس روحانیہ ہیں پس بیان کیا حق تعالی نے واسطے ہمارے پیغمبر اپنے سے کہ ہود علیہ

السَّلَامُ مَقَالَتَهُ لِقَوْمِهِ بُشْرَى لَنَا وَتَرْجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

السلام ہیں قول اونکے کو کہ واسطے قوم اونکے کے تھا جس حال میں بشارت دینے والا ہے حق تعالی کے واسطے ہمارے اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى مَقَالَتَهُ بُشْرَى لَنَا فَكَمُلَ الْعِلْمُ فِي صُدُورِ الَّذِينَ

وسلم نے اللہ تعالی سے قول اللہ تعالی کا جس حال میں بشارت دینے والے ہیں آنحضرت واسطے ہمارے پس کامل ہوا علم بیچ سینہ اون لوگوں کے

أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهُمْ يَسْتُرُونَهَا وَإِنْ

کہ دیے گئے وہ علم وجدانی اور نہیں انکار کرتے ہیں آیتوں کو ہماری مگر کافر اسلیے کہ تحقیق وہ لوگ چھپاتے ہیں آیات وحدت کو اگرچہ

عَرَفُوهَا حَسَدًا مِنْهُمْ وَنَفَاسَةً وَظُلْمًا وَمَا رَأَيْنَا قَطُّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

پہچانتے ہیں وہ اون آیات کو بسبب حسد کے جانب سے اپنے اور بسبب بخل اور ظلم کے اور نہ دیکھا ہم نے کبھی اللہ تعالی سے

فِي حَقِّهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أَنْزَلَهَا أَوْ إِخْبَارٍ عَنْهُ أَوْصَلَهُ إِلَيْنَا

حق بیچ اللہ تعالی کے بیچ کسی آیت کے کہ اوتارا اوس نے اسکو یا بیچ خبر دینے رسول کے جانب سے حق تعالی کر پہنچایا رسول نے اوس خبر کو طرف ہمارے

فِيمَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ تَعَالَى إِلَّا بِالتَّحْدِيدِ تَنْزِيهًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ

بیچ اوس صفت کے کہ رجوع کرتی ہے وہ طرف حق تعالی کے مگر ساتھ محدود کے اور تقیید کے تنزیہی ہو وہ آیت اور تشبیہ

تَشْبِيهًا أَوَّلُهُ الْعَمَاءُ الَّذِي مَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ

یا تشبیہی اول اوس محدود کا عما ہے کہ نہیں اوپر اوس عما کی ہوا اور نہیں تحت اوس عما کے ہوا

وَكَانَ الْحَقُّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ اسْتَوَى

اور تھا حق تعالی بیچ اوس عما کے یعنی برابر بیچ عما کے پہلے پیدا کرنے حق تعالی مخلوق کو پھر ذکر کیا حق تعالی نے یہ کہ تحقیق حق تعالی نے قرار کیا

عَلَى الْعَرْشِ فَهٰذَا أَيْضًا تَحْدِيدٌ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ

اوپر عرش کے پس یہ آیت بھی محدود ذکر ہے پھر ذکر کیا حق تعالی نے ساتھ پیغمبر اپنے کے اسبات کا کہ تحقیق حق تعالی نازل ہوتا ہے طرف آسمان

الدُّنْيَا فَهٰذَا تَحْدِيدٌ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ فِي السَّمَاءِ وَأَنَّهُ فِي الْأَرْضِ

دنیا کے پس یہ حدیث بھی محدود ذکر ہے پھر ذکر کیا حق تعالی نے اسبات کا کہ تحقیق حق تعالی بیچ آسمان کے اور تحقیق وہ بیچ زمین کے ہے

وَأَنَّهُ مَعَنَا أَيْنَمَا كُنَّا إِلَى أَنْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ

اور تحقیق حق تعالی ساتھ ہمارے ہے جس جگہ ہوویں ہم یہاں تک کہ خبر دی حق تعالی نے ساتھ اس زبان پیغمبر کے ہم کو کہ تحقیق حق تعالی

١٤٣

عَيْنُنَا وَنَحْنُ مَحْدُوْدُوْنَ فَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ اِلَّا بِالْحَدِّ وَقَوْلُهُ

عین ہمارا ہے اور ہم محدود ہیں پس نہ صفت کی حق تعالیٰ نے ذات اپنی کی مگر ساتھ محدود کے اور قول حق تعالیٰ کا

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ حَدٌّ اَيْضًا اِنْ اَخَذْنَا الْكَافَ زَائِدَةً لِغَيْرِ

لیس کمثلہ شی بھی محدود کرنے والا ہے حق تعالیٰ کو اگر اختیار کریں ہم کاف کو زائد غیر

الصِّفَةِ وَمَنْ تَمَيَّزَ عَنِ الْمَحْدُوْدِ فَهُوَ مَحْدُوْدٌ بِكَوْنِهِ لَيْسَ عَيْنَ

صفت کا اور جو شے کہ متمیز اور جدا ہووے محدود سے پس وہ محدود ہے بسبب ہونے اوسکے کے نہیں عین

هٰذَا الْمَحْدُوْدِ فَالْاِطْلَاقُ عَنِ التَّقْيِيْدِ تَقْيِيْدٌ وَالْمُطْلَقُ مُقَيَّدٌ

اس محدود کا پس مطلق کرنا مقید کرنے سے مقید کرنا ہے اور مطلق مقید ہو جاتا ہے

بِالْاِطْلَاقِ لِمَنْ فَهِمَ وَاِنْ جَعَلْنَا الْكَافَ لِلصِّفَةِ فَقَدْ حَدَدْنَاهُ

بسبب قید اطلاق کے نزدیک اس شخص کے کہ سمجھا ہو اور اگر گردانیں ہم کاف کمثلہ کو واسطے صفت کے پس تحقیق محدود اور معین کیا ہم نے حق تعالیٰ

وَاِنْ اَخَذْنَا لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ عَلٰى نَفْيِ الْمِثْلِ تَحَقَّقْنَا بِالْمَفْهُوْمِ

اور اگر لیویں اور حمل کریں ہم لیس کمثلہ شی کو اوپر معنی نفی مثل حق تعالیٰ کے یقین جانینگے ہم بدلیل مفہوم مخالف آیت مذکورہ کے

وَبِالْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ اَنَّهُ عَيْنُ الْاَشْيَاءِ وَالْاَشْيَاءُ مَحْدُوْدَةٌ

اور بدلیل اخبار صحیحہ کے اسبات کو کہ تحقیق حق تعالیٰ عین اشیا کا ہے اور اشیا محدود اور معین ہیں

وَاِنِ اخْتَلَفَتْ حُدُوْدُهَا فَهُوَ مَحْدُوْدٌ بِحَدِّ كُلِّ مَحْدُوْدٍ فَمَا

اگرچہ مختلف ہیں حدود اور تعینات اشیا کی پس حق تعالیٰ محدود اور معین ہے ساتھ حد اور تعین ہر محدود کے ایسے کہ

يُحَدُّ شَيْءٌ اِلَّا وَهُوَ حَدٌّ لِلْحَقِّ فَهُوَ السَّارِيْ فِيْ مُسَمَّى الْمَخْلُوْقَاتِ

نہیں محدود کیا جاتی ہے کوئی چیز مگر اس حال میں کہ وہ حد حد حق تعالیٰ کی ہے پس حق تعالیٰ جاری ہے بیچ ان حقایق کے کہ نام اونکا مخلوقات

وَالْمُبْدَعَاتِ وَلَوْ لَمْ يَكُنِ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ مَا صَحَّ الْوُجُوْدُ فَهُوَ

اور بیچ ان حقایق کے کہ نام انکا مبدعات یعنی مخلوقات ہے اور اگر نہ ہوتا حقیقت حال اور امر ایسا تو صحیح ہوتا وجود اور ہستی اشیا کی پس حق تعالیٰ

عَيْنُ الْوُجُوْدِ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ بِذَاتِهِ وَلَا يَؤُوْدُهُ حِفْظُ شَيْءٍ

عین وجود اشیا کا ہے پس حق تعالیٰ اوپر ہر شے کی نگہبان ہے ساتھ ذات اپنی کے اور نہیں گران ہوتی ہے اوسکو نگہبانی کسی شی کی

فَحِفْظُهُ لِلْاَشْيَاءِ كُلِّهَا حِفْظُهُ لِصُوْرَتِهِ عَنْ اَنْ يَكُوْنَ الشَّيْءُ

پس نگہبانی حق تعالیٰ کی واسطے اشیا کے جمیع حفاظت کرنا حق تعالیٰ کا ہے واسطے صورت اپنی کے اسبات سے کہ پایا جاوے کوئی شے

عَلٰى غَيْرِ صُوْرَتِهِ وَلَا يَصِحُّ اِلَّا هٰذَا فَهُوَ الشَّاهِدُ مِنَ الشَّاهِدِ

سوائے صورت حق تعالیٰ کے اور نہیں صحیح ہوتا ہے مگر یہ مذکور پس حق تعالیٰ شاہد حقیقی ہے ہر شاہد سے

وَالْمَشْهُوْدُ مِنَ الْمَشْهُوْدِ فَالْعَالَمُ صُوْرَتُهُ وَهُوَ رُوْحُ الْعَالَمِ

اور مشہود حقیقی ہے ہر مشہود سے پس تمام عالم صورت حق تعالیٰ کی ہے اور حق تعالیٰ روح تمام عالم کا ہے

للربوبية فهو الانسان الكبير

اور تدبیر کرنیوالا اور اسکا پس تمام عالم ساتھ حق کے ہے گویا انسان کبیر ہے

وهو الواحد الذي	فهو الكون كله	شعر
اور حق تعالے ایک ہی ہے کہ	پس حق تعالی عالم ہے تمام	ترجمہ
فوجودي غذاؤه	ولذا قلت يغتذي	قام كوني بكونه
پس وجود میرا غذا اوسکی ہے	اور واسطے اسکے کہا میں نے کہ غذا لیتا ہے	قایم ہوئی ہستی میری ساتھ ہستی اوسکی کے
ت بوجه تعوذي	فبه منه ان نظر	وبه نحن نحتذي
اور وحدۃ الوجود کی پناہ لینا میرا ہے	پس ساتھ حق تعالی کے حق تعالی سے اگر دیکھے تو	اور ساتھ حق تعالے کے ہم غذا لیتے ہیں

ولهذا الكرب تنفس فنسب النفس الى الرحمن لانه رحم

اور واسطے اسی کرب ... سانس لیا اور تجلی کی حق تعالی نے اور نسبت کی اوس سانس کی طرف اسم رحمن کی اسلیے کہ تحقیق حق تعالی نے رحم کیا اور

به ما طلبته النسب الالهية من ايجاد صور العالم التي

ساتھ اسکے جو کچھ طلب کیا تھا اوسکو نسبتوں الہیہ نے اور وہ مطلب عبارت ہے پیدا کرنے سے صورتوں عالم کے جیسے کہ

قلنا هي ظاهر الحق اذ هو الظاهر وهو باطنها اذ هو الباطن و

کہا ہم نے کہ صورتین عالم کی ظاہر حق تعالی کی ہیں اسلیے کہ تحقیق حق تعالی ظاہر ہے اور حق تعالی باطن صورتوں عالم کا ہے اسلیے کہ وہی حق تعالی باطن ہے اور

هو الاول اذ كان ولا هي وهو الآخر اذ كان عينها

اور حق تعالی اول ہے ... تھا اور نہ تھین صورتین عالم کی اور حق تعالی آخر ہر شے کا ہے اسلیے کہ حق تعالی عین صورتوں عالم کا ہے

عند ظهورها فالآخر عين الظاهر والباطن عين الاول

وقت ظاہر ہونے صورتوں عالم کے خارج میں پس اسم آخر عین اسم ظاہر کا ہے اور اسم باطن عین اسم اول کا ہے

وهو بكل شيء عليم لانه بنفسه عليم فلما اوجد الصور

اور حق تعالی ہر شے کو جاننے والا ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی ذات اپنی کو جاننے والا ہے پس جب پیدا کیا حق تعالی نے صورتوں کو

في النفس وظهر سلطان النسب المعبر عنها بالاسماء صح

بیچ نفس رحمانی کے اور ظاہر ہوا غلبہ اور حکومت نسبتوں کا کہ تعبیر کی جاتی ہے اون نسبتوں سے ساتھ اسمای الہی کے صحیح

النسب الالهي للعالم فانتسبوا اليه تعالى فقال اليوم اضع

ہوئی نسبت حق تعالی کیواسطے عالم کی پس نسبت رکھنے والے ہوئے اہل عالم طرف حق تعالی ...

نسبكم وارفع نسبي اي آخذ عنكم انتسابكم الى

نسبتوں کو تمہاری اور بلند اور ظاہر کرونگا میں نسبتوں کو اپنی یعنی لونگا میں تم سے نسبت ذات اور صفات اور افعال کو تمہاری جو منسوب ہے طرف

انفسكم واردكم الى انتسابكم الي اين المتقون اي الذين

ذاتوں تمہاری کے اور پھیر دونگا میں تمہاری نسبت ذات اور صفات اور افعال کو طرف میری کہان ہیں متقی لوگ یعنی وہ لوگ کہ

١٠٥

اتخذوا الله وقاية فكان الحق ظاهرهم أي عين صورهم الظاهرة وهو

گردانا اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کو حافظ واسطے ذاتوں اپنی کے پس ہوا حق تعالیٰ ظاہر اُنکا یعنی عین حق تعالیٰ عین صورتوں ظاہری انکی کا اور وہ قوم

أعظم الناس وأحقهم وأقواهم عند الجميع وقد يكون

بزرگترین آدمیوں کی اور سزاوارتر اور قوی تر ہونگی ہے نزدیک تمامی اہل اللہ کے اور کبھی ہوتا ہے

المتقي من جعل نفسه وقاية للحق بصورته إذ هوية الحق قوى العبد

صاحب تقویٰ وہ شخص کہ جسے گردانا ذات اپنی کو حافظ واسطے حق تعالیٰ کے ساتھ صورت محسوس اپنی کے اسلئے کہ ہویت و ذات حق تعالیٰ کی قوی بندے کی ہے

فجعل مسمى العبد وقاية لمسمى الحق على الشهود حتى يتميز العالم

پس گردانی گئی ذات بندہ کی ساتھ صورت محسوس عبد کے حافظ واسطے ذات حق تعالیٰ کے موافق شہود اور کشف عبد کے تاکہ تمیز ہووے جاننے والا

من غير العالم (قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

غیر جاننے والے سے (کہہ اے محمد کیا برابر ہوتے ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے ہیں سوائے

إنما يتذكر أولوا الألباب) وهم الناظرون في لب الشيء الذي

اسکے نہیں ہے کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل خالص) اور وہی لوگ نظر کرنے والے ہیں بیچ لب اور خلاصہ شے کے

هو المطلوب من الشيء فما سبق مقصر مجدا كذلك لا يماثل

کہ وہ اصل مطلوب اور مقصود ہے شے سے پس سبقت کی صاحب تقصیر نے اوپر کوشش کرنیوالے کے اور ایسے ہی نہیں مشابہ ہوتا ہے

أجير عبدا وإذا كان الحق وقاية للعبد بوجه والعبد وقاية للحق

مزدور ساتھ غلام کے اور جس وقت ہوا حق تعالیٰ سبب حفاظت کا واسطے بندہ کے ایک جہت سے اور بندہ سبب حفاظت کا واسطے حق تعالیٰ کے

بوجه فقل في الكون ما شئت إن شئت قلت هو الخلق وإن

دوسری وجہ سے پس کہہ اے طالب بیچ حق عالم کے جو کچھ کہ چاہے تو اگر چاہے کہو تو عالم خلق ہے اور اگر

شئت قلت هو الحق وإن شئت قلت هو الحق الخلق وإن شئت قلت

چاہے کہے تو عالم حق ہے اور اگر چاہے کہے تو عالم حق ہے اور خلق اور اگر چاہے کہے تو

لا حق من كل وجه ولا خلق من كل وجه وإن شئت قلت

نہیں ہے عالم حق تمامی وجوہ سے اور نہیں ہے عالم خلق تمامی وجوہ سے اور اگر چاہے قائل ہووے تو

بالحيرة في ذلك فقد بانت المطالب بتعيينك المراتب

حیرت کا بیچ حق عالم کے پس تحقیق ظاہر ہوئے مطالب مذکورہ بسبب تعین کرنے تیرے کے مرتبوں کو

ولولا التحديد ما أخبرت الرسل بتحول

اور اگر نہوتی تحدید بیچ حق تعالیٰ کے نہ خبر دیتے رسول ساتھ تحول اور تلبس

الحق في الصور ولا وصفته بخلع الصور

حق تعالیٰ کے بیچ صورتوں کے اور نہ صفت کرتے وہ حق تعالیٰ کی ساتھ نکالنے صورتوں کے

١٠٦

عن نفسه شعر

ذات حق تعالیٰ سے شعر

فلا تنظر العين إلا إليه	ولا يقع الحكم إلا عليه
پس نہیں نظر کرتی ہے کوئی آنکھ مگر طرف حق تعالیٰ کے	اور نہیں واقع ہوتا ہے حکم کسی شے پر مگر اوپر حق تعالیٰ کے
فنحن له وبه في يديه	وفي كل حال فإنا لديه
[illegible]	اور بیچ ہر حال کے ہم [illegible] حق تعالیٰ کے ہیں

ولهذا ينكر ويعرف وينزه ويوصف فمن رأى الحق منه

اور بسبب اسی تعین مراتب کے انکار کیا جاتا ہے اور پہچانا جاتا ہے اور منزہ کیا جاتا ہے اور وصف کیا جاتا ہے حق تعالیٰ کا پس جسنے دیکھا حق کو حق سے

فيه بعينه فذلك العارف ومن رأى الحق منه فيه بعين

بیچ حق کے آنکھ سے حق کی پس وہ شخص عارف ہے اور جسنے دیکھا حق کو حق سے بیچ حق کے ساتھ آنکھ

نفسه فذلك غير العارف ومن لم ير الحق منه ولا فيه

ذاتی اپنی کے پس وہ شخص غیر عارف ہے اور جسنے نہ دیکھا حق کو حق سے اور نہ بیچ حق کے

وانتظر أن يراه بعين نفسه فذلك الجاهل وبالجملة فلابد

اور انتظاری کی اوسنے اس بات کی کہ دیکھے حق کو ساتھ آنکھ ذاتی اپنی کے پس وہ شخص جاہل ہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ ہر فرد سے

لكل شخص من عقيدة في ربه يرجع بها إليه ويطلبه فيها فإذا

[illegible]

تجلى له الحق فيها عرفه وأقر به وإن تجلى له في غيرها

[illegible]

أنكره وتعوذ منه وأساء الأدب عليه في نفس الأمر وهو

انکار کرتا ہے وہ حق تعالیٰ کا اور پناہ مانگتا ہے حق تعالیٰ سے اور سوء ادبی کرتا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے حقیقت میں حالانکہ

عند نفسه أنه قد تأدب معه فلا يعتقد معتقد إلها إلا بما

[illegible]

جعل في نفسه فالإله في الاعتقادات بالجعل فما رأوا إلا

[illegible]

نفوسهم وما جعلوا فيها فانظر مراتب الناس في العلم بالله

[illegible]

هو عين مراتبهم في الرؤية يوم القيامة وقد أعلمتك بالسبب

[illegible]

الْمُوجِبِ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ أَنْ تَتَقَيَّدَ بِعَقْدٍ مَخْصُوصٍ وَتَكْفُرَ بِمَا سِوَاهُ

کہ باعث ہو وہ سبب واسطے تجلی حق کے بسبب اعتقاد معتقد کے پس بچ اور ڈر اے طالب بیچ اس بات کے کہ مقید ہو تو ساتھ اعتقاد مخصوص کے اور منکر ہووے تو ماسوا اسکے

فَيَفُوتَكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ بَلْ يَفُوتُكَ الْعِلْمُ بِالْأَمْرِ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فَكُنْ فِي

پس فوت ہوگی تجھ سے خیر اور نیکی بہت بلکہ فوت ہوگا تجھ سے علم اور معرفت حقیقت حال کی جو نفس الامر میں ہے پس ہو جا تو اے طالب بیچ

نَفْسِكَ هَيُولٰى لِصُوَرِ الْمُعْتَقَدَاتِ كُلِّهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَوْسَعُ

ذات اور باطن اپنے کے ہیولی اور مادہ تمامی صورتوں معتقدہ کا پس تحقیق اللہ بزرگ اور برتر وسیع تر

وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَحْصُرَهُ عَقْدٌ دُونَ عَقْدٍ فَإِنَّهُ يَقُولُ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا

اور عظیم تر ہے اس بات سے کہ حصر کرے اسکو ایک ہی اعتقاد سوائے دوسرے اعتقادوں کے اسلئے کہ تحقیق حق تعالیٰ فرماتا ہے (جس طرف منہ پھیرو تم

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) وَمَا ذَكَرَ أَيْنًا مِنْ أَيْنٍ وَذَكَرَ أَنَّ ثَمَّ وَجْهَ اللّٰهِ وَ

پس وہاں ذات اللہ تعالیٰ کی ہے) اور نہیں تخصیص کیا حق تعالیٰ نے ایک جہت کو دوسری جہت سے اور ذکر کیا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق اس جگہ وجہ اللہ تعالیٰ کی ہے اور

وَجْهُ الشَّيْءِ حَقِيقَتُهُ فَنَبَّهَ بِهٰذَا قُلُوبَ الْعَارِفِينَ لِئَلَّا تَشْغَلَهُمُ

وجہ ہر شے کی حقیقت اور ذات اوسی شے کی ہے پس تنبیہ کی حق تعالیٰ نے ساتھ اس کے قلوب عارفین کو تا کہ نہ باز رکھیں اونکو

الْعَوَارِضُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا عَنِ اسْتِحْضَارِ مِثْلِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي

عوارض اور امور دنیوی بیچ حیات دنیا کے حاضر کرنے سے مثل اس شہود جمال حق کے اسلئے کہ تحقیق نہیں جانتا ہے

الْعَبْدُ فِي أَيِّ نَفَسٍ يُقْبَضُ فَقَدْ يُقْبَضُ فِي وَقْتِ غَفْلَةٍ فَلَا يَسْتَوِي

بندہ کہ بیچ کس دم کے قبض کیا جاویگا وہ پس کبھی قبض کیا جاتا ہے بندہ بیچ وقت غفلت کے پس نہیں برابر ہوگا وہ بندہ غافل

مَعَ مَنْ قُبِضَ عَلٰى حُضُورٍ ثُمَّ إِنَّ الْعَبْدَ الْكَامِلَ مَعَ عِلْمِهِ بِهٰذَا يَلْزَمُ

ساتھ اوس بندے کے کہ قبض کیا جاتا ہے اوپر حضوری کے پھر تحقیق بندہ کامل باوجود علم اپنے کے ساتھ مفہوم آیت (اینما تولوا) کے لازم پکڑتا ہے وہ

فِي الصُّورَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْحَالِ الْمُقَيَّدَةِ التَّوَجُّهَ بِالصَّلٰوةِ إِلٰى

بیچ صورت ظاہری کے اور بیچ حال مقید مخصوص کے متوجہ ہونے کو بیچ نماز کے طرف

(شَطْرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) وَيَعْتَقِدُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي قِبْلَتِهِ حَالَ صَلٰوتِهِ

(مسجد حرام کے) اور اعتقاد کرتا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بیچ قبلہ یعنی روبرو اسکے ہر حالت نماز میں

وَهُوَ بَعْضُ مَرَاتِبِ وَجْهِ الْحَقِّ مِنْ (أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

اور وہ قبلہ بعض مراتب مرتبوں وجوہ حق کا ہے مرتبوں سے (اینما تولوا فثم وجہ اللہ) کے

فَشَطْرُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مِنْهَا فَفِيهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَا تَقُلْ هُوَ هٰهُنَا

پس جہت مسجد حرام کہ بعض وجوہ اون مراتب کو ہے پس بیچ جہت مسجد حرام کے وجہ اور ذات اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن مت کہہ تو کہ وجہ اور ذات اللہ تعالیٰ کی اسی جگہ ہے

فَقَطْ بَلْ قِفْ عِنْدَ مَا أَدْرَكْتَ وَالْزَمِ الْأَدَبَ فِي اسْتِقْبَالِ شَطْرِ

فقط بلکہ قایم رہ نزدیک اون وجوہ اور مراتب کے کہ ادراک کیا تو نے آیت قرآنی سے اور لازم پکڑ تو ادب کو بیچ استقبال جہت

المسجد الحرام وألزمها الأدب في عدم حصر الوجه في تلك الأبنية

مسجد حرام کے) اور لازم پکڑ تو ادب کو بیچ نہ حصر کرنے وجہ اور ذات اللہ تعالی کے بیچ اوس جہت مخصوصہ

الخاصة بل هي من جملة أبنيات ما تولى متول إليها فقد بان لك

مذکورہ کے بلکہ وہ جہت مخصوصہ تمامی اون جہتوں میں سے ہے کہ منھ پھیرا ہے کوئی منھ پھیرنے والا طرف ان جہتوں کے پس تحقیق ظاہر ہوئی واسطے تیرے

عن الله أنه في أينية كل وجه وما ثم إلا الاعتقادات فالكل

طرف اللہ سے یہ بات کہ تحقیق اللہ تعالی بیچ جہت ہر توجہ کے ہے اور نہیں ہے بیچ جہات توجہ کے مگر اعتقادات یعنی جہات عقلی پس ہر ایک صاحب اعتقاد کا

مصيب وكل مصيب مأجور وكل مأجور سعيد وكل سعيد مرضي عند

کو پہنچنے والا ہے اور ہر پہنچنے والا اجر دیا جاویگا اور جسکو اجر دیا جاویگا وہ سعید ہے اور ہر سعید محبوب اور پسندیدہ ہے نزدیک

ربه وإن شقي زمانا ما في الدار الآخرة فقد مرض وتألم أهل

رب اپنے کے اگرچہ شقی اور بدبخت رہے کچھ زمانہ بیچ دار آخرت کے پس تحقیق بیمار اور دردناک ہوئے اہل خاصان

العناية مع علمنا بأنهم سعداء أهل حق في الحياة الدنيا فمن

خدا باوجود علم ہمارے کے اس بات کا تحقیق وہ سعید اور اہل حق ہیں بیچ حیات دنیا کے پس بعض

عباد الله من تدركهم تلك الآلام في الحياة الأخرى

بندگان خدا سے وہ لوگ ہیں کہ پہنچینگے اونکو وہ درد مذکور بیچ حیات آخرت کے

في دار تسمى جهنم ومع هذا لا يقطع أحد من أهل العلم

اوس گھر میں کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا جہنم اور باوجود اسکے نہیں یقین جانتا ہے کوئی اون اہل علم

الذين كشفوا الأمر على ما هو عليه أنه لا يكون لهم في تلك

میں سے کہ کشف حاصل کیا ہے اونہوں نے امر جہنم کا جو نفس الامر میں ہے اس بات کو کہ نہوگی واسطے اون کفار کے بیچ

الدار نعيم خاص بهم إما بفقد ألم كانوا يجدونه فارتفع عنهم

دار آخرت کے نعمت اور راحت جو مخصوص ہے ساتھ اونکے یا نعمت بسبب گم ہونے اوس درد کے کہ پاتی تھی قوم کفار اوسکو پس دور ہوگا اونسے اور سابق اونسے

فيكون نعيمهم راحتهم عن وجدان ذلك الألم أو يكون

پس ہوگی نعمت اونکی راحت اور نجات اونکی پانے سے اوس درد کے یا ہوگی

نعيم مستقل زائد كنعيم أهل الجنان في الجنان والله أعلم

نعمت مستقل زاید اوپر راحت کے جیسے کہ نعمت اہل بہشت کی ہے بیچ بہشت کے اور اللہ دانا تر ہے

فص حكمة فتوحية في كلمة صالحية

یہ فص حکمت فتوحیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ صالحیہ کے

مِنَ الْآيَاتِ آيَاتُ الرَّكَائِبْ	وَذٰلِكَ لِاخْتِلَافٍ فِي الْمَذَاهِبْ
[illegible] سواریوں کے ہیں	[illegible]
فَمِنْهُمْ قَائِمُونَ بِهَا بِحَقٍّ	وَمِنْهُمْ قَاطِعُونَ بِهَا السَّبَاسِبْ
[illegible] ساتھ حق تعالیٰ کے	[illegible]
فَأَمَّا الْقَائِمُونَ فَأَهْلُ عَيْنٍ	وَأَمَّا الْقَاطِعُونَ هُمُ الْجَنَائِبْ
لیکن جو لوگ قائم ہیں ساتھ حق کے پس وہ اہل مشاہدہ ہیں	[illegible]
وَكُلٌّ مِنْهُمْ يَأْتِيهِ مِنْهُ	فُتُوحُ غُيُوبِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبْ
اور تمام اہل مشاہدہ میں سے آتے ہیں ہر ایک کو حق تعالیٰ سے	فتوحات اور کشائشیں غیب حق کی ہر طرف سے

اِعْلَمْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ الْأَمْرَ مَبْنِيٌّ فِي نَفْسِهِ عَلَى الْفَرْدِيَّةِ وَلَهَا

[illegible]

التَّثْلِيثُ فَهِيَ مِنَ الثَّلَاثَةِ فَصَاعِدًا فَالثَّلَاثَةُ أَوَّلُ الْأَفْرَادِ وَ

تثلیث ہے پس فردیت کی ابتدا تین سے ہے اور اوپر جانا [illegible] پس تین اول فردوں کا ہے اور

عَنْ هٰذِهِ الْحَضْرَةِ الْإِلٰهِيَّةِ وُجِدَ الْعَالَمُ فَقَالَ تَعَالٰى إِنَّمَا قَوْلُنَا

اسی حضرت فردیت الٰہیہ سے موجود ہوا عالم پس فرمایا حق تعالیٰ نے (سواے اس کے نہیں ہے) قول ہمارا

لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَهٰذِهِ ذَاتٌ ذَاتُ إِرَادَةٍ

واسطے کسی چیز کے [illegible] ایک ذات ہے صاحب ارادہ

وَقَوْلٍ فَلَوْلَا هٰذِهِ الذَّاتُ وَإِرَادَتُهَا وَهِيَ نِسْبَةُ التَّوَجُّهِ بِالتَّخْصِيصِ

اور صاحب قول [illegible]

لِتَكْوِينِ أَمْرٍ مَا ثُمَّ لَوْلَا قَوْلُهُ عِنْدَ هٰذَا التَّوَجُّهِ (كُنْ) لِذٰلِكَ الشَّيْءِ مَا كَانَ

واسطے ایجاد کسی شے کے پھر قول ہوتا نزدیک اوس توجہ کے (کن) [illegible] نہ موجود ہوتی

ذٰلِكَ الشَّيْءُ ثُمَّ ظَهَرَتِ الْفَرْدِيَّةُ الثَّلَاثِيَّةُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ الشَّيْءِ

وہ شے پھر ظاہر ہوئی فردیت [illegible] بیچ اوس شے مخلوق کے بھی

وَبِهَا مِنْ جِهَتِهِ صَحَّ تَكْوِينُهُ وَاتِّصَافُهُ بِالْوُجُودِ وَهِيَ شَيْئِيَّتُهُ

[illegible]

وَسَمَاعُهُ وَامْتِثَالُهُ أَمْرَ مُكَوِّنِهِ بِالْإِيجَادِ فَقَابَلَ ثَلَاثَةً بِثَلَاثَةٍ

[illegible]

ذَاتُهُ الثَّابِتَةُ فِي حَالِ عَدَمِهَا فِي مُوَازَنَةِ ذَاتِ مُوجِدِهَا

[illegible] بیچ حال عدم [illegible] کے مقابلہ میں ذات خالق اپنے کے

وَمُسَاعَدَةٌ فِي مُوَافَقَتِهِ لِإِرَادَةِ مُوجِدِهِ وَقَبُولِهِ بِالِامْتِثَالِ

اور دوسرا ستا اوس سے مخلوق کا ہے مقابلہ میں ارادہ خالق اپنے کے اور ذریعہ قبول کرنا اس شے مخلوق کا ہے ساتھ بجا لانے

لِمَا أَمَرَهُ بِهِ مِنَ التَّكْوِينِ فِي مُوَافَقَتِهِ قَوْلَهُ (كُنْ) فَكَانَ هُوَ فَنَسَبَ

اوس حکم کو کہ امر کیا حق نے اوس مخلوق کو ساتھ اوس کے یعنی تکوین کو بیچ مقابلہ میں قول حق تعالیٰ کے کن پس ہوئی شے مخلوق پس نسبت کی حق تعالیٰ نے

التَّكْوِينَ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنَّهُ فِي قُوَّتِهِ التَّكْوِينُ مِنْ نَفْسِهِ عِنْدَ هٰذَا

تکوین کی طرف شے مذکور کے پس اگر نہ ہوتی بیچ قوت شے مذکور کے استعداد اور قابلیت موجود ہونے کی ذات اپنی سے وقت سننے اس

الْقَوْلِ مَا تَكَوَّنَ فَمَا أَوْجَدَهَا هٰذَا الشَّيْءَ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ

قول الکن کے نہ موجود ہوتی وہ شے پس نہیں پیدا کیا کسی نے اس شے کو بیچ حالت عدم و میت اوس شے کے وقت

الْأَمْرِ بِالتَّكْوِينِ إِلَّا نَفْسُهُ فَأَثْبَتَ الْحَقُّ تَعَالَى أَنَّ التَّكْوِينَ لِلشَّيْءِ

امر تکوین کے مگر ذات اوسکی نے پس ثابت کیا حق تعالیٰ نے اثبات کو کہ تحقیق تکوین اور موجود ہونا شے کی ثابت ہے واسطے ذات

نَفْسِهِ لَا لِلْحَقِّ وَالَّذِي لِلْحَقِّ فِيهِ أَمْرُهُ خَاصَّةً وَكَذَا أَخْبَرَ

اوس شے کے نہ واسطے حق تعالیٰ کے اور وہ چیز کہ خاص واسطے حق تعالیٰ کے ہے بیچ تکوین کی وہ امر حق کا ہے فقط اور ایسی ہی خبر دی حق نے

عَنْ نَفْسِهِ فِي قَوْلِهِ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ

ذات اپنی سے بیچ قول اپنے کے کہ سوائے اسکے نہیں ہے قول ہمارا واسطے کسی چیز کے جبکہ ارادہ کریں ہم اوسکا یہ کہ کہتے ہیں ہم اوسکو موجود ہو جا

فَيَكُونُ فَنَسَبَ التَّكْوِينَ لِنَفْسِ الشَّيْءِ عَنْ أَمْرِ اللّٰهِ وَهُوَ الصَّادِقُ

پس موجود ہو جاتی ہے وہ پس نسبت کی حق تعالیٰ نے تکوین اور موجود ہونے کی طرف ذات شے مخلوق کی امر اپنی سے اور حق تعالیٰ صادق ہے

فِي قَوْلِهِ وَهٰذَا هُوَ الْمَعْقُولُ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ كَمَا يَقُولُ الْآمِرُ

بیچ قول اپنے کے اور یہ نسبت وجود تکوین کی طرف شے مخلوق کے ایک امر ہے موافق عقل کے حقیقت میں جیسے کہ کہتا ہے امر کرنیوالا

الَّذِي يُخَافُ فَلَا يُعْصَى لِعَبْدِهِ قُمْ فَيَقُومُ الْعَبْدُ امْتِثَالًا لِأَمْرِ

کہ خوف کیا جاتا ہے اوس سے اور نہیں نافرمانی کیا جاتا ہے وہ واسطے غلام اپنے کے کہ کھڑا ہو جا پس کھڑا ہوتا ہے غلام واسطے بجا لانے امر

سَيِّدِهِ فَلَيْسَ لِلسَّيِّدِ فِي قِيَامِ هٰذَا الْعَبْدِ سِوَى أَمْرِهِ لَهُ

سردار اپنے کے پس نہیں ہے واسطے سردار کے بیچ کھڑے ہونے اس غلام کے کوئی دخل سوائے امر کے واسطے غلام کے

بِالْقِيَامِ وَالْقِيَامُ مِنْ فِعْلِ الْعَبْدِ لَا مِنْ فِعْلِ السَّيِّدِ فَقَامَ أَصْلُ

قیام میں اور قیام فعل غلام سے ہے نہ فعل سردار سے پس قایم ہوئی اصل

التَّكْوِينِ عَلَى التَّثْلِيثِ أَيْ مِنَ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْجَانِبَيْنِ مِنْ جَانِبِ

تکوین شے کی اوپر تثلیث کے یعنی تین تین اجزا دونوں طرف سے تین طرف سے

الْحَقِّ وَمِنْ جَانِبِ الْخَلْقِ ثُمَّ سَرَى ذٰلِكَ فِي إِيجَادِ الْمَعَانِي بِالْأَدِلَّةِ

حق تعالیٰ کے اور تین طرف سے مخلوق کی پھر سرایت کی تثلیث نے بیچ پیدا کرنے معنوں نظریہ کی ساتھ دلیلوں کے

فلا بد في الدليل أن يكون مركبا من ثلاثة على نظام مخصوص

پس ضرور ہے بیچ دلیل معنی نظری کے یہ کہ ہووے وہ دلیل مرکب تین جزو سے اوپر انتظام اور ترکیب مخصوص

وشرط مخصوص وحينئذ فلا بد من ذلك وهو أن يركب

اور شرط مخصوص کے اور اس وقت تجدید کی دلیل پس ضرور ہے اوس انتظام اور شرط ذکر سے اور وہ یہ ہے کہ مرکب کرے

المناظر دليله من مقدمتين كل مقدمة تحتوي على مفردين

مناظر دلیل اپنی دو مقدموں سے یعنی دو جملوں سے کہ ہر مقدمہ شامل ہووے اوپر دو مفرد کے

فيكون أربعة واحد من هذه الأربعة يتكرر في المقدمتين

پس ہونگے بیچ دلیل کے چار مفرد ایک ان چار مفردوں سے مکرر ہوتا ہے بیچ دونوں مقدموں کے

ليرتبط إحداهما بالأخرى كالنكاح فيكون ثلاثة لا غير لتكرار

تاکہ ربط اور التیام پاوے ایک دونوں مقدموں کا ساتھ دوسرے مقدمہ کے مانند نکاح کے پس ہونگے اجزا دلیل کے تین نہ غیر اس کے بسبب تکرار

الواحد فيهما فيكون المطلوب إذا وقع هذا الترتيب على الوجه

ایک جز کی بیچ دونوں مقدموں کے پس حاصل ہوگا مطلوب یعنی نتیجہ جس وقت واقع ہووے یہ انتظام اور ترتیب مقدموں کی اوپر ایک وجہ

المخصوص وهو ربط إحدى المقدمتين بالأخرى بتكرار

مخصوص کے اور وہ وجہ مخصوص ربط دینا ایک دونوں مقدموں کا ہے ساتھ دوسرے مقدمہ کے بسبب تکرار

ذلك الواحد المفرد الذي به صح التثليث والشرط المخصوص

اوس ایک مفرد کے کہ بسبب اوس کے صحیح ہوئی تثلیث اور اوپر ایک شرط مخصوص کے

وهو أن يكون الحكم أعم من العلة أو مساويا لها وحينئذ

اور شرط مذکور یہ ہے کہ ہووے محکوم بہ یعنی محمول نتیجہ کا عام علت یعنی حد اوسط سے یا ہووے محکوم بہ نتیجہ کا مساوی ہووے علت کے یعنی واسطے حد اوسط کو اور اوس وقت میں

تصدق وإن لم يكن كذلك فإنه ينتج نتيجة غير صادقة

صادق ہوگا نتیجہ دلیل کا اور اگر نہ ہووے ترتیب مقدمہ کی اوپر وجہ اور شرط مخصوص کے پس تحقیق منتج ہو گی دلیل نتیجہ غیر صادق کا

وهذا موجود في العالم مثل إضافة الأفعال إلى العبد

اور یہ نتیجہ غیر صادق موجود ہے بیچ عالم کے جیسے کہ نسبت کرنا معتزلی کا افعال اختیاری بندے کے طرف بندے کے

معراة عن نسبتها إلى الله تعالى أو إضافة التكوين

بغیر نسبت اون فعلوں کے طرف اللہ تعالی کے یا جیسے کہ نسبت کرنا علمائے ظاہری کا ایجاد اور تکوین عالم کا

الذي نحن بصدده إلى الله مطلقا والحق ما أضافه الأولى

کہ ہم درپے بیان اوس کے ہیں طرف اللہ تعالی کے اوپر اطلاق اور عموم کے حالانکہ حق تعالی نے نہیں نسبت کی تکوین کی مگر طرف

الشيء الذي قيل له كن ومثاله إذا أردنا أن نستدل على

اوس شے مخلوق کے کہ کہا گیا واسطے اوس شے کے کن یعنی ایجاد معانی ہیں مثال دلیل عقلی بیچ تجدید الہی کی جس وقت ارادہ کریں ہم یہ کہ استدلال کریں ہم اوپر

أنّ لوجود العالم سببًا فنقول كلّ حادثٍ فله سببٌ فمعنا

رونہی اسمیں سے کہ تحقیق وجود عالم کا واسطے سبب ہے پس کہتے ہیں ہم ہر حادث کے لیے ایک سبب ہے پس حاصل ہوا ساتھ ہمارے

الحادثُ والسببُ ثمّ نقول في المقدّمة الأخرى والعالم حادثٌ

ایک حادث دوسرا سبب یعنی محمول نتیجہ کا پھر کہتے ہیں ہم بیچ مقدمہ دوسرے کے کہ عالم حادث ہے

فتكرّر الحادث في المقدّمتين والثالث قولنا العالم فأنتج أنّ العالم

پس مکرر ہوا حادث بیچ دونوں مقدموں کے اور تیسرا قول ہمارا کہ عالم ہے یعنی موضوع نتیجہ کا ہے پس نتیجہ دیا دلیل نے کہ تحقیق عالم

له سببٌ فظهر في النتيجة ما ذكر في المقدّمة الواحدة وهو

کے لیے ایک سبب ہے پس ظاہر ہوا بیچ نتیجہ کے وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے وہ بیچ ایک ہی مقدمہ کے اور وہ چیز

السببُ فالوجه الخاصّ هو تكرار الحادث والشرط الخاصّ

سبب ہے پس وجہ خاص وہی تکرار حادث کی ہے اور شرط خاص

هو عموم العلّة لأنّ العلّة في وجود الحادث السببُ هو عامّ

وہی عام اور کلی ہونا علت کا یعنی اکبر اور محمول نتیجہ کا ہے اسلیے کہ علت موثر بیچ وجود حادث کے یعنی حد اوسط کے سبب ہے اور وہ عام ہے

في حدوث العالم عن الله تعالى أعني الحكم نحكم على كلّ حادثٍ

بیچ حدوث عالم کے اللہ تعالی سے مراد لیتا ہوں میں سبب اور محمول نتیجہ کو پس حکم کرتے ہیں ہم اوپر ہر حادث کے

أنّ له سببًا سواءٌ كان ذلك السبب مساويًا للحكم أو يكون الحكم

ساتھ اس کہ تحقیق واسطے اوسکے ایک سبب ہے برابر ہے کہ ہووے وہ سبب یعنی حد اوسط مساوی واسطے محمول نتیجہ کے یا ہووے محمول نتیجہ کا

أعمّ منه فيدخل تحت حكمه فتصدق النتيجة فهذا أيضًا قد

عام سبب یعنے حد اوسط سے پس داخل ہوگا سبب یعنی حد اوسط تحت بیچ حکم محمول نتیجہ کے پس صادق ہوگا نتیجہ پس یہ حکم تثلیث موجود خارجی کا بھی

ظهر حكم التثليث في إيجاد المعاني التي تقتنص بالأدلّة فأصل الكون

ظاہر ہوا بیچ ایجاد معنوں موجود ذہنی کے کہ حاصل کیے جاتے ہیں وہ ساتھ دلیلوں کے پس اصل موجود خارجی اور ذہنی کی

التثليث ولهذا كانت حكمة صالحٍ عليه السلام التي أظهرها

تثلیث ہے اور واسطے اسی اصل کے تھی حکمت صالح علیہ السلام کی کہ ظاہر کیا اوسکو

الله في تأخير أخذ قومه ثلاثة أيّامٍ وعدًا غير مكذوبٍ فأنتج

اللہ تعالی نے بیچ تاخیر مواخذہ قوم اونکے کے بیچ تین دن کے ایک ایسا وعدہ کہ نہیں جھوٹ کیا گیا وہ پس نتیجہ دیا تثلیث مذکور نے

صدقًا وهي الصيحة التي أهلكهم الله بها فأصبحوا في دارهم

نتیجہ صادق اور وہ نتیجہ ایک آواز سخت ہے کہ ہلاک کیا قوم کو اللہ تعالی نے بسبب اوس آواز کے پس صبح کو ہوئی قوم مردہ بیچ گھروں اپنے کے

جاثمين فأوّل يومٍ من الثلاثة اصفرّت وجوه القوم وفي الثاني

بیٹھے گھٹنوں کے بل پڑی ہوئی پس پہلے دن تین دنوں میں سے زرد ہوئے منہ قوم کے اور بیچ دوسرے دن کے

احمرت وفي الثالث اسودت فلما كملت الثلثة مدة الاستعداد

سرخ ہوئے اور بیچ تیسرے دن کے سیاہ ہوئے پس جب کامل ہوئے تین دن تصحیح ہوئے استعداد

ظهر كون الفساد فيهم فسمي ذلك الظهور هلاكا فكان اصفرار

ہلاکت قوم کی پس ظاہر ہوا وجود فساد کا بیچ اونکے پس نام رکھا گیا اوس ظہور وجود فساد کا ہلاکت پس ہوئی زردی

وجوه الاشقياء في موازنة اسفار وجوه السعداء في قوله تعالى

منہ اشقیا کی مقابلہ میں روشنی منہ سعیدوں کے جو ذکر کیے گئے ہیں بیچ قول اللہ تعالے کے

(وجوه يومئذ مسفرة) من السفور وهو الظهور كما كان الاصفرار

کتنے ایک منہ اوس دن روشن ہونگے اور مسفرة مشتق ہے سفور سے اور وہ یعنی ظہور کے ہے جیسے کہ تھی زردی

في اول يوم ظهور علامة الشقاء في قوم صالح ثم جاء في موازنة

بیچ پہلے دن کے ظہور نشانی شقاوت کی بیچ قوم صالح علیہ السلام کے پھر آیا ہے مقابلہ میں

الاحمرار القائم بهم قوله تعالى في السعداء (ضاحكة) فان

سرخی کے کہ قایم تھی وہ سرخی دوسرے دن ساتھ اشقیا کے قول اللہ تعالی کا بیچ حق سعیدوں کے کہ ہنسنے ہوئے ہونگے ایسے کہ تحقیق

الضحك من الاسباب المولدة لاحمرار الوجوه فهي في السعداء

ہنسی ہے اون سببوں سے جو پیدا کرنے والے ہیں وہ سرخی منہ کو پس تحقیق بیچ سعیدوں کے سبب

احمرار الوجنات ثم جعل في موازنة تغير بشرة الاشقياء بالسواد

سرخی رخساروں کا ہے پھر گردانا گیا ہے مقابلہ میں متغیر ہونے شکل اشقیا کے ساتھ سیاہی کے

قوله تعالى (مستبشرة) وهو ما اثره السرور في بشرتهم كما اثر

قول اللہ تعالی کا بیچ حق سعیدوں کے کہ مستبشرہ ہیں یعنی خوش ہونگے اور وہ خوشی ایک چیز کہ پیدا کیا اوسکو خوشی نے بیچ شکل سعیدوں کے جیسے کہ پیدا کیا اثر

السواد في بشرة الاشقياء ولهذا قال في الفريقين بالبشرى اي

سیاہی کو بیچ شکل اشقیا کے اور اسی واسطے فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق دونوں فریق کے (بشریٰ) کہ بشارت ہے یعنی

يقول لهم قولا يؤثر في بشرتهم فيعدل بها الى لون لم تكن البشرة

فرماتا ہے حق تعالے دونوں کے ایسا قول کہ اثر پیدا کرتا ہے وہ بیچ شکل دونوں فریق کے پھر جاتا ہے رنگ ہر ایک کا بسبب بشارت کے طرف رنگ کے کہ نہیں تھی شکل

تتصف به قبل هذا فقال في حق السعداء (يبشرهم ربهم برحمة

متصف ساتھ اوس رنگ کے قبل اسکے پس فرمایا حق تعالی نے حق سعیدوں کے یہ کہ بشارت دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا رحمت

منه ورضوان) وقال في حق الاشقياء (فبشرهم بعذاب اليم)

اپنی سے اور رضامندی اپنی سے اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق اشقیا کے کہ پس بشارت دے اونکو عذاب دردناک سے

فاثر في بشرة كل طائفة ما حصل في نفوسهم من اثر هذا الكلام

پس اثر کیا بیچ شکل ہر گروہ کے اوس چیز نے کہ حاصل ہوئی بیچ ذاتوں اونکی کے کہ وہ اثر اس کلام سے ہے

فما ظهر عليهم في ظواهرهم إلا حكم ما استقر في بواطنهم من

پس نہ ظاہر ہوا اوپر اون دونون فریق کے بیچ ظاہر حال اونکے کے مگر حکم اوس چیز کا کہ قرار پکڑے تھی وہ بیچ باطن اونکے کے کہ وہ عبارت

المفهوم فما أثر فيهم سواهم كما لم يكن التكوين إلا منهم

مفہوم اور اثر کلام سے ہے پس نہ اثر کیا بیچ ان دونون فریق کے کسی شئے نے سوائے ذات اونکی کے جیسا کہ نہ تھی تکوین مگر ذات اونکی سے

(فلله الحجة البالغة) فمن فهم هذه الحكمة وقررها في نفسه و

پس واسطے اللہ تعالی کے دلیل پوری اور کامل ہے) پس جسنے سمجھا اس حکمت فائقہ کو اور مقرر کیا اوسکو بیچ ذہن اپنے کے اور

جعلها مشهودة له أراح نفسه من التعلق بغيره وعلم أنه

کر دیا اوسکو حاضر واسطے اپنے راحت دی اوسنے اپنے تئین تعلق غیر اپنے سے اور جانا اوسنے یہ کہ تحقیق

لا يؤتى عليه بخير ولا بشر إلا منه وأعني بالخير ما يوافق غرضه

نہیں لائی جاتی ہے اوپر اوسکے کوئی نیکی اور نہ بدی مگر ذات اسکی سے اور مراد لیتا ہون میں ساتھ نیکی کے وہ چیز کہ موافق ہووے وہ غرض اوسکی کو

ويلائم طبعه ومزاجه وأعني بالشر ما لا يوافق غرضه ولا يلائم

اور مناسب ہووے طبیعت اور مزاج اوسکے کو اور مراد لیتا ہون میں ساتھ بدی کے وہ چیز کہ نہ موافق ہووے وہ غرض اوسکی کو اور نہ مناسب ہووے

طبعه ولا مزاجه ويقيم صاحب هذا الشهود معاذير الموجودات

طبیعت اور مزاج اوسکے کو اور قائم کرتا ہے اور بجا کرتا ہے صاحب شہود اس حکمت کا معذوری تمامی موجودات کی

كلها عنهم وإن لم يعتذروا ويعلم أنه منه كان كل ما هو

موجودات مین سے اگرچہ نہیں عذر کیے ہین نزدیک صاحب شہود کے اور جانتا ہے وہ اسبات کو کہ تحقیق ہر خیر و شر ذات اوسکی سے ہے ہر اوس حال ہوئی جو کچھ کہ وہ

فيه كما ذكرناه أولاً في أن العلم تابع للمعلوم فيقول لنفسه إذا جاءه

بیچ ذات اوسکی کے ہو جیسے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا پہلے بیچ اسبات کے کہ تحقیق علم تابع معلوم کے ہے پس کہیگا وہ واسطے نفس اپنے کے جب وے کہ اوسکے پاس وہ چیز

ما لا يوافق غرضه يداك أوكتا وفوك نفخ (والله يقول

کہ نہیں موافق ہوتی ہے وہ غرض اوسکی کو دونون ہاتھون تیرے سے کیا ہے اور منہ تیرے نے پھونکا ہے اور اللہ تعالی کہتا ہے

الحق وهو يهدي السبيل)

حق اور وہی بتاتا ہے راہ سیدھی

فص حكمة قلبية في كلمة شعيبية

یہ فص حکمت قلبیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ شعیبیہ کے

اعلم أن القلب أعني قلب العارف بالله هو من رحمة الله

جان تو اے طالب اسبات کو کہ تحقیق دل مراد لیتا ہون میں اوس سے دل عارف باللہ کو وہ رحمت خدا سے ہے

وهو أوسع منها فإنه وسع الحق جل جلاله ورحمته لا تسعه

اور وہ دل بہت وسیع ہے رحمت سے اسلئے کہ تحقیق اس طرف نے سمایا ہے حق جل جلالہ کو اور رحمت حق تعالیٰ کی نہیں سما سکتی ہے حق تعالیٰ

وهذا لسان عموم من باب الإشارة فإن الحق راحم

اور یہ کلام وسعت رحمت کی زبانی عموم خلائق اور علمائے ظاہر کے باب اشارہ سے ہے اسلئے کہ تحقیق حق تعالیٰ رحمت کرنے والا ہے

ليس بمرحوم فلا حكم للرحمة فيه وأما الإشارة من

نہ کہ رحمت کیا گیا پس نہیں ہے کوئی حکم اور اثر واسطے رحمت کے بیچ حق تعالیٰ کے لیکن اشارہ

لسان الخصوص فإن الله وصف نفسه بالنفس وهو من

زبانی خواص خلائق کے پس یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے صفت کی ذات اپنی کی ساتھ نفس یعنی سانس کے اور وہ نفس از قسم

التنفيس وأن الأسماء الإلهية عين المسمى وليس إلا هو

تنفیس یعنی سانس لینے کے اور تحقیق اسمائے الٰہیہ عین ذات ہیں باعتبار احدیت کے اور نہیں ہے وہ ذات مگر حق تعالیٰ

وأنها طالبة ما تعطيه من الحقائق وليست الحقائق التي

اور تحقیق یہ اسماء طالب ہے اوس چیز کے کہ عطا کرتے ہیں اسماء اوس چیز کو وہ چیز حقائق کو نہیں ہیں اور نہیں وہ حقائق کو نہیں کہ

تطلبها الأسماء إلا العالم فالألوهية تطلب المألوه والربوبية

طلب کرتی ہیں اونکو اسماء مگر عالم اسلئے کہ الوہیت یعنی معبودیت طلب کرتی ہے مالوہیت کو اور ربوبیت

تطلب المربوب وإلا فلا عين لها إلا به وجوداً أو تقديراً

طلب کرتی ہے مربوبیت کو اور اگر نہ طلب کرتی تو نہیں تعین ہوتی کوئی حقیقت [illegible] اسماء کی ساتھ عالم کے خواہ موجود حقیقی ہو وہ عالم یا تقدیری یعنی

والحق من حيث ذاته غني عن العالمين والربوبية ما لها

اور حق تعالیٰ باعتبار ذات اپنی کے سب بے پرواہ ہے عالموں سے اور واسطے ربوبیت کے نہیں ہے

هذا الحكم فبقي الأمر بين ما تطلبه الربوبية وبين ما

یہ حکم پس باقی رہا امر اور شان الٰہی دو ما درمیان اوس چیز کے کہ طلب کرتی ہے اوسکو ربوبیت اور درمیان اوس چیز کے

تستحقه الذات من الغنى عن العالم وليست الربوبية

کہ مستحق ہے اوسکی ذات کہ وہ بے پروائی ذات حق کی ہے عالم سے اور نہیں ہے ربوبیت کوئی شے

على الحقيقة والاتصاف إلا عين هذه الذات فلما

بیچ حقیقت اور بنظر اتصاف کے مگر عین اسی ذات کی پس جب ایکدیگر

تعارض الأمر بحكم النسب ورد في الخبر ما وصف

معارض ہوئے امر اور شان الٰہی بنظر نسبتوں اسماء کے پس وارد ہوا بیچ حدیث اور نقل کے وہ چیز کہ صفت کی

الحق به نفسه من الشفقة على عباده فأول ما نفس

حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے ذات اپنی کی کہ وہ شفقت اور مہربانی ہے اوپر بندوں اوسکے کے پس اول سانس لیا اور ظاہر کیا حق تعالیٰ نے

عن الربوبية بنفسه المنسوب الى الرحمن بايجاده العالم الذي

صفت ربوبیت سے تنابہ اسطرا اوس سانس کے کہ منسوب ہے طرف اسم رحمن کے ساتھ ایجاد عالم کے

تطلبه الربوبية بحقيقتها وجميع الاسماء الالهية فيثبت من

کہ طلب کرتی ہے عالم کو ربوبیت بسبب حقیقت اپنی کے اور طلب کرتے ہیں عالم کو تمامی اسما آلہیہ بسبب حقیقت اپنی کے پس ثابت ہوئی ہے

هذا الوجه ان رحمته وسعت كل شيء ووسعت الحق فهي اوسع

اس وجہ مذکور سے یہ بات کہ تحقیق رحمت حق تعالی نے سمالیا ہے ہر چیز کو پس سمالیا ہے اوس رحمت نے حق تعالی کو پس رحمت وسیع تر ہے

من القلب او مساوية له في السعة هذا مضى ثم ليعلم ان الحق

قلب عارف سے یا مساوی ہے واسطے قلب کے بیچ وسعت کے یہ کلام زبانی عموم اور خصوص ظاہر کے گذر چکا ہے پھر چاہیے کہ جانے طالب حق یہ بات کہ تحقیق حق

تعالى كما ثبت في الصحيح يتحول في الصور عند التجلي وان الحق تعالى

تعالی جیسے کہ ثابت ہوا ہے بیچ حدیث صحیح کے تحول اور منقلب ہوتا ہے بیچ صورتوں کے وقت تجلی کے اور تحقیق حق تعالی کہ

اذا وسعه القلب لا يسع معه غيره من المخلوقات فكانه يملاه

جسوقت سمالیوے قلب عارف کا نہیں سماتا ہے وہ قلب ساتھ حق کے غیر حق کو مخلوقات میں سے پس گویا کہ حق تعالی پر کرتا ہے قلب عارف کو اپنی ذات سے

ومعنى هذا انه اذا نظر الى الحق عند تجليه له لا يمكن معه

اور معنی اسکے یہ ہیں کہ تحقیق جسوقت بندہ نظر کرتا ہے طرف حق تعالی کے وقت تجلی حق تعالی کے واسطے بندے کے نہیں ممکن ہے باوجود رویت حق کے

ان ينظر الى غيره وقلب العارف من السعة كما قال ابو يزيد

یہ کہ نظر کرے بندہ طرف غیر حق کے اور قلب عارف کا وسیع ہے جیسے کہ کہا حضرت ابویزید

البسطامي لو ان العرش وما حواه مائة الف الف مرة في زاوية

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اگر ہوتا عرش اور جو کچھ کہ محیط ہے عرش اوسکو دس کرور بار بیچ ایک کونے کے

من زوايا قلب العارف ما احس به وقال الجنيد في هذا المعنى

کونوں دل عارف سے نہ حس کرتا قلب عارف اوسکو اور کہا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ اسی معنی کے

ان المحدث اذا قورن بالقديم لم يبق له اثر وقلب يسع القديم

کہ تحقیق حادث جسوقت نزدیک ہووے واجب قدیم سے نہیں باقی رہتا ہے واسطے حادث کے کوئی اثر اور جو قلب کہ سمالیوے قدیم کو

كيف يحس بالمحدث موجودا واذا كان الحق يتنوع تجليه

کس طرح پاویگا حادث کو موجود اور جسوقت ہووے حق تعالی ایسا کہ نوع بنوع ہووے تجلی اوسکی

في الصور فبالضرورة يتسع القلب ويضيق بحسب الصورة التي

بیچ صورتوں کے پس لامحالہ وسیع ہوگا قلب عارف کا اور تنگ موافق اوس صورت کے

يقع فيها التجلي الالهي فانه لا يفضل من القلب شيء عن صورة

کہ واقع ہوتی ہے بیچ اوس صورت کے تجلی آلہی اسلیے کہ تحقیق نہیں فاضل رہتا ہے قلب عارف سے کچھ اوس صورت سے

ما يعرفونها التجلي فإن القلب من العارف أو الإنسان الكامل بمنزلة

کہ واقع ہوتی ہے بیچ اوسکے تجلی حق تعالیٰ کی اسلیے کہ تحقیق قلب عارف کا یا انسان کامل کا بمنزلہ

محل فص الخاتم من الخاتم لا يفضل بل يكون على قدره وشكله

محل نگینہ انگوٹھی کے ہے انگوٹھی میں سے نہیں زیادہ ہوتا ہے محل نگینہ بلکہ ہوتا ہے محل نگینہ کا موافق اندازہ نگینہ اور شکل اوس نگینہ کے

من الاستدارة إن كان الفص مستديرا أو من التربيع والتسديس

گول ہونے سے محل کے اگر ہووے نگینہ گول یا چوپہل اور شش پہل

والتثمين وغير ذلك من الأشكال إن كان الفص مربعا أو مسدسا

اور ہشت پہل ہونے سے محل کے اور سوا اسکے شکلوں میں سے محل کے اگر ہووے نگینہ چوپہل یا شش پہل

أو مثمنا أو ما كان من الأشكال فإن محله من الخاتم يكون مثله

یا ہشت پہل یا سوا اسکے جو کچھ کہ ہووے شکلوں میں اسلیے کہ تحقیق محل نگینہ کا انگوٹھی سے ہی ہوگا مانند نگینہ کے

لا غير وهذا عكس ما تشير إليه الطائفة من أن الحق يتجلى على

نہ غیر اوسکا اور یہ حکم مذکور برعکس اوس چیز کے ہے کہ اشارہ کرتے ہیں طرف اوسکے گروہ عارف اوبات سے کہ تحقیق حق تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اوپر

قدر استعداد العبد وهذا ليس كذلك فإن العبد يظهر للحق

اندازہ استعداد بندہ کے اور یہ حکم نہیں ہے مانند حکم سابق کے اسلیے کہ تحقیق بندہ ظاہر ہوتا ہے واسطے حق تعالیٰ کے

على قدر الصورة التي يتجلى له فيها الحق وتحرير هذه المسئلة

اوپر اندازہ اوس صورت کے کہ تجلی فرماتا ہے واسطے اوسکے بیچ اوس صورت کے حق تعالیٰ اور تحریر اس مسئلہ کی

أن لله تجليين تجلي غيب وتجلي شهادة فمن تجلي الغيب يعطي

یہ ہے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے دو تجلیاں ہیں ایک تجلی غیب اور دوسری تجلی شہادت کی پس تجلی غیب سے بحکم فیض اقدس عطا کرتا ہے حق تعالیٰ

الاستعداد الذي يكون عليه القلب وهو التجلي الذاتي الذي

اوس استعداد کو کہ ہوتا ہے اوپر اوسی استعداد کے قلب عارف کا اور وہ تجلی غیبی تجلی ذاتی ہے کہ

الغيب حقيقته وهو الهوية التي يستحقها بقوله عن نفسه هو

غیب مطلق حقیقت اوسکی ہے اور وہی تجلی غیبی ہویت الٰہیہ ہے کہ مستحق ہوتا ہے حق تعالیٰ اوس ہویت مطلقہ کا بقول اپنے ہو کے کہ خبر دیتا ہے اپنی ذات سے ساتھ لفظ ہو کے بیچ قرآن مجید کے

فلا يزال هو له دائما أبدا فإذا حصل له أعني للقلب هذا الاستعداد

پس ہمیشہ رہتی ہے تجلی غیبی ہویت حق تعالیٰ کی علی الدوام پس جس وقت حاصل ہوئی واسطے اوسکے یعنی واسطے قلب کے یہ استعداد کہ فیض اقدس سے

تجلى له التجلي الشهودي في الشهادة فرآه فظهر بصورة ما تجلى

تجلی کی حق تعالیٰ نے فیض مقدس سے واسطے اسی قلب کے تجلی شہودی بیچ شہادت کے پس دیکھا قلب نے حق تعالیٰ کو پس ظاہر ہوا قلب بموافق استعداد اوس چیز کے کہ تجلی کی حق

له كما ذكرناه فهو تعالى أعطاه الاستعداد بقوله أعطى

واسطے اوسکے جیسے کہ ذکر کیا ہم نے اوسکو پس حق تعالیٰ نے عطا کی قلب کو استعداد موافق قول اپنے کے کہ عطا کی اللہ تعالیٰ نے

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى ثُمَّ رَفَعَ الْحِجَابَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِهِ فَرَآهُ فِي

ہر شے کو جو مقدار اوسکی ہے پیدا و بنایا پھر راہ بتلایا اللہ تعالیٰ نے حجاب درمیان اپنے اور درمیان بندے اپنے کے پس دیکھا بندہ نے حق تعالیٰ کو بیچ

صُورَةِ مُعْتَقَدِهِ فِي الْحَقِّ فَهُوَ عَيْنُ اعْتِقَادِهِ فَلَا يَشْهَدُ الْقَلْبُ

صورت معتقد اپنی کے کہ ساتھ حق تعالیٰ کے رکھتا ہے پس وہی عین اعتقاد بندے کا ہے پس نہیں مشاہدہ کرتا ہے قلب اوسکا

وَلَا الْعَيْنُ أَبَدًا إِلَّا صُورَةَ مُعْتَقَدِهِ فِي الْحَقِّ فَالْحَقُّ الَّذِي فِي

اور نہ آنکھ اوسکی کبھی مگر صورت معتقد اپنی کو کہ ساتھ حق تعالیٰ کے ہے پس وہ حق جو بیچ

الْمُعْتَقَدِ هُوَ الَّذِي وَسِعَ الْقَلْبُ صُورَتَهُ وَهُوَ الَّذِي يَتَجَلَّى لَهُ فَيَعْرِفُهُ

اعتقاد بندے کے ہے وہی ہے کہ سمایا ہے قلب بندہ نے صورت اوسکی کو اور وہی حق ہے کہ تجلی کرتا ہے واسطے مشاہد کے پس پہچانتا ہے قلب بندہ اوسکو

فَلَا تَرَى الْعَيْنُ إِلَّا الْحَقَّ الْاعْتِقَادِيَّ وَلَا خَفَاءَ فِي تَنَوُّعِ الْاعْتِقَادَاتِ

پس نہیں دیکھتی ہے آنکھ مشاہد کی مگر حق اعتقادی کو اور نہیں ہے کوئی پوشیدگی بیچ نوع نوع ہونے اعتقادوں کے

فَمَنْ قَيَّدَهُ أَنْكَرَهُ فِي غَيْرِ مَا قَيَّدَهُ بِهِ وَأَقَرَّ بِهِ فِيمَا قَيَّدَهُ بِهِ

پس جسنے تقیید کیا حق تعالیٰ کو انکار کرتا ہے وہ شخص حق تعالیٰ کا بیچ غیر اوس صورت کے کہ مقید کیا ہے [illegible] اور اقرار کرتا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے بیچ اوس صورت کے کہ مقید کیا ہے حق تعالیٰ کو ساتھ اوسی صورت کے

إِذَا تَجَلَّى فَقَدْ آمَنَ بِبَعْضٍ وَكَفَرَ بِبَعْضٍ وَمَنْ أَطْلَقَهُ عَنِ التَّقْيِيدِ

جسوقت تجلی کرتا ہے حق تعالیٰ واسطے [illegible] پس تحقیق ایمان لایا ساتھ بعض کے اور کفر کیا اوسنے ساتھ بعض کے اور جسنے مطلق کیا حق تعالیٰ کو مقید کرنے سے

لَمْ يُنْكِرْهُ وَأَقَرَّ بِهِ فِي كُلِّ صُورَةٍ يَتَحَوَّلُ فِيهَا وَيُعْطِيهِ مِنْ نَفْسِهِ

نہیں انکار کرتا ہے حق تعالیٰ کا اور اقرار کرتا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے بیچ ہر صورت کے کہ تحول اور منتقل ہوتا ہے حق تعالیٰ بیچ اون کے اور دیتا ہے وہ شخص حق تعالیٰ کو ذات اپنی سے

قَدْرَ صُورَةِ مَا تَجَلَّى لَهُ فِيهَا إِلَى مَا لَا يَتَنَاهَى فَإِنَّ صُوَرَ التَّجَلِّي

تعظیم اوس صورت کی کہ تجلی کی حق تعالیٰ نے واسطے اوسکے بیچ اوس صورت کے جو غیر متناہی ہے اسواسطے کہ تحقیق واسطے صورت تجلی کے

مَا لَهَا نِهَايَةٌ تَقِفُ عِنْدَهَا وَكَذَلِكَ الْعِلْمُ بِاللهِ مَا لَهُ غَايَةٌ فِي الْعَارِفِ

نہیں ہے کوئی نہایت کہ ٹھہر جاوے وہ تجلی نزدیک اوسکے اور ایسا ہی علم ساتھ اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے واسطے اوس علم کے نہایت بیچ قلب عارفوں کے

يَقِفُ عِنْدَهَا بَلْ هُوَ الْعَارِفُ فِي كُلِّ زَمَانٍ يَطْلُبُ الزِّيَادَةَ مِنَ الْعِلْمِ

کہ ٹھہر جاوے عارف نزدیک اوسکے بلکہ وہ شخص عارف ہے بیچ ہر زمانے کے کہ طلب کرتا ہے زیادتی علم سے

بِهِ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا فَالْأَمْرُ لَا

ساتھ حق تعالیٰ کے اور ذکر کرتا ہے اے رب میرے زیادہ کر واسطے میرے علم [illegible] پس امر اور شان الٰہی

يَتَنَاهَى مِنَ الطَّرَفَيْنِ هَذَا إِذَا قُلْتَ حَقٌّ وَخَلْقٌ وَإِذَا نَظَرْتَ فِي

نہیں متناہی ہوتی ہے خالق اور مخلوق سے یہ فرق جسوقت کہ تو کہے یہ حق تعالیٰ ہے اور یہ مخلوق اور جب نظر کرے تو بیچ

قَوْلِهِ كُنْتُ رِجْلَهُ الَّتِي يَسْعَى بِهَا وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَلِسَانَهُ

قول حق تعالیٰ کے کہ ہو جاتا ہوں میں پاؤں اوسکے کہ چلتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور ہاتھ اوسکے کہ پکڑتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور زبان اوسکی

119

الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ إِلَى غَيْرِ ذَٰلِكَ مِنَ الْقُوَى وَمَحَالِّهَا الَّتِي هِيَ الْأَعْضَاءُ لَمْ

کہ کلام کرتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور سوا اسکے قوتوں اور محلوں سے اُن قوتوں کے کہ وہ محل اعضا بندے کے ہیں نہیں

يُفَرِّقْ فَقُلْتَ الْأَمْرُ حَقٌّ كُلُّهُ أَوْ خَلْقٌ كُلُّهُ فَهُوَ خَلْقٌ بِنِسْبَةٍ وَهُوَ

فرق کریگا تو ہر دونوں کا پس کہیگا تو تمام موجود خارجی حق تعالی ہے یا تمام موجود خارجی مخلوق ہے پس وہی موجود مخلوق ہے ایک نسبت سے اور وہی موجود

حَقٌّ بِنِسْبَةٍ وَالْعَيْنُ وَاحِدَةٌ فَعَيْنُ صُورَةِ مَنْ تَجَلَّى عَيْنُ صُورَةِ

حق تعالی ہے دوسری نسبت سے اور حال آنکہ ذات ایک ہی ہے پس عین صورت رب اوس شخص کی جسنے تجلی کی ہے عین صورت اوس شخص کی ہے

مَنْ قَبِلَ ذَٰلِكَ التَّجَلِّي فَهُوَ الْمُتَجَلِّي وَالْمُتَجَلَّى لَهُ فَانْظُرْ مَا أَعْجَبَ أَمْرَ اللَّهِ

جسنے قبول کیا ہے اوس تجلی کو پس خود حق تعالی تجلی کرنے والا ہے اور خود تجلی لہ ہے پس نظر کر تو اے طالب کیا عجب شان اللہ تعالی کی ہے

مِنْ حَيْثُ هُوِيَّتِهِ وَمِنْ حَيْثُ نِسْبَتِهِ إِلَى الْعَالَمِ فِي حَقَائِقِ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَى

باعتبار ہویت ذاتیہ اوسکی کے اور باعتبار نسبت اوسکی کے طرف عالم کے بیچ حقیقتوں اسما حسنی اوسکی کے

شعر

فَمَنْ ثَمَّ وَمَا ثَمَّهْ — وَعَيْنٌ ثَمَّ هُوَ ثَمَّهْ

پس کیا ذوی العقول واقع ہیں اور کیا غیر ذوی العقول واقع ہیں برابر ہیں — اور جو ذات ذوی العقول ہے واقع میں وہی ذات بعینہ غیر ذوی العقول ہے واقع میں

فَمَنْ قَدْ عَمَّهُ خَصَّهْ — وَمَنْ قَدْ خَصَّهُ عَمَّهْ

پس جسنے عام کیا وجود کو خاص کیا اوسنے وجود کو — اور جسنے خاص کیا وجود کو عام کیا اوسنے وجود کو

فَمَا عَيْنٌ سِوَى عَيْنٍ — فَنُورٌ عَيْنُهُ ظُلْمَهْ

پس نہیں ہے کوئی ذات دوسری سوای ایک ذات کے — پس نور ذات اوسکا وہی ظلمت ہے اور کثافت

فَمَنْ يَغْفُلْ عَنْ هَٰذَا — يَجِدْ فِي نَفْسِهِ غُمَّهْ

پس جو شخص غفلت کریگا اس بھید سے — پاویگا بیچ نفس اپنے کے غم اور حجاب

وَلَا يَعْرِفُ مَا قُلْنَا — سِوَى عَبْدٍ لَهُ هِمَّهْ

اور نہ پہچانیگا وہ اوس اسرار کو کہ کہا ہمنے — سوائے اوس بندے کے کہ واسطے اوسکے ہمت اور توجہ باطنی ہے

وَقَالَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ لِتَقَلُّبِهِ فِي أَنْوَاعِ

اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق بیچ قرآن کے البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہے واسطے اوسکے قلب بسبب گردش قلب کے بیچ ہر قسم

الصُّوَرِ وَالصِّفَاتِ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ كَانَ لَهُ عَقْلٌ فَإِنَّ الْعَقْلَ قَيْدٌ

صورتوں اور صفتوں کے اور نہ فرمایا حق تعالی نے نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہے واسطے اوسکے عقل اسلیے کہ تحقیق عقل ایک قید ہے

فَيَحْصُرُ الْأَمْرَ فِي نَعْتٍ وَاحِدٍ وَالْحَقِيقَةُ تَأْبَى الْحَصْرَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ

کہ منحصر اور مقید کرتی ہے امر اور شان الہی کو بیچ ایک صفت کے اور ذات حق کی منع کرتی ہے حصر کو واقع میں

فما هو ذكرى لمن كان له عقل وهم أصحاب الاعتقادات الذين

پس نہیں ہے وہ قرآن نصیحت واسطے اوس شخص کے کہ واسطے اوسکے عقل اور عقل والے صاحبان اعتقاد متفرق ہیں کہ

يكفر بعضهم بعضاً ويلعن بعضهم بعضاً وما لهم من ناصرين فإن إله

تکفیر کرتے ہیں بعض اونکے بعض کو اور لعن کرتے ہیں بعض اونکے بعض کو اور نہیں ہے واسطے گروہ کے ناصرین [illegible]

المعتقد ما له حكم في إله المعتقد الآخر فصاحب الاعتقاد يذب عنه

ایک معتقد خاص کا نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی حکم [illegible] معبود مجعول معتقد خاص دوسرے کے پس صاحب اعتقاد خاص [illegible]

أي عن الأمر الذي اعتقده في إلهه وينصره وذلك الذي في

یعنی امر معبود اپنے سے کہ اعتقاد [illegible] اور مدد کرتا ہے وہ معبود [illegible]

اعتقاده لا ينصره فلهذا لا يكون له أثر في اعتقاد المنازع

اعتقاد اوسکے کے وہ نہیں مدد کرتا ہے اوسکی [illegible] کوئی اثر [illegible] اعتقاد [illegible] منازع [illegible]

له وكذلك المنازع ما له نصرة من إلهه الذي في اعتقاده فما لهم

اور ایسا ہی حال ہے مخالف [illegible] کوئی مدد [illegible] اعتقاد [illegible]

من ناصرين فنفى الحق النصرة عن آلهة الاعتقادات على انفراد

کوئی مددگار پس نفی کی حق تعالیٰ نے مدد کی معبودوں اعتقادی سے اوپر سبیل انفراد

كل معتقد على حدته فالمنصور المجموع والناصر المجموع فالحق

ہر اعتقاد والے متفرق کے پس مدد دیے گئے ہیں تمامی معبود متفرق [illegible] تمامی اعتقاد والے متفرق پس حق تعالیٰ

عند العارف هو المعروف الذي لا ينكر فأهل المعروف في

نزدیک عارف کے معروف اور معلوم ہے کہ نہیں انکار کیا جاتا ہے وہ پس جو اہل معرفت ہیں بیچ

الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة وهم الذين لا ينكرون

دنیا کے وہی اہل معرفت ہیں بیچ آخرت کے اور اہل معرفت دنیا وہ لوگ ہیں کہ نہیں انکار کرتے ہیں

الحق في أي صورة تجلى من صور تجلياته الاعتقادية والإشهادية

حق تعالیٰ کا بیچ کسی صورت کے کہ تجلی کرتا ہے حق تعالیٰ صورتوں تجلیات اپنی سے کہ اعتقادی ہوں وہ صورتیں یا شہودی

فلهذا قال لمن كان له قلب فعلم تقلب الحق في الصور بتقليبه

اور واسطے اسکے فرمایا حق تعالیٰ نے [illegible] تقلب [illegible] حق تعالیٰ کا بیچ صورتوں [illegible] کے سبب [illegible]

في الأشكال فمن نفسه عرف نفسه وليست نفسه بغير

بیچ شکلوں اور صورتوں عالم کی پس ذات اپنی سے پہچانا عارف نے ذات حق کو اور نہیں ہے ذات عارف کی غیر ذات

هوية الحق ولا شيء من الكون مما هو كائن ويكون

حق تعالیٰ کی اور نہیں ہے کوئی چیز عالم میں سے جو کچھ کہ موجود ہے اور موجود ہوگا

بتغیّر صور الحقّ بل هو عین الهویّة فهو العارف والعالم والمقرّ فی

غیر ہویت حق تعالیٰ کی بلکہ عین ہویت حق تعالیٰ کا ہے پس حق تعالیٰ ہی معرفت والا اور علم والا اور اقرار کرنے والا بیچ

هذه الصّورة وهو الذی لا عارف ولا عالم وهو المنکر فی هذه

صورت معرفت والے کی اور وہی حق تعالیٰ ہے کہ نہ معرفت والا ہے اور نہ علم والا بیچ صورت جاہل کے اور وہی حق تعالیٰ انکار کرنے والا ہے بیچ

الصّورة الأخری هذا حظّ من عرف الحقّ من التّجلّی والشّهود فی

صورت منکر اور کافر کے یہ معرفت تقلیب کی حصہ اوس شخص کا ہے کہ جسنے پہچانا حق تعالیٰ کو تجلی اور شہود حق سے بیچ

عین الجمع فهو قوله (لمن کان له قلب) یتنوّع فی تقلیبه وأمّا أهل

عین مقام جمع کے یہی حصہ نصیب ہے اور یہی قول حق تعالیٰ کا ہے [illegible]

الإیمان وهم المقلّدون الّذین قلّدوا الأنبیاء والرّسل فیما

ایمان وہ تقلید والے ہیں کہ تقلید کی ہے انہوں نے انبیا اور رسولوں کی بیچ اون

أخبروا به عن الحقّ تعالی لا من قلّد أصحاب الأفکار والمتأوّلین

اخبار کے کہ خبر دی انبیا اور رسولوں نے ساتھ اوس کے حق تعالیٰ سے نہ یہ وہ لوگ جنہوں نے تقلید کی ہے فکر والے اور تاویل والے کی

الأخبار الواردة بحملها علی أدلّتهم العقلیّة فهؤلاء الّذین

جو تاویل کرتے ہیں خبروں کی کہ وارد ہوئی ہیں اور قیاس کرتے ہیں وارد کی خبر کو اوپر دلائل عقلیہ اپنی کے پس وہ وہ ایمان والے ہیں کہ

قلّدوا الرّسل صلوات الله علیهم هم المرادون بقوله تعالی (أو

تقلید کی انہوں نے رسولوں کی رحمت اللہ کی اوپر ہو جیو یہی ایمان والے مراد ہیں قول سے حق تعالیٰ کے کہ یہ ہے (یا

ألقی السّمع) لما وردت به الأخبار الإلهیّة علی ألسنة الأنبیاء

لگایا اوسنے کان کو) واسطے اوس سخن کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ اوس کے اخبار الٰہیہ اوپر زبان انبیاء

علیهم الصّلوة والسّلام وهو یعنی هذا الّذی ألقی السّمع وهو

علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اور وہ یعنی ایمان والا ایسا ہے کہ (لگایا اوسنے کان کو اور وہ

شهید) ینبّه علی حضرة الخیال واستعمالها وهو قوله علیه

حاضر ہے) تنبیہ کرتا ہے حق تعالیٰ اس سے اوپر حضرت خیال کے اور اوپر استعمال کے [illegible]

الصّلوة والسّلام فی الإحسان أن تعبد الله کأنّک تراه والله فی

الصلوٰۃ والسلام نے بیچ حق احسان کے کہ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو اور اللہ تعالیٰ بیچ

قبلة المصلّی فلذلک هو شهید ومن قلّد صاحب نظر فکریّ

قبلہ مصلی کے ہے اور واسطے اوسی استعمال حضرت خیال کے [illegible] حاضر اور مشاہد حق کا ہے اور جسنے تقلید کی صاحب نظر فکری کی

وتقیّد به فلیس هو الّذی ألقی السّمع فلأنّ هذا الّذی ألقی السّمع

اور مقید ہوا ساتھ اوسکے پس نہیں ہے وہ [illegible] پس تحقیق یہ شخص کہ لگایا اوسنے کان کو

لا بُدَّ اَنْ يَكُوْنَ شَهِيْدًا لِمَا ذَكَرْنَاهُ وَمَتٰى لَمْ يَكُنْ شَهِيْدًا لِمَا ذَكَرْنَاهُ

ضرور ہے یہ کہ ہووے وہ حاضر اور مشاہدہ واسطے اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا اور جب نہ ہووے حاضر واسطے اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا

فَمَا هُوَ الْمُرَادُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ (اِذْ تَبَرَّءَ

پس نہیں ہوگا وہ شخص مراد اس آیت سے پس تقلید والے اصحاب فکر کے وہ لوگ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق اونکے جس وقت بیزار ہوئے

الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا) وَالرُّسُلُ لَا يَتَبَرَّءُوْنَ مِنْ اَتْبَاعِهِمُ

وہ لوگ کہ پیشوا تھے اون لوگون سے کہ پیروی کرتے تھے وہ اونکی اور رسول نہیں بیزار ہوتے تابع داروں اپنے سے

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ فَحَقِّقْ يَا وَلِيِّيْ مَا ذَكَرْتُهُ لَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحِكْمَةِ الْقَلْبِيَّةِ

کہ پیروی کی ہے اون لوگون نے رسولون کی پس حق اور یقین جان تو اے دوست میرے اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہے اوسکا واسطے تیرے بیچ اس حکمت قلبیہ کے

وَاَمَّا اخْتِصَاصُهَا بِشُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلِمَا فِيْهَا مِنَ التَّشْعِيْبِ اَيْ شُعَبُهَا

ولیکن مختص ہونا حکمت قلبیہ کا ساتھ شعیب علیہ السلام کے پس اوس واسطے ہے کہ بیچ حکمت قلبیہ کے بہت شعبے ہیں یعنی شعبے اوس حکمت کے

لَا تَنْحَصِرُ لِاَنَّ كُلَّ اعْتِقَادٍ شُعْبَةٌ فَهِيَ شُعَبٌ كُلُّهَا اَعْنِي الْاِعْتِقَادَاتِ

نہیں منحصر ہوتے ہیں اس لیے کہ ہر اعتقاد ایک شعبہ ہے پس وہ تمام شعبے ہیں مراد لیتا ہوں میں اون شعبوں سے اعتقادوں کو

فَاِذَا انْكَشَفَ الْغِطَاءُ انْكَشَفَ لِكُلِّ اَحَدٍ بِحَسْبِ مُعْتَقَدِهٖ وَقَدْ

پس جس وقت اوٹھ جاوے حجاب ظاہر ہوگا حق تعالیٰ واسطے ہر ایک کے موافق اعتقاد ہر ایک کے اور کبھی ہوتا ہے

يَنْكَشِفُ بِخِلَافِ مُعْتَقَدِهٖ فِي الْحُكْمِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (وَبَدَا لَهُمْ

ظاہر ہوتا ہے حق تعالیٰ برخلاف اعتقاد بندے کے بیچ حکم شرعی کے اور یہ قول ہے حق تعالیٰ کا (اور ظاہر ہوجاویگا واسطے اونکے

مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ) فَاَكْثَرُهَا فِي الْحُكْمِ كَالْمُعْتَزِلِيِّ

اللہ کی طرف سے جو کچھ کہ نہ تھے وہ گمان کرتے) پس اکثر اختلافات اعتقاد کا بیچ حکم شرعی کے ہے جیسے کہ معتزلی

يَعْتَقِدُ فِي اللّٰهِ نُفُوْذَ الْوَعِيْدِ فِي الْعَاصِيْ اِذَا مَاتَ عَلٰى غَيْرِ تَوْبَةٍ

اعتقاد کرتا ہے بیچ حق اللہ تعالیٰ کے جاری ہونا وعید کا حق میں بندۂ گنہگار کے جس وقت مر جاوے وہ بغیر توبہ کے

فَاِذَا مَاتَ وَكَانَ مَرْحُوْمًا عِنْدَ اللّٰهِ قَدْ سَبَقَتْ لَهٗ عِنَايَةٌ بِاَنَّهٗ

پس جس وقت مر جاوے معتزلی اور ہووے وہ مرحوم نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور پیش ہووے واسطے اوسکے عنایت ازلی ساتھ اسکے کہ

لَا يُعَاقَبُ (وَجَدَ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا) فَبَدَا لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُهٗ

نہ عذاب کیا جاوے وہ پاویگا اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا مہربان پس ظاہر ہوجاویگا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے جو کچھ نہ تھا وہ گمان کرتا اوسکا

وَاَمَّا فِي الْهُوِيَّةِ فَاِنَّ بَعْضَ الْعِبَادِ يَجْزِمُ فِيْ اِعْتِقَادِهٖ اَنَّ اللّٰهَ كَذَا

ولیکن منکشف اختلاف اعتقاد کا بیچ ہویت اوسکی پس تحقیق بعض بندہ یقین کرتے ہیں بیچ اعتقاد اپنے کے اس بات کا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ایسا ہے

وَكَذَا فَاِذَا انْكَشَفَ الْغِطَاءُ رَاٰى صُوْرَةَ مُعْتَقَدِهٖ وَهِيَ حَقٌّ

اور ایسا پس جس وقت کھل جاویگا پردہ جسمانی بسبب موت کے دیکھیگا وہ صورت اعتقادی اپنی کو حالانکہ وہ صورت حق تعالیٰ کی ہے

فاعتقدها وانحلت العقدة فزال الاعتقاد وعاد علماً بالمشاهدة

کہ اعتقاد کیا تھا اوسنے اوس صورت کا اور کھل جاوے گی گرہ پس زائل ہوگا اعتقاد سابق اور ہو جاوے گا ساتھ علم یقینی کے بسبب مشاہدہ کے

وبعد احتداد البصر لا يرجع كليل النظر فيبدو لبعض العبيد باختلاف

اور بعد حدت اور تیزی بینائی کے نہیں رجوع کرتی ہے کندی نظر کی پس ظاہر ہوتا ہے واسطے بعض بندوں کے بسبب اختلاف

التجلي في الصور عند الرؤية خلاف معتقده لانه لا يتكرر فيصدق

تجلی کے بیچ صورتوں کے وقت رویت کے خلاف اعتقاد اوسکے اسلیے کہ تحقیق تجلی حق کی نہیں مکرر ہوتی ہے پس صادق آتا ہے

عليه في الهوية (وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون)

اوپر اوسکے بیچ ہویت حق تعالی کے یہ کہ اور ظاہر ہوجاوے گا واسطے اونکے اللہ تعالی کیطرف سے بیچ ہویت ذات اوسکی کے جو کچھ کہ نہ تھے وہ گمان کرتے

فيها قبل كشف الغطاء وقد ذكرنا صورة الترقي بعد الموت في

بیچ ہویت حق کے قبل کھل جانے پردے کے اور تحقیق ذکر کیا ہے ہمنے صورت ترقی کو بعد موت کے بیچ

المعارف الالهية في كتاب التجليات لنا عند ذكرنا بعض من

معارف الہیہ کے کتاب تجلیات میں کہ تصنیف ہماری ہے وقت ذکر کرنے ہمارے کے بعض اون لوگوں کے

اجتمعنا بهم من الطائفة في الكشف وما افدناهم في هذه

کہ جمع ہوئے تھے ہم ساتھ اونکے گروہ عارفین میں سے بیچ حالت کشف کے اور وقت ذکر اوس چیز کے کہ فائدہ بتایا ہے ہمنے اونکو بیچ اس

المسئلة مما لم يكن عندهم ومن اعجب الامر انه في الترقي

مسئلہ ترقی کے جو کچھ کہ نہ حاصل تھا اونکو اور عجیب ترین احوال سے یہ کہ تحقیق آدمی بیچ ترقی کے ہے

دائما ولا يشعر بذلك للطافة الحجاب ورقته وتشابه الصور

ہمیشہ اور نہیں شعور رکھتا ہے ساتھ اوس ترقی کے بسبب لطافت حجاب اور رقت اوسکی کے اور بسبب یکدیگر مشابہت ہونے صورتوں کے

مثل قوله تعالى (واتوا به متشابها) وليس هو الواحد عين الآخر

جیسے کہ قول حق تعالی کا ہے [illegible] ایک ہی حجاب عین حجاب دوسرے کا

فان الشبيهين عند العارف من حيث انهما شبيهان غيران و

پس تحقیق دو شبیہ یکدیگر [illegible] دونوں مشابہ [illegible] غیر ہیں یکدیگر اور

صاحب التحقيق يرى الكثرة في الواحد كما يعلم ان مدلول الاسماء

صاحب تحقیق دیکھتا ہے کثرت کو بیچ وحدت کے جیسے کہ جانتا ہو وہ اس بات کو کہ تحقیق مسمی اسماء

الالهية وان اختلفت حقائقها وكثرت انها عين واحدة فهذه

الہیہ کے اگرچہ مختلف ہیں حقایق اون اسماء کے اور بہت ہیں لیکن وہ اسما بنظر مدلول کے ایک ہی ذات ہیں سو یہ ہیں یہ

كثرة معقولة في واحد العين فتكون في التجلي كثرة مشهودة في

کثرت اسمائی کثرت عقلیہ ہے بیچ ایک ہی ذات کے پس ہوگی بیچ تجلی حق تعالی کے کثرت شہودی بیچ

عين واحدة كما أن الهيولى تؤخذ في حد كل صورة وهي مع

ایک ہی ذات کے جیسے کہ تحقیق ہیولی کو لیا جاتا ہے بیچ تعریف ہر صورت جیسے اور وہ ہیولی باوجود

كثرة الصور واختلافها ترجع في الحقيقة إلى جوهر واحد وهو

کثرت صورتون اور اختلاف اونکے کے رجوع کرتا ہے حقیقت مین طرف ایک ہی جوہر کے اور وہ جوہر

هيولاها فمن عرف نفسه بهذه المعرفة فقد عرف ربه فإنه

ہیولا اون صورتون مختلفہ کا ہے پس جسنے پہچانا ذات اپنی کو ساتھ اس معرفت کے پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو اسلیے کہ تحقیق اوسنے

على صورته خلقه بل هو عين هويته وحقيقته ولهذا ما عثر

اوپر صورت اپنی کے پیدا کیا مخلوق اپنا کو بلکہ بندہ عین ہویت و حقیقت رب کا ہے اور واسطے اسیکے نہ مطلع ہوا

أحد من العلماء والحكماء على معرفة النفس وحقيقتها إلا

کوئی عالمون اور حکیمون سے اوپر معرفت نفس اور حقیقت اوس نفس کے سوائے

الإلهيون من الرسل والأكابر من الصوفية وأما أصحاب النظر

علمائے الٰہیہ کے رسولون مین سے اور اکابر صوفیہ کرام مین سے ولیکن صاحبان نظر

وأرباب الفكر من القدماء والمتكلمين في كلامهم في النفس و

اور ارباب فکر حکمای متقدمین اور متکلمین مین سے کہ کلام اونکا بیچ معرفت نفس اور

ماهيتها فما منهم من عثر على حقيقتها ولا يعطيها النظر الفكري

ماہیت اوسکی کے ہے نہیں ہے اونمین سے کوئی شخص کہ مطلع ہوا ہو اوپر حقیقت نفس کے اور نہیں بخشتی ہے اوسکو اونکی نظر فکریا

أبداً فمن طلب العلم بها من طريق النظر الفكري فقد استسمن

کبھی علم حقیقت نفس کا پس جسنے طلب کیا علم کو ساتھ حقیقت نفس کے از راہ نظر فکری کے پس تحقیق موٹا جانا اوسنے

ذا ورم ونفخ من غير ضرم لا جرم أنهم من الذين ضل سعيهم

صاحب ورم کو اور پھونکا اوسنے بغیر چنگاریون کے ناچار وہ لوگ اوس گروہ مین سے ہین کہ گم ہو گئی سعی اونکی

في الحياة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعا فمن طلب

بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہین یہ کہ تحقیق وہ اچھا کرتے ہین کام پس جسنے طلب کیا

الأمر من غير طريقه فما ظفر بتحقيقه وما أحسن ما قال الله تعالى

کام کو بغیر طریق اوس کام کے نہ فتح پائی اوسنے ساتھ تحقیق اور دریافت اوسکے کے اور کیا اچھی بات ہے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے

في حق العالم وتبدله مع الأنفاس في خلق جديد في عين واحدة

بیچ حق عالم اور بدلنے اوسکے کے ساتھ ہر دم کے بیچ خلق جدید کے ذات واحدہ مین

فقال في حق طائفة بل أكثر العالم (بل هم في لبس من خلق جديد)

پس فرمایا حق تعالیٰ نے بیچ حق ایک گروہ کے بلکہ بیچ حق اکثر عالم کے کہ بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہین خلق جدید سے

۱۲۵

فلا يعرفون تجديد الأمر مع الأنفاس لكن قد عثرت عليه

پس نہیں پہچانتے ہیں اہل عالم تجدید امر موجودات کو ساتھ ہر دم کے لیکن مطلع ہوئے ہیں اوپر اوسکے

الأشاعرة في بعض الموجودات وهي الأعراض وعثرت عليه

اشاعرہ بیچ تجدید بعض موجودات کے اور وہ موجودات اعراض ہیں اور مطلع ہوئے ہیں اوپر

الحسبانية في العالم كله وجهلهم أهل النظر بأجمعهم ولكن

اوسی تجدید کے سوفسطائیہ بیچ تمام عالم کے اور منسوب جہل کرتے ہیں اوس گروہ کو تمام اہل نظر ولیکن

أخطأ الفريقان أما خطأ الحسبانية فبكونهم ما عثروا مع قولهم

خطا کی ہے دونوں فریق نے لیکن خطا حسبانیہ یعنی سوفسطائیہ کی بسبب اسکے ہے کہ نہ مطلع ہوئے وہ باوجود قول اپنے کے

بالتبدل في العالم بأسره على أحدية عين الجوهر المعقول الذي

ساتھ تبدل کے عالم میں تمامہ اوپر احدیت ذات جوہر معقول کے کہ

قبل هذه الصورة ولا يوجد إلا بها كما لا تعقل إلا به فلو قالوا

قبول کرتا ہے وہ ان صور عالم کو اور نہیں پایا جاتا ہے وہ مگر ساتھ صور عالم کے جیسے کہ نہیں سمجھی جاتی ہیں صورتیں مگر ساتھ اوسکے پس اگر کہتے

بذلك فازوا بدرجة التحقيق في الأمر وأما الأشاعرة فما

وہ لوگ ساتھ احدیت جوہر کے پہونچتے مرتبہ تحقیق میں بیچ امر تجدد عالم کے ولیکن حال اشاعرہ کا یہ ہے کہ نہ

علموا أن العالم كله مجموع أعراض فهو يتبدل في كل زمان

جانا انہوں نے اس بات کو کہ تحقیق عالم تمامہ عرض ہے پس عالم متبدل ہوتا ہے بیچ ہر زمانہ کے

إذ العرض لا يبقى زمانين ويظهر ذلك في الحدود للأشياء

کیونکہ عرض نہیں باقی رہتا ہے بیچ دو زمانہ کے اور ظاہر ہوتا ہے عرض ہونا تمام عالم کا بیچ تعریف اشیا کے

فإنهم إذا حدوا الشيء تبين في حدهم كونه الأعراض وأن هذه الأعراض

اسلیے کہ تحقیق جب تعریف کرتے ہیں کسی شے کی ظاہر ہوتا ہے بیچ تعریف کے کہ وہ شے اعراض ہے اور تحقیق یہ اعراض

المذكورة في حده عين هذا الجوهر وحقيقته القائم بنفسه

مذکورہ کہ بیچ تعریف اوس جوہر کے داخل ہیں عین اوس جوہر کے اور حقیقت اوسکے ہیں جو قائم بذاتہ ہے

ومن حيث هو عرض لا يقوم بنفسه فقد جاء من مجموع ما لا يقوم بنفسه من يقوم

اور اس وجہ سے کہ وہ جوہر عین مجموع اعراض ہے نہیں قائم ہوتا ہے بذاتہ پس تحقیق حاصل ہوئی مجموع اعراض سے جوہر جو نہیں قائم ہیں

بنفسه كالتحيز في حد الجوهر القائم بنفسه الذاتي وقبوله

بذاتہ یعنی جو چیز قائم ہوتی ہے بذاتہ جیسے کہ تحیز یعنی جا لینا بیچ تعریف جوہر قائم بذاتہ کے ذاتیات سے ہے اور جیسے کہ قبول کرنا اس جوہر کا

للأعراض حد له ذاتي ولا شك أن القبول عرض إذ لا يكون

اعراض کو یعنی ذاتی ہے اور نہیں ہے شک کہ تحقیق قبول عرض ہے کیونکہ نہیں ہوتا ہے وہ قبول

١٣٦

إلا أنه قابل لأنه لا يقوم بنفسه وهو ذاتي للجوهر والحد عرض و

مگر یہ جسم قابل ہے اسلئے کہ تحقیق جول نہیں قائم ہوتا ہے بنفسہ اور عقل کہ وہ جوہر کے لئے ذاتیات ہیں اور حد بھی عرض ہے

لا يكون إلا في متحيز فلا يقوم بنفسه وليس التحيز والقبول بأمر

اور نہیں ہوتا ہے وہ مگر متحیز میں پس نہیں قائم ہوتا ہے بنفسہ اور نہیں ہے تحیز اور قبول امر

زائد على عين الجوهر المحدود لأن الحدود الذاتية هي

زائد اوپر عین جوہر کے جو کہ محدود ہے کیونکہ تحقیق حدود ذاتیہ

عين المحدود وهويته فقد صار ما لا يبقى زمانين يبقى

عین شے محدود اور ذات کے ہیں پس تحقیق ہو گئی وہ چیز کہ نہیں باقی رہتی ہے دو زمانوں میں باقی رہتی ہے

زمانين وأزمنة وعاد ما لا يقوم بنفسه يقوم بنفسه ولا

دو زمانوں میں اور کئی زمانوں میں اور ہو گئی وہ چیز کہ نہیں قائم ہوتی ہے بذاتہ قائم رہتی ہے بذاتہ اور نہیں

يشعرون بما هم عليه وهؤلاء هم في لبس من خلق جديد

سمجھتے ہیں جو ہیں اوس چیز کو کہ وہ اوس پر قائم ہیں تبدلات اور خلق جدید سے اور وہی لوگ بیچ شک کے ہیں خلق جدید سے

وأما أهل الكشف فإنهم يرون أن الله تعالى يتجلى في كل نفس

و لیکن اہل کشف پس تحقیق وہ دیکھتے ہیں اسبات کو کہ تحقیق اللہ تعالی تجلی فرماتا ہے ہر دم

ولا يتكرر التجلي ويرون أيضاً شهوداً أن كل تجل يعطي خلقاً جديداً

اور نہیں مکرر ہوتی ہے وہ تجلی اور بھی دیکھتے ہیں اہل کشف شہود سے اسبات کو کہ تحقیق ہر تجلی عطا کرتی ہے خلق جدید کو

ويذهب بخلق فذهابه هو الفناء عند التجلي والبقاء لما

اور لیجاتی ہے خلق قدیم کو پس چلا جانا خلق قدیم کا وہی فنا ہے وقت تجلی جدید کے اور بقا ہے اوس چیز کی کہ

يعطيه التجلي الآخر فافهم

بخشتی ہے اوسکو تجلی دوسری پس سمجھ لے اے طالب

فص حكمة ملكية في كلمة لوطية

یہ فص حکمت ملکیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ لوطیہ کے

الملك الشدة والمليك الشديد يقال ملكت العجين إذا

ملک بمعنی قدرت اور سختی کے ہے اور ملیک معنی میں سخت کے کہا جاتا ہے عرب میں ملکت العجین یعنی سخت کیا میں نے خمیر کو جب سخت

شددت عجنه قال قيس بن الحطيم يصف طعنة شعر

سخت کرے خمیر کو کہا قیس بیٹے حطیم نے بیچ حال میں کہ صفت کرتا تھا وہ اپنے نیزہ مارنے کی شعر

مُلِكَتْ بِهَا كَفِّيْ فَمَا نَهَرْتُ فَتْقَهَا | يَرَى قَائِمٌ مِنْ دُوْنِهَا مَا وَرَاءَهَا

سخت کیا میں نے ساتھ اوسکے دونوں ہاتھوں سے کہ نہ کشادہ کیا میں نے شگاف اوسکا | کہ دیکھے کھڑا ہونے والا پیچھے کے اوس چیز کو جانب آخر نیزہ کا ہے

اَيْ شَدَدْتُ بِهَا كَفِّيْ يَعْنِيْ بِالطَّعْنَةِ فَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَنْ لُوْطٍ (لَوْ اَنَّ

یعنی سخت کیا اپنے ساتھ اوسکے دونوں ہاتھوں سے یعنی ساتھ نیزہ کے پس یہ شدت سے قول اللہ تعالیٰ کا زبان لوط علیہ السلام سے منقول ہے کاش کے ہوتا

لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

واسطے میرے ساتھ تمہارے زور یا پناہ لیتا میں طرف قوم زور آور کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَخِيْ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ

علیہ وسلم نے رحم کرے اللہ بھائی میرے لوط علیہ السلام پر کہ پناہ لیتے تھے طرف قبیلہ زور آور کے

فَنَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ اللّٰهِ مِنْ كَوْنِهٖ

پس آگاہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اس بات کے کہ تحقیق تھے لوط علیہ السلام ساتھ اللہ تعالیٰ کے بسبب ہونے حق تعالیٰ کے

شَدِيْدًا وَالَّذِيْ قَصَدَهٗ لُوْطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْقَبِيْلَةُ بِالرُّكْنِ

شدید اور وہ چیز کہ قصد کیا تھا اوسکا حضرت لوط علیہ السلام نے بظاہر وہ قبیلہ تھا ساتھ قول اونکے کے رکن

الشَّدِيْدِ وَالْمُقَاوَمَةِ بِقَوْلِهٖ (لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً) وَهِيَ الْهِمَّةُ

شدید ہے اور مقابلہ تھا ساتھ قول اونکے کے کہ او ان لی بکم قوۃ ہے اور وہی قوت ہمت باطن کی ہے

هٰهُنَا مِنَ الْبَشَرِ خَاصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسجگہ انسان کا ل سے خاص کر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَمِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ يَعْنِيْ مِنَ الزَّمَانِ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ لُوْطٌ عَلَيْهِ

اوس وقت سے یعنی اوس زمانہ سے کہ کہا تھا بیچ اوس زمانہ کے لوط علیہ

السَّلَامُ (اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ) مَا بُعِثَ نَبِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا

السلام نے (او اوی الی رکن شدید) نہیں مبعوث ہوئے کوئی پیغمبر بعد اونکے مگر

فِيْ مَنَعَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَكَانَ تَحْمِيْهِ قَبِيْلَتُهٗ كَاَبِيْ طَالِبٍ مَعَ

بیچ روکنے والوں اور حمائیوں کے قوم اپنی سے پس تھی ہر پیغمبر کو حمایت کرتا تھا اوسکی قبیلہ اونکا جیسے کہ ابی طالب ساتھ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَوْلُهٗ (لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً) لِكَوْنِهٖ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قول لوط علیہ السلام کا کہ لو ان لی بکم قوۃ ہے اسواسطے تھا

السَّلَامُ سَمِعَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ)

کہ سنا تھا اونہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہ فرماتا ہے اللہ وہی ہے کہ جسنے پیدا کیا تمکو ناتوانی سے)

بِالْاَصَالَةِ (ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً) فَعَرَضَتِ الْقُوَّةُ بِالْجَعْلِ

اصل میں پھر گردانی پیچھے ناتوانی کے قوت پس عارضی ہوئی قوت بسبب ایجاد حق تعالیٰ کے

فهي قوة عرضية (ثم جعل من بعد قوة ضعفا وشيبة) فالجعل تعلق

پس وہ قوت عارضی ہے (پھر گردانی حق تعالیٰ نے پیچھے قوت کے ناتوانی اور بڑھاپا) پس جعل اور ایجاد متعلق ہوتا ہے

بالشيبة وأما الضعف فهو رجوع إلى أصل خلقه وهو قوله

ساتھ بڑھاپے کے ولیکن ناتوانی پس وہ راجع ہے طرف اصل پیدائش اپنی کے اور وہ اصالت مستفاد ہے قول حق تعالیٰ سے

(خلقكم من ضعف) فرده لما خلقه منه كما قال (ثم يرد إلى

(خلقکم من ضعف) سے پس پھیرا حق تعالیٰ نے مخلوق کو طرف اس چیز کے کہ پیدا کیا اسنے مخلوق کو اس سے جیسا کہ فرمایا پھر پھیرا جاتا ہے طرف

أرذل العمر لكيلا يعلم من بعد علم شيئا) فذكر أنه رد إلى الضعف

ناکارہ عمر کے تاکہ نہ جانے پیچھے جاننے کے کچھ پس ذکر کیا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق آدمی پھیرا گیا طرف ضعف و ناتوانی

الأول فحكم الشيخ حكم الطفل في الضعف وما بعث نبي إلا بعد

اول کے پس حکم بوڑھے کا بمنزلہ حکم لڑکے کے ہے بیچ ناتوانی کے اور نہ مبعوث ہوئے کوئی پیغمبر مگر بعد

تمام الأربعين وهو زمان أخذه في النقص والضعف فلهذا

تمام ہونے چالیس برس کے اور وہ ایک زمانہ ہے کہ شروع اسکا بیچ نقص اور ناتوانی کے ہے پس اسی سبب سے

قال (لو أن لي بكم قوة) مع كون ذلك يطلب همة مؤثرة

کہا لوط علیہ السلام نے (لو ان لی بکم قوۃ) باوجود ہونے اسکے کہ طلب کرتے تھے وہ ہمت اور قصد کو تاثیر بخشنے والا ہو وے وہ

فإن قلت وما يمنعه من الهمة المؤثرة وهي موجودة في السالكين

پس اگر کہے تو کیا چیز منع کرتی ہے پیغمبر کو ہمت موثرہ سے حالانکہ ہمت موثرہ موجود ہے بیچ سالکوں کے

من الأتباع فالرسل أولى بها قلنا صدقت ولكن نقصك علم آخر

تابعین انبیاء میں سے پس رسول سزاوار تر ہیں ساتھ اس ہمت موثرہ کے کہتے ہیں ہم سچ کہا تو نے ولیکن ناقص ہوا تو ساتھ علم دوسرا

وذلك أن المعرفة لا تترك للهمة تصرفا فكلما علت معرفته نقص

اور وہ علم یہ ہے کہ تحقیق معرفت الٰہی نہیں چھوڑتی ہے ہمت اور قصد تام کو واسطے تصرف کے پس جیسے جیسے عالی ہو گی معرفت عبد کی

تصرفه بالهمة وذلك لوجهين الوجه الواحد لتحققه بمقام

ویسے ویسے ناقص ہو گا تصرف اسکا ساتھ ہمت کے اور یہ بات بسبب دو وجہوں کے ہے ایک بسبب تحقق اور قیام کے بیچ مقام

العبودية ونظره إلى أصل خلقه الطبيعي والوجه الآخر أحدية

عبودیت کے اور بسبب نظر اوسکی کے طرف اصل خلقت طبعی اپنی کے اور وجہ دوسری شہود احدیت

المتصرف والمتصرف فيه فلا يرى على من يرسل همته

متصرف اور متصرف فیہ کی ہے پس نہیں دیکھتا ہے وہ عارف کہ اوپر کس کے بھیجے ہمت موثرہ اپنی کو

فيمنعه ذلك وفي هذا المشهد يرى أن المنازع له ما عدل عن

پس باز رکھتا ہے اس عارف کو شہود احدیت کا اور بیچ اسی مقام شہود کے دیکھتا ہے کہ منازع اسکا نہیں عدول کیا

حقيقتها التي هو عليها في حال ثبوت عينه وحال عدمه فما ظهر
حقیقت اپنی ہے کہ وہ مخالف اوپر اوس حقیقت کے ہے بیچ حال ثبوت عین ثابتہ اور حال عدم اوس مخالف کے پس نہ ظاہر ہوا
في الوجود إلا ما كان له في حال العدم في الثبوت فما تعدى
بیچ وجود خارجی کے پر گروہ چیز کہ تھی واسطے مخالف کے بیچ حال عدم کے بیچ مرتبہ ثبوت علمی کے یعنی اعیان ثابتہ میں پس نہ تجاوز کیا اوس مخالف نے
حقيقته ولا أخل بطريقته فتسمية ذلك نزاعا إنما هو أمر
حقیقت اپنی سے اور نہ کمی کیا طریقے اپنے کو پس نام رکھنا مخالف کا نزاع سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ نام رکھنا
عرضي أظهره الحجاب الذي على أعين الناس كما قال الله
امر عارضی ہے کہ ظاہر کیا اوسکو حجاب نے کہ اوپر آنکھوں آدمی کے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ
تعالى فيهم ولكن أكثر الناس لا يعلمون يعلمون ظاهرا من
تعالی نے بیچ حق اونکے ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہیں اور جانتے ہیں وہ فقط ظاہری
الحيوة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون) وهو من المقلوب
زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت اور باطن امر سے غافل ہیں اور لفظ غافلون کا بیچ آیت مذکورہ کے مقلوب الحروف میں سے ہے
فإنه من قولهم (قلوبنا غلف) أي في غلاف وهو الكن الذي
اسلیے کہ تحقیق وہ لفظ قول میں سے مجوبین کے ہے کہ قلوبنا غلف ہے یعنی دل ہمارا غلاف میں ہے اور وہ غلاف ایک حجاب ہے کہ
ستره عن إدراك الأمر على ما هو عليه فهذا وأمثاله
چھپا یا اوسنے محجوب کو دریافت امر واقعی سے جو مثل امر میں ہے پس یہ مذکور اور مانند اسکے
يمنع العارف من التصرف في العالم قال الشيخ أبو عبد الله
باز رکھتا ہے عارف کو تصرف سے بیچ عالم کے کہا شیخ ابو عبد اللہ
محمد بن قائد للشيخ أبي السعود بن الشبل لم لا تتصرف فقال
محمد بیٹے قائد نے شیخ ابو السعود بیٹے شبل کو کہ کیوں نہیں تصرف کرتا ہے تو پس کہا
أبو السعود تركت الحق يتصرف لي كما يشاء يريد قوله تعالى
ابو السعود نے چھوڑ دیا میں نے حق تعالی کو کہ تصرف کرے واسطے میرے جیسا چاہے مراد لیتا ہے ابو السعود تصرف کو قول حق تعالی سے
(أمرا فاتخذه وكيلا) فالوكيل هو المتصرف ولا سيما وقد سمع
بیچ امر حق تعالی کے کہ فاتخذہ وکیلا ہے یعنی پس پکڑ اوسکو کارساز پس وکیل وہی تصرف کرنے والا ہے خصوصا سنا تھا
الله يقول (وأنفقوا مما جعلكم مستخلفين فيه) فعلم أبو السعود
ابو السعود نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہے اور خرچ کرو تم اوس چیز میں سے کہ کیا ہے تمکو جانشین پہلونکا بیچ اوسکے پس جان لیا ابو السعود
والعارفون أن الأمر الذي بيده ليس له فإنه مستخلف فيه
اور عارفون نے ایسا کہ تحقیق جو امر کہ بیچ ہاتھ عارف کے ہے نہیں ہے وہ امر واسطے ہر ایک کے بالاصالت کیونکہ عارف جانشین ہے بیچ اوسی کے

ثُمَّ قَالَ لَهُ الْحَقُّ هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ اسْتَخْلَفْتُكَ فِیْهِ وَمَلَّكْتُكَ اِیَّاهُ

پھر کہا واسطے ہر عارف کے حق تعالیٰ نے یہ جو امر ہے کہ خلیفہ اور جانشین کیا میں نے تجھ بیچ اوسکے اور مالک کیا میں نے تجھکو اوسکا

اِجْعَلْنِیْ وَاتَّخِذْنِیْ فِیْهِ وَكِیْلًا فَامْتَثَلَ اَبُو السُّعُوْدِ اَمْرَ اللّٰهِ فَاتَّخَذَهٗ

کر دے اوس مجھکو اور پکڑ مجھکو وکیل بیچ اوسکے پس پیروی کی ابو السعود نے امر الله تعالیٰ کی پس پکڑ لیا اوسکو

وَكِیْلًا فَكَیْفَ تَبْقٰی لِمَنْ یَّشْهَدُ مِثْلَ هٰذَا الْاَمْرِ هِمَّةٌ یَّتَصَرَّفُ

وکیل پس کیونکر باقی رہیگی واسطے اوس شخص کے کہ مشاہدہ کرتا ہے مثل اس امر کے ایسی ہمت کہ تصرف کرے ساتھ اوس

بِهَا وَالْهِمَّةُ لَا تَفْعَلُ اِلَّا بِالْجَمْعِیَّةِ الَّتِیْ لَا مُتَّسَعَ لِصَاحِبِهَا اِلٰی غَیْرِ

ساتھ اوسی ہمت کے اور ہمت نہیں کام کرتی ہے مگر ساتھ دلجمعی اور توجہ کامل کے کہ نہیں گنجائش دیتی ہے وہ ہمت صاحب اپنے کو طرف غیر

مَا اجْتَمَعَ عَلَیْهِ وَهٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ تُفَرِّقُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْجَمْعِیَّةِ

اوس چیز کے کہ دلجمعی ہوئی صاحب تصرف کی اوپر اوسکے اور یہ معرفت پراگندہ کرتی ہے صاحب مشاہدہ کو اس جمعیت سے

فَیَظْهَرُ الْعَارِفُ التَّامُّ الْمَعْرِفَةِ بِغَایَةِ الْعَجْزِ وَالضُّعْفِ قَالَ بَعْضُ

پس ظاہر ہوتا ہے وہ عارف کہ کامل معرفت والا ہے ساتھ نہایت عجز اور ضعف کے کہا بعض نے

الْاَبْدَالِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قُلْ لِلشَّیْخِ اَبِیْ مَدْیَنَ بَعْدَ السَّلَامِ

ابدالوں میں سے شیخ عبد الرزاق سے کہ کہو تم شیخ ابی مدین کو بعد سلام کے

عَلَیْهِ یَا اَبَا مَدْیَنَ لِمَ لَا یَعْتَاصُ عَلَیْنَا شَیْءٌ وَاَنْتَ تَعْتَاصُ عَلَیْكَ

اوپر اوسکے اے ابی مدین کیوں نہیں دشوار ہوتی ہے اوپر ہمارے کوئی چیز اور دشوار ہوتی ہیں اوپر تمہارے

الْاَشْیَاءُ وَنَحْنُ نَرْغَبُ فِیْ مَقَامِكَ وَاَنْتَ لَا تَرْغَبُ فِیْ مَقَامِنَا وَكَذٰلِكَ

بہت سی چیزیں تصرفات کی حالانکہ ہم رغبت رکھتے ہیں بیچ مقام اور مرتبے تمہارے کے اور تم نہیں رغبت رکھتے ہو بیچ مقام اور مرتبہ ہمارے کے اور ایسا ہی

كَانَ مَعَ كَوْنِ اَبِیْ مَدْیَنَ كَانَ عِنْدَهٗ ذٰلِكَ الْمَقَامُ وَغَیْرُهٗ وَنَحْنُ

تھا حال ابو مدین کا باوجود ہونے ابو مدین کے ایسے مرتبے میں کہ تھا نزدیک اونکے مقام ابدالوں کا اور غیر اوسی مقام ابدالوں کے اور ہم

اَتَمُّ فِیْ مَقَامِ الضُّعْفِ وَالْعَجْزِ مِنْهُ وَمَعَ هٰذَا قَالَ لَهٗ هٰذَا الْبَدَلُ

زیادہ تر ہیں بیچ مقام ضعف اور عجز کے ابو مدین سے اور سبب اس کمال کے کہا واسطے ابو مدین کے ان ابدالوں نے

مَا قَالَ وَهٰذَا مِنْ ذٰلِكَ الْقَبِیْلِ اَیْضًا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

جو کچھ کہ کہا اور یہ عدم تصرف بھی اسی قبیل سے ہے اور فرمایا رسول الله صلی الله

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ لَهٗ بِذٰلِكَ مَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ

علیہ وسلم نے بیچ اس مقام عبودیت اور عجز کے حکم سے الله تعالیٰ کے کہ واسطے اونکے تھا یہ کہ میں نہیں جانتا ہوں جو کچھ کیا جاویگا

بِیْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ فَالرَّسُوْلُ بِحُكْمِ مَا یُوْحٰی

ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نہیں پیروی کرتا ہوں میں مگر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے پس رسول حکم کرنے والا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ وحی کی گئی

الثبوتية فما عنده غير ذلك فإن أُعطي العلم بالتصرف فبحكم تصرف

وقت اوسکے ساتھ اوس چیز کے نہیں ہے ... پس اگر دیا گیا علم ساتھ تصرف کے پس بحکم تصرف کے

وإن مُنع امتنع وإن خُيّر اختار ترك التصرف إلا أن يكون

اور اگر منع کیا جاوے تو باز رہتا ہے اور اگر اختیار دیا جاوے تو وہ اختیار کرتا ہے ترک تصرف کو مگر یہ کہ ہووے وہ ناقص معرفت

ناقص المعرفة قال أبو السعود لأصحابه المؤمنين به إن الله

ناقص معرفت والا کہا ابو السعود نے واسطے مریدوں اپنے کے کہ معتقد ابو السعود کے تھے یہ کہ تحقیق اللہ تعالی نے

أعطاني التصرف منذ خمس عشرة سنة وتركناه تظرفاً هذا لسان

عطا کیا مجھکو تصرف مدت سے پندرہ برس کے اور ترک کیا ہم نے اوس تصرف کو ظریفی سے یہ قول ابو السعود کا زبان

إدلال وأما نحن فما تركناه تظرفاً وهو تركه إيثاراً وإنما تركناه لكمال المعرفة

ناز سے ہے لیکن ہم نے نہیں ترک کیا تصرف کو ظریفی سے اور وہ ظرافت ترک کرنا تصرف کا ہی اختیار اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ترک کیا ہم نے تصرف کو بسبب کمال معرفت

فإن المعرفة لا تقتضيه بحكم الاختيار فمتى تصرف العارف بالهمة في العالم

کیونکہ تحقیق معرفت نہیں تقاضا کرتی ہے تصرف کو ساتھ حکم اختیار کے پس جب تصرف کرے عارف کامل ساتھ ہمت اپنی کے بیچ عالم کے

فعن أمر إلهي وجبر لا باختيار ولا شك أن مقام الرسالة

پس امر الٰہی اور جبر سے ہے نہ کہ [illegible] اختیار اور رغبت ... اور نہیں ہے شک ... کہ تحقیق مرتبہ رسالت کا

يطلب التصرف لقبول الرسالة التي جاء بها فيظهر عليه ما يصدقه

طلب کرتا ہے تصرف کو واسطے قبول کرنے رسالت کے کہ لائے ہیں رسول اوسکو پس ظاہر کرتے ہیں ... جو تصدیق کی

عند أمته وقومه ليظهر دين الله تعالى والولي ليس كذلك

نزدیک امت اپنی ... اور قوم اپنی کی تاکہ ظاہر کرے دین اللہ تعالی کا اور ولی نہیں ہے مثل رسول کے

ومع هذا فلا يطلبه الرسول في الظاهر لأن للرسول الشفقة

اور باوجود اسکے پس نہیں طلب کرتے ہیں تصرف کو رسول ظاہر ... اسلئے کہ تحقیق واسطے رسول کے شفقت ہے

على قومه فلا يريد أن يبالغ في ظهور الحجة عليهم فإن في ذلك

اوپر قوم اپنی کے پس نہیں چاہتے ہیں رسول یہ کہ مبالغہ کریں بیچ ظہور ... حجت ... اسلئے کہ بیچ ظہور حجت کے

هلاكهم فيبقي عليهم وقد علم الرسول أيضاً أن الأمر

ہلاک قوم کی ہے ... اور تحقیق جان لیا ہے رسول نے بھی ... کہ تحقیق امر

المعجز إذا ظهر للجماعة فمنهم من يؤمن عند ذلك ومنهم

معجز جس وقت ظاہر ہووے واسطے جماعت کے پس بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے وقت ظہور معجزے کے اور بعض ان میں وہ شخص ہے

من يعرفه ويجحده ولا يظهر التصديق به ظلماً وعلواً وحسداً

کہ جانتا ہے اوس امر معجز کو اور انکار کرتا ہے [illegible] اور نہیں ظاہر کرتا ہے وہ تصدیق ساتھ اوسکے بسبب ظلم اور بڑائی اور حسد کے

ومنهم من يلحق ذلك بالسحر والإيهام فلما رأت الرسل ذلك وأنه

اور بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ الحاق کرتا ہی امر معجز کو ساتھ جادو اور شبہ کے پس جب دیکھیں رسول اس حال کو اور یہ کہ تحقیق وہ نہیں

لا يؤمن إلا من أنار الله قلبه بنور الإيمان ومتى لم ينظر

ایمان لاوے گا کوئی مگر وہ شخص کہ منور کیا اللہ تعالیٰ نے دل اوسکا ساتھ نور ایمان کے اور جب نہ دیکھا

الشخص بذلك النور المسمى إيمانا فلا ينفع في حقه الأمر المعجز

اوس شخص نے ساتھ اوس نور کے کہ نام رکھا گیا ہے اوسکا ایمان پس نہ نفع کریگا بیچ حق اوسکے امر معجز نہ

فقصرت الهمم عن طلب الأمور المعجزة لما لم يعم أثرها في الناظرين

پس قاصر ہوئین ہمتین رسول کی طلب کرنے سے امور معجزہ کے اسلیے کہ نہیں عام ہوتا ہے اثر معجزہ کا نظر کرنے والون کی

ولا في قلوبهم كما قال في حق أكمل الرسل وأعلم الخلق وأصدقهم

اور نہ بیچ دلون اونکے کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق کامل تر رسولون اور دانا تر مخلوق اور

في الحال إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء ولو كان للهمة

صادق تر اونکے کے بیچ حال اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق تو نہیں ہدایت کرتا ہے جسکو دوست رکھتا ہے تو ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اگر ہووے ہمت کو

أثر ولا بد لم يكن أحد أكمل من رسول الله صلى الله عليه

کوئی اثر البتہ اثر کرتی ہمت اور ضرور ہے کہ نہووے کوئی کامل تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ولا أعلى ولا أقوى همة منه وما أثرت في إسلام أبي طالب

وسلم سے اور نہ دانا تر اور نہ قوی تر ہمت مین آپ سے اور نہ تاثیر کی ہمت رسول علیہ السلام نے بیچ اسلام ابی طالب

عمه وفيه نزلت الآية التي ذكرناها ولذلك قال تعالى

چچا آپکے اور بیچ حق ابو طالب کے نازل ہوئی آیت کہ ذکر کیا ہے اوسکا اور اسیواسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

في الرسول إنه ما عليه إلا البلاغ وقال ليس عليك هداهم

بیچ حق رسول کے کہ تحقیق نہیں ہے اوپر رسول کے مگر پہنچانا احکام کا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں ہے اوپر تیرے ہدایت کرنا انکا

ولكن الله يهدي من يشاء وزاد في سورة القصص وهو أعلم

ولیکن اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور زیادہ کیا حق تعالیٰ نے بیچ سورۂ قصص کے اور وہ خوب دانا ہے

بالمهتدين أي بالذين أعطوه العلم بهدايتهم في حال عدمهم

ساتھ ہدایت پانے والون کے یعنی ساتھ اون لوگون کے کہ عطا کیا اونہون نے حق تعالیٰ کو علم ہدایت اپنی کا بیچ حال عدم کے

بأعيانهم الثابتة فأثبت أن العلم تابع للمعلوم فمن كان

ساتھ اعیان ثابتہ اپنے کے پس ثابت کیا حق تعالیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق علم تابع ہے واسطے معلوم کے پس جو شخص تھا

مؤمنا في ثبوت عينه وحال عدمه ظهر بتلك الصورة في

مومن بیچ حال ثبوت عین ثابتہ اپنے کے اور بیچ حال عدم اپنے کے ظاہر ہوا وہ ساتھ اوسی صورت کے بیچ

هو وجوده وقد علم الله ذلك منه أنه هكذا يكون

حال وجود و ظاہر اسکے اور تحقیق جانا ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تحقیق کرے گی کہ وہ ایسا ہی ہوگا

فلذلك قال وهو أعلم بالمهتدين فلما قال مثل هذا قال أيضا ما

پس اسیواسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ خوب جانتا ہے ساتھ ہدایت پانے والوں کے پس جبکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مثل اس قول کے کہا اور یہ قول بھی کہ نہیں

يبدل القول لدي لأن قولي على حد علمي في خلقي وما أنا بظلام

بدلا جاتا ہے قول اور حکم پاس میرے اسلئے کہ قول اور حکم میرا موافق علم میرے کے ہے بیچ خلق میری کے اور نہیں ہوں میں ظلم کرنے والا

للعبيد أي ما قدرت عليهم الكفر الذي يشقيهم ثم طلبتهم

واسطے بندوں کے یعنی نہیں مقدر کیا ہے اوپر بندوں کے کفر کو کہ شقی اور بدبخت کرے وہ کفر اونکو پھر طلب کروں میں

بما ليس في وسعهم أن يأتوا به بل ما عاملناهم إلا بحسب ما علمناهم

اونسے وہ چیز کہ نہیں ہے بیچ طاقت اونکی کے یہ کہ لاویں اوس چیز کو بلکہ نہیں معاملہ کیا ہے ساتھ اونکے مگر موافق اوس چیز کے کہ جانا ہے ہم نے اونکو جیسا ہے

وما علمناهم إلا بما أعطونا من نفوسهم مما هم عليه فإن كان ظلما فهم

اور نہیں جانا ہے ہم نے اونکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ عطا کیا اونہوں نے ہمکو ایسا ہی جیسا کہ ہیں وہ پس اگر ہوگا ظلم تو وہی ظالم ہیں

الظالمون ولذلك قال ولكن كانوا أنفسهم يظلمون فما

ظالم ہیں اور اسیواسطے فرمایا حق تعالیٰ نے (ولیکن تھے وہ کہ اپنی جانوں کو ظلم کرتے تھے) پس نہ

ظلمهم الله كذلك ما قلنا لهم إلا ما أعطته ذاتنا أن نقول

ظلم کیا اونکو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی نہیں کہا ہے ہم نے اون لوگوں کو مگر وہ چیز کہ عطا کیا اوسکو ذات ہماری نے یہ کہ کہیں ہم

لهم وذاتنا معلومة لنا بما هي عليه من أن نقول كذا ولا

واسطے اونکے اور ذات ہماری معلوم ہے ہمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ ذات اوپر اوسکے ہے وہ چیز جو کہ ہمارا یہ کہنا کہ ہم ایسا اور نہ

نقول كذا فما قلنا إلا ما علمنا أن نقول فلنا القول منا و

کہیں گے ہم ایسا پس نہ کہا ہے ہم نے مگر وہ چیز کہ جانا ہے اوسکو یہ کہیں ہم پس واسطے ہمارے کہنا اور حکم کرنا ہم ہی سے اور

لهم الامتثال وعدم الامتثال مع السماع منهم شعر

واسطے بندوں کے ہے فرمانبرداری حکم اور نافرمانی حکم کی ساتھ سماعت اونکے کے قول ہمارا شعر

فالكل منا ومنهم	والأخذ عنا وعنهم
پس تمامی احوال موجودات کے ہمسے اور مخلوق سے ہیں	اور لینا احکام کا ہمسے اور اونسے ہے
إن لا يكونوا منا	فنحن لا شك منهم
اگر نہ ہوویں وہ ہمسے	پس ہم بیشک اونسے ہیں

فتحقق يا وليي هذه الحكمة الملكية من الكلمة

پس یقین جان اے دوست میرے اس حکمت ملکیہ کو کلمہ

اللوح طما قد لها لباب المعروف شعر

لوح ہے اسلیے کہ تضمین ہے حکمت خلاصہ معرفت کا ہے … شعر

فقد بان لك السر وقد اتضح الأمر | وقد أدرج في الشفع الذي قيل هو الوتر

پس تحقیق ظاہر ہوا واسطے تیرے سر قدر کا اور تحقیق ظاہر ہوا حقیقت معلوم کی | اور تحقیق درج کیا گیا بیچ جفت کے …

فصّ حكمة قدرية في كلمة عزيرية

یہ فص حکمت قدریہ کا ہے بیچ بیان کلمہ عزیریہ کے

اعلم أن القضاء حكم الله في الأشياء وحكم الله في الأشياء

جان تو اے طالب تحقیق قضا یعنے سر قدر حکم کلی اللہ تعالی کا ہے بیچ اشیا کے اور حکم اللہ تعالی کا بیچ اشیا کے

على حد علمه بها وفيها وعلم الله في الأشياء على ما أعطته

موافق اندازہ علم اللہ تعالی کے ہے ساتھ اشیا اور بیچ اشیا کے اور علم اللہ تعالی کا بیچ اشیا کے اوپر اوس حد کے ہے کہ بخشا اوس کو

المعلومات مما هي عليه في نفسها والقدر توقيت ما هي عليه

اشیاء معلومہ نے حق تعالی کو کہ اشیاء معلومہ اوپر اوس … کے ہیں بیچ ذات اپنی کے اور قدر تعیین کرنا اون احوال کا ہے کہ اوپر اون احوال کے

الأشياء في عينها من غير مزيد فما حكم القضاء على الأشياء

اشیا ہیں بیچ اعیان ثابتہ اپنی کے بغیر زیادتی کے … نہیں ہے حکم قضا کا اوپر اشیا کے

إلا بها وهذا هو عين سر القدر «لمن كان له قلب أو

مگر موافق اقتضاے اعیان اون اشیا کے اور یہ قضا یعنی حکم کلی عین سر قدر کا ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہووے واسطے اوس کے دل یا

ألقى السمع وهو شهيد» «فلله الحجة البالغة» فالحاكم في التحقيق

لگایا اوس نے کان کو اور وہ حاضر ہے (پس واسطے اللہ تعالی کے ہے دلیل پوری اور کامل) پس حاکم یعنی حق تعالی واقع میں

تابع لعين المسألة التي يحكم فيها بما تقتضيه ذاتها

تابع ہے واسطے عین اوس مسئلہ اور قضیہ کے یعنے عین ثابتہ کے کہ حکم کیا جاتا ہے بیچ اوسکے موافق … ذات اوسکی

فالمحكوم عليه بما هو فيه حاكم على الحاكم أن يحكم عليه

پس محکوم علیہ بسبب اوس … کہ وہ استعداد … حاکم ہے اوپر حاکم کے کہ حکم کرے …

بذلك فكل حاكم محكوم عليه بما حكم به وفيه كان

موافق استعداد … پس ہر حاکم محکوم علیہ ہے اوس قضیہ کا کہ حکم کیا حاکم نے ساتھ اوس قضیہ کے اور بیچ اوس …

الحاكم من كان فتحقق هذه المسألة فإن القدر ما جهل

حاکم جو شخص حاکم ہوگا پس محقق اور تعیین جان اے طالب اس مسئلہ کو اسلیے کہ مسئلہ قدر نہیں … مجہول ہوا ہے

١٣٥

لا لشدة ظهوره فلم يعرف وكثر فيه الطلب والالحاح واعلم

مگر بسبب شدت ظہور اپنی کے پس نہیں پہچانا گیا وہ مسئلہ قدر کا اور بہت ہوئی بیچ اوسکے طلب اور مبالغہ لوگون کا اور جان تو ہوا

ان الرسل صلوات الله عليهم من حيث هم رسل لا من حيث هم

کہ تحقیق تمامی رسول صلوات اللہ علیہم اس اعتبار سے کہ وہ رسول ہیں نہ اس اعتبار سے کہ وہ

اولياء وعارفون على مراتب ما هي عليه اممهم فما عندهم

اولیا اور عارف ہیں اوپر مرتبے اون احوال کے ہیں کہ اوپر اون احوال کے تمام امت اونکی ہیں پس نہیں ہے نزدیک اون کے

من العلم الذي ارسلوا به الا قدر ما يحتاج اليه امة ذلك

علوم میں سے کہ بھیجے گئے وہ ساتھ اون علوم کے مگر اوس قدر کہ محتاج ہیں طرف اوس علم کے امت اوس

الرسول لا زائد ولا ناقص والامم متفاضلة يزيد بعضها

رسول کی نہ زیادہ اور نہ کم اور تمام امت باہم فضیلت رکھنے والی ہیں کہ زائد ہوتے ہیں فضیلت میں بعض انکے

على بعض فتتفاضل الرسل في علم الارسال بتفاضل اممها

اوپر بعض کے پس باہم دیگر فضیلت رکھتے ہیں رسول بیچ علم رسالت کے بسبب تفاضل امتوں اونکی کے

وهو قوله تعالى (تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض) كما هم

اور تفاضل رسولوں کا بسبب تفاضل امتوں کے ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ یہ رسول تمامی پیغمبر کہ بزرگی دی ہم نے بعض انکو اوپر بعض کے) جیسے کہ وہ تمامی

ايضا فيما يرجع الى ذواتهم من العلوم والاحكام متفاضلون

رسول بھی بیچ اس چیز کے کہ رجوع کرتی ہے وہ چیز طرف ذاتوں اونکی کے کہ وہ چیز علوم اور احکام میں سے ہے باہم دیگر فضیلت رکھنے والے ہیں

بحسب استعداداتهم وهو قوله تعالى (ولقد فضلنا بعض

موافق استعداد اپنی کے اور تفاضل انبیا کا بسبب استعداد اونکے ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ ہے (اور تحقیق بزرگی دی ہم نے بعض

النبيين على بعض) وقال تعالى في حق الخلق (والله فضل بعضكم

انبیا کو اوپر بعض کے) اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق مخلوق اپنی کے (اور اللہ تعالی نے فضیلت دی بعض تمہارے کو

على بعض في الرزق) والرزق منه ما هو روحاني كالعلوم و

اوپر بعض کے بیچ رزق کے) اور رزق بعض اوسمیں سے روحانی ہے جیسے کہ علوم اور بعض رزق

حسي كالاغذية وما ينزله الحق الا بقدر معلوم وهو

حسی ہے جیسے کہ غذای جسم ظاہری اور نہیں نازل کرتا ہے رزق کو حق تعالی مگر ساتھ اندازہ معلوم کے اور وہ اندازہ

الاستحقاق الذي يطلبه الخلق فان الله اعطى كل شيء خلقه

معلوم استحقاق مخلوقات کا ہے کہ طلب کرتی ہے اوسکو مخلوق پس تحقیق اللہ تعالی نے عطا کی ہر شے کو استعداد اوسکی

فينزل بقدر ما يشاء وما يشاء الا ما علم فحكم به وما علم كما

پس نازل کرتا ہے حق تعالی رزق کا ساتھ اندازہ اوس چیز کے کہ چاہتا ہے اور نہیں چاہتا ہے حق تعالی مگر اوس چیز کو کہ جانا پس حکم کیا ساتھ اوسکے اور نہیں جانا حق تعالی نے

فلذا لا يعطيه إلا ما أعطاه المعلوم من نفسه فالتوقيت في الأصل للمعلوم

کیا ہے مگر اوسکو عطا کیا حق تعالیٰ کو معلوم نے ذات اپنی سے پس تعین کرنا وقت کا در اصل بیچ خاص واسطے معلوم کے ہے

والقضاء والعلم والإرادة والمشيئة تبع للقدر فسر القدر

اور قضا اور علم اور ارادہ اور مشیت تابع ہے واسطے قدر کے پس علم سر قدر کا

من أجل العلوم وما يفهمه الله تعالى إلا لمن اختصه الله

بزرگ ترین علوموں میں سے ہے اور نہیں آگاہ کرتا ہے سر قدر کو اللہ تعالیٰ مگر اوس شخص کو خاص کیا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے

بالمعرفة التامة فالعلم به يعطي الراحة الكلية للعالم به

ساتھ معرفت تامہ کے پس علم ساتھ سر قدر کے بخشتا ہے راحت کلی واسطے جاننے والے سر قدر کے

ويعطي العذاب الأليم للعالم به أيضا فهو يعطي النقيضين

اور بھی بخشتا ہے عذاب دردناک واسطے جاننے والے اوسکے کہ پس علم سر قدر کا عطا کرتا ہے دو نقیضوں یعنی دو ضدوں کو

وبه وصف الحق نفسه بالغضب وبالرضى وبه تقابلت

اور بسبب سر قدر کے وصف کیا حق تعالیٰ نے ذات اپنی کو ساتھ غضب اور رضا کے اور بسبب اسی کے باہم مقابل ہوئے

الأسماء الإلهية فحقيقته تحكم في الموجود المطلق وفي الموجود

اسمائے الٰہیہ پس حقیقت سر قدر کی حکم کرتی ہے بیچ موجود مطلق کے جیسے بیچ حق تعالیٰ کے اور بیچ موجود

المقيد لا يمكن أن يكون شيء أتم منها ولا أقوى ولا أعظم

مقید کے جیسے بیچ خلق کے نہیں ممکن ہے کہ ہووے کوئی شے کامل زحقیقت سر قدر سے اور نہ قوی تر اور نہ بزرگ تر

لعموم حكمها المتعدي وغير المتعدي ولما كانت الأنبياء

بسبب عام اور شامل ہونے حکم حقیقت سر قدر کے شئی اور غیر متعدی کو اور جب سے انبیاء

صلوات الله عليهم لا تأخذ علومها إلا من الوحي الخاص

صلوات اللہ علیہم کہ نہیں لیتے تھے علوم اپنے مگر وحی خاص

الإلهي فقلوبهم ساذجة من النظر العقلي لعلمهم بقصور

الٰہی سے پس قلوب اونکے سادے تھے نظر عقلی سے بسبب جاننے اونکے کے قصور اور کوتاہی

العقل من حيث نظره الفكري عن إدراك الأمور على ما هي

عقل کو باعتبار نظر فکری کے دریافت کرنے سے اون امور کے جو نفس الامر میں ہیں

عليه والإخبار أيضا يقصر عن إدراك ما لا ينال إلا بالذوق

اور خبر الٰہی بھی قاصر ہے دریافت کرنے سے اوس چیز کے جو نہیں پاتا ہے اوسکو کوئی مگر ذوق سے

فلم يبق العلم الكامل إلا في التجلي الإلهي وما يكشف الحق عن

پس نہ باقی رہا علم کامل مگر بیچ تجلی الٰہی کے اور بیچ اوس چیز کے کہ کھول دیوے حق تعالیٰ

أَعْيُنِ الْبَصَائِرِ وَالْأَبْصَارِ مِنَ الْأَغْطِيَةِ فَتُدْرِكُ الْأُمُورَ قَدِيمَهَا وَحَدِيثَهَا

آنکھوں باطنی اور ظاہری سے پردوں کو پس دریافت کرلی آنکھ اوسوقت امور کو یعنی ادراک کر لیگی آنکھ قدیم اور حادث

وَعَدَمَهَا وَوُجُودَهَا وَمُحَالَهَا وَوَاجِبَهَا وَجَائِزَهَا عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ فِي

اور عدم اور وجود اور ممتنع اور واجب اور ممکن کو اوسی طور کے اوپر جس پر کہ وہ امور اوپر اونکے ہیں بیچ

حَقَائِقِهَا وَأَعْيَانِهَا فَلَمَّا كَانَ مَطْلَبُ الْعُزَيْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الطَّرِيقَةِ

حقیقتوں اور اعیان ثابتہ اپنی کے پس جب کہ تھا طلب اور سوال عزیر علیہ السلام کا حق تعالیٰ سے اوپر طریق

الْخَاصَّةِ لِذَلِكَ وَقَعَ الْعَتْبُ عَلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ فَلَوْ طَلَبَ الْكَشْفَ

مخصوص کے یعنی بطریق تعجب بلکہ [illegible] کے واسطے واقع ہوا عتاب الٰہی اوپر انکے جیسے کہ وارد ہوا ہے حدیث میں پس اگر طلب کرتے عزیر علیہ السلام کشف

الَّذِي ذَكَرْنَاهُ رُبَّمَا كَانَ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ عَتْبٌ فِي ذَلِكَ وَالدَّلِيلُ

حق تعالیٰ سے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا غالب تھا کہ نہ واقع ہوتا اوپر اونکے عتاب اوس بیچ طلب اور سوال کے اور دلیل

عَلَى سَذَاجَةِ قَلْبِهِ قَوْلُهُ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ (أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ

اوپر سادہ دلی عزیر علیہ السلام کے قول اونکا ہے بیچ بعض وجہوں کے کہ یہ ہے کیونکر زندہ کریگا ان اہل قریہ کو اللہ تعالیٰ بعد

مَوْتِهَا) وَأَمَّا عِنْدَنَا فَصُورَتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ هَذَا كَصُورَةِ

موت اونکی کے) ولیکن نزدیک ہمارے صورت حال عزیر علیہ السلام کی بیچ قول اونکے کے (انّی یحیی ہذہ اللہ) مثل صورت حال

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى) وَيَقْتَضِي

ابراہیم علیہ السلام کے ہے بیچ قول اونکے کے کہ یہ ہے کہ اے رب میرے دکھلا دے تو مجھکو کیونکر جلاتا ہے تو مردوں کو) اور چاہتا ہے

ذَلِكَ الْجَوَابَ بِالْفِعْلِ الَّذِي أَظْهَرَهُ الْحَقُّ فِيهِ فِي قَوْلِهِ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ

سوال عزیر کا جواب کو ساتھ فعل کے کہ ظاہر کیا اوسی فعل کو حق تعالیٰ نے بیچ ذات عزیر علیہ السلام کے بیچ قول حق کے (پس مارا عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ) فَقَالَ لَهُ (وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا

سو برس پھر جلایا اونکو) اور فرمایا واسطے اونکے (اور دیکھ طرف ہڈیوں کے کہ کیونکر جلاتے ہیں ہم اونکو پھر پہناتے ہیں ہم اونکو

لَحْمًا) فَعَايَنَ كَيْفَ تَنْبُتُ الْأَجْسَامُ مُعَايَنَةَ تَحْقِيقٍ فَأَرَاهُ الْكَيْفِيَّةَ

گوشت پس معاینہ کیا عزیر علیہ السلام نے کہ کیونکر اوگتے ہیں اجسام معاینت واقعی یعنی دکھلائی حق تعالیٰ نے کیفیت زندہ کرنے کی

فَسَأَلَ عَنِ الْقَدَرِ الَّذِي لَا يُدْرَكُ إِلَّا بِالْكَشْفِ لِلْأَشْيَاءِ فِي حَالِ

پس سوال کیا عزیر نے اوس قدر اور توقیت [illegible] کو کہ نہیں دریافت کیجاتی ہے وہ سوا [illegible] ساتھ کشف اور شہود اشیا کے بیچ حال

ثُبُوتِهَا فِي عَدَمِهَا فَمَا أُعْطِيَ ذَلِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ خَصَائِصِ الِاطِّلَاعِ

ثبوت اونکے یعنی اشیا کے بیچ عدم اونکے کے پس نہیں عطا کیا گیا علم قدر [illegible] کا عزیر علیہ السلام کو اسلیے کہ تحقیق وہ علم قدر خصوصیات میں سے اطلاع

الْإِلَهِيِّ فَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَعْلَمَهُ إِلَّا هُوَ فَإِنَّهَا الْمَفَاتِحُ الْأُوَلُ أَعْنِي

الٰہی کے ہے پس محالات میں سے ہے یہ کہ جانے اوس علم قدر کو کوئی سوا حق تعالیٰ کے اسلیے کہ اعیان ثابتہ خزانے [illegible] مراد لیتا ہوں میں

(مَفَاتِحَ الْغَيْبِ الَّتِي لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ) وَقَدْ يُطْلِعُ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ

خزائن غیب کو کہ نہیں جانتا ہے اوسکو کوئی سواے حق تعالی کے اور کبھی مطلع کرتا ہے اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے

عِبَادِهٖ عَلٰى بَعْضِ الْأُمُوْرِ مِنْ ذٰلِكَ وَاعْلَمْ أَنَّهَا لَا تُسَمّٰى مَفَاتِحَ إِلَّا فِي

بندوں اپنے سے اوپر بعض امور کے خزائن غیب میں سے اور جان تو اے طالب تحقیق کہ جہان تک نہیں نام رکھا جاتا ہے مفاتیح مگر بیچ

حَالِ الْفَتْحِ وَحَالُ الْفَتْحِ هُوَ حَالُ تَعَلُّقِ التَّكْوِيْنِ بِالْأَشْيَاءِ أَوْ قُلْ إِنْ

حال فتح کے اور حال فتح کا وہی حال تعلق ایجاد کا ہے ساتھ اشیاء کے یا کہہ تو

شِئْتَ حَالُ تَعَلُّقِ الْقُدْرَةِ بِالْمَقْدُوْرِ وَلَا ذَوْقَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ

اگر چاہے تو یہ کہ حال تعلق قدرت کا ہے ساتھ مقدور کے اور نہیں ہے ذوق اور علم واسطے غیر حق تعالی کے بیچ تعلق تکوین اور ایجاد کے

فَلَا يَقَعُ فِيْهَا تَجَلٍّ وَلَا كَشْفٌ إِذْ لَا قُدْرَةَ وَلَا فِعْلَ إِلَّا لِلّٰهِ خَاصَّةً

پس نہیں واقع ہوتی ہے بیچ اون کے تجلی اور نہ کشف اسلیے کہ نہیں ہے قدرت اور نہیں ہے فعل مگر واسطے اللہ تعالی کے خاصة

إِذْ لَهُ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ الَّذِي لَا يَتَقَيَّدُ فَلَمَّا رَأَيْنَا عَتْبَ الْحَقِّ لَهُ

اسلیے کہ واسطے اللہ ہی کے ہے وجود مطلق کہ نہیں مقید ہوتا ہے پس جب دیکھا ہم نے عتاب حق تعالی کا اوپر

عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سُؤَالِهٖ فِي الْقَدَرِ عَلِمْنَا أَنَّهُ طَلَبَ هٰذَا الْاِطِّلَاعَ

عزیر علیہ السلام کے بیچ سوال اونکے کہ قدر اور تقدیر میں جانا ہم نے اسبات کو کہ تحقیق عزیر علیہ السلام نے طلب کیا اس اطلاع کو

فَطَلَبَ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ قُدْرَةٌ تَتَعَلَّقُ بِالْمَقْدُوْرِ وَمَا يَقْتَضِيْ ذٰلِكَ

اور طلب کیا اونہوں نے یہ کہ ہووے واسطے اونکے قدرت کہ متعلق ہووے وہ قدرت ساتھ مقدور کے حالانکہ نہیں تقاضا کرتی ہے [illegible]

إِلَّا مَنْ لَهُ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ فَطَلَبَ مَا لَا يُمْكِنُ وُجُوْدُهٗ فِي الْخَلْقِ

مگر اوس شخص کو کہ ہووے واسطے اوسکے وجود مطلق پس طلب کیا عزیر علیہ السلام نے اوس چیز کو کہ نہیں ممکن ہے وجود اوسکا بیچ خلق کے

ذَوْقًا فَإِنَّ الْكَيْفِيَّاتِ لَا تُدْرَكُ إِلَّا بِالْأَذْوَاقِ وَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ

ذوق اور علم کی واسطے اسلیے کہ تحقیق کیفیات وجدانیہ نہیں دریافت کی جاتی ہیں مگر ساتھ ذوق کے و لیکن وہ چیز کہ روایت کی ہے ہم نے

مِمَّا أَوْحَى اللّٰهُ بِهٖ إِلَيْهِ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَمْحُوَنَّ اسْمَكَ مِنْ

اوس چیز میں سے کہ وحی کی اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے طرف عزیر علیہ السلام کے اگر نہ باز رہیگا تو ہر آئنہ مٹا دونگا میں نام تیرا

دِيْوَانِ النُّبُوَّةِ أَيْ أَرْفَعُ عَنْكَ طَرِيْقَ الْخَبَرِ وَأُعْطِيْكَ الْأُمُوْرَ

دفتر نبوت سے یعنی اوٹھادونگا میں تجھسے طریق خبر کو اور عطا کرونگا میں تجھکو امور اور علوم

عَلَى التَّجَلِّيْ وَالتَّجَلِّيْ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِمَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِسْتِعْدَادِ

ساتھ تجلی اور کشف کے اور تجلی اور کشف نہیں ہوتی ہے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ [illegible] استعداد [illegible]

الَّذِيْ بِهٖ يَقَعُ الْإِدْرَاكُ الذَّوْقِيُّ فَتَعْلَمُ أَنَّكَ مَا أَدْرَكْتَ

کہ ساتھ اوسی استعداد کے واقع ہوتا ہے ادراک ذوقی اور وجدانی پس اب جانیگا تو اسبات کو کہ تحقیق تو نے نہ دریافت کیا

۱۳۹

الا بحسب استعدادك فتنظر في هذا الامر الذي طلبت فلما لم تره

مگر موافق استعداد اپنی کے پس اب نظر کریگا تو بیچ استعداد اوسکے اوس امر کو کہ طلب کیا تو نے اوسکو پس جبوقت نہ دیکھا تو نے اوس مطلوب کو

تعلم انه ليس عندك الاستعداد الذي تطلبه وان ذلك من

جانیگا تو یہ بات کہ تحقیق نہیں ہے تیرے پاس استعداد اوس امر کی کہ طلب کرتا ہے تو اوسکو اور تحقیق اطلاع متعلق قدرت کے ساتھ مقدور کے

خصائص الذات الالهية وقد علمت ان الله اعطى كل شيء

خصائص ذات الٰہی میں سے ہے تحقیق جانا تو نے اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اعطا کی ہر شے کو

خلقه فاذا لم يعطك هذا الاستعداد الخاص فما هو خلقك

استعداد اوسکی پس جب نہ دی اللہ تعالیٰ نے تجکو یہ استعداد خاص پس نہیں ہے وہ استعداد تیری

ولو كان خلقك لاعطاكه الحق الذي اخبر انه اعطى كل شيء

اور اگر ہوتی وہ استعداد خاص استعداد تیری البتہ دیتا تجکو حق تعالیٰ کہ خبر دی اوسنے اس بات کی کہ تحقیق عطا کی استعداد ہر چیز کو

خلقه فتكون انت الذي تنتهي عن مثل هذا السؤال من نفسك

استعداد اوسکی پس تو خود باز رہیگا اس قسم کے سوال سے ذات اپنی سے

لا تحتاج فيه الى نهي الهي وهذا عناية من الله بعزير عليه

نہ محتاج ہوگا تو باز رہنے میں طرف نہی الٰہی کے اور یہ خطاب عنایت اور لطف ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ عزیر علیہ

السلام علم ذلك من علمه وجهله من جهله واعلم ان

السلام کے جانا اوس معنی کو جنے جانا اوسکو اہل کشف سے اور نجانا اوسکو جنے نجانا اوسکو اہل حجاب سے اور جان تو تحقیق

الولاية هي الفلك المحيط العام ولهذا لم تنقطع ولها الانباء

کہ ولایت یعنی باطن نبوت مثل فلک الافلاک کے ہے یعنی کلی ہے کہ محیط اور شامل ہے سبکو اور واسطے اسکے نہیں منقطع ہوتی ہے ولایت اور واسطے اسی ولایت کے ہے انباء

العام واما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعة وفي محمد

الٰہی عام ہے اسرار حقایق سے ولیکن نبوت تشریعی اور رسالت پس منقطع ہونے والی ہے اور اوپر محمد

صلى الله عليه وسلم قد انقطعت فلا نبي بعده يعني

صلے اللہ علیہ وسلم کے منقطع ہوئی نبوت پس نہیں ہے کوئی نبی بعد اسکے کہ پیدا کرنے والے

مشرعا او مشرعا له ولا رسول وهو المشرع وهذا الحديث

شریعت کے ہوں یا بنائی گئی ہو شریعت واسطے اوسکے اور نہیں ہے کوئی رسول جیسا کہ جبرائیل بنا کر نیوالے شریعت کہ ہیں اور یہ اسی حدیث نے

قصم ظهور اولياء الله لانه يتضمن انقطاع ذوق العبودية

توڑ دی پیٹھ اولیاء اللہ کی اسلیے کہ یہ قول متضمن اور شامل ہے انقطاع ذوق عبودیت اور بندگی

الكاملة التامة فلا ينطلق عليه اسمها الخاص بها فان العبد يريد

کاملہ تامہ کو پس نجاری ہوگا اوپر بندے کے نام خاص عبودیت کا ساتھ عبودیت کی اسلیے کہ بندہ کامل چاہتا ہے

أنْ لا يُشارِكه فيه وهو الله فلم يُسمَّ بنبيٍّ ولا

کہ نہ شریک ہووے اوسکے اوس اسم میں اور وہ اللہ تعالیٰ ہے پس نہ نام رکھا گیا نبی

رسولٍ وتسمّى بالوليّ واتّصف بهذا الاسم فقال الله وليّ الذين

رسول اور نام رکھا گیا ولی اور وصف کیا گیا ساتھ اس نام کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ ولی ہے یعنی دوست اور حامی ہے ان لوگوں کا

آمنوا وقال وهو الوليّ الحميد وهذا الاسم باقٍ جارٍ على عباد

جو ایمان لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ولی حمید ہے یعنی دوستدار خوبیوں والا ہے اور یہ نام باقی اور جاری ہے اوپر بندوں

الله دنيا وآخرة فلم يبق اسمٌ يختصّ به العبد دون الحقّ

خدا کے دنیا و آخرت میں پس نہ باقی رہا کوئی نام کہ مختص ہووے ساتھ اوس نام کے بندہ کامل سوائے حق تعالیٰ کے

بانقطاع النبوّة والرسالة إلا أنّ الله لطيفٌ بعباده فأبقى لهم

بسبب منقطع ہونے نبوت اور رسالت کے مگر یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مہربان ہے ساتھ بندوں اپنے کے پس باقی رکھا اللہ نے واسطے اونکے

النبوّة العامّة التي لا تشريع فيها وأبقى لهم التشريع في الاجتهاد

نبوت عامہ کو کہ نہیں ہے تبلیغ احکام ناموسی کی بیچ اوسکے اور باقی رکھا اللہ تعالیٰ نے واسطے بندوں کے تشریع کو بیچ اجتہاد

في ثبوت الأحكام وأبقى لهم الوراثة في التشريع فقال العلماء

بیچ ثبوت احکام شرعیہ کے اور باقی رکھا اللہ تعالیٰ نے واسطے اونکے وراثت بیچ تشریع کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے زبان رسول کی علما

ورثة الأنبياء وما ثمّ ميراثٌ في ذلك إلا فيما اجتهدوا فيه من الأحكام

وارث نبیوں کے ہیں اور نہیں ہے بیچ خاندان پیغمبری کے میراث بیچ اوس تشریع کے مگر بیچ اوس چیز کے کہ اجتہاد کیا واسطے احکام شرعیہ کے

فشرعوه فإذا رأيت النبيّ يتكلّم بكلامٍ خارجٍ عن التشريع

پس تشریع کی انہوں نے احکام شرعیہ کی پس جس وقت دیکھے تو نبی کو کہ کلام کرتے ہیں ساتھ ایسے کلام کے کہ خارج ہے تشریع یعنی احکام ناموسی سے

فمن حيث هو وليٌّ وعارفٌ ولهذا مقامه من حيث هو

پس اس اعتبار سے ہوگا کہ وہ ولی اور عارف ہے اور واسطے اسی کے مقام اور مرتبہ اوس نبی کا اعتبار اسکے کہ وہ

عالمٌ ووليٌّ أتمّ وأكمل من حيث هو رسولٌ أو ذو تشريعٍ

عالم اور ولی ہے تمام تر اور کامل تر ہوگا اس اعتبار سے کہ وہ رسول یا صاحب تبلیغ احکام ناموسی کے ہیں

أو شرعٍ فإذا سمعت أحدًا من أهل الله يقول أو ينقل إليك

یا صاحب شریعت کے پس جس وقت سنا تو نے کسی ایک اہل اللہ سے کہ کہتا ہے وہ یا نقل کیا اوسے طرف تیرے

عنه أنّه قال الولاية أعلى من النبوّة فليس يريد ذلك

اوس اہل اللہ سے یہ بات کہ وہ کہتا ہے کہ منصب ولایت بلند تر ہے منصب نبوت سے پس نہیں مراد لیتا ہے وہ

القائل إلا ما ذكرناه أو يقول إنّ الوليّ فوق النبيّ والرسول

قائل گروہ جو کہ ذکر کیا ہے ہم نے یا کہتا ہے کہ اہل اللہ کہ تحقیق ولی فوق نبی اور رسول کے ہیں

فَإِنَّهُ يَعْنِي بِذَلِكَ فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ وَهُوَ أَنَّ الرَّسُولَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ

پس وہ قائل مراد لیتا ہے ساتھ اوس قول کے بیچ حق ایک شخص خاص کے اور وہ مراد یہ ہے کہ تحقیق رسول علیہ السلام

حَيْثُ هُوَ وَلِيٌّ أَتَمُّ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ هُوَ نَبِيٌّ وَرَسُولٌ لَا أَنَّ الْوَلِيَّ

اس اعتبار سے کہ وہ ولی ہیں کامل تر ہیں بذات اپنی سے اس اعتبار سے کہ وہ نبی اور رسول ہیں نہ کہ یہ مراد کہ تحقیق ولی صرف

التَّابِعَ لَهُ أَعْلَى مِنْهُ فَإِنَّ التَّابِعَ لَا يُدْرِكُ الْمَتْبُوعَ أَبَدًا فِيمَا

کہ تابع نبی کا ہے اعلیٰ تر ہے اوس نبی سے اسلیے کہ تحقیق تابع نہیں پاتا ہے مرتبہ متبوع کا ہرگز بیچ اوس چیز کے

هُوَ تَابِعٌ لَهُ فِيهِ إِذْ لَوْ أَدْرَكَهُ لَمْ يَكُنْ تَابِعًا لَهُ فَافْهَمْ

کہ وہ تابع تابع ہے واسطے متبوع کے بیچ اوسی چیز کے اسلیے کہ اگر پاوے تابع مرتبہ متبوع کا ہوگا وہ تابع تابع واسطے متبوع کے پس سمجھ

فَمَرْجِعُ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ الْمُشَرِّعِ إِلَى الْوِلَايَةِ وَالْعِلْمِ أَلَا

پس مرجع رسول اور نبی شریعت والے کا طرف ولایت اور علم کے ہے کیا نہیں

تَرَى أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَرَهُ بِطَلَبِ الزِّيَادَةِ مِنَ الْعِلْمِ لَا مِنْ

دیکھتا ہے تو اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے امر کیا پیغمبر کو ساتھ طلب کرنے زیادتی علم کے نہ

غَيْرِهِ فَقَالَ لَهُ آمِرًا قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَذَلِكَ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ

غیر علم سے پس فرمایا واسطے پیغمبر کے امر کرنیوالا ہو کر کہ اے رب میرے زیادہ کر مجھ کو علم اور سبب انقطاع کا یہ ہے کہ تحقیق تو جانتا ہے کہ تحقیق

الشَّرْعَ تَكْلِيفٌ بِأَعْمَالٍ مَخْصُوصَةٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ أَعْمَالٍ

شرع بجالانا ہے کتنے اعمال مخصوصہ کو اور باز رہنا ہے کتنے اعمال

مَخْصُوصَةٍ وَمَحَلُّهَا هَذِهِ الدَّارُ فَهِيَ مُنْقَطِعَةٌ وَالْوِلَايَةُ

مخصوصہ سے اور محل اعمال اور افعال مذکورہ کا یہ دار دنیا ہے پس وہ اعمال اور افعال منقطع ہونے والے ہیں اور ولایت

لَيْسَتْ كَذَلِكَ إِذْ لَوِ انْقَطَعَتْ لَانْقَطَعَتْ مِنْ حَيْثُ هِيَ

نہیں ہے ایسی اسلیے کہ اگر منقطع ہووے ولایت البتہ منقطع ہوگی وہ باعتبار ماہیت کے

هِيَ كَمَا انْقَطَعَتِ الرِّسَالَةُ مِنْ حَيْثُ هِيَ هِيَ وَإِذَا انْقَطَعَتْ

جیسے کہ منقطع ہوئی رسالت باعتبار ماہیت کے اور جس وقت منقطع ہووے ولایت

مِنْ حَيْثُ هِيَ هِيَ لَمْ يَبْقَ لَهَا اسْمٌ وَالْوَلِيُّ اسْمٌ بَاقٍ لِلَّهِ

باعتبار ماہیت کے نہ باقی رہیگا واسطے ولایت کے کوئی نام حالانکہ ولی ایک نام اسمائے الٰہیہ سے باقی ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے

فَهُوَ لِعَبِيدِهِ تَخَلُّقًا وَتَحَقُّقًا وَتَعَلُّقًا فَقَوْلُهُ لِعُزَيْرٍ لَئِنْ لَمْ

پس اسم ولی واسطے بندوں اوسکے کے ہے تخلق اور ثبوت اور تعلق کی رو سے پس قول حق تعالیٰ کا واسطے عزیر کے کہ اگر نہ

تَنْتَهِ عَنِ السُّؤَالِ عَنْ مَاهِيَّةِ الْقَدَرِ لَأَمْحُوَنَّ اسْمَكَ

باز رہیگا تو سوال سے ماہیت قدر کی ہر آئینہ مٹادونگا میں نام تیرا

۱۴۳

مِنْ دِيْوَانِ النُّبُوَّةِ فَيَأْتِيكَ الْأَمْرُ عَلَى الْكَشْفِ بِالتَّجَلِّي وَيَزُوْلُ

دفتر نبوت سے پس حق تعالیٰ قول سے یہ ہیں کہ آویگا تجھکو امر ماہیت قدر کا بطریق کشف کے ساتھ تجلی کے اور زایل ہوگا

عَنْكَ اسْمُ النَّبِيِّ وَالرَّسُوْلِ وَيَبْقَى لَهٗ وِلَايَتُهٗ إِلَّا أَنَّهٗ لَمَّا دَلَّتْ

تجھسے نام نبی اور رسول کا اور باقی رہیگی واسطے اونکے ولایت اونکی مگر یہ کہ تحقیق جبکہ دلالت کی

قَرِيْنَةُ الْحَالِ عَلٰى أَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ جَرٰى مَجْرَى الْوَعِيْدِ عَلِمَ مَنِ

قرینہ حالیہ عزیزنے اوپر اس بات کے کہ تحقیق یہ خطاب حق تعالیٰ کا واقع ہوا مقام وعید میں جانیگا وہ شخص

اقْتَرَنَتْ عِنْدَهٗ هٰذِهِ الْحَالَةُ مَعَ الْخِطَابِ أَنَّهٗ وَعِيْدٌ بِانْقِطَاعِ

کہ قرینہ ہوئی نزدیک اوسکے یہ حالت ساتھ خطاب الٰہی کے اس بات کو تحقیق وہ خطاب وعید ہے بسبب منقطع ہونے

خُصُوْصِ بَعْضِ مَرَاتِبِ الْوِلَايَةِ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ إِذِ النُّبُوَّةُ

مرتبۂ خاص بعض مراتب ولایت کے بیچ اس دار دنیا کے اسلیے کہ نبوت

وَالرِّسَالَةُ خُصُوْصُ رُتْبَةٍ فِي الْوِلَايَةِ عَلٰى بَعْضِ مَا تَحْوِيْ

اور رسالت مرتبۂ خاص ہے بیچ ولایت کے اوپر بعض اوس مرتبہ کے کہ شامل ہوتا ہے

عَلَيْهِ الْوِلَايَةُ مِنَ الْمَرَاتِبِ فَيَعْلَمُ أَنَّهٗ أَعْلٰى مِنَ الْوَلِيِّ الَّذِيْ

اوسکو منصب ولایت کا مراتب ولایت سے پس جانتا ہے وہ شخص اس بات کو کہ تحقیق نبی بلند تر مرتبہ والا ہے اوس ولی سے کہ

لَا نُبُوَّةَ تَشْرِيْعٍ عِنْدَهٗ وَلَا رِسَالَةَ وَمَنِ اقْتَرَنَتْ عِنْدَهٗ

نہ ہووے نبوت تشریع نزدیک اوسکے اور نہ رسالت اور جو شخص کہ ہووے قرینہ نزدیک اوسکے

حَالَةٌ أُخْرٰى تَقْتَضِيْهَا أَيْضًا مَرْتَبَةُ النُّبُوَّةِ يَثْبُتُ عِنْدَهٗ

حالت دوسری کہ چاہتا ہے اس حالت کو بھی مرتبۂ نبوت ثابت ہوتی ہے نزدیک اوسکے

أَنَّ هٰذَا وَعْدٌ لَا وَعِيْدٌ وَأَنَّ سُؤَالَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَقْبُوْلٌ

یہ بات کہ تحقیق یہ خطاب وعدہ ہے نہ وعید اور ثابت ہوتی ہے نزدیک اسکے یہ کہ تحقیق سوال عزیر علیہ السلام کا مقبول تھا

إِذِ النَّبِيُّ هُوَ الْوَلِيُّ الْخَاصُّ وَيَعْرِفُ بِقَرِيْنَةِ الْحَالِ أَنَّ النَّبِيَّ

اسلیے کہ نبی وہی ولی خاص ہے اور پہچانتا ہے وہ شخص ساتھ قرینہ حال نبوت کے اس بات کو کہ تحقیق نبی

مِنْ حَيْثُ لَهٗ فِي الْوِلَايَةِ هٰذَا الْاِخْتِصَاصُ مُحَالٌ أَنْ يُقْدِمَ

اس اعتبار سے کہ واسطے اوسکے بیچ ولایت کے یہ خصوصیت ہے محال ہے یہ کہ اقدام کریں وہ نبی

عَلٰى مَا يَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُهٗ مِنْهُ أَوْ يُقْدِمُ عَلٰى مَا يَعْلَمُ

اوپر اوس امر کے کہ جانتا ہے وہ اس بات کو کہ تحقیق حق تعالیٰ کو ناپسند ہے اس امر کا اوس سے یا محال ہے کہ اقدام کریں وہ نبی اوپر اوس امر کے کہ جانتا ہے

أَنَّ حُصُوْلَهٗ مُحَالٌ فَإِذَا اقْتَرَنَتْ هٰذِهِ الْأَحْوَالُ عِنْدَ مَنْ

وہ اس بات کو کہ تحقیق حاصل ہونا اوس امر کا محال ہے پس جس وقت قرینہ ہووین یہ احوال مذکورہ اوس شخص کے نزدیک

اقترنت عنده وتقررت آخرج هذا الخطاب الالهي عنده

کہ قرینہ اور مقرر ہین وہ احوال مذکورہ نزدیک اوسکے نازل کرتا ہے وہ شخص اس خطاب الٰہی کو بیچ عندیہ اپنے کے

فی قوله (لاَمحونّ اسمك من ديوان النبوة) فخرج الوعد

قول مین اللہ تعالی کے (البتہ مٹا دونگا مین نام تیرا دفتر نبوت سے) بیچ محل وعدہ کے

وصار خبرا يدل على علو مرتبة باقية وهي المرتبة

اور ہوا وہ خطاب الٰہی ایسا ایک خبر کہ دلالت کرتی ہے وہ خبر اوپر بلند مرتبہ عزیز کے کہ باقی رہیگا اور وہی مرتبہ

الباقية على الانبياء والرسل في الدار الاخرة التي ليست

باقی رہیگا اوپر انبیا اور رسولوں کے بیچ دار آخرت کے کہ نہیں ہے وہ دار آخرت

بمحل الشرع يكون عليه احد من خلق الله في جنة او نار

محل تبلیغ احکام شرع ناموسی کا جو ہووے اوپر اوسی شرع کے کوئی خلق خدا بیچ جنت یا دوزخ کے

بعد الدخول فيهما واما قيدناه بالدخول في الدارين

بعد داخل ہوسینگے جنت اور دوزخ مین اور سوا اسکے نہین ہے کہ مقید کیا ہمنے اوسکو ساتھہ داخل ہونے خلق خدا کی بیچ دونون دار

الجنة والنار لما شرع يوم القيامة لاصحاب الفترات والاطفال

جنت اور دوزخ کے بسبب اس حکم کے کہ شروع ہوگا وہ بیچ دن قیامت کے واسطے اصحاب فترت اور بچون

الصغار والمجانين فيحشر هؤلاء في صعيد واحد لاقامة العدل

نابالغ اور دیوانون کے پس جمع کیے جاوینگے حشر کے دن یہ لوگ بیچ ایک جگہ کے واسطے قایم کرنے انصاف

والمؤاخذة بالجريمة والثواب العملي في اصحاب الجنة

اور مواخذہ کرنے دوزخیون کے بسبب گناہ اور دینے ثواب نیک عمل کے بیچ اصحاب جنت کے

فاذا حشروا في صعيد واحد بمعزل عن الناس بعث فيهم

پس جس وقت جمع کیے جاوینگے حشر کے دن وہ لوگ بیچ ایک جگہ کے دوری مین لوگون سے مبعوث ہوگا اون مین

نبي من افضلهم وتمثل لهم نار ياتي بها هذا النبي المبعوث

ایک پیغمبر بزرگترین مین سے اونکے اور متمثل اور ظاہر ہوگی واسطے اونکے ایک آگ کہ لاویگا اوسکو یہ نبی مبعوث

في ذلك اليوم فيقول لهم انا رسول الحق اليكم فيقع عندهم

بیچ اوس دن کے پس کہیگا وہ نبی واسطے اوس گروہ کے کہ مین رسول خدا کا ہون مبعوث ہوا ہون طرف تمہارے پس واقع ہوگی نزدیک بعض

التصديق به ويقع التكذيب عند بعضهم ويقول لهم

تصدیق اور ایمان ساتھہ اوس نبی کے اور واقع ہوگی تکذیب نزدیک بعض اونکے کے اور کہیگا وہ نبی واسطے اوس گروہ کے

اقتحموا هذه النار بانفسكم فمن اطاعني نجا ودخل الجنة

داخل ہو تم اس آتش مین ساتھہ اپنی جانون کے پس جو شخص اطاعت کریگا میری نجات پاویگا اور داخل ہوگا جنت مین

ومن عصاني وخالف امري هلك وكان من اهل النار

اور جو شخص نافرمانی کریگا میری اور مخالفت کریگا امر میرے کی ہلاک ہوگا اور ہوگا وہ دوزخیون مین سے

فمن امتثل امره منهم ورمى بنفسه فيها سعد ونال الثواب

پس جو شخص بجالاوے گا امر نبی کا اونمین سے اور ڈالیگا اپنے کو بیچ آتش کے سعید ہوگا اور پہونچیگا وہ ثواب

الجميل ووجد تلك النار بردا وسلاما ومن عصاه استحق

جمیل کو اور پاویگا وہ اوس آتش کو سرد اور سلامت رکھنے والی اور جو شخص نافرمانی کریگا اوس نبی کی مستحق ہوگا وہ

العقوبة فدخل النار ونزل فيها بعمله المخالف ليقوم

عذاب الٰہی کا پس داخل ہوگا وہ آتش مین اور نازل ہوگا وہ بیچ آتش کے بسبب عمل اپنے کے کہ مخالف امر نبی کا ہے تاکہ قایم ہووے

العدل من الله في عباده وكذلك قوله يوم يكشف

انصاف جانب سے اللہ تعالیٰ کے بیچ بندون اوسکے کے اور ایسے ہی دلالت کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا جسدن کھولا جاوے گا

عن ساق اي عن امر عظيم من امور الآخرة (ويدعون

پنڈلی سے یعنی جسدن کھولا جاویگا امر عظیم امور آخرت سے (اور بلائے جاوینگے لوگ

الى السجود) وهذا تكليف وتشريع فيهم فمنهم

طرف سجدے کے) پس یہ تکلیف اور تشریع ہے یعنی تبلیغ احکام ہے حق مین اونکے پس بعض اونمین سے

من يستطيع ومنهم من لا يستطيع وهم الذين قال

وہ شخص ہوگا کہ طاقت رکھیگا سجدے کی اور بعض اونمین سے وہ شخص ہوگا کہ نہ طاقت رکھیگا سجدہ کی اور یہ وہ لوگ ہین کہ فرمایا

الله تعالى فيهم ويدعون الى السجود فلا يستطيعون

اللہ تعالیٰ نے بیچ حق اونکے کے اور بلائے جاوینگے وہ طرف سجدے کے پس نہ طاقت رکھینگے وہ سجدہ کی

كما لم يستطع في الدنيا امتثال امر الله بعض العباد

جیسے کہ نہ طاقت رکھتا تھا وہ دار دنیا مین بجالانے امر اللہ تعالیٰ کی بعض بندے اللہ تعالیٰ کے

كابي جهل وغيره فهذا قدر ما بقي من الشرع

جیسے کہ ابوجہل وغیرہ پس یہ امر مذکور ہوا مقدار اوس چیز کا ہے کہ باقی رہیگی شریعت اور احکام ناموسی سے

في الآخرة يوم القيامة قبل دخول الجنة

بیچ دار آخرت کے قیامت کے دن قبل داخل ہونے جنتیون کے جنت مین

والنار فلهذا قيدناه والحمد لله

اور دوزخیون کے دوزخ مین پس واسطے اسیکے مقید کیا ہم نے انقطاع تکلیف کو ساتھ دخول جنت و نار کے اور تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے

رب العالمين

جو پالنے والا ہے سارے جہان کا

۱۲۵ [illegible]

فص حكمة نبوية في كلمة عيسوية

یہ فص حکمت نبویہ کی ہے بیچ بیان کلمہ عیسویہ کے

شعر

عن ماء مريم أو عن نفخ جبرين ... في صورة البشر الموجود من طين

کیا منی مریم سے یا نفخ جبریل سے

تكوّن الروح في ذات مطهرة ... من الطبيعة تدعوها بسجين

لأجل ذلك قد طالت إقامته ... فيها فزاد على ألف بتعيين

روح من الله لا من غيره فلذا ... أحيى الموات وأنشأ الطير من طين

حتى يصح له من ربه نسب ... به يؤثر في العالي وفي الدون

الله طهره جسما ونزهه ... روحا وصيره مثلا بتكوين

واعلم أن من خصائص الأرواح أنها لا تطأ شيئا إلا حيي

اور جان تو تحقیق بعض خاصیتوں سے ارواح کی یہ ہے کہ تحقیق ارواح نہیں مس کرتی کسی چیز کو مگر کہ زندہ ہوتی ہے

ذلك الشيء وسرت الحياة فيه ولهذا قبض السامري

وہ چیز اور سرایت کرتی ہے حیات بیچ اس کے اسی واسطے قبضہ لی سامری نے

قبضة من أثر الرسول الذي هو جبريل وهو الروح

ایک مٹھی خاک نقش پا اس رسول سے کہ وہ جبریل تھے اور جبریل روح ہیں

وكان السامري عالما بهذا الأمر فلما عرف أنه

اور تھا سامری جاننے والا اس امر کا پس جب پہچانا سامری نے اس بات کو کہ وہ رسول

جبرئيل عرف أن الحيوة قد سرت فيما وطئ عليه فقبض

جبرئیل نے پہچانا اوسطے اسبات کو کہ تحقیق حیات سرایت کی بیچ اوس چیز کے کہ مس کیا جبرئیل نے اوس چیز کو پس بھری اوسنے

قبضة من أثر الرسول بالضاد أو بالصاد أي بملء

ایک مٹھی خاک نقش پا نوں رسول سے لفظ قبضہ ساتھ ضاد ہے کے ہے یا ساتھ صاد ہو کے یعنی لیا سامری نے ساتھ پورے

يده أو بأطراف أصابعه فنبذها في العجل فخار العجل

ہاتھ اپنے کو یا ساتھ اطراف انگلیوں اپنی کے یعنی ساتھ چٹکیوں اپنی کے پس ڈالا سامری نے اوسکو بیچ بچھڑے کے پس آواز کی بچھڑے نے

إذ صوت البقر إنما هو خوار ولو أقامه صورة أخرى

اسلیے کہ آواز گائے کی سواے اسکے نہیں الا خوار آواز کا نام خوار ہے اور اگر قایم کرتا سامری بجای بچھڑے کے صورت دوسری

لنسب إليه اسم الصوت الذي لتلك الصورة كالرغاء

البتہ نسبت کیا جاتا طرف اوسکے نام اوس آواز کا کہ مخصوص ہے وہ نام واسطے اوسی صورت کے جیسے کہ رغار

للإبل والثؤاج للكباش واليعار للشياه والصوت

آواز واسطے شتر کے اور ثواج آواز واسطے مینڈھوں کے اور یعار آواز واسطے بکریوں کے اور صوت

للإنسان أو النطق أو الكلام فذلك القدر من الحيوة

اور نطق اور کلام آواز واسطے انسان کے پس اوسی قدر حیات الہیہ سے

السارية في الأشياء يسمى لاهوتا والناسوت هو المحل

کہ ساری ہے بیچ تمام چیزوں کے نام رکھا جاتا ہے اوسکا لاہوت اور ناسوت نام اوس محل کا ہے

القائم به ذلك الروح فيسمى الناسوت روحا بما قام

کہ قایم ہے ساتھ اوس محل کے روح حق تعالی کی پس نام رکھا جاتا ہے اوسی ناسوت کا روح بسبب قایم ہونے روح حق تعالی کے

به فلما تمثل الروح الأمين الذي هو جبرئيل

ساتھ اوس محل کے پس جب بن آیا روح الامین کہ وہ جبرئیل ہیں

لمريم عليها السلام بشرا سويا تخيلت أنه بشر يريد

آگے مریم علیہا السلام کے آدمی پورا خیال کیا مریم نے اسبات کا کہ تحقیق وہ آدمی ہے چاہتا ہے

مواقعتها فاستعاذت بالله منه استعاذة بجمعية

جماع ساتھ اپنے پس پناہ مانگی اوسنے ساتھ اللہ تعالی کے اوس آدمی سے پناہ مانگنا ساتھ ہمت

منها ليخلصها الله منه لما تعلم أن ذلك مما لا يجوز

اپنی کے تا کہ چھوڑا دیوے اوسکو اللہ تعالی اوس آدمی سے اسلیے کہ جانتی تہین مریم اسبات کو کہ تحقیق جماع اوس چیز میں سے ہے کہ نہیں جایز ہے

فحصل لها حضور تام مع الله وهو الروح المعنوي فلو

پس حاصل ہوئی واسطے مریم کے حضوری تام ساتھ اللہ تعالی کے اور حضوری تام ایک روح معنوی ہے پس اگر

نفخ فيها في ذلك الوقت على هذه الحالة فخرج عيسى عليه

پھونکے جبرئیل بیچ مریم کے بیچ وقت تنگ دلی کے اوپر اس حالت بدخوئی اور انقباض کے البتہ ظاہر ہوئے عیسی علیہ

السلام لا يطيقه أحد لشكاسة خلقه لحال أمه فلما

السلام ساتھ اس حالت کے کہ نہ طاقت رکھتا اونکی مصاحبت کی کوئی بسبب بدخلقی اونکے کے بسبب حالت ماں اونکی کے پس جب

قال لها إنما أنا رسول ربك جئت لأهب لك غلاما زكيا

کہا جبرئیل نے مریم کو کہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ میں بھیجا ہوا ہوں رب تیرے کا آیا ہوں میں تاکہ بخشوں میں تجھکو لڑکا پاکیزہ

انبسطت عن ذلك القبض وانشرح صدرها فنفخ فيها في

انبساط اور کشایش پائی مریم نے اوس بدخوئی اور انقباض سے اور کھل گیا سینہ مریم کا پس پھونکا جبرئیل نے بیچ مریم کے

ذلك الحين عيسى فكان جبريل ناقلا كلمة الله لمريم

اوس وقت میں عیسی علیہ السلام کو پس ہوئے جبرئیل علیہ السلام نقل کرنے والے کلمۃ اللہ تعالی کے طرف مریم علیہا السلام کے

كما ينقل الرسول كلام الله لأمته وهو قوله وكلمته

جیسے کہ نقل کرتے ہیں رسول کلام اللہ کو طرف امت اپنی کے اور یہ مستفاد ہے قول اللہ تعالی سے کہ وہ (اور عیسی کلمۃ اللہ تعالے کا ہے

ألقاها إلى مريم وروح منه فسرت الشهوة في مريم

کو ڈالا جبرئیل نے طرف مریم کے اور وہ کلمہ روح ہے حق تعالی سے) پس سرایت کی خواہش اور رغبت فرزند نے بیچ مریم کے

فخلق جسم عيسى من ماء محقق من مريم ومن ماء متوهم

پس پیدا کیا گیا جسم عیسی علیہ السلام کا پانی حقیقی واسطے یعنی مریم سے اور پانی وہمی

من جبريل سرى في رطوبة ذلك النفخ لأن النفخ من

جبرئیل سے کہ سرایت کی تھی اوس پانی وہمی نے بیچ رطوبت نفخ جبرئیل کے اسلیے کہ تحقیق نفخ

الجسم الحيواني رطب لما فيه من ركن الماء فتكون

کہ حاصل ہے جسم حیوانی سے ایک رطوبت ہوا اسلیے کہ بیچ جسم حیوانی کے پانی پوشیدہ ہے مرکب اجزای مائیہ اور ہوائیہ سے پس پیدا ہوا

جسم عيسى من ماء متوهم وماء محقق وخرج على صورة

جسم عیسی علیہ السلام کا پانی وہمی اور پانی حقیقی واقعی سے اور اسکے لیے وجود میں اوپر صورت

البشر من أجل أمه ومن أجل تمثل جبريل في صورة

آدمی کے بسبب بشریت ماں اونکی کے اور بسبب متمثل ہونے جبرئیل کے بیچ صورت

البشر حتى لا يقع التكوين في هذا النوع الإنساني إلا

آدمی کے تاکہ نہ واقع ہووے ایجاد اور تکوین بیچ اس نوع انسانی کے

على الحكم المعتاد فخرج عيسى يحيي الموتى لأنه روح

موافق حکم عادت کے پس آئے عیسی علیہ السلام اوس حال میں کہ زندہ کرتے تھے مردون کو اسلیے کہ تحقیق

١٤٩

الٰهيّ فكان الإحياء لله والنفخ لعيسى كما كان النفخ لجبريل

وہ روح الٰہی تھی پس تھا زندہ کرنا مردوں کا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور پھونک عیسیٰ کی جیسے کہ تھا پھونکنا واسطے جبریل کے

والكلمة لله فكان إحياء عيسى للأموات إحياء محققا من

اور کلمہ یعنی روح واسطے اللہ تعالیٰ کے پس تھا زندہ کرنا عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا امر واقعی

حيث ما ظهر عن نفخه كما ظهر هو عن صورة أمه وكان

باعتبار اسکے کہ ظاہر ہوا احیا یعنی زندہ کرنا پھونکنے سے عیسیٰ کے جیسے کہ ظاہر ہوئے عیسیٰ صورت ماں اپنی کے اور تھا

إحياؤه أيضا متوهما أنه منه وإنما كان لله بجمعه

زندہ کرنا عیسیٰ علیہ السلام کا امر وہمی اسبات میں کہ مخلوق احیا ہے عیسیٰ سے اور سوا اسکے نہیں کہ تھا احیا حقیقت میں واسطے اللہ تعالیٰ کے

لحقيقته التي خلق عليها كما قلناه أنه مخلوق من ماء

بسبب حقیقت اپنی کے کہ مخلوق ہوئے وہ اوپر جیسے کہ کہا ہمنے اسکو کہ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں پانی

متوهم ومن ماء محقق ينسب إليه الإحياء بطريق التحقيق

وہمی اور پانی حقیقی سے اور نسبت کی جاتی ہے طرف انکے احیا کی بطریق حقیقت کے

من وجه وبطريق التوهم من وجه فقيل فيه من طريق

ایک وجہ سے اور بطریق وہم کے دوسری وجہ سے پس کہا گیا بیچ حق عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقت کی راہ سے

التحقيق (ويحيي الموتى) وقيل فيه من طريق التوهم

یہ کہ اللہ زندہ کرتے وہ مردوں کو اور کہا گیا بیچ حق انکے توہم کی راہ سے

(فتنفخ فيه فيكون طيرا بإذن الله) فالعامل في المجرور

پس پھونکتا تو بیچ مخلوق معمور کے پس ہوتا وہ پرندہ ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے پس عامل بیچ مجرور کے یعنی بیچ کلمہ باذن اللہ کے

فيكون لا تنفخ ويحتمل أن يكون العامل فيه تنفخ فيكون

کلمہ فیکون ہے نہ کلمہ تنفخ اور احتمال ہے یہ کہ ہووے عامل بیچ مجرور کے کلمہ تنفخ پس ہوتا وہ مخلوق مصور

طيرا من حيث صورته الجسمية الحسية وكذلك

پرندہ باعتبار صورت جسمی ظاہری عیسیٰ علیہ السلام کے اور ایسا ہی حال ہے اس قول کا

تبرئ الأكمه والأبرص وجميع ما ينسب إليه

کہ چنگا کرتا تھا تو مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور حال تمام ان معجزوں کا کہ منسوب ہیں وہ طرف عیسیٰ علیہ السلام کے

وإلى إذن الله وإذن الكناية في مثل قوله بإذني

اور طرف اذن اللہ کے اور طرف اذن الکنایہ یعنی باذنی کے جو واقع ہیں بیچ مثل قول اللہ تعالیٰ کے کہ باذنی

وَبِإِذْنِ اللّٰهِ فَإِذَا تَعَلَّقَ الْمَجْرُوْرُ بِتَنْفُخُ فَيَكُوْنُ النَّافِخُ مَأْذُوْنًا لَهُ فِي
اور باذن اللہ ہے پس جسوقت متعلق ہووے مجرور یعنی کلمہ باذن اللہ باذنی ساتھ کلمہ تنفخ کے پس ہے پھونکنے والا ماذون بیچ
النَّفْخِ وَيَكُوْنُ الطَّائِرُ عَنِ النَّافِخِ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَإِذَا كَانَ النَّافِخُ نَافِخًا
پھونکنے کے اور موجود ہوگا پرندہ مذکور پھونکنے والے سے ساتھ اذن اللہ تعالیٰ کے اور جسوقت ہووے نافخ پھونکنے والا
لَا عَنِ الْإِذْنِ فَيَكُوْنُ التَّكْوِيْنُ لِلطَّائِرِ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَيَكُوْنُ الْعَامِلُ
بغیر اذن اللہ تعالیٰ کے پس ہوگی ایجاد واسطے پرندے کے اذن سے اللہ تعالیٰ کے پس ہوگا عامل مجرور کا
عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ فَلَوْلَا أَنَّ فِي الْأَمْرِ تَوَهُّمًا وَتَحَقُّقًا مَا قَبِلَتْ
اوسوقت کلمہ فیکون پس اگر نہوتا بیچ امر پیدائش عیسےٰ کے توہم اور تحقق نہ قبول کرتی
هٰذِهِ الصُّوْرَةُ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ بَلْ لَهَا هٰذَانِ الْوَجْهَانِ
صورت عیسےٰ کی ان دونوں وجہوں کو بلکہ واسطے اوس صورت عیسےٰ کے حاصل ہیں یہ دونوں وجہیں
لِأَنَّ النَّشْأَةَ الْعِيْسَوِيَّةَ تُعْطِيْ ذٰلِكَ وَخَرَجَ عِيْسٰى مِنَ التَّوَاضُعِ
اسلیے کہ پیدایش عیسوی عطا کرتی ہے ان دونوں وجہوں کو اور آسکے عیسےٰ علیہ السلام ساتھ تواضع کے
إِلٰى أَنْ شَرَعَ لِأُمَّتِهِ أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ
یہانتک کہ شروع کیا اونہوں نے واسطے امت اپنی کے یہ کہ دیویں وہ جزیہ ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں
وَأَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا لُطِمَ فِي خَدِّهِ وَضَعَ الْخَدَّ الْآخَرَ لِمَنْ
اور یہ تحقیق کوئی اونمیں سے جسوقت طمانچہ مارا جاوے بیچ رخسار اوسکے کے رکھے رخسارہ دوسرا واسطے اوس شخص کے
لَطَمَهُ وَلَا يَرْتَفِعُ عَلَيْهِ وَلَا يَطْلُبُ الْقِصَاصَ مِنْهُ هٰذَا
کہ طمانچہ مارا ہے اوسنے اوسکو اور تفاخر نکرے مظلوم اوپر طمانچہ مارنے والے کے اور نہ طلب کرے بدلا اوس سے یہ حکم
لَهُ مِنْ جِهَةِ أُمِّهِ إِذِ الْمَرْأَةُ لَهَا السُّفْلُ فَلَهَا التَّوَاضُعُ
واسطے عیسےٰ کے جانب سے ماں اونکی کے ہے اسلیے کہ عورت کو پستی ہے پس واسطے عورت کے تواضع ہے
لِأَنَّهَا تَحْتَ الرَّجُلِ حُكْمًا وَحِسًّا وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قُوَّةِ الْإِحْيَاءِ
اسلیے کہ عورت زیر حکم مرد کے ہے حکم شرع اور حس کی رو سے اور جو کچھ کہ تھی بیچ عیسیٰ علیہ السلام کے قوت زندہ کرنے
وَالْإِبْرَاءِ فَمِنْ جِهَةِ نَفْخِ جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَةِ الْبَشَرِ فَكَانَ
اور چنگا کرنے کی پس جانب سے پھونکنے جبرئیل علیہ السلام کے اوس وقت متشکل ہوئے جبرئیل کے بیچ صورت بشری کے پس
عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحْيِي الْمَوْتٰى بِصُوْرَةِ الْبَشَرِ وَلَوْ لَمْ يَأْتِ
عیسےٰ علیہ السلام زندہ کرتے تھے مردوں کو ساتھ صورت بشری کے اور اگر نہ آتے
جِبْرِيْلُ فِيْ صُوْرَةِ الْبَشَرِ وَأَتٰى فِيْ صُوْرَةِ غَيْرِهَا مِنْ صُوَرِ
جبرئیل مریم کے پاس بیچ صورت بشری کے اور آتے وہ مریم کے پاس بیچ صورت غیر بشر کے صورتوں میں سے

الأكوان العنصرية من حيوان أو نبات أو جماد لكان عيسى

موجودات عنصریہ کے کہ وہ موجودات خواہ حیوان یا نبات یا پتھر کے ہیں البتہ عیسیٰ علیہ السلام

لا يحيي الموتى إلا حين يتلبس بتلك الصورة ويظهر فيها و

نہ زندہ کر سکتے مردوں کو مگر اسوقت کہ متلبس ہوتے عیسیٰ ساتھ اوسی صورت بشریہ کے اور ظاہر ہوتے بیچ اوسی صورت کے [illegible]

لو أتى جبريل بصورته النورية الخارجة عن العناصر و

اگر آتے جبرئیل ساتھ صورت نوریہ اپنی کے کہ خارج ہے وہ صورت عناصر اربعہ اور

الأركان إذ لا يخرج عن طبيعته لكان عيسى لا يحيي الموتى

ارکان عنصری سے اسلیے کہ نہیں نکلتی ہے کوئی شی اپنی طبیعت اصلی سے البتہ زندہ نہ کرتے عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو

إلا حين يظهر في تلك الصورة الطبيعية النورية لا العنصرية

مگر اسوقت کہ ظاہر ہوتے وہ بیچ اوسی صورت طبیعیہ نوریہ جبرئیلیہ کے نہ کہ صورت عنصریہ میں

مع الصورة البشرية من جهة أمه فكان يقال فيه عند إحيائه

ساتھ صورت بشریہ کے کہ وہ صورت طرف سے ماں اونکی کے ہے پس کہا جاتا تھا بیچ حق عیسیٰ کے وقت زندہ کرنے انکے

الموتى هو لا هو ويقع الحيرة في النظر إليه كما وقعت في العاقل

مردوں کو ویسے بشر ہیں اور نہیں ہیں وہ بشر اور واقع ہوتی ہے حیرت نظر کرنے میں طرف اونکے جیسے کہ واقع ہوا ہو حیرت بیچ ہر عاقل کے

عند النظر الفكري إذا رأى شخصا بشريا من البشر يحيي

وقت نظر فکری کے جس وقت دیکھے وہ ناظر ایک کالبد بشری کو بشریں سے کہ زندہ کرتا ہے وہ

الموتى وهو من الخصائص الإلهية إحياء النطق لا إحياء

مردوں کو حالانکہ زندہ کرنا مردوں کا خصوصیات الٰہیہ میں سے ہے زندہ کرنا ایسا کہ وہ مردے کلام کرتے ہوں نہ زندہ کرنا

الحيوان بقي الناظر حائرا إذ يرى الصورة بشرا بالأثر

صرف حیوان متحرک کا کہ وہ کلام نہ کرتا ہو باقی رہتا ہے وہ ناظر حیران اسلیے کہ دیکھتا ہے وہ صورت بشری کو متلبس ساتھ اثر

الإلهي فأدى بعضهم فيه إلى القول بالحلول وأنه هو

الٰہی کے پس پہونچایا نظر فکری نے بعض اہل عقل کو بیچ حق عیسیٰ کے طرف قائل ہونے حلول حق تعالیٰ کی اور طرف اسبات کی کہ عیسیٰ ہی

الله بما أحيى به من الموتى ولذلك نسبوا إلى الكفر وهو الستر

اللہ تعالیٰ ہیں بسبب اس صفت کے کہ زندہ کیا انہوں نے ساتھ اوس صفت کے مردوں کو اور اسلیے ہی نسبت کیے گئے وہ لوگ طرف کفر کی اور کفر معنی ہیں ستر کے

لأنهم ستروا الله الذي أحيى الموتى بصورة بشرية عيسى

اسلیے کہ انہوں نے چھپایا اللہ تعالیٰ کو اس طرح کہ زندہ کیا اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ساتھ صورت بشری عیسیٰ علیہ السلام کے

فقال الله تعالى لقد كفر الذين قالوا إن الله هو المسيح ابن

پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہا انہوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ خود مسیح بیٹا

مريم فجمعوا بين الخطاء والكفر في تمام الكلام كله لا بقولهم

مریم کا ہے پس جمع کیا ان لوگوں نے خطا اور کفر کو بیچ پورے ایک کلام کے نہ کفر لازم آیا ہے فقط قول انکے سے

هو الله ولا بقولهم ابن مريم فعدلوا بالتضمين من الله من

کہ عیسی خود اللہ تعالی ہے اور نہ فقط قول انکے سے کہ بیٹا مریم کا ہے بلکہ عدول کیا ان قوم نے

حيث احيى الموتى الى الصورة الناسوتية البشرية بقولهم ابن

باعتبار اسکے کہ زندہ کرنا مردوں کو ... طرف صورت ناسوتی بشری کے بسبب قول اپنے کے کہ ابن

مريم وهو ابن مريم بلا شك فتخيل السامع انهم نسبوا

مریم ہے اور عیسی بیٹا مریم کا ہے بے شک پس خیال کیا سننے والے نے کہ تحقیق اوس قوم نے نسبت کی

الالوهية للصورة وجعلوها عين الصورة وما فعلوا بل

الوہیت کی طرف صورت عیسوی کے اور کردیا انہوں نے الوہیت کو عین صورت عیسوی اور نہ کیا انہوں نے ایسا بلکہ

جعلوا الهوية الالهية ابتداء في صورة بشرية هي ابن

کردیا ان لوگوں نے ہویت الہیہ کو پہلے ہی بیچ صورت بشری کے کہ وہی صورت بیٹے

مريم ففصلوا بين الصورة والحكم لا انهم جعلوا الصورة

مریم کی ہے پس فرق کیا قوم مذکور نے درمیان صورت اور حکم کے ... گردانا صورت عیسوی

عين الحكم كما كان جبريل عليه السلام في صورة

عین ہویت الہیہ جیسے کہ تھے جبرئیل علیہ السلام متمثل بیچ صورت

البشر ولا نفخ فيه ثم نفخ ففصل بين الصورة والنفخ وكان

بشری کے اور ... پس فرق واقع ہوا درمیان صورت جبرئیل اور نفخ کے اگرچہ ہے

النفخ من الصورة فقد كانت ولا نفخ فما هو النفخ من حدها

نفخ صورت جبرئیل سے پس تحقیق موجود تھی صورت اور نفخ نہیں پس نہیں ہے نفخ حد ذاتی سے

الذاتي فوقع الخلاف بين اهل الملل في عيسى ما هو فمن نظر

صورت کے پس واقع ہوا خلاف درمیان اہل ملل کے بیچ عیسی علیہ السلام کے کہ کیا ہے حقیقت انکی پس جسنے نظر کیا

فيه من حيث صورته الانسانية البشرية فيقول هو

طرف عیسی کے باعتبار صورت انسانی بشری اونکی کے پس کہتا ہے وہ عیسی

ابن مريم ومن نظر فيه من حيث الصورة الممثلة البشرية

بیٹا مریم کا ہے اور جسنے دیکھا بیچ عیسی کے باعتبار صورت مثالی جبرئیل کے کہ متمثل ہے ساتھ صورت بشری کے

فينسبه الى جبريل ومن نظر فيه من حيث ما ظهر عنه من

پس نسبت کرتا ہے وہ شخص عیسی کو طرف جبرئیل کے اور جسنے دیکھا بیچ عیسی کے اس اعتبار سے کہ ظاہر ہوا اون سے

إحياء الموتى فينسب إلى الله بالروحية فيقول روح الله أي

احیا اموات کا پس نسبت کرتا ہے وہ عیسیٰ کو طرف اللہ تعالیٰ کی ساتھ روح ہونے کے پس کہتا ہے وہ عیسیٰ روح اللہ کا ہے یعنے

به ظهرت الحيوة فيمن نفخ فيه فتارة يكون الحق فيه متوهما

بسبب عیسیٰ کے ظاہر ہوئی حیات بیچ شخص کے کہ پھونکا اونے بیچ اوسکے پس کبھی ہوتا ہے حق تعالیٰ بیچ عیسیٰ کے متوہم

اسم مفعول وتارة يكون الملك فيه متوهما وتارة يكون

ساتھ صیغہ اسم مفعول کے اور کبھی ہوتا ہے فرشتہ بیچ عیسیٰ کے متوہم اور کبھی ہوتی ہے

البشرية الإنسانية فيه متوهمة فيكون عند كل ناظر

بشریت انسانیت بیچ عیسیٰ کے متوہم پس ہوتے عیسیٰ علیہ السلام نزدیک ہر نظر کرنے والے کے

بحسب ما يغلب عليه فهو كلمة الله وهو روح الله وهو

موافق اوس گمان کے کہ غالب ہے وہ گمان اوپر اوس نظر کرنے والے کے پس عیسیٰ کلمہ اللہ کا اور روح اللہ کی اور

عبد الله وليس ذلك في الصورة الحسية لغيره بل كل

بندہ اللہ کا ہے اور نہیں ہے وہ اختلاف بیچ صورت حسیہ غیر عیسیٰ علیہ السلام کے بلکہ ہر

شخص منسوب إلى أبيه الصوري لا إلى النافخ روحه في

شخص منسوب ہے طرف پدر ظاہری اپنے کے نہ طرف اوس شخص کے کہ پھونکنے والا ہے روح اوسکی کو بیچ

الصورة البشرية فإن الله إذا سوى الجسم الإنساني

صورت بشری کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جس وقت معتدل بناتا ہے جسم انسان کو

كما قال فإذا سويته نفخ فيه هو تعالى من روحه فنسب

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (یعنی جس وقت معتدل بنایا میں نے جسم آدم کو) پھونکا بیچ اوسکے حق تعالیٰ نے روح اپنی سے پس نسبت کی گئی

الروح في كونه وعينه إليه تعالى وعيسى ليس كذلك

روح کی بیچ حق وجود اور ذات اوسی روح کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور جیسے عیسیٰ نہیں ہیں ایسے

فإنه اندرجت تسوية جسمه وصورته البشرية بالنفخ

اسلیے کہ مندرج ہوگئی اعتدال جسم اور صورت بشریہ عیسیٰ کی وقت پھونکنے

الروحي وغيره كما ذكرناه لم يكن مثله فالموجودات

روح اوسکی کے اور غیر عیسیٰ کے جیسے کہ ذکر کیا ہمنے پیشتر نہیں ہے مثل عیسیٰ کے پس تمام موجودات

كلها كلمات الله التي لا تنفد فإنها عن كن وكن كلمة الله

کلمات اللہ تعالیٰ کا ہیں کہ نہیں تمام ہوتے کلمات اسلیے کہ تحقیق تمامی موجودات صادر ہیں کن سے اور کلمہ کن اللہ کا کلمہ ہے

فهل تنسب الكلمة إليه تعالى بحسب ما هو عليه فلا تعلم

پھر آیا نسبت کی جاتی ہے کلمہ کن کی طرف حق تعالیٰ کے موافق اوس حقیقت کے کہ حق تعالیٰ اوسپر ہے پس نہیں معلوم ہے

١٥٢

ما حقیقتہا او یکون هو تعالی نزل الی صورة من یقول له کن فیکون

حقیقت کلمۂ کن کی یا موافق اوس حقیقت کے کہ نازل ہوتا ہے حق تعالی طرف صورت اوس شخص کے کہ فرماتا ہے حق جسکے واسطے اوسکو کن پس ہوگا

قول کن حقیقة لتلك الصورة التی نزل الیها وظهر فیها

کلمۂ کن حقیقت ہیں واسطے اوس صورت کے کہ نازل ہوا حق تعالی اوسمیں اور ظاہر ہوا حق تعالی بیچ اوسکے

فبعض العارفین یذهب الی الطرف الواحد وبعضهم

پس بعض عارفین میں سے اختیار کرتے ہیں ایک جانب کو اور بعض اونمیں سے اختیار کرتے ہیں

الی الطرف الآخر وبعضهم یحار فی الامر ولا یدری وهذه

جانب دوسری کو اور بعض اونمیں سے حیران رہتے ہیں بیچ امر حق تعالی کے اور نہیں جانتے ہیں کچھ اور یہ

مسئلة لا یمکن ان تعرف الا ذوقا کابی یزید حین نفخ

ایک مسئلہ ہے کہ نہیں ممکن ہے یہ کہ پہچانا جاوے وہ مگر ذوق اور وجدان کی رو سے جیسے کہ بایزید بسطامی نے پہچانا جس وقت پھونکا

فی النملة التی قتلها فحییت فعلم عند ذلك بمن ینفخ فنفخ

بیچ ایک چیونٹی کے کہ مار ڈالا تھا اوسکو پس زندہ ہوئی وہ چیونٹی پس جانا بایزید نے وقت پھونکنے کے کہ کس شخص کے ساتھ پھونکتا ہے پس پھونکا اونھون نے

فکان عیسوی المشهد واما الاحیاء المعنوی بالعلم فتلك

پس تھے بایزید عیسوی المشہد والے لیکن حیات احیاء معنوی کی جو علم سے حاصل ہے پس وہ حیات

الحیوة الالهیة الذاتیة العلیة النوریة والتی قال الله

احیاء مذکور کی حیات الٰہیہ ذاتیہ علیہ نوریہ ہے کہ فرمایا اللہ

تعالی فیها او من کان میتا فاحییناه وجعلنا له نورا یمشی

تعالی نے بیچ حق اوسی حیات الٰہیہ کے آیا نہیں ہے یہ کہ جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہمنے اسکو اور گردانا ہمنے واسطے اوسکے ایک نور کہ چلتا ہے

به فی الناس فکل من احیا نفسا میتة بحیوة علمیة فی مسئلة

ساتھ اوسکے بیچ لوگوں کے پس جس شخص نے جلایا نفس مردہ کو ساتھ حیات علمیہ کے بیچ ایک مسئلہ

خاصة متعلقة بالعلم بالله تعالی فقد احیاه بها وکانت

خاص کے جو متعلق ہے ساتھ علم باللہ کے پس تحقیق جلایا اوس شخص نے نفس مردہ کو ساتھ حیات علمی کے اور ہوگی

له نورا یمشی به فی الناس ای بین اشکاله فی الصورة شعر

وہ حیات علمی واسطے اس نفس مردہ کے نور کہ چلتا ہے ساتھ نور کے بیچ لوگوں کے یعنے درمیان اشکلوں اپنی کے بیچ صورت ظاہری اور باطنی کے شعر

فانا اعبد حقا	لما کان الذی کانا	فلولاه ولولانا
پس ہم بندے ہیں حقیقت میں	البتہ نہ موجود ہوتا جو کچھ کہ موجود ہوا	پس اگر نہ ہوتے حق تعالی اور نہ ہوتے ہم اہل عالم کے
اذا ما قلت انسانا	وانا عینه فاعلم	فان الله مولانا
جب کہ تو قائل ہووے تو انسان کا	اور تحقیق ہم عین حق ہیں پس جان	اور تحقیق اللہ تعالی مولا اور مالک ہمارا ہے

فلا تعجب بانسان — فقد اعطاك برهانا

پس مت تعجب ہو اے طالب بسبب علم انسان کے — اسلیے کہ تحقیق عطاکی اللہ تعالیٰ نے تجھکو دلیل نقلی اور عقلی

فكن حقا وكن خلقا — تكن بالله رحمانا

پس ہو جا تو حق اور ہو جا تو خلق — ہوگا تو اسوقت ساتھ اللہ تعالیٰ کے رحم کرنیوالا خلق پر

وغذ خلقه منه — تكن روحا وريحانا

اور غذا دے تو خلق خدا کو خدا سے — ہوگا تو راحت اور روزی خلق کی

فاعطيناه ما يبدو — به فينا واعطانا

پس دی ہمنے حق تعالیٰ کو وہ چیز کہ ظاہر ہے ہم میں حق تعالیٰ — ساتھ اسکے ہی چیز کے ہمارے ہی اور عطا کی حق تعالیٰ نے ہمکو

فصار الامر مقسوما — باياه وايانا

پس ہوا امر ظہور کا منقسم — درمیان حق تعالیٰ کے اور درمیان ہمارے

فاحياه الذي يدري — بقلبي حين احيانا

پس زندہ کیا دل کو اوس شخص نے جو جانتا ہے وہ — دل میرا جسوقت زندہ کیا اسنے ہمکو تو جان لیا

فكنا فيه اكوانا — واعيانا وازمانا

پس ہم ہم کبھی بیچ غیب اور علم حق کے موجود — اور کبھی اعیان ثابتہ اور کبھی صاحب زمانہ

وليس بدائم فينا — ولكن ذاك احيانا

اور نہیں ہے احیا اور تجلی حق تعالیٰ کی ہمیشہ بیچ ہمارے — ولیکن یہ احیا اور تجلی تو کبھی کبھی ہوتی ہے

ومما يدل على ما ذكرناه في امر النفخ الروحاني مع صورة

اور منجملہ اوس چیز کے دلالت کرتی ہے اوپر اس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے بیچ نفخ روحانی عنصری کے ساتھ صورت

البشر العنصري هو ان الحق وصف نفسه بالنفس الرحماني

بشری عنصری کے یہ ہے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے صفت کی ذات اپنی کی ساتھ نفس رحمانی کے

ولا بد لكل موصوف بصفة ان يتبع الصفة جميع ما تستلزم

اور ضرور ہے واسطے ہر موصوف کے ساتھ کسی صفت کے یہ کہ تابع کر لے وہ موصوف اوس صفت کو تمامی ان چیزوں کو کہ لازم ہیں اوس صفت کو

تلك الصفة وقد عرفت ان النفس في المتنفس ما يستلزمه

وہ صفت اور تحقیق پہچانا تو نے جانا تو کہ تحقیق نفس یعنی سانس کو بیچ ہر متنفس کے کیا چیز لازم ہے

155

فلذلك قبل النفس الإلهي صور العالم فهو لها كالجوهر

پس واسطے اسکے قبول کیا نفس الٰہی رحمانی نے صور عالم کو پس وہی نفس الٰہی رحمانی واسطے صور توں عالم کے مثل جوہر

الهيولاني وليس إلا عين الطبيعة فالعناصر صورة من صور

ہیولانی کے ہے اور نہیں ہے وہ نفس رحمانی مگر عین طبیعت کلیہ عالیہ پس عناصر اربعہ صورتیں ہیں صورتوں میں سے

الطبيعة وما فوق العناصر وما تولد عنها فهو أيضا من صور

طبیعت کلیہ عالیہ کی اور جو صورتیں ما فوق عناصر ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوئی ہیں ما فوق عناصر اربعہ سے پس وہ بھی

الطبيعة وهي الأرواح العلوية التي فوق السموات السبع

صورتیں طبیعت کلیہ عالیہ کی ہیں اور وہ صورتیں ما فوق عناصر کی ہیں ارواح علویہ ہیں کہ ما فوق عناصر اور ساتوں آسمانوں کے ہیں

وأما أرواح السموات السبع وأعيانها فهي عنصرية فإنها

ولیکن ارواح یعنی نفوس مجردہ جو ساتوں آسمانوں کی ہیں اور ذوات ساتوں آسمان کے پس عنصری ہیں اسلئے کہ تحقیق نفوس مجردہ اور ذوات آسمان کی

من دخان العناصر المتولد عنها وما تكون عن كل سماء من

دخان سے عناصر اربعہ کے ہیں کہ پیدا ہے وہ دخان عناصر سے اور جو کچھ کہ پیدا ہوئے ہیں مادہ سے ہر آسمان کے

الملائكة فهو منها فهم عنصريون ومن فوقهم طبيعيون

گروہ فرشتوں کا [illegible] ہیں پس وہ بھی عنصری ہیں [illegible] اور جو ما فوق اونکے ہیں طبیعی ہیں۔

ولهذا وصفهم الله تعالى بالاختصام أعني

اور واسطے اسی طبیعی ہونے اونکے کے صفت کی اونکی اللہ تعالیٰ نے ساتھ خصومت کے مراد لیتا ہوں میں اوسسے

الملأ الأعلى لأن الطبيعة متقابلة والتقابل الذي

گروہ بلند مرتبہ والے فرشتوں کو اسلئے کہ تحقیق طبیعت ہر ایک کی دوسرے کے مقابل اور ضد ہے اور تقابل اور تضاد جو

في الأسماء الإلهية التي هي النسب إنما أعطاه النفس ألا

اسمای الٰہی میں ہے کہ وہ اسما نسبتیں اور اضافتیں ہیں سوا اسکے نہیں ہے کہ عطا کیا ہے اس تقابل و تضاد کو نفس رحمانی نے کیا

ترى الذات الخارجة عن هذا الحكم كيف جاء فيها الغنى

نہیں دیکھتا ہے تو ذات الٰہیہ کو کہ خارج ہے وہ اس حکم اور تقابل سے کیونکر وارد ہوا ہے بیچ حق اوسی ذات پاک کے کہ غنی ہے وہ

عن العالمين فلهذا أخرج العالم على صورة من أوجدهم

عالمین سے پس بسبب اسی تقابل کے ظاہر ہوا عالم اوپر صورت اوس شخص کے کہ ایجاد کیا اوسنے عالم کو

وليس إلا النفس الإلهي فبما فيه من الحرارة علا وبما فيه

اور نہیں ہے موجد عالم کا مگر نفس الٰہی رحمانی پس بسبب اس چیز کے کہ نفس الٰہی میں ہے حرارت سے بلند ہوتا ہے [illegible]

من البرودة والرطوبة وسفل وما فيه من اليبوسة ثبت

یعنی سردی اور تری سے پست ہوتا ہے وہ نفس اور بسبب اوس چیز کے کہ نفس اوس میں ہے خشکی سے ثابت رہتا ہو وہ نفس

ولو كان نزل فالرسوب للبرودة والرطوبة ألا ترى أن

اور قرار پکڑتا ہے اور نیچے بیٹھنا کرتا ہے پس تہ نشینی اور سفل واسطے سردی اور تری کے ہے کیا نہیں دیکھتا ہو تو کہ تحقیق

الطبيب إذا أراد سقي دواء لأحد ينظر في قارورة مائه

طبیب جس وقت چاہتا ہے پلانا دوا کا کسی بیمار کو دیکھتا ہے وہ بیچ قارورہ بول اوسکے کے

فإذا رآه رسب علم أن النضج قد كمل فيسقيه الدواء

پس جس وقت دیکھا اوسنے بول کو تہ نشین ہوا جانا اوسنے اسبات کو کہ تحقیق پختگی [illegible] پلاتا ہے بیمار کو دوا

ليسرع في النجح وإنما يرسب لرطوبته وبرودته الطبيعية

تاکہ جلد اثر کرے وہ دوا [illegible] اور سوا اسکے نہیں ہے کہ تہ نشین ہوتا ہے بول بسبب تری اور سردی طبعی کے

ثم إن هذا الشخص الإنساني عجن طينته بيديه وهما

پھر تحقیق یہ شخص انسانی یعنی آدم کو خمیر کی حق تعالی نے مٹی اوسکی دونوں ہاتھوں اپنے سے حالانکہ وہ دونوں ہاتھ

متقابلتان وإن كانت كلتا يديه يمينا فلا خفاء بما بينهما

باہم مقابل ہیں اگرچہ ہیں وہ دونوں ہاتھ حق تعالی کے دہنے ہاتھ پس نہیں ہے پوشیدگی اوس چیز میں کہ درمیان دونوں ہاتھوں کے ہے

من الفرقان ولو لم يكن إلا كونهما اثنتين أعني يدين

فرق اور جدائی سے اگرچہ نہ ہووے کوئی فرق مگر ہونا ان دونوں کا دو مراد لیتا ہوں میں اوس سے دونوں ہاتھ

لأنه لا يؤثر في الطبيعة إلا ما يناسبها وهي متقابلة

اسلئے کہ نہیں اثر کرتی ہے بیچ طبیعت کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ مناسب ہے وہ طبیعت کو اور وہ طبائع باہم مقابل اور ضد ہیں

فجاء باليدين ولما أوجده باليدين سماه بشرا للمباشرة

[illegible]

اللائقة بذلك الجناب باليدين المضاف إليه وجعل

کہ سزاوار ہے اس جناب باری کو کہ ساتھ دونوں ہاتھوں کا جو منسوب ہیں وہ دونوں ہاتھ طرف اوسکے اور پیدا کیا حق تعالی نے

ذلك من عنايته بهذا النوع الإنساني فقال لمن أبى عن

آدم کو دونوں ہاتھوں سے عنایت اپنی سے ساتھ اس نوع انسانی کے پس فرمایا اوس شخص کو کہ انکار کیا اوسنے

السجود له ما منعك أن تسجد لما خلقت بيدي أستكبرت

سجدہ کرنے سے واسطے آدم کے کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اوس شخص کے کہ بنایا میں نے دونوں ہاتھوں سے تکبر کیا تو نے

على من هو مثلك يعني عنصريا أم كنت من العالين عن العنصر

اوپر اوس شخص کے کہ وہ مثل تیرے ہے یعنی عنصری کیا تو ہووے [illegible] بلند مرتبہ والوں میں وہ عنصر سے پر

ولست كذلك ولحقني بالعالين من علا بذاته عن أن يكون في

حالانکہ نہیں ہے تو ایسا اور ملا دے مجھ کو بلند مرتبے والوں کے ساتھ جو فرشتوں کو کہا ہیں وہ بذاتہ اونچے ہیں اس بات سے کہ ہوویں وہ بیچ

نشأته النورية عنصريا وإن كان طبيعيا فما فضل الإنسان

پیدائش نوری اپنے کے عنصری اگرچہ ہیں وہ فرشتے عالم طبیعی پس نہ فضیلت دی گئی انسان کو

غيره من الأنواع العنصرية إلا بكونه بشرا من طين فهو

اوپر غیر اپنے کے انواع عنصریہ سے مگر بسبب ہونے انسان کے بشر مٹی سے پس نوع انسانی

أفضل نوع من كل ما خلق من العناصر من غير مباشرة

فاضل تر ہے ہر ایک اوس نوع سے کہ پیدا کیا حق تعالیٰ نے اوسکو عناصر سے بغیر مباشرت

باليدين فالإنسان في الرتبة فوق الملائكة الأرضية

دونوں ہاتھوں سے پس انسان بیچ مرتبے کے فائق ہے فرشتوں زمین

والسماوية والملائكة العالون خير من هذا النوع الإنساني

اور آسمان سے اور وہ فرشتے کہ بلند مرتبے والے ہیں بہتر ہیں اس نوع انسانی سے

بالنص الإلهي فمن أراد أن يعرف النفس الإلهي فليعرف

موافق نص الٰہی کے پس جو شخص چاہے کہ پہچانے نفس الٰہی رحمانی کو پس چاہیے کہ پہچانے وہ

العالم فإنه من عرف نفسه فقد عرف ربه الذي ظهر

عالم کو اسلیے کہ جسنے پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو کہ ظاہر ہوا عالم

فيه أي العالم ظهر في نفس الرحمن الذي نفس الله به

بیچ رب کے یعنی عالم ظاہر ہوا بیچ نفس رحمانی کے کہ دور کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب اوس نفس رحمانی کے

عن الأسماء الإلهية ما تجده من عدم ظهور آثارها بظهور

اسمای الٰہیہ سے اوس کرب کو کہ پاتے تھے اسمای الٰہی اسکو کہ بسبب عدم ظہور آثار اسما کے تھا دور کیا اسکو اللہ نے بسبب ظہور

آثارها فامتن على نفسه بما أوجده في نفسه فأول أثر

آثار اسما کے پس احسان کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر نفس اپنے کے ساتھ اوس چیز کے کہ ایجاد کیا اوسکو بیچ نفس اپنے کے پس پہلا اثر نفس کا

كان للنفس إنما كان في ذلك الجناب ثم لم يزل الأمر

کہ تھا واسطے نفس رحمانی کے سوا اسکے نہیں ہے کہ تھا وہ بیچ جناب الٰہی کے پھر ہمیشہ تنزل ہوتا رہا شان اور امر

يتنزل بتنفيس الغموم إلى آخر ما وجد شعر

حق تعالیٰ کا ساتھ دور کرنے غموم اسماء کے آخر تک اوس چیز کے کہ پایا گیا وہ وجود آدم تھا شعر

فالكل في عين النفس	كالضوء في ذات الغلس
پس تمام موجودات بیچ عین نفس رحمانی کے مانند ہیں	جیسے کہ روشنی بیچ تاریکی آخر شب کے مانند ہے

والعلم بالبرهان في	سلخ النهار لمن نعس
اور علم ساتھ برہان کے	آخر حصہ دن کے واسطے اوس شخص کے کہ اونگھا
فيرى الذي قد قلته	رؤيا تدل على النفس
پس دیکھتا ہے وہ چیز کہ کہا ہے میں نے	خواب خیال کو کہ دلالت کرتا ہے اوپر نفس کے
فيريحه عن كل غم	في تلاوته عبس
پس راحت بخشتا ہے اوس کو ہر غم سے	بیچ وقت تلاوت اوسکے سورہ عبس کو
ولقد تجلى للذي	قد جاء في طلب القبس
اور تحقیق تجلی کی حق تعالےٰ نے واسطے اوس شخص کے	کہ آیا تھا واسطے طلب کرنے چنگاری کے
فرآه نارا وهو نو	ر في الملوك وفي العسس
پس دیکھا اوس نے حق تعالیٰ کو آگ حالانکہ وہ نور حق کا تھا	بیچ ملکوں کے اور بیچ عسس کے
فإذا فهمت مقالتي	تعلم بأنك مبتئس
پس جبوقت سمجھی تو نے بات میری	جانیگا تو بات کو کہ تحقیق تو محتاج ہے
لو كان يطلب غير ذا	لرآه فيه وما نكس
اگر طلب کرتے وہ سوا آتش کو	البتہ دیکھتے حق تعالیٰ کو بیچ غیر آتش کے اور سرنگون نہ ہوتے

وأما هذه الكلمة العيسوية لما قام لها الحق في مقام

ولیکن یہ واسطے اس کلمہ عیسوی یعنی روح عیسوی کے جب قایم ہوا حق تعالیٰ بیچ مقام

حتى نعلم ويعلم استفهمها عما نسب إليها هل هو حق

حتی نعلم اور یعلم کے یعنی بیچ مقام فرق کے پوچھا حق تعالیٰ نے روح عیسوی سے ... آیا امر منسوب راست ہے

أم لا مع علمه الأول هل وقع ذلك الأمر أم لا فقال

یا نہیں باوجود علم ازلی اپنے کے آیا واقع ہوا یہ امر منسوب یا نہیں پس فرمایا حق تعالیٰ نے

له أأنت قلت للناس اتخذوني وأمي إلهين من

عیسیٰ کو کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو معبود

دون الله فلا بد من الأدب في الجواب للمستفهم

سوا اللہ تعالیٰ کے) پس ضروری ہے رعایت ادب کی بیچ جواب پوچھنے والے کے کہ حق تعالیٰ ہے

١٥٩

لِأَنَّهُ لَمَّا تَجَلَّى لَهُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ وَفِي هٰذِهِ الصُّورَةِ اقْتَضَتِ

اسلیے کہ تحقیق جب تجلی کی حق تعالیٰ نے واسطے عیسیٰ علیہ السلام کے بیچ اس مقام تفرقہ اور بیچ اس صورت استفہام انکار کے مقتضی ہوئی

الْحِكْمَةُ الْجَوَابَ فِي التَّفْرِقَةِ بِعَيْنِ الْجَمْعِ فَقَالَ وَقَدَّمَ التَّنْزِيهَ

حکمت سو الیہ جواب کو بیچ مقام تفرقہ کے ساتھ عین مقام جمع کی پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے اور حال میں مقدم کیا اونہوں نے تنزیہ حق کو کر

(سُبْحَانَكَ) فَحَدَّدَ بِالْكَافِ الَّتِي تَقْتَضِي الْمُوَاجَهَةَ وَالْخِطَابَ

(سبحانک) ہے یعنی پاکی ہے تجکو پس محدود کیا اوسنے حق تعالیٰ کو ساتھ کاف کے کہ تقاضا کرتا ہے وہ مواجہت اور خطاب کو

(مَا يَكُونُ لِي) مِنْ حَيْثُ أَنَا لِنَفْسِي دُونَكَ (أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي

(نہیں سزاوار ہے) واسطے میرے باعتبار خصوصیت اپنی میری کے سوائے تیرے کہ ہو (یہ کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں ہے واسطے

بِحَقٍّ) أَيْ مَا تَقْتَضِيهِ هُوِيَّتِي وَلَا ذَاتِي (إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ

میرے سزاوار) یعنی نہیں تقاضا کرتی ہے اوسکا ہویت میری اور نہ ذات میری (اگر میں نے کہا ہوگا پس تحقیق تو

عَلِمْتَهُ) لِأَنَّكَ أَنْتَ الْقَائِلُ وَمَنْ قَالَ أَمْرًا فَقَدْ عَلِمَ مَا قَالَ

جانتا ہوگا اوسکو) اسلیے کہ تحقیق تو ہی ہے کہنے والا اور جسنے کہا کسی امر کو پس تحقیق جان لیتا ہے وہ جو کچھ کہ کہا اوسنے

وَأَنْتَ اللِّسَانُ الَّذِي أَتَكَلَّمُ بِهِ كَمَا أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور تو زبان میری ہے کہ کلام کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے جیسے کہ خبر دی ہمکو رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ فِي الْخَبَرِ الْإِلٰهِيِّ فَقَالَ كُنْتُ

اللہ علیہ وسلم نے جانب سے پروردگار اپنے کے بیچ خبر الٰہی کے پس کہا حق تعالیٰ نے ہوتا ہوں میں

لِسَانَهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ فَجَعَلَ هُوِيَّتَهُ عَيْنَ لِسَانِ

زبان بندے کی کہ کلام کرتا ہے وہ ساتھ اوسکے پس گردانا حق تعالیٰ نے ذات اپنی کو عین زبان بندے

الْمُتَكَلِّمِ وَنَسَبَ الْكَلَامَ إِلَى عَبْدِهِ ثُمَّ تَمَّمَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ

متکلم کی اور نسبت کی کلام کی طرف بندے اپنے کے پھر تمام کیا بندے صالح نے یعنی حضرت عیسیٰ نے

الْجَوَابَ بِقَوْلِهِ (تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي) وَالْمُتَكَلِّمُ الْحَقُّ (وَلَا أَعْلَمُ

جواب مذکور کو ساتھ قول اپنے کے (جانتا ہے تو جو کچھ کہ بیچ نفس میرے کے ہے) حالانکہ متکلم حق تعالیٰ ہے (اور نہیں جانتا ہوں میں

مَا فِيهَا) فَنَفَى الْعِلْمَ عَنْ هُوِيَّةِ عِيسَى مِنْ حَيْثُ هُوِيَّتُهُ لَا مِنْ

وہ چیز کہ بیچ نفس کے ہے) پس نفی کی حق تعالیٰ نے علم کی ہویت عیسیٰ سے باعتبار ہویت عیسیٰ کے نہ

حَيْثُ أَنَّهُ قَائِلٌ وَذُو أَثَرٍ (إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ) فَجَاءَ

باعتبار اسکے کہ تحقیق عیسیٰ قائل اور صاحب اثر ہیں کہا عیسیٰ نے تحقیق تو ہی ہے بڑا جاننے والا چھپی چیزوں کا) پس لائے

بِالْفَصْلِ وَالْعِمَادِ تَأْكِيدًا لِلْبَيَانِ وَاعْتِمَادًا عَلَيْهِ إِذْ لَا

حضرت عیسیٰ ضمیر فصل اور عماد کو واسطے تاکید بیان کے اور واسطے اعتماد کے اوپر اوسی بیان کے اسلیے کہ نہیں

يعلم الغيب الا الله ففرّق وجمع ووحّد وكثّر ووسّع

جانتا ہے غیب کو کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے پس فرق کیا ہے اور جمع کیا اور توحید اور تکثیر کی اور توسیع کی

وضيّق ثم قال متمّماً للجواب (ما قلت لهم الا ما امرتني

اور تنگ کیا امر کو پھر کہا عیسیٰ نے اس حال میں کہ تمام کرنیوالے ہیں جواب کے نہیں کہا میں نے واسطے انکے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو

به) فنفى اولاً مشيراً الى انه ما هو ثم اوجب القول

ساتھ اسکے پس نفی کی عیسیٰ نے پہلے اشارہ کرتے ہوئے طرف اسکے کہ تحقیق عیسیٰ وہ نہیں ہیں پھر ثابت کیا عیسیٰ نے قول کو

أدباً مع المستفهم ولو لم يفعل كذلك لاتصف بعدم

واسطے رعایت ادب کے ساتھ استفہام کرنیوالے یعنی حق تعالیٰ کے اور اگر نہ کرتے ایسا البتہ متصف ہوتے ساتھ عدم

علم الحقائق وحاشاه من ذلك فقال (الا ما امرتني

علم حقائق کے اور پاک ہیں عیسیٰ اس صفات سے پس کہا حضرت عیسیٰ نے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو

به) وانت المتكلم على لساني وانت لساني فانظر الى

ساتھ اسکے اور تو ہی کلام کرنیوالا ہے اوپر زبان میری کے اور تو ہی زبان میری ہے پس نظر کر اے طالب طرف

هذه التنبئة الروحية الالهية ما الطفها وادقها

اس خبر روحی الٰہی کے کہ کیسی پاکیزہ اور دقیق ہے وہ خبر

(ان اعبدوا الله) فجاء بالاسم الله لاختلاف العباد في

کہ عبادت کرو اللہ کی پس لائے عیسیٰ اسم جامع اللہ کو بسبب اختلاف بندوں کے بیچ

العبادات واختلاف الشرائع ولم يخص اسماً خاصاً

عبادتوں کے اور بسبب اختلاف شریعتوں کے اور نہیں خاص کیا عیسیٰ نے ایک اسم مخصوص کو

دون اسم بل جاء بالاسم الجامع للكل ثم قال

بغیر اسم دوسرے کے بلکہ لائے وہ ایک ایسے اسم کو جو جامع ہے تمام اسما کو پھر کہا عیسیٰ نے

(ربي وربكم) ومعلوم ان نسبته الى موجود ما

پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا اور معلوم ہے کہ تحقیق نسبت اسم اللہ کی طرف کسی ایک موجود کے

بالربوبية ليست عين نسبته الى موجود آخر فلذلك

ساتھ ربوبیت کے نہیں ہے وہ نسبت عین نسبت اسکی طرف موجود دوسرے کے پس واسطے اسکے

فصّل بقوله (ربي وربكم) بالكنايتين كناية المتكلم وكناية

تفصیل کی عیسیٰ نے ساتھ قول اپنے کہ رب میرا اور رب تمہارا ساتھ دو ضمیر کنایہ کے کہ ایک ضمیر متکلم کی ہے اور دوسری ضمیر

المخاطب (إلا ما أمرتني به) فأثبت نفسه مأموراً وليست

مخاطب کی کہ حضرت عیسیٰ نے اگرچہ یہ کہا کہ مگر کیا تو نے مجھکو ساتھ اسکے پس ثابت کیا ہے اپنے نفس کو مامور اور نہیں ہے ماموریت نفس کی

سوى عبوديته إذ لا يؤمر إلا من يتصور منه الامتثال

سوائے بندہ ہونے کے اسکے کہ نہیں مامور ہوتا کوئی مگر وہ شخص کہ متصور ہو اس سے فرمانبرداری امر کے

وإن لم يفعل ولما كان الأمر ينزل بحكم المراتب لذلك

اگرچہ نہ کی اسنے فرمانبرداری اور جبکہ ہے امر تکلیفی کہ نازل ہوتا ہے بحکم مراتب الٰہیہ اور کونیہ کے واسطے اسی کے

ينصبغ كل من ظهر في مرتبة ما بما تعطيه حقيقة تلك

رنگین ہوتا ہے ہر شخص کہ ظاہر ہوتا ہے وہ بیچ کسی ایک مرتبے کے ساتھ اس حکم کے کہ عطا کرتی ہے اسکو حقیقت اس

المرتبة فمرتبة المأمور لها حكم يظهر في كل مأمور

مرتبے کی پس مرتبہ مامور کے لیے ایک حکم ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ حکم بیچ ہر مامور کے

ومرتبة الآمر لها حكم يبدو في كل آمر فيقول الحق

اور مرتبہ امر کرنے والے کے لیے ایک حکم ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ بیچ ہر امر کرنے والے کے پس فرماتا ہے حق تعالیٰ

(أقيموا الصلوة) فهو الآمر والمكلف والمأمور العبد

(قائم کرو تم نماز کو) پس حق تعالیٰ امر کرنے والا اور تکلیف دینے والا ہے اور مکلف مامور بندہ ہے

ويقول العبد (رب اغفر لي) فهو الآمر والحق المأمور فما

اور کہتا ہے بندہ (اے رب میرے مغفرت کر میری) پس بندہ امر کرنیوالا ہے اور حق تعالیٰ مامور ہے پس جو کچھ کہ

يطلب الحق من العبد بأمره هو بعينه ما يطلب العبد من

طلب کرتا ہے حق تعالیٰ بندے سے ساتھ امر اپنے کے وہ بعینہ وہ چیز ہے کہ طلب کرتا ہے بندہ

الحق بأمره ولهذا كان كل دعاء مجاباً ولا بد وإن

حق تعالیٰ سے ساتھ امر اپنے کے اور واسطے اسی کے ہے ہر دعا مستجاب اور ضرور ہے مستجاب ہونا دعا کا اگرچہ

تأخر كما يتأخر بعض المكلفين ممن أقيم مخاطباً بإقامة

تاخیر ہو حصول اجابت کی جیسے کہ تاخیر ہوتی ہے حصول اجابت کی بعض مکلفین سے کہ مقرر ہیں اسلئے وہ مخاطب ساتھ قائم کرنے

الصلوة فلا يصلي في وقت فيؤخر الامتثال ويصلي

نماز کے پس نہیں نماز پڑھتا ہے وہ بیچ وقت مقرر کے پس تاخیر کرتا ہے وہ امتثال امر کی اور نماز پڑھتا ہے وہ

في وقت آخر إن كان متمكناً من ذلك فلا بد من الإجابة

بیچ وقت دوسرے کے اگر ہووے وہ قادر اوپر اسکے پس ضرور ہے بندے کو اجابت امر حق کی

ولو بالقصد ثم قال (وكنت عليهم) ولم يقل على نفسي معهم

اگرچہ ہووے تاخیر ساتھ قصد ... پھر کہا عیسیٰ علیہ السلام (اور تھا میں اوپر ان کے) اور نہ کہا انہوں نے کہ تھا میں اوپر نفس اپنے کے ساتھ ان کے

كما قال ربي وربكم وكنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم لأن الأنبياء

جیسے کہ کہا تھا اونھوں نے پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا (حاضر اور گواہ جب تک تھا میں بیچ ان کے) اسلیے کہ انبیا

شهداء على أممهم ما داموا فيهم فلما توفيتني أي رفعتني

حاضر اور گواہ ہیں اوپر امتوں اپنی کے جب تک کہ ہیں وہ بیچ ان کے (پس جب قبض کیا تو نے مجکو) یعنی اوٹھا لیا تو نے مجکو

إليك وحجبتهم عني وحجبتني عنهم كنت أنت الرقيب عليهم

طرف اپنے اور چھپایا تو نے قوم کو مجھ سے اور چھپایا تو نے مجکو قوم سے (تھا تو ہی رقیب اور نگہبان اوپر اونکے)

في غير مادتي بل في موادهم إذ كنت بصرهم الذي يقتضي

بیچ غیر مادہ روحانی اور جسمانی میری کے بلکہ تھا تو نگہبان بیچ ان روحانی اور جسمانی اونکے کے اسلیے کہ تو ہی تھا آنکھ انکی کہ مقتضی ہے

المراقبة فشهود الإنسان نفسه شهود الحق إياه

وہ آنکھ مراقبہ اور مشاہدہ کی پس مشاہدہ کرنا انسان کا ذات اپنی کو مشاہدہ کرنا حق تعالیٰ کا ہے اوسی انسان کو

وجعله بالاسم الرقيب لأنه جعل الشهود له فأراد

اور گردانا عیسیٰ نے شہود حق تعالیٰ کو ساتھ اسم رقیب کے اسلیے کہ گردانا اونھوں نے شہود اپنے کو ساتھ اسم شہید کے پس ارادہ کیا

أن يفصل بينه وبين ربه حتى يعلم أنه هو لكونه عبداً

اونھوں نے یہ کہ فرق کریں درمیان اپنے اور درمیان رب اپنے کے تا کہ معلوم ہووے کہ تحقیق عیسیٰ عیسیٰ ہی ہے بسبب ہونے اونکے کے بندہ

وأن الحق هو الحق لكونه رباً له فجاء لنفسه بأنه شهيد

اور تحقیق حق تعالیٰ حق تعالیٰ ہے بسبب ہونے اونکے کے رب عیسیٰ کا پس لائے عیسیٰ واسطے نفس اپنے کے اسم شہید کو

وفي الحق بأنه رقيب وقدمهم في حق نفسه فقال عليهم

اور واسطے حق تعالیٰ کے اسم رقیب کو اور مقدم کیا عیسیٰ نے قوم کو اوپر نفس اپنے کے پس کہا علیہم

شهيداً ما دمت فيهم إيثاراً لهم في التقدم وأدباً

شہیدا الخ یعنی تھا میں اوپر گواہ اور حاضر جب تک تھا میں بیچ اونکے واسطے اختیار کرنے عیسیٰ کے قوم کو بیچ تقدم کے اور واسطے ادب کے اور

وأخرهم في جانب الحق عن الحق في قوله الرقيب عليهم

موخر کیا عیسیٰ نے قوم کو بیچ جانب حق تعالیٰ کے حق تعالیٰ سے بیچ قول اپنے کے کہ (الرقیب علیہم) ہے

لما يستحقه الرب من التقدم بالرتبة ثم أعلم أن

بسبب اوس چیز کے کہ مستحق ہے اوسکا حق تعالیٰ کہ وہ چیز عبارت تقدم بالرتبہ ہے پس آگاہ کیا عیسیٰ نے

للحق الرقيب الاسم الذي جعله عيسى لنفسه وهو

اسبات سے کہ تحقیق واسطے حق تعالیٰ کے کہ رقیب ہے ثابت ہے وہ اسم جو گردانا اوسکو عیسیٰ علیہ السلام نے واسطے ذات اپنی کے اور

الشهيد في قوله عليهم شهيداً فقال وأنت على كل

اسم شہید ہے بیچ قول عیسیٰ کے کہ علیہم شہیدا یعنی اوپر قوم کے گواہ اور حاضر ہوں پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے (اور تو ہی اوپر ہر

وجاء أنكر النكرات لكونه وبشيء للعموم فجاء بكل شهيدا

چیز کے گواہ اور حاضر) پس لائے عیسی علیہ السلام کلمہ کل کو واسطے عمومیت کے اور لائے لفظ شی کو بسبب اوسکے کہ تمام نکرات سے انکر ہے اور لائے وہ

بالاسم الشهيد فهو الشهيد على كل مشهود بحسب ما يقتضيه

اسم شہید کو پس حق تعالی شہید اور حاضر ہے اوپر ہر مشہود کے موافق اوس کے کہ مقتضی ہے اوسکو

حقيقة ذلك المشهود فنبه على أنه تعالى هو الشهيد

حقیقت اوس مشہود کی پس تنبیہ کی عیسی نے اوپر اسبات کے کہ تحقیق حق تعالی شہید اور حاضر ہے

على قوم عيسى حين قال وكنت عليهم شهيدا ما دمت

اوپر قوم عیسی علیہ السلام کے جسوقت کہا اونہوں نے اور تھا میں اوپر اونکے شاہد اور حاضر جبتک رہا میں

فيهم فهي شهادة الحق في مادة عيسوية كما ثبت أنه

بیچ اونکے پس یہ شہادت عیسی کی شہادت حق تعالی کی ہے بیچ مادہ عیسوی کے جیسے کہ ثابت ہوئی ہے بات کہ تحقیق حق تعالی

لسانه وسمعه وبصره ثم قال كلمة عيسوية ومحمدية

زبان بندے کی اور کان بندے کا اور آنکھ بندے کی ہے پھر کہا عیسی علیہ السلام نے کلمہ عیسوی اور محمدی کو

أما كونها عيسوية فلكونها قول عيسى بإخبار الله عنه في

لیکن ہونا اوس کلمہ کا عیسوی بنظر اسبات کے ہے کہ تحقیق وہ کلمہ قول عیسی علیہ السلام کا ہے ساتھ خبر دینے اللہ تعالی کے اوسکو بیچ

كتابه وأما كونها محمدية فلوقوعها من محمد

کتاب اپنی کے اور لیکن ہونا اوس کلمہ کا محمدی بسبب واقع ہونے اوسکے کے ہے محمد

صلى الله عليه وسلم بالمكان الذي وقعت منه فقام

صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقام مغفرت امت کے کہ واقع ہوا وہ کلمہ آپ سے پس کھڑے ہوئے آنحضرت

بها ليلة كاملة يرددها لم يعدل إلى غيرها حتى

ساتھ اوسی کلمہ کے ایک رات کامل کہ پڑھتے تھے اوس کلمہ کو نہ تجاوز کرتے تھے آپ طرف غیر اوس کلمہ کے یہانتک کہ

طلع الفجر إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم

طلوع ہوئی صبح وہ کلمہ یہ ہے کہ اگر عذاب کریگا تو اونکو پس بندے تیرے ہیں اور اگر چھوڑ دیگا اور مغفرت کریگا تو اونکی

فإنك أنت العزيز الحكيم وهم ضمير الغائب كما أن هو

پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا) اور لفظ ہم ضمیر غائب کی ہے جیسے کہ تحقیق لفظ ہو

ضمير الغائب كما قال هم الذين كفروا بضمير الغائب

ضمیر غائب کی ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے (یہ وہ لوگ ہیں کہ کافر ہوئے) ساتھ ضمیر غائب کے

فكان الغيب سترا لهم عما يراد بالمشهود الحاضر فقال

پس ہوئی غیبوبت کنایہ کی حجاب واسطے اونکے اوس چیز سے کہ مراد لیا جاتا ہے وہ مشہود حاضر یعنی حق تعالی پس کہا عیسی علیہ السلام نے

إن تعذبهم بضمير الغائب وهو عين الحجاب الذي

اگر عذاب کریگا تو اونکو) یعنی کہ ساتھ ضمیر غائب کے اور وہ ضمیر عین حجاب قوم کا ہے

هم فيه عن الحق فذكرهم الله قبل حضورهم حتى

کہ قوم بیچ اوس حجاب کے ہیں حق تعالیٰ سے پس ذکر کیا عیسیٰ علیہ السلام نے قوم کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے قبل حاضر ہونے اونکے یہاں تک

إذا حضروا تكون الخميرة قد تحكمت في العين

جسوقت حاضر ہونگے وہ لوگ ہوگا خمیر استعداد اونکے کا حاکم کہ حکومت کریگا اور حال ہوگا وہ خمیر بیچ عین یعنی اونکے اعیان اونکے کے

فصدرته مثلها (فإنهم عبادك) فأفرد الخطاب للتوحيد

پس کر دیگا وہ خمیر آپ کے مثل اپنے پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں پس مفرد لائے عیسیٰ علیہ السلام ضمیر خطاب واسطے توحید کے

الذي كانوا عليه ولا ذلة أعظم من ذلة العبيد

کہ تھے وہ لوگ اوپر اوسکے بسبب اصل فطرت کے اور نہیں ہے کوئی ذلت بزرگتر ذلت سے بندہ ہونے کے

لأنهم لا تصرف لهم في أنفسهم فهم بحكم ما يريده

اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی تصرف واسطے بندوں کے بیچ ذاتوں اپنی کے پس وہ لوگ ساتھ امتثال اوس کام کے ہیں

بهم سيدهم ولا شريك له فيهم فإنه قال (عبادك)

کہ ارادہ کرتا ہے اوسکا ساتھ اونکے مولی اونکا اور نہیں ہے کوئی شریک واسطے مولی کے بیچ حق اونکے اسلیے کہ تحقیق عیسیٰ نے کہا کہ وہ بندے تیرے ہیں

فأفرد والمراد بالعذاب إذلالهم ولا أذل منهم

پس مفرد لائے عیسیٰ ضمیر خطاب کو اور مراد ساتھ عذاب کرنے کے ذلیل کرنا ہے اون لوگوں کو اور نہیں ہے ذلیل تر کوئی اونسے

لكونهم عبادا فذواتهم تقتضي أنهم أذلاء فلا

بسبب ہونے اونکے کے بندے پس ذاتیں اونکی مقتضی ہیں اسبابت کی کہ وہ لوگ ذلیل ہوویں پس نہ

تذلهم فإنك لا تذلهم بأدون مما هم فيه من

ذلیل کر تو اونکو اسلیے کہ تحقیق تو نہ ذلیل کریگا اونکو کمتر اوس چیز سے کہ وہ لوگ بیچ اوسکے ہیں

كونهم عبيدا (وإن تغفر لهم) أي تسترهم عن

ہونے سے اونکے کے بندے (اور اگر مغفرت کرے تو اونکی) یعنی چھپاوے تو اونکو

إيقاع العذاب الذي يستحقونه بمخالفتهم أي تجعل

نازل کرنے سے عذاب کے کہ مستحق ہیں وہ لوگ اوس عذاب کے بسبب مخالفت اونکی کے یعنی کر دے تو

لهم غفرا يسترهم عن ذلك ويمنعهم منه (فإنك

واسطے اونکے ستر کہ چھپاوے وہ ستر اونکو اوس عذاب سے اور باز رکھے وہ ستر اونکو عذاب سے (پس تحقیق

أنت العزيز) أي المنيع الحمى وهذا الاسم إذا

تو ہی غالب ہے) یعنی روکنے والا ہے تصرف غیر سے اوس جگہ کو کہ حمایت کی ہو اور یہ اسم عزیز ایک اسم ہے کہ جسوقت

أعطاه الحق لمن أعطاه من عباده يسمى الحق بالمعز

عطا کرتا ہے اوس اسم کو حق تعالی واسطے کسی بندہ کے بندوں میں سے اسوقت نام رکھا جاتا ہے حق تعالی کا معز یعنی عزیز کرنے والا اور

والمعطى له هذا الاسم بالعزيز فيكون منيع الحمى عما

جسکو کہ دیا گیا ہے اسم نام رکھا جاتا ہے اوسکا عزیز پس ہوگا حق تعالی روکنے والا اوس جہد کو جسکی حمایت کی ہے اوس چیز سے

يريد به المنتقم والمعذب من الانتقام والعذاب

کہ چاہتا ہے اوسکو اسم منتقم اور اسم معذب کہ وہ چیز عبارت ہے انتقام اور عذاب سے

وجاء بالفصل والعماد أيضا تأكيدا للبيان ولتكون

اور لائے عیسی علیہ السلام ضمیر فصل اور عماد کو بھی واسطے تاکید بیان کے اور اسلیے کہ تاکہ ہووے

الآية على مساق واحد في قوله (إنك أنت علام

آیت اوپر ایک روش کے بیچ قول اپنے کے (تحقیق تو ہی ہے بڑا جاننے والا

الغيوب) وقوله (كنت أنت الرقيب عليهم) فجاء أيضا

غیبوں کا) اور بیچ قول اپنے کے (تھا تو نگہبان اوپر اونکے) پس لائے حضرت عیسی اس قول کو بھی یعنی

(فإنك أنت العزيز الحكيم) فكان سؤالا من النبي صلى

(تحقیق تو ہی غالب ہے حکمت والا) پس تھی تکرار قول مذکور کی سوال نبی صلی

الله عليه وسلم وإلحاحا منه على ربه في المسألة

اللہ علیہ وسلم کی اور گڑگڑانا اونکا اوپر پروردگار اپنے کے بیچ طلب حاجت کے

ليلته الكاملة إلى طلوع الفجر يرددها طلبا للإجابة

ایک رات کامل صبح تک تکرار کرتے تھے آپ اوس کلمہ کو واسطے اجابت کے

فلو سمع الإجابة في أول سؤال ما كرر وكان الحق يعرض

پس اگر سنتے نبی علیہ السلام اجابت سوال کو بیچ ابتدا سوال کے نہ تکرار کرتے اور حق تعالی پیش کرتا تھا

عليه فصول ما استوجبوا به العذاب عرضا مفصلا

اوپر نبی علیہ السلام کے انواع معاصی امت کے کہ مستوجب ہوئے وہ بسبب اونکے عذاب کے پیش کرنا حق تعالی کا تفصیل وار

فيقول له في كل عرض عرض وعين عين (إن تعذبهم

پس عرض کرتے تھے حضرت نبی علیہ السلام حق تعالی سے بیچ ہر ہر گناہ اور ہر ہر گنہگار کے کہ اگر عذاب کرے تو اون کو

فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم)

پس وہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخشدے تو انکو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

فلو رأى في ذلك العرض ما يوجب تقديم الحق

پس اگر دیکھتے نبی علیہ السلام بیچ پیش کرنے معاصی امت کے اوس چیز کو کہ باعث کرتی ہے اوس چیز تقدیم رعایت حق تعالی

وَإِيثَارُ جَنَابِهِ لَدُعَائِهِمْ لَا لَهُمْ فَمَا عَرَضَ عَلَيْهِ

اور اختیار جناب حق تعالی کو البتہ دعاے بندوں کے اوپر اونکے نہ دعای خیر واسطے انکے بس پیش کی حق تعالی نے اوپر نبی علیہ السلام

إِلَّا مَا اسْتَحَقُّوا بِهِ مَا نُعْطِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنَ التَّسْلِيمِ لِلّٰهِ

مگر اوس گناہ کو کہ مستحق ہوئی امت بسبب اوسکے اوس چیز کی کہ عطا کرتی ہو اوسکو آیت کو وہ چیز جا تسلیم سپرد ہونا اونکی طرف خدا کے

وَالتَّعْرِيضِ لِعَفْوِهِ وَقَدْ وَرَدَ أَنَّ الْحَقَّ إِذَا أَحَبَّ صَوْتَ

اور تعریض کرنے سے طلب مغفرت کے خدا سے وارد ہوئی ہے حدیث میں بات کہ تحقیق حق تعالی جب دوست رکھتا ہے آواز بندہ

عَبْدِهِ فِي دُعَائِهِ إِيَّاهُ أَخَّرَ الْإِجَابَةَ عَنْهُ حَتَّى يَتَكَرَّرَ

اپنے کی بیچ دعا اوسکی کے تاخیر کرتا ہے وہ اجابت کو اوس سے تاکہ مکرر ہووے دعا

ذٰلِكَ مِنْهُ حُبًّا فِيهِ لَا إِعْرَاضًا عَنْهُ وَلِذٰلِكَ جَاءَ

اوس بندے سے بسبب محبت حق تعالی کے سوال بندے میں نہ واسطے روگردانی کرنے کے سوال بندے سے اللہ واسطے اسکے لائے رسول علیہ السلام

بِالْاِسْمِ الْحَكِيمِ وَالْحَكِيمُ هُوَ الَّذِي يَضَعُ الْأَشْيَاءَ فِي

اسم حکیم کو اور حکیم وہ شخص ہوتا ہے کہ رکھتا ہے اشیا کو بیچ

مَوَاضِعِهَا وَلَا يَعْدِلُ بِهَا عَمَّا تَقْتَضِيهِ وَتَطْلُبُهُ حَقَائِقُهَا

مواقع انکے کے اور نہیں تجاوز کرتا ہے اون چیزوں کو اوس صفت سے کہ مقتضی اور طالب ہیں اوسکی حقیقتیں

بِصِفَاتِهَا فَالْحَكِيمُ هُوَ الْعَلِيمُ بِالتَّرْتِيبِ فَكَانَ رَسُولُ

اون اشیا کی ساتھ صفات اپنے کے پس حکیم وہ ہے جو دانا ہے ساتھ ترتیب اشیا کے پس تھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْدَادِهِ هٰذِهِ الْآيَةَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تکرار اپنے کے اس آیت میں

عَلَى عِلْمٍ عَظِيمٍ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَنْ تَلَا فَهٰكَذَا يَتْلُو

اوپر علم عظیم کے جانب سے اللہ تعالی کے پس جو شخص تلاوت کرے آیت مذکور کی پس ایسا ہی تلاوت کرے

وَإِلَّا فَالسُّكُوتُ أَوْلَى بِهِ فَإِذَا وَفَّقَ اللّٰهُ عَبْدًا إِلَى

ورنہ پس خاموش رہنا بہتر ہے تلاوت سے اور جب توفیق دیوے اللہ تعالی کسی بندہ کو طرف

النُّطْقِ بِأَمْرٍ مَا فَمَا وَفَّقَهُ إِلَيْهِ إِلَّا وَقَدْ أَرَادَ إِجَابَتَهُ فِيهِ

نطق اور دعا کسی امر کے پس نہ توفیق دی حق تعالی نے بندہ کو طرف دعا کے مگر تحقیق ارادہ کیا حق تعالی نے اجابت دعا بندہ کی بیچ اوس امر کے

وَقَضَاءَ حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَبْطِئُ أَحَدٌ مَا يَتَضَمَّنُهُ مَا وُفِّقَ لَهُ

اور حاجت روائی اوس بندہ کی پس دیر نہ جانے کوئی اوس چیز کو کہ شامل ہے اوسکو دعا کہ توفیق دیا گیا ہے بندہ واسطے اوسکے

وَلْيُثَابِرْ مُثَابَرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

اور چاہیے کہ مواظبت کرے بندہ مثل مواظبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر

هٰذِهِ الآيَةُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ حَتّٰى يَسْمَعَ بِأُذُنِهِ

اس آیت کے بیچ تمامی احوال اپنے کے یہاں تک کہ سنے وہ ساتھ کان ظاہری اپنے کے

أَوْ بِسَمْعِهِ كَيْفَ شِئْتَ أَوْ كَيْفَ أَسْمَعَكَ اللّٰهُ الإِجَابَةَ

یا ساتھ کان باطنی اپنے کے جس طور سے کہ چاہے تو یا جس طور سے سناوے تجھکو اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کو

فَإِنْ جَازَاكَ بِسُؤَالِ اللِّسَانِ أَسْمَعَكَ بِأُذُنِكَ وَ

پس اگر جزا دیوے حق تعالیٰ تجھکو مقابلے میں سوال زبان ظاہر کے سناویگا حق تعالیٰ تجھکو ساتھ کان ظاہری تیرے کے

إِنْ جَازَاكَ بِالْمَعْنَى أَسْمَعَكَ بِسَمْعِكَ

اگر جزا دیوے حق تعالیٰ تجھکو مقابلے میں معنی اور حال قلبی کے سناویگا حق تعالیٰ تجھکو ساتھ کان قلب تیرے کے

فَصُّ حِكْمَةٍ رَحْمَانِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ سُلَيْمَانِيَّةٍ

یہ فص حکمت رحمانیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ سلیمانیہ کے

(إِنَّهُ) يَعْنِي الْكِتَابَ (مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ) أَيْ مَضْمُونَهُ

تحقیق وہ یعنی نامہ سلیمان کی طرف سے ہے اور تحقیق وہ یعنی مضمون اوس نامہ کا

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فَأَخَذَ بَعْضُ النَّاسِ فِي تَقْدِيمِ

ساتھ نام اللہ صاحب رحمت امتنانی اور صاحب رحمت وجوبی کے ہے اپس شروع کیا بعض مفسرین نے بیچ بیان ... مقدم کرنے

اسْمِ سُلَيْمَانَ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ وَتَكَلَّمُوا

نام سلیمان علیہ السلام کے اوپر نام اللہ تعالیٰ کے حالانکہ نہیں ہے ایسا اور کلام کیا انہوں نے

فِي ذٰلِكَ بِمَا لَا يَنْبَغِي مِمَّا لَا يَلِيقُ بِمَعْرِفَةِ سُلَيْمَانَ

بیچ سبب تقدیم کے ساتھ ایسی ایک وجہ کے کہ نہیں سزاوار ہے وہ یعنی ساتھ ایسی بات کے کہ نہیں لائق ہے وہ ساتھ معرفت سلیمان

عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَبِّهِ وَكَيْفَ يَلِيقُ مَا قَالُوهُ وَبِلْقِيسُ

علیہ السلام کے ساتھ رب کے اور کیونکر سزاوار ہوگی وہ جو کہ کہا انہوں نے اوسکو حالانکہ بلقیس

تَقُولُ فِيهِ (إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ) أَيْ يُكَرَّمُ

کہتی ہے بیچ حق نامہ مذکور کے (تحقیق ڈالا گیا طرف میرے نامہ بزرگ) یعنی بزرگ ہے وہ نامہ

١٦٩

عَلَيْهَا وَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ رُبَّمَا مَزَّقَ كِسْرٰى

اور پہ بلقیس کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ برانگیختہ کیا ان مفسرین کو اوپر وجہ تقدیم کے پھاڑا کسریٰ کا

كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَزَّقَهُ

نامہ مبارک کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ پھاڑا کسریٰ نے نامہ رسول علیہ السلام

حَتّٰى قَرَاَهُ كُلَّهُ وَعَرَفَ مَضْمُوْنَهُ فَكَذٰلِكَ كَانَتْ

یہانتک کہ پڑھا اوسنے تمامی نامہ کو اور جانا اوسنے مضمون اوسکے کو پس ایسا ہی

تَفْعَلُ بِلْقِيْسُ لَوْ لَمْ تُوَفَّقْ لِمَا وُفِّقَتْ لَهُ فَلَمْ يَكُنْ

کرتی تھی بلقیس اگر نہ توفیق آتی دیجاتی ہر واسطے اوس چیز کے کہ توفیق دی گئی بر واسطے اوسکے پس نہ تھی حفاظت

يَحْمِي الْكِتَابَ عَنِ الْاِحْرَاقِ بِحُرْمَةِ صَاحِبِهِ

کرتی تھی نامہ کی پھاڑنے سے بسبب حرمت اور بزرگی صاحب اوسکے

تَقْدِيْمُ اِسْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَاْخِيْرُهُ

تقدیم نام سلیمان علیہ السلام کی اوپر نام اللہ تعالیٰ کے اور نہ تاخیر نام سلیمان علیہ السلام کی

عَنْهُ فَاَتٰى سُلَيْمٰنُ بِالرَّحْمَتَيْنِ رَحْمَةِ الْاِمْتِنَانِ

نام اللہ تعالیٰ سے پس لائے سلیمان علیہ السلام اپنے نامہ میں دو رحمتیں ایک رحمت امتنانی

وَرَحْمَةِ الْوُجُوْبِ اللَّتَانِ هُمَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اور دوسری رحمت وجوبی کہ وہ دونوں مدلول اسم رحمن اور اسم رحیم کے ہیں

فَامْتَنَّ بِالرَّحْمٰنِ وَاَوْجَبَ بِالرَّحِيْمِ وَهٰذَا

پس احسان کیا حق تعالیٰ نے مخلوق پر ساتھ اسم رحمن کے اور واجب کیا رحمت کو ساتھ اسم رحیم کے

الْوُجُوْبُ مِنَ الْاِمْتِنَانِ فَدَخَلَ الرَّحِيْمُ فِي

وجوبی رحیم کی بھی رحمت امتنانی سے ہے پس داخل ہوئی رحمت وجوبی رحیمی بیچ

الرَّحْمٰنِ دُخُوْلَ تَضَمُّنٍ فَاِنَّهٗ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ

رحمت امتنانی رحمانی کے مثل دخول جز کا ضمن میں عام کے اسلیے کہ تحقیق حق سبحانہ وتعالیٰ نے لازم کیا اوپر ذات اپنی

الرَّحْمَةَ سُبْحَانَهٗ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ لِلْعَبْدِ بِمَا ذَكَرَهُ

رحمت کو تاکہ ہووے وہ وجوب رحمت واسطے بندے کے مقابلہ میں اوس چیز کے کہ ذکر کیا اوسکو

الحق من الاعمال التي يأتي بها هذا العبد حقا على

حق تعالیٰ نے نیک عملوں میں سے کہ بجا لاتا ہے اوسکو نیک بندہ ثابت اوپر

الله اوجبه له على نفسه يستحق بها هذه الرحمة

اللہ تعالیٰ کے یعنی واجب کیا ہے اپنے نفس پر واسطے بندے کے جسکے ذریعے سے مستحق ہوتا ہے بندہ بسبب اون عملوں کے اس رحمت کا

اعني رحمة الوجوب ومن كان من العبيد بهذه

مراد لیتا ہوں میں اوس رحمت سے رحمت وجوبی کو اور جو شخص کہ ہووے بندوں میں سے ساتھ اس

المثابة فانه يعلم من هو العامل منه والعمل مقسم

مرتبہ نیک عمل کے پس تحقیق وہ جانتا ہے کہ کون شخص ہے وہ نیک عمل کرنیوالا نیک بندہ ہے اور عمل تقسیم ہوا ہے

على ثمانية اعضاء من الانسان وقد اخبر الحق

اوپر آٹھ عضو کے اعضاء انسان میں سے اور تحقیق خبر دی حق تعالیٰ نے اسبات کی کہ

انه تعالى هوية كل عضو منها فلم يكن العامل غير

تحقیق حق تعالیٰ ہویت ہر عضو کی ہے اعضاء انسانی سے پس نہیں ہے عمل کرنے والا غیر

الحق والصورة للعبد والهوية مندرجة فيه اي

حق تعالیٰ کا اور صورت واسطے بندے کے ہے اور ہویت اور حقیقت حق تعالیٰ کی مندرج ہے بیچ بندے کے یعنی

في اسمه لا غير لانه تعالى عين ما ظهر وسمي خلقا

بیچ نام حق تعالیٰ کا نہ سوائے اوسکے اسلیئے کہ تحقیق حق تعالیٰ عین اوس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ اور نام رکھا گیا اوسکا خلق

وبه كان الاسم الظاهر والآخر للعبد وبكونه

اور بسبب اسی خلق کے حاصل ہوا اسم ظاہر اور اسم آخر حق تعالیٰ کا واسطے بندے کے اور بسبب ہونے بندے کے

لم يكن ثم كان وبتوقف ظهوره عليه وصدور

کہ موجود نہ تھا پھر موجود ہوا اور بسبب اسکے کہ موقوف رہتا ہے ظہور حق تعالیٰ کا اوپر بندے کے اور موقوف رہتا ہے صدور

العمل منه كان الاسم الباطن والاول فاذا رايت

عمل کا بندے سے اوپر حق تعالیٰ کے حاصل ہوا اسم باطن اور اسم اول حق تعالیٰ کا پس جب تو دیکھے تو

الخلق رايت الاول والآخر والظاهر والباطن وهذه

خلق کو دیکھے گا تو اسم اول اور اسم آخر اور اسم ظاہر اور اسم باطن حق تعالیٰ کو اور یہ وہ

مَعْرِفَةٌ لَا يَغِيبُ عَنْهَا سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَلْ هِيَ مِنَ الْمُلْكِ

معرفت ہو کہ نہیں محجوب ہیں اوس سے سلیمان علیہ السلام بلکہ یہ معرفت اوسی ملک سے ہے

الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ يَعْنِي الظُّهُورَ بِهِ فِي عَالَمِ

کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی کے بعد اونکے یعنی نہیں سزاوار ہے ظہور ساتھہ اوس ملک کے بیچ عالم

الشَّهَادَةِ فَقَدْ أُوتِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوتِيَهُ

شہادت کے پس تحقیق دیے گئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہ دیے گئے

سُلَيْمَانُ وَمَا ظَهَرَ بِهِ فَمَكَّنَهُ اللهُ تَمْكِينَ قَهْرٍ مِنَ الْعِفْرِيتِ

سلیمان علیہ السلام اور نہ ظاہر کیا رسول علیہ السلام نے اسکو پس قدرت بخشی انکو اللہ تعالی نے قدرت غلبہ کی دیو قوی پر

الَّذِي جَاءَهُ بِاللَّيْلِ لِيَفْتِكَ بِهِ فَهَمَّ بِأَخْذِهِ وَرَبْطِهِ

کہ آیا تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو تاکہ یکایک غفلت میں مار ڈالے آپکو پس قصد کیا اسکے پکڑنے اور باندھنے کا

بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَلْعَبَ بِهِ وِلْدَانُ

ساتھہ ستون کے ستونوں مسجد سے تاکہ صبح ہووے پس کھیلیں ساتھہ اوسکے بچے

الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ دَعْوَةَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَدَّهُ

مدینے کے پس یاد دلائی اللہ تعالی نے رسول علیہ السلام کو دعا سلیمان علیہ السلام کی پس رد کیا اوسکو

اللهُ خَاسِئًا فَلَمْ يُظْهِرْ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا أَقْدَرَ عَلَيْهِ

اللہ تعالی نے ذلت کے ساتھہ پس نہ ظاہر کیا رسول علیہ السلام نے اوس چیز کو کہ قدرت دی اللہ تعالی نے آپکو اوس پر

وَظَهَرَ بِذَلِكَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ قَوْلُهُ (مُلْكًا) فَلَمْ يَعُمَّ فَعَلِمْنَا

اور ظاہر کیا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے پھر قول سلیمان علیہ السلام کا کہ لفظ ملکا ہے پس نہیں عام ہے پس جانا ہم نے

أَنَّهُ يُرِيدُ مُلْكًا مَا وَرَأَيْنَاهُ قَدْ شُورِكَ فِي كُلِّ جُزْءٍ

کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام چاہتے ہیں ایک ملک خاص کو اور ہم نے دیکھا ہے سلیمان علیہ السلام کو کہ شریک کیے گئے بیچ ہر جزو کے

جُزْءٍ مِنَ الْمُلْكِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ فَعَلِمْنَا أَنَّهُ مَا اخْتَصَّ

مگر ساتھہ ہر فرد فرد میں اوس ملک کے کہ بخشا سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پس جانا ہم نے اسبات کو کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نہیں مختص ہے

إِلَّا بِالْمَجْمُوعِ مِنْ ذَلِكَ وَبِحَدِيثِ الْعِفْرِيتِ أَنَّهُ مَا

مگر ساتھہ ہیئت مجموعی کے اس ملک مخصوص سے اور جانا ہے حدیث عفریت سے اسبات کو کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نہ

اخْتَصَّ إِلَّا بِالظُّهُورِ وَقَدْ يَخْتَصُّ بِالْمَجْمُوعِ وَالظُّهُورِ

مختص ہے مگر ساتھہ ظہور تصرف کے اور مختص ہے سلیمان علیہ السلام ساتھہ ہیئت مجموعی اور ظہور ملک کے

وَلَوْ لَمْ يَقُلْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الْعِفْرِيتِ

اور اگر نہ فرماتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ حدیث عفریت کے

فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ لَقُلْنَا إِنَّهُ لَمَّا هَمَّ بِأَخْذِهِ ذَكَّرَهُ اللّٰهُ

کہ قدرت بخشی مجکو اللہ تعالیٰ نے اوپر اسکے البتہ کہتے ہم یہ بات کہ تحقیق رسول علیہ السلام جب قصد کیا پکڑنے عفریت کا یاد دلائی اوسکو اللہ نے

دَعْوَةَ سُلَيْمَانَ لِيَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُقْدِرُهُ اللّٰهُ عَلَىٰ أَخْذِهِ فَرَدَّهُ

دعا سلیمان علیہ السلام کی تاکہ جانیں آپ یہ بات کہ تحقیق نہ قادر کرے گا اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر پکڑنے عفریت کے پس رد کیا عفریت کو

اللّٰهُ خَاسِئًا فَلَمَّا قَالَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ عَلِمْنَا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ

اللہ تعالیٰ نے ساتھ ذلت کے پھر جب فرمایا رسول علیہ السلام کہ قدرت بخشی مجکو اللہ نے اوپر اسکے جانا ہم نے یہ بات کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے

قَدْ وَهَبَهُ التَّصَرُّفَ فِيهِ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ ذَكَّرَهُ فَتَذَكَّرَ

بخشا تھا رسول علیہ السلام کو تصرف اوپر عفریت کے پھر تحقیق اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا رسول علیہ السلام کو پھر یاد کیا رسول علیہ السلام نے

دَعْوَةَ سُلَيْمَانَ فَتَأَدَّبَ مَعَهُ فَعَلِمْنَا مِنْ هٰذَا أَنَّ

دعای سلیمان کو پس ادب اختیار کیا رسول علیہ السلام نے ساتھ حق تعالیٰ کے پس جانا ہم نے اس سے یہ بات کہ تحقیق

الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ بَعْدَ سُلَيْمَانَ الظُّهُورُ

وہ ملک کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی مخلق کے بعد سلیمان کے ظہور تصرف کا سبب

بِذٰلِكَ فِي الْعُمُومِ وَلَيْسَ غَرَضُنَا مِنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ

ساتھ ملک خاص کے بیچ عموم اور تمامی افراد عالم کے اور نہیں ہے غرض ہماری اس مسئلہ اختصاص سلیمان سے ساتھ ملک خاص کے

إِلَّا الْكَلَامَ وَالتَّنْبِيهَ عَلَى الرَّحْمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرَهُمَا

مگر کلام اور تنبیہ کرنا ہے اوپر ان دونوں رحمتوں حق تعالیٰ کے کہ ذکر کیا ان دونوں کا

سُلَيْمَانُ فِي الْاِسْمَيْنِ الَّذَيْنِ تَفْسِيرُهُمَا بِلِسَانِ

سلیمان علیہ السلام نے بیچ دونوں اسموں کے کہ تفسیر ان دونوں کی ساتھ زبان

الْعَرَبِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ فَقَيَّدَ رَحْمَةَ الْوُجُوبِ وَ

عرب کے رحمن اور رحیم ہے پس مقید اور خاص کیا حق تعالیٰ نے رحمت وجوب کو اور

أَطْلَقَ رَحْمَةَ الْاِمْتِنَانِ فِي قَوْلِهِ (وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ

مطلق اور عام کیا حق تعالیٰ نے رحمت امتنان کو بیچ قول اپنے کے وہ یہ ہے اور رحمت میری نے سمایا ہے ہر

شَيْءٍ) حَتَّى الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ أَعْنِي حَقَائِقَ النِّسَبِ فَامْتَنَّ

چیز کو یہاں تک کہ اسمای الٰہی کو مراد لیتا ہوں میں اسماے الٰہی سے حقایق نسبتوں اور خصوصیات الٰہی کو

عَلَيْهَا بِنَا فَنَحْنُ نَتِيجَةُ رَحْمَةِ الْاِمْتِنَانِ بِالْأَسْمَاءِ

پس احسان کیا حق تعالیٰ نے اوپر اسماکے بسبب وجود ہمارے کے پس ہم اہل عالم نتیجہ رحمت امتنانی کے ہیں بسبب اسما

الْإِلٰهِيَّةِ وَالنِّسَبِ الرَّبَّانِيَّةِ ثُمَّ أَوْجَبَهَا عَلَىٰ نَفْسِهِ

الٰہیہ اور نسبتوں ربانیہ کے پھر واجب کیا حق تعالیٰ نے رحمت کو اوپر ذات اپنی کے

بظهوره لنا وأعلمنا أنه هو بيّنا لنعلم أنه ما أوجبها

مقابلے میں ظاہر ہو اور معرفت حقائق ہماری کے واسطے ... [illegible]

على نفسه إلا لنفسه فما خرجت الرحمة عنه فعلى

اوپر ذات اپنی کے مگر واسطے ذات اپنی کے پس نہ خارج ہوئی رحمت حق تعالی سے پس اوپر کس کے

من امتن وما ثم إلا هو إلا أنه لا بد من حكم

احسان کیا اوس نے اور نہیں ہے وہاں کوئی موجود مگر حق تعالی مگر یہ کہ ضرور ہے حکم اور بیان

لسان التفصيل لما ظهر من تفاضل الخلق في العلوم

زبان تفصیل سے ہونا بسبب ظاہر ہونے فضیلت بعض خلق کے بعض پر بیچ علوں کے

حتى يقال إن هذا أعلم من هذا مع أحدية العين

یہانتک کہ کہی جاتی ہے یہ بات کہ تحقیق یہ دانا ہے اس سے باوجود متحد ہونے ذات ہر ایک کی

ومعناه معنى نقص تعلق الإرادة عن تعلق العلم

اور معنی تفاضل خلق کے معنی نقصان تعلق ارادہ حق تعالی کے ہیں تعلق علم حق تعالی سے

فلأن العلم في التعلق بالشيء متحكم على الإرادة والإرادة

ایسلیے کہ تحقیق علم ارادے تعلق کے ساتھ کسی شے کے حاکم ہے اوپر ارادہ کے اور ارادہ

متحكمة على القدرة من دون العكس ألا ترى أن

حاکم ہے اوپر قدرت کے بغیر عکس کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اسبات کو کہ تحقیق

العلم ما لم يعين الإرادة لم تتعلق بالشيء والإرادة

علم جبتک نہ معین کرے ارادے کو نہیں متعلق ہوتا ہے ارادہ ساتھ کسی شے کے اور ارادہ جبتک کہ

ما لم تخصص القدرة وتحكم عليها بالتعيين لم تتعلق

نہ خاص کرے قدرت کو اور نہ حکم کرے وہ اوپر قدرت کے ساتھ تعیین کرنے کے تبتک نہیں متعلق ہوتی ہے قدرت

به ولا حكم للقدرة على الإرادة ولا للإرادة على

ساتھ اوس شے کے اور نہیں ہے کوئی حکم واسطے قدرت کے اوپر ارادہ کے اور نہیں ہے کوئی حکم واسطے ارادہ کے اوپر

العلم وتستتبع الإرادة العلم والإرادة القدرة

علم کے اور تابع ہے ارادہ علم کا اور تابع ہے ارادہ کا قدرت

دون العكس فلذا هو مفاضلة في الصفات الإلهية

بغیر عکس کے پس یہی مذکور معنی فضیلت بعض کے ہیں بعض پر بیچ صفات الٰہی کے

وكمال تعلق الإرادة وفضلها وزيادتها على تعلق

اور معنی تفاضل خلق کے معنی کمال تعلق ارادہ حق تعالی کے ہیں اور فضیلت اور زیادتی ارادہ حق کی اوپر تعلق

١٧٢

القدرة وكذلك السمع الالهي والبصر وجميع الاسماء

الالهية على درجات في تفاضل بعضها على بعض كذلك

تفاضل ما ظهر في الخلق من ان يقال هذا اعلم من هذا

مع احدية العين وكما ان كل اسم الهي اذا قدمته

سميته بجميع الاسماء ونعته بها كذلك فيما ظهر

من الخلق فيه اهلية كل ما فوضل به فكل جزء

من العالم مجموع العالم اي هو قابل لحقائق متفرقات

العالم كله فلا يقدح قولنا ان زيدا دون عمرو

في العلم ان يكون هوية الحق عين زيد وعمرو

ويكون في عمرو اكمل واعلم منه في زيد كما

تفاضلت الاسماء الالهية وليست غير الحق فهو تعالى

من حيث هو عالم اعم في التعلق من حيث ما هو مريد

وقادر وهو هو ليس غيره فلا تعلمه يا ولي هنا وتجهله

هنا وتثبته هنا وتنفيه هنا الا ان اثبته بالوجه

الذي أثبت نفسه ونفيته عن كذا بالوجه الذي نفى نفسه كالآية

کہ ثابت کیا اوسنے ذات اپنی کو اور نفی کرے تو اوسکی ایک مرتبہ سے ساتھ اوس وجہ کے کہ نفی کی اوسنے ذات اپنی کی جیسے کہ آیت قرآنی

الجامعة للنفي والإثبات في حقه حين قال ليس كمثله

کہ جامع ہے واسطے نفی اور اثبات کے بیچ حق اللہ تعالی کے جس وقت فرمایا اوسنے (نہیں ہے مثل اوسکے

شيء فنفى وهو السميع البصير فأثبت بصفة تعم كل سامع بصير

کوئی شے) پس نفی کی اوس نے مماثلت کو اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا) پس ثابت کیا [illegible]

من حيوان وما ثم إلا حيوان إلا أنه بطن في الدنيا عن

ذی حیات سے اور نہیں ہے اوسجگہ یعنی وجود میں کوئی مگر ذی حیات مگر یہ کہ تحقیق ذی حیات ہونا ہر موجود کا پوشیدہ ہے بیچ دنیا کے

إدراك بعض الناس وظهر في الآخرة لكل الناس فإنها

ادراک سے بعض لوگوں کی اور ظاہر ہوگا وہ بیچ دار آخرت کے واسطے ہر شخص کے اسلیے کہ تحقیق

الدار الحيوان وكذلك الدنيا إلا أن حياتها مستورة

دار آخرت [illegible] ار حیات ہے اور ایسا ہی ہے دنیا مگر یہ کہ تحقیق حیات دنیا کی پوشیدہ ہے

عن بعض العباد ليظهر الاختصاص والمفاضلة بين عباد

بعض بندوں سے تاکہ ظاہر ہووے خصوصیت اور تفاضل درمیان بندوں

الله بما يدركونه من حقائق العالم فمن عم إدراكه

اللہ کے [illegible] کہ دریافت کرتے ہیں وہ بعض اوسکو حقائق عالم سے پس جس کا ادراک شامل ہے

كان الحق فيه أظهر في الحكم ممن ليس له ذلك العموم

ہوگا حق تعالی بیچ اوسکے ظاہر تر بیچ حکم علم کے اوس شخص سے کہ نہیں ہے واسطے اوسکے یہ عموم

فلا تحجب بالتفاضل وتقول لا يصح كلام من يقول إن

پس نہ محجوب ہووے تو اے طالب بسبب تفاضل اور تفاوت خلق کے اور کہے تو کہ نہیں صحیح ہے کلام اوس شخص کا جو کہتا ہے کہ تحقیق

الخلق هوية الحق بعد ما أريتك التفاضل في الأسماء

ماہیت خلق کی عین ہویت حق تعالی کی ہے بعد اسکے کہ دکھلایا میں نے تجھکو تفاضل اور تفاوت بیچ اسماء

الإلهية التي لا تشك أنت أنها هي الحق ومدلولها

الٰہی کے کہ نہیں شک رکھتا ہے تو اسبات میں کہ تحقیق اسماء عین حق تعالی کے ہیں اور تحقیق مدلول اسکے

المسمى بها وليس إلا الله ثم إنه كيف يقدم سليمان اسمه

کہ نام رکھا گیا اسکا اسماء الٰہی نہیں ہیں وہ مدلول مگر اللہ تعالی پھر تحقیق شان یہ ہے کہ کیونکر مقدم کرینگے سلیمان علیہ السلام نام اپنے کو

على اسم الله كما زعموا وهو من جملة من أوجدته

اوپر نام اللہ تعالی کے جیسے کہ زعم کیا بعض مفسرین نے حالانکہ خود سلیمان بھی منجملہ ان لوگوں کے ہیں کہ ایجاد کیا اونکو

الرَّحْمَةُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَتَقَدَّمَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لِيَصِحَّ اسْتِنَادُ الْمَرْحُوْمِ

رحمت اشیائی نے پس ضرور ہے یہ کہ مقدم ہووے اسم رحمن اور رحیم کا تاکہ صحیح ہووے نسبت مرحوم کی یعنی سلیمان کی

هٰذَا عَكْسُ الْحَقَائِقِ تَقْدِيْمُ مَنْ يَسْتَحِقُّ التَّاخِيْرَ وَتَاخِيْرُ مَنْ

یہ زعم بعض مفسرین کا عکس علم حقایق کا ہے یعنی مقدم کرنا اس شخص کا کہ مستحق ہے وہ تاخیر کا اور مؤخر کرنا اس شخص کا

يَسْتَحِقُّ التَّقْدِيْمَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَسْتَحِقُّهُ وَمِنْ حِكْمَةِ

کہ مستحق ہے وہ تقدیم کا بیچ اوس محل کے کہ مستحق ہے ہر ایک اوس محل اور منصب کا اور حکمت اور دانائی

بِلْقِيْسَ وَعُلُوِّ عِلْمِهَا كَوْنُهَا لَمْ تَذْكُرْ مَنْ أَلْقَى إِلَيْهَا الْكِتَابَ

بلقیس اور علو مرتبہ علم انکے سے ہونا بلقیس کا ہے اسطرح پر کہ نہ ذکر کیا اُسنے اس شخص کا کہ جسنے ڈالی طرف انکے کتاب سلیمان کی

وَمَا عَمِلَتْ ذٰلِكَ إِلَّا لِتُعْلِمَ أَصْحَابَهَا أَنَّ لَهَا اتِّصَالًا إِلَى

اور کیا بلقیس نے یہ کام مگر واسطے اعلام کے اگاہ کرے وہ اصحاب اپنے کو اس امر پر کہ تحقیق واسطے بلقیس کے پہونچ ہے طرف

أُمُوْرٍ لَا يَعْلَمُوْنَ طَرِيْقَهَا وَهٰذَا مِنَ التَّدْبِيْرِ الْإِلٰهِيِّ

امور مملکت کے کہ نہیں جانتے ہیں اصحاب بلقیس طریقہ ان امور کا اور یہ اگاہی اور تعلیم بلقیس کی تدبیر اور تعلیم الٰہی میں سے ہے

فِي الْمُلْكِ لِأَنَّهُ إِذَا جُهِلَ طَرِيْقُ الْأَخْبَارِ الْوَاصِلَةِ إِلَى

بیچ سلطنت کے اسلیئے کہ تحقیق جسوقت مجہول رہے اہل دولت کو طریقہ خبروں کا کہ پہونچنے والی ہیں وہ خبریں طرف

الْمَلِكِ خَافَ أَهْلُ الدَّوْلَةِ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ فِيْ تَصَرُّفَاتِهِمْ

بادشاہ کے ڈرتے ہیں اہل دولت اوپر ذاتوں اپنی کے بیچ تصرفات اپنے کے

فَلَا يَتَصَرَّفُوْنَ إِلَّا فِيْ أَمْرٍ إِذَا وَصَلَ إِلٰى سُلْطَانِهِمْ عَنْهُمْ

پس نہیں تصرف کرتے ہیں وہ مگر بیچ ایسے ایک امر کے کہ اگر پہونچے وہ امر طرف بادشاہ اونکے اونکی جانب سے

يَأْمَنُوْنَ غَائِلَةَ ذٰلِكَ التَّصَرُّفِ فَلَوْ تَعَيَّنَ لَهُمْ عَلٰى يَدَيْ

امن اور محفوظ رہینگے وہ شر اور ہلاکت سے اس تصرف کے پس اگر متعین ہوجاوے طریقہ وصول اخبار کا واسطے انکے اوپر ہاتھوں کسی

مَنْ يَصِلُ الْأَخْبَارُ إِلٰى مَلِكِهِمْ لَصَانَعُوْهُ وَأَعْطَوْا لَهُ

کہ پہونچتی ہیں خبریں طرف بادشاہ اونکے کے ہاتھ سے اوسکے البتہ ساخت اور خدمت کرینگے وہ اُسکی اور دینگے

الرِّشَا حَتّٰى يَفْعَلُوْا مَا يُرِيْدُوْنَ وَلَا يَصِلُ ذٰلِكَ إِلٰى

رشوت تاکہ کریں وہ لوگ جو کچھ کہ چاہیں ظلم سے اور نہ پہونچے وہ ظلم طرف

مَلِكِهِمْ فَكَانَ قَوْلُهَا أُلْقِيَ إِلَيَّ وَلَمْ تُسَمِّ مَنْ أَلْقَاهُ

بادشاہ اونکے کے پس قول بلقیس کا کہ تحقیق ڈالی گئی طرف میرے کتاب اور نہ نام لیا اُس شخص کا کہ جسنے ڈالا کتاب کو

سِيَاسَةً مِنْهَا أَوْرَثَتِ الْحَذَرَ مِنْهَا فِيْ أَهْلِ مَمْلَكَتِهَا وَ

سیاست تھی بلقیس کیطرف سے کہ پیدا کرے سیاست خوف بلقیس سے بیچ اہل مملکت اور

خواصّ مُدبّريهما وبهذا استحقت التقدّم عليهم وأمّا

خاص تدبیر کرنے والون ملقیس کے اور بسبب اس دانائی کے مستحق ہوئی بلقیس تقدم اور سلطنت کی اوپر اہل مملکت کے لیکن

فضلُ العالِم من الصنف الانساني على العالِم من الجنّ

فضیلت اور بزرگی عالم کی جو قسم انسانی سے تھا اوپر اوس عالم کے جو قسم جن سے تھا

بأسرار التصريف وخواصّ الأشياء فمعلومٌ بالقدر

ساتھ اسرار تصرف اور خواص طبیعت اشیا کے پس معلوم ہوتی ہے وہ فضیلت ساتھ مقدار

الزماني فإنّ رجوع الطرف إلى الناظر به أسرعُ من

زمانی کے اسلیے کہ تحقیق پلٹ آنا آنکھ اور شعاع اوسکی کا طرف ناظر کے بیچ اوسی آنکھ کے سریع تر ہے

قيام القائم من مجلسه لأنّ حركة البصر في الإدراك

کھڑے ہونے سے کسی شخص کے جگہ اپنی سے اسلیے کہ تحقیق حرکت بصر کی بیچ ادراک اور علم ذاتی کے

إلى ما يُدركه أسرعُ من حركة الجسم فيما يتحرّك

طرف اُس چیز کے کہ ادراک کرتی ہے بصر اوسکو سریع تر ہے حرکت جسم سے طرف اوس چیز کے کہ حرکت کرتا ہے جسم

منه فإنّ الزمان الذي يتحرّك فيه البصر عينُ الزمان

اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ زمانہ کہ حرکت کرتی ہے بیچ اوسکے بصر عین اُس زمانہ کا ہے

الذي يتعلّق بمُبصَره مع بُعد المسافة بين الناظر و

کہ متعلق ہوتی ہے بصر ساتھ شئے محسوس اوس بصر کے باوجود بعد مسافت کے درمیان ناظر اور

المنظور فإنّ زمان فتح البصر زمانُ تعلّقه بفلك

منظور کے اسلیے کہ تحقیق زمانہ فتح بصر کا عین زمانہ تعلق بصر کا ہے ساتھ آسمان

الكواكب الثابتة وزمان رجوع طرفه إليه عينُ

ستارہ ثوابت کے اور زمانہ رجوع نگاہ ناظر کا طرف ناظر کے عین

زمانِ عدم إدراكه والقيامُ من مقام الإنسان

زمانہ عدم ادراک ناظر کا ہے شئے محسوس کو اور کھڑا ہونا انسان کا مقام اپنے سے

ليس كذلك أي ليس له هذه السرعة فكان

نہیں ہے ایسا یعنی نہیں ہے واسطے قیام کے سرعت حرکت بصر کی پس تھے

آصفُ بن برخيا أتمّ في العمل من الجنّ فكان

آصف بن برخیا اتمّ کامل تر بیچ عمل کے عفریت جنی سے پس تھا

عينُ قول آصف بن برخيا عينَ الفعل في الزمان

قول آصف بن برخیا کا عین فعل احضار تخت کا بیچ ایک زمانہ کے

الواحد كرّاى في ذلك الزمان بعينه سليمان عليه

پس دیکھا بیچ عین اوس زمانہ قول آصف ابن برخیا کے سلیمان علیہ

السلام عرش بلقيس مستقرًّا عنده لئلا يتخيل

السلام نے تخت بلقیس کو ٹھہرا ہوا نزدیک اپنے تاکہ نہ تخیل ہووے سلیمان علیہ السلام کو یہ بات

أنه أدركه وهو في مكانه من غير انتقال ولم

کہ تحقیق ادراک کیا اوس نے تخت بلقیس کو حالانکہ وہ تخت بیچ مکان اپنے کے ہے بغیر انتقال کے اور نہیں

يكن عندنا باتحاد الزمان انتقال وإنما كان إعدام

ہوا ہے نزدیک ہمارے بیچ اتحاد زمانہ کے انتقال تخت کا اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ معدوم کرنا تخت کو مکان سے

وإيجاد من حيث لا يشعر أحد بذلك إلا من عرفه

اور موجود کرنا اوسکا مکان لاحق میں اس طرح سے کہ نہیں خبر رکھتا ہے کوئی ساتھ اوسکے مگر وہ شخص کہ پہچانتا ہے اوسکو

وهو قوله تعالى (بل هم في لبس من خلق جديد) و

اور عدم اور ایجاد ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہیں خلق جدید سے) اسلیے کہ

لا يمضي عليهم وقت لا يرون فيه ما هم راءون له

نہیں گذرتا ہے اوپر اون لوگوں کے کوئی زمانہ کہ نہیں دیکھتے ہیں وہ لوگ بیچ اوس زمانہ کے اوس چیز کو کہ وہ لوگ دیکھنے والے ہیں اوس چیز کو

وإذا كان هذا كما ذكرناه فكان زمان عدمه

اور جسوقت ہووے یہ حال حضوری تخت بلقیس کا جیسے کہ ذکر کیا ہم نے اوسکا پس ہوگا زمانہ عدم اوس تخت کا

أعني عدم العرش من مكانه عين وجوده عند

مراد لیتا ہوں میں عدم تخت بلقیس سے عدم تخت کا مکان قدیم اوسکے سے عین زمانہ وجود اوس تخت کا نزدیک

سليمان من تجديد الخلق مع الأنفاس ولا علم

سلیمان علیہ السلام کے قبیل سے تجدید خلق کے ساتھ ہر دم کے اور نہیں ہے علم اور شعور

لأحد بهذا القدر بل الإنسان لا يشعر به من نفسه

واسطے کسی کے ساتھ اس مقدار کے بلکہ آدمی نہیں خبر رکھتا ہے ساتھ اوسی مقدار کے ذات اپنی سے اسواسطے

أنه في كل نفس لا يكون ثم يكون ولا تقل ثم تقتضي

کہ تحقیق وہ بیچ ہر دم کے معدوم ہوتا ہے پھر موجود ہوتا ہے اور نہ کہہ تو اسے متوہم کہ کلمہ ثم چاہتا ہے

المهلة فليس ذلك بصحيح وإنما ثم تقتضي تقدم الرتبة العلية

مہلت اور دیرنگ کو اسلیے کہ نہیں ہے وہ قول تیرا صحیح اے متوہم اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ کلمہ ثم چاہتا ہے تقدم رتبہ علیت کو

عند العرب في مواضع مخصوصة كقول الشاعر

نزدیک عرب کے بیچ مواضع خاص کے مانند قول شاعر کے

كَكَهْزِ الرُّدَيْنِيِّ تُشْهِرُ اِضْطَرَبْ

جیسے کہ حرکت دینا نیزہ ردینی کا پھر حرکت ہوا وہ نیزہ

وَزَمَانُ الْهَزِّ عَيْنُ زَمَانِ اِضْطِرَابِ الْمَهْزُوْزِ بِلَا شَكٍّ

اور زمانہ حرکت دینے نیزے کا عین زمانہ حرکت کرنے اوس نیزہ کا ہے بے شک

وَقَدْ جَاءَ بِشِعْرٍ وَلَا مُهْلَةَ كَذٰلِكَ تَجْدِيْدُ الْخَلْقِ مَعَ

اور تحقیق لایا شاعر کلام شعر اور نہیں ہے اوس میں مہلت ایسا ہی حال ہے تجدید خلق کا ساتھ

الْاَنْفَاسِ زَمَانُ الْعَدَمِ زَمَانُ وُجُوْدِ الْمِثْلِ كَتَجْدِيْدِ

ہر دم کے اور زمانہ عدم شے کا عین زمانہ وجود مثل اوسی شے کا ہے جیسا کہ تجدید خلق

الْاَعْرَاضِ فِيْ دَلِيْلِ الْاَشَاعِرَةِ فَاِنَّ مَسْئَلَةَ حُصُوْلِ

اعراض کی ہے بیچ دلیل اشاعرہ کے اسلیے کہ مسئلہ حصول

عَرْشِ بِلْقِيْسَ مِنْ اَشْكَلِ الْمَسَائِلِ اِلَّا عِنْدَ مَنْ عَرَفَ

تخت بلقیس کا مشکل ترین مسئلوں سے ہے مگر نزدیک اوس شخص کے کہ پہچانا اوسنے

مَا ذَكَرْنَاهُ اٰنِفًا فِيْ قِصَّتِهٖ فَلَمْ يَكُنْ لِاٰصَفَ مِنَ الْفَضْلِ

اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اب بیچ قصہ ایجاد و اعدام کے پس نہیں واسطے آصف بن برخیا کے کوئی بزرگی

فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا حُصُوْلُ التَّجْدِيْدِ فِيْ مَجْلِسِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بیچ حاضر کرنے تخت بلقیس کے مگر حاصل ہونا تجدید تخت کا بیچ مجلس سلیمان علیہ السلام کے

فَمَا قَطَعَ الْعَرْشُ مَسَافَةً وَلَا زُوِيَتْ لَهٗ اَرْضٌ وَلَا خَرَقَهَا

پس نہ طے کی تخت بلقیس نے کوئی مسافت اور نہ لپیٹی گئی واسطے تخت کے کوئی زمین اور نہ پھاڑا اوسنے زمین

لِمَنْ فَهِمَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى يَدَيْ بَعْضِ اَصْحَابِ

نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھا اوسنے اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہمنے اسکو اور تھا یہ حضرت احضار تخت بلقیس کا دونوں ہاتھوں پر بعض صحابہ

سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَكُوْنَ اَعْظَمَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ

سلیمان علیہ السلام کے تاکہ ہووے وہ حضرت عظمت بخشنے والا واسطے سلیمان علیہ

السَّلَامُ فِيْ نُفُوْسِ الْحَاضِرِيْنَ مِنْ بِلْقِيْسَ وَاَصْحَابِهَا

السلام کے بیچ دلوں حاضرین مجلس بلقیس اور مصاحبین اوسکے کے

سَبَبُ ذٰلِكَ كَوْنُ سُلَيْمَانَ هِبَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِدَاوُدَ مِنْ

اور سبب اوس تصرف کا ہونا سلیمان علیہ السلام کا ہے بخشش اللہ تعالیٰ کی واسطے داؤد علیہ السلام کے

قَوْلِهٖ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ وَالْهِبَةُ عَطَاءُ الْوَاهِبِ

یہ ثابت ہے قول سے اللہ تعالیٰ کے (اور بخشا ہمنے واسطے داؤد کے سلیمان کو) اور یہ بخشش واہب کی

بطريق الإنعام لا بطريق الجزاء الوفاق أو الاستحقاق

بطریق افضال اور انعام کے ہے نہ بطریق بدلے موافق عمل کے اور نہ بطریق استحقاق علی کے

فهو النعمة السابغة والحجة البالغة والضربة الدامغة

پس سلیمان علیہ السلام نعمت تامہ اور دلیل پوری اور ایک ضرب سخت اور اسکے سر توڑنے والے

وأما علمه فقوله تعالى (ففهمناها سليمان) مع نقيض الحكم

ولیکن علم سلیمان علیہ السلام کا پس مستفاد ہے قول اللہ تعالی سے (پس سمجھا یا ہمنے مسئلہ ساعت سلیمان کو) باوجود نقیض حکم کے

(وكلا آتيناه حكما وعلما) فكان علم داود علما مؤتى

(اور ہر ہر کو دی ہمنے حکومت اور علم) اور تھا علم داؤد علیہ السلام کا علم عطائی کہ بخشا

آتاه الله وعلم سليمان علم الله في المسألة إذ كان هو

اونکو اللہ تعالی نے اور تھا علم سلیمان علیہ السلام کا عین علم اللہ تعالی کا بیچ مسئلہ مذکورہ کے اسلیے کہ تھا خود حق تعالے

الحاكم بلا واسطة فكان سليمان ترجمان الحق في مقعد

حاکم بلا واسطہ پس تھے سلیمان علیہ السلام مترجم زبان حق تعالے کے بیچ مقام

صدق وكما أن المجتهد المصيب لحكم الله الذي يحكم

صدق اور سچائی کے جیسے کہ تحقیق جو مجتہد کہ صواب کو پہنچنے والا ہے موافق اوس حکم اللہ تعالی کے کہ حکم کرتا ہے

به الله في المسألة لو تولاها بنفسه أو بما يوحي به

ساتھ اوسی حکم کے اللہ تعالی بیچ مسئلہ خاص کے اگر متولی اور درپے ہو اللہ تعالی خود اس مسئلہ کا ساتھ ذات اپنی کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ وحی کیجاتی ہے ساتھ اسکے

لرسوله له أجران والمخطئ لهذا الحكم المعين له أجر

واسطے رسول کے واسطے اوسی مجتہد کے دو اجر ہیں اور تحقیق جو مجتہد کہ خطا کرنیوالا اس حکم معین مذکور کا ہے واسطے اسکے ایک اجر

مع كونه علما وحكما فأعطيت هذه الأمة المحمدية

باوجود اسکے کہ حکم مجتہد مخطی کا بھی علم اور حکم شرعی ہے پس دی گئی یہ امت محمدی

رتبة سليمان عليه السلام في الحكم ورتبة

رتبہ سلیمان علیہ السلام کا بیچ حکم کے اور دی گئی امت موصوفہ رتبہ

٢٥ داود عليه السلام فما أفضلها من أمة ولما

داؤد علیہ السلام کا پس کیا فاضل اور بزرگ ہے امت محمدی اور جب

رأت بلقيس عرشها مع علمها ببعد المسافة

کہ دیکھا بلقیس نے تخت اپنے کو باوجود عالم ہونے بلقیس کے بعد مسافت کا اور

استحالة انتقاله في تلك المدة عندها قالت كأنه

استحالہ انتقال تخت کا بیچ اوس مدت قلیل کے نزدیک اپنے (کہا بلقیس نے گویا کہ یہ

١٨٠

هو) وصدقت بما ذكرناه من تجديد الخلق بالأمثال

وہی تخت ہے) اور تصدیق کی بلقیس نے اوس چیز کی کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا کہ وہ تجدید خلق بامثال کی ہے

وهو هو وصدق الأمر كما أنك في زمان التجديد

حالانکہ وہ تخت وہی تخت بلقیس کا ہے اور صادق ہوئی حقیقت امر کی جیسے کہ تحقیق تو اے طالب بیچ زمانہ تجدید کے

عين ما أنت في زمان الماضي ثم إنه من كمال علم

عین اوسکا ہے کہ تھا تو بیچ زمانہ ماضی کے پھر تحقیق کمال علم اور دانش میں سے

سليمان التنبيه الذي ذكره في الصرح (قيل لها

سلیمان علیہ السلام کے وہ تنبیہ ہے کہ ذکر کیا اونہوں نے اوسکو بیچ محل کے (پس کہا گیا واسطے بلقیس کے

ادخلي الصرح) وكان صرحا أملس لا أمت فيه من زجاج

داخل ہو تو محل میں) اور تھا وہ محل ہموار نہیں تھی بیچ اوسکے اونچ نیچ شیشے کا

(فلما رأته حسبته لجة) أي ماء (وكشفت عن ساقيها)

(پس جب دیکھا بلقیس نے اوسکو گمان کیا اوسنے گہری) یعنی گہرے پانی کا (پس کھول دین اوسنے پنڈلیان اپنی)

حتى لا يصيب الماء ثوبها فنبهها بذلك على أن عرشها

تاکہ نہ پہونچے پانی کپڑے اوسکے کو پس آگاہ کیا سلیمان نے بلقیس کو ساتھ اوس محل کے اوپر اسبات کے کہ تحقیق تخت بلقیس کا

الذي رأته من هذا القبيل وهذا غاية الإنصاف

کہ دیکھا تھا اوسنے اوسکو شہر سبا میں اسی قبیل سے ہے اور یہ تنبیہ نہایت انصاف ہے

فإنه أعلمها بذلك إصابتها في قولها كأنه هو)

اسلیے کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نے آگاہ کیا بلقیس کو ساتھ محل کے اوپر صواب ہی بلقیس کے بیچ قول اسکے کہ گویا کہ وہی ہے تخت

فقالت عند ذلك رب إني ظلمت نفسي وأسلمت

پس کہا بلقیس نے وقت اطلاع محل کے پروردگار میرے تحقیق ظلم کیا ہے جان اپنی کو اور مطیع ہوئی میں

مع سليمان لله رب العالمين) أي إسلام سليمان

ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ پروردگار عالموں کے) یعنی ساتھ اسلام سلیمان علیہ السلام کے

لله رب العالمين فما انقادت لسليمان وإنما انقادت

واسطے اللہ پروردگار عالموں کے پس نہ مطیع ہوئی وہ واسطے سلیمان علیہ السلام کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ مطیع ہوئی وہ

لرب العالمين وسليمان من العالمين فما

واسطے پروردگار عالموں کے اور سلیمان منجملہ عالموں کے ہیں پس نہ

تقيدت في انقيادها كما لا تتقيد الرسل في

مقید ہوئی بلقیس بیچ اطاعت اپنی کے جیسے کہ نہیں مقید ہوتے ہیں انبیا بیچ

اعتقادها في الله بخلاف فرعون فإنه قال (رب

اعتقاد اپنے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے بخلاف فرعون کے اسلیے کہ تحقیق اوسنے کہا تھا (رب

موسى وهارون) وإن كان يلحقه الانقياد البلقيسي

موسی و ہارون یعنی ایمان لایا میں ساتھ پروردگار موسیٰ ہارون کے اگرچہ تھا فرعون بیچ اطاعت پنی کے لاحق ساتھ اطاعت بلقیس کے

من وجه ولكن لا يقوى قوتها فكانت أفقه

ایک وجہ سے ولیکن نہیں قوت رکھتی ہے اطاعت فرعون کی مثل قوت اطاعت بلقیس کے پس تھی بلقیس فقیہ اور دانا تر

من فرعون في الانقياد لله وكان فرعون تحت حكم

فرعون سے بیچ حق اطاعت کے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور تھا فرعون وقت ایمان کے زیر اور تابع حکم

الوقت حيث قال (آمنت بالذي آمنت به بنو

وقت اپنے کے اسیواسطے کہا فرعون نے (ایمان لایا میں ساتھ اس پروردگار کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے بنی

إسرائيل) فخصص ولما خصص لما رأى السحرة

اسرائیل) پس تخصیص کی فرعون نے حق تعالیٰ کی اور سوا اسکے نہیں ہے کہ خاص کیا فرعون نے بسبب اوس چیز کے کہ دیکھا تھا اوسنے جادوگروں کو

قالوا في إيمانهم بالله (رب موسى وهارون)

کہ کہا تھا اونھوں نے وقت ایمان اپنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو (رب موسیٰ اور ہارون کا ہے)

فكان إسلام بلقيس إسلام سليمان إذ قالت

پس تھا اسلام بلقیس کا مثل اسلام سلیمان علیہ السلام کے اسلیے کہ کہا تھا اوسنے کہ مطیع ہوئی میں

(مع سليمان) فتبعته فما يمر بشيء من العقائد

(ساتھ سلیمان کے) پس تابعداری کی بلقیس نے سلیمان کی پس نہ گزرتے تھے سلیمان ساتھ کسی شے کے عقیدوں میں سے

إلا مرت به معتقدة ذلك كما كنا نحن

مگر گزرتی تھی بلقیس ساتھ اوسکے جس حال میں کہ اعتقاد کرنے والی تھی وہ اسکی جیسے کہ ہیں ہم اہل عالم بہ نسبت حق تعالیٰ کے

على الصراط المستقيم الذي الرب تعالى

اوپر اوس راہ سیدھی کے کہ رب برتر

عليه لكون نواصينا في يده ويستحيل

اوپر اوسکے ہے بسبب ہونے پیشانی ہماری کے بیچ ہاتھ اوسکے کے اور محال ہے

مفارقتنا إياه فنحن معه بالتضمين وهو معنا

مفارقت اور جدائی ہماری اوس رب سے پس ہم اہل عالم ساتھ اُس رب کے ضمنی ہیں اور رب ساتھ ہمارے

بالتصريح فإنه قال (وهو معكم أينما كنتم)

ظاہر اور صریح ہے اسلیے کہ تحقیق فرمایا اوسنے (اور حق تعالیٰ ساتھ تمہارے ہے جہاں ہو تم

وَنَحْنُ مَعَهُ بِكَوْنِهِ اٰخِذًا بِنَوَاصِيْنَا فَهُوَ تَعَالٰى مَعَ

اور ہم اہل عالم ساتھ اوسکے ہیں بسبب ہونے اُسکے کے پکڑنے والا پیشانی ہماری کا پس حق تعالے ساتھ

نَفْسِهٖ حَيْثُمَا مَشٰى بِنَا مِنْ صِرَاطِهٖ فَمَا اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِ

ذات اپنی کے ہے جسجگہ کہ بہاوے وہ ہکو راہوں اپنی سے پس نہیں ہے کوئی عالم میں سے

اِلَّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّهُوَ صِرَاطُ الرَّبِّ تَعَالٰى وَ

مگر اوپر راہ مستقیم کے اور وہ راہ مستقیم راہ رب برتر کی ہے اور

كَذَا عَلِمَتْ بِلْقِيْسُ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَتْ لِلّٰهِ رَبِّ

ایسا ہی جان لیا تھا بلقیس نے سلیمان علیہ السلام سے پس کہا اُسنے للہ رب العالمین (یعنی مطیع ہوئی میں) واسطے اللہ پروردگار

الْعَالَمِيْنَ) وَمَا خَصَّصَتْ عَالَمًا مِّنْ عَالَمٍ وَاَمَّا

عالموں کے جو جامع ہے سبکا اور نہ تخصیص کی اوسنے کسی عالم کو کسی عالم سے ولیکن وہ

التَّسْخِيْرُ الَّذِي اخْتَصَّ بِهٖ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ

تسخیر جو مختص ہیں ساتھ اوسکے سلیمان علیہ السلام اور

فُضِّلَ بِهٖ عَلٰى غَيْرِهٖ وَجَعَلَهُ اللّٰهُ لَهٗ مِنَ الْمُلْكِ

تفضیل دیے گئے وہ ساتھ اوس تسخیر کے اوپر غیر اوسکے کے اور گردانا اوس تسخیر کو اللہ تعالی نے واسطے اوسکے ایسا ملک

الَّذِي لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَهُوَ كَوْنُهٗ عَنْ اَمْرِهٖ

کہ نہیں سزاوار ہے وہ واسطے کسی کے بعد اوسکے پس وہ تسخیر موجود ہونا سکے کا ہے مجرد امر سے سلیمان علیہ السلام کے

فَقَالَ (فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ) فَمَا هُوَ

پس فرمایا اللہ تعالی نے (پس مسخر کر دی ہمنے واسطے سلیمان کے ہوا کہ چلتی ہے وہ ساتھ حکم اوسکے کے) پس نہیں تسخیر مطلق مختص ساتھ سلیمان کے

مِنْ كَوْنِهٖ تَسْخِيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ حَقِّنَا كُلِّنَا

بسبب ہونے اوس تسخیر مطلق کے تسخیر واسطے سلیمان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے بیچ حق تمام اولاد آدم کے

مِنْ غَيْرِ تَخْصِيْصٍ (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ

بغیر تخصیص کے (اور مسخر کردیا اللہ تعالے نے واسطے تمہارے اوس چیز کو کہ بیچ آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ) وَقَدْ ذَكَرَ تَسْخِيْرَ

اور اوس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے تمام اوسکی) اور تحقیق ذکر کیا حق تعالے نے تسخیر

الرِّيَاحِ وَالنُّجُوْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ لَا عَنْ اَمْرِنَا

ہوا اور ستاروں اور غیر اوسکے کا جا بجا قرآن میں ولیکن یہ تسخیر مطلق نہ امر سے ہمارے ہے

بَلْ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ فَمَا اخْتَصَّ سُلَيْمَانُ اِنْ عَقَلْتَ

بلکہ امر سے اللہ تعالے کے ہے پس نہ مختص ہوئے سلیمان علیہ السلام اگر سمجھے تو اے طالب

إلا بالأمر من غير جمعية ولا همة بل بمجرد

مگر بمجرد امر سلیمان کے بغیر جمعیت باطن اور قصد دل کے بلکہ حاصل ہوتی تھی تسخیر سلیمان کی بمجرد

الأمر وإنما قلنا ذلك لأنا نعرف

امر سلیمان کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ کہا ہمنے کہ تسخیر اشیائی واسطے اظہار تسخیر ہوا اسلیے کہ تحقیق پہچانتے ہیں ہم

أن أجرام العالم تنفعل لهمم النفوس

اسباب کو کہ تحقیق اجسام اور موجودات عالم کے اثر پذیر ہیں واسطے ہمتوں نفوس اہل ریاضت کے

إذا أقيمت في مقام الجمعية وقد

جسوقت قایم کیے جاویں وہ نفوس بیچ مقام جمعیت باطن کے اور تحقیق

عاينا ذلك في هذا الطريق فكان من

معاینہ کیا ہمنے اوسکو بیچ طریق اہل ریاضت کے پس تھا

سليمان مجرد التلفظ بالأمر لمن أراد تسخيره

سلیمان علیہ السلام سے فقط تلفظ کرنا امر کا واسطے اوس چیز کے کہ چاہی تھی وہ تسخیر اوسکی

من غير همة ولا جمعية واعلم أيدنا الله

بغیر قصد دل و بغیر جمعیت باطن کے اور جان تو اے طالب قوت بخشے ہمکو اللہ تعالے

وإياك بروح منه أن مثل هذا العطاء إذا حصل

اور تجھکو ساتھ روح اپنی کے کہ تحقیق مثل عطای سلیمانی کے جسوقت حاصل ہووے وہ

للعبد أي عبد كان فإنه لا ينقصه ذلك من

واسطے بندے کے کوئی سا بندہ ہووے پس تحقیق کہ نہیں نقصان کرتی ہے اوس بندے کو یہ عطا

ملك آخرته ولا يحسب عليه مع كون سليمان

ملک آخرت سے اوسکے اور نہ حساب کیا جاویگا اوپر اوس بندے کے باوجود اسکے کہ سلیمان

عليه السلام طلبه من ربه تعالى فيقتضي ذوق

علیہ السلام نے طلب کیا تھا اوسکو پروردگار برتر اپنے سے پس مقتضی ہے ظاہر میں مذاق

الطريق أن يكون قد عجل له ما ادخر

راہ معرفت اسباب کو کہ تحقیق دنیا میں تعجیل کی گئی واسطے سلیمان کے وہ عطا کہ ذخیرہ کی گئی وہ

لغيره ويحاسب به إذا أراده في الآخرة

واسطے غیر اوسکے کے اور محاسبہ کیے جاوینگے وہ ساتھ اوس عطا کے جسوقت چاہیگا اللہ تعالی اور تشریح بیچ دار آخرت کے

فقال الله تعالى له (هذا عطاؤنا) ولم يقل

پس فرمایا اللہ تعالے نے واسطے سلیمان کے (یہ ہے بخشش ہماری) اور نہ کہا اللہ تعالے نے

لك ولا لغيرك (فامنن) أي أعط (أو أمسك بغير حساب)

واسطے تیرے اور نہ کہا واسطے غیر تیرے کے (احسان کرتو یعنی عطا کرتو یا نگاہ رکھ بغیر حساب کے

فعلمنا من ذوق الطريق أن سؤاله ذلك كان عن

پس جانا ہمنے ذوق کے طریقے سے اسبات کو کہ تحقیق سوال اور طلب سلیمان کی واسطے عطا کے تھی

أمر ربه والطلب إذا وقع عن الأمر الإلهي كان

امر سے رب اونکے کے اور طلب پیغمبر کی جسوقت واقع ہوئی امر الٰہی سے ہوگا

الطالب له الأجر التام على طلبه والباري تعالى إن

طالب کو اجر پورا اوپر طلب اوسکی کے اور حق تعالےٰ اگر

شاء قضى حاجته فيما طلب منه وإن شاء أمسك فإن

چاہے ادا کرے حاجت اوس چیز کی کہ طلب کی اوسنے اوس سے اور اگر چاہے روک لے اسلیے کہ تحقیق

العبد قد وفى ما أوجب الله عليه من امتثال أمره

بندہ نے پورا کیا اوس چیز کو کہ واجب کیا اللہ تعالےٰ نے اوپر اسکے وہ چیز بجا لانے سے امر رب کے

فيما سأل ربه فيه فلو سأل ذلك من نفسه عن

بیچ اوس چیز کے کہ سوال کیا اوسنے رب اپنے سے اوسمین پس اگر مانگتے سلیمان علیہ السلام اوسکو ذات اپنی سے

غير أمر ربه له بذلك لحاسبه به وهذا سار

بغیر امر رب اپنے کے واسطے اپنے ساتھ اس سوال کے البتہ محاسبہ کرتا حق تعالیٰ اوسنے ساتھ اوس مطلوب کے اور یہ حکم جاری ہے

في جميع ما يسأل فيه الله تعالى كما قال لنبيه محمد

بیچ تمامی ان چیزوں کے کہ سوال کیا جاتا ہی بیچ اون چیزوں کے اللہ تعالیٰ سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے نبی اپنے محمد

عليه الصلوة والسلام (قل رب زدني علما)

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (کہ کہہ تو اے رب میرے زیادہ کر مجھکو علم اور معرفت)

فامتثل أمر ربه فكان يطلب الزيادة من العلم

پس بجالائے رسول اللہ امر رب اپنے کو پس طلب کرتے تھے رسول علیہ السلام زیادتی علم اور معرفت کی

حتى كان إذا سيق له لبن يتأوله علما كما

یہانتک کہ جسوقت لایا جاتا تھا بیداری میں بھی دودھ واسطے آپکے تاویل فرماتے تھے اوسکی ساتھ علم کے جیسے کہ

تأول رؤياه لما رأى في النوم أنه

تاویل فرمائی تھی خواب اپنے کی جب دیکھا آپنے بیچ خواب کے یہ کہ

أتي بقدح لبن فشربه وأعطى فضله عمر بن

دیے گئے آپ پیالہ دودھ کا پس پیا آپنے اوسکو اور عطا کیا باقی اوسکا عمر بن

الخطاب قالوا فما اوّلته قال العلم وكذلك

خطاب رضی اللہ عنہ کو پوچھا اصحاب نے کہ کیا تاویل کی آپ نے اوسکی فرمایا علم اور ایسا ہی

لما اسری به آتاه الملك باناء فيه لبن

سیر کرائے گئے رسول علیہ السلام شب معراج میں لایا آپکے پاس فرشتہ ایک ظرف کہ بیچ اوسکے دودھ تھا

واناء فيه خمر فشرب اللبن فقال له الملك

اور ایک ظرف کہ بیچ اوسکے شراب تھی پس پیا آپ نے دودھ کو پس کہا واسطے آپکے فرشتے نے

اصبت الفطرة اصاب الله بك امتك فاللبن

پہنچے آپ دین اسلام اور طریق پر پہنچاوے اللہ تعالے بسبب آپکے امت کو آپ کی پس دودھ

متى ظهر فهو صورة العلم فهو العلم تمثل

جبوقت کہ ظاہر ہووے پس وہ صورت علم کی ہے اسلیے کہ وہی علم متمثل ہوا

في صورة اللبن كجبريل تمثل في صورة بشر

بیچ صورت دودھ کے جیسے کہ جبریل علیہ السلام کو متمثل ہوتے تھے بیچ صورت آدمی

سوي لمريم وكما قال عليه السلام الناس نيام

درست اندام کے واسطے مریم کے اور جیسے فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ آدمی خواب میں ہیں

فاذا ماتوا انتبهوا فنبه على انه كل ما يراه

پس جبوقت مرینگے ہوشیار اور بیدار ہوینگے تنبیہ کی رسول اللہ نے ساتھ ارشاد کے کہ تحقیق جو چیز کہ دیکھتا ہے

الانسان في حيوة الدنيا انما هو بمنزلة الرؤيا للنائم

اوسکو انسان بیچ حیات دنیا اور عالم شہادت کے سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ بمنزلہ خواب دیکھنا ہے واسطے سونے والے کے

شعر

خيال فلا بد من تاويله

اور خیال پس ضرور ہے تاویل اوسکی

انما الكون خيال وهو حق في الحقيقة

سوا اسکے نہیں ہے کہ تمام عالم خیال ہے حالانکہ بیچ قول حق میں بیچ حقیقت اور نفس الامر کے

كل من يفهم هذا حاز اسرار الطريقة

جو شخص کہ سمجھتا ہے اسکو جمع کیا اوسنے اسرار اور معارف طریقت کو

فكان عليه السلام اذا قدم له لبن قال اللهم

پس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جبوقت پیش کیا جاتا تھا واسطے آپکے دودھ فرماتے تھے کہ اے رب

بارك لنا فيه وزدنا منه لانه كان يراه صورة

برکت دے واسطے ہمارے بیچ اوسکے اور زیادہ کر ہمکو اوس سے اسلیے کہ آپ دیکھتے تھے اوسکو بصورت

العلم وقد أمر بطلب الزيادة من العلم وإذا قدم

علم کے اور تحقیق مامور تھے آپ ساتھ طلب زیادتی علم کے اور جب وقت پیش کیجاتی تھی

إليه غير اللبن قال اللهم بارك لنا فيه وأطعمنا

طرف آپکے کوئی شے سوا دودھ کے فرماتے تھے آپ اے اللہ برکت دے ہمکو بیچ اسکے اور کھلا ہمکو

خيرا منه فمن أعطاه الله مما أعطاه بسؤال عن

بہتر اوس سے پس جس شخص کو کہ عطا کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا کیا اوسکو ساتھ سوال کے

أمر إلهي فإن الله لا يحاسبه به في الدار الآخرة

کہ واقع ہو امر الٰہی سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہ محاسبہ کریگا سایل سے ساتھ اوسکے بیچ دار آخرت کے

ومن أعطاه الله مما أعطاه بسؤال عن غير أمر

اور جس شخص کو کہ عطا کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کہ عطا کیا اوسکو ساتھ سوال کے کہ واقع ہو بغیر امر

إلهي فالأمر فيه إلى الله إن شاء حاسبه به وإن

الٰہی کے پس امر اور حکم بیچ اوسکے طرف اللہ تعالیٰ کے ہے اگر چاہے محاسبہ کرے اس سے ساتھ اس عطا کے اور اگر

شاء لم يحاسبه به وأرجو من الله في العلم خاصة

چاہے نہ محاسبہ کرے اوس سے ساتھ اوس عطا کے اور امید کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے بیچ علم کے خاصۃً

١٨٧

أنه لا يحاسبه به فإن أمره لنبيه عليه السلام بطلب

یہ کہ نہ محاسبہ کریگا اللہ تعالیٰ صاحب علم سے بسبب علم کے اسلیے کہ تحقیق امر اللہ تعالیٰ کا واسطے نبی علیہ السلام کے ساتھ طلب

الزيادة من العلم عين أمره لأمته فإن الله يقول

زیادتی علم کے عین امر حق تعالیٰ کا ہے واسطے امت نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة)

کہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول اللہ کے پیروی نیک)

وأي أسوة أعظم من هذا التأسي لمن عقل عن

اور کونسی پیروی بزرگتر ہوگی اس پیروی سے نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھ رکھتا ہے

الله تعالى ولو نبهناك على المقام السليماني على تمامه

اللہ تعالیٰ سے اور اگر آگاہ کریں ہم تجھکو اسے طالب اوپر تمام مقام اور مرتبہ سلیمانی کے

لرأيت أمرا يهولك الاطلاع عليه فإن أكثر

البتہ دیکھیگا تو اوسکو ایک امر عظیم کہ دہشت بخشیگی تجھکو اطلاع اوپر اوسکے اور اسلیے کہ تحقیق اکثر

علماء هذه الطريقة جهلوا حالة سليمان ومكانته

علما اس طریقے کے جاہل ہیں حالت سلیمان علیہ السلام سے اور مرتبے سے اوسکے

وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا زَعَمُوا

اور نہیں ہے امر سلیمان علیہ السلام کا جیسے کہ گمان کیا اونہوں نے

فَصُّ حِكْمَةٍ وُجُودِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ دَاوُدِيَّةٍ

یہ فص حکمت وجودیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ داؤدیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا كَانَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ اخْتِصَاصًا

جان تو اے طالب اسبات کو تحقیق شان یہ ہے کہ جب ہوئی نبوت اور رسالت اختصاص اور خصوصیت

إِلٰهِيًّا لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ الْاكْتِسَابِ أَعْنِي نُبُوَّةَ

الٰہی ہے کہ نہیں ہے بیچ اوسکے کوئی شے اکتساب اور عمل سے مراد لیتا ہوں میں نبوت و رسالت سے نبوت و رسالت

التَّشْرِيعِ كَانَتْ عَطَايَاهُ تَعَالَىٰ لَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

تشریعی ہر تو ہوئی بخششیں اللہ تعالیٰ کی واسطے ان انبیا علیہم السلام کے

مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ مَوَاهِبَ لَيْسَتْ جَزَاءً وَلَا

اسی قسم اختصاص اور احسان سے وہبی کہ نہیں ہے وہ جزا یعنی بدلا عمل سابق کا اور نہیں

يُطْلَبُ عَلَيْهَا مِنْهُمْ جَزَاءٌ فَإِعْطَاؤُهُ إِيَّاهُمْ عَلَىٰ طَرِيقِ

طلب کرتا ہے حق تعالیٰ اوپر اون بخششوں کے اونسے جزا اور شکر پس بخشش کرنا حق تعالیٰ کا انبیا کو نہیں مگر بطریق

الْإِنْعَامِ وَالْإِفْضَالِ فَقَالَ تَعَالَىٰ (وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ

انعام اور تفضل کے سبب ہے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور بخشا ہمنے واسطے اوسکے اسحق

وَيَعْقُوبَ) يَعْنِي لِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَقَالَ فِي أَيُّوبَ (

اور یعقوب کو) یعنی واسطے ابراہیم خلیل کے اور فرمایا حق تعالیٰ نے بیچ حق ایوب علیہ السلام کے (اور

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ) وَقَالَ فِي حَقِّ مُوسَىٰ

بخشا ہمنے اسکو اہل اوسکے اور مانند اونکے ساتھ اونکے اور فرمایا حق تعالیٰ نے بیچ حق موسیٰ علیہ السلام کے

(وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا) إِلَىٰ

(اور بخشا ہمنے موسیٰ کو رحمت اپنی سے بھائی اوسکا ہارون پیغمبر) اور

مِثْلِ ذٰلِكَ فَالَّذِي تَوَلَّاهُمْ أَوَّلًا هُوَ الَّذِي تَوَلَّاهُمْ

مانند ان آیتوں کے پس جو شخص کہ متولی ہوا انبیا کا اونکا اول وہی شخص متولی ہوا اونکا

آخِرًا فِي عُمُومِ أَحْوَالِهِمْ أَوْ أَكْثَرِهَا وَلَيْسَ إِلَّا اسْمُهُ

آخر میں بیچ عموم اور اکثر احوال اونکے کے اور نہیں ہے کوئی متولی مگر اسم

الوهاب وقال في حق داود (ولقد آتينا داود

وہاب حق تعالیٰ ہے کا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق داؤد علیہ السلام کے (اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو

منا فضلاً فلم يقترن به جزاء يطلبه منه ولا أخبر

اپنے نزدیک سے بزرگی) پس نہ نزدیک کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس عطا کے کوئی جزا دیر کہ طلب کرے اوسکو داؤد علیہ السلام سے اور خبر بھی نہ دی کہ

أنه أعطاه هذا الذي ذكره جزاء ولما طلب

تحقیق کہ دی ہے اوسنے داؤد کو ایسی عطا کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے واسطے جزا اور بدلہ عمل سابق کا اور جب طلب کیا حق تعالیٰ نے

الشكر على ذلك بالعمل طلبه من آل داود

شکر اوپر عطا کے ساتھ عمل جو ایسکے طلب کیا اوسنے شکر کو آل داؤد سے

ولم يتعرض لذكر داود ليشكره الآل على

اور نہ تعرض کیا حق تعالیٰ نے ذکر داؤد علیہ السلام کا تاکہ شکر کرے حق تعالیٰ کا آل داؤد اوپر

ما أنعم به على داود فهو في حق داود عطاء

اوس نعمت کے کہ انعام کیا حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے اوپر داؤد کے پس وہ نعمت بیچ حق داؤد علیہ السلام کے عطا ہے

نعمة وإفضال وفي حق آله على غير ذلك لطلب

بطریق انعام اور افضال کے اور بیچ حق آل اوسکے کے اوپر غیر اس طریق کے بسبب طلب

المعاوضة فقال تعالى اعملوا آل داود شكراً وقليل

معاوضہ کے آل داؤد سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے (عمل کرو تم اے آل داؤد واسطے شکر کے اور تھوڑے ہیں

من عبادي الشكور) وإن كانت الأنبياء عليهم السلام

بندوں میرے سے شکر کرنے والے) اگرچہ انبیا علیہم السلام

قد شكروا الله تعالى على ما أنعم به عليهم ووهبهم

شکر کرنے تھے اللہ تعالیٰ کا اوپر اوس نعمت کے کہ انعام کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اوسکے اوپر انکے اور بخشا اللہ تعالیٰ نے انکو

فلم يكن ذلك عن طلب من الله بل تبرعوا بذلك

پس نہ تھا شکر اونکا طلب اور امر حق تعالیٰ سے بلکہ تبرع کیا اون لوگوں نے ساتھ اوس شکر کے

من نفوسهم كما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم

طرف سے ذاتوں اپنی کے جیسے کہ کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں

حتى تورمت قدماه شكراً لما غفر الله له ما تقدم

یہانتک کہ سوج گئے تھے دونوں قدم مبارک آپکے واسطے شکر کے بسبب اوس نعمت کے کہ مغفرت کیا اللہ تعالیٰ نے واسطے آپکے جو کچھ کہ سابق میں ہوا

من ذنبه وما تأخر فلما قيل له في ذلك قال أفلا

گناہ سے آپکے اور جو کچھ کہ پیچھے ہوا پس جب کہا گیا واسطے آپکے بیچ اوسکے فرمایا آپنے کہ کیا نہ

أكون عبدًا شكورًا وقال في حق نوح ﷺ إنه كان عبدًا

ہوں میں بندہ شکر کرنے والا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق نوح علیہ السلام کے تحقیق تھا وہ بندہ

شكورًا فالشكور من عباد الله قليل فأول نعمة أنعم

شکر کرنے والا پس شکر کرنے والے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کم ہیں پس پہلی نعمت کہ انعام کیا

الله تعالى بها على داؤد أن أعطاه اسمًا ليس فيه

اللہ تعالیٰ نے اسکو اوپر داؤد علیہ السلام کے عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا انکو نام ایسا کہ نہیں ہے بیچ اسکے

حرف من حروف الاتصال فقطعه عن العالم

کوئی حرف حروف اتصال میں سے پس جدا کیا اللہ تعالیٰ نے انکو عالم سے

بذلك إخبارًا لنا عنه بمجرد هذا الاسم وهي

بسبب اس نعمت اسم کے جس حال میں خبر دینے والا ہے حق تعالیٰ واسطے ہمارے داؤد علیہ السلام کو فقط بمجرد اس اسم کے اور وہ حروف منفصلہ

الدال والألف والواو وسمى الله محمدًا صلى الله

دال اور الف اور واو ہے اور نام رکھا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ

عليه وسلم بحروف الاتصال والانفصال فوصله

علیہ وسلم کا ساتھ حروف اتصال اور انفصال کے پس واصل کیا حق تعالیٰ نے انکو

به وفصله عن العالم فجمع له بين الحالين في اسمه

اپنے میں اور جدا کیا اسنے انکو عالم سے پس جمع کیا حق تعالیٰ نے واسطے آنحضرت ان حالتوں کو بیچ میں اسم انکے کے

كما جمع لداؤد بين الحالين من طريق المعنى

جیسے کہ جمع کیا حق تعالیٰ نے واسطے داؤد علیہ السلام کے دونوں حالتوں کو بطریق معنے کے فقط

ولم يجعل ذلك في اسمه فكان ذلك اختصاصًا

اور نہ کردانا اللہ تعالیٰ نے اس جامعیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اسم داؤد علیہ السلام کے پس تھی یہ جامعیت خصائص و تفضیل واسطے

لمحمد على داؤد أعني التنبيه عليه باسمه فتم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر داؤد علیہ السلام کے اور رکھنا اونمیں جامعیت کو یعنی تنبیہ اوپر جامعیت کے ساتھ نام محمد رسول اللہ کے پس تمام

له الأمر عليه السلام من جميع جهاته وكذلك

واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امر جامعیت کا تمامی جہات سے اور ایسا ہی حال ہے

في اسمه أحمد فهذا من حكمة الله ثم قال في

بیچ اسم مبارک رسول علیہ السلام کے کہ احمد ہے پس یہ تنبیہ مذکور حکمت سے اللہ تعالیٰ کی ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ

حق داؤد عليه السلام فيما أعطاه على طريق

حق داؤد علیہ السلام کے بیچ حق اور اس نعمت کے کہ عطا کیا حق تعالیٰ نے انکی نعمت کو بطریق

الإنعام عليه ترجيع الجبال معه التسبيح فتسبح

انعام کے اوپر داؤد علیہ السلام کے آواز دینا پہاڑوں کا ساتھ داؤد علیہ السلام کے واسطے تسبیح حق تعالیٰ کے پس تسبیح کرتے تھے پہاڑ

بتسبيحه ليكون له عملها وكذلك الطير

ساتھ تسبیح داؤد علیہ السلام کے تاکہ ہووے واسطے داؤد علیہ السلام کے عمل جبال کا اور ایسا ہی آواز دینا پرندہ جانوروں کا واسطے تسبیح کے

وأعطاه القوة ونعته بها وأعطاه الحكمة

اور بخشی اللہ تعالیٰ نے داؤد کو قوت اور وصف کیا انکا ساتھ قوت کے اور بخشی اللہ تعالیٰ نے انکو حکمت اور معرفت

وفصل الخطاب ثم المنة الكبرى والمكانة

اور فصل کرنے والی بات ۔ پھر احسان بڑا حق تعالیٰ سے اور مرتبہ

الزلفى التي خصه الله بها التنصيص على خلافته

نزدیک حق تعالیٰ کا کہ خاص کیا داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ ان امور مذکورہ کے تصریح کی حق تعالیٰ نے اوپر خلافت داؤد کے

ولم يفعل ذلك مع احد من ابناء جنسه وان كان

اور نہ کیا حق تعالیٰ نے یہ کام ساتھ کسی ایک کے ہمجنسوں سے داؤد علیہ السلام کے اگرچہ تھے

فيهم خلفاء فقال (يا داود انا جعلناك خليفة

بیچ ہمجنسوں کے خلیفے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اے داؤد تحقیق ہمنے کیا ہے تجھکو نائب

في الأرض فاحكم بين الناس بالحق ولا تتبع

بیچ زمین کے پس حکم کر درمیان لوگوں کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر

الهوى) اي ما يخطر لك في حكمك من غير وحي

خواہش نفس کی) یعنی جو کچھ کہ خطرہ آوے واسطے تیرے بیچ حکم تیرے کے بغیر وحی

مني (فيضلك عن سبيل الله) اي عن الطريق الذي

میری کے (پس گمراہ کردیگا وہ خطرہ تجھکو راہ خدا سے) یعنے اس راہ سے کہ

اوحي به الى رسلي ثم تأدب سبحانه معه فقال (ان

وحی کرتا ہوں میں ساتھ اسکے طرف اپنیاؤں اپنے کے پھر مرتبہ کا لحاظ کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے ساتھ داؤد کے پس فرمایا تحقیق

الذين يضلون عن سبيل الله لهم عذاب شديد

جو لوگ کہ گمراہ ہوجاتے ہیں راہ خدا سے واسطے انکے عذاب ہے سخت

بما نسوا يوم الحساب) ولم يقل له فان

بسبب اسکے کہ بھول گئے وہ دن حساب کا) اور نفرمایا حق تعالیٰ نے واسطے داؤد علیہ السلام کے پس اگر

ضللت عن سبيلي فلك عذاب شديد فان

گمراہ ہووے تو راہ سے میری پس واسطے تیرے عذاب ہے سخت پس اگر

قلت وآدم عليه السلام قد نص على خلافته قلنا ما نص

کہے تو کہ حق بیچ آدم علیہ السلام کے تحقیق تصریح کی حق تعالی نے اوپر خلافت اونکی کے کہینگے ہم نہ تصریح کی حق تعالی نے

مثل التنصيص على داود وإنما قال للملائكة إني

مثل تصریح کرنے اپنے کے اوپر خلافت داؤد علیہ السلام کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ فرمایا حق تعالی نے واسطے فرشتوں کے تحقیق

جاعل في الأرض خليفة ولم يقل إني جاعل آدم خليفة

میں بنانے والا ہوں بیچ زمین کے ایک نائب) اور نہ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق میں بنانے والا ہوں آدم کو نائب

في الأرض ولو قال لم يكن مثل قوله إنا جعلناك خليفة

بیچ زمین کے اور اگر فرماتا بھی اللہ تعالی ایسا تو نہ ہوتا وہ قول مثل قول اوسکے کہ کر دیا ہم نے تجھکو نائب

في الأرض في حق داود فإن هذا محقق وذلك

بیچ زمین کے) بیچ حق داؤد علیہ السلام کے اسلیے کہ تحقیق تصریح داؤد کی محقق اور ثابت ہے اور تصریح آدم کی

ليس كذلك وما يدل ذكر آدم في القصة بعد

نہیں ہے ایسی اور نہیں دلالت کرتا ہے ذکر آدم کا بیچ قصہ تسبیح ملائکہ کے بعد اوس قول کے کہ

ذلك على أنه عين ذلك الخليفة الذي نص الله

انی جاعل فی الارض خلیفۃ اوپر اسبات کے کہ تحقیق آدم ہیں اوس خلیفہ کا ہے کہ تصریح کی اللہ تعالے نے

عليه فاجعل بالك لإخبارات الحق عن عباده

اوپر اوسکے پس گردان تو اے طالب دل اپنے کو مستعد واسطے فہم اخبارات حق تعالی کے بندوں خاص اوسکے سے

إذا أخبر وكذلك في حق إبراهيم الخليل إني

جسوقت خبر دیوے وہ اور ایسا ہی بیچ حق ابراہیم خلیل کے تصریح خلافت کی نہیں ہے اس آیت میں (کہ تحقیق میں

جاعلك للناس إماما ولم يقل خليفة وإن كنا

بنانے والا ہوں تجکو واسطے لوگوں کے امام) اور نہ فرمایا اللہ تعالی نے تجکو خلیفہ بنانیوالا ہوں اگرچہ ہم

نعلم أن الإمامة هنا خلافة ولكن ما هي مثلها

جانتے ہیں اسبات کو کہ تحقیق مراد امامت سے اسجگہ خلافت ہے ولیکن نہیں ہے امامت مانند خلافت داؤد کے

لأنه ما ذكرها بأخص أسمائها وهي الخلافة

اسلیے کہ تحقیق حق تعالے نے نہ ذکر کیا خلافت خلیل کو ساتھ خاص تر اسموں خلافت کے اور خاص اسماء خلافت کا اسم خلیفہ

ثم في داود من الاختصاص بالخلافة أن جعله

پھر بیچ حق داؤد کے منجملہ خصوصیات کے ساتھ خلافت کے ۔ یہ ہے کہ گردانا اللہ تعالے نے

خليفة حكم وليس ذلك إلا عن الله فقال له فاحكم

اونکو خلیفہ حکم کا اور نہیں ہے یہ خلافت حکم کی مگر اللہ تعالے سے پس فرمایا اللہ تعالی نے واسطے اونکے (حکم کر تو

بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَخِلَافَةُ آدَمَ قَدْ لَا يَكُونُ مِنْ هٰذِهِ

درمیان لوگوں کے ساتھ حق اور راستی کے اور خلافت آدم علیہ السلام کی ہو سکتی ہے کہ نہو وے وہ بیچ اس

الْمَرْتَبَةِ فَيَكُونُ خِلَافَتُهُ أَنْ يَخْلُفَ مَنْ كَانَ فِيهَا قَبْلَ

مرتبہ نیابت حق تعالی کی پس ممکن ہے کہ ہووے خلافت آدم کا اس کیطرح سے کہ وہ خلیفہ ہوئے آدم اون لوگوں کے کہ تھے بیچ زمین کے قبل

ذٰلِكَ لَا أَنَّهُ نَائِبٌ عَنِ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ بِالْحُكْمِ الْإِلٰهِيِّ فِيهِمْ

اوس کے نہ کہ آدم علیہ السلام نائب ہیں جانب سے اللہ تعالی کی بیچ خلق اوسکی کے ساتھ حکم الٰہی کے درمیان خلق کے

وَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ وَقَعَ وَلٰكِنْ لَيْسَ كَلَامُنَا

اگرچہ ہووے امر خلافت آدم کا مثل خلافت داؤد کے نفس الامر میں کہ واقع ہوا تھا و لیکن نہیں ہے کلام ہمارا اسمیں

إِلَّا فِي التَّنْصِيصِ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيحِ بِهِ وَلِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ

مگر بیچ تنصیص کے اوس خلافت کو اور تصریح کی ساتھ اوسی خلافت کے اور واسطے اللہ کے بیچ زمین کے

خَلَائِفُ عَنِ اللّٰهِ وَهُمُ الرُّسُلُ وَأَمَّا الْخِلَافَةُ الْيَوْمَ

خلیفہ اور جانشین ہیں اللہ تعالی کی جانب سے اور وہ انبیا ہیں ولیکن خلافت اندنوں میں

فَعَنِ الرَّسُولِ لَا عَنِ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ مَا يَحْكُمُونَ إِلَّا بِمَا

پس جانب سے پیغمبر رسول خاتم الانبیا کے ہے نہ جانب اللہ تعالی کے اسلیے کہ خلفا نہیں حکم کرتے ہیں مگر ساتھ اوس چیز کے

شَرَعَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَا يَخْرُجُونَ عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّ

کہ مشروع کی واسطے اونکے خاتم رسول نے نہیں خارج ہوتے ہیں وہ لوگ امر مشروعی رسول سے لیکن

هُنَا دَقِيقَةً لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا أَمْثَالُنَا وَذٰلِكَ فِي أَخْذِ مَا

اسجگہ ایک باریکی ہے کہ نہیں جانتا ہے اوسکو کوئی مگر مثل ہم اہل کشف کے اور یہ باریکی بیچ اخذ اوس حکم کے ہے

يَحْكُمُونَ بِهِ مِمَّا هُوَ شَرْعٌ لِلرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْخَلِيفَةُ

کہ حکم کرتے ہیں اہل کشف ساتھ اوسکے اون احکام میں سے کہ وہ مشروع ہیں واسطے رسول علیہ السلام کے پس خلیفہ

عَنِ الرَّسُولِ مَنْ يَأْخُذُ الْحُكْمَ بِالنَّقْلِ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جانب سے خاتم رسول کے وہ شخص ہے کہ لیتا ہے وہ حکم کو ساتھ نقل کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

أَوْ بِالْاجْتِهَادِ الَّذِي أَصْلُهُ أَيْضًا مَنْقُولٌ عَنْهُ صَلَّى

یا ساتھ اجتہاد کے کہ اصل اوسکی بھی منقول ہے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِينَا مَنْ يَأْخُذُهُ عَنِ اللّٰهِ فَيَكُونُ

اللہ علیہ وسلم سے اور درمیان ہم اہل علم اور کشف کے وہ شخص ہے کہ لیتا ہے وہ حکم مشروع کو حق تعالی سے پس ہوتا ہے وہ شخص

خَلِيفَةً عَنِ اللّٰهِ بِعَيْنِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ فَتَكُونُ الْمَادَّةُ لَهُ

خلیفہ جانب سے اللہ تعالی کی بیچ عین اوس حکم مشروع کے پس ہوتا ہے مادہ اخذ حکم کا واسطے خلیفہ رسول کے

مِنْ حَيْثُ كَانَتِ الْمَادَّةُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ

اور جگہ ہے کہ تھا وہ اخذ کا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس وہ خلیفہ یعنی ولی

فِي الظَّاهِرِ مُتَّبِعٌ لِعَدَمِ مُخَالَفَتِهٖ فِي الْحُكْمِ كَعِيْسٰى عَلَيْهِ

بیچ ظاہر کے پیرو خاتم رسول کا ہے بسبب عدم مخالفت اپنی کے بیچ حکم رسول کے مانند عیسیٰ علیہ

السَّلَامُ إِذَا نَزَلَ فَحَكَمَ وَكَالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

السلام کے کہ جبوقت نازل ہونگے پس حکم کرینگے وہ اور مانند محمد رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ

علیہ وسلم کے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے (یہ وہ لوگ ہیں کہ جنکو ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے پس ساتھ ہدایت اونکی کے

اقْتَدِهْ) وَهُوَ فِيْ حَقِّ مَا يَعْرِفُهٗ مِنْ صُوْرَةِ الْأَخْذِ مُخْتَصٌّ

پیروی کر تو) اور خلیفہ صاحب کشف بیچ حق اوس چیز کے کہ پہچانتا ہو وہ اوسکو کہ وہ جہت ماخذ کی ہے مختص ساتھ اختصاص الٰہی کے باطن میں

مُوَافِقٌ هُوَ فِيْهِ بِمَنْزِلَةِ مَا قَرَّرَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ

اور موافق ہے ساتھ خاتم الرسول کے ظاہر میں اور حکم ماخوذ بیچ حق خلیفہ مذکور کے بمنزلہ اوس حکم کے ہے کہ بحال رکھا ہو اسکو خاتم رسول نے

شَرْعِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الرُّسُلِ بِكَوْنِهٖ قَرَّرَهٗ فَاتَّبَعْنَاهُ

احکام شرعیہ میں سے اون لوگوں کے جو پیشتر گذرے ہیں ہم اوس کا سبب ہو اوسی خلیفہ کے اعتبار کرکے بحال رکھا ہو اوس حکم شرع کو خاتم الرسول نے پس پیروی کی ہمنے

مِنْ حَيْثُ تَقْرِيْرُهٗ لَا مِنْ حَيْثُ أَنَّهٗ شَرْعٌ لِغَيْرِهٖ قَبْلَهٗ

حکم مذکور کے باعتبار ثابت و بحال رکھنے خاتم الرسول کے نہ باعتبار اسکے کہ تحقیق وہ حکم مشروع تھا واسطے غیر خاتم رسول کے قبل اونکے

وَكَذٰلِكَ أَخْذُ الْخَلِيْفَةِ عَنِ اللّٰهِ عَيْنُ مَا أَخَذَهٗ

اور ایساہی لینا خلیفہ کا یعنے ولی اللہ کا حکم کو اللہ تعالیٰ سے عین اوس حکم کا ہے کہ لیا اوسکو

مِنْهُ الرَّسُوْلُ فَنَقُوْلُ فِيْهِ بِلِسَانِ الْكَشْفِ خَلِيْفَةُ

اللہ تعالیٰ سے خاتم الرسول نے پس کہینگے ہم بیچ حق اوسی خلیفہ کے ساتھ زبان کشف اور باطن کے وہ خلیفہ

اللّٰهِ وَبِلِسَانِ الظَّاهِرِ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلِهٰذَا مَاتَ

اللہ تعالیٰ کا ہے اور ساتھ زبان ظاہر کے وہ خلیفہ رسول اللہ کا ہے اور واسطے اسکے رحلت فرمائی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَصَّ بِخِلَافَةٍ عَنْهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ تصریح کی آپنے خلافت کی جانب سے اپنے

عَلٰٓى أَحَدٍ وَلَا عَيَّنَهٗ لِعِلْمِهٖ أَنَّ فِيْ أُمَّتِهٖ مَنْ يَّأْخُذُ

اوپر کسی کے اور نہ تعیین کیا آپنے خلافت کو بسبب دانست اپنی کے اس بات پر کہ تحقیق بیچ امت آپکے ایسا شخص ہوگا کہ لیگا

الْخِلَافَةَ عَنْ رَّبِّهٖ فَيَكُوْنُ خَلِيْفَةً عَنِ اللّٰهِ مَعَ الْمُوَافَقَةِ

خلافت کو رب اپنے سے پس ہوگا وہ ولی خلیفہ جانب سے اللہ تعالیٰ کی ساتھ موافقت کے

في الحكم المشروع فلما علم ذلك رسول الله صلى الله عليه

بیچ حکم مشروع کے پس جب جانا تھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لم يحجر الأمر في الله خلفاء في خلقه يأخذون

وسلم نے نہ منع کیا آپ نے امر خلافت کو امت پر بیچ واسطے اللہ تعالی کے بیچ خلیفہ [illegible]

من معدن الرسول والرسل ما أخذته الرسل عليهم

معدن سے خاتم الرسل اور انبیای سابقین کے اوس چیز کو لیا ہے اوسکو تمامی انبیا علیہم

السلام ويعرفون فضل المتقدم هناك لأن الرسول

السلام نے اور پہچانتے ہیں خلفا خاتم الرسل کے فضیلت خاتم الرسل کی ہر مقام [illegible] رسول

قابل للزيادة وهذا الخليفة ليس بقابل للزيادة

قابل ہیں واسطے زیادتی احکام کے اور یہ خلیفہ نہیں ہے قابل واسطے زیادتی اون احکام کے

التي لو كان الرسول قبلها فلا يعطى من العلم

کہ اگر ہوتا رسول بیچ زمانہ اوس خلیفہ کے قابل ہوتا وہ زیادتی احکام کا پس نہیں عطا کرتا ہے حق تعالی خلیفہ کو کوئی شرع علم

والحكم فيما شرع إلا ما شرع للرسول خاصة

اور حکم سے بیچ اوس چیز کے کہ مشروع ہوئی ہے واسطے اوسکے مگر وہ حکم کہ مشروع ہوا واسطے رسول کے خاصۃ

فهو في الظاهر متبع غير مخالف بخلاف الرسل ألا

پس خلیفہ بیچ ظاہر کے پیرو ہے رسول کا نہ مخالف بخلاف رسولوں کے کیا نہیں

ترى عيسى عليه السلام لما تخيلت اليهود أنه

دیکھتا ہے تو عیسی علیہ السلام کو جبکہ خیال کیا یہود نے اس بات کا کہ تحقیق عیسی علیہ السلام

لا يزيد على موسى مثل ما قلناه في الخلافة

نہ زیادہ کریگے اوپر احکام موسی علیہ السلام کے مثل اوس چیز کے کہ کہا ہم نے بیچ خلافت خلیفہ کے

اليوم مع الرسول آمنوا به وأقروه فلما زاد

بیچ کے دن ساتھ خاتم الرسل کے ایمان لائے یہود ساتھ عیسی کے اور اقرار کیا اونہوں نے نبوت عیسی کا پس جبکہ زیادہ کیا [illegible]

حكما أو نسخ حكما كان قد قرره موسى لكون

کوئی حکم یا منسوخ کیا کسی حکم کو کہ مقرر کیا تھا اوس حکم کو موسی علیہ السلام نے بسبب ہونے

عيسى رسولا لم يحتملوا ذلك لأنه خالف

عیسی علیہ السلام کے رسول تو برداشت نہ کی یہود نے اوسکی اسلئے کہ تحقیق مخالفت کی عیسی علیہ السلام نے

اعتقادهم فيه وجهلت اليهود الأمر على ما هو

اعتقاد اونکے کی کہ بیچ حق عیسی علیہ السلام کے تھا اور نہ جانا یہود نے امر رسالت کو کہ نفس الامر میں

۱۹۵

۵۳ قولہ آمنوا بہ الخ

عليه فطلبت قتله فكان من قصته ما أخبرنا الله تعالى

اسکے پس چاہا یہود نے قتل عیسیٰ کا پس واقع ہوا قصہ عیسیٰ کا جیسے کہ خبر دی ہمکو اللہ تعالے نے

في كتابه العزيز عنه وعنهم فلما كان رسولا قبل

بیچ کتاب بزرگ اپنی کے عیسیٰ اور یہود سے پس جبکہ ہوئے عیسیٰ علیہ السلام رسول قابل ہوئے وہ

الزيادة إما بنقص حكم قد تقرر أو بزيادة حكم

زیادت کے یا ساتھ نقصان حکم کے کہ تحقیق قرار پایا نزدیک موسیٰ علیہ السلام کے یا ساتھ زیادتی حکم کے

على أن النقص زيادة حكم بلا شك والخلافة اليوم

باوجود اسکے کہ تحقیق نقص بھی زیادتی حکم ہے بے شک اور خلافت خلیفہ خاتم رسول کی جو آجکے دن یعنی بعد رسول کے ہے

ليس لها هذا المنصب وإنما تنقص أو تزيد على

نہیں ہے واسطے اوسکے یہ منصب زیادتی اور نقصان کا اور سوا اسکے نہیں ہے کہ نقصان یا زیادہ کرتا ہے وہ خلیفہ اوپر اس حکم

الشرع الذي قد تقرر بالاجتهاد لا على الشرع

شرع کے کہ تحقیق ثابت ہوا ہے وہ ساتھ اجتہاد کے نہ کہ نقصان اور زیادت اوپر اس حکم شرع کے ہے

الذي شوفه به محمد صلى الله عليه وسلم فقد

کہ خطاب کیے گئے بالمشافہہ ساتھ اوس حکم کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پس کبھی

يظهر من الخليفة ما يخالف حديثا ما في الحكم فيتخيل

ظاہر ہوتا ہے خلیفہ سے وہ قول کہ مخالف ہوئے وہ کسی حدیث کا بیچ حکم کے پس خیال کیا جاتا ہے اثبات کا

أنه من الاجتهاد وليس كذلك وإنما هذا الإمام

کہ تحقیق وہ قول اجتہاد سے ہے حالانکہ نہیں ہے وہ ایسا اور سوا اسکے نہیں ہے کہ یہ ایک امام ہے

لم يثبت عنده من جهة الكشف ذلك الخبر

کہ نہیں ثابت ہوئی نزدیک اوسکے از راہ کشف کے یہ حدیث

عن النبي عليه السلام ولو ثبت لحكم به وإن كان

نبی علیہ السلام سے اور اگر ثابت ہوتی وہ حدیث نبی علیہ السلام سے البتہ حکم کرتے ساتھ اسکے اگرچہ ہے

الطريق فيه العدل عن العدل فما هو معصوم عن

طریقہ روایت کا بیچ حدیث کے راوی عادل کا راوی عادل سے پس نہیں ہے راوی عادل معصوم

الوهم ولا عن النقل على المعنى فمثل هذا يقع

حکم وہم اور تصرف سے اور نہیں ہے وہ راوی عادل معصوم نقل حدیث سے از روی معنی کہ پس مثل اس خلاف کے واقع ہوتا ہے

من الخليفة اليوم وكذلك يقع من عيسى عليه السلام

خلیفہ سے آج کے دن اور ایسا ہی واقع ہوگا جیسے علیہ السلام سے

فإنه إذا نزل يرفع كثيرا من شرع الاجتهاد المقرر

اسلئے کہ تحقیق وہ جبوقت نازل ہونگے اوٹھا دینگے بہت سے احکام کو احکام شرع اجتہادی سے قرار پائے تھے

فتبين برفعه صورة الحق المشروع الذي كان

پس ظاہر ہوگی بسبب رفع احکام اجتہادی کے صورت حقیقت اور مشروع کی کہ تھے رسول

عليه السلام عليه ولا سيما إذا تعارضت أحكام

علیہ السلام اوپر اوسکے خصوصا جبوقت متعارض ہووین احکام

الأئمة في النازلة الواحدة فنعلم قطعا أنه لو نزل

اماموں مجتہدین کے بیچ ایک حادثہ کے اسلیے کہ جانتے ہیں ہم یقینا ایمان کہ تحقیق اگر نازل ہوتی

وحي لنزل بأحد الوجوه فذلك هو الحكم الإلهي

وحی الٰہی البتہ نازل ہوتی ساتھ کسی ایک وجہ کے وجوہ مختلفہ ائمہ سے پس یہ حکم حکم الٰہی ہے

وما عداه وإن قرره الحق فهو شرع تقرير لرفع

اور ماسوائے اوس حکم مخصوص ہے کہ اگرچہ بحال رکھا اوسکو حق تعالیٰ نے پس وہ حکم شرع مقرر اجتہادی ہے واسطے رفع

الحرج عن هذه الأمة واتساع الحكم فيها وأما

حرج کے اس امت سے اور واسطے وسعت حکم کے بیچ اوس امت کے لیکن

قوله عليه السلام إذا بويع لخليفتين فاقتلوا الآخر

قول رسول علیہ السلام کا کہ جبوقت بیعت کیا جاوے ساتھ دو خلیفوں کے پس قتل کرو تم خلیفہ آخر کو

منهما فهذا في الخلافة الظاهرة التي لها السيف

اون دونوں میں سے پس یہ حکم بیچ خلافت ظاہری یعنی بیچ بادشاہت کے ہے کہ واسطے اوسکے تلوار او مقابلہ ہے

وإن اتفقا فلا بد من قتل أحدهما بخلاف الخلافة

اگرچہ متفق بھی ہووین دو دونوں بادشاہ تو بھی ضرور ہے قتل ایک اون دونوں کا بخلاف خلافت

المعنوية فإنه لا قتل فيها وإنما جاء القتل في الخلافة

معنوی کے اسلئے کہ نہیں ہے قتل بیچ اوسکے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ آیا ہے قتل بیچ خلافت

الظاهرة وإن لم يكن لذلك الخليفة هذا المقام وهو

ظاہری کے اگرچہ نہ ہووے واسطے اوس خلیفہ اول کے یہ مرتبہ اخذ حکم عن اللہ کا اور وہ

خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عدل فمن

خلیفہ اول خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر عادل ہووے وہ پس

حكم الأصل الذي به تخيل وجود العينين ولو كانت

قتل خلیفہ آخر کا بسبب حکم اصل اور دلیل فساد کی ہو کر بسبب اوسکے خیال کیا جاتا ہے وجود او ثبوت معبود کا اور اگر ہووے

فيهما آلهة الا الله لفسدتا) وان اتفقا فنحن نعلم انهما

بیچ آسمان اور زمین کے کئی معبود سوا اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین اگر متفق ہوویں وہ دونوں معبود پس ہم جانتے ہیں بلکہ تحقیق وہ دونوں معبود

لو اختلفا تقديرا لنفذ حكم احدهما فالنافذ الحكم

اگر مختلف ہوتے بفرض تقدیر البتہ جاری ہوتا حکم ایک اون دونوں کا پس جو معبود کہ جاری ہے حکم اس کا

هو الاله على الحقيقة والذي لم ينفذ حكمه ليس

وہی معبود ہے بیچ حقیقت کے اور جو معبود کہ نہیں جاری ہے حکم اوسکا نہیں ہے

باله ومن ههنا نعلم ان كل حكم ينفذ اليوم في العالم

وہ معبود اور اسی جگہ سے جانتے ہیں ہم اسباب کو کہ تحقیق ہر حکم کہ جاری ہے آجکے دن بیچ عالم کے

انه حكم الله وان خالف الحكم المقرر في الظاهر المسمى

تحقیق وہ حکم اللہ تعالی کا ہے اگرچہ مخالف ہے اس حکم کے کہ مقرر ہوا بیچ ظاہر کے کہ نام رکھا گیا اوسکا

شرعا اذ لا ينفذ حكم الا لله في نفس الامر لان الامر

شرع اسلیے کہ نہیں نافذ ہوتا ہے کوئی حکم مگر واسطے اللہ تعالی کے نفس الامر میں کیونکہ تحقیق ہر امر کہ

الواقع في العالم انما هو على حكم المشيئة الالهية

واقع ہے بیچ عالم کے سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ اوپر حکم مشیت الہی کے ہے

لا على حكم الشرع المقرر وان كان تقريره من

نہ اوپر حکم شرع کے کہ مقرر ہے شارع سے اگرچہ ہوئے قرار دادہ شرع شارع کی بھی

المشيئة ولذلك نفذ تقريره خاصة فان المشيئة

مشیت حق تعالی سے اور واسطے اسکے نافذ ہوا فقط تقرر شرع کا خاصۃ بیچ اس کے اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے واسطے مشیت کے

ليست لها فيه الا التقرير لا العمل بما جاء به فالمشيئة

بیچ شرع کے مگر قرار دادہ فقط نہ عمل ساتھ اوس چیز کے کہ لائی ہے شرع اوسکو پس سلطنت اور حکومت مشیت

سلطانها عظيم ولهذا جعلها ابو طالب عرش

کی بڑی ہے اور واسطے اسی کے گردانا مشیت کو حضرت ابو طالب کی نے عرش

الذات لانها لذاتها تقتضي الحكم فلا يقع في

ذات حق تعالی کا اسلیے کہ مشیت بنظر ذات اپنی کے تقاضا کرتی ہے حکم کو پس نہیں واقع ہوتی ہے بیچ

الوجود شيء ولا يرتفع خارجا عن المشيئة فان

وجود کے کوئی چیز اور نہیں اوٹھ جاتی ہے کوئی چیز کہ خارج ہووے مشیت حق تعالی سے اسلیے کہ تحقیق

الامر الالهي اذا خولف هنا بالمسمى معصية فليس الا

امر الہی جس وقت مخالفت کیا جاوے وہ اس جگہ ساتھ اوس فعل کے کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا معصیت پس نہیں ہے وہ

الأمر بالواسطة لا الأمر التكويني فما خالف الله أحد

امر کہ بلا واسطہ پیغمبرون کے نہ کہ امر تکوینی اور ایجادی پس نہ مخالفت کی اللہ تعالیٰ سے کسی نے

قطّ في جميع ما يفعله من حيث أمر المشيئة فوقعت المخالفة

ہرگز بیچ تمامی اون چیزون کے کہ کرتا ہی حق تعالیٰ اون چیزونکو باعتبار امر مشیت کے پس سوائے اسکے نہین کہ واقع ہوئی مخالفت

من حيث أمر الواسطة فافهم وعلى التحقيق فأمر المشيئة

باعتبار امر تشریعی کے پس سمجھ تو اسے طالب اور حقیقت اور نفس الامر مین امر مشیت کا

إنما يتوجه على إيجاد عين الفعل لا على من ظهر

سوائے اسکے نہین ہے کہ متوجہ ہوتا ہے طرف ایجاد مین فعل کے نہ طرف اوس شخص کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ فعل

على يديه فيستحيل أن لا يكون ولكن في هذا المحل

اوپر دونون ہاتھون اسکے کے پس محال ہے یہ کہ نہ موجود ہووے فعل لیکن ایجاد مین محل کا ہوگا بیچ محل

الخاص فوقتا يسمى به مخالفة لأمر الله ووقتا يسمى

خاص کے پس ایک وقت نام رکھا جاتا ہے اوس فعل کا معصیت اور مخالفت امر الٰہی کی اور ایک وقت نام رکھا جاتا ہے اوس فعل کا

موافقة وطاعة لأمر الله ويتبعه لسان الحمد والذم

موافقت اور اطاعت امر الٰہی کی اور تابع ہوتی ہے اوس فعل کی زبان تعریف اور مذمت کے

على حسب ما يكون ولما كان الأمر في نفسه على

موافق اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے وہ اور جبکہ ہوئی حقیقت حال کی نفس الامر مین اوپر اوس چیز کے

ما قررناه لذلك كان مآل الخلق إلى السعادة على

کہ مقرر کیا ہمنے اوسکو اسیواسطے ہے رجوع اور انجام ہر خلق کا آخرت مین طرف سعادت کے اوپر

اختلاف أنواعها فعبر عن هذا المقام بأن الرحمة

اختلاف اقسام سعادت اور رحمت کے پس تعبیر کی حق تعالیٰ نے اس مقام رجوع اور انجام کی اسطرح سے

وسعت كل شيء وأنها سبقت الغضب الإلهي والسابق

کہ تحقیق سمایا رحمت نے ہر شے کو اور تحقیق رحمت الٰہی نے سبقت کی اوپر غضب الٰہی کے اور سابق یعنی رحمت اور شیئت

متقدم فإذا لحقه هذا الذي حكم عليه المتأخر حكم

مقدم ہے پس جسوقت لاحق ہووے کسی بندہ کو عذاب کہ حکم کرتا ہے اوس عذاب کا اوپر اسی بندے کے حاکم متاخر یعنی غضب حکم کرتا

عليه المتقدم فنالته الرحمة إذ لم يكن غيرها

اوپر اوسی بندے کے حاکم مقدم یعنی رحمت پس پہونچیگی اوس بندے کو رحمت اسلیے کہ نہین ہے سوائے رحمت کے کوئی شے دوسری

سبق فهذا معنى سبقت رحمته غضبه لتحكم على

کہ سبقت کرے غضب پر پس یہی ہین معنی اس قول کے کہ سبقت کی رحمت الٰہی نے غضب پر اسکے تاکہ حکم کرے رحمت اوپر

مَنْ وَصَلَ إِلَيْهَا فَلِأَنَّهَا فِي الْغَايَةِ وَقَفَتْ وَالْكُلُّ سَالِكٌ إِلَى

الْغَايَةِ فَلَا بُدَّ مِنَ الْوُصُولِ إِلَيْهَا فَلَا بُدَّ مِنَ الْوُصُولِ

إِلَى الرَّحْمَةِ وَمُفَارَقَةِ الْغَضَبِ فَيَكُونُ الْحُكْمُ لَهَا فِي كُلِّ

وَاصِلٍ إِلَيْهَا بِحَسَبِ مَا يُعْطِيهِ حَالُ الْوَاصِلِ إِلَيْهَا شعر

فَمَنْ كَانَ ذَا فَهْمٍ يُشَاهِدُ مَا قُلْنَا ۔ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَهْمٌ فَيَأْخُذُهُ عَنَّا

فَمَا ثَمَّ إِلَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فَاعْتَمِدْ ۔ عَلَيْهِ وَكُنْ بِالْحَالِ فِيهِ كَمَا كُنَّا

فَمِنْهُ إِلَيْنَا مَا تَلَوْنَا عَلَيْكُمْ ۔ وَمِنَّا إِلَيْكُمْ مَا وَهَبْنَاكُمْ مِنَّا

وَأَمَّا تَلْيِينُ الْحَدِيدِ فَقُلُوبٌ قَاسِيَةٌ يُلَيِّنُهَا الزَّجْرُ

وَالْوَعِيدُ تَلْيِينَ النَّارِ الْحَدِيدَ وَإِنَّمَا الصَّعْبُ قُلُوبٌ أَشَدُّ قَسَاوَةً مِنَ

الْحِجَارَةِ فَإِنَّ الْحِجَارَةَ تَكْسِرُهَا وَتُكَلِّسُهَا النَّارُ وَلَا تُلَيِّنُهَا وَمَا أَلَانَ لَهُ

الْحَدِيدَ إِلَّا لِعَمَلِ الدُّرُوعِ الْوَاقِيَةِ تَنْبِيهًا مِنَ اللّٰهِ أَنْ لَا يُتَّقَى الشَّيْءُ إِلَّا

بِنَفْسِهِ فَإِنَّ الدِّرْعَ يُتَّقَى بِهَا السِّنَانُ وَالسَّيْفُ وَالسِّكِّينُ وَالنَّصْلُ فَاتَّقَيْتَ

الْحَدِيدَ بِالْحَدِيدِ فَجَاءَ الشَّرْعُ الْمُحَمَّدِيُّ بِأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ فَافْهَمْ فَهٰذَا

رُوحُ تَلْيِينِ الْحَدِيدِ فَهُوَ الْمُنْتَقِمُ الرَّحِيمُ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ

فص حكمة نفسية في كلمة يونسية

فص حکمت نفسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ یونسیہ کے

اعلم ان هذه النشأة الانسانية بكمالها روحا

جان تو اے طالب اس بات کو کہ تحقیق خلقت انسانی کو کہ تمامی اجسام ظاہری اور باطنی کی روح

وجسما ونفسا خلقها الله تعالى على صورته فلا يتولى

اور جسم اور نفس میں پیدا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر صورت معنوی اپنی کے پس نہ متصرف ہووے

حل نظامها الا من خلقها اما بيده وليس الا ذلك

تحلیل نظام اور تفریق اجزا میں اسکے کوئی مگر جسنے پیدا کیا اسکو تحلیل نظام انسان کی یا تو ہے پیدا کرنے والے کی ہاتھ کو اور نہیں ہے متصرف کوئی مگر وہی پیدا کرنے والا

او بامره ومن تولاها بغير امر الله فقد ظلم نفسه

یا تحلیل نظام انسان کی اور تفریق سے پیدا کرنے والے کے حکم اور جو شخص متصرف ہوا تحلیل پیدائش انسانی میں بغیر فرمان الٰہی کے پس تحقیق ظلم کیا اسنے اپنی جان پر

وتعدى حد الله فيها وسعى في خراب ما امر الله

اور تجاوز کیا حد اور حکم خدا سے بیچ پیدائش انسانی کے اور کوشش کی اسنے بیچ خرابی اس چیز کی کہ امر کیا اللہ تعالیٰ نے

بعمارته واعلم ان الشفقة على عباد الله احق بالرعاية

واسطے آباد کرنے اوسکے کے اور جان تو اے طالب کہ تحقیق شفقت اور مہربانی اوپر بندگان خدا کے زیادہ تر سزاوار ہے ساتھ رعایت رکھنے کے

من الغيرة في الله اراد داود بنيان بيت المقدس

غیرت اور جوش کرنے سے بیچ جاری کرنے امر خدا کے چاہا داؤد علیہ السلام نے بنانا بیت المقدس کا

فبناه مرارا فكلما فرغ منه تهدم فشكى ذلك الى

پس بنایا آپنے اوسکو کئی بار پس جب فارغ ہوئے آپ بنانے سے گر پڑا وہ پس شکایت اور مناجات کی آپنے اوسکی طرف

الله فاوحى الله اليه ان بيتي هذا لا يقوم على يدي

اللہ تعالیٰ کے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف انکے اس بات کی کہ تحقیق یہ گھر میرا ہے کہ نہیں قایم ہوتا ہے اوپر ہاتھ اس شخص کے

من سفك الدماء فقال داود يا رب الم يك ذلك

کہ بہایا اوسنے خون آدمیوں کا پس کہا داؤد علیہ السلام نے اے رب میرے کیا نہیں ہے یہ خونریزی میری

فِي سَبِيلِكَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنَّهُمْ أَلَيْسُوا عِبَادِي فَقَالَ يَا رَبِّ

بیچ راہ تیری کے فرمایا اللہ تعالی نے سچ ہے لیکن کیا نہیں یہ لوگ بندے میرے پس کہا داؤد علیہ السلام نے اے رب میرے

فَاجْعَلْ بُنْيَانَهُ عَلَى يَدَيَّ مَنْ هُوَ مِنِّي فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ

پس گردان بنا اوس گھر کی اوپر ہاتھ اوس شخص کے کہ وہ مجھ سے ہو پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف داؤد علیہ السلام کے تحقیق

ابْنَكَ سُلَيْمَانَ يَبْنِيهِ فَالْغَرَضُ مِنْ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ

بیٹا تیرا سلیمان بناویگا اوس گھر کو پس مقصود اس حکایت سے

مُرَاعَاتُ هٰذِهِ النَّشْأَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَأَنَّ إِقَامَتَهَا

حفظ اور رعایت اس پیدائش انسانی کی ہے اور یہ کہ تحقیق قائم رکھنا اوسیں

أَوْلَى مِنْ هَدْمِهَا أَلَا تَرَى أَنَّ عَدُوَّ الدِّينِ قَدْ فَرَضَ

نشاء انسانی کا بہتر ہے گرانے سے اوسکے آیا نہیں دیکھتا ہو تو دشمن دین کو کہ تحقیق مقدر کیا

اللّٰهُ فِي حَقِّهِمُ الْجِزْيَةَ وَالصُّلْحَ إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَقَالَ (وَإِنْ

اللہ تعالی نے بیچ حق اونکی کے جزیہ اور صلح کو واسطے باقی رکھنے حیات اونکی کے اور فرمایا (اور اگر

جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ) أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ

میل کریں اور جھکیں واسطے صلح کے پس میل کر تو واسطے اوسی صلح کے اور توکل کر اوپر اللہ تعالی کے) کیا نہیں دیکھتا ہو تو اوس شخص کو

وَجَبَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ كَيْفَ شَرَعَ لِوَلِيِّ الدَّمِ أَخْذَ الْفِدْيَةِ

کہ واجب ہوا اوپر اوسکے قصاص کیونکر شروع کیا اللہ تعالی نے واسطے وارث مقتول کے لینا خون بہا کا

أَوِ الْعَفْوَ فَإِنْ أَبَى فَحِينَئِذٍ يُقْتَلُ أَلَا تَرَاهُ سُبْحَانَهُ إِذَا

یا عفو کرنا اوسکا پس اگر انکار کرے وہ پس اوسوقت میں قتل کیا جاتا ہے وہ آیا نہیں دیکھتا ہو تو حق سبحانہ تعالی کو کہ جبوقت

كَانَ أَوْلِيَاءُ الدَّمِ جَمَاعَةً فَرَضِيَ وَاحِدٌ بِالدِّيَةِ

ہو دیں وارث مقتول کے کئی ایک اور راضی ہو ایک اونمیں سے ساتھ خون بہا کے

أَوْ عَفَا وَبَاقِي الْأَوْلِيَاءِ لَا يُرِيدُونَ إِلَّا الْقَتْلَ كَيْفَ

اور باقی وارث نہیں چاہتے ہیں کچھ مگر قتل کیونکر

يُرَاعِي مَنْ عَفَا وَيُرَجِّحُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْفُ فَلَا يُقْتَلُ

رعایت کرتا ہے حق تعالی اوس شخص کی کہ جسنے عفو کیا اور ترجیح دیتا ہے اوسکو اون لوگوں پر کہ جنہوں نے عفو نہ کیا پس نہیں قتل کیا جاتا ہے

قِصَاصًا أَلَا تَرَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي صَاحِبِ النِّسْعَةِ

قاتل بوجہ قصاص کے کیا نہیں دیکھتا ہو تو رسول علیہ السلام کو کہ فرماتے ہیں بیچ حق صاحب تسمہ مقتول کے

إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ أَلَا تَرَاهُ تَعَالَى يَقُولُ (وَجَزَاءُ

کہ اگر قتل کیا وارث مقتول نے قاتل کو ہوگا وارث مقتول کا ظالم مانند قاتل کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو حق تعالی کو کہ فرماتا ہے اور بدلہ

كَسَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا) فَجَعَلَ الْقِصَاصَ سَيِّئَةً أَيْ يَسُوءُ ذٰلِكَ

برائی کا برائی ہے مانند اوسکے اپس گردانا حق تعالی نے قصاص کو برائی یعنی برا ہے نزدیک حق تعالی کے یہ

الْفِعْلُ مَعَ كَوْنِهِ مَشْرُوعًا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى

فعل باوجود ہونے اوسکے کے مشروع اپس جو شخص عفو اور صلح کرے پس اجر اوسکا اوپر

اللّٰهِ لِأَنَّهُ عَلَى صُورَتِهِ فَمَنْ عَفَا عَنْهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ فَأَجْرُهُ

اللہ تعالی کے ہے اسلیے کہ قاتل اوپر صورت حق تعالی کے ہے پس جسنے عفو کیا قاتل سے اور نہ قتل کیا اوسکو پس اجر عفو کا

عَلَى مَنْ هُوَ عَلَى صُورَتِهِ لِأَنَّهُ أَحَقُّ بِهِ إِذْ

اوپر اوس شخص کے ہے کہ قاتل اوپر صورت اوسکی ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی زیادہ سزاوار ہے ساتھ عفو بندے کے اسلیے

أَنْشَأَهُ لَهُ وَمَا ظَهَرَ بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ

کہ پیدا کیا حق نے اسلیے اوسکو واسطے ظہور اپنے کے اور نہ ظاہر ہوا حق تعالی ساتھ اسم ظاہر کے

إِلَّا بِوُجُودِهِ فَمَنْ رَاعَاهُ فَإِنَّمَا يُرَاعِي

مگر بسبب وجود انسان کے پس جسنے نگہبانی کی انسان کی پس سوا اسکے نہیں ہے کہ نگہبانی کرتا ہے وہ

الْحَقَّ وَمَا يُذَمُّ الْإِنْسَانُ لِعَيْنِهِ وَإِنَّمَا يُذَمُّ

حق تعالی کی اور نہیں مذمت کیجاتی ہے انسان کی بنظر ذات اوسکی کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ مذموم ہوتا ہے

الْفِعْلُ مِنْهُ وَفِعْلُهُ لَيْسَ عَيْنَهُ وَكَلَامُنَا

فعل اوسکا اور فعل انسان کا نہیں ہے عین انسان کا اور کلام ہمارا

فِي عَيْنِهِ وَلَا فِعْلَ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَعَ هٰذَا ذُمَّ مِنْهَا

بیچ ذات انسان کے ہے اور نہیں ہے فعل مگر واسطے اللہ تعالی کے اور باوجود اسکے مذموم ہوا بعض فعلوں میں سے

مَا ذُمَّ وَحُمِدَ مِنْهَا مَا حُمِدَ وَلِسَانُ الذَّمِّ عَلَى

جو مذموم ہوا اور محمود ہوا بعض فعلوں میں سے جو محمود ہوا اور زبان مذمت کی بسبب

جِهَةِ الْغَرَضِ مَذْمُومٌ عِنْدَ اللّٰهِ فَلَا مَذْمُومَ

غرض نفسانی کے مذموم ہے نزدیک اللہ تعالی کی پس نہیں ہے کوئی شے مذموم

إِلَّا مَا ذَمَّهُ الشَّرْعُ فَإِنَّ ذَمَّ الشَّرْعِ لِحِكْمَةٍ

مگر وہ چیز کہ مذمت کی اوسکی شرع شریف نے اسلیے کہ تحقیق مذمت شرع کی بسبب حکمت اور مصلحت کے ہے

يَعْلَمُهَا اللّٰهُ أَوْ مَنْ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ كَمَا شَرَعَ الْقِصَاصَ

کہ جانتا ہے اوسکو اللہ تعالی یا وہ شخص کہ آگاہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے جیسے کہ مشروع کیا اللہ تعالی نے قصاص کو

لِلْمَصْلَحَةِ إِبْقَاءً لِهٰذَا النَّوْعِ وَإِرْدَاعًا لِلْمُتَعَدِّي

بسبب ایک مصلحت کے واسطے باقی رکھنے کے نوع انسانی کو اور واسطے باز رکھنے کے تجاوز کرنے والے کو

حُدُودَ اللّٰهِ فِيهِ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَا أُولِي

حدود اللہ تعالیٰ سے بیچ اس معنی کے نازل ہوئی آیت اور واسطے تمہارے بیچ قصاص کے زندگی اور بقا ہے اے

الْأَلْبَابِ وَهُمْ أَهْلُ لُبِّ الشَّيْءِ الَّذِينَ عَثَرُوا عَلَى أَسْرَارِ

عقل والو اور عقل والے صاحب دانش و عارف ہر شے کے ہیں کہ مطلع ہوئے ہیں وہ اوپر اسرار

النَّوَامِيسِ الْإِلٰهِيَّةِ وَالْحِكَمِيَّةِ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ رَاعَى

شریعتوں الٰہیہ اور معارف حکمیہ کے اور جبوقت جانا تونے اسبات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے رعایت کی

هٰذِهِ النَّشْأَةَ وَإِقَامَتَهَا فَأَنْتَ أَوْلَى بِمُرَاعَاتِهَا

اس پیدایش انسانی اور بقا اسکے کی پس تو اے طالب سزاوار تر ہے ساتھ رعایت

إِذْ لَكَ بِذٰلِكَ السَّعَادَةُ فَإِنَّهُ مَا دَامَ الْإِنْسَانُ

پیدایش انسانی کے اسلیے کہ واسطے تیرے ساتھ اس رعایت کے سعادت ہے اسلیے کہ تحقیق جبتک کہ آدمی

حَيًّا يُرْتَجٰى لَهُ تَحْصِيلُ صِفَةِ الْكَمَالِ الَّذِي خُلِقَ لَهُ

زندہ ہے امید ہے اوسکو حاصل کرنے صفت کمال کی کہ پیدا کیا گیا ہے انسان واسطے اوسکے

وَمَنْ سَعٰى فِي هَدْمِهِ فَقَدْ سَعٰى فِي مَنْعِ وُصُولِهِ لِمَا خُلِقَ

اور جسنے کوشش کی بیچ توڑنے بناء انسانی کے پس تحقیق کوشش کی اسنے بیچ باز رکھنے وصول انسان کے طرف اس چیز کہ پیدا کیا گیا انسان

لَهُ وَمَا أَحْسَنَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

واسطے اوسکے اور کیا اچھی ہے وہ بات کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَفْضَلُ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ

کیا نہ خبر دوں میں تمکو اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور زیادہ تر اس بات سے کہ ملو تم ساتھ دشمن اپنے کے

فَتَضْرِبُوا رِقَابَهُمْ وَيَضْرِبُوا رِقَابَكُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ

پس مارو تم گردنیں انکی کو اور ماریں وہ گردنیں تمہاری عرض کیا اونہوں نے کہ ہاں فرمایا

هُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ هٰذِهِ

آپنے کہ وہ ذکر اللہ کا ہے اور فضیلت ذکر کی اسواسطے ہے کہ نہیں جانتا ہے مرتبہ

النَّشْأَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ إِلَّا مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ الذِّكْرَ الْمَطْلُوبَ

پیدایش انسانی کا کوئی گروہ شخص کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا ایسا ایک ذکر کہ مطلوب ہے وہ

مِنْهُ فَإِنَّهُ تَعَالٰى جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَهُ وَالْجَلِيسُ مَشْهُودٌ

انسانی سے اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ ہمنشین ہے اس شخص کا کہ ذکر کرتا ہے وہ حق تعالیٰ کا اور ہمنشین حاضر ہے

۲۰۵

للذاكر ومتى لم يشاهد الذاكر الحق الذي هو جليسه

واسطے ذکر کرنے والے کے اور جب نہ دیکھا ذاکر نے حق تعالی کو کہ وہ ہمنشین اوسکا ہے

فليس بذاكر فان ذكر الله سار في جميع اجزاء العبد

پس نہیں ہے وہ ذاکر اسلیے کہ تحقیق ذکر اللہ تعالی کا سرایت کرنیوالا ہے بیچ تمامی اجزای بندے کے

لا من ذكره بلسانه خاصة فان الحق لا يكون في ذلك

ذکر جانتا ہے مرتبہ پیدائش انسانی کو وہ شخص کہ ذکر کرتا ہے اوسکا زبان اپنی کو فقط اسلیے کہ تحقیق حق تعالی نہیں ہوتا ہے بیچ

الوقت الا جليس اللسان خاصة فيراه اللسان من حيث

وقت ذکر زبانی کے مگر ہمنشین زبان کا فقط پس دیکھتی ہے حق تعالے کو زبان ذاکر کی اوس راہ سے کہ

لا يراه الانسان بما هو راى به وهو البصر فافهم هذا

نہیں دیکھتا ہے حق تعالی کو انسان اوس چیز سے کہ وہ دیکھتا ہے اوسی چیز سے ہر شے کو کہ وہ چشم سر ہے پس سمجھ تو ای طالب اس

السر في ذكر الغافلين فالذاكر من الغافل حاضر

بھید کو بیچ ذکر غافلون کے پس وہ جزو کہ ذاکر ہے آدمی غافل سے حاضر ہے

بلا شك والمذكور جليسه فهو يشاهده والغافل

بے شک اور مذکور یعنی حق تعالی ہمنشین اوس جزو کا ہے پس وہ جزو دیکھتا ہے حق تعالی کو اور وہ جزو کہ غافل ہے آدمی غافل سے

من حيث غفلته ليس بذاكر فما هو جليس الغافل

بسبب غفلت اپنی کے نہیں ہے وہ ذاکر پس نہیں ہے حق تعالی ہمنشین اوس جزو غافل کا

فان الانسان كثير ما هو احدي العين والحق احدي

اسلیے کہ تحقیق انسان کثیر ہے نہیں ہے وہ احدیت الذات اور حق تعالے احدیت

العين كثير بالاسماء الالهية كما ان الانسان كثير

الذات ہے کثیر ہے فقط بسبب اسماے الہی کے جیسے کہ تحقیق انسان کثیر ہے

بالاجزاء وما يلزم من ذكر جزء ما ذكر جزء آخر فالحق

ساتھ اجزا کے اور نہیں لازم آتا ہے ذکر کرنے سے کسی ایک جزو کے ذکر کرنا دوسرے جزو کا پس حق تعالی

جليس الجزء الذاكر منه والآخر متصف بالغفلة عن الذكر

ہمنشین جزو ذاکر کا ہے آدمی غافل سے اور دوسرا جزو متصف ہے ساتھ غفلت کے ذکر سے

ولا بد ان يكون في الانسان جزء يذكر به يكون الحق

اور ضرور ہے یہ کہ ہووے بیچ انسان کے کوئی جزو کہ ذکر کیا جاوے حق تعالی کا ساتھ اسکے پس ہووے حق تعالے

جليس ذلك الجزء فيحفظ باقي الاجزاء بالعناية وما يتولى

ہمنشین اوس جزو کا پس حفاظت کریگا حق تعالی باقی اجزای انسانی کی ساتھ عنایت کے اور وہ چیز کہ متصرف ہوتا ہے

الحق هدم هذه النشأة بالمسمى موتا فليس باعدام و

حق تعالی بیچ تخریب بنا پیدائش انسانی کے سبب سے جسکا نام موت ہے پس یہ موت نیست کرنا نہیں ہے

انما هو تفريق فيأخذه اليه وليس المراد الا ان يأخذه

سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ تفریق کرنا اجزا کا ہے پس لیتا ہے حق تعالی اوسکو طرف اپنے اور نہیں ہے مراد مگر یہ کہ لیوے اوسکو

الحق اليه واليه يرجع الامر كله فاذا اخذه اليه سوى

حق تعالی طرف اپنے اور طرف اللہ تعالی کی رجوع کرتے ہیں تمامی کام پس جبکہ لیتا ہے حق تعالی روح انسانی کو طرف اپنے مہیا کرتا ہے

له مركبا غير هذا المركب من جنس الدار التي ينتقل

واسطے اوس روح کے ایک مرکب سوا اس مرکب بنیادی کے جنس سے اوس مکان کے کہ انتقال کرتی ہے روح

اليها وهي دار البقاء لوجود الاعتدال فلا يموت ابدا

طرف اوسکے اور وہ مکان بقا کا ہے بسبب پائے جانے اعتدال حقیقی کے پس نہ مریگا انسان کبھی

اي لا تفترق اجزاؤه واما اهل النار فمآلهم الى

یعنے نہ متفرق ہونگے اجزا اوسکے و لیکن اہل دوزخ پس رجوع اور انجام انکا طرف

النعيم ولكن في النار اذ لا بد لصورة النار بعد انتهاء

بہشت کے ہے و لیکن بیچ بیچ آتش کے اسلیے کہ ضرور ہے واسطے صورت آتش کے بعد تمام ہونے

مدة العقاب ان تكون بردا وسلاما على من

مدت عذاب کی یہ کہ ہووے وہ آتش ٹھنڈی اور سلامت اوپر اون لوگوں کے

فيها وهذا نعيمهم فنعيم اهل النار بعد استيفاء

کہ بیچ اوس آتش کے ہیں اور یہی ہے بہشت اونکی پس بہشت اہل دوزخ کی بعد پورا کرنے

الحقوق نعيم خليل الله حين القي في النار فانه عليه

حقوق کے مثل بہشت ابراہیم خلیل اللہ کی ہی ہے جس وقت ڈالے گئے تھے وہ بیچ آتش کے پس تحقیق

السلام تعذب برؤيتها وبما تعود في علمه و

ابراہیم علیہ السلام عذاب پاتے تھے بسبب دیکھنا آتش کے اور بسبب اوس چیز کے کہ عادی ہوئی وہ چیز بیچ علم اونکے کے اور

تقرر من انها صورة تؤلم من جاورها من

مقرر کہ تحقیق آتش ایک صورت ہے کہ درد دہتی ہے اوس شخص کو جو مجاور ہے اور نزدیکی کرتا ہے وہ اوسکی

الحيوان وما علم مراد الله فيها ومنها في حقه فبعد

جیوان مین سے اور نہ جانی ابراہیم علیہ السلام نے مراد اللہ تعالیٰ کی بیچ آتش کے اور آتش سے انکے حق مین کیا تھی پس بعد

وجود هذه الآلام وجد بردا وسلاما مع شهود

پانے ان دردون کے پایا ابراہیم علیہ السلام نے آگ کو ٹھنڈا اور سلامت باوجود ظہور آتش کے

الصورة اللونية في حقه وهي نار في عيون الناس

صورت اور رنگ آتش کے بیچ حق اپنے کے حالانکہ وہ آتش آتش تھی آنکھوں مین لوگوں کی

والشيء الواحد يتنوع في عيون الناظرين هكذا هو

پس شے واحد نوع بنوع اور متلون ہوتی ہے بیچ آنکھوں نظر کرنیوالونکے ایسی ہی متلون ہوتی ہے

التجلي الالهي فلن شئت قلت ان الله تجلى في مثل هذا

تجلی الٰہی پس اگر چاہے تو کہے تو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے بیچ مثل اس

الامر وان شئت قلت ان العالم في النظر اليه وفيه مثل

امر آتش کے اور اگر چاہے تو کہے کہ تحقیق عالم بیچ نظر ناظر کے طرف عالم کے اور بیچ عالم کے مانند

الحق في التجلي فيتنوع في عين الناظر بحسب مزاج الناظر

حق تعالیٰ کے ہے بیچ تجلی اور ظہور کے پس متنوع اور متلون ہوتی ہے تجلی بیچ آنکھ ناظر کے موافق مزاج ناظر کے

او يتنوع مزاج الناظر لتنوع التجلي وكل هذا سائغ في الحقائق فلو ان الميت

یا متنوع اور متلون ہوتا ہے مزاج ناظر کا بسبب متنوع ہونے تجلی کے اور ہر ایک ان دونون صورتون مین سے جائز ہے بیچ حقائق اور حقائق کے پس اگر میت ہووے

او المقتول اي ميت كان او اي مقتول كان اذا مات

یا مقتول کوئی بھی میت ہووے یا مقتول جو مرجاوے

او قتل لا يرجع الى الله لم يقض الله بموت احد ولا

یا قتل کیا جاوے نہیں رجوع کرتا ہے وہ طرف اللہ تعالیٰ کے نہ حکم کرتا اللہ تعالیٰ ساتھ موت کسی کے اور نہ

شرع قتله فالكل في قبضته فلا فقدان في حقه

مشروع کرتا وہ قتل اسکا پس ہر شے بیچ احاطہ اور قبضہ قدرت اللہ تعالیٰ کے ہے پس نہیں ہے گم ہونا کسی کا حق مین اسکے

فشرع القتل وحكم بالموت لعلمه بان عبده

پس مشروع کیا حق تعالیٰ نے قتل کو اور حکم کیا ساتھ موت کے بسبب علم اپنے کے اسبات کا کہ تحقیق بندہ اوسکا

لا يفوته فهو راجع اليه على ان في قوله (واليه يرجع

نہیں فوت ہوتا ہے اوس سے بلکہ بندہ رجوع کرنیوالا ہے طرف اسکے باوجود اسبات کے کہ تحقیق بیچ قول حق تعالیٰ کے اور اسی طرف اسکے رجوع کرتے ہیں

الامر كله) اي فيه يقع التصرف وهو المتصرف فما

تمامی امور) یعنی بیچ حق تعالیٰ ہی کے واقع ہوتا ہے تصرف اور خود حق تعالیٰ ہی متصرف ہے پس نہ

٢٠٧

خرج عنه شيء لم يكن عينه بل هو هويته

خارج ہوتی حق تعالیٰ سے کوئی شی کہ ہووے حق تعالیٰ عین اسکا بلکہ حقیقت حق تعالیٰ کی

عين ذلك الشيء وهو الذي يعطيه

عین حقیقت اس شے کی ہے اور یہ علم ایسا ہے کہ عطا کرتا ہے

الكشف في قوله واليه يرجع الامر كله

کشف بیچ تفسیر قول حق تعالیٰ کے کہ اور طرف اللہ تعالیٰ کے رجوع کرتے ہیں تمامی امور

فص حكمة غيبية في كلمة ايوبية

یہ فص حکمت غیبیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ ایوبیہ کے

اعلم ان سر الحيوة سرى في الماء

جان تو اے طالب کہ تحقیق سر حیات یعنی ہویۃ الٰہیہ نے سرایت کیے پانی کے

فهو اصل العناصر والاركان

پس پانی اصل عنصروں اور رکنوں کا

لذلك جعل الله من الماء كل شيء

واسطے اسکے بنایا اللہ تعالیٰ نے پانی سے ہر شے

حي وما ثم شيء الا وهو حي فانه ما من

زندہ اور نہیں ہے وہاں کوئی شے مگر اس حال میں کہ وہ زندہ ہے اسلئے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی

شيء الا وهو يسبح بحمد الله ولكن

شے موجود مگر اس حال میں کہ وہ تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اللہ تعالیٰ کی لیکن

لا نفقه تسبيحه الا بكشف الهي ولا

نہیں سمجھتے ہیں ہم تسبیح اسکی مگر ساتھ کشف الٰہی کے اور نہیں

يسبح الا حي فكل شيء حي فكل شيء الماء

تسبیح کرتا ہے کوئی مگر زندہ پس ہر شے زندہ ہے پس ہر شے ایسی ہے کہ پانی

أَصْلُهُ أَلَا تَرَى الْعَرْشَ كَيْفَ كَانَ عَلَى الْمَاءِ لِأَنَّهُ

اصل اور جڑ اسی کی ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو عرش کو کہ کیونکر تھا وہ اوپر پانی کے اسلئے کہ تحقیق عرش

مِنْهُ تَكَوَّنَ فَطَفَا عَلَيْهِ فَهُوَ يَحْفَظُهُ مِنْ تَحْتِهِ

اسی پانی سے موجود ہوا پس ظاہر اور مرتفع ہوا وہ اوپر پانی کے پس پانی نگہبانی کرتا ہے عرش کی تحت اور باطن سے اسکے

كَمَا أَنَّ الْإِنْسَانَ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَبْدًا فَتَكَبَّرَ

جیسے کہ تحقیق انسان کو پیدا کیا اور گردانا اسکو اللہ تعالے نے بندہ پس تکبر کیا اسنے

عَلَى رَبِّهِ وَعَلَا عَلَيْهِ فَهُوَ سُبْحَانَهُ مَعَ هَذَا يَحْفَظُهُ

اوپر رب اپنے کے اور عالی ہوا وہ اوپر رب اپنے کے پس حق سبحانہ تعالی باوجود تکبر مذکور نگہبانی کرتا ہے اسکی

مِنْ تَحْتِهِ بِالنَّظَرِ إِلَى عُلُوِّ هَذَا الْعَبْدِ الْجَاهِلِ بِنَفْسِهِ

تحت اور باطن اسکے سے اور جو نظر کرنے حق تعالی کے طرف علو اور تکبر اس بندہ کے کہ جاہل ہے وہ بندہ ذات اپنی کا

وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ دُلِّيتُمْ بِحَبْلٍ لَهَبَطَ عَلَى

اور حکم تحتیت اور باطنیت حق تعالی کا ثابت ہے قول رسول علیہ السلام سے اگر ڈالے تم ساتھ رسی کے البتہ اترے گا اوپر

اللّٰهِ فَأَشَارَ إِلَى أَنَّ نِسْبَةَ التَّحْتِ إِلَيْهِ كَمَا أَنَّ نِسْبَةَ

اللہ تعالی کے پس اشارہ کیا رسول علیہ السلام نے طرف اسبات کے کہ تحقیق نسبت تحت کی طرف حق تعالے کے ہے جیسا کہ تحقیق نسبت

الْفَوْقِ إِلَيْهِ فِي قَوْلِهِ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ

فوق کی طرف حق تعالے کے بیچ قول حق تعالی کے ڈرتے ہیں وہ رب اپنے سے کہ فوق ہے اونکے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ فَلَهُ الْفَوْقُ وَالتَّحْتُ وَ

اور حق تعالی غالب ہے اوپر بندوں اپنے کے پس واسطے حق تعالی کے فوق اور تحت دونوں ہیں اور

لِهَذَا مَا ظَهَرَتِ الْجِهَاتُ السِّتُّ إِلَّا بِالْإِنْسَانِ

واسطے اسکے ظاہر اور متحقق ہوئی شش جہت مگر بنسبت انسان کے

وَهُوَ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمٰنِ وَلَا مُطْعِمَ إِلَّا اللّٰهُ

اور انسان اوپر صورت رحمن کے ہے اور نہیں ہے غذا دینے والا کوئی سوائے اللہ تعالے کے

وَقَدْ قَالَ فِي حَقِّ طَائِفَةٍ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ

اور تحقیق فرمایا حق تعالے نے بیچ حق گروہ موسوی اور عیسوی کے اور اگر وہ قایم رکھتے احکام توریت

وَالْإِنْجِيلَ ثُمَّ نَكَّرَ وَعَمَّمَ فَقَالَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ

اور انجیل کو پھر تنکیر اور تعمیم کی حق تعالی نے پس فرمایا اور جو کچھ اتارا گیا طرف انکے

رَبِّهِمْ فَدَخَلَ فِي قَوْلِهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ

پروردگار انکے سے پس داخل ہوا بیچ قول حق تعالی کے کہ ما انزل الیہم من ربہم ہے

كلّ حكم منزل على لسان رسول او ملهم لاكلوا

ہر حکم کہ نازل کیا گیا اوپر زبان رسول کے یا الہام کیا گیا البتہ کھاتے وہ

من فوقهم) وهو المطعم من الفوقية التي نسبت

فوق اپنے سے اور حق تعالے رزق دینے والا ہے جانب فوق سے کہ نسبت کی گئی ہے

اليه) ومن تحت ارجلهم) وهو المطعم من التحتية

اُس فوق کی طرف حق تعالے کے (اور نیچے پاؤں اپنے سے) اور حق تعالی رزق دینے والا ہے جانب تحت سے

التي نسبها الى نفسه على لسان رسوله المترجم

کہ نسبت کی حق تعالے نے اُس تحت کی طرف ذات اپنی کی اوپر زبان رسول اپنے کے کہ ترجمہ کرنے والے ہیں

عنه صلى الله عليه وسلم ولو لم يكن العرش على

حق تعالی سے رحمت بھیجے اللہ تعالے اوپر اُسکے اور سلام اور اگر نہوتا عرش اوپر

الماء ما انحفظ وجوده فانه بالحيوة يحفظ وجود

پانی کے نہ محفوظ رہتا وجود عرش کا اسلئے کہ بسبب حیات کے محفوظ رہتا ہے وجود

الحيّ الا ترى الحيّ اذا مات بالموت العرفي تنحل

ہر ذی حیات کا کیا نہیں دیکھتا ہے تو صاحب حیات کو کہ جس وقت مر جاتا ہے ساتھ موت معروف یعنی طبعی کے متفرق

اجزاء نظامه وتنعدم قواه عن ذلك النظم

ہو جاتے ہیں اجزا اسکے جسم کے اور معدوم ہو جاتی ہیں قوتیں اُسکی اُس جسم خاص سے

الخاص قال تعالى لايوب اركض برجلك هذا

فرمایا اللہ تعالے نے واسطے ایوب علیہ السلام کے لات مار پاؤں اپنے سے یہ ہے

مغتسل بارد) يعني ماء بارد لما كان عليه من

جگہ نہانے کی ٹھنڈی) یعنے پانی ٹھنڈا بسبب اُس چیز کے کہ تھی وہ بیچ ایوب علیہ السلام کے

افراط حرارة الالم فسكّنه الله ببرد الماء

نہایت حرارت درد سے پس تسکین دی اُنکو اللہ تعالے نے ساتھ ٹھنڈک پانی کے

ولهذا كان الطب النقص من الزائد والزيادة

اور واسطے اسی کے ہے طب اور علاج مریض کا گھٹانا زاید اخلاط سے اور بڑھانا

في الناقص فالمقصود طلب الاعتدال ولا سبيل اليه

بیچ کمی اخلاط کے پس مقصود معالج کا طلب کرنا اعتدال مزاج کا ہے اور نہیں ہے کوئی راہ طرف اعتدال حقیقی کے

الا أنه يقاربه ولذا قلنا ولا سبيل إليه أعني الاعتدال

مگر یہ کہ طبیب قریب کر دیتا ہے مزاج کو اعتدال کا سوا اسکے نہیں ہے کہ کہا ہم نے کہ نہیں ہے کوئی راہ طرف اسکی مراد لیتا ہوں میں اعتدال حقیقی کو

من أجل أن الحقائق والشهود تعطى التكوين مع الانفاس

اسلیے کہ تحقیق معرفت حقایق اور کشف الیقین عطا کرتی ہے اس بات کو ایجاد عالم کی ساتھ ہر دم کے

على الدوام ولا يكون التكوين الا عن ميل يسمى فى الطبيعة

بر سبیل دوام کے اور نہیں حاصل ہوتی ہے ایجاد مگر میلان سے کہ نام رکھا جاتا ہے اس میلان کا بیچ حق طبیعت حیوانی کے

انحرافا او تعفينا وفى حق الحق ارادة وهى ميل الحق

انحراف اور بیچ حق عنصر حیوانی کے تعفین اور بیچ حق اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور ارادہ حق تعالیٰ کا میلان کرنا حق تعالیٰ کا ہے

الى المراد الخاص دون غيره والاعتدال يؤذن

طرف مراد خاص کے نہ کہ غیر اسکا اور اعتدال حقیقی آگاہ کرتا ہے

بالسواء فى الجميع وهذا ليس بواقع فلهذا منعنا

ساتھ برابری اور عدم میلان کے سب میں اور اعتدال حقیقی نہیں ہے واقع اور ثابت پس اسی سبب اسی وجہ سے منع کیا ہم

من حكم الاعتدال وقد ورد فى العلم الالهى النبوى

حکم اعتدال حقیقی کو اور تحقیق وارد ہوا ہے بیچ اس علم کے کہ فائض ہے حضرت الٰہی سے اور جاری ہوا اوپر زبان نبی کے

اتصاف الحق بالرضاء والغضب وبالصفات والرضا

متصف ہونا حق تعالیٰ کا ساتھ رضا اور غضب کے اور ساتھ صفات متضادہ متقابلہ کے اور رضا

مزيل للغضب والغضب مزيل للرضا عن المرضى عنه

دور کرنے والی ہے غضب کو مغضوب علیہ سے اور غضب دور کرنیوالا ہے رضا کو مرضی عنہ سے

والاعتدال ان يتساوى الرضا والغضب فما غضب

اور اعتدال یہ ہے کہ برابر ہوئے رضا اور غضب پس نہ غضب کیا

الغاضب على من غضب عليه وهو عنه راض فقد

کسی غضب کرنیوالے نے اوپر اس شخص کے کہ غضب کیا اسنے اوپر اسکے جس حال میں کہ وہ غضب کرنیوالا اس سے راضی ہو پس تحقیق

اتصف باحد الحكمين فى حقه وهو ميل وما

متصف ہوا غضب کرنے والا ساتھ ایک کے دو حکموں سے بیچ حق مغضوب علیہ کے اور یہی اتصاف میلان ہے اور نہ

رضى الراضى عن من رضى عنه وهو غاضب عليه

راضی ہوا کوئی راضی ہونے والا اوس شخص سے کہ راضی ہوا اس سے جس حال میں کہ وہ غضب کرنے والا ہے اوپر اسکے

فقد اتصف باحد الحكمين فى حقه وهو ميل

پس تحقیق متصف ہوا راضی ہونے والا ساتھ ایک کے دو حکموں سے بیچ حق مرضی عنہ کے اور وہی اتصاف میلان ہے

وإنما قلنا هذا من أجل من يرى أن أهل النار

اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ قائل ہوئے ہم اس بات کے واسطے اس شخص کے جو سمجھتا ہے کہ اہل دوزخ

لا يزال غضب الله عليهم دائما أبدا في زعمه

ایسے ہیں کہ غضب کرتا رہیگا اللہ تعالے اوپر انکے ہمیشہ بیچ زعم اسکے کے

فما لهم حكم الرضا من الله فصح المقصود فإن

پس نہوگا واسطے دوزخیوں کے حکم رضا اور رحمت کا اللہ تعالی سے پس صحیح ہوا مقصود ہمارا پس اگر

كان كما قلنا مآل أهل النار إلى إزالة الآلام

ہووے ایسا جیسے کہ کہا ہمنے پیشتر کہ انجام دوزخیوں کا طرف ازالہ دردوں کے ہے

وإن سكنوا النار فذلك رضى فزال الغضب

اگرچہ ساکن رہیں وہ لوگ دوزخ میں پس یہی دور ہونا درد کا رضا ہے پس زائل ہوا غضب

لزوال الآلام إذ عين الألم عين الغضب إن فهمت

بسبب زائل ہونے دردوں کے اسلیے کہ عین الم درد کا عین غضب حق تعالی کا ہے اگر سمجھے تو

فمن غضب فقد تأذى فلا يسعى في انتقام المغضوب

پس جسنے غضب کیا پس تحقیق ایذا پائی اسنے پس نہیں کوشش کرتا ہے غضب کرنے والا بیچ بدلا لینے کے اس شخص مغضوب علیہ کے

عليه بإيلامه إلا ليجد الغاضب الراحة بذلك

ساتھ درد پہونچانے اسکے کے مگر اسواسطے کہ پاوے غضب کرنیوالا راحت بسبب اسی بدلہ لینے کے

فينتقل الألم الذي كان عنده إلى المغضوب

پس منتقل ہوتا ہے وہ درد کہ تھا وہ غضب کرنے والے کو طرف اس شخص کے کہ مغضوب علیہ ہے

عليه والحق إذا أفردته عن العالم يتعالى علوا

اور حق تعالی کو جبوقت جدا اور منزہ کرے تو عالم سے عالی اور منزہ ہے حق تعالے بہت بڑا

كبيرا عن هذه الصفة على هذا الحد وإذا

عالی اور منزہ اس صفت امکانی سے جو اوپر اس حد غضب اور راحت کے ہے اور جبوقت

كان الحق هوية العالم فما ظهرت الأحكام كلها

ہووے حق تعالے حقیقت عالم کا پس نہ ظاہر ہونگے تمامی احکام امکانیہ مختلفہ

إلا فيه ومنه وهو قوله تعالى (وإليه يرجع الأمر

مگر بیچ حق تعالے کے اور حق تعالی سے اور وہی ہے معنی قول حق تعالی کے (اور طرف اللہ تعالی کے رجوع کرتے ہیں

كله) حقيقة وكشفا (فاعبده وتوكل عليه)

تمامی امور) حقیقت اور کشف کی رو سے (پس عبادت کر تو اسکی اور بھروسا کر اوپر اسکے)

حجاباً وستراً فليس في الامكان ابدع من هذا

جس حال میں کہ تو اے طالب محجوب اور مستور ہے اپنی خودی سے پس نہیں ہے بیچ حضرت امکان کے عجب کوئی شے اس

العالم لانه على صورة الرحمن اوجده الله تعالى

عالم سے اسلیے کہ تحقیق عالم کو اوپر صورت رحمن ہی کے ایجاد کیا اللہ تعالے نے

اي ظهر وجوده تعالى بظهور العالم كما ظهر الانسان

یعنے ظاہر ہوا وجود حق تعالی کا ساتھ ظہور عالم کے جیسے کہ ظاہر ہوا انسان کی

بوجود الصورة الطبعية فنحن صورته الظاهرة

ساتھ وجود صورت طبعی عنصری کے پس ہم اہل عالم صورت ظاہری حق تعالی کے ہیں

وهويته تعالى روح هذه الصورة المدبرة لها

اور ہویت حق تعالی کی روح اس صورت عالم کی ہے کہ مدبر ہے واسطے اس صورت عالم کے

فما كان التدبير الا فيه كما لم يكن الا منه فهو

پس نہیں ہے تدبیر مگر بیچ حق تعالے کے جیسے کہ نہیں ہے تدبیر مگر حق تعالی سے پس حق تعالے

الاول بالمعنى والاخر بالصورة وهو الظاهر

اول ہے بنظر معنے اور بطون کے اور آخر ہے بنظر صورت اور ظہور کے اور وہی ظاہر ہے

بتغير الاحكام والاحوال والباطن بالتدبير

بنظر تغیر احکام اور احوال کے اور باطن ہے بنظر تدبیر اور تصرف کے

(وهو بكل شيء عليم) فهو على كل شيء شهيد ليعلم

(اور اللہ تعالی ہر شے کو جاننے والا ہے) پس وہ اوپر ہر شے کے شہید اور حاضر ہے تاکہ جانا جاوے

عن شهود لا عن فكر فكذلك علم الاذواق

حق تعالی شہود اور معائنہ سے نہ کہ فکر اور عقل سے پس ایسا ہی علم ذوقی شہود اور معائنہ سے حاصل ہوتا ہے

لا عن فكر وهو العلم الصحيح وما عداه

نہ فکر سے اور علم ذوقی ہی علم صحیح ہے اور سوا ہے اور علم ذوقی کے

حدس وتخمين ليس بعلم اصلا ثم كان لايوب

ظن اور گمان ہے نہیں ہے وہ علم اصلا پھر تھا واسطے ایوب

عليه السلام ذلك الماء شرابا لازالة الم العطش

علیہ السلام کے وہ پانی پینے کا واسطے دفع کرنے الم تشنگی کے

الذي هو من النصب والعذاب الذي مسه به

کہ وہ رنج اور عذاب سے تھا کہ مس کیا تھا اونکو ساتھ عذاب کے

الشيطان اي البعد عن الحقائق ان يدرك لها على
شیطان نے یعنی مس کیا مجکو بعد عن الحقایق نے ابا سے کہ ادراک کریں ایوب علیہ السلام
ما هي عليه فيكون بادراكها في محل القرب فكل مشهود
حقایق عالم کو جو نفس الامر میں ہیں اور ہو دیں ایوب علیہ السلام بسبب ادراک ان حقایق کے بیچ مقام قرب حق تعالی کے اسلیے کہ ہر مشہود
قريب من العين ولو كان بعيدا بالمسافة فان البصر
اور بصر قریب ہے آنکھ سے اگرچہ ہووے وہ مشہود دور آنکھ سے ساتھ مسافت کے اسلیے کہ تحقیق شعاع بصر کی
يتصل به من حيث شهوده ولولا ذلك لم يشهده
متصل ہوتی ہے ساتھ مشہود کے باعتبار ظہور اس مشہود کے اور اگر نہ ہوتا وہ اتصال نہ دیکھتی بصر اوس مشہود کو
او يتصل المشهود بالبصر كيف كان فهو قريب
یا متصل ہووے مشہود ساتھ بصر کے بہر حال کیسا ہی ہو وہ اتصال پس وہ اتصال قریب ہے
بين البصر والمبصر ولهذا كنى ايوب في المس
درمیان بصر اور مشہود کے اور واسطے اسی قرب کے اشارہ کیا ایوب نے اپنی ذات کا ساتھ ضمیر متکلم کے بیچ مس کے
فاضافه الى الشيطان مع قرب المس فقال
پس نسبت کی انہوں نے مس کی طرف شیطان کے کہ بعید ہے باوجود قرب مس شیطان کے ساتھ ایوب کے پس گویا کہا ایوب علیہ السلام
البعيد مني قريب لحكمة في وقد علمت
کہ بعید مجھ سے قریب ہے بسبب ایک بھید کے جو مجھ میں ہے اور تحقیق جانا تو نے اے طالب
ان البعد والقرب امران اضافيان فهما
کہ تحقیق بعد اور قرب دونوں امر اضافی ہیں پس وہ دونوں
نسبتان لا وجود لهما في العين مع ثبوت
نسبتیں ہیں نہیں ہے کوئی وجود واسطے اُن دونوں کے خارج میں باوجود ثبوت
احكامهما في البعيد والقريب واعلم ان سر
احکام اُن دونوں کے بیچ بعید اور قریب کے اور جان تو اے طالب اسکو کہ تحقیق سر اور حکمت
الله في ايوب الذي جعله عبرة لنا وكتابا
اللہ تعالی کا بیچ قصہ ایوب علیہ السلام کے کہ گردانا اللہ تعالی نے انکو عبرت واسطے ہمارے اور ایک کتاب
مسطورا حاكيا تقرؤه هذه الامة المحمدية
لکھی ہوئی حکایت کرنے والی کہ پڑھتی ہے اسکو یہ امت محمدی

لِیَعْلَمَ مَا فِیْہِ فَتَلْحَقُہٗ بِصَاحِبِہٖ تَشْرِیْفًا لَّھَا فَاَثْنَی اللّٰہُ

یعنی کہ جانے امت محمدی جو کچھ کہ بیچ اس کتاب کے ہے تو لاحق ہووے امت محمدی ساتھ صاحب کتاب کے واسطے تشریف دینے کو پس تعریف کی اللہ تعالیٰ

عَلَیْہِ اَعْنِیْ عَلٰٓی اَیُّوْبَ بِالصَّبْرِ مَعَ دُعَآئِہٖ فِیْ رَفْعِ

اُس کی یعنی ایوب علیہ السلام کی ساتھ صبر کے باوجود دعا کرنے اُنکے کے بیچ دور کرنے کے

الضُّرِّ عَنْہُ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَعَی اللّٰہَ فِیْ کَشْفِ

ضرر اپنے سے پس جانا ہم نے اُس سے اس بات کو کہ تحقیق بندہ جس وقت پکارتا ہے اللہ تعالیٰ کو بیچ دور کرنے

الضُّرِّ عَنْہُ لَا یَقْدَحُ فِیْ صَبْرِہٖ وَاَنَّہٗ صَابِرٌ وَّاَنَّہٗ

ضرر کے اپنے سے نہیں ضرر کرتی ہے وہ دعا بیچ صبر اُسکے کے اور تحقیق ایوب علیہ السلام صابر تھے اور تحقیق وہ

نِعْمَ الْعَبْدُ کَمَا قَالَ (اِنَّہٗ اَوَّابٌ) اَیْ رَجَّاعٌ اِلَی

نیک بندے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (کہ تحقیق ایوب اواب تھے) یعنی بڑے رجوع کرنے والے طرف

اللّٰہِ لَا اِلَی الْاَسْبَابِ وَالْحَقُّ یَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِکَ بِالسَّبَبِ

اللہ تعالیٰ کے نہ طرف اسباب اور مظاہر کے اور حق تعالیٰ کرتا ہے کام بندے کا وقت رجوع کرنے کے ساتھ کسی سبب خاص کے

لِاَنَّ الْعَبْدَ یَسْتَنِدُ اِلَیْہِ اِذِ الْاَسْبَابُ الْمُزِیْلَۃُ لِاَمْرٍ

کیونکہ تحقیق بندہ اواب پناہ لیتا ہے طرف حق تعالیٰ کے اسلیے کہ اسباب و مظاہر کہ دور کرنے والے امر مضر کے ہیں

مَّا کَثِیْرَۃٌ وَّالْمُسَبِّبُ وَاحِدُ الْعَیْنِ فَرُجُوْعُ الْعَبْدِ اِلَی

بہت ہیں اور مسبب الاسباب ایک ہی ذات ہے پس رجوع کرنا بندے کا طرف

الْوَاحِدِ الْعَیْنِ الْمُزِیْلِ بِالسَّبَبِ ذٰلِکَ الْاَلَمَ اَوْلٰی

ایک ہی ذات کے کہ دور کرنے والی ہے وہ ذات بذریعہ سبب خاص کے اوس درد کو بہتر اور مناسب تر ہے

مِنَ الرُّجُوْعِ اِلٰی سَبَبٍ خَاصٍّ رُبَّمَا لَا یُوَافِقُ ذٰلِکَ

رجوع کرنے سے بندے کی طرف سبب خاص کے کہ اکثر اوقات نہیں موافقت کرتا ہے وہ سبب خاص

عِلْمَ اللّٰہِ فِیْہِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَسْتَجِبْ لِیْ وَھُوَ مَا دَعَاہُ

ساتھ علم اللہ تعالیٰ کے بیچ دفع ضرر کے پس کہتا ہے بندہ اُس وقت کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قبول کی دعا میری حالانکہ دعا کی تھی بندے نے حق تعالیٰ سے

وَاِنَّمَا جَنَحَ اِلٰی سَبَبٍ خَاصٍّ لَمْ یَقْتَضِیْہِ الزَّمَانُ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ رجوع اور میلان کیا بندے نے طرف سبب خاص کے کہ مقتضی ہوا اُس سبب خاص کا زمانہ

وَلَا الْوَقْتُ فَعَمِلَ اَیُّوْبُ بِحِکْمَۃِ اللّٰہِ اِذْ کَانَ نَبِیًّا

اور وقت پس عمل کیا ایوب علیہ السلام نے ساتھ حکمت اور معرفت اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہ تھے وہ پیغمبر

لِمَا عَلِمَ اَنَّ الصَّبْرَ الَّذِیْ ھُوَ حَبْسُ النَّفْسِ عَنِ

کیونکہ جانا تھا انہوں نے اس بات کو کہ تحقیق صبر روکنا نفس کا ہے

۲۱۵

الشكوى عند الطائفة وليس ذلك بحدٍّ للصبر

مطلق شکایت سے نزدیک ایک گروہ خاص کے حالانکہ نہیں ہے وہ تعریف صبر کی

عندنا وانما حدّه حبس النفس عن الشكوى

نزدیک ہمارے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ تعریف صبر کی روکنا نفس کا ہے شکایت سے

لغير الله لا الى الله فحجبت الطائفة نظرهم في انّ

طرف غیر اللہ تعالی کے نہ طرف اللہ تعالی کے پس مجبور اور نابینا کیا اس گروہ کو نظر انکی اوپر اسبات کے کہ تحقیق

الشاكي يقدح بالشكوى في الرضاء بالقضاء

شکایت شاکی کی ضرر کرتی ہے بسبب شکایت اپنی کے بیچ حق رضا بالقضا کے

وليس كذلك فانّ الرضاء بالقضاء لا يقدح

حالانکہ نہیں ہے وہ امر ایسا اسلیے کہ تحقیق رضا مندی جو کی ساتھ قضائے الٰہی کے ہرگز نہیں ضرر کرتی ہے

فيه الشكوى الى الله ولا الى غيره وانما يقدح

بیچ اسکے شکایت جو کی طرف اللہ تعالی کے اور طرف غیر اللہ تعالی کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ ضرر کرتی ہے شکایت

في الرضاء بالمقضي ونحن ما خوطبنا بالرضاء

بیچ حق رضا بالمقضی ہے کے یعنی ساتھ درد کے اور ہم نہیں مامور ہوئے ہیں واسطے راضی ہونے

بالمقضي والضرّ هو المقضي ما هو عين القضاء

ساتھ مقضی ہے کے یعنی ساتھ درد کے اور ضرر و درد ہی مقضی ہے اور نہیں ہے مقضی یہ عین قضا کا

وعلم ايوب انّ في حبس النفس عن الشكوى

اور جانا تھا ایوب علیہ السلام نے اسبات کو کہ تحقیق روکنا نفس کا شکایت کرنے سے

الى الله في رفع الضرّ مقاومة القهر الالهي

طرف اللہ تعالی کے بیچ دور کرنے ضرر کے برابری کرنا ہے ساتھ قہر الٰہی کے

وهو جهل بالشخص اذا ابتلاه الله بما تتألم

اور یہ جہل اور نادانی ہے شخص مذکور سے جسوقت مبتلا کرے اسکو اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے کہ درد پاتا ہے

منه نفسه فلا يدعو الله في ازالة ذلك الامر

اس سے نفس اسکا پس نہیں دعا کرتا ہے اللہ تعالی سے بیچ دور کرنے اوس امر

٢١٧

أولو بل ينبغي له عند المحقق أن يتضرع ويسأل الله في

درد پہنچانے والے سے بلا ہٹانے اور یہ بدلیکن نزدیک عارف محقق کے یہ کہ زاری کرے اور سوال کرے اللہ تعالیٰ سے بیچ

إزالة ذلك عنه فإن ذلك إزالة عن جناب الله

دور کرنے اس درد کے پس اسلئے کہ تحقیق دفع کرنا درد کا بندہ سے دفع کرنا درد کا ہے جناب الٰہی سے

عند العارف صاحب الكشف فإن الله قد وصف

نزدیک عارف صاحب کشف کے اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے صفت کی

نفسه بأنه يؤذى فقال إن الذين يؤذون الله ورسوله

ذات اپنی کی ساتھ اس کے کہ تحقیق وہ ایذا دیا جاتا ہے پس فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول اسکے کو

وأي أذى أعظم من أن يبتليك ببلاء عند غفلتك

اور کونسی ایذا بڑی ہے حق تعالیٰ کو اس بات سے کہ مبتلا کرے حق تعالیٰ تجھکو ساتھ کسی بلا کے وقت غفلت تیری کے

عنه أو عن مقام إلهي لا تعلمه لترجع إليه بالشكوى

حق تعالیٰ سے یا مقام الٰہی سے کہ نہیں جانتا ہے تو اسکو تاکہ رجوع کرے تو طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکایت کے

فيرفعه عنك فيصح الافتقار الذي هو حقيقتك فيرتفع

پس دور کرے حق تعالیٰ اسکو تجھ سے پس صحیح ہووے احتیاج کہ وہ حقیقت تیری ہے پس دور ہووے

عن الحق الأذى بسؤالك إياه في رفعه عنك إذ أنت

حق تعالیٰ سے ایذا بسبب سوال تیرے کے حق تعالیٰ سے بیچ دور کرنے اوسی ایذا کے تجھ سے اسلیئے کہ تو

صورته الظاهرة كما جاع بعض العارفين فبكى

صورت ظاہری حق تعالیٰ کی ہے جیسے کہ بھوکے رہے بعض عارف اور روئے

فقال له في ذلك من لا ذوق له في هذا الفن

پس کہا واسطے اس عارف کے بیچ اس حالت کے اس شخص نے کہ نہیں ہو ذوق واسطے اسکے بیچ اس فن معرفت کے

معاتبا له فقال العارف إنما جوعني لأبكي يقول

اس حال میں کہ ملامت کرنیوالا تھا اوس عارف کو پس کہا عارف نے سوائے اسکے نہیں ہے کہ بھوکا کیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو تاکہ روؤں میں کہتا ہے عارف صاحب یہ

إنما ابتلاني بالضر لأسأله في رفعه عني

سوائے اسکے نہیں ہے کہ مبتلا کیا حق تعالیٰ نے مجھکو ساتھ ضرر کے تاکہ سوال کروں میں حق تعالیٰ سے بیچ دفع ضرر کے اپنے سے

وذلك لا يقدح في كونه صابرا فعلمنا أن الصبر

اور یہ سوال نہیں عیب کرتا ہے بیچ صابر ہونے اسکے کے پس جانا ہم نے اس سے اس بات کو کہ تحقیق صبر

إنما هو حبس النفس عن الشكوى لغير الله

سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ روکنا نفس کا ہے شکایت سے طرف غیر اللہ تعالیٰ کے

وَأَعْنِي بِالْغَيْرِ وَجْهًا خَاصًّا مِنْ وُجُوهِ اللهِ وَقَدْ

اور مراد لیتا ہوں میں ساتھ غیر اللہ تعالیٰ کے کسی ایک مظہر خاص جزئی کو مظاہر اللہ تعالیٰ سے اور تحقیق

عَيَّنَ الْحَقُّ وَجْهًا خَاصًّا مِنْ وُجُوهِ اللهِ وَهُوَ الْمُسَمّٰى

تعیین کیا حق تعالیٰ نے واسطے سوال اور رفع حاجات بندے کے ایک مظہر خاص جامع کو مظاہر سے اور اس مظہر خاص کا نام رکھا گیا ہے

وَجْهَ الْهُوِيَّةِ فَيَدْعُوهُ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ فِي رَفْعِ

وجہ الہویۃ اور وجہ اللہ پس پکارے پکارنے والا حق تعالیٰ کو اس مظہر خاص سے بیچ دفع کرنے

الضُّرِّ عَنْهُ لَا مِنَ الْوُجُوهِ الْأُخَرِ الْمُسَمَّاةِ أَسْبَابًا

ضرر اپنے کے نہ وجوہ اور مظاہر جزئیات دوسرے سے کہ نام رکھا گیا انکا اسباب

وَلَيْسَتْ إِلَّا هُوَ مِنْ حَيْثُ تَفْصِيلِ الْأَمْرِ فِي نَفْسِهِ

اگرچہ نہیں ہیں وہ اسباب مگر عین حق تعالیٰ کے باعتبار تفصیل اور شرح امر جامع [illegible]

فَالْعَارِفُ لَا يَحْجُبُهُ سُؤَالُهُ هُوِيَّةَ الْحَقِّ فِي رَفْعِ الضُّرِّ

پس عارف کو نہیں محجوب کرتا ہے سوال کرنا اسکا ذات حق تعالیٰ سے بیچ دفع کرنے ضرر

عَنْهُ عَنْ أَنْ يَكُونَ جَمِيعُ الْأَسْبَابِ عَيْنَهُ مِنْ

اپنے کے اسباب سے کہ ہو دین تمامی اسباب عین حق تعالیٰ کے

حَيْثِيَّةٍ خَاصَّةٍ وَهٰذَا لَا يَلْزَمُ طَرِيقَتَهُ إِلَّا

باعتبار خاص کے اور یہ مذکور ایک راہ ہے کہ نہیں التزام کرتا ہے طریقہ اسکا کوئی مگر

الْأُدَبَاءُ مِنْ عِبَادِ اللهِ الْأُمَنَاءُ عَلٰى أَسْرَارِ

صاحب ادب بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کہ امانت دار ہیں وہ اوپر اسرار

اللهِ فَإِنَّ لِلّٰهِ أُمَنَاءَ لَا يَعْرِفُهُمْ إِلَّا اللهُ وَيَعْرِفُ

الٰہی کے اسلئے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے بندے امانت دار ہیں کہ نہیں پہچانتا ہے انکو کوئی سوا اللہ تعالیٰ کے اور پہچانتا ہے

بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَقَدْ نَصَحْنَاكَ فَاعْمَلْ وَإِيَّاهُ سُبْحَانَهُ فَاسْأَلْ

بعض انکا بعض کو اور تحقیق نصیحت کی ہم نے تجھکو اے طالب پس عمل کر تو اور خاص حق سبحانہ تعالیٰ ہی سے سوال کر نہ غیر سے

فَصُّ حِكْمَةٍ جَلَالِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ يَحْيَوِيَّةٍ

یہ فص حکمت جلالیہ کی بیچ بیان کلمہ یحیویہ کے

هذه الحكمة الأولية في الأسماء فإن الله سماه يحيى

یہ حکمت جلالیہ پہلی حکمت سبب بیچ اسماء کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے نے نام رکھا یحیی کا یعنے

أي يحيى به ذكر زكريا ولم نجعل له من قبل سميا فجمع

جینے زندہ ہوئے بسبب اسکے ذکر زکریا علیہ السلام کا اور نہ کرنا بنے واسطے اسکے پہلے اس ہمنام اسکا پس جمع کیا

له بين حصول الصفة التي فيمن غبر ممن ترك

واسطے یحیی علیہ السلام کے دو صفتوں کو ایک تو حاصل ہونا اس صفت خاص کا جو کہ ثابت ہے بیچ اس شخص کے کہ گذر گیا اور چھوڑ گیا وہ شخص

ولدا يحيى به ذكره وبين اسمه بذلك فسماه يحيى

ایسا ایک فرزند کہ زندہ ہووے بسبب اسکے ذکر اس شخص کا اور دوسری صفت اسم انکا ہے کہ یحیی پس نام رکھا حق تعالی نے انکا یحیی

فكان اسمه يحيى كالعلم الذوقي فإن آدم حيي

پس ہوا نام انکا کہ یحیی ہے مانند علم ذوقی کے اسلیے کہ تحقیق آدم علیہ السلام کا ذکر زندہ

ذكره بشيث ونوحا حيي ذكره بسام وكذلك

ہوا بسبب شیث علیہ السلام کے اور نوح علیہ السلام کا ذکر زندہ ہوا بسبب سام کے اور ایسا ہی حال ہے دوسرے

الأنبياء ولكن ما جمع الله لأحد قبل يحيى بين

انبیا کا ولیکن نہ جمع کرنا اللہ تعالے نے واسطے کسی کے پہلے یحیی علیہ السلام کے دو چیز میں

الاسم العلم منه وبين الصفة إلا لزكريا عناية

ایک تو اسم علم انکا اور دوسرے صفت مذکورہ مگر واسطے زکریا علیہ السلام کے از روے عنایت کے

منه إذ قال «هب لي من لدنك وليا» فقدم الحق على

اپنی طرف سے جس وقت کہا انہوں نے (بخش تو واسطے میرے اپنی طرف سے ولی) پس مقدم کیا زکریا نے حق تعالی کو اوپر

ذكر ولده كما قدمت آسية ذكر الجار على الدار

ذکر فرزند اپنے کے جیسے کہ مقدم کیا تھا آسیہ زوجہ فرعون نے ذکر ہمسایہ کا یعنی حق تعالی کا اوپر گھر کے یعنی جنت کے

في قولها «عندك بيتا في الجنة» فأكرمه الله بأن قضى

بیچ قول اپنے کے (اے رب بنا کر واسطے میرے نزدیک اپنے ایک گھر بیچ جنت کے) پس اکرام اور بزرگی کی زکریا علیہ السلام کی اللہ تعالی نے ساتھ اسکے کہ پوری کی

حاجته وسماه بصفته حتى يكون اسمه تذكارا

اسکی حاجت اور نام رکھا اسنے یحیی کا ساتھ صفت یحیی کے تاکہ ہووے نام انکا یادگار

لما طلبه منه نبيه زكريا لأنه عليه

اس چیز کا کہ طلب کیا اوسکو حق تعالے سے پیغمبر انکا کہ زکریا ہے اسلیے کہ تحقیق زکریا علیہ

السلام آثر بقاء ذكر الله في عقبه إذ الولد سر أبيه

السلام نے اختیار کیا باقی رہنا ذکر خدا کا پیچھے اپنے اسلیے کہ فرزند بھید باپ کا ہے

٢١٩

فقال (يرثني ويرث من آل يعقوب) وليس ثَمَّ موروث

پس کہا زکریا نے (کہ وارث ہووے میرا اور وارث ہووے اولاد یعقوب کا) اور نہیں ہے بیچ خاندان انبیا کے کوئی ترکہ

في حق هؤلاء إلا مقام ذكر الله والدعوة إليه

حق میں انکے مگر قایم کرنا ذکر اللہ تعالی کا اور بلانا لوگوں کو طرف اللہ تعالی کے

ثم إنه تعالى بشّره بما قدّمه من سلامه عليه

پھر تحقیق کہ حق تعالی نے بشارت دی یحیی علیہ السلام کو ساتھ اس چیز کے کہ مقدم کی تھی حق تعالی نے واسطے انکے سلامتی اپنی اوپر انکے

(يوم ولد ويوم يموت ويوم يبعث حيا) فجاء بصفة

جسدن پیدا ہوے اور جسدن مرینگے اور جسدن اوٹھینگے (زندہ ہوکر) پس لایا حق تعالی صفت

الحيوة وهي اسمه وأعلمه بسلامه عليه وكلامه

حیات کو اور وہ نام حق تعالی کا ہے اور آگاہ کیا حق تعالی نے سلام اپنے سے اوپر یحیی کے اور کلام حق تعالی کا

صدق فهو مقطوع به وإن كان قول الروح (والسلام

سچا ہے اور وہ یقینی ہے اگرچہ قول عیسی علیہ السلام کا کہ روح ہے (اور سلامتی ہے

علي يوم ولدت ويوم أموت ويوم أبعث حيا)

اوپر میرے جسدن پیدا ہوا میں اور جسدن مرونگا میں اور جسدن اوٹھونگا میں زندہ ہوکر)

أكمل في الاتحاد فهذا أكمل في الاتحاد

کامل ہے بیچ اتحاد قول حق تعالی کی پس یہ قول حق تعالی کا حق میں یحیی کے کامل تر ہے بیچ اتحاد اور

والاعتقاد وأرفع للتأويلات فإن الذي انخرقت

اعتقاد کے کلام حق کی ساتھ اور بلند تر اور پاک ہے تاویلات سے اسلیے کہ تحقیق جو چیز کہ واقع ہوئی

فيه العادة في حق عيسى إنما هو النطق فقد تمكن

بیچ اسکے خرق عادت حق میں عیسی علیہ السلام کے سو وہ نہیں ہے مگر نطق اور کلام کرنا پس تحقیق قادر ہوئی

عقله وتكمل في ذلك الزمان الذي أنطقه

عقل انکی اور کامل ہوے وہ بیچ اس زمانے کے کہ ناطق کیا اونکو

الله فيه ولا يلزم للمتمكن من النطق على أي حالة

اللہ تعالی نے بیچ اسکے پس نہیں لازم آیا واسطے قدرت والے کلام کے خواہ کسی حالت میں ہو وہ قدرت والا

٢٢٠

٢٢١

كان الصدق فيما به ينطق بخلاف المشهود له يحيى فسلام

الحق على يحيى من هذا الوجه ارفع للالتباس الواقع في

العناية الالهية به من سلام عيسى على نفسه وان كانت

قرائن الاحوال تدل على قربه من الله في ذلك وصدقه

اذ نطق في معرض الدلالة على براءة امه في المهد فهو

احد الشاهدين والشاهد الآخر هو الجذع اليابس فسقط

رطبا جنيا من غير فحل ولا تذكير كما ولدت مريم عيسى

من غير فحل ولا ذكر ولا جماع عرفي معتاد لو قال نبي

آيتي ومعجزتي ان ينطق هذا الحائط فنطق الحائط وقال

نطقه تكذب ما انت رسول الله لصحت الآية وثبت

بها انه رسول الله ولم يلتفت الى ما نطق به الحائط فلما

دخل هذا الاحتمال في كلام عيسى باشارة امه اليه و

هو في المهد كان سلام الله على يحيى ارفع من هذا

الوجه فموضع الدلالة انه عبد الله من اجل ما قيل

فِيهِ إِنَّهُ ابْنُ اللهِ وَفَرَغَتِ الدَّلَالَةُ بِمُجَرَّدِ النُّطْقِ

حق میں عیسیٰ کے کہ تحقیق وہ بیٹا خدا کا ہے اور پوری ہوئی دلالت مجرد کلام بیٹے کے

وَأَنَّهُ عَبْدُ اللهِ عِنْدَ الطَّائِفَةِ الْأُخْرَى الْقَائِلَةِ

کہ تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا ہے نزدیک گروہ دوسرے کے کہ قائل ہیں

بِالنُّبُوَّةِ وَبَقِيَ مَا زَادَ فِي حُكْمِ الْاِحْتِمَالِ فِي النَّظَرِ

نبوت عیسیٰ کے اور باقی رہی وہ چیز کہ زائد ہے بیچ حکم احتمال کے نظر

الْعَقْلِيِّ حَتَّى ظَهَرَ فِي الْمُسْتَقْبَلِ صِدْقُهُ فِي جَمِيعِ

عقلی میں یہاں تک کہ ظاہر ہووے آئندہ سچائی عیسیٰ کی بیچ تمامی

مَا أَخْبَرَ بِهِ فِي الْمَهْدِ فَتَحَقَّقَ مَا أَشَرْنَا إِلَيْهِ

اُن خبروں کے خبر دی عیسیٰ نے ساتھ اُسکے بیچ گہوارے کے پس ثابت ہوا اُس چیز کو کہ اشارہ کیا ہم نے طرف اُسکے

فَصُّ حِكْمَةٍ مَالِكِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ زَكَرِيَّاوِيَّةٍ

یہ فص حکمت مالکیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ زکریویہ کے

اِعْلَمْ أَنَّ رَحْمَةَ اللهِ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وُجُودًا وَحُكْمًا

جان تو تحقیق کہ رحمت خدا نے سمایا ہے ہر شے کو وجود اور حکم کی رو سے

وَأَنَّ وُجُودَ الْغَضَبِ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ بِالْغَضَبِ

اور تحقیق کہ وجود غضب کا رحمت خدا سے ہے بسبب رحمت خدا کے غضب سے بیچ نامیہ کے

فَسَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ أَيْ سَبَقَتْ نِسْبَةُ الرَّحْمَةِ

پس سابق ہوئی رحمت خدا کی اوپر غضب اُسکی کے یعنے سابق ہوئی نسبت رحمت کی

إِلَيْهِ نِسْبَةَ الْغَضَبِ إِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ لِكُلِّ عَيْنٍ وُجُودٌ

طرف خدا کے اوپر نسبت غضب کے طرف خدا کے اور جبکہ تھا واسطے ہر ایک عین علمی کے وجود خاص کی

يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ لِذَلِكَ عَمَّتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ عَيْنٍ فَإِنَّهُ

کہ طلب کرتی تھی وہ ہر عین علمی وجود خارجی کو اللہ تعالیٰ سے اسلئے شامل ہوئی رحمت تعالیٰ کی ہر ایک عین کو اس لئے کہ تحقیق شان

۲۲۲

برحمته التي رحمه بها فقبل رغبته في وجود
عينه فأوجدها فلذلك قلنا ان رحمة الله
وسعت كل شيء وجوداً وحكماً والاسماء الالهية
من الاشياء وهي ترجع الى عين واحدة
فاول ما وسعت رحمة الله شيئية تلك
العين الموجدة للرحمة بالرحمة فاول
شيء وسعته الرحمة نفسها ثم الشيئية المشار
اليها ثم شيئية كل موجود يوجد الى ما لا يتناهى
دنيا وآخرة وعرضاً وجوهراً ومركباً
وبسيطاً ولا يعتبر فيها حصول غرض ولا
ملائمة طبع بل الملائم وغير الملائم
كله وسعته الرحمة الالهية وجوداً

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ أَنَّ الْأَثَرَ

اور تحقیق ذکر کیا ہمنے بیچ فتوحات مکی کے اس بات کا کہ نہیں اثر

لَا يَكُونُ إِلَّا لِلْمَعْدُومِ لَا لِلْمَوْجُودِ وَإِنْ كَانَ

نہیں ہوتا ہے مگر واسطے معدوم خارجی کے نہ کہ واسطے موجود خارجی کے اور اگر ہووے اثر

لِلْمَوْجُودِ فَبِحُكْمِ الْمَعْدُومِ وَهُوَ عِلْمٌ غَرِيبٌ

واسطے موجود خارجی کے پس بسبب حکم معدوم خارجی کے ہے اور وہ ایک علم ہے غریب

وَمَسْأَلَةٌ نَادِرَةٌ وَلَا يَعْلَمُ تَحْقِيقَهَا إِلَّا أَصْحَابُ

اور ایک مسئلہ ہے نادر اور نہیں جانتا ہے تحقیق اس مسئلہ کی کوئی مگر صاحبان

الْأَوْهَامِ فَذَلِكَ بِالذَّوْقِ عِنْدَهُمْ وَأَمَّا مَنْ

وہم اور خیال پس علم اس مسئلہ کا ساتھ ذوق اور کشف کے ہے نزدیک ان صاحبان وہم کے لیکن وہ شخص

لَا يُؤَثِّرُ الْوَهْمُ فِيهِ فَهُوَ بَعِيدٌ عَنْ هَذِهِ

کہ نہیں تاثیر کرتا ہے وہم بیچ اسکے پس وہ شخص بعید ہے اس

الْمَسْأَلَةِ شعر

مسئلہ سے

فَرَحْمَةُ اللهِ فِي الْأَكْوَانِ سَارِيَةٌ

پس رحمت اللہ تعالے کی بیچ موجودات خلقیہ کے سرایت کرنے والی ہے

وَفِي الذَّوَاتِ وَفِي الْأَعْيَانِ جَارِيَةٌ

اور بیچ ذاتوں اور اعیان خارجیہ کے جاری ہے

مَكَانَةُ الرَّحْمَةِ الْمُثْلَى إِذَا عُلِمَتْ

مرتبہ رحمت فضیلت والے کا جبوقت معلوم ہووے وہ مرتبہ

مِنَ الشُّهُودِ مَعَ الْأَفْكَارِ عَالِيَةٌ

شہود اور کشف سے ساتھ فکروں کے عالی اور بلند ہے

فَكُلُّ مَنْ ذَكَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَقَدْ سَعِدَ وَمَا ثَمَّ إِلَّا مَنْ

پس جس شخص کو یاد کیا رحمت حق تعالے نے اسلئے پس تحقیق سعید ہوا وہ شخص اور نہیں ہے بیچ موجودات کے کوئی مگر وہی شخص

ذكرته الرحمة وذكر الرحمة الأشياء عين

یاد کیا اس کو رحمت حق تعالیٰ نے اور یاد کرنا رحمت حق تعالیٰ کا اشیا کو عین

إيجادها إياها فكل موجود مرحوم ولا تحجب

ایجاد کرنا رحمت کا ہے ان اشیا کو پس ہر ایک موجود مرحوم ہے اور نہ محجوب ہووے تو

يا وليي عن إدراك ما قلناه بما ترى من أصحاب

اے دوست میرے ادراک اور تصدیق سے اس چیز کے کہ کہا ہم نے اس کو بسبب اس چیز کے کہ دیکھتا ہے تو اصحاب

البلاء وما تؤمن به من الآلام الآخرة التي

بلاؤں سے اور بسبب اس چیز کے کہ اعتقاد رکھتا ہے تو ساتھ اس کے عذاب آخرت سے کہ

لا تفتر عمن قامت به فاعلم أولا أن الرحمة

نہیں سستی رکھتا ہے وہ عذاب اس شخص سے کہ قائم ہے وہ ساتھ اس کے پس جان تو اے طالب پہلے اس بات کو کہ تحقیق رحمت

إنما هي في الإيجاد عامة فبالرحمة بالآلام

سوائے اس کے نہیں ہے کہ وہ بیچ ایجاد کے شامل ہے تمامی اشیا کو پس بسبب رحمت کے ساتھ دردوں اور عذابوں کے پیدا کیا

أوجد الآلام ثم إن الرحمة لها الأثر

ایجاد کیا حق تعالیٰ نے دردوں اور عذابوں کو پھر تحقیق واسطے رحمت حق تعالیٰ کے اثر

بوجهين أثر بالذات وهو إيجادها كل عين

دو وجہوں سے ہے ایک اثر بالذات ہے اور وہ اثر ایجاد کرنا رحمت کا ہے ہر عین

موجودة ولا تنظر إلى غرض ولا إلى عدم غرض

موجود علمی کو اور نہیں نظر کرتی ہے یہ رحمت طرف کسی غرض اور عدم غرض کے

ولا إلى ملائم ولا إلى غير ملائم فإنها ناظرة

اور نہ طرف مناسبت اور غیر مناسبت طبیعت کے اس لیے کہ تحقیق یہ رحمت ذاتیہ نظر کرنے والی ہے

في عين كل موجود قبل وجوده بل تنظره في عين

بیچ عین ثابتہ ہر موجود کے قبل وجود خارجی اس کے بلکہ نظر کرتی ہے یہ رحمت اسما بیچ عین

ثبوته ولهذا رأت الحق المخلوق في الاعتقادات

ثبوت علم اس کے کے عدم خارجی میں اور اسی واسطے دیکھتی ہے رحمت ذاتیہ اس حق مجعول کو کہ مخلوق ہے بیچ اعتقادات

٢٢٥

عَيْنًا ثَابِتَةً فِي الْعُيُونِ الثَّابِتَةِ فَرَحِمْتُهُ بِنَفْسِهَا

ایک عین اعیان ثابتہ میں سے پس رحم کیا اس رحمت ذاتیہ نے ابتدا اسی معبود مخلوق کے اپنی ہی ذات سے

بِالْإِيجَادِ وَلِذٰلِكَ قُلْنَا إِنَّ الْحَقَّ الْمَخْلُوقَ فِي الْاِعْتِقَادِ

ساتھ وجود بخشنے کے اسی معبود مخلوق کو اور اسی واسطے کہا ہمنے کہ تحقیق وہ حق معبود کہ مخلوق اور مجعول ہے بیچ اعتقاد کے

أَوَّلُ شَيْءٍ مَرْحُومٍ بَعْدَ رَحْمَتِهَا بِنَفْسِهَا فِي تَعَلُّقِهَا

اول اس شے کا ہے کہ رحم کیا گیا اور متعلق ہوا وہ ساتھ رحمت کے بعد رحم کرنے رحمت کے اپنی ذات پر بیچ تعلق اپنی رحمت کے

بِإِيجَادِ الْمَرْحُومِينَ وَلَهَا أَثَرٌ آخَرُ بِالسُّؤَالِ فَيَسْأَلُ

ایجاد کرنے میں باقی مرحومین کے ابتک اور واسطے رحمت کے اثر دوسرا ہے کہ متعلق ہے ساتھ سوال کے پس سوال کرتے ہیں

الْمَحْجُوبُونَ الْحَقَّ أَنْ يَرْحَمَهُمْ فِي اعْتِقَادِهِمْ وَ

محجوبین حق تعالےٰ سے اس بات کا کہ رحم کرے حق تعالیٰ اوپر موافق اعتقاد انکے کے اور

أَهْلُ الْكَشْفِ يَسْأَلُونَ رَحْمَةَ اللّٰهِ أَنْ تَقُومَ بِهِمْ

اہل کشف سوال کرتے ہیں رحمت سے اللہ تعالیٰ کی اسبات کا کہ قایم رہے رحمت ساتھ انکے

فَيَسْأَلُونَهَا بِاسْمِ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ يَا اللّٰهُ ارْحَمْنَا

پس سوال کرتے ہیں وہ لوگ رحمت کا ساتھ نام اللہ کے پس کہتے ہیں اے اللہ رحم فرما ہم پر

وَلَا يَرْحَمُهُمْ إِلَّا قِيَامُ الرَّحْمَةِ بِهِمْ فَلَهَا الْحُكْمُ

اور نہیں رحم فرماتا ہے حق تعالیٰ اوپر انکے مگر قایم کردینا رحمت کا ساتھ انکے پس واسطے رحمت ہی کے حکم ہے

لِأَنَّ الْحُكْمَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْحَقِيقَةِ لِلْمَعْنَى الْقَائِمِ

اسلیے کہ تحقیق حکم سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ حقیقت میں واسطے ایک معنی اور مرتبے کے ہے جو قایم ہے وہ

بِالْمَحَلِّ فَهُوَ الرَّاحِمُ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ عِبَادَهُ

ساتھ محل کے پس وہی معنی رحم کرنے والے ہیں حقیقت میں نفس محل پر اور نہیں رحم کرتا ہے اللہ بندوں کو اپنے

الْمَعْنِيِّ بِهِمْ إِلَّا بِالرَّحْمَةِ فَإِذَا قَامَتْ بِهِمُ الرَّحْمَةُ

جو معتبر ہیں مگر ساتھ قیام رحمت کے پس جبوقت قایم ہوئی ساتھ انکے رحمت حق تعالیٰ کی

وَجَدُوا حُكْمَهَا ذَوْقًا فَمَنْ ذَكَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَقَدْ

پاتے ہیں وہ حکم رحمت کو ذوق اور وجدان سے پس جس شخص کو یاد کیا رحمت نے پس تحقیق

رُحِمَ وَاسْمُ الْفَاعِلِ هُوَ الرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ وَالْحُكْمُ

مرحوم ہوا ہے اور اسم فاعل وہی رحیم اور راحم ہے اور حکم

لَا يَتَّصِفُ بِالْخَلْقِ لِاَنَّهُ اَمْرٌ تُوجِبُهُ الْمَعَانِي لِذَوَاتِهَا

فَالْاَحْوَالُ لَا مَوْجُودَةٌ وَلَا مَعْدُومَةٌ اَيْ لَا عَيْنَ

پس احوال اور احکام نہ موجود ہیں خارج میں اور نہ معدوم خارج سے یعنے نہیں ہے کوئی ذات

لَهَا فِي الْوُجُودِ لِاَنَّهَا نِسَبٌ وَلَا مَعْدُومَةٌ فِي الْحُكْمِ

لِاَنَّ الَّذِي قَامَ بِهِ الْعِلْمُ يُسَمَّى عَالِمًا وَهُوَ الْحَالُ

فَعَالِمٌ ذَاتٌ مَوْصُوفَةٌ بِالْعِلْمِ فَمَا هُوَ عَيْنُ الذَّاتِ

وَلَا عَيْنُ الْعِلْمِ وَمَا ثَمَّ اِلَّا عِلْمٌ وَذَاتٌ قَامَ بِهَا

اور نہ عین اس علم کا اور نہیں ہیں بیچ اتصاف کے گر علم اور ذات کہ قایم ہے ساتھ اسی ذات کے

هٰذَا الْعِلْمُ وَكَوْنُهُ عَالِمًا حَالٌ لِهٰذِهِ الذَّاتِ بِاتِّصَافِهَا

یہ علم اور ہونا اس عالم کا عالم حال ہے واسطے اس ذات کے بسبب متصف ہونے اس ذات کے

بِهٰذَا الْمَعْنٰى فَحَدَثَتْ نِسْبَةُ الْعِلْمِ اِلَيْهِ فَهُوَ الْمُسَمّٰى

عَالِمًا وَالرَّحْمَةُ عَلَى الْحَقِيقَةِ نِسْبَةٌ مِنَ الرَّاحِمِ

عالم اور رحمت حقیقت میں ایک نسبت ہے نسبتوں میں سے راحم کی

وَهِيَ الْمُوجِبَةُ لِلْحُكْمِ فَهِيَ الرَّاحِمَةُ وَالَّذِي اَوْجَدَهَا

فِي الْمَرْحُومِ مَا اَوْجَدَهَا لِيَرْحَمَهُ بِهَا وَاِنَّمَا اَوْجَدَهَا

۲ صادر ہوتے ہیں اس وجہ سے افعال خوارق عادات و امر معجزات اور کرامات کے اور رحمت مبدا تمامی صفات فعلیہ کی ہے ۱۲ منہ

ليرحم بها من قامت به وهو سبحانه ليس بمحل

واسطے اسکے کہ رحم کرے وہ ساتھ اسی رحمت کے اس شخص کو کہ قائم ہو رحمت ساتھ اسکے اور حق سبحانہ تعالیٰ نہیں ہے محل

للحوادث فليس بمحل لايجاد الرحمة فيه وهو

حوادث کا پس نہیں ہے حق تعالےٰ محل ایجاد رحمت کا بیچ مرحوم کے مانند حق تعالےٰ ہی

الراحم ولا يكون الراحم راحما الا بقيام الرحمة

راحم ہے اور نہیں ہوتا ہے راحم رحم کرنے والا کسی پر مگر بسبب قیام رحمت کے

به فثبت انه عين الرحمة ومن لم يذق هذا

ساتھ اسکے پس ثابت ہوا یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ عین رحمت ہے اور جسنے نہ چکھا اس

الامر ولا كان له فيه قدم ما اجترأ ان يقول

امر ذوقی کو اور نہیں ہے اسکو بیچ اس امر کے دخل نہ دلیری کی اسنے اثبات پر کہ کہے

انه عين الرحمة او عين الصفة فقال ما هو

کہ تحقیق حق تعالےٰ عین رحمت یا عین صفت ہے پس قائل ہوا وہ یعنی اشعری کہ نہیں ہے حق تعالیٰ

عين الصفة ولا غيرها فصفات الحق

عین صفت اور نہ غیر صفت پس صفات حق تعالےٰ کے

عنده لا هي هو ولا هي غيره لانه لا يقدر

نزدیک اس شخص کے نہ عین حق ہیں اور نہ غیر حق اسلیے کہ تحقیق وہ شخص نہیں قادر ہوتا ہے

على نفيها ولا يقدر ان يجعلها عينه فعدل

اوپر نفی کرنے صفات حق تعالیٰ کے اور نہیں قادر ہوتا کہ وہ اسپر کہ گردانے وہ صفات حق کو عین حق پس عدول کیا

الى هذه العبارة وهي عبارة حسنة وغيرها

طرف اس بیان کے اور وہ بیان ایک عبارت ہے حسن اور غیر اس عبارت حسنہ کا

احق بالامر منها وارفع للاشكال وهو القول

سزاوار تر ہے ساتھ اس امر کے اس عبارت حسنہ سے اور اٹھانیوالا ہے اشکال کا اور غیر اس عبارت حسنہ کا قول ہوتا

٢٢٩

نفى أعيان الصفات وجوداً قائماً بذات الموصوف

نفی اعیان الخ یعنی صفات حق تعالیٰ کا جو وجود ... اور محقق کی رو سے ... اور محقق کے ساتھ ذات موصوف کے

وإنما هي نسب وإضافات بين الموصوف بها وبين

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ صفات نسبتیں ہیں اور اضافتیں ہیں درمیان اس ذات کے کہ موصوف ہے وہ ذات ساتھ ان صفات کے اور

أعيانها المعقولة وإن كانت الرحمة جامعة

حقائق معقولہ ان صفات کے اگرچہ ہے رحمت جامع تمامی صفات کی

فإنها بالنسبة إلى كل اسم إلهي مختلفة فلهذا يسأل

ولیکن رحمت بہ نسبت ہر ایک اسم الٰہی کے مختلف ہیں پس بسبب اسی اختلاف کے سوال کیا جاتا ہے

الحق سبحانه أن يرحم بكل اسم إلهي فرحمة الله و

حق سبحانہ تعالیٰ سے اس بات کا کہ رحم کرے حق تعالیٰ موافق ہر ایک اسم الٰہی کے پس رحمت اللہ تعالیٰ کے اور

الكناية هي التي وسعت كل شيء ثم لها شعب

کنایہ کی یعنی ضمیر متکلم اور مخاطب کی وہ ہے کہ سما لیا ہے اسنے ہر شے کو پھر واسطے رحمت کے شعبے

كثيرة تتعدد بتعدد الأسماء الإلهية فما تعم

بہت ہیں کہ متعدد اور بیشتر ہوتی ہے رحمت ساتھ شمار اسمای الٰہی کے اور جب ... کے پس نہیں عام ہوتی ہے رحمت

بالنسبة إلى ذلك الاسم الخاص الإلهي في قول

بہ نسبت طرف اسی اسم خاص الٰہی کے جو بیچ قول

السائل رب اغفر وارحم وغير ذلك من

سائل کے ہے اے رب میرے معاف کر اور رحم کر اور بہ نسبت غیر اسکے جو اسم خاص ہے

الأسماء حتى المنتقم له أن يقول يا منتقم

اسمائے الٰہی میں سے یہاں تک کہ بہ نسبت اسم منتقم کے پہنچتا ہے سائل کو یہ کہے کہ اے منتقم

ارحمني وذلك لأن هذه الأسماء تدل على

رحم کر مجھپر اور یہ عدم عمومیت رحمت کی اس واسطے ہے کہ تحقیق یہ اسمائے الٰہی دلالت کرتے ہیں اوپر

الذات المسماة وتدل بحقائقها على معان

اس ذات کے کہ نام رکھا گیا ہے ... اسمائے مختلفہ اور دلالت کرتے ہیں وہ اسما ساتھ حقیقتوں مختلفہ کے اوپر معنوں

مختلفة فيدعو بها في الرحمة من حيث دلالتها على الذات

مختلفہ کے پس پکارتا ہے سائل اللہ تعالی کو ساتھ اُن اسماء کے بیچ طلب رحمت کے باعتبار دلالت کرنے اُن اسماء کے اوپر اُس ذات کے

المسماة بذلك الاسم لا غير لا بما يعطيه مدلول ذلك

کہ نام رکھا گیا ہو اُس ذات کا ساتھ اُسی اسم خاص کے نہ ساتھ غیر اُسی اسم خاص کے نہ ساتھ اُس مفہوم کے کہ عطا کرتا ہو اُس کو مدلول اُس

الاسم الذي ينفصل به عن غيره ويتميز فإنه لا يتميز

اسم خاص کا کہ جدا ہوتا ہو وہ اسم خاص بسبب اُس مدلول کے غیر اپنے سے اور ممتاز ہوتا ہو وہ اسلئے کہ تحقیق اسم خاص نہیں متمیز ہوتا ہے

عن غيره وهو عنده دليل الذات وإنما يتميز بنفسه

غیر اپنے سے اُس حالت میں کہ وہ اسم خاص نزدیک سائل کے دلالت کرنے والا ہے الا ذات پر ... اسم خاص ساتھ نفس مفہوم اپنے کے

عن غيره لدلالته إذ المصطلح عليه بأي لفظ كان حقيقة

غیر اپنے سے بتغیر مفہوم خاص ذات اپنی کے اسلئے کہ وہ مفہوم کہ اصطلاح کی گئی ہو اوپر اُسکے ساتھ کسی لفظ کے ہو وے وہ ایک ہی حقیقت

متميزة بذاتها عن غيرها وإن كان الكل قد سيق

متمیز ہو ساتھ ذات اپنی کے غیر اپنے سے اگرچہ ہے ہر ایک اسم کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ

ليدل على عين واحدة مسماة فلا خلاف في أن لكل

واسطے دلالت کرنے اوپر ایک ہی ذات مسمی بالاسماء کے پس نہیں ہے خلاف بیچ اسکے کہ تحقیق واسطے ہر ایک

اسم حكما ليس للآخر فذلك أيضا ينبغي أن يعتبر كما

اسم کے ایک ایک حکم خاص ہے کہ نہیں ہے وہ واسطے اسم دوسرے کے پس یہ حکم خاص بھی سزاوار ہے کہ اعتبار کیا جاوے جیسا کہ

يعتبر دلالتها على الذات المسماة ولهذا قال أبو

اعتبار کی جاتی ہے دلالت اسماء کی اوپر اُس ذات کے کہ مسمی بالاسماء ہے اور اسی واسطے کہا شیخ ابو

القاسم بن قسي في الأسماء الإلهية إن كل اسم على

القاسم بیٹے قسی نے بیچ حق اسماء الہی کے کہ تحقیق ہر ایک اسم خاص اوپر

انفراده مسمى بجميع الأسماء الإلهية كلها إذا قدمته

سبیل انفراد اپنے کے نام رکھا جاتا ہے ساتھ باقی تمامی اسماء الہی کے جو تو مقدم کرے تو کسی ایک اسم خاص کو

في الذكر نعته بجميع الأسماء وذلك لدلالتها على

بیچ ذکر کے منعوت اور موصوف کرے تو اُسی اسم خاص کو ساتھ تمامی اسماء کے اور یہ حکم عام بسبب دلالت کرنے اُن اسماء کے ہے اوپر

عين واحدة وإن تكثرت الأسماء عليها واختلفت

ایک ہی ذات کے اگرچہ بہت ہو گئے ہیں اسماء اوپر اُسی ایک ذات کے اور مختلف ہوتی ہیں

حقائقها أي حقائق تلك الأسماء ثم إن الرحمة تنال

حقیقتیں اُنکی یعنی حقیقتیں اُن اسماء کی پھر تحقیق رحمت حق تعالی کی پہنچتی ہے بندوں کو

١٣٠

على طريقين طريق الوجوب وهو قوله (فسأكتبها للذين

اوپر دو طریق کے ایک بطریق وجوب کے ہے اور وہ ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ سے (پس قریب ہے کہ لکھوں وہ واسطے اون لوگوں کے

يتقون ويؤتون الزكوة) وما قيدهم به من الصفات

کہ ڈرتے ہیں وہ اور دیتے ہیں زکوۃ) اور جو مقید کیا ہے ساتھ اس چیز کے کہ صفتوں

العلمية والعملية والطريق الآخر الذي تنال به هذه

علم اور عمل سے ہے اور طریق دوسرا وہ ہے کہ پہنچتی ہے ساتھ اسکے یہ

الرحمة على طريق الامتنان الالهي الذي لا يقترن

رحمت حق تعالیٰ کی بطریق منت اور احسان الٰہی کے کہ نہیں نزدیک ہوتا ہے

به عمل وهو قوله (ورحمتي وسعت كل شيء)

ساتھ اسکے کوئی عمل اور وہ ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ سے (اور رحمت میری نے سما لیا ہے ہر شے کو)

ومنه قيل (ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما

اور اسی راہ امتنانی سے کہا گیا (تاکہ بخشے واسطے تیرے اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ ہوا تھا پہلے گناہوں سے اور جو کچھ

تأخر) ومنها قوله اعمل ما شئت فقد غفرت لك

کہ پیچھے ہوا) اور رحمت امتنانی سے ہی قول حق تعالیٰ کا کہ کر تو اے بندے جو کچھ کہ چاہے کہ تحقیق بخش دیا میں نے واسطے تیرے

فاعلم ذلك

پس جان تو اے عارف اسکو

فص حكمة ايناسية في كلمة

یہ فص حکمت ایناسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ

الياسية

الیاسیہ کے

الياس هو ادريس كان نبيا قبل نوح ورفعه

حضرت الیاس بعینہ وہی ادریس علیہ السلام ہیں کہ تھے وہ نبی قبل نوح علیہ السلام کے اور اٹھا لیا تھا انکو

الله مكانا عليا فهو في قلب الافلاك ساكن

اللہ تعالیٰ نے اوپر مکان بلند کے پس ادریس علیہ السلام بیچ قلب آسمانوں کے رہنے والے ہیں

وهو فلك الشمس ثم بعث الى قرية بعلبك وبعل

جو سبب آسمان کا فلک ہے پھر بھیجے گئے وہ طرف ایک قریہ بعلبک کے اور بعل

اسم صنم وبك هو سلطان تلك القرية وكان

نام ایک بت کا ہے اور بک نام بادشاہ اُس قریہ کا ہے اور تھا

هذا الصنم المسمى بعلا مخصوصا بالملك وكان

یہ بت کہ نام اُسکا بعل ہے مخصوص ساتھ بادشاہ کے اور تھے

الياس الذي هو ادريس قد مثل له انفلاق

الیاس علیہ السلام کہ وہ عین ادریس ہیں اُس حالت میں کہ تحقیق متمثل ہوا واسطے اُنکے انشقاق

الجبل المسمى لبنان من اللبانة وهي الحاجة

اُس پہاڑ کا کہ نام رکھا گیا اُسکا لبنان کہ وہ مشتق لبانت سے ہے اور وہ معنی میں حاجت کے ہے یعنی

عن فرس من نار وجميع الاته من نار فلما

انشقاق جبل لبنان کا گھوڑے آتشی سے تھا اور تمامی اوزار اور سامان بھی اُسکے آتشی تھے پس جس وقت

راه ركب عليه فسقطت عنه الشهوة وكان

دیکھا الیاس علیہ السلام نے اُس گھوڑے کو سوار ہوئے وہ اوپر اُسکے پس ساقط ہوئی اُنسے شہوت نفسانی اور ہو گئے

عقلا بلا شهوة فلم يبق له تعلق بما يتعلق به

الیاس عقل مجرد بلا شہوت پس نہ باقی رہا واسطے اُنکے علاقہ ساتھ اُن چیزوں کے کہ متعلق ہوتے ہیں ساتھ اُسکے

الاغراض النفسية فكان الحق فيه منزها

اغراض نفسانی اور تھا حق تعالیٰ نزدیک الیاس کے منزہ

فكان على النصف من المعرفة بالله فان

پس تھے الیاس علیہ السلام اوپر نصف معرفت حق تعالیٰ کے واسطے کہ تحقیق

العقل اذا تجرد لنفسه من حيث اخذه

عقل جس وقت مجرد اور پاک ہووے بذاتہ شائبہ وہم و خیال سے باعتبار اخذ اور حاصل کرنے اُسکے کے

العلوم عن نظره كانت معرفته بالله على التنزيه

علوم کو بطریق عقل اپنے کے ہوگی معرفت عقل کی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اوپر سبیل تنزیہ کے

لا على التشبيه وإذا أعطاه الله المعرفة بالتجلي

نہ اوپر طریق تشبیہ کے اور جس وقت عطا کرتا ہے صاحب عقل کو اللہ تعالی معرفت ساتھ تجلی کے

كملت معرفته بالله فنزه في موضع وشبه

کامل ہوتی ہے معرفت اسکی ساتھ اللہ تعالی کے پس تنزیہ کرتا ہے وہ بیچ محل تنزیہ کے اور تشبیہ کرتا ہے وہ

في موضع ورأى سريان الحق بالوجود في الصور

بیچ محل تشبیہ کے اور دیکھتا ہے وہ سرایت حق تعالی کی ساتھ وجود یعنے ذات کے بیچ صورتوں

الطبيعية والعنصرية وما بقيت له صورة إلا و

طبیعیہ اور عنصریہ کے اور نہیں باقی رہتی ہے واسطے اسی صاحب عقل کے کوئی صورت مگر

يرى عين الحق عينها وهذه المعرفة التامة

اس حال میں کہ دیکھتا ہے صاحب عقل عین حق تعالی کو عین صورت اور یہ معرفت تام اور کامل وہ ہے

التي جاءت بها الشرائع المنزلة من عند الله

کہ لائے ہیں اسکو شرائع جو کہ اتاری گئی ہیں وہ نزدیک سے اللہ تعالے کے

وحكمت بهذه المعرفة الأوهام كلها

اور حکم کیا ساتھ اس معرفت کامل کے تمام حضرات اوہام نے

ولذلك كانت الأوهام أقوى سلطانا في

اور واسطے اسی کے ہیں تمامی حضرات اوہام قوی تر غلبہ کی رو سے بیچ

هذه النشأة من العقول لأن العاقل ولو بلغ

اس پیدائش انسانی کے تمامی حضرات عقول سے اسلیے کہ تحقیق عاقل اگرچہ پہنچے وہ کسی رتبے تک

ما بلغ في عقله لم يخل عن حكم الوهم عليه والتصور

کہ جو پہنچے بیچ عقل اپنی کے نہیں خالی ہے وہ حکم وہم سے اوپر اسکے اور تصور سے

فيما عقل فالوهم هو السلطان الأعظم في

بیچ اس چیز کے کہ تعقل کیا ہو عاقل نے پس وہم خود ایک سلطان اعظم اور غالب تر ہے بیچ

هذه الصورة الكاملة الإنسانية وبه جاءت

اس صورت کاملہ انسانی کے اور بسبب اسی وہم کے آئی ہیں

الشرائع المنزلة فتشبهت وتنزهت تشبهت

شریعتیں جو خدا کے یہاں سے اتاری گئی ہیں پس تشبیہ کرتی ہیں شریعتیں حق تعالی کی اور تنزیہ پس تشبیہ کرتے ہیں وہ

في التنزيه بالوهم وتنزهت في التشبيه بالعقل

بیچ مقام تنزیہ کے ساتھ لسان وہم کے اور تنزیہ کرتے ہیں وہ بیچ مقام تشبیہ کے ساتھ لسان عقل کے

فارتبط الكل بالكل فلا يمكن ان يخلو تنزيه

پس مرتبط اور مختلط ہوا ہر ایک امر تشبیہ اور تنزیہ ساتھ ہر ایک کے پس نہیں ممکن ہے یہ کہ خالی ہووے تنزیہ

عن تشبيه ولا تشبيه عن تنزيه قال الله تعالى (ليس كمثله

تشبیہ سے اور تشبیہ تنزیہ سے فرمایا اللہ تعالی نے (نہیں ہے مانند اس کے

شيء) فنزه وشبه (وهو السميع البصير) فشبه وهي اعظم

کوئی شے) پس تنزیہ کی حق تعالی نے اور تشبیہ کی اس نے (اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا) پس تشبیہ کی اس نے اور یہ بزرگ تر

آية نزلت في التنزيه ومع ذلك لم تخل عن تشبيه

ایک آیت ہے کہ نازل ہوئی ہے بیچ تنزیہ کے اور باوجود اسکے نہیں خالی ہے وہ آیت تشبیہ سے

بالكاف فهو اعلم العلماء بنفسه وما عبر عن نفسه الا

بسبب حرف کاف تشبیہ کے پس حق تعالی عالم تر عالموں کا ہے ذات اپنی کا اور نہیں تعبیر کی حق تعالی نے ذات اپنی سے مگر

بما ذكرناه ثم قال (سبحان ربك رب العزة عما

ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اسکا اور بیان تشبیہ اور تنزیہ سے پھر فرمایا حق تعالی نے (پاک ہے رب تیرا کہ صاحب غلبہ ہے اس چیز سے

يصفون) وما يصفونه الا بما تعطيه عقولهم فنزه

کہ صفت کرتے ہیں [illegible]

نفسه عن تنزيههم اذ حددوه بذلك التنزيه و

ذات اپنی کی تنزیہ سے انکے اسلیے کہ محدود کیا ان لوگوں نے حق تعالی کو ساتھ اسی تنزیہ کے اور

ذلك لقصور العقول عن ادراك مثل هذا ثم جاءت

یہ بسبب قصور عقول کے ہے ادراک سے مثل امر مذکور کے پھر آئیں تمام

الشرائع كلها بما تحكم به الاوهام فلم تخل الحق

شریعتیں اس چیز کو کہ حکم کرتے ہیں ساتھ اسکے عقول اور اوہام پس نہیں خالی کرتی ہیں شریعتیں حق تعالی کو

عن صفة يظهر فيها كذا قالت وبذا جاءت فعملت

کسی ایک صفت سے کہ ظاہر ہووے [illegible]

الامم على ذلك فاعطاها الحق التجلي فلحقت بالرسل

امتوں نے اوپر اس طریق کے پس عطا کی ان امتوں کو حق تعالی نے تجلی پس لاحق ہوئی وہ امت ساتھ پیغمبروں کے

وِرَاثَةً فَنَطَقَتْ بِمَا نَطَقَتْ بِهِ رُسُلُ اللّٰهِ (اَللّٰهُ

وراثت کی رو سے پس ناطق ہوئی وہ امت ساتھ اُس چیز کے کہ ناطق ہوئے ساتھ اُسکے انبیا اللہ تعالی کے (اللہ

اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ) فَاللّٰهُ اَعْلَمُ مُوَجَّهٌ

خوب جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے رسالت اپنی کو) پس (اللہ) کی جو بیچ (اللہ اعلم) کے واقع ہو توجیہ کی گئی ہے

لَهُ وَجْهَانِ بِالْخَبَرِيَّةِ اِلٰى رُسُلِ اللّٰهِ وَلَهُ وَجْهٌ

ساتھ دو وجہوں کے ایک وجہ اسکی خبر ہونے کی ہے اس قول کی کہ رسل اللہ ہیں باعتبار ترکیب اور دوسری وجہ اسکی

بِالْاِبْتِدَاءِ اِلٰى اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ وَكِلَا

مبتدا ہونے کی ہے اس قول کی کہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ہے اور ہر

الْوَجْهَيْنِ حَقِيْقَةٌ فِيْهِ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا بِالتَّشْبِيْهِ

دونوں وجہیں حقیقی ہیں بیچ اُسی قول کے پس اسیواسطے قائل ہوئے ہم ساتھ تشبیہ کے

فِى التَّنْزِيْهِ وَبِالتَّنْزِيْهِ فِى التَّشْبِيْهِ وَبَعْدَ

بیچ بیچ تنزیہ کے اور ساتھ تنزیہ کے بیچ بیچ تشبیہ کے اور بعد

اَنْ تَقَرَّرَ هٰذَا فَاَرْخَى السُّتُوْرَ وَنُسْدِلُ

مقرر ہونے اسکے کہ ذکر ہوا پس چھوڑتے ہیں ہم اہل عرفان پردوں کو اور لٹکاتے ہیں ہم

الْحُجُبَ عَلٰى عَيْنِ الْمُنْتَقِدِ وَالْمُعْتَقِدِ وَاِنْ كَانَا

حجابوں کو اوپر آنکھوں پیرو عقل اور معتقد کے اگرچہ ہوویں وہ دونوں

مِنْ بَعْضِ صُوَرِ مَا تَجَلّٰى فِيْهَا الْحَقُّ وَلٰكِنْ قَدْ

بعض صورتوں میں سے آن مظاہر کے کہ تجلی کی بیچ اُنکے حق تعالی نے ولیکن تحقیق

اُمِرْنَا بِالسَّتْرِ لِيَظْهَرَ تَفَاضُلُ اسْتِعْدَادِ الصُّوَرِ

مامور ہوئے ہم ساتھ چھپانے اسرار کے تاکہ ظاہر ہووے باہم فضیلت استعداد صورتوں کی

فَاِنَّ الْمُتَجَلِّى فِى صُوْرَةٍ هُوَ بِحُكْمِ اسْتِعْدَادِ تِلْكَ

اسلیے کہ تحقیق تجلی کرنے والے کی تجلی یعنے تجلی حق سبحانہ کی بیچ کسی صورت کے وہ موافق استعداد اُس

الصُّوْرَةِ فَيُنْسَبُ اِلَيْهِ مَا تُعْطِيْهِ حَقِيْقَتُهَا وَلَوَازِمُهَا

صورت کے ہوتی ہے پس نسبت کیجاتی ہے طرف تجلی کرنیوالے کی وہ چیز کہ [illegible]

لابد من ذلك مثل من يرى الحق في النوم و

اور ضروری ہے اس نسبت سوا اُس شخص کے کہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو بیچ خواب کے اور

لا ينكر هذا وانه لا شك الحق عينه

نہیں انکار کیا جاتا ہو اسکا اور نہیں انکار کیا جاتا ہو اس امر کا کہ بے شک حق تعالیٰ عین اُس مرئی کا ہے

فيتبعه لوازم تلك الصورة وحقائقها التي

پس تابع ہوتے ہیں حق تعالیٰ کے لوازم اُس صورت کے اور حقائق اُسکے کہ

تجلى فيها في النوم ثم بعد ذلك يعبر اي يجاوز

تجلی کی حق تعالیٰ نے بیچ اُس صورت مرئی کے خواب میں پھر بعد اُسکے تعبیر کرتا ہے یعنے تجاوز کرتا ہے

عنها الى امر آخر يقتضي التنزيه عقلا فان

دیکھنے والا اُس صورت مرئی سے طرف امر دیگر کے کہ مقتضی ہو وہ امر تنزیہ حق کو عقل کی راہ سے پس اگر

كان الذي يعبرها ذا كشف او ايمان فلا

ہے وہ شخص کہ تعبیر کرتا ہو وہ اُس صورت مرئی کی صاحب کشف یا صاحب ایمان پس نہیں

يجوز عنها الى تنزيه فقط بل يعطيها حقها

تجاوز کرتا ہے وہ اُس صورت مرئی سے طرف تنزیہ محض کے بلکہ عطا کرتا ہو وہ اُس صورت کو حق اُسکا

من التنزيه ومما ظهرت فيه فالله على

تنزیہ سے اور اُس چیز سے کہ ظاہر ہوئی ہو وہ صورت بیچ اُسکے پس اللہ کہ بیچ اللہ اعلیٰ کے واقع ہے

التحقيق عبارة لمن فهم الاشارة وروح هذه

حقیقت میں ایک عبارت ہو واسطے اُس شخص کے کہ سمجھا اُسنے اشارے کو اور روح اُس

الحكمة وفصها ان الامر ينقسم الى مؤثر

حکمت کی اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ تحقیق امر اور شان الٰہی منقسم ہوتی ہے طرف مؤثر

ومؤثر فيه وهما عبارتان فالمؤثر بكل

اور مؤثر فیہ کے اور وہ دونوں عبارت ہیں ایک ہی حقیقت سے پس مؤثر ساتھ ہر

وجه وعلى كل حال وفي كل حضرة هو الله و

وجہ اور اوپر ہر حال اور بیچ ہر حضرت وجود کے وہی اللہ تعالیٰ ہے اور

المؤثر فيه بكل وجه وعلى كل حال وفي كل حضرة

مؤثر فیہ ساتھ ہر وجہ کے اور اوپر ہر حال اور بیچ ہر حضرت و موطن کے

هو العالم فاذا ورد فالحق كل شيء باصله

وہی عالم ہے پس جس وقت وارد اور حادث ہووے کوئی شے پس لاحق کرتا ہے طالب ہر شے حادث کو ساتھ اصل اور علت اپنی کے

الذي يناسبه فان الوارد ابدا لا بد ان

کہ مناسب ہے وہ ساتھ اصل اور علت اپنی کے اسلئے کہ تحقیق جو چیز کہ ہمیشہ وارد اور حادث ہوتی ہے ضرور ہے یہ کہ ہووے

يكون فرعا عن اصل وكانت المحبة الالهية

وہ فرع کسی اصل اور علت سے اور حاصل ہوتی ہے محبت الٰہی

عن النوافل من العبد فهذا اثر بين مؤثر و

نوافل سے بندے کی جانب سے پس یہ محبت ایک اثر ہے درمیان مؤثر یعنی حق تعالے

مؤثر فيه كان الحق سمع العبد وبصره وقواه

اور مؤثر فیہ یعنے عالم کے ہوتا ہے حق تعالیٰ سماعت بندے کی اور بصر اور باقی قوتیں بندے کی

عن هذه المحبة فهذا اثر مقرر لا تقدر

اسی محبت الٰہی سے پس یہی محبت الٰہی ایک اثر ہے مقرر کہ نہیں قادر ہوتا ہے تو

على انكاره لثبوته شرعا ان كنت مؤمنا و

اوپر انکار اسکے کے بسبب ثابت ہونے اسکے کے شرع سے اگر ہے تو مومن اور معترف شرع کا

اما العقل السليم فهو اما صاحب تجل الهي في مجلى

ولیکن صاحب عقل سلیم پس وہ یا صاحب تجلی الٰہی کا ہے بیچ محل

طبيعي فيعرف ما قلناه واما مؤمن مسلم يؤمن

طبیعی عنصری کے پس پہچانتا ہے وہ اس چیز کو کہ کہا ہم نے اسکو و یا مومن مسلم ہے کہ ایمان لاتا ہے

به كما ورد في الصحيح ولا بد من سلطان الوهم

ساتھ اسکے جیسے کہ وارد ہوا بیچ خبر صحیح کے اور ضرور ہے غلبہ وہم کا اس طرح پر

ان يحكم على العاقل الباحث فيما جاء به الحق في

کہ حکم کرے وہ وہم اوپر اس عاقل کے جو بحث اور تفتیش کرتا ہے اس چیز کے کہ لایا اور بتلایا اسکو حق تعالے نے بیچ

هذه الصورة لأنه مؤمن بها وأما غير المؤمن فيحكم

اس صورت طیبہ انسانیہ کو اسلئے کہ شخص عاقل مومن ہے ساتھ اسی صورت طیبہ انسانیہ کے لیکن صاحب عقل غیر مومن پس حکم کرتا ہے وہ

على الوهم بالوهم فيتخيل بنظره الفكري أنه قد أحال

اوپر وہم صحیح کے ساتھ وہم فاسد کے پس خیال کرتا ہے وہ ساتھ نظر فکری اپنی کے اس بات کو کہ تحقیق اس رائی نے حکم محال کیا ہے

على الله ما أعطاه ذلك التجلي في الرؤيا والوهم في ذلك

اوپر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس چیز کے کہ عطا کیا اسکو اس تجلی نے بیچ خواب کے اور وہم فاسد بیچ اسی حکم سابق کے

لا يفارقه من حيث لا يشعر لغفلته عن نفسه ومن ذلك

نہیں جدا ہوتا ہے اس شخص غیر مومن سے اس وجہ سے کہ نہیں جانتا ہے وہ بسبب غفلت اپنی کے ذات اپنی سے اور اسی قسم سے ہے

قوله ادعوني أستجب لكم قال الله تعالى وإذا سألك

قول اللہ تعالیٰ کا (دعا کرو تم مجھ سے قبول کرونگا میں واسطے تمہارے) فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور جبوقت سوال کریں تجھکو

عبادي عني فإني قريب أجيب دعوة الداع إذا دعان

بندے میرے میرے حال سے پس تحقیق میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں میں پکارنے والے کو جبوقت پکارتا ہے وہ مجھکو

إذ لا يكون مجيبا إلا إذا كان من يدعوه وإن كان

اسلئے کہ نہیں ہوتا ہے حق تعالیٰ مجیب مگر جسوقت موجود ہووے وہ شخص کہ پکارتا ہے وہ حق تعالیٰ کو اگرچہ ہے

عين الداعي عين المجيب فلا خلاف في اختلاف الصور

ذات پکارنے والے کی عین مجیب پس نہیں ہے کوئی خلاف بیچ مختلف ہونے صورتوں داعی اور مجیب کے

فهما صورتان بلا شك وتلك الصور كلها كالأعضاء

پس داعی اور مجیب دو صورتیں ہیں بے شک اور وہ تمام صورتیں مانند اعضا کے ہیں

لزيد فمعلوم أن زيدا حقيقة واحدة شخصية

واسطے زید کے اور مقرر ہے یہ بات کہ تحقیق زید ایک حقیقت شخصی ہے

وأن يده ليست صورة رجله ولا رأسه ولا عينه

اور تحقیق صورت ہاتھ اسکے کی نہیں ہے صورت پاؤں اور سر اور آنکھ

ولا حاجبه فهو الكثير الواحد الكثير بالصور

اور بھوں اسکے کی پس زید کثیر ہے اور واحد کثیر ہے ساتھ صورتوں کے

الواحد بالعين وكالإنسان بالعين واحد بلا شك ولا شك

اور واحد ہے ساتھ ذات کے اور ایسا ہی انسان ساتھ ذات کے واحد ہے بے شک اور نہیں ہے شک اس بات میں

أن عمرا ما هو زيد ولا خالد ولا جعفر وأن أشخاص

کہ تحقیق عمرو نہیں ہے عین زید اور خالد اور جعفر کا اور نہیں ہے شک اسمیں کہ تحقیق جزئیات

هٰذِهِ الْعَيْنُ الْوَاحِدَةُ لَا تَتَنَاهٰى وُجُوْدًا فَهُوَ

اس ایک ذات انسانی کے نہیں متناہی ہوتی ہیں وجود کی رو سے پس انسان

وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا بِالْعَيْنِ فَهُوَ كَثِيْرٌ بِالصُّوَرِ

اگرچہ ہے واحد ساتھ ذات کے پس وہ کثیر ہے ساتھ صورتوں

وَالْأَشْخَاصِ وَقَدْ عَلِمْتَ قَطْعًا إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا أَنَّ

اور جزئیات کے اور تحقیق جانا تونے یقیناً اگر ہے تو مومن اس بات کو کہ تحقیق

الْحَقَّ عَيْنَهُ يَتَجَلّٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوْرَةٍ فَيُعْرَفُ ثُمَّ

حق تعالیٰ اپنی ذات سے تجلی کریگا بیچ دن قیامت کے بیچ صورت ایک کے پس پہچانا جاویگا وہ پھر

يَتَحَوَّلُ عَنْهَا فِيْ صُوْرَةٍ فَيُنْكَرُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ عَنْهَا

پھر جاویگا اس صورت سے طرف صورت بیچ کے پس انکار کیا جاوے گا پھر پھر جاویگا اس صورت سے

فِيْ صُوْرَةٍ فَيُعْرَفُ وَهُوَ هُوَ الْمُتَجَلِّيْ لَيْسَ غَيْرُهُ فِيْ كُلِّ

طرف صورت حسن کے پس پہچانا جاویگا وہ اور حق تعالیٰ ہی تجلی کرنے والا ہے ہر صورت میں نہیں اس کا غیر بیچ ہر ایک

صُوْرَةٍ وَمَعْلُوْمٌ أَنَّ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ مَا هِيَ تِلْكَ

صورت کے اور مقرر یہ بات کہ تحقیق یہ صورت نہیں ہے بیں اس صورت

الصُّوْرَةُ الْأُخْرٰى فَكَأَنَّ الْعَيْنَ الْوَاحِدَةَ قَامَتْ

دوسری کی پس گویا کہ ذات واحد حق تعالیٰ کی قایم ہوئی

مَقَامَ الْمِرْاٰةِ فَإِذَا نَظَرَ النَّاظِرُ فِيْهَا إِلٰى صُوْرَةِ مُعْتَقَدِهِ

بیچ مقام آئینہ کے پس جبوقت نظر کرے نظر کرنے والا بیچ اسی آئینہ حق کے طرف اس صورت اعتقادی کے

فِي اللّٰهِ عَرَفَهُ فَأَقَرَّ بِهِ وَإِذَا اتَّفَقَ أَنْ يَرٰى فِيْهَا

جو بیچ اللہ تعالیٰ کے رکھتا ہے پہچانتا ہے وہ حق تعالیٰ کو پس اقرار کرتا ہے وہ ساتھ اسکے اور جبوقت اتفاق ہووے کہ دیکھے وہ بیچ اسی آئینہ حق

مُعْتَقَدَ غَيْرِهِ أَنْكَرَهُ كَمَا يَرٰى فِي الْمِرْاٰةِ صُوْرَتَهُ

صورت غیر معتقدہ اپنی کو انکار کرتا ہے وہ اسکا جیسا کہ دیکھتا ہے وہ بیچ آئینہ کے صورت اپنی

وَصُوْرَةَ غَيْرِهِ فَالْمِرْاٰةُ عَيْنٌ وَاحِدَةٌ وَالصُّوَرُ كَثِيْرَةٌ

اور صورت غیر اپنے کی پس آئینہ ایک ہی ذات ہے اور صورتیں بہت ہیں

فِيْ عَيْنِ الرَّائِيْ وَلَيْسَ فِي الْمِرْاٰةِ صُوْرَةٌ مِنْهَا جُمْلَةً

بیچ مقابلہ آنکھ دیکھنے والے کے حالانکہ نہیں ہے بیچ آئینہ کے کوئی صورت اُن صورتوں میں سے

وَاحِدَةً مَعَ كَوْنِ الْمِرْاٰةِ لَهَا أَثَرٌ فِي الصُّوَرِ بِوَجْهٍ

اصلا باوجودیکہ واسطے اسی آئینے کے اثر ہے بیچ صورتوں کے ایک وجہ سے

وَمَا لَهَا أَثَرٌ لِوَجْهٍ فَالْأَثَرُ الَّذِي لَهَا كَوْنُهَا تَرُدُّ

اور نہیں ہے واسطے اسی آئینے کے اثر دوسری وجہ سے پس وہ اثر کہ حاصل ہے واسطے آئینہ کو وہ انکی آئینہ کا ہے واسطے پھر کردینا

الصُّورَةَ مُتَغَيِّرَةَ الشَّكْلِ مِنَ الصِّغَرِ وَ

آئینہ صورت کو جس حال میں کہ وہ صورت مرئیہ مختلف ہی شکل میں چھوٹی اور

الْكِبَرِ وَالطُّولِ وَالْعَرْضِ فَلَهَا أَثَرٌ فِي

بڑی اور لمبی اور چوڑی ہونے سے پس واسطے آئینے کے اثر ہے بیچ

الْمَقَادِيرِ وَذَلِكَ رَاجِعٌ إِلَيْهَا وَإِنَّمَا كَانَتْ

مقداروں صور مرئیہ کے اور یہ اثر راجع ہے طرف آئینے کے اور سوائے اسکے نہیں ہے

هَذِهِ التَّغْيِيرَاتُ مِنْهَا لِاخْتِلَافِ مَقَادِيرِ

کہ یہ تغیرات صورتوں اس آئینہ سے بسبب مختلف ہونے مقداروں

الْمَرَايَا فَانْظُرْ فِي الْمِثَالِ مِرْآةً وَاحِدَةً مِنْ

آئینے کے ہیں پس نظر کر تو بیچ مثال کے ایک ہی آئینہ کو

هَذِهِ الْمَرَايَا لَا تَنْظُرِ الْجَمَاعَةَ وَهُوَ نَظَرُكَ

ان آئینوں میں سے اور نہ نظر کر تو بیچ جماعت اور جملہ آئینوں کے اور یہ نظر کرنا دیکھنا تیرا ہے حق تعالیٰ کو

مِنْ حَيْثُ كَوْنِهِ ذَاتًا فَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

باعتبار ہونے حق تعالیٰ کے ذات بحت پس حق تعالیٰ اس اعتبار سے غنی عن العالمین ہے

وَمِنْ حَيْثُ الْأَسْمَاءِ الْإِلَهِيَّةِ فَذَلِكَ الْوَقْتُ

اور باعتبار اسمائے الٰہی کے پس اسوقت

تَكُونُ كَالْمَرَايَا فَأَيُّ اسْمٍ إِلَهِيٍّ نَظَرْتَ فِيهِ

ہوگی ذات حق تعالیٰ کی مثل آئینوں کے کہ اسماء ہیں پس کونسا اسم الٰہی کہ نظر کرے تو بیچ اسکے

نَفْسَكَ أَوْ مَنْ نَظَرَ فَإِنَّمَا يَظْهَرُ فِي النَّاظِرِ حَقِيقَةُ

ذات اپنی کو یا جو شخص کہ نظر کرے اسمیں پس سوا اسکے نہیں ہے کہ ظاہر ہوگی بیچ ناظر کے حقیقت

ذَلِكَ الْاسْمِ فَهَكَذَا هُوَ الْأَمْرُ إِنْ فَهِمْتَ

اس اسم کی پس ایسا ہی امر اور شان الٰہی کی ہے اگر سمجھے تو اے طالب

فَلَا تَجْزَعْ وَلَا تَخَفْ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الشَّجَاعَةَ وَلَوْ

پس مت زاری کر اور مت ڈر تو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے شجاعت کو اگرچہ ہووے وہ

عَلَى قَتْلِ حَيَّةٍ وَلَيْسَتِ الْحَيَّةُ سِوَى نَفْسِكَ

اوپر قتل ایک سانپ کے اور نہیں ہے سانپ سوائے نفس تیرے کے

وَالْحَيَّةُ حَيَّةٌ لِنَفْسِهَا بِالصُّورَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَالشَّيْءُ

اور یہ سانپ یعنی نفس تیرا تو مزہ اور باقی ہی بنظر ذات اپنی کے ساتھ صورت کی کے خیال اپنی ...

لَا يُقْتَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنْ أَفْسَدَتِ الصُّورَةُ فِي الْحِسِّ

قتل اور فنا نہیں کیا جاتی ہے ذات اپنی سے اگرچہ مٹ جاتی ہے صورت اوسکی بیچ حس ظاہر کے

فَإِنَّ الْحَدَّ يَضْبِطُهَا وَالْخَيَالُ لَا يُزِيلُهَا وَإِذَا كَانَ

اسلیے کہ تحقیق حد ذاتی یعنی تعریف صورت کی نگاہ رکھتی ہے حقیقت صورت کو اور خیال نہیں زائل کرتا ہے ... اور جب ہووے

الْأَمْرُ عَلَى هَذَا فَهَذَا هُوَ الْأَمَانُ عَلَى الذَّوَاتِ

حقیقت امر آنکی اوپر اس مذکور کے پس یہ عدم فنا شئے کا ایک امان ہے اوپر ذاتوں کے

وَالْعِزَّةُ وَالْمَنَعَةُ فَإِنَّكَ لَا تَقْدِرُ عَلَى إِفْسَادِ

اور عزت اور حراست اسلیے کہ تحقیق تو نہیں قادر ہوتا ہے اوپر فنا کرنے

الْحُدُودِ وَأَيُّ عِزَّةٍ أَعْظَمُ مِنْ هَذِهِ

حدود اور حقایق اشیا کی اور کونسی عزت بزرگتر ہے اس

الْعِزَّةِ فَتَخَيَّلُ بِالْوَهْمِ أَنَّكَ قَتَلْتَ وَ

عزت سے پس خیال کرتا ہے تو ساتھ وہم کے اس بات کا کہ تحقیق تو نے قتل کیا اپنے نفس کو اور جسکو حالانکہ

بِالْعَقْلِ وَالْوَهْمِ لَمْ تَزَلِ الصُّورَةُ مَوْجُودَةً

عقل اور وہم میں ہمیشہ صورت مثالی معقول کی موجود ہے

فِي الْحَدِّ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ (وَمَا رَمَيْتَ إِذْ

بیچ حد کے یعنی بیچ حقیقت شئے کے اور دلیل اوپر اسکے قول الله تعالی کا ہے (اور نہ پھینکا تو نے جس وقت پھینکا تو نے

رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى) وَالْعَيْنُ مَا أَدْرَكَتْ

ولیکن الله تعالی نے پھینکا) اور آنکھ نے نہ دیکھا

إِلَّا الصُّورَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ الَّتِي ثَبَتَ لَهَا الرَّمْيُ

مگر صورت محمدی کو کہ ثابت تھا واسطے اس صورت کے پھینکنا

فِي الْحِسِّ وَهِيَ الَّتِي نَفَى اللَّهُ الرَّمْيَ عَنْهَا

بیچ حس ظاہر کے اور یہ وہ صورت ہے کہ نفی کی الله تعالی نے پھینکنے کی اس صورت سے

أَوَّلًا ثُمَّ أَثْبَتَهُ لَهَا وَسَطًا ثُمَّ عَادَ

اول ہی کلام میں پھر ثابت کیا حق تعالی نے اس پھینکنے کو واسطے اس صورت کے وسط کلام میں پھر رجوع کیا

بِالِاسْتِدْرَاكِ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّامِي فِي صُورَةٍ

ساتھ استدراک کے طرف اثبات کے کہ تحقیق الله تعالی وہی پھینکنے والا ہے بیچ صورت

محمدية ولا بد من الإيمان بهذا فانظر

محمدی کے اور ضرور ہے ایمان لانا ساتھ اس قول کے پس نظر کرو

إلى هذا المؤثر حتى نزل الحق في صورة

طرف اس مؤثر کے کہ حق تعالی ہے کہ کیونکر نازل ہوا وہ ذات اپنی سے بیچ صورت

محمدية وأخبر الحق نفسه عباده بذلك

محمدی کے اور خبر دی حق تعالی نے ذات اپنی سے بندوں اپنے کو ساتھ اسکے

فما قال أحد منا عنه ذلك بل هو قال عن

پس نہ کہا کسی نے ہم میں سے حق تعالی کی جانب سے اس خبر کو بلکہ حق تعالی ہی نے کہا

نفسه وخبره صدق والإيمان به واجب

ذات اپنی سے اور خبر حق تعالی کی صادق ہے اور ایمان لانا ساتھ اسکے واجب ہے

سواء أدركت علم ما قال أو لم تدركه

برابر ہے کہ ادراک کرے تو علم اس چیز کا کہ کہا حق تعالی نے یا نہ ادراک کرے تو اسکو

فإما عالم وإما مسلم مؤمن ومما يدلك

پس یا تو جاننے والا ہو گا یا تسلیم اور تصدیق کرنے والا ہو گا اس قول کا اور اس چیز کی جنس میں سے کہ راہ بتاتی ہے وہ تجھکو

على ضعف النظر العقلي من حيث فكره

اوپر ضعف نظر عقلی کے باعتبار فکر عقل کے

كون العقل يحكم على العلة أنها لا تكون معلولة

ہونا عقل کا ہے اس طرح پر کہ حکم کرتی ہے وہ اوپر علت کے ساتھ اس کے کہ تحقیق علت نہیں ہوتی ہے معلول اس شے معلول کی

لمن هي علة له وهذا حكم العقل لا خفاء به وما في علم

کہ وہ علت علت ہے اس شے معلول کی اور یہ حکم عقل ضعیف کا ہے نہیں ہے پوشیدگی بیچ اسکے اور نہیں ہے بیچ علم

التجلي إلا هذا وهو أن العلة تكون معلولة

تجلی اور مکاشفہ کے مگر یہ کہ تحقیق علت ہوتی ہے معلول

لمن هي علة له والذي حكم به العقل صحيح مع

اس شئ کی کہ وہ علت علت ہے اس شئ کی اور جو کچھ کہ حکم کیا ہے ساتھ اسکے عقل نے صحیح ہے ساتھ شرط

۲۴۳

التجريد في النظر وغايته في ذلك أن يقول

تجرید عقل کے کشف اور شہود سے بیچ نظر فکری کے اور نہایت مرتبہ عقل کا بیچ نظر فکری کے یہ ہے کہ کہے

إذا رأى الأمر على خلاف ما أعطاه الدليل

کہ جس وقت مشاہدہ کرے عقل حقیقت امر کو اوپر خلاف اس چیز کے کہ عطا کی ہو اس کو دلیل

النظري إن العين بعد أن ثبت أنها واحدة

نظری نے کہ تحقیق ذات واجب تعالیٰ کی بعد ثبوت و اثبات کر کہ تحقیق وہ ذات واحد ہے

في هذا الكثير فمن حيث هي علة في

بیچ اس کثرت کے پس اس اعتبار سے کہ وہ ذات علت ہے بیچ

صورة من هذه الصور لمعلول ما فلا تكون

کسی ایک صورت کے ان صورتوں کثیرہ میں سے واسطے کسی معلول کے پس نہ ہوگی وہ ذات

معلولة لمعلولها في حال كونها علة بل

معلول واسطے معلول اپنے کے بیچ حال ہونے اسی ذات کے علت بلکہ

ينتقل الحكم بانتقالها في الصور فتكون

منتقل ہوگا حکم علت کا بسبب منتقل ہونے اسی علت کے بیچ صورتوں کثیرہ کے پس ہوگی وہ علت

معلولة لمعلولها فيصير معلولها علة

معلول واسطے معلول اپنے کے پس ہوگا معلول اسی علت کا علت

لها هذا غايته إذا كان قد رأى

واسطے اس علت کے یہ نہایت مرتبہ عقل کا ہے جس وقت مشاہدہ کرے عقل حقیقت

الأمر على ما هو عليه ولم يقف مع نظره

شے کو کہ نفس الامر میں ہے اور نہ قناعت کرے وہ ساتھ نظر

الفكري وإذا كان الأمر في العلية بهذه

فکری اپنی کے اور جس وقت ہوا امر الٰہی وقت تجلی کے بیچ علیت کے ساتھ اس

المثابة فما ظنك باتساع النظر العقلي في غير

مرتبہ کے پس کیا ہے گمان تیرا اے طالب ساتھ وسعت نظر عقلی کے بیچ غیر

هٰذَا الْمَضِيقُ فَلَا أَعْقَلَ مِنَ الرُّسُلِ صَلَوٰتُ

اس تنگ مقام محبت کے پس نہیں ہے کوئی عاقل تر رسولوں سے رحمت

اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَدْ جَاؤُا بِمَا جَاؤُا بِهِ فِي الْخَبَرِ

اللہ تعالیٰ کی ہو ویوے اوپر انکے اور تحقیق لائے ہیں وہ جو کچھ کہ لائے ہیں اسکو بیچ خبر ان علام کے

عَنِ الْجَنَابِ الْإِلٰهِيِّ فَأَثْبَتُوا مَا أَثْبَتَهُ الْعَقْلُ

جناب الٰہی سے پس ثابت کیا ہے انہوں نے جو کچھ کہ ثابت کیا عقل نے

وَزَادُوا فِيمَا لَا يَسْتَقِلُّ الْعَقْلُ بِإِدْرَاكِهِ

اور زیادہ کیا انہوں نے بیچ اس چیز کے کہ نہیں مستقل ہے عقل ساتھ ادراک اسکے کے

وَمَا يُحِيلُهُ الْعَقْلُ رَأْسًا وَيُقِرُّ بِهِ فِي التَّجَلِّي

اور زیادہ کیا ہے انہوں نے اس چیز کو کہ محال جانتی ہے اسکو عقل بالکل اور اقرار کرتی ہے عقل ساتھ اسکے بیچ وقت تجلی

الْإِلٰهِيِّ فَإِذَا خَلَا بَعْدَ التَّجَلِّي بِنَفْسِهِ حَارَ فِيمَا

الٰہی کے پس جس وقت خلوت کرتی ہے عقل بعد مرتفع ہونے تجلی الٰہی کے ساتھ ذات اپنی کے حیران رہتی ہے بیچ اس چیز کے

رَآهُ فَإِنْ كَانَ عَبْدَ رَبٍّ رَدَّ الْعَقْلَ إِلَيْهِ

کہ دیکھی تھی اسکو تجلی میں پس اگر ہووے صاحب تجلی بندہ رب مطلق کا رد کرتا ہے وہ عقل کو طرف حق تعالیٰ کے

وَإِنْ كَانَ عَبْدَ نَظَرٍ رَدَّ الْحَقَّ إِلَىٰ حُكْمِهِ وَهٰذَا

اور اگر ہووے صاحب تجلی بندہ نظر عقلی کا رد کرتا ہے وہ حقیقت نفس الامری کو طرف حکم عقل کے اور یہ رد طرف حکم عقل کے

لَا يَكُونُ إِلَّا مَا دَامَ فِي هٰذِهِ النَّشْأَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ مَحْجُوبًا عَنْ نَشْأَةِ

نہیں ہوتا ہے مگر جبتک کہ عاقل صاحب تجلی بیچ اس نشأ دنیوی کے محجوب ہے

الْأُخْرَوِيَّةِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ الْعَارِفِينَ يَظْهَرُونَ

نشأ اخروی سے بیچ دنیا کے اسلیے کہ تحقیق عارفین ظاہر ہوتے ہیں بیچ دنیا کے

هُنَا كَأَنَّهُمْ فِي الصُّورَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ لِمَا يَجْرِي

گویا کہ وہ بیچ صورت دنیوی کے ہیں بسبب اس چیز کے کہ جاری ہوتے ہیں

عَلَيْهِمْ مِنْ أَحْكَامِهَا وَاللّٰهُ تَعَالَىٰ قَدْ حَوَّلَهُمْ

اوپر انکے بعض احکام دنیا کے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے پھیر دیا ہے

فِي بَوَاطِنِهِمْ فِي النَّشْأَةِ الْأُخْرَوِيَّةِ وَلَا بُدَّ

باطن انکے کو طرف نشأ اخروی کے ضرور ہے

مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ بِالصُّوْرَةِ مَجْهُوْلُوْنَ إِلَّا لِمَنْ

اس تحمل سے پس عارفین ساتھ صورت ظاہری کے نہین پہچانے جاتے ہین مگر وہ شخص پہچانتا ہے

كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصِيْرَتِهٖ فَأَدْرَكَ فَمَا مِنْ

کہ دور کیا اللہ تعالیٰ نے پردہ دے کو آنکھ باطن اسکی سے پس ادراک کرتا ہو وہ پس نہین ہے کوئی

عَارِفٍ بِاللّٰهِ مِنْ حَيْثُ التَّجَلِّي الْإِلٰهِيِّ إِلَّا وَهُوَ

عارف باللہ باعتبار تجلی الٰہی کے مگر ساتھ اس حال کے کہ وہ

عَلَى النَّشْأَةِ الْأُخْرَوِيَّةِ قَدْ حُشِرَ فِي دُنْيَاهُ

اوپر نشأ اخروی کے ہے تحقیق حشر کیا گیا ہے وہ بیچ دنیا کے

وَنُشِرَ مِنْ قَبْرِهٖ فَهُوَ يَرٰى مَا لَا يَرَوْنَ

اور واقع ہوا نشر اسکا قبر مین اسکی سے پس وہ عارف دیکھتا ہے اس چیز کو نہین دیکھتے ہین اسکو دوسرے

وَيَشْهَدُ مَا لَا يَشْهَدُوْنَ عِنَايَةً مِنَ

اور مشاہدہ کرتا ہو وہ اس چیز کو کہ نہین مشاہدہ کرنے ہین اسکو دوسرے یہ ایک عنایت ہے جانب سے

اللّٰهِ بِبَعْضِ عِبَادِهٖ فِي ذٰلِكَ فَمَنْ أَرَادَ الْعُثُوْرَ

اللہ تعالیٰ کی ساتھ بعض بندون خاص اپنے کے بیچ اس دار دنیا کے پس جو شخص چاہے کہ مطلع ہووے

عَلَى هٰذِهِ الْحِكْمَةِ الْإِلْيَاسِيَّةِ الْإِدْرِيْسِيَّةِ

اوپر اس حکمت الیاسی ادریسی کے

الَّذِيْ أَنْشَأَهُ اللّٰهُ نَشْأَتَيْنِ وَكَانَ نَبِيًّا قَبْلَ نُوْحٍ

کہ پیدا کیا اس صاحب حکمت کو اللہ تعالیٰ نے دو بار اور تھے وہ نبی قبل نوح علیہ السلام کے

ثُمَّ رُفِعَ وَنُزِّلَ رَسُوْلًا بَعْدَ ذٰلِكَ فَجَمَعَ اللّٰهُ

پھر اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے انکو اور اتارا ساتھ رسالت کے بعد انکے پس جمع کیے اللہ تعالیٰ نے

لَهٗ بَيْنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ فَلْيَنْزِلْ عَنْ حُكْمِ عَقْلِهٖ

واسطے انکے دو مرتبے پس چاہیے کہ اوتر آوے سالک متابعت عقل اپنی سے

إلى شهوته ولكن حيوانًا مطلقًا حتى يكشف

طرف مرد شہوت اپنی کے اور ہو وے وہ حیوان مطلق تاکہ دیکھے وہ اوس چیز کو

ما يكشفه كل دابة ما عدا الثقلين فحينئذ

کہ دیکھتا ہے اسکو ہر حیوان سواے جن اور انس کے پس اسوقت

يعلم أنه قد تحقق بحيوانيته وعلامته علامتان

جانیگا وہ اس بات کو کہ تحقیق وہ متحقق ہوا ساتھ حیوانیت اپنی کے اور علامت تحقق حیوانیت کی دو چیزیں ہیں

الواحدة هذا الكشف فيرى من يعذب في

ایک علامت اون میں سے یہ کشف مذکور ہے پس دیکھتا ہے وہ اس شخص کو جو عذاب کیا جاتا ہو بیچ

قبره ومن ينعم ويرى الميت حيًا والصامت

قبر اپنی کے اور جو نعمت دی جاتی ہے قبر میں اور دیکھتا ہے میت کو زندہ اور ساکت کو

متكلمًا والقاعد ماشيًا والعلامة الثانية الخرس

متکلم اور بیٹھنے والے کو چلنے والا اور علامت دوسری گونگا ہونا اسکا ہے

بحيث أنه لو أراد أن ينطق بما رآه لم يقدر

اسطرح پر کہ تحقیق وہ اگر چاہے یہ کہ کلام کرے ساتھ اس چیز کے کہ دیکھا اسنے اسکو نہیں قادر ہوتا ہے

فحينئذ يتحقق بحيوانيته وكان لنا تلميذ

پس اسوقت متحقق ہوگا وہ ساتھ حیوانیت اپنی کے اور تھا واسطے ہمارے ایک مرید

قد حصل له هذا الكشف غير أنه لم يحفظ

کہ تحقیق حاصل ہوا تھا واسطے اسکے یہ کشف حیوانی لیکن نہیں محفوظ رہتا تھا

عليه الخرس فلم يتحقق بحيوانيته ولما أقامني

اوپر اسکے گونگا پن اسکا پس نہ متحقق ہوا ساتھ حیوانیت اپنی کے اور جب قیام بخشا مجھکو

الله في هذا المقام تحققت بحيوانيتي تحققًا

اللہ تعالی نے بیچ اس مقام کے متحقق ہوا میں ساتھ حیوانیت اپنی کے تحقق

كليًا فكنت أرى وأريد النطق بما

بطور کامل پس دیکھتا تھا میں اور چاہتا تھا کہ گویا ہوں میں اوس چیز کو کہ

أشاهده فلا أستطيع فكنت لا أفرق بيني

مشاہدہ کرتا تھا میں اسکا پس نہ طاقت رکھتا تھا میں سکنے کی پس نہ فرق کر سکتا تھا میں درمیان اپنے

وبين الخرس الذين لا يتكلمون فإذا تحقق

اور درمیان ان گونگوں کے کہ نہیں کلام کرتے ہیں وہ پس جسوقت متحقق ہووے طالب

بِمَا ذَكَرْنَاهُ أَنْتَقَلَ إِلَى أَنْ يَكُونَ عَقْلًا مُجَرَّدًا فِي

ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے مقام حیوانیت سے نقل کرتا ہو وہ طالب طرف اسباتکے کہ ہووے وہ عقل محض بیچ

غَيْرِ مَادَّةٍ طَبِيعِيَّةٍ فَيَشْهَدُ أُمُورًا هِيَ أُصُولٌ

غیر مادہ طبیعی کے پس دیکھتا ہے وہ ان امور کو کہ وہ اصول اور طفین

لِمَا يَظْهَرُ فِي الصُّورَةِ الطَّبِيعِيَّةِ وَالْعُنْصُرِيَّةِ فَيَعْلَمُ

اس چیز کی ہیں کہ ظاہر ہوتی ہو وہ چیز بیچ صورت طبیعی اور عنصری کے پس جانتا ہے وہ

مِنْ أَيْنَ يَظْهَرُ هٰذَا الْحُكْمُ فِي الصُّورَةِ الطَّبِيعِيَّةِ عِلْمًا

کہ کس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے یہ حکم بیچ صورت طبیعی کے علم

ذَوْقِيًّا فَإِنْ كُوشِفَ عَلَى أَنَّ الطَّبِيعَةَ عَيْنُ نَفَسِ

ذوقی سے پس اگر کشف کیا جاوے واسطے اسکے اوپر اسبات کے کہ تحقیق طبیعت عین نفس

الرَّحْمٰنِ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَإِنِ اقْتَصَرَ

رحمن ہے پس تحقیق دیا گیا وہ خیر کثیر اور اگر مقصور اور محبوس رہیگا وہ

مَعَهُ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ فَهٰذَا الْقَدْرُ يَكْفِيهِ

ساتھ مقام حیوانیت کے اوپر اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اسکا پس اسقدر کافی ہے اسکو

مِنَ الْمَعْرِفَةِ الْحَاكِمَةِ عَلَى عَقْلِهِ فَيَلْحَقُ بِالْعَارِفِينَ

اس معرفت سے کہ حاکم اور غالب ہو اوپر عقل اپنی کے پس لاحق ہوگا وہ ساتھ عارفون کے

وَيَعْرِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ ذَوْقًا فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ

اور پہچانیگا وہ اسوقت ذوق اور وجدان سے حقیقت قول حق تعالیٰ کی جو یہ ہے (پس نہ قتل کیا تمنے کافرون کو ولیکن

اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا قَتَلَهُمْ إِلَّا الْحَدِيدُ وَالضَّارِبُ

اللہ ہی نے قتل کیا اونکو) اور نہ قتل کیا کافرون کو کسی نے مگر تلوار اور تلوار مارنے والے نے

وَالَّذِي خَلْفَ هٰذِهِ الصُّورَةِ فَبِالْمَجْمُوعِ وَقَعَ

اور اس شخص نے کہ پیدا کیا اسنے اس صورت طبیعی کو پس بسبب ان تینون کے واقع ہوا

الْقَتْلُ وَالرَّمْيُ فَيُشَاهِدُ الْأُمُورَ بِأُصُولِهَا

قتل اور رمی پس مشاہدہ کریگا وہ امور الٰہیہ کو ساتھ اصول

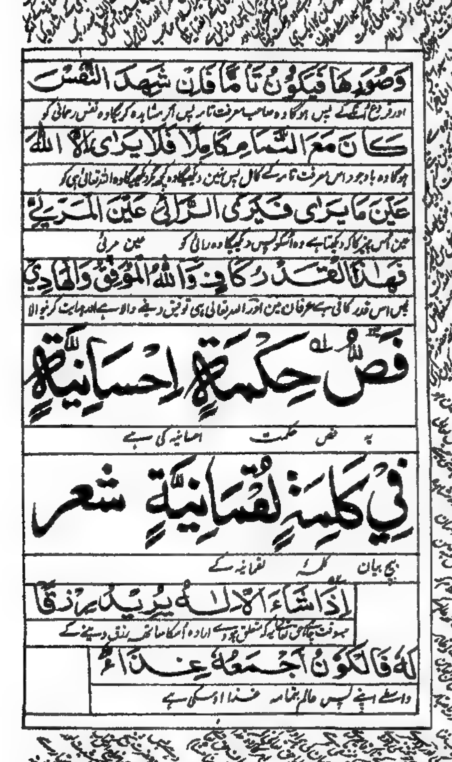

وَصُوَرِهَا فَيَكُونُ تَامًّا فَإِنْ شَهِدَ النَّفْسَ

اور فروع اسکے پس ہوگا وہ صاحب معرفت تام پس اگر مشاہدہ کریگا وہ نفس رحمانی کو

كَانَ مَعَ التَّمَامِ كَامِلًا فَلَا يَرَى إِلَّا اللّٰهَ

ہوگا وہ باوجود اس معرفت تام کے کامل پس نہیں دیکھیگا وہ مگر دیکھیگا وہ اللہ تعالیٰ ہی کو

عَيْنَ مَا يَرَى فَيَرَى الرَّائِي عَيْنَ الْمَرْئِيِّ

عین اس چیز کا کہ دیکھتا ہے وہ اسکو پس دیکھیگا وہ رائی کو عین مرئی

وَهٰذَا الْقَدْرُ كَافٍ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْهَادِي

بس اس قدر کافی ہے عرفان میں اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور ہدایت کرنیوالا

فَصُّ حِكْمَةٍ إِحْسَانِيَّةٍ

یہ فص حکمت احسانیہ کی ہے

فِي كَلِمَةٍ لُقْمَانِيَّةٍ شعر

بیچ بیان کلمہ لقمانیہ کے

إِذَا شَاءَ الْإِلٰهُ يُرِيدُ رِزْقًا

جس وقت چاہتا ہے الٰہ کہ متعلق ہووے ارادہ اسکا ساتھ رزق دینے کے

لَهُ فَالْكَوْنُ أَجْمَعُهُ غِذَاءٌ

واسطے اپنے پس عالم تمامہ غذا اسکی ہے

وَاِنْ شَاءَ الْاِلٰهُ يُرِيْدُ رِزْقًا

اور اگر چاہے حق تعالےٰ بہ کہ متعلق ہووے ارادہ اسکا ساتھ رزق دینے کے

لَنَا فَهُوَ الْغِذَاءُ كَمَا تَشَاءُ

واسطے ہم اہل اللہ کے پس حق تعالیٰ غذا ہماری ہے جیسا کہ چاہیں ہم اہل عالم

مَشِيْئَتُهٗ اِرَادَتُهٗ فَقُوْلُوْا

مشیت حق تعالیٰ کی عین ارادہ اسکا ہے پس قائل ہو تم

بِهَا قَدْ شَاءَهَا فَهِيَ الْمَشَاءُ

ساتھ مشیت حق تعالیٰ کے اسلئے کہ تحقیق چاہا حق تعالیٰ نے مشیت کو جسکا ارادہ ذاتیہ ہے پس ارادہ وہی مشیت ہے

يُرِيْدُ زِيَادَةً وَّيُرِيْدُ نَقْصًا

ارادہ کرتا ہے حق تعالےٰ زیادہ اور نقصان کا

وَلَيْسَ مَشَاءُهٗ اِلَّا الْمَشَاءُ

اور نہیں ہے مشیت حق تعالیٰ کی مگر مشیت ہے بغیر زیادہ اور نقصان کے

فَهٰذَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا فَحَقِّقْ

پس یہی فرق ہے درمیان مشیت اور ارادہ کے پس محقق جان

وَمِنْ وَّجْهٍ فَعَيْنُهُمَا سَوَاءُ

اور ایک اعتبار سے ذات ان دونوں کی برابر اور متحد ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے (اور البتہ دی ہم نے لقمان کو حکمت

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا)

اور جسکو دی گئی حکمت . پس تحقیق دی گئی اوسکو خیر کثیر

فَلُقْمٰنُ بِالنَّصِّ هُوَ ذُو الْخَيْرِ الْكَثِيْرِ

پس لقمان علیہ السلام بدلیل نص قرآنی کے صاحب خیر کثیر ہیں

بِشَهَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ بِذٰلِكَ وَالْحِكْمَةُ

گواہی دینے سے اللہ تعالیٰ کی واسطے انکے ساتھ اس نص قرآنی کے اور حکمت

٢٤٩

قَدْ تَكُونُ مُتَلَفَّظًا مَنْطُوقًا بِهَا وَمَسْكُوتًا

کبھی ہوتی ہے ملفوظ اور منطوق بہ اور کبھی ہوتی ہے مسکوت

عَنْهَا مِثْلُ قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ (يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ

عنہ لیکن حکمت منطوق بہا مانند قول لقمان علیہ السلام کے ہے واسطے بیٹے اپنے کے اے بیٹے میرے تحقیق وہ اگر

تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي

ہووے برابر ایک دانہ رائی کے پس ہووے وہ بیچ

صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ

پتھر طبقہ زیرین زمین کے یا بیچ آسمانوں کے یا بیچ وسط زمین کے لے آتا ہے

بِهَا اللّٰهُ) فَهٰذِهِ حِكْمَةٌ مَنْطُوقٌ بِهَا وَهِيَ

اسکو اللہ تعالیٰ) پس یہ ایک حکمت ہے کہ متعلق ہے نطق ساتھ اسکے اور وہ حکمت یہ ہے کہ

أَنْ جَعَلَ اللّٰهَ هُوَ الْآتِي بِهَا وَقَرَّرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

کہا لقمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو کہ وہی ہے لانے والا اس کا اور مقرر اور ثابت کیا اللہ تعالیٰ نے اس قول کو

فِي كِتَابِهِ وَلَمْ يَرُدَّ هٰذَا الْقَوْلَ عَلٰى

بیچ کتاب اپنی کے اور نہ رد کیا اسنے اس قول کو اوپر

قَائِلِهِ وَأَمَّا الْحِكْمَةُ الْمَسْكُوتُ عَنْهَا وَعُلِمَتْ

قائل اوسکے کے ولیکن حکمت مسکوت عنہ حالانکہ جانی گئی وہ حکمت

بِقَرِينَةِ الْحَالِ فَكَوْنُهُ سَكَتَ عَنِ الْمُؤْتٰى

ساتھ قرینہ حال کے پس ہونا لقمان علیہ السلام کا ہی اسطرح پر کہ سکوت کیا انہوں نے اس شخص سے کہ لایا جاوے

إِلَيْهِ بِتِلْكَ الْحَبَّةِ فَمَا ذَكَرَهُ وَلَا قَالَ لِابْنِهِ

طرف اسکے وہ دانہ پس نہ ذکر کیا انہوں نے شخص موتی الیہ کو اور نہ کہا انہوں نے واسطے بیٹے اپنے کے

يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا إِلٰى غَيْرِكَ فَأَرْسَلَ

کہ لاویگا اس دانہ کو اللہ تعالیٰ طرف تیرے اور طرف غیر تیرے کے پس چھوڑا لقمان نے

الْإِتْيَانَ عَامًّا وَجَعَلَ الْمُؤْتٰى بِهِ فِي السَّمٰوٰتِ

اتیان کو یعنی حق تعالیٰ کے لانے کو عام اور گردانا انہوں نے مؤتی بہ کو یعنی دانہ رائی کو بیچ آسمانوں کے

إِنْ كَانَ أَوْ فِي الْأَرْضِ تَنْبِيهًا لِيَنْظُرَ النَّاظِرُ

اگر ہووے وہ اٹھیں یا بیچ زمین کے اگر ہووے وہ اٹھیں واسطے تنبیہ کے تاکہ نظر کرے ناظر

في قوله (وهو الله في السموات وفي الأرض) فنسبة

بیچ قول حق تعالیٰ کے کہ وہی اور وہی اللہ تعالیٰ بیچ آسمانوں کے ہے اور بیچ زمین کے) پس نسبت کی

لقمان بما تكلم به وبما سكت عنه أن الحق

لقمان علیہ السلام نے ساتھ اس حکمت کی کہ کلام کیا انہوں نے ساتھ اسکے اور ساتھ اس حکمت کے کہ سکوت کیا انہوں نے اس سے اور یہ بات کہ تحقیق حق تعالیٰ

عين كل معلوم لأن المعلوم أعم من الشيء فهو

عین ہر معلوم کا ہے اسلیے کہ تحقیق معلوم عام تر ہے شی سے اسلیے کہ معلوم عام تر

أنكر النكرات ثم تمم الحكمة واستوفاها

تمام اشیاء سے عام کا ہی ہے پھر تمام اور پورا کیا لقمان نے اس حکمت اور معرفت کو

لتكون النشأة كاملة فيها فقال إن الله لطيف فمن

تاکہ ہووے پیدائش تعالیٰ کامل بیچ حکمت لقمانی کے پس کہا لقمان نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ لطیف ہے پس

لطافته ولطفه أنه في الشيء المسمى بكذا المحدود

لطافت اور لطف سے حق تعالیٰ کے یہ ہے کہ تحقیق حق تعالیٰ بیچ ہر شئے نامی کے کہ نام رکھا جاتا ہے اسکا نام کذا کی اور محدود کیا جاتی ہے

بكذا عين ذلك الشيء حتى لا يقال فيه إلا

ساتھ کذا کے عین اسی ہر شئے خاص کا ہی یہاں تک کہ نہیں کہا جاتا ہے بیچ حق ہر شئے خاص کے مگر

ما يدل عليه اسمه بالتواطؤ والاصطلاح

جو کچھ کہ دلالت کرتا ہے اوپر اسکے اسم اسکا موافق اتفاق اہل لغت اور اصطلاح گروہ خاص کے

فيقال هذا سماء وأرض وصخرة وشجرة و

پس کہا جاتا ہے یہ آسمان اور یہ زمین اور یہ پتھر اور یہ درخت اور

حيوان وملك ورزق وطعام والعين واحدة

یہ حیوان اور یہ فرشتہ اور یہ رزق اور یہ طعام ہے حالانکہ ذات ایک ہی ہے

من كل شيء وفيه كما تقول الأشاعرة إن

ہر شئے مختلف کی اور ذات ایک ہے بیچ ہر شئے کے جیسے کہ کہتے ہیں اشاعرہ کہ تحقیق

العالم كله متماثل بالجوهر فهو جوهر واحد فهو

عالم تمام باہم متماثل ہے ساتھ جوہر کے پس عالم جوہر واحد ہے پس وہ قول اشاعرہ کا

عَيْنُ قَوْلِنَا الْعَيْنُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ قَالَتْ وَيَخْتَلِفُ

عین قول ہم اہل تحقیق کا ہی کہ ذات ہر موجود کی ایک ہی ہے پھر کہا اشاعرہ نے کہ مختلف ہوتا ہے عالم

بِالْأَعْرَاضِ وَهُوَ قَوْلُنَا وَيَخْتَلِفُ وَيَتَكَثَّرُ

ساتھ اعراض کے اور یہ بھی قول انکا عین قول ہمارا ہے کہ مختلف اور متکثر ہوتی ہے

بِالصُّوَرِ وَالنِّسَبِ حَتَّى تَتَمَيَّزَ فَيُقَالَ هٰذَا لَيْسَ

وہ ذات واحد بسبب اختلاف صورتوں اور نسبتوں کے تاکہ متمیز ہوے باہم پس کہا جاتا ہے کہ مثلاً انسان نہیں ہے

هٰذَا مِنْ حَيْثُ صُورَتِهِ أَوْ عَرَضِهِ أَوْ مِزَاجِهِ

فرس باعتبار صورت یا عرض یا مزاج اسکے کے

كَيْفَ شِئْتَ فَقُلْ وَهٰذَا عَيْنُ هٰذَا مِنْ

جس طور سے کہ چاہے تو پس کہہ تو مثلاً انسان عین فرس ہے

حَيْثُ جَوْهَرِهِ وَلِهٰذَا يُؤْخَذُ عَيْنُ الْجَوَاهِرِ

باعتبار حقیقت اور جوہر اسکے کے اور واسطے اسی کے لیا جاتا ہے عین جوہر

فِي حَدِّ كُلِّ صُورَةٍ وَمِزَاجٍ فَنَقُولُ نَحْنُ

بیچ حد اور تعریف ہر صورت اور مزاج کے پس کہتے ہیں ہم اہل کشف اور شہود یہ کہ

إِنَّهُ لَيْسَ سِوَى الْحَقِّ وَظَنَّ الْمُتَكَلِّمُ أَنَّ

تحقیق جوہر نہیں ہے غیر حق تعالی کا اور گمان کرتا ہے متکلم یہ کہ تحقیق وہ چیز

مُسَمَّى الْجَوْهَرِ وَإِنْ كَانَ حَقًّا مَا هُوَ عَيْنُ

کہ نام اسکا جوہر ہے اگرچہ ہے وہ ثابت لیکن نہیں ہے وہ عین حق تعالی کا

الْحَقِّ الَّذِي يُطْلِقُهُ أَهْلُ الْكَشْفِ وَالتَّجَلِّي

ساتھ اس معنی کے کہ اطلاق کرتے ہیں اوسکو اہل کشف اور تجلی

فَهٰذِهِ حِكْمَةُ كَوْنِهِ تَعَالَى لَطِيفًا ثُمَّ نَعَتَ فَقَالَ خَبِيرًا

پس یہی ہے حکمت ہونے حق تعالی کی لطیف پھر صفت کی لقمان نے حق تعالی کی اور کہا خبیر بعد لطیف کے

أَيْ عَالِمًا عَنِ اخْتِبَارٍ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى (وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

یعنے جاننے والا ہے آزمائش سے اور یہی علم آزمائش کا ناشی ہے قول اللہ تعالی سے (اور البتہ آزما دیکھیں گے ہم تم کو

حتى نعلم وهذا هو علم الأذواق فجعل الحق

یہانتک کہ جانیں ہم) اور یہ علم مذکور علم ذوقی اور وجدانی ہے پس گردانا حق تعالے نے

نفسه مع علمه بما هو الأمر عليه مستفيدا

ذات اپنی کو باوجود علم ازلی اپنے کے ساتھ اس چیز کے کہ نفس الامر میں ہے مستفید اور طالب فائدہ

علما ولا نقدر على انكار ما نص الحق عليه في

علم کی رو سے اور نہیں قادر ہوتے ہیں ہم اوپر انکار کرنے اس چیز کے کہ نص صریح رکھا ہے حق تعالی نے اوپر اسکے بیچ

حق نفسه ففرق تعالى ما بين علم الذوق والعلم

حق ذات اپنی کے پس فرق کیا حق تعالے نے درمیان علم ذوقی اور علم

المطلق فعلم الذوق مقيد بالقوى وقد قال عن

مطلق کے پس علم ذوقی مقید ہے ساتھ قوتوں روحانی اور جسمانی کے حالانکہ تحقیق فرمایا حق تعالی نے

نفسه انه عين قوى عبده في قوله تعالى كنت سمعه

ذات اپنی سے یہ کہ تحقیق حق تعالی عین قوتوں بندے اپنے کا ہے بیچ قول اپنے کے ہوتا ہوں میں سماعت اسکی

وهو قوة من قوى العبد وبصره وهو قوة من

اور وہ ایک قوت ہے قوتوں بندے سے اور ہوتا ہوں میں بصر اسکی اور وہ ایک قوت ہے

قوى العبد ولسانه وهو عضو من اعضاء العبد

قوتوں بندے سے اور ہوتا ہوں میں زبان اسکی اور وہ ایک عضو ہے اعضا بندے میں سے

ورجله ويداه فما اقتصر في التعريف على القوى

اور ہوتا ہوں میں پاؤں اسکے اور ہاتھ اسکے پس نہ حصر کیا حق تعالی نے بیچ تعریف اور تمییز کے اوپر قوتوں کے

فحسب حتى ذكر الأعضاء وليس العبد بغير هذه

فقط یہانتک کہ ذکر کیا حق تعالے نے عضووں کو بھی اور نہیں ہے بندہ غیر ان

الأعضاء والقوى فعين مسمى العبد هو الحق

اعضا اور قوتوں کا پس عین اس شخص کا کہ جسکا ساتھ بندے مجموعی اعضا اور قویٰ کے نام رکھا گیا ہے

لا عين العبد هو السيد فان النسب متميزة

حق تعالی ہے نہ کہ عین بندے کا سید ہے اسلئے کہ تحقیق نسبتیں آپس میں متمیز ہوتی ہیں

لذاتها وليس المنسوب اليه متميزا فانه ليس

واسطے ذات اپنی کے اور نہیں ہے ہویت الٰہی متمیز کسی شے سے اسلیے کہ نہیں ہے

ثم سوی عينه في جميع النسب فهو عين واحدة

وہاں کچھ سوا ذات ہویت الٰہی کے بیچ تمامی نسبتوں کے پس منسوب الیہ یعنی ہویت الٰہی ذات واحد ہے

ذات نسب واضافات وصفات فمن تمام حكمة

در صاحب نسب اور اضافات اور صفات کثیرہ کے پس تمام اور کمال حکمت

لقمان في تعليمه ابنه ما جاء به في هذه الاية من

لقمان علیہ السلام سے بیچ تعلیم اپنی کے بیٹے اپنے کو وہ چیز ہے کہ لائے حضرت لقمان اسکو بیچ اس آیت کے

هذين الاسمين الالهيين لطيفا خبيرا سمى بهما الله

ان دو نوں اسمان الٰہی سے لطیف اور خبیر ان کا نام رکھا لقمان نے ساتھ ان دونوں اسموں کے اللہ

تعالى فلو جعل ذلك في الكون وهو الوجود

تعالی کو پس اگر گردانتے لقمان اس حکمت اور نصیحت کو بیچ کون کے کہ وہ وجود ہے

فقال كان لكان اتم في الحكمة وابلغ فحكى

اور کہتے (کان اللہ لطیفا خبیرا) البتہ ہوتے لقمان تمام اور کامل تر بیچ حکمت کے اور بلیغ تر پس حکایت اور نقل کی

الله قول لقمان على المعنى كما قال ولم يزد عليه

اللہ تعالی نے قول لقمان کی ساتھ معنی کے جیسے کہ کہا تھا لقمان نے اور نہ زیادہ کی حق تعالی نے اوپر اسکے

شيئا وان كان قوله (ان الله لطيف خبير) من قول

کوئی شے اور اگر ہووے قول لقمان کا کہ ان اللہ لطیف خبیر سا ہے اصل میں قول

الله فلما علم الله تعالى من لقمان انه لو نطق متمما

اللہ تعالی سے پس ترک کرنا کلمہ کان کا اسواسطے ہے کہ جانا اللہ تعالی نے لقمان سے اس بات کو کہ تحقیق لقمان اگر ناطق ہوتی بیچ حال تکمیل کرنیکے

لتمم بهذا واما قوله (ان تك مثقال حبة من

البتہ تمام کرتے لقمان ساتھ اس قول کے ولیکن قول لقمان کا کہ (اگر ہووے کوئی چیز برابر ایک دانہ

خردل) لمن هى له غذاء وليس الا الذرة

رائی کے) پس واسطے اس حیوان خرد کے ہے کہ دانہ رائی کا اسکی غذا ہو اور نہیں ہے وہ حیوان گر ذرہ یعنی چیونٹی خرد

المذكورة في قوله تعالى (فمن يعمل مثقال ذرة

کہ ذکر کی ہے وہ بیچ قول اللہ تعالی کے (پس جو کوئی عمل کرے برابر ذرہ کے

خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره)

بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو کوئی عمل کرے گا برابر ذرہ کے برائی کا دیکھیگا اسکو)

فَهِيَ أَصْغَرُ مُتَغَذٍّ وَالْحَبَّةُ مِنَ الْخَرْدَلِ أَصْغَرُ غِذَاءٍ وَ

پس وہ ذرہ بہت چھوٹی غذا کرنے والا حیوان ہے اور دانہ رائی کا بہت چھوٹی غذا ہے اور

لَوْ كَانَ ثَمَّةَ أَصْغَرُ لَجَاءَ بِهِ كَمَا جَاءَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى

اگر ہوتی بیچ وجود کے کوئی شے چھوٹی ذرہ سے البتہ لاتا حق تعالیٰ اسکو جیسا کہ لایا حق تعالیٰ بیچ قول اپنے کے

(إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً)

(تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا ہے اس بات سے کہ بیان کرے مثال کوئی مچھر کی)

ثُمَّ لَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ ثَمَّةَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنَ الْبَعُوضَةِ قَالَ

پھر جب جانا اللہ تعالیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق بیچ وجود کے وہ چیز ہے کہ بہت چھوٹی مچھر سے ہے فرمایا کہ

(فَمَا فَوْقَهَا) يَعْنِي فِي الصِّغَرِ وَهَذَا قَوْلُ اللَّهِ وَالَّتِي

(پھر جو مافوق اسکے ہے) یعنے بیچ چھوٹائی کے اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہ آیت کہ

فِي الزَّلْزَلَةِ قَوْلُ اللَّهِ أَيْضًا فَاعْلَمْ ذَلِكَ فَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ

بیچ سورۂ زلزلت کے ہے وہ بھی قول اللہ تعالیٰ کا ہے پس جان تو اے طالب اسکو پس ہم اہل عرفان جانتے ہیں اس بات کو کہ تحقیق حق

تَعَالَى مَا اقْتَصَرَ عَلَى وَزْنِ الذَّرَّةِ وَثَمَّ مَا هُوَ أَصْغَرُ

تعالیٰ نے نہ قصر کیا اوپر وزن ذرہ کے اور بیچ وجود کے وہ چیز ہے کہ زیادہ تر چھوٹی

مِنْهَا فَإِنَّهُ جَاءَ بِذَلِكَ عَلَى الْمُبَالَغَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

ذرہ سے ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے لایا اس کلام کو بطریق مبالغہ کے اور اللہ تعالیٰ دانا تر ہے

وَأَمَّا تَصْغِيرُهُ اسْمَ ابْنِهِ فَتَصْغِيرُ رَحْمَةٍ وَلِهَذَا

ولیکن تصغیر کرنا لقمان کا نام بیٹے اپنے کا پس یہ تصغیر ترحم کی ہے واسطے اسکے

وَصَّاهُ بِمَا فِيهِ سَعَادَتُهُ إِذَا عَمِلَ بِذَلِكَ وَأَمَّا

وصیت کی لقمان نے بیٹے اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں سعادت اسکی ہے جس وقت عمل کرے وہ ساتھ اسکے

حِكْمَةُ وَصِيَّتِهِ فِي نَهْيِهِ إِيَّاهُ (أَنْ لَا تُشْرِكْ

ولیکن حکمت وصیت لقمان کی بیچ منع کرنے اسکے بیٹے اپنے کو شرک سے اسطور سے کہ نہ شریک کر تو وجود میں

بِاللَّهِ فَإِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) وَالْمَظْلُومُ

ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا) پس حکمت بیان کرنا ظلم اور مظلوم کا ہے اور وہ جو کہ مظلوم ہے

الْمَقَامُ حَيْثُ نَعَتَهُ بِالِانْقِسَامِ وَهُوَ عَيْنٌ

مقام الوہیت کا ہے کہ جو لا موجود ہے اسلیے کہ وصف کی مشرک ظالم نے اس مقام کی تقسیم کے ساتھ انقسام کے حالانکہ وہ مقام

۲۵۵

وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ لَا يُشْرِكُ مَعَهُ إِلَّا عَيْنَهُ وَهٰذَا

ہے اور اسواسطے کہ تحقیق مشرک ظاہر نہیں شرک کرتا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے کسیکو مگر ذات حق تعالیٰ کو اور یہ

غَايَةُ الْجَهْلِ وَسَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّخْصَ الَّذِي

نہایت جہل اور ظلم ہے اور سبب شرک کرنا شرک کا ساتھ حق تعالیٰ کے ذات حق تعالیٰ میں یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ

لَا مَعْرِفَةَ لَهُ بِالْأَمْرِ عَلَىٰ مَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا

نہیں ہے معرفت اسکو حقیقت کسی امر کی جو نفس الامر میں ہے اور نہیں ہو وہ واقف اوپر

بِحَقِيقَةِ الشَّيْءِ إِذَا اخْتَلَفَ عَلَيْهِ الصُّوَرُ فِي الْعَيْنِ

حقیقت کسی شے کی جس وقت مختلف اور متعدد ہوویں اوپر اسی شے کے صورتیں بیچ ذات واحد اور حقیقت

الْوَاحِدَةِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ أَنَّ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ فِي

اور وہ شخص خود نہیں پہچانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق یہ اختلاف بیچ

عَيْنٍ وَاحِدَةٍ جَعَلَ الصُّورَةَ مُشَارِكَةً

ذات واحد کے ہے کر دیتا ہے وہ ہر ایک صورت کو صور کونیہ میں سے باہم شریک

لِلْأُخْرَىٰ فِي ذٰلِكَ الْمَقَامِ فَجَعَلَ لِكُلِّ صُورَةٍ

واسطے صورت دوسری کے بیچ اس محل اور مقام واحد کے پس کر دیتا ہے وہ واسطے ہر ایک صورت کے

جُزْءًا مِنْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ وَمَعْلُومٌ فِي الشَّرِيكِ

ایک ایک جزو اور حصہ اس محل اور مقام واحد سے اور مقرر ہے بیچ حق شریک اور شرکت کے

أَنَّ الْأَمْرَ الَّذِي يَخُصُّهُ مِمَّا وَقَعَتْ فِيهِ الْمُشَارَكَةُ

یہ بات کہ تحقیق وہ حصہ کہ خاص کرتا ہے ایک شریک اسکو اس محل میں سے کہ واقع ہوئی بیچ اسکے مشارکت

لَيْسَ عَيْنَ الْآخَرِ الَّذِي شَارَكَهُ إِذْ هُوَ

نہیں ہو وہ حصہ عین حصہ اور دوسرے شریک کو کہ باہم شرکت رکھتا ہے ہر دو شریک باہم حصہ انکے اس محل میں سے

لِلْآخَرِ فَإِذَنْ مَا ثَمَّ شَرِيكٌ عَلَى الْحَقِيقَةِ

واسطے دوسرے کے ہے پس اب نہیں ہے اس جگہ کوئی شریک حقیقت میں

فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ عَلَىٰ حَظِّهِ مِمَّا قِيلَ فِيهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا

اسلیے کہ تحقیق ہر ایک واحد اوپر حصے اپنے اپنے کے ہے اس محل میں سے کہ کہا گیا بیچ اس محل کے کہ تحقیق درمیان دونوں کے

مُشَارَكَةً فِيهِ وَسَبَبُ ذٰلِكَ الشَّرِكَةُ الْمُشَاعَةُ وَإِنْ كَانَ

مشارکت ہے اسمیں اور سبب اس شرک کرنے کا شرکت مشاعت ہو اور اگر ہووے بفرض و تقدیر وہ شرکت

۲۵۶

مُشَاعَةً فَإِنَّ التَّصَرُّفَ مِنْ أَحَدِهِمَا مِمَّا

شرکت مشاعت پس تحقیق تصرف ایک کا ان دونوں شریکوں کا اس چیز میں سے ہے

يُزِيلُ الْإِشَاعَةَ (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا

کہ دور کرتی ہے وہ چیز شرکت مشاعہ کو (کہ تو اے عارف کامل کہ پکارو تم اللہ کو یا پکارو تم

الرَّحْمٰنَ) هٰذَا رُوحُ الْمَسْأَلَةِ

رحمن کو) یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا روح اور باطن اور مغز مسئلہ شرکت کی ہے کہ دریافت کیا تو نے

فَصُّ حِكْمَةٍ إِمَامِيَّةٍ

یہ فص حکمت امامیہ کی ہے

فِي كَلِمَةٍ هَارُونِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ ہارونیہ کے

إِعْلَمْ أَنَّ وُجُودَ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جان تو اے طالب کہ تحقیق وجود یعنی نبوت ہارون علیہ السلام کی

كَانَ مِنْ حَضْرَةِ الرَّحَمُوتِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى

تھی حضرت رحمت حق تعالیٰ سے بدلیل قول حق تعالیٰ کے

(وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا) يَعْنِي لِمُوسٰى

(اور بخشا ہم نے اوسکو رحمت اپنی سے) یعنی موسی کو

(أخاه هارون نبيًا) فكانت نبوته من حضرة

(بھائی اسکا ہارون نبی) پس تھی نبوت ہارون علیہ السلام کی حضرت

الرحموت فإنه كان أكبر من موسى فكان

رحمت حق تعالیٰ سے پس تحقیق ہارون تھے بڑے موسیٰ سے عمر میں اور تھے

موسى أكبر منه نبوة ولما كانت نبوة هارون

موسیٰ علیہ السلام بڑے ہارون علیہ السلام سے نبوت میں اور جبکہ تھی نبوت ہارون علیہ السلام کی

من حضرة الرحمة لذلك قال لأخيه موسى

حضرت رحمت سے اسی واسطے کہا ہارون علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے موسیٰ

عليه السلام (يا ابن أم) فناداه بأمه

علیہ السلام کے (اے بیٹے ماں میری کے) پس پکارا واسطے موسیٰ کو ساتھ ماں اپنی کے

لا بأبيه إذ كانت الرحمة للأم دون

نہ ساتھ باپ اپنے کے اسلیے کہ ہے رحمت واسطے ماں کے سوائے

الأب أوفر في الحكم ولولا تلك الرحمة

باپ کے کامل تر بیچ حکم شفقت کے اور اگر نہ ہوتی رحمت ماں کی کامل تر

ما صبرت على مباشرة التربية ثم

نہ صبر کرتی ماں اوپر محنت پرورش اولاد کے پھر

قال (لا تأخذ بلحيتي ولا برأسي فلا تشمت

کہا ہارون نے (مت پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا اور نہ خوش کر

بي الأعداء) فهذا كله نفس من أنفاس

بسبب اہانت میری کے دشمنوں کو) اور یہ تمامی کلمات ہارون کے ایک اثر ہے آثار

الرحمة وسبب ذلك عدم التثبت في النظر

رحمت سے اور سبب غضب موسیٰ کا عدم قرار موسیٰ کا تھا بیچ نظر اور تامل کرنے کے

فيما كان في يديه من الالواح التي القاها

اس چیز میں کہ تھی وہ بیچ ہاتھ موسیٰ کے تختیوں توریت سے کہ ڈالا تھا موسیٰ نے ان تختیوں کو

من يديه فلو نظر فيها نظر تثبت لوجد

ہاتھ اپنے سے پس اگر نظر اور امعان کرتے موسیٰ بیچ ان تختیوں کے نظر کرنا قرار واقعی البتہ پاتے موسیٰ

فيها الهدى والرحمة فالهدى بيان ما وقع من

بیچ تختیوں کے ہدایت اور رحمت پس ہدایت بیان اس چیز کا تھا کہ واقع ہوئی وہ چیز

الامر الذي اغضبه مما هو اي هارون بري منه

اس امر سے کہ غضب میں لایا وہ موسیٰ کو اس کام سے کہ وہ یعنی ہارون بری تھے اس کام سے

والرحمة باخيه فكان لا ياخذ بلحيته بمراى من

اور رحمت موسیٰ کی ساتھ بھائی اپنے کے پس نہ پکڑتے موسیٰ ڈاڑھی ہارون کی روبرو

قومه مع كبره وانه اسن منه وكان ذلك من

قوم اپنی کے باوجود بزرگی ہارون کے اور باوجود یہ بات کے کہ تحقیق ہارون بڑے تھے عمر میں موسیٰ سے اور تھا وہ قول بزرگی نصیب

هرون شفقة على موسى لان نبوة هرون من رحمة

ہارون سے مہربانی اوپر موسیٰ کے اسلیے کہ نبوت ہارون کی رحمت

الله فلا يصدر منه الا مثل هذا ثم قال هرون

حق تعالیٰ سے تھی پس نہ صادر ہوتا تھا ہارون علیہ السلام سے مگر مانند اس قول اور فعل کے پھر کہا ہارون نے

لموسى عليهما السلام (اني خشيت ان تقول فرقت

واسطے موسیٰ کے اوپر ان دونوں کے سلام ہو بیچ کہ تحقیق میں ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈالدی تو نے

بين بني اسرائيل) فتجعلني سببا في تفريقهم فان

درمیان بنی اسرائیل کے) پس گردانے تو مجھکو سبب بیچ تفرقہ انکے کے پس تحقیق

عبادة العجل فرقت بينهم فكان منهم من عبده

پرستش گوسالہ نے جدائی ڈالی درمیان انکے اسلیے کہ تھا بعض بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے پوجا تھا وہ گوسالہ کو

۲۵۹

اتباعاً للسامري وتقليداً له ومنهم من توقف عن

واسطے پیروی اور تقلید سامری کے اور بعض انھیں بنی اسرائیل میں سے وہ شخص ہے کہ توقف کیا اسنے

عبادته حتى يرجع موسى اليهم فيسألونه في ذلك

پرستش اسکی سے یہاں تک کہ پھر آوے موسیٰ علیہ السلام طرف انکے پس پوچھیں وہ موسیٰ سے بیچ امر پرستش گوسالہ کے

فخشي هرون ان ينسب ذلك الفرقان بينهم اليه و

پس ڈرے ہارون کہ نسبت کریں موسیٰ جدائی کی درمیان بنی اسرائیل کے طرف اپنے اور

كان موسى اعلم بالامر من هرون لانه علم ما

تھے موسیٰ علیہ السلام دانا تر ساتھ امر پرستش گوسالہ کے ہارون علیہ السلام سے اسلئے کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام جانتے تھے اس چیز کو

عبده اصحاب العجل لعلمه بان الله قد قضى ان لا

کہ پرستش کی اسکی گوسالہ پرستوں نے تحقیق بسبب جاننے موسیٰ کے اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے ازل میں یہ کہ نہ

تعبدوا الا اياه وما حكم الله بشيء الا وقع فكان

عبادت کرو تم کسی کی مگر خاص اسی اللہ کی اور حکم کیا اللہ تعالیٰ نے کسی شے کا مگر کہ واقع ہوئی وہ پس تھا

عتب موسى اخاه هرون لما وقع الامر في انكاره

عتاب کرنا موسیٰ کا اوپر بھائی ہارون اپنے کے بسبب واقع ہونے امر پرستش گوسالہ کے بیچ انکار ہارون کے

وعدم اتساعه فان العارف من يرى الحق في

اور بسبب نہ وسیع ہونے قلب ہارون کے اسلئے کہ تحقیق عارف وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو بیچ

كل شيء بل يراه عين كل شيء فكان موسى يربي

ہر شے کے بلکہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو عین ہر شے کا پس موسیٰ علیہ السلام تربیت کرتے تھے

هرون تربية علم وان كان اصغر منه في

ہارون علیہ السلام کی تربیت کرنا علم اور ارشاد کا اگرچہ تھے موسیٰ علیہ السلام چھوٹے ہارون علیہ السلام سے بیچ

السن ولذلك لما قال له هرون ما قال رجع الى

عمر کے اور واسطے اسی کے جبکہ کہا موسیٰ کو ہارون نے جو کچھ کہا رجوع کیا موسیٰ نے طرف

السامري فقال له فما خطبك يا سامري يعني

سامری کے پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو (کہ کیا ہے حال تیرا اے سامری) یعنی

فيما صنعت من عدولك الى صورة العجل على الاختصاص

بیچ اس چیز کے کہ عدول اور تجاوز کیا تو نے سب مطلق سے طرف صورت گوسالہ کے ساتھ خصوصیت کے

وصنعك هذا الشبح من حلي القوم حتى اخذت بقلوبهم

اور بنایا تو نے اس کالبد کو زیوروں سے لوگوں کے یہاں تک کہ لیا تو نے دلوں اُنکے کو

من اجل اموالهم فان عيسى يقول لبني اسرائيل يا بني

بسبب اموال اُنکے کے اسیواسطے عیسیٰ علیہ السلام کہتے تھے واسطے بنی اسرائیل کے اے بنی

اسرائيل قلب كل انسان حيث ماله فاجعلوا اموالكم في السماء

اسرائیل دل ہر انسان کا وہاں ہے جہاں مال اُسکا ہے پس کرو اور خرچ کرو تم مال اپنے کو بیچ آسمان کے یعنی راہ خدا

تكن قلوبكم في السماء وما سمي المال مالا الا لكونه

مائل ہونگے قلوب تمہارے طرف آسمان کے یعنی طرف خدا کے اور نہ نام رکھا جاتا ہے مال کا مال مگر بسبب ہونے اُس مال کے

بالذات تميل القلوب اليه بالعبادة فهو المقصود

بالذات اسطرح پر کہ میلان کرتے ہیں قلوب آدمی کے طرف اُسکے ساتھ پرستش کے پس مال بہت بڑا مقصود

الاعظم المعظم في القلوب لما فيها من الافتقار

ہے کہ بڑائی اُسکی بیچ دلوں آدمی کے ہے بسبب اُس چیز کے کہ بیچ دلوں کے حاجت ہو

اليه وليس للصور بقاء فلا بد من ذهاب

طرف اُسکے حالانکہ نہیں ہے واسطے صورتوں کے بقا اور قیام پس ضرور جانے والی اور عدم ہونے والی تھی

صورة العجل لو لم يستعجل موسى بحرقه فغلبت

صورت گوسالہ کی اگر نہ جلدی کرتے موسیٰ علیہ السلام ساتھ جلانے اُسکے کے پس غالب ہوئی

عليه الغيرة فحرقه ثم نسف رماد تلك الصورة

اوپر موسیٰ علیہ السلام کے غیرت پس جلا دیا موسیٰ نے اُسکو پھر اڑائی موسیٰ نے راکھ اُسکی

في اليم نسفا وقال له (انظر الى الهك) فسماه الها

بیچ دریا کے حق اُڑانے کا اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے سامری کے (دیکھ طرف اپنے الٰہ کی) پس نام رکھا موسیٰ نے گوسالہ کا الٰہ

بطريق التنبيه للتعليم لما علم انه بعض المجالي

بطریق تنبیہ کے واسطے تعلیم کے اسلیے کہ جانا تھا موسیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق گوسالہ بعض مظاہر

الالهية لاحرقنه فان حيوانية الانسان لها

الٰہیہ میں سے ہے اور کہا موسیٰ نے البتہ جلا دونگا میں اُسکو اسلیے کہ تحقیق واسطے قوت حیوانی انسان کے

التصرف في حيوانية الحيوان لكون الله سخرها

تصرف ہے بیچ قوت حیوانی حیوان کے بسبب اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے مسخر کر دیا حیوان کو

٢٦١

للانسان ولا سيما واصله ليس من حيوان فكان
واسطے انسان کے خصوصاً اصل گوسالہ کی نہیں حیوان سے پس ہوگا گوسالہ
اعظم في التسخير لان غير الحيوان ما له ارادة بل
زیادہ تر بیچ قبول تسخیر موسوی کے اسلیے کہ تحقیق واسطے غیر حیوان کے نہیں ہے ارادہ اور قصد بلکہ
هو بحكم من يتصرف فيه من غير اباءٍ واما الحيوان
غیر حیوان موافق حکم اُس شخص کے ہے کہ تصرف کرتا ہو وہ شخص بیچ اُسکے بغیر انکار اُس غیر حیوان کے لیکن حیوان
فهو ذو ارادة وغرض فقد يقع منه الاباء في بعض
پس وہ صاحب ارادہ اور صاحب غرض ہے کبھی واقع ہوتا ہے اس سے انکار بیچ بعض
التصرف فان كان فيه قوة اظهار ذلك ظهر منه
تصرف انسان کے پس اگر ہووے بیچ حیوان کے قوت ظاہر کرنے انکار کی ظاہر ہوگی اُس حیوان سے
الجموح لما يريده منه الانسان وان لم يكن له
سرکشی بسبب اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہے اُس چیز کا اُس حیوان سے انسان اور اگر نہ ہووے واسطے حیوان کے
هذه القوة او يصادف غرض الحيوان انقاد
یہ قوت یا باہم موافق ہووے تصرف انسان کا ساتھ غرض حیوان کے تابعدار ہوتا ہے حیوان
مذللا لما يريده منه كما ينقاد مثله
ساتھ ذلت کے بسبب اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہے انسان اُسکا حیوان سے جیسا کہ تابعدار ہوتا ہے انسان مثل اپنے کا
لامر فيما رفعه الله به من اجل المال الذي
بسبب ایک امر یعنی طمع کے بیچ اُس چیز کے کہ بلند مرتبہ کیا ہے اُس مثل کو اللہ تعالے نے ساتھ اسی چیز کے بسبب اُس مال کے کہ
يرجوه منه المعبر عنه في بعض الاحوال
امید رکھتا ہے انسان اُس مال کی اُس مثل سے کہ تعبیر کی جاتی ہے اُس مال سے بیچ بعض احوال کے
بالاجرة في قوله (ورفعنا بعضهم فوق بعض درجت
ساتھ اجرت کی تابعداری انسان کی واقع ہے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اور بلند کیا ہمنے بعض انکے کو اوپر بعض کے درجوں میں
ليتخذ بعضهم بعضا سخريا) فما تسخر له من هو مثله
تاکہ پکڑیں بعض انکے بعضوں کو محکوم اور مزدور) پس نہیں مسخر ہوتا ہے واسطے انسان کے وہ شخص کہ وہ مثل اسکے انسان ہے
الا من حيوانيته لا من انسانيته فان المثلين ضدان
مگر بسبب مرتبہ حیوانیت اُسکی کے نہ بسبب مرتبہ انسانیت اُسکی کے اسلیے کہ تحقیق دو چیزیں ہم مثل باہم ضد ہیں
فيسخره الارفع في المنزلة بالمال او بالجاه
پس مسخر کرتا ہے ایک انسان کو دوسرا انسان کہ بلند تر ہووے وہ دوسرا مرتبہ میں ساتھ مال یا ساتھ جاہ کے

بِاِنْسَانِيَّتِهٖ وَيَتَسَخَّرُ لَهٗ ذٰلِكَ الْاٰخَرُ اِمَّا خَوْفًا

بسبب مرتبۂ انسانیت کے اور مسخر ہوتا ہے واسطے اُس ایک انسان کے دوسرا انسان یا بسبب خوف کے

اَوْ طَمَعًا مِنْ حَيْوَانِيَّتِهٖ لَا مِنْ اِنْسَانِيَّتِهٖ فَمَا تَسَخَّرَ

یا بسبب طمع کے مرتبۂ حیوانیت سے اسکے نہ مرتبۂ انسانیت سے اُسکی پس نہیں مسخر ہوتا ہے

لَهٗ مَنْ هُوَ مِثْلُهٗ اَلَا تَرٰى مَا بَيْنَ الْبَهَائِمِ مِنَ

واسطے انسان کے وہ شخص کہ وہ مثل اُسکا انسان ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو اُس چیز کو کہ درمیان چارپایوں کے ہے

التَّحْرِيْشِ لِاَنَّهَا اَمْثَالٌ فَالْمِثْلَانِ ضِدَّانِ وَلِذٰلِكَ

بغض اور عداوت سے اسلیے کہ تحقیق چارپائی ایکدیگر کے ہم مثل ہیں پس دو ہم شکل باہم ضد ہیں اور واسطے اسی کے

قَالَ تَعَالٰى (وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ) فَمَا هُوَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور بلند کیا حق تعالیٰ نے بعض تمہارے کو اوپر بعض کے درجوں میں) پس نہیں ہے وہ شخص مسخر کیا ہوا ہے

مَعَهٗ فِيْ دَرَجَةٍ فَوَقَعَ التَّسْخِيْرُ مِنْ اَجْلِ الدَّرَجَاتِ

ساتھ اُس شخص کے کہ مسخر کرنیوالا ہے بیچ ایک درجہ کے پس واقع ہوئی تسخیر بسبب تفاوت درجوں کے

وَالتَّسْخِيْرُ عَلٰى قِسْمَيْنِ تَسْخِيْرٌ مُرَادٌ لِلْمُسَخِّرِ اِسْمُ فَاعِلٍ

اور تسخیر انسان کی واسطے انسان کے اوپر دو قسم کے ہے ایک اُن دونوں قسموں سے تسخیر مراد کی ہوئی ہے واسطے مسخر کرنیوالے کے

قَاهِرٌ فِيْ تَسْخِيْرِهٖ لِهٰذَا الشَّخْصِ الْمُسَخَّرِ كَتَسْخِيْرِ السَّيِّدِ

اور غالب بیچ تسخیر اپنی کے اس شخص مسخر کو اسم مفعول ہے جیسے کہ تسخیر کرنا مالک کا

لِعَبْدِهٖ وَاِنْ كَانَ مِثْلَهٗ فِي الْاِنْسَانِيَّةِ وَكَتَسْخِيْرِ

بندہ اپنے کو اگرچہ ہووے بندہ مثل مالک کے بیچ انسانیت کے اور جیسے کہ تسخیر کرنا

السُّلْطَانِ لِرَعَايَاهُ وَاِنْ كَانُوْا اَمْثَالًا لَهٗ فِي الْاِنْسَانِيَّةِ

بادشاہ کا رعایا اپنی کو اگرچہ ہووے رعایا ہم مثل بادشاہ کے بیچ انسانیت کے

فَسَخَّرَهُمْ بِالدَّرَجَةِ وَالْقِسْمُ الْاٰخَرُ تَسْخِيْرٌ

پس مسخر کرتا ہے سید اور بادشاہ بندہ اور رعایا کو بسبب درجہ کے اور قسم دوسری اُن دونوں قسموں میں سے تسخیر

بِالْحَالِ كَتَسْخِيْرِ الرَّعَايَا لِلْمَلِكِ الْقَائِمِ بِاَمْرِهِمْ

حالی ہے جیسے کہ تسخیر کرنا رعایا کا بادشاہ کو کہ قایم ہے وہ ساتھ کاروبار رعایا کے

فی الذب عنهم وحمایتهم وقتال من عاداهم

بیچ دفع کرنے ضرر کے رعایا سے اور بیچ نگہبانی انکی کے اور بیچ لڑائی کرنیکے ساتھ اس شخص کے کہ عداوت رکھتا ہو وہ ساتھ رعایا کے

وحفظ اموالهم وانفسهم علیهم وهذا کله

اور بیچ حفاظت کرنے اموال انکے کے اور ذاتوں انکی کے اوپر اونکے اور یہ سب

تسخیر بالحال من الرعایا یسخرون بذلک

تسخیر بسبب حال رعایا کے ہے کہ مسخر کرتی ہے رعایا بیچ امور مذکورہ کے

ملیکهم ویسمّٰی علی الحقیقة تسخیر المرتبة

بادشاہ اپنے کو اور نام رکھا جاتا ہے تسخیر حالی کا حقیقت میں تسخیر مرتبہ

فالمرتبة حکمت علیه بذلک فمن الملوک من سعٰی

اسلیے کہ مرتبہ رعایا کا حکم کرتا ہے اوپر بادشاہ کے ساتھ مسخر ہونے کے پس بعض بادشاہوں میں سے وہ ہے جو کوشش کرتا ہے

لنفسه ومنهم من عرف الامر فعلم انه بالمرتبة

واسطے نفس اپنے کے اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ پہچانا ہو حقیقت بادشاہت کو اور جانتا ہو بات کو تحقیق وہ بسبب مرتبہ رعایا کے

فی تسخیر رعایاه فعلم قدرهم وحقهم فاجره الله علی

بیچ تسخیر رعایا اپنی کے ہے پہچانتا ہو وہ بادشاہ قدر اور حق رعایا کا پس اجر دیتا ہے اس بادشاہ کو اللہ تعالے اوپر

ذلک اجر العلماء بالامر علی ما هو علیه واجر مثل

اس معرفت اور علم کے مثل اجر عالموں اور عارفوں کے کہ جانتے ہیں حقیقت امر کو جو نفس الامر میں ہو اور اجر مثل

هذا یکون علی الله من کون الله فی شؤون عباده

اس علم اور معرفت کا ہوتا ہے اوپر اللہ تعالی کے بسبب ہونے اللہ تعالی کے بیچ کاروبار حوائج بندوں اپنے کے

فالعالم کله مسخر بالحال من لا یمکن ان یطلق علیه

پس تمام عالم مسخر کرنے والا ہے ساتھ حال کے اس شخص کو کہ نہیں ممکن کہ زبان شرع میں یہ اطلاق کیا جاوے اوپر اسکے

انه مسخر قال تعالی (کل یوم هو فی شأن) فکان عدم

یہ کہ تحقیق وہ تسخیر کیا گیا ہو فرمایا اللہ تعالی نے (ہر روز حق تعالی بیچ کاروبار کے ہے) پس عدم

قوة ارداع هرون بالفعل ان ینفذ فی اصحاب العجل

قوت باز رکھنے ہارون علیہ السلام کی ساتھ فعل کے کہ جاری ہو قوت بالفعل بیچ اصحاب گوسالہ کے

بالتسليط على العجل كما سلط موسى عليه وحكمة

ساتھ قہر اور غلبہ کے اوپر گوسالہ کے جیسے کہ غالب کیے گئے موسیٰ اوپر اسکے ایک حکمت تھی

من الله ظاهرة في الوجود ليعبد في كل صورة

اللہ تعالیٰ کی جانب سے بظاہر بیچ وجود خارجی کے تا کہ پرستش کیا جاوے حق تعالیٰ کی بیچ ہر صورت کے

وإن ذهبت تلك الصورة بعد ذلك فما ذهبت

اگر چہ مٹ جاوے وہ صورت بعد پرستش کے اسلیے کہ نہیں مٹ جاتی ہو وہ صورت

إلا بعد ما تلبست عند عابدها بالألوهية ولهذا

مگر بعد متصف ہونے اپنے کے نزدیک پرستش کرنیوالے اسکے ساتھ الوہیت کے اور واسطے اسی کے

ما بقي نوع من الأنواع إلا وعبد إما عبادة تأله

نہ باقی رہی کوئی قسم اقسام موجودات میں سے مگر کہ پرستش کی گئی وہ یا پرستش معبودانہ

وإما عبادة تسخير فلا بد من ذلك لمن عقل

یا پرستش تسخیرانہ پس ضرور ہے عبادت تسخیری سے نزدیک اس شخص کے کہ عقل رکھتا ہو وہ

وما عبد شيء من العالم إلا بعد التلبس بالرفعة

اور نہیں پوجی گئی کوئی شی عالم میں سے مگر بعد متلبس اور متصف ہونیکے ساتھ بلند مرتبہ کے

عند العابد والظهور بالدرجة في قلبه و

نزدیک عابد کے اور بعد ظاہر ہونے کے ساتھ درجہ عالی کے بیچ قلب عابد کے اور

لذلك تسمى الحق لنا برفيع الدرجات ولم يقل

واسطے اسی کے نام رکھا ہے حق تعالیٰ نے ذات اپنی کا واسطے ہمارے رفیع الدرجات اور نہ کہا حق تعالیٰ نے

برفيع الدرجة فكثرت الدرجات في عين واحدة

اپنے کو رفیع ایک درجہ کا پس بہت ہوئے درجات بیچ ذات واحد کے

فَإِنَّهُ قَضَى أَنْ لَا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ فِيْ دَرَجَاتٍ

اسلئے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ نہ پرستش کرو تم کسی کو مگر خاص اسی حق تعالیٰ کی بیچ درجوں

كَثِيْرَةٍ مُخْتَلِفَةٍ أَعْطَتْ كُلُّ دَرَجَةٍ مَجْلًى إِلٰهِيًّا عُبِدَ

کثیر مختلف کے کہ مقتضی ہے ہر درجہ ایک ایک مظہر الٰہی کا کہ پرستش کیا جاوے حق تعالیٰ

فِيْهَا وَأَعْظَمُ مَجْلًى عُبِدَ فِيْهِ وَأَعْلَاهُ الْهَوٰى كَمَا قَالَ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتَ

بیچ اسی درجہ کے اور بزرگ تر مظہر کی کہ پرستش کیا جاوے حق تعالیٰ بیچ اسکی اور بلند تر مظہر کی ہوا نفس ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا دیکھا تو نے

مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ، فَهُوَ أَعْظَمُ مَعْبُوْدٍ فَإِنَّهُ

اس شخص کو کہ پکڑا اسنے معبود اپنا ہوا اور خواہش نفس اپنی کو پس ہوا نفس کی بزرگ تر معبود ہے اسلیے کہ تحقیق

لَا يُعْبَدُ شَيْءٌ إِلَّا بِهِ وَلَا يُعْبَدُ هُوَ إِلَّا بِذَاتِهِ

نہیں پرستش کیا جاتی ہے کسی چیز کی مگر ساتھ اسی ہوا نفس کے اور نہیں پرستش کیجاتی ہے ہوا کی مگر بالذات

وَفِيْهِ أَقُوْلُ شِعْرٌ

اور بیچ اسی باب کے کہتا ہوں میں ۔ شعر

وَحَقِّ الْهَوٰى إِنَّ الْهَوٰى سَبَبُ الْهَوٰى

قسم ہے حق ہوا کی کہ تحقیق ہوا سبب پرستش ہوا کا ہے

وَلَوْلَا الْهَوٰى فِي الْقَلْبِ مَا عُبِدَ الْهَوٰى

اور اگر نہوتی ہوا بیچ دل کے نہ پرستش کی جاتی ہوا کی

أَلَا تَرٰى عِلْمَ اللّٰهِ بِالْأَشْيَاءِ مَا أَكْمَلَهُ كَيْفَ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ علم حق تعالیٰ کو جو متعلق ساتھ اشیا کے ہے کیسا کامل ہے اور کیسے

تَمَّمَ فِيْ حَقِّ مَنْ عَبَدَ هَوَاهُ وَاتَّخَذَهُ إِلٰهًا فَقَالَ

تمام کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو بیچ حق اس شخص کے کہ پرستش کی اسنے ہوا اپنی کی اور پکڑا اسنے اسی ہوا کو معبود پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے

(وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ) وَالضَّلَالَةُ الْحَيْرَةُ وَذٰلِكَ

اور ضلالت بمعنی حیرانی [illegible] علم [illegible] حیرانی کی

أَنَّهُ لَمَّا رَأَى هٰذَا الْعَابِدَ مَا عَبَدَ إِلَّا هَوَاهُ بِانْقِيَادِهِ

اس کی تحقیق یہ ہے کہ حق تعالی نے جب دیکھا اس عابد کو کہ پرستش نہیں کی اس نے مگر ہوا اپنی کی ساتھ تابعداری اوس کے

لِطَاعَتِهِ فِيمَا يَأْمُرُهُ بِهِ مِنْ عِبَادَةِ مَنْ عَبَدَهُ مِنَ

واسطے عبادت ہوا کی بیچ اس چیز کے کہ حکم کرتی ہے ہوا عابد کو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ عبادت اس شخص کی [illegible] پرستش کی [illegible] اس شخص کی

الْأَشْخَاصِ حَتّٰى أَنَّ عِبَادَةَ اللّٰهِ كَانَتْ عَنْ هَوًى أَيْضًا

جو اشخاص و افراد عالم میں سے ہے یہاں تک کہ تحقیق پرستش اللہ تعالی کی بھی ہوا سے ہے

لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَقَعْ لَهُ فِي ذٰلِكَ الْجَنَابِ الْمُقَدَّسِ هَوًى

اسلیے کہ اگر نہ واقع ہوتی واسطے اس عابد کے بیچ اس جناب مقدس الٰہی کے ہوا

وَهُوَ الْإِرَادَةُ بِمَحَبَّةٍ مَا عَبَدَ اللّٰهَ وَلَا آثَرَهُ عَلٰى

اور ہوا ایک ارادہ ہے ساتھ محبت کے نہ پرستش کرتا وہ عابد اللہ تعالی کی اور نہ اختیار کرتا وہ حق تعالی کو اوپر

غَيْرِهِ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ عَبَدَ صُورَةً مَا مِنْ صُوَرِ الْعَالَمِ

غیر اوس کے اور ایسا ہی ہر ایک شخص ہے کہ پرستش کی اس نے کسی صورت معین کی صورتوں عالم میں سے

وَاتَّخَذَهَا إِلٰهًا مَا اتَّخَذَهَا إِلَّا بِالْهَوٰى فَالْعَابِدُ لَا يَزَالُ

اور پکڑا اس نے اس صورت معین کو معبود نہ پکڑا اس نے اس صورت کو معبود مگر ساتھ ہوا کے پس عابد ہمیشہ

تَحْتَ سُلْطَانِ هَوَاهُ ثُمَّ رَأَى الْمَعْبُودَاتِ تَتَنَوَّعُ فِي الْعَابِدِينَ

زیر سلطنت ہوا اپنی کے ہے پھر دیکھا حق تعالی نے معبودوں کو کہ نوع بنوع ہوتے ہیں بیچ اعتقادات عابدوں کے

فَكُلُّ عَابِدٍ أَمْرًا مَا يُكَفِّرُ مَنْ يَعْبُدُ سِوَاهُ وَالَّذِي عِنْدَهُ

اسلیے کہ ہر ایک پرستش کرنے والا کسی چیز کا کفر کرتا ہے وہ اس شخص کی کہ پرستش کرتا ہو غیر اس معبود کی اور وہ شخص کہ نزدیک اسکے

أَدْنٰى تَنَبُّهٍ يَحَارُ لِاتِّحَادِ الْهَوٰى بَلْ لِأَحَدِيَّةِ الْهَوٰى

ادنی آگہی اور ہوشیاری ہے حیران ہوتا ہے وہ بسبب متحد ہونے ہوا کے بلکہ بسبب احدیت ہوا کے

فَإِنَّهُ عَيْنٌ وَاحِدَةٌ فِي كُلِّ عَابِدٍ فَأَضَلَّهُ اللّٰهُ أَيْ حَيَّرَهُ عَلٰى

اسلیے کہ تحقیق ہوا ذات واحد ہے کہ ظاہر ہوتی ہے بیچ ہر عابد کے پس ضلالت [illegible] اللہ تعالی [illegible] حیرت [illegible]

۳۱۷

عَلِمَ بِأَنَّ كُلَّ عَابِدٍ مَا عَبَدَ إِلَّا هَوَاهُ وَلَا اسْتَعْبَدَهُ

کامل علم اپنے کے اوپر اس تحقیق کے کہ ہر عابد نہیں پرستش کی کسی کی مگر ہوا اپنی کی اور نہ طلب پرستش کی کسی نے اسے

إِلَّا هَوَاهُ سَوَاءٌ صَادَفَ الْأَمْرَ الْمَشْرُوعَ أَوْ لَمْ

مگر ہوا اس کی نے برابر ہے کہ موافق ہو وے ہوا عابد کی ساتھ امر شرعی کے یا نہ

يُصَادِفْ وَالْعَارِفُ الْمُكَمَّلُ مَنْ رَأَى كُلَّ مَعْبُودٍ

موافق ہووے وہ ہوا ساتھ امر شرعی کے اور عارف کامل وہ ہے کہ جنے دیکھا ہر معبود کو

مَجْلَى لِلْحَقِّ يُعْبَدُ فِيهِ وَلِذَلِكَ سَمَّوْهُ كُلُّهُمْ إِلَهًا مَعَ

مظہر حق تعالیٰ کا کہ پرستش کیا جاتا ہے حق تعالیٰ بیچ اسکے اور واسطے اسی کے نام رکھا عابدان نے ہر معبود کا الٰہ باوجود

اسْمِهِ الْخَاصِّ حَجَرًا أَوْ شَجَرًا أَوْ حَيَوَانٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ

نام خاص اس معبود کے ساتھ پتھر یا درخت یا حیوان یا انسان یا

نَارٍ أَوْ كَوْكَبٍ أَوْ مَلَكٍ هَذَا اسْمُ الشَّخْصِيَّةِ فِيهِ

آتش یا ستارہ یا فرشتہ کے یہ نام تعین شخصی کا ہے بیچ مظہر خاص کے

وَالْأُلُوهِيَّةُ مَرْتَبَةٌ تَخَيَّلَ الْعَابِدُ لَهُ أَنَّهَا مَرْتَبَةُ

اور الوہیت نام مرتبہ الٰہیہ کا ہے کہ خیال کرتا ہے عابد صنم واسطے مظہر خاص کے اس بات کا کہ تحقیق الوہیت مرتبہ

مَعْبُودِهِ وَهِيَ عَلَى الْحَقِيقَةِ مَجْلَى لِلْحَقِّ لِبَصَرِ هَذَا

معبود خاص اپنے کا ہے اور یہ مرتبہ معبود خاص کا حقیقت میں ایک مظہر خاص ہے مظاہر میں حق تعالیٰ کے نزدیک بصر اس

الْعَابِدِ الْخَاصِّ الْمُعْتَكِفِ عَلَى هَذَا الْمَعْبُودِ فِي هَذَا الْمَجْلَى

عابد خاص کے کہ معتکف ہو وہ اوپر اس معبود خاص کے بیچ اس مظہر

الْمُخْتَصِّ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ مَقَالَةَ جَهَالَةٍ

خاص کے اور واسطے اسی کے کہا بعض نے ان لوگوں میں سے کہ نہیں پہچانتا ہے وہ حقیقت امر کو قول نادانی کا

(مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَى) مَعَ تَسْمِيَتِهِمْ

کہ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم انکی مگر واسطے کہ نزدیک کریں وہ ہم کو طرف اللہ تعالیٰ کے مرتبہ قرب میں باوجود نام رکھنے کے

إِيَّاهُمْ آلِهَةً حَتَّى قَالُوا أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا

بتوں کو الٰہ یہاں تک کہ کہا ان لوگوں نے کیا کر دیا اسنے سب معبودوں کو ایک ہی معبود

إنّ هذا الشيء عجاب فما أنكروه بل تعجبوا من

ذلك فإنهم وقفوا مع كثرة الصور ونسبة الألوهية

لها فجاء الرسول ودعاهم إلى إله واحد يعرف و

لا يشهد لشهادتهم أنهم أثبتوه عندهم واعتقدوه

في قولهم ما نعبدهم إلا ليقربونا إلى الله زلفى لعلمهم

بأن تلك الصور حجارة ولذلك قامت الحجة عليهم

بقوله قل سموهم فما يسمونهم إلا بما يعلمون أن

تلك الأسماء لهم حقيقة وأما العارفون بالأمر على ما

هو عليه فيظهرون بصورة الإنكار لما عبد من الصور

لأن مرتبتهم في العلم تعطيهم أن يكونوا بحكم الوقت لحكم الرسول

الذي آمنوا به عليهم الذي به سموا مؤمنين فهم عباد الوقت

مع علمهم بأنهم ما عبدوا من تلك الصور أعيانها

باوجود علم اپنے کے اس بات کا کہ تحقیق بت پرستون نے نہیں پرستش کی ان صورتونکی بنظر ذوات ان معبودون کے

وإنما عبدوا الله فيها بحكم سلطان التجلي الذي

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ پرستش کی بت پرستون نے اللہ تعالی ہی کی بیچ ان معبودون کے بسبب حکم غلبہ و تسلط تجلی الٰہی کے کہ پہچانا انہون نے

عرفوه منهم وجهله المنكر الذي لا علم له بما

عارفین نے اس تجلی کو اصنام سے اور نجانا اس تجلی کو محجوب منکر نے کہ نہیں ہے علم اسکو اس ہویت کا

تجلى وستره العارف المكمل من نبي ورسول

کہ تجلی کی اسنے اور چھپایا اسکو محبوب سے عارف کامل نے نبی [illegible] اور رسول

ووارث عنهم فأمرهم بالانتزاح عن تلك الصور

اور وارث اسکے ہین پس [illegible] عارفون کا ساتھ اجتناب [illegible] کے ہر ان کی [illegible] صورتون سے بنظر

لما انتزح عنها رسول الوقت اتباعا للرسول طمعا في

اس چیز کے کہ اجتناب کیا ہے ان صورتون سے رسول وقت نے واسطے متابعت رسول کے اور واسطے طمع کے بیچ

محبة الله إياهم بقوله تعالى قل إن كنتم

دوست رکھنے اللہ تعالی کے انکے تئین کہ ثابت ہے محبت اللہ تعالی کی قول اللہ تعالی سے اگر دوست رکھتے

تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله فدعا إلى إله

ہو تم اللہ تعالی کو پس پیروی کرو تم میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی پس دعوت کی رسول اللہ نے طرف اس الٰہ کے

يصمد إليه ويعلم من حيث الجملة ولا يشهد

کہ حاجت لائی جاتی ہے طرف اسکے اور جانا جاتا ہے وہ اگر باعتبار اجمال کے اور نہیں مشہود ہوتی ہے ذات اسکی

ولا تدركه الأبصار بل هو يدرك الأبصار للطفه

پس نہیں ادراک کرتے ہین اسکو حواس ابصار بلکہ وہ پاتا ہے اور ادراک کرتا ہے حواس ابصار کو بسبب لطافت

وَسَرَيَانِهِ فِي أَعْيَانِ الْأَشْيَاءِ فَلَا تُدْرِكُهُ

اور سرایت اپنی کے بیچ ذوات اشیا کو پس نہیں ادراک کرتے ہیں اوسکو

الْأَبْصَارُ كَمَا أَنَّهَا لَا تُدْرِكُ أَرْوَاحَهَا

حواس ابصار جیسے کہ تحقیق حواس ابصار نہیں ادراک کرتے ہیں ارواح اپنے کو کہ

الْمُدَبِّرَةَ أَشْبَاحَهَا وَصُوَرَهَا الظَّاهِرَةَ

مدبرہ ہیں ابدان اور صورتوں اپنی کی کہ ظاہر اور محسوس ہیں

فَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَالْخِبْرَةُ ذَوْقٌ

پس حق تعالے لطیف ہے اور خبیر اور خبرت معنی ہیں علم ذوقی کے ہے

وَالذَّوْقُ تَجَلٍّ وَالتَّجَلِّي فِي الصُّوَرِ فَلَا

اور علم ذوقی حق تعالی کا ایک تجلی ہے اور تجلی ہوتی ہے بیچ صورتوں کے پس ضرور ہے

بُدَّ مِنْهَا وَلَا بُدَّ مِنْهُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَعْبُدَهُ

صورتوں کا ہونا اور ضرور ہے تجلی کا ہونا واسطے ظہور صورتوں کے پس ضرور ہے یہ کہ پرستش کرے تجلی کی

مَنْ رَآهُ بِهَوَاهُ إِنْ فَهِمْتَ وَعَلَى اللَّهِ

وہ شخص کہ دیکھا اسنے اسکو ساتھ ہوا اپنی کے اگر سمجھے تو اور اوپر اللہ تعالی ہی کے ہے

قَصْدُ السَّبِيلِ

واضح کردینا راہ سیدھی کا

فَصُّ حِكْمَةٍ عُلْوِيَّةٍ

یہ فص حکمت علویہ کی ہے

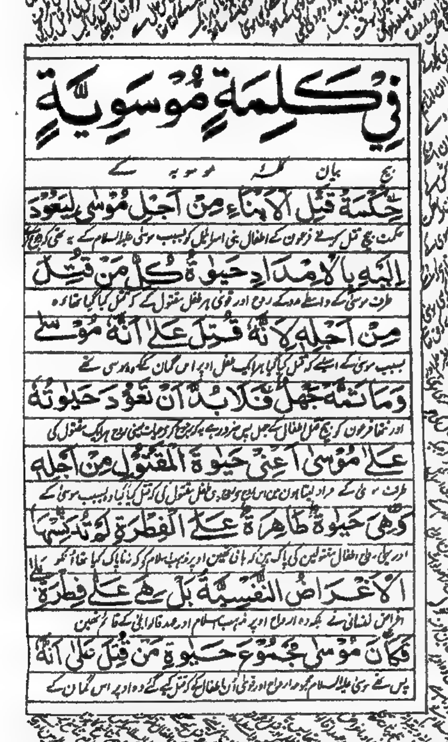

فِي كَلِمَةٍ مُوسَوِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ موسویہ کے

حِكْمَةُ قَتْلِ الْأَبْنَاءِ مِنْ أَجْلِ مُوسَى لِيَعُودَ

حکمت بیچ قتل کرنے فرعون کے اطفال بنی اسرائیل کو بسبب موسی علیہ السلام کے یہ تھی کہ پھرے

إِلَيْهِ بِالْإِمْدَادِ حَيَوةُ كُلِّ مَنْ قُتِلَ

طرف موسی کے واسطے مدد کے روح اور قوی ہر طفل مقتول کے کہ قتل کیا گیا تھا وہ

مِنْ أَجْلِهِ لِأَنَّهُ قُتِلَ عَلَى أَنَّهُ مُوسَى

بسبب موسی کے اسلئے کہ قتل کیا گیا ہر ایک طفل اوپر اس گمان کے کہ وہ موسی تھے

وَمَا ثَمَّ جَهْلٌ فَلَا بُدَّ أَنْ تَعُودَ حَيَوتُهُ

اور نہ تھا فرعون کو بیچ قتل اطفال کے جہل پس ضرور ہے کہ رجوع کرے حیات یعنی روح ہر ایک مقتول کی

عَلَى مُوسَى أَعْنِي حَيَوةَ الْمَقْتُولِ مِنْ أَجْلِهِ

طرف موسی کے مراد لیتا ہوں میں اس روح سے وہ طفل مقتول کی کہ قتل کیا گیا وہ بسبب موسی کے

وَهِيَ حَيَوةٌ طَاهِرَةٌ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ تُدَنِّسْهَا

اور یہ روح اطفال مقتولین کی پاک ہیں کہ باقی تھیں اوپر مذہب اسلام کے کہ نہ ناپاک کیا تھا ان کو

الْأَغْرَاضُ النَّفْسِيَّةُ بَلْ هِيَ عَلَى فِطْرَةِ بَلَى

اغراض نفسانی نے بلکہ وہ ارواح اوپر مذہب اسلام اور عہد قالوا بلی کے قائم تھیں

فَكَانَ مُوسَى مَجْمُوعَ حَيَوةِ مَنْ قُتِلَ عَلَى أَنَّهُ

پس تھے موسی علیہ السلام مجموعہ ارواح اور قوی ان اطفال کے کہ قتل کیے گئے وہ اوپر اس گمان کے

٢٧٣

فهو في كل ما كان مهيأ لذلك المقتول مما كان

گروہ موسیٰ میں پس ہر ہر چیز کہ آمادہ تھی واسطے اس جماعت اطفال مقتولین کے کہ وہ عبارت

استعداد روحه له كان في موسى وهذا اختصاص

استعداد وغیرہ روح ہر ایک سے ہے واسطے ہر ایک طفل کے بیچ موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ تخصیص

الهي لموسى لم يكن لاحد قبله فان حكم موسى

الٰہی ہے واسطے موسیٰ کے نہ تھی یہ خصوصیت واسطے کسی کے قبل موسیٰ کے پس تحقیق حکمتیں موسیٰ کی

كثيرة وانا ان شاء الله تعالى اسرد منها في

بہت ہیں اور اگر چاہے اللہ تعالیٰ کہوں گا میں بعض اُن میں سے

هذا الباب على قدر ما يلقيه الامر الالهي في خاطري

اس باب میں کے اسقدر کہ پہنچا ساتھ اسکے امر الٰہی بیچ دل میرے کے

وكان هذا اول ما شوفهت به من هذا الباب

اور تھا یہ ... اول اُن چیزوں کا کہ ... من هذا الباب

فما ولد موسى الا وهو مجموع ارواح كثيرة جمع

پس نہ پیدا ہوئے موسیٰ مگر اس حال میں کہ وہ مجموعہ ارواح کثیرہ کے تھے ... واسطے موسیٰ کے

قوى فعالة لان الصغير يفعل في الكبير الا ترى

قوتیں موثرہ اسلیئے کہ تحقیق صغیر موثر اور متصرف ہوتا ہے بیچ کبیر کے کیا نہیں دیکھتا ہے تو

الطفل يفعل في الكبير بالخاصية فينزل الكبير

طفل شیرخوارہ کو کہ اثر کرتا ہے وہ بیچ کبیر کے ساتھ ایک اثر اور تصرف خاص کے پس اُتارتا ہے صغیر کبیر کو

من رياسته اليه فيلاعبه ويزقزق له ويظهر له

ریاست اسکی سے طرف اپنی کے پس بازی کرتا ہے کبیر ساتھ اسکے اور ... اور ظاہر ہوتا ہے واسطے اسکے

بعقله فهو تحت تسخيره وهو لا يشعر ثم يشغله

موافق عقل طفل کے پس کبیر زیر تسخیر اور تصرف طفل کے ہے اور کبیر نہیں شعور رکھتا ہے پھر مشغول کرتا ہے وہ طفل کبیر کو

بتربيته وحمايته وتفقد مصالحه وتانيسه حتى

واسطے تربیت اور حفاظت اپنی کے اور واسطے تلاش اصلاح احوال اپنے کے اور واسطے الفت اپنی کے تاکہ

لَا يَضِيقُ صَدْرُهُ هٰذَا كُلُّهُ مِنْ فِعْلِ الصَّغِيرِ

نہ تنگ ہووے دل اس طفل کا یہ تمام مذکور فعل اور تصرف صغیر سے ہے

بِالْكَبِيرِ وَذٰلِكَ لِقُوَّةِ الْمَقَامِ فَإِنَّ الصَّغِيرَ

ساتھ کبیر کے اور یہ بسبب قوت مقام اور مرتبہ صغیر کے ہے اسلیے کہ تحقیق صغیر کا

حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ لِأَنَّهُ حَدِيثُ التَّكْوِينِ وَالْكَبِيرُ

نیا زمانہ ہے ساتھ رب اپنے کے اسلیے کہ طفل نو پیدا ہے اور کبیر

أَبْعَدُ فَمَنْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ أَقْرَبَ سَخَّرَ مَنْ كَانَ مِنَ

دور تر ہے رب اپنے سے پس جو شخص کہ ہووے وہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر مسخر اور تابع کریگا وہ اس شخص کو

اللّٰهِ أَبْعَدَ كَخَوَاصِّ الْمَلِكِ لِلْقُرْبِ مِنْهُ يُسَخِّرُونَ

کہ ہے وہ اللہ تعالےٰ سے دور تر جیسے کہ مقربین بادشاہ کے بسبب نزدیکی بادشاہ کے مسخر کرتے ہیں ان لوگوں کو

الْأَبْعَدِينَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ دور تر ہیں بادشاہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يَبْرُزُ بِنَفْسِهِ لِلْمَطَرِ إِذَا نَزَلَ وَيَكْشِفُ رَأْسَهُ لَهُ

ظاہر ہوتے تھے بذاتہ واسطے بارش کے جس وقت ہوتا تھا اور کھول دیتے تھے سر مبارک اپنا واسطے بارش

حَتّٰى يُصِيبَ مِنْهُ وَيَقُولُ إِنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ فَانْظُرْ

تاکہ فائدہ پہونچے اسمیں سے اور فرماتے تھے کہ تحقیق بارش کا نیا زمانہ ہے ساتھ رب اپنے کے پس دیکھ تو

إِلٰى هٰذِهِ الْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا النَّبِيِّ مَا أَجَلَّهَا وَمَا أَعْلَاهَا

طرف اس معرفت باللہ کے کہ حاصل ہے ان نبی علیہ السلام کو کہ کیا بزرگ ہے یہ معرفت اور کیا عالی ہے

وَمَا أَوْضَحَهَا فَقَدْ سَخَّرَ الْمَطَرُ أَفْضَلَ الْبَشَرِ لِقُرْبِهِ مِنْ

اور کیا روشن تر پس تحقیق مسخر کیا بارش نے افضل ترین بشر کو بسبب قرب اپنے کے

رَبِّهِ فَكَانَ مِثْلَ الرَّسُولِ الَّذِي يَنْزِلُ إِلَيْهِ

رب اپنے سے پس تھی بارش مانند اس فرشتہ کے کہ اترتے تھے وہ طرف رسول علیہ السلام کے

بِالْوَحْيِ فَدَعَاهُ بِالْحَالِ بِذَاتِهِ فَبَرَزَ إِلَيْهِ لِيُصِيبَ

ساتھ وحی الٰہی کے پس بلایا بارش نے رسول علیہ السلام کو ساتھ زبان حال کے بذاتہ پس نکلے رسول علیہ السلام طرف بارش کے تاکہ پہنچے بارش سے

مِنْهُ مَا أَتَى بِهِ مِنْ رَبِّهِ فَلَوْلَا مَا حَصَلَتْ لَهُ مِنَ الْفَائِدَةِ

وہ چیز کہ لائی ہے وہ اسکو رب سے پس اگر نہ حاصل ہوتا اسکو رسول علیہ السلام کو اس سے فائدہ

الْإِلٰهِيَّةِ مِمَّا أَصَابَ مِنْهُ مَا بَرَزَ بِنَفْسِهِ إِلَيْهِ فَهٰذِهِ رِسَالَةُ

الٰہی سے اسواسطے کہ پہونچی ہے وہ جو ظاہر ہوئی رسول علیہ السلام پر بطرف اسکے پس یہ دعوت رسول علیہ السلام

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ فَافْهَمْ وَأَمَّا حِكْمَةُ إِلْقَائِهِ

پانی کی ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اس پانی سے ہر چیز کو زندہ پس سمجھ تو اے طالب لیکن حکمت ڈالنے موسیٰ کی بیچ تابوت کے

فِي التَّابُوتِ وَرَمْيِهِ فِي الْيَمِّ فَالتَّابُوتُ نَاسُوتُهُ وَالْيَمُّ مَا

بیچ صندوق کے اور پھینکنے موسیٰ کو بیچ دریا کے پس یہ تھی کہ تابوت جسم ناسوتی موسیٰ کا تھا اور دریا علم ہے

حَصَلَ لَهُ مِنَ الْعِلْمِ بِوَاسِطَةِ هٰذَا الْجِسْمِ مِمَّا أَعْطَتْهُ الْقُوَّةُ

کہ حاصل ہوا موسیٰ کو بیچ علم بوسیلہ اس جسم ناسوتی کے کہ عطا کیا اسکو قوت

النَّظَرِيَّةُ الْفِكْرِيَّةُ وَالْقُوَى الْحِسِّيَّةُ وَالْخَيَالِيَّةُ الَّتِي لَا

نظری فکری اور قوی حسی اور خیالی نے کہ نہیں

يَكُونُ شَيْءٌ مِنْهَا وَلَا مِنْ أَمْثَالِهَا لِهٰذِهِ النَّفْسِ الْإِنْسَانِيَّةِ

حاصل ہوتی ہے کوئی شئے ان قوتوں سے اور نہ شکلوں سے ان قوتوں کے واسطے اس نفس انسانی کے

إِلَّا بِوُجُودِ هٰذَا الْجِسْمِ الْعُنْصُرِيِّ فَلَمَّا حَصَلَتِ النَّفْسُ

مگر بوسیلہ وجود اس جسم ناسوتی کے پس جب کہ حاصل ہوا النفس ناطقہ انسانی

فِي هٰذَا الْجِسْمِ وَأُمِرَتْ بِالتَّصَرُّفِ فِيهِ وَتَدْبِيرِهِ

بیچ اس جسم ناسوتی کے اور مامور ہوا النفس ناطقہ واسطے تصرف کے بیچ اس جسم ناسوتی کے اور واسطے تدبیر کے

جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا هٰذِهِ الْقُوَى آلَاتٍ تَتَوَصَّلُ بِهَا إِلَى مَا

گردانا اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کے لیے انہیں قوتوں کو آلات اور خادم ... کہ پہونچے نفس ... اس چیز کے

أَرَادَهُ اللهُ مِنْهَا فِي تَدْبِيرِ هٰذَا التَّابُوتِ الَّذِي

کہ چاہا اسکو اللہ تعالیٰ نے اس نفس سے بیچ تدبیر اس جسم ناسوتی کے کہ

فِيهِ سَكِينَةُ الرَّبِّ فَرَمَىٰ بِهِ فِي الْيَمِّ لِيَحْصُلَ

بیچ اس جسم ناسوتی کے آرام اور سکون رب کا ہے پس ڈالا حق تعالیٰ نے تابوت ناسوتی کو بیچ دریا علم کے تاکہ حاصل ہو

بِهٰذِهِ الْقُوَىٰ عَلَىٰ فُنُونِ الْعِلْمِ فَأَعْلَمَهُ بِذٰلِكَ

بوسیلہ ان قوتوں کے اوپر اقسام علم کے پس آگاہ کیا حق تعالیٰ نے موسیٰ کو ساتھ القاء تابوت کے

أَنَّهُ وَإِنْ كَانَ الرُّوحُ الْمُدَبِّرُ لَهُ هُوَ الْمَلِكُ فَإِنَّهُ لَا

اس بات پر کہ تحقیق جسم ناسوتی کے لیے اگرچہ روح مدبر بادشاہ ہے پس تحقیق روح مدبر نہیں

يُدَبِّرُهُ إِلَّا بِهِ فَأَصْحَبَهُ هٰذِهِ الْقُوَى الْكَائِنَةَ فِي

تدبیر کرتی جسم ناسوتی کی مگر جسم ناسوتی ہی سے پس مصاحب اور ہمراہ کیا [illegible]

هٰذَا النَّاسُوتِ الَّذِي عَبَّرَ عَنْهُ بِالتَّابُوتِ فِي

اس جسم ناسوتی سے کہ تعبیر کی حق تعالیٰ نے اس جسم ناسوتی سے ساتھ تابوت کے بیچ

بَابِ الْإِشَارَاتِ وَالْحِكَمِ كَذٰلِكَ تَدْبِيرُ الْحَقِّ الْعَالَمَ

ابواب اشارتوں اور حکمتوں ربانی کے ایسی ہی تدبیر حق تعالیٰ کی ہے واسطے عالم کے

مَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ أَوْ بِصُورَتِهِ فَمَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ كَتَوَقُّفِ

یعنی نہ تدبیر کی حق تعالیٰ نے عالم کی مگر عالم ہی سے یا صورت عالم سے یعنی اسما الٰہی سے پس تدبیر کی مثال [illegible]

الْوَلَدِ عَلَىٰ إِيجَادِ الْوَالِدِ وَالْمُسَبَّبَاتِ عَلَىٰ أَسْبَابِهَا

ولد کا اوپر ایجاد والد کے اور موقوف ہونا مسببوں کا اوپر سببوں اپنی کے اور

وَالْمَشْرُوطَاتِ عَلَىٰ شُرُوطِهَا وَالْمَعْلُولَاتِ عَلَىٰ عِلَلِهَا

مشروطوں کا اوپر شرطوں اپنی کے اور معلولوں کا اوپر علتوں اپنی کے اور

وَالْمَدْلُولَاتِ عَلَىٰ أَدِلَّتِهَا وَالْمُحَقَّقَاتِ عَلَىٰ حَقَائِقِهَا وَكُلُّ

مدلولوں کا اوپر دلیلوں اپنی کے اور موجودات مشخصہ معینہ کا اوپر حقائق اور ماہیات اپنی کے ہے اور یہ ہر

ذٰلِكَ مِنَ الْعَالَمِ وَهُوَ تَدْبِيرُ الْحَقِّ فِيهِ فَمَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ وَأَمَّا قَوْلُنَا

[illegible]

٢٧٦

۲۷۷

آدم بصورته أعني صورة العالم فأعني به

کو (اوس کی صورت) پر ہے پس مراد لیتا ہوں میں اس قول سے کہ صورت عالم کی ہر صورت

الأسماء الحسنى والصفات العلى التي يسمى

اسماے حسنیٰ اور صفات عالی کہ کہ نام رکھا جاتا ہے

الحق بها واتصف بها فما وصل إلينا من اسم يسمى

حق تعالی ساتھ ان اسما کے اور متصف ہوتا ہے حق تعالیٰ ساتھ ان صفات کے اسلیے کہ نہیں پہنچا طرف ہماری کوئی اسم کہ نام رکھا جاتا ہے

به إلا ووجدنا معنى ذلك الاسم وروحه في

ساتھ اسکے مگر اس حال میں کہ پاتے ہیں ہم معنے اس اسم کے اور روح اوسکی بیچ

العالم فما دبر العالم أيضا إلا بصورة العالم

عالم کے پس نہ تدبیر کی حق تعالے نے عالم کی اس صورت سے بھی مگر صورت عالم سے یعنی اسما اور صفات سے

ولذلك قال في حق آدم الذي هو البرنامج

اور واسطے اسی کے فرمایا حق تعالے نے بیچ حق آدم علیہ السلام کے کہ وہ ایک نمونہ ہیں

الجامع لنعوت الحضرة الإلهية التي هي

جامع واسطے صفات حضرت الٰہی کے کہ وہ

الذات والصفات والأفعال إن الله خلق

ذات اور صفات اور افعال الٰہیہ ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا

آدم على صورته وليست صورته سوى الحضرة

آدم کو اپنی صورت پر اپنی کے اور نہیں ہے صورت حق تعالیٰ کی سواے حضرت

الإلهية فأوجد في هذا المختصر الشريف الذي

الٰہی کے پس ایجاد کیا حق تعالیٰ نے بیچ اس مختصر شریف کے کہ

هو الإنسان الكامل جميع الأسماء الإلهية و

وہ انسان کامل ہے تمامی اسما اور صفات اور افعال الٰہی اور

کتاب ہے ایجاد کرنے حق تعالے نے بیچ آدم کے تمامی اسماے الٰہی اور حقائق کونی کو

حقائق ما خرج عنه في العالم الكبير المنفصل وجعله

تمامی حقیقتوں کا ان چیزوں کی کہ خارج ہیں وہ انسان سے کہ وہ بیچ عالم کبیر کے منفصل ہیں اور گردانا حق تعالیٰ نے

روحا للعالم فسخر له العلو والسفل لكمال الصورة

جان عالم کی پس مسخر کیا حق تعالیٰ نے واسطے انسان کے عالم علوی اور سفلی کو بسبب کمال صورت انسان کے

فكما أنه ليس شيء من العالم إلا وهو يسبح

پس جیسا کہ نہیں ہے کوئی شے عالم میں سے مگر اس حال میں کہ تسبیح کرتی ہے وہ

الله بحمده كذلك ليس شيء من العالم إلا

اللہ تعالیٰ کی ساتھ تعریف اسکے کے ایسی ہی نہیں ہے کوئی شے عالم میں سے مگر اس حال میں

وهو مسخر لهذا الإنسان لما تعطيه حقيقة صورته

کہ وہ مسخر کی گئی ہے واسطے اس انسان کے بسبب اس چیز کے کہ عطا کرتی ہے اسکو حقیقت صورت انسان کی

فقال (وسخر لكم ما في السموات وما في الأرض جميعا

پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسخر کردیا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے تمام

منه) فكل ما في العالم تحت تسخير الإنسان علم

اپنی طرف سے (انتہیٰ) پس جو کچھ کہ بیچ عالم کے ہے زیر تسخیر انسان کے ہے جانتا ہے اسکو

ذلك من علمه وهو الإنسان الكامل وجهل

جو جانتا ہے اللہ ... اور وہ انسان کامل ہے اور نہیں جانتا ہے

ذلك من جهله وهو الإنسان الحيوان فكانت

اسکو جو نہیں جانتا ہے اور وہ انسان بصورت ہے اور حیوان بے معنی ہیں پس تھی

صورة إلقاء موسى في التابوت وإلقاء التابوت

صورت ظاہری ڈالنے موسیٰ کے ان کی موسیٰ کو بیچ تابوت کے

في اليم صورة هلاك في الظاهر وفي الباطن

اور ڈالنے موسیٰ کی ماں کی تابوت کو بیچ دریا کے صورت ہلاکت موسیٰ کی بیچ ظاہر کے اور بیچ باطن کے

كانت نجاة له من القتل فحيي كما تحيى النفوس

تھی وہ صورت نجات اور رہائی ... موسیٰ کی قتل ... زندہ ... جیسے کہ زندہ ہوتے ہیں نفوس

بالعلم من موت الجهل كما قال تعالى (أو من كان ميتا)

اور اروح بسبب علم [کے] موت جہل سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (کیا جو شخص کہ تھا وہ مردہ)

يعني بالجهل (فأحييناه يعني بالعلم (وجعلنا له نورا يمشي

یعنی ساتھ جہل کے (پس زندہ کیا ہم نے اسکو یعنی ساتھ علم کے (اور کر دیا ہم نے واسطے اسکے ایک نور کہ چلتا ہے وہ

به في الناس) وهو الهدى (كمن مثله في الظلمات) وهي

ساتھ اسکے بیچ لوگوں کے) اور وہ نور ہدایت ہے (مانند اس شخص کے کہ صفت اور حالت اسکی بیچ اندھیروں کے ہے) اور وہ

الضلال (ليس بخارج منها) أي لا يهتدي أبدا فإن

ضلالت ہے (نہیں ہے وہ نکلنے والا [illegible]) یعنی نہیں ہدایت پاتا ہے وہ ہرگز اسلیے کہ تحقیق

الأمر في نفسه لا غاية له يوقف عندها فالهدى هو

امر ضلالت کے لیے نہایت کوئی نہایت نہیں کہ ٹھہر جاوے وہ شخص نزدیک اسکے پس ہدایت مذکور وہ ہے

أن يهتدي الإنسان إلى الحيرة فيعلم أن الأمر

کہ ہدایت پاوے انسان طرف حیرت محمود کے پس جانتا ہے وہ اس بات کو کہ تحقیق امر مطلوب سالک کا

حيرة والحيرة قلق وحركة والحركة حيوة فلا

حیرت ہے اور حیرت محمود ایک اضطراب اور حرکت ہے اور حرکت حیوۃ ہے اور مستلزم اسکا نہیں [illegible]

سكون فلا موت ووجود فلا عدم وكذلك في الماء

سکون حیرت میں اور نہیں ہے اسمیں موت [illegible]

الذي به حيوة الأرض وحركتها قوله (فاهتزت) كـ

سبب کسی پانی کے حیات زمین کی ہے اور حرکت زمین کی ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ [illegible] (پس ہلی ہے زمین) اور

حملها قوله (وربت) وولادتها قوله (وأنبتت من كل زوج

[illegible]

بهيج) أي أنها ما ولدت إلا ما يشبهها أي طبيعيا مثلها فكما

رونق کی چیز [illegible]

الزوجية التي هي الشفعية لها كانت لها ولما تولد منها وظهر عنها كذلك

[illegible]

٢٧٩

وُجُودُ الْحَقِّ كَانَتِ الْكَثْرَةُ لَهُ وَتَعْدَادُ الْأَسْمَاءِ أَنَّهُ

وجود حق تعالیٰ کا ہے کہ حاصل ہوئی کثرت واسطے وجود حق تعالیٰ کے اور تعدد اسموں کا

كَذَا وَكَذَا بِمَا ظَهَرَ عَنْهُ مِنَ الْعَالَمِ الَّذِي يَطْلُبُ بِنَشْأَتِهِ

ایسا ہو اور ایسا ہو ساتھ اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ حق تعالیٰ سے کہ وہ جہان عالم ہے کہ طلب کرتا ہے وہ عالم ساتھ پیدائش

حَقَائِقَ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ فَثَبَتَتْ بِهِ وَبِخَالِقِهِ أَحَدِيَّةُ

اور حقیقت اپنی کے حقائق اسمائے الٰہی کو پس ثابت ہوئی ہو بسبب عالم اور خالق اسی عالم کے احدیت

الْكَثْرَةِ وَقَدْ كَانَ أَحَدِيَّ الْعَيْنِ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهِ كَالْجَوْهَرِ

کثرت کی اور تحقیق حق تعالیٰ واحد ہے باعتبار ذات اپنی کے جیسا کہ جوہر

الْهَيُولَانِيِّ أَحَدِيِّ الْعَيْنِ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهِ كَثِيرٍ بِالصُّوَرِ

ہیولانی واحد ہے باعتبار ذات اپنی کے اور کثیر ہے بسبب صورتوں کے

الظَّاهِرَةِ فِيهِ الَّتِي هُوَ حَامِلٌ لَهَا بِذَاتِهِ كَذٰلِكَ الْحَقُّ

کہ ظاہر ہیں بیچ اس جوہر ہیولانی کے کہ وہ ہیولا حامل اور قابل اور محل ہے واسطے صورتوں کے ساتھ ذات اپنی کے

بِمَا ظَهَرَ مِنْهُ مِنْ صُوَرِ التَّجَلِّي فَكَانَ الْحَقُّ مَجْلَى صُوَرِ

ساتھ اس چیز کے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ حق تعالیٰ سے وہ چیز صورتیں تجلی کی پس حق تعالیٰ مظہر صورتوں

الْعَالَمِ مَعَ الْأَحَدِيَّةِ الْمَعْقُولَةِ فَانْظُرْ مَا أَحْسَنَ هٰذَا التَّعْلِيمَ

عالم کا ہے ساتھ احدیت عقلی کے پس دیکھ تو کہ کیا نیک ہے یہ تعلیم

الْإِلٰهِيَّ الَّذِي خَصَّ اللّٰهُ بِالْاِطِّلَاعِ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

الٰہی کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اطلاع و بخشنے کے اوپر اسکے جس شخص کو کہ چاہا اللہ نے بندوں اپنے سے

وَلَمَّا وَجَدَهُ آلُ فِرْعَوْنَ فِي الْيَمِّ عِنْدَ الشَّجَرَةِ سَمَّاهُ فِرْعَوْنُ مُوسٰى

اور جب پایا موسیٰ کو اہل فرعون نے بیچ دریا کے نزدیک درخت کے نام رکھا موسیٰ کا فرعون نے موسیٰ

وَالْمُو هُوَ الْمَاءُ بِالْقِبْطِيَّةِ وَالسَّا هُوَ الشَّجَرُ فَسَمَّاهُ بِمَا وَجَدَهُ

اور (مو) کہ وہ معنی ہیں پانی کے بیچ زبان قبطی ہیں اور (سا) کہ وہ معنی ہیں درخت کے پس نام رکھا ساتھ اس چیز کے کہ پایا

عِنْدَهُ فَإِنَّ التَّابُوتَ وَقَفَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فِي الْيَمِّ فَأَرَادَ قَتْلَهُ

نزدیک اسکے اسلئے کہ تحقیق تابوت موسیٰ کا ٹھہرا تھا نزدیک درخت کے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا فرعون نے قتل موسیٰ کا

فقالت امرأته وكانت منطقة بالنطق الالهي

پس کہا آسیہ زوجہ فرعون نے اس حال میں کہ ناطق کی گئی تھی آسیہ ساتھ نطق الٰہی کے

فيما قالت لفرعون اذ كان الله خلقها للكمال

بیچ اس چیز کے کہ کہا تھا اس نے واسطے فرعون کے اسلیے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا تھا اسکو واسطے کمال کے

كما قال عليه السلام عنها حيث شهد لها ولمريم

جیسے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے نسبت زوجہ فرعون کے جس وقت گواہی دی رسول علیہ السلام نے واسطے اسکے اور واسطے مریم

ابنت عمران بالكمال الذي هو للذكران

بیٹی عمران کے ساتھ اس کمال کے کہ وہ واسطے مردوں کے ہے

فقالت لفرعون في حق موسى انه قرة عين

پس کہا آسیہ زوجہ فرعون نے واسطے فرعون کے بیچ حق موسی علیہ السلام کے کہ تحقیق وہ ٹھنڈک آنکھ کی ہے

لي ولك فبه قرت عينها بالكمال الذي حصل

واسطے میرے اور واسطے تیرے پس بیچ موسیٰ کے ٹھنڈی ہوئی آنکھ زوجہ فرعون کی بسبب اس کمال کے کہ حاصل ہوا

لها كما قلنا وكان قرة عين لفرعون بالايمان

واسطے اسکے جیسے کہ کہا ہمنے اور تھے موسی ٹھنڈک آنکھ فرعون کی بسبب اس ایمان کے

الذي اعطاه الله عند الغرق فقبضه طاهرا

کہ عطا کیا اسکو اللہ تعالی نے وقت غرق ہونے کے پس قبض کیا اللہ تعالی نے فرعون کو اس حال میں کہ پاک تھا

مطهرا ليس فيه شيء من الخبث لانه قبضه عند

اور پاک کیا گیا تھا نہیں تھی بیچ اسکے کوئی شئے پلیدی شرک اور کفر سے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ قبض کیا اسکو وقت

ايمانه قبل ان يكتسب شيئا من الآثام والاسلام

ایمان اسکے کے قبل اسکے کہ حاصل کرے وہ کوئی چیز گناہوں میں سے اور اسلام

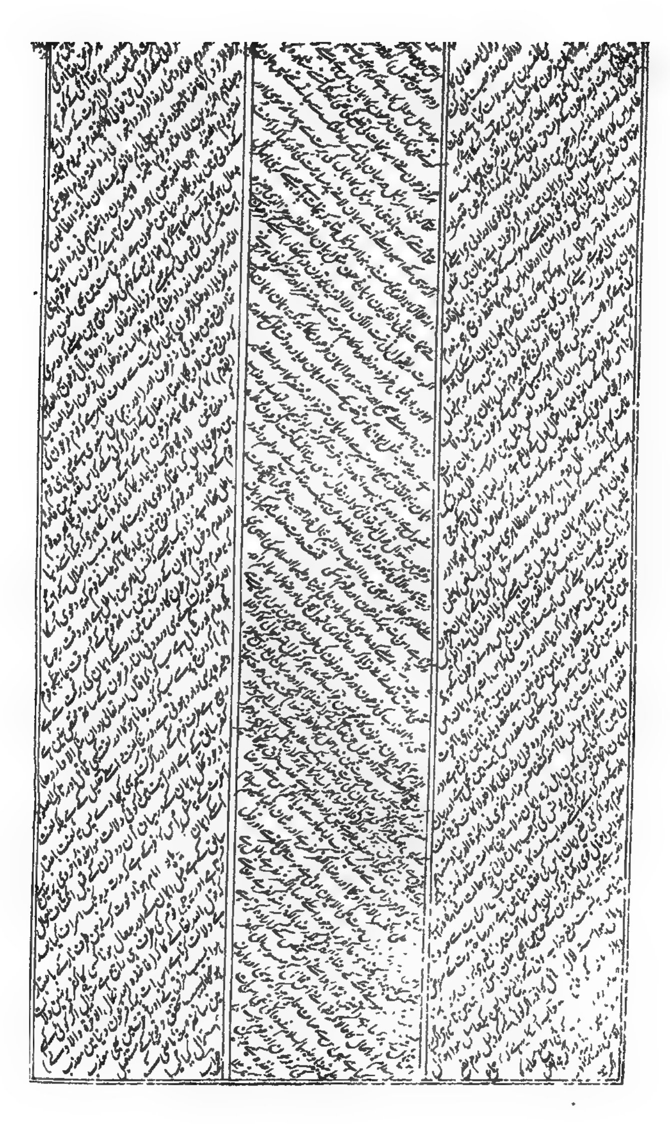

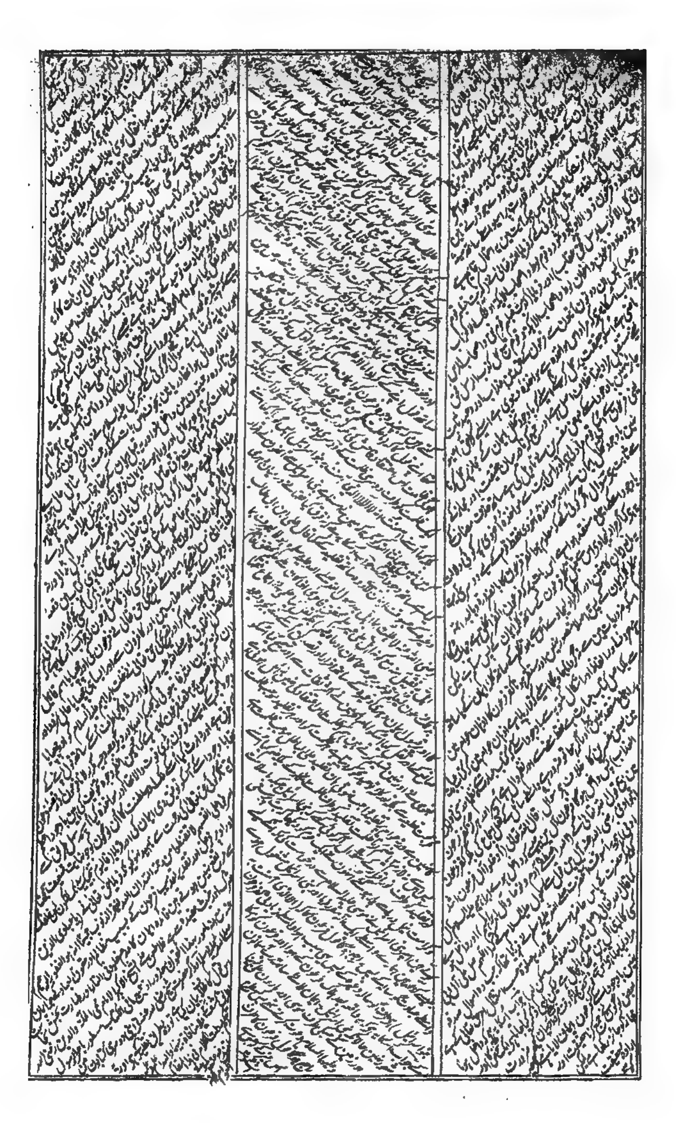

يجب ما قبله وجعله آية على عنايته سبحانه لمن

قطع کرتا ہے اُس گناہ کو کہ قبل اسلام کے تھا اور کردانا فرعون کو ایک نشانی اور رحمت اوپر عنایت اپنی کو حق سبحانہ تعالیٰ

شاء حتى لا ييأس أحد من رحمة الله فانه لا ييأس

جسکے لیے چاہا حق تعالیٰ اسکو نہ ناامید ہو کوئی رحمت حق تعالیٰ سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ناامید ہوتا ہے

من روح الله الا القوم الكفرون فلو كان فرعون

رحمت اللہ تعالیٰ سے کوئی مگر قوم کافرون کی پس اگر ہوتا فرعون

ممن ييأس ما بادر الى الايمان فكان موسى عليه

اون لوگون میں سے کہ ناامید ہوئے ہیں نہ جلدی کرتا طرف ایمان کے پس ہوئے موسیٰ علیہ

السلام كما قالت امراة فرعون فيه انه (قرة عين لي

السلام جیسا کہ کہا تھا زوجہ فرعون نے بیچ حق موسیٰ کے کہ تحقیق وہ ٹھنڈک آنکھ کی ہو واسطے میرے

ولك لا تقتلوه عسى ان ينفعنا) وكذلك وقع فان

اور واسطے تیرے نہ قتل کرو تم اسکو شاید کہ نفع دے وہ ہمکو اور ایسا ہی واقع ہوا اسلیے کہ تحقیق

الله نفعهما به عليه السلام وان كانا ما شعرا بانه

اللہ تعالیٰ نے نفع بخشا اُن دونون کو بسبب موسیٰ علیہ السلام کے اگرچہ نہیں شعور رکھتے تھے وہ دونون ساتھ اسکے کہ تحقیق

هو النبي الذي يكون على يديه هلاك ملك فرعون و

موسیٰ وہی پیغمبر ہیں کہ ہوگا اوپر ہاتھون انکے کے ہلاک ملک اور

هلاك اله ولما عصمه الله من فرعون (فاصبح فؤاد

اہل اور تابعین فرعون کا اور جب بچا دیا موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے (پس ہو گیا دل

ام موسى فارغا من الهم الذي كان قد اصابها ثم ان

ماں کا موسیٰ کی خالی) اُس غم سے کہ پہونچا تھا وہ ماں کو موسیٰ کی پھر تحقیق

الله حرم عليه المراضع حتى اقبل على ثدي امه

اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا اوپر موسیٰ کے انّا کو تاکہ رجوع کرین موسیٰ طرف چھاتی ماں اپنی کے پس دودھ پلایا موسیٰ کو ماں نے

۲۸۴

ليكتحل الله لها بقرة عينها به كذلك علم الشرائع كما

تاکہ ٹھنڈا کرے اللہ تعالیٰ واسطے ان ... اسی طرح حال علم شریعتوں کا ہے جیسا کہ

قال (ولكل جعلنا منكم شرعة) اي طريقا (ومنهاجا)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور واسطے ہر ایک کے کردی ہم نے تم میں سے شریعت یعنی طریق (اور منہاجا)

اي من تلك الطريقة جاء فكان هذا القول اشارة

یعنی اسی طریق سے آئی اور نکلی ہر ایک شریعت پس ہے یہ قول ... اشارہ

الى الاصل الذي منه جاء فهو غذاؤه كما ان فرع

طرف اس اصل کے کہ اسی سے نکلی ہے ہر ایک شریعت پس وہی اصل غذا اس کی ہے جیسے کہ تحقیق شاخ

الشجرة لا يتغذى الا من اصله فما كان حراما في

درخت کی نہیں غذا کرتی ہے مگر اصل اپنی سے پس جو چیز کہ ہوتی ہے حرام بیچ

شرع يكون حلالا في شرع آخر يعني في الصورة

ایک شریعت کے ہوتی ہے وہ چیز بعینہ حلال بیچ شریعت دوسری کے یعنی بیچ صورت اور ظاہر کے ہے

اعني قولي يكون حلالا وفي نفس الامر ما هو عين

مراد رکھتا ہوں میں اس صورت کو قول اپنے سے کہ (یکون حلالا) ہے اور بیچ حقیقت کے نہیں ہے اصلا عین

ما مضى لان الامر خلق جديد ولا تكرار فلهذا

[illegible] اور نہیں ہے تکرار بیچ تجلی کے پس اسی واسطے اسی کے

نبهناك فكني عن هذا في حق موسى بتحريم المراضع

آگاہ کیا ہے ہم نے تجھ کو ... حق موسیٰ کے ساتھ حرام کرنے حق تعالیٰ کے ... دودھ

فامه على الحقيقة من ارضعته لا من ولدته فان

پس ماں بچہ کی حقیقت میں وہ ہوتی ہے کہ جس نے دودھ پلایا ہے ... اسکو اسلیے کہ تحقیق

ام الولادة حملته على جهة الامانة فتكون فيها

ماں جننے والی ... بچہ کی بطریق امانت کے پس پیدا ہوتا ہے بچہ بیچ شکم ان کے

وتغذى بدم طمثها من غير ارادة لها في ذلك

اور غذا کرتا ہے وہ خون حیض کو اپنی ان کے بغیر ارادہ ماں کے بیچ اسی غذا کے

حتی لا یکون لها علیه امتنان فانه ما تغذی الا بدما

تاکہ نہو دے واسطے ماں کے اوپر بچہ کے احسان اسلیے کہ تحقیق ولد مذکور نے نہ غذا کی مگر اس خون کو

لو انه لم یتغذ به ولم یخرج عنها ذلک الدم لاهلکها

کہ اگر وہ نہ غذا کرتا اس خون کو اور نہ نکلتا ماں سے وہ خون البتہ ہلاک کرتا

وامرضها فللجنین المنة علی امه بکونه تغذی بذلک

اور بیمار کرتا وہ خون ماں کو پس واسطے جنین یعنی پیٹ کے بچہ کے احسان ہے اوپر ماں اپنی کے بسبب اسکے کہ غذا کی اسنے اس

الدم فوقاها بنفسه من الضرر الذی کانت تجده لو

خون کو پس نگاہ رکھا اس بچہ نے ماں کو بذاتہ اس ضرر سے کہ پاتی تھی ماں اسکو اگر

امسک ذلک الدم عندها ولا یخرج ولا یتغذی به

بند ہوتا وہ خون ماں کا اور نہ نکلتا اور نہ غذا کرتا اوسکو

جنینها والمرضعة لیست کذلک فانها قصدت برضاعته

بچہ اسکا اور دودھ پلانے والی نہیں ہے ایسی اسلیے کہ تحقیق وہ دودھ پلانے والی نے قصد کیا ہے ساتھ دودھ پلانے والے کے

حیاته وابقاءه فجعل الله ذلک لموسی فی ام ولادته فلم

حیات اور بقاء ولد پس گردانی اللہ تعالی نے یہ حیات اور بقا موسی بیچ ماں جننے والی انکی کے پس

یکن لامراة علیه فضل الا لام ولادته لتقر عینها

نہ تھا واسطے کسی عورت کے اوپر موسی کے فضل اور احسان مگر واسطے ماں جننے والی انکی کے (تاکہ ٹھنڈی ہو آنکھ ماں موسی کی

ایضا بتربیته وتشاهد انتشاءه فی حجرها ولا تحزن

بھی ساتھ پرورش موسی کے اور دیکھے وہ نشو و نما موسی کا بیچ گود اپنی کے (اور نہ غمگین ہووے ماں

ونجاه الله من غم التابوت فخرق ظلمة الطبیعة بما

اور نجات دی موسی کو اللہ تعالی نے غم تابوت جسم کی پس پھاڑا موسی نے حجاب ظلمت طبیعت کو بسبب اس چیز کے

اعطاه الله من العلم الالهی وان لم یخرج عنها وفتنه

کہ عطا کیا انکو اللہ تعالی نے کہ وہ علم الہی ہے اگرچہ نہ نکلے موسی طبیعت سے تمامہ (اور آزمایا حق تعالی نے

فتونا ای اختبره فی مواطن کثیرة لیتحقق فی نفسه

موسی کو آزمانا پورا) یعنی آزمایا حق تعالی نے موسی کو بہت جگہوں میں تاکہ متحقق اور ثابت ہووے بیچ ذات انکی کے

صبره علی ما ابتلاه الله به فاول ما ابتلاه الله به

صبر انکا اوپر اس چیز کے کہ مبتلا کیا اور آزمایا انکو اللہ تعالی نے ساتھ اسکے پس اول ان چیزوں کا کہ آزمایا موسی کو اللہ تعالی نے ساتھ

قتله القبطی بما الهمه الله ووفقه له فی سره وان لم یعلم

قتل کرنا موسی کا تھا قبطی کو بسبب اس چیز کے کہ الہام کیا تھا اس چیز کا اللہ تعالی نے اور توفیق دی تھی اس چیز کی موسی کو بیچ باطن انکے کے اگرچہ نہ جانتے تھے موسی

بذلك ولكن لم يجد في نفسه الكراثا بقتله مع كونه ما

اس الہام کو ولیکن نہ پایا موسیٰ نے بیچ باطن اپنے کے خوف ساتھ قتل کرنے قبطی کے باوجود ہونے موسیٰ کی اطلاع پر کہ

توقف حتى ياتيه امر ربه بذلك لان النبي معصوم

توقف کیا انتظار بیچ جانے تک کہ آوے انکو امر رب انکے کا ساتھ قتل کرنے قبطی کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر معصوم ہیں

الباطن من حيث لا يشعر حتى ينبأ اى يخبر بذلك

کیا ہے باطن میں اس طرح پر سے کہ نہیں شعور رکھتے ہیں وہ اسکا یہانتک کہ انباء کیا جاوے یعنی خبر دیجاوے ساتھ عصمت کے

ولهذا اراه الخضر قتل الغلام فانكر عليه قتله ولم يتذكر

اور واسطے اسی کے دکھلایا موسیٰ کو خضر نے قتل کرنا بچہ کا پس کر وہ جانا موسیٰ نے اور خضر کے قتل کرنا بچہ کا اور نہ یاد کیا موسیٰ نے

قتله القبطي فقال له الخضر (ما فعلته عن امري) ينبهه

قتل کرنا اپنا قبطی کو پس کہا موسیٰ کو خضر نے (نہ کیا میں نے اس فعل کو امر اپنے سے) اس حال میں کہ آگاہ کر رہے تھے خضر موسیٰ کو

على مرتبته قبل ان ينبأ انه كان معصوم الحركة

اوپر مرتبہ موسیٰ کے پہلے خبر دیے جانے موسیٰ کے اس بات سے کہ تحقیق تھے موسیٰ معصوم الحرکت

في نفس الامر ولم يشعر بذلك واراه ايضا خرق

حقیقت میں اگرچہ نہیں شعور رکھتے تھے موسیٰ ساتھ معصوم الحرکت ہونے اپنے کے اور بھی دکھلایا خضر نے موسیٰ کو پھاڑنا

السفينة التي ظاهرها هلاك وباطنها نجاة من يد الغاصب

کشتی کا کہ ظاہر کشتی کا ہلاکت تھی اور باطن اسکا نجات ہاتھ سے غاصب کے

جعل له ذلك في مقابلة التابوت له الذي كان في اليم

کردانا خضر نے واسطے موسیٰ کے کشتی کو مقابلہ میں تابوت موسیٰ کے کہ تھا وہ تابوت بیچ دریا کے

مطبقا عليه فظاهره هلاك وباطنه نجاة وانما فعلت

چسپان اوپر پانی کے پس ظاہر تابوت کا ہلاکت اور باطن اسکا نجات تھی اور سوا اسکے نہیں ہے کیا تھا

به امه ذلك خوفا من يد الغاصب فرعون ان يذبحه

ساتھ موسیٰ کے ماں نے موسیٰ کی اس فعل کو بسبب خوف کے ہاتھ غاصب سے کہ فرعون تھا اس بات سے کہ ذبح کرے فرعون موسیٰ کو

صبرا وهي تنظر اليه مع الوحي الذي الهمها الله به

باندھکر اور ماں موسیٰ کی نظر کر رہی تھیں طرف اس فعل کی ساتھ وحی الٰہی کے جو کہ الہام کیا تھا اللہ نے ساتھ اس فعل کے

مِن حَيثُ لا تَشعُرُ فَوَجَدَت فِي نَفسِها اَنَّها تُرضِعُهُ وَاِذا

اس طرح پر کہ نہیں شعور رکھتے تھے وہ پس پایا موسیٰ کی ماں نے بیچ باطن اپنے کے اس بات کو کہ تحقیق وہی دودھ پلاوے گی موسیٰ کو پس جب

خافَت عَلَيهِ اَلقَتهُ فِي اليَمِّ لِاَنَّ فِي المَثَلِ عَينٌ لا تَرى

ڈری وہ اوپر موسیٰ کے ڈالا اس نے موسیٰ کو بیچ دریا کے اسلئے کہ تحقیق بیچ مثل کے مشہور ہے کہ آنکھ نہ دیکھے تو

قَلبٌ لا يَفجَعُ فَلَم تَخَف عَلَيهِ خَوفَ مُشاهَدَةِ عَينٍ وَلا

دل نہ دکھے پس نہ ڈریں ماں موسیٰ کی اوپر موسیٰ کے مثل ڈر مشاہدہ آنکھ کے اور نہ

حَزِنَت عَلَيهِ حُزنَ رُؤيَةِ بَصَرٍ وَغَلَبَ عَلى ظَنِّها اَنَّ

غم کیا اس نے اوپر موسیٰ کے مثل غم دیکھنے آنکھ کے اور غالب ہوا اوپر ظن موسیٰ کی ماں کے یہ کہ

اللهَ رُبَّما رَدَّهُ اِلَيها لِحُسنِ ظَنِّها بِهِ فَعاشَت بِهذا

اللہ تعالیٰ کسی وقت پھیر دیوے گا موسیٰ کو طرف اپنے بسبب حسن ظن موسیٰ کی ماں کے پس جیتی تھی [illegible] موسیٰ کی ماں

الظَّنِّ فِي نَفسِها وَالرَّجاءُ يُقابِلُ الخَوفَ وَاليَأسَ وَقالَت

ظن کے بیچ دل اپنے کے اور رجاء اور امید مقابل ہے خوف اور ناامیدی کا اور کہا تھا ماں نے موسیٰ کی

حِينَ اُلهِمَت لِذٰلِكَ لَعَلَّ هٰذا هُوَ الرَّسُولُ الَّذِي

جس وقت الہام کی گئی بیچ واسطے اس مذکور کے شاید کہ یہ فرزند وہ رسول ہوا ہے

يَهلِكُ فِرعَونُ وَالقِبطُ عَلى يَدِهِ فَعاشَت وَسُرَّت بِهٰذا

ہلاک ہووے فرعون اور قوم قبطی کی اوپر ہاتھ اسکے پس خوش اور مسرور رہی موسیٰ کی ماں ساتھ اس

التَّوَهُّمِ وَالظَّنِّ بِالنَّظَرِ اِلَيها وَهُوَ عِلمٌ فِي نَفسِ الاَمرِ

وہم اور ظن کے جو کہ بہ نظر موسیٰ کی ماں کے تھا اگرچہ ظن اور وہم تھا مگر یقینی تھا حقیقت میں

مُحَقَّقٌ عِندَ اللهِ ثُمَّ اِنَّهُ لَمّا وَقَعَ عَلَيهِ الطَّلَبُ خَرَجَ فارًّا

اور محقق تھا اور مقرر نزدیک اللہ تعالیٰ کے پھر تحقیق کہ جب واقع ہوا اوپر موسیٰ کے طلب قصاص قبطی [illegible]

خَوفًا فِي الظّاهِرِ وَكانَ فِي المَعنى حُبًّا فِي النَّجاةِ فَاِنَّ الحَرَكَةَ

خوف سے بیچ ظاہر کے [illegible] اور تھا بیچ باطن کے واسطے حب نجات کے اسلئے کہ تحقیق حرکت

اَبَدًا اِنَّما هِيَ حُبِّيَّةٌ وَيُحجَبُ النّاظِرُ فِيها بِاَسبابٍ اُخَرَ

ہمیشہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ حرکت حبی ہوتی ہے اور محجوب ہوتا ہے دیکھنے والا [illegible] بسبب اسباب ظاہری کے

وَلَيْسَتْ تِلْكَ وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْأَصْلَ حَرَكَةُ الْعَالَمِ مِنَ الْعَدَمِ

حالانکہ نہیں ہیں یہ اسباب ظاہری اسباب حب کے حقیقت میں اور یہ سبب اسی حرکت کا ہے کہ وجود عالم کی اصل حرکت عالم کی ہے عدم سے

الَّذِیْ کَانَ سَاکِنًا فِیْهِ اِلَی الْوُجُوْدِ وَلِذٰلِكَ یُقَالُ اِنَّ الْاَمْرَ

کہ تھا عالم ساکن بیچ اسی عدم کے طرف وجود خارجی کے اور واسطے اسی کے کہا جاتا ہے کہ تحقیق امر وجود عالم کا

حَرَکَةٌ عَنْ سُکُوْنٍ فَکَانَتِ الْحَرَکَةُ الَّتِیْ هِیَ وُجُوْدُ الْعَالَمِ

ایک حرکت ہے سکون سے طرف وجود خارجی کے پس ہوئی حرکت جو سبب وجود عالم کا ہے

حَرَکَةَ حُبٍّ وَقَدْ نَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی

حرکت حبی حق تعالیٰ کی اور تحقیق آگاہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر

ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا لَمْ اُعْرَفْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ

اسی حرکت حبی کے ساتھ قول اپنے کے بطریق نقل کے حق تعالیٰ سے کہ تھا میں ایک خزانہ مخفی نہیں پہچانا جاتا تھا میں پس دوست رکھا میں نے

فَلَوْلَا هٰذِهِ الْمَحَبَّةُ مَا ظَهَرَ الْعَالَمُ فِیْ عَیْنِهٖ فَحَرَکَتُهٗ مِنَ

پس اگر نہ ہوتی یہ محبت الٰہی نہ ظاہر ہوتا عالم بیچ وجود خارجی کے اسلیے کہ حرکت عالم کی

الْعَدَمِ اِلَی الْوُجُوْدِ حَرَکَةُ حُبِّ الْمُوْجِدِ لِذٰلِكَ وَلِاَنَّ الْعَالَمَ

عدم سے طرف وجود خارجی کے ایک حرکت حبی موجد کی ہے واسطے وجود عالم کے اور واسطے اس بات کے کہ تحقیق

اَیْضًا یُحِبُّ شُهُوْدَ نَفْسِهٖ وُجُوْدًا کَمَا شَهِدَهَا ثُبُوْتًا فَکَانَتْ بِکُلِّ

بھی دوست رکھتا ہے ملاحظہ ذات اپنی کا بیچ وجود خارجی کے جیسا کہ مشاہدہ کرتا تھا عالم ذات اپنی کا بیچ ثبوت علمی کے پس ہوئی تمامی

وَجْهٍ حَرَکَتُهٗ مِنَ الْعَدَمِ الثُّبُوْتِیِّ اِلَی الْوُجُوْدِ حَرَکَةَ حُبٍّ

وجوہ سے حرکت عالم کی عدم ثبوتی سے طرف وجود خارجی کے ایک حرکت حبی

مِنْ جَانِبِ الْحَقِّ وَجَانِبِهٖ فَاِنَّ الْکَمَالَ مَحْبُوْبٌ لِذَاتِهٖ وَعِلْمُهٗ

جانب سے حق تعالیٰ کے اور جانب سے عالم کے اسلیے کہ کمال محبوب ہے بنظر ذات اپنی کے اور علم حق

تَعَالٰی بِنَفْسِهٖ مِنْ حَیْثُ هُوَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ هُوَ لَهٗ وَمَا بَقِیَ

تعالیٰ کا ساتھ ذات اپنی کے اس اعتبار سے کہ وہ بے پرواہ ہے تمام عالم سے وہ علم خاص حق تعالیٰ کا ہے اور نہ باقی رہا

اِلَّا تَمَامُ مَرْتَبَةِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ الْحَادِثِ الَّذِیْ یَکُوْنُ مِنْ هٰذِهِ

مگر تمام اور کامل ہونا مرتبہ علم واجب تعالیٰ کا ساتھ علم حادث حق تعالیٰ کے کہ حاصل ہوتا ہے وہ ان

الاعيان اعيان العالم اذا وجدت فيظهر صورة الكمال

اعیان ثابتہ سے کہ اعیان ثابتہ عالم کے ہیں جس وقت موجود ہوویں وہ اعیان خارج میں پس ظاہر ہوگی صورت کمال

بالعلم المحدث والقديم فيكمل مرتبة العلم بالوجهين

ساتھ علم حادث اور علم قدیم کے پس کامل ہوگا مرتبہ علم حق تعالیٰ کا ساتھ دونوں وجہوں حادث اور قدیم کے

وكذلك تكمل مراتب الوجود فان الوجود منه

اور ایسا ہی کامل ہوتے ہیں مراتب وجود حق تعالیٰ کے اسلئے کہ تحقیق وجود بعض انمیں سے

ازلي وغير ازلي وهو الحادث فالازلي وجود الحق

ازلی ہے اور بعض غیر ازلی اور غیر ازلی حادث ہے پس وجود ازلی وجود حق تعالیٰ کا ہے

لنفسه وغير الازلي وجود الحق بصور العالم الثابت

واسطے ذات اپنی کے اور وجود غیر ازلی وجود حق تعالیٰ کا ہے ساتھ صورتوں عالم کے کہ ثابت ہے وہ وجود مرتبہ علم میں

فيسمى حدوثا لانه ظهر بعضه لبعضه وظهر لنفسه بصور

پس نام رکھا جاتا ہے اسکا حدوث اسلئے کہ تحقیق وجود حق تعالیٰ کا ظاہر ہوا بعض اسی وجود کا واسطے بعض اپنے کے اور ظاہر ہوا حق تعالیٰ واسطے

العالم فكمل الوجود فكانت حركة العالم حبية للكمال

عالم کے پس کامل ہوا وجود حق تعالیٰ کا پس ہوئی حرکت عالم کی ایک حرکت حبی حق تعالیٰ سے واسطے کمال حق تعالیٰ کے

فافهم الا تراه كيف نفس عن الاسماء الالهية

پس سمجھ تو اس مطلب کو کیا نہیں دیکھتا تو کس طرح زائل کیا اسنے اسما الٰہی سے

ما كانت تجده من عدم ظهور آثارها في عين مسمى

اس کرب کو کہ پاتے تھے وہ اسما اسکو بسبب عدم ظہور آثار ان اسما کے بیچ عین ثابتہ

العالم فكانت الراحة محبوبة له ولم يوصل اليها الا

عالم کے پس ہوئی راحت اور ازالہ کرب محبوب واسطے حق تعالیٰ کے اور نہیں وصل ہوا حق تعالیٰ طرف راحت کے مگر

بالوجود الصوري الاعلى والاسفل فثبت ان الحركة

بسبب وجود صوری خارجی علوی اور سفلی کے پس ثابت ہوا کہ تحقیق حرکت عالم کی

كانت للحب فما ثم حركة في الكون الا وهي حبية فمن

حاصل ہے بسبب محبت حق تعالیٰ کے پس نہیں ہے واقع بیچ کون کے کوئی حرکت بیچ عالم کے مگر وہی حرکت حبی پس بعض

العلماء من يعلم ذلك ومنهم من يحجبه السبب الاقرب

علما میں سے وہ شخص ہیں کہ جانتے ہیں وہ اس حرکت حبی کو اور بعض انمیں سے وہ ہیں کہ محجوب کرتا ہے انکو اس علم سے سبب اقرب

بحكمه في الحال واستيلائه على النفس فكان الخوف

بسبب حکم کرنے اس سبب اقرب کے بیچ ظاہر حال کے اور بسبب غلبہ اسکے کے اوپر ذات محجوب کے پس تھا خوف

لموسى عليه السلام مشهودا له بما وقع من قتله

موسیٰ علیہ السلام کے بیے سبب ظاہر اقرب بسبب اس چیز کے کہ واقع ہوئی وہ قتل کرنے سے اسکے

القبطي وتضمن الخوف حب النجاة من القتل ففر لما

قبطی کو اور شامل تھا خوف حب نجات کا قتل سے پس بظاہر فرار کیا موسیٰ علیہ السلام نے

خاف وفي المعنى ففر لما احب النجاة من فرعون وعمله

جب ڈرے وہ اور حقیقت میں فرار کیا موسیٰ نے جب دوست رکھا انہوں نے نجات کو فرعون اور قتل کرنے اسکے سے

به فذكر السبب الاقرب المشهود له في الوقت الذي

اپنے کو پس ذکر کیا موسیٰ نے نزدیک شعیب کے سبب اقرب یعنی خوف کو کہ حاضر تھا واسطے انکے بیچ وقت ملاقات شعیب کے کہ سبب انکے یعنی

هو فيه كصورة الجسم للبشر وحب النجاة مضمن فيه تضمين

خوف اسوقت میں مثل صورت جسم کے تھا واسطے آدمی کے اور محبت نجات کی شامل بیچ سبب اقرب کے مثل شامل کرنے

الجسد للروح المدبر له والانبياء لهم لسان الظاهر

جسم کے روح کو کہ مدبر اسکی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے لیے لسان ظاہری ہے

به يتكلمون لعموم الخطاب واعتمادهم على فهم

کہ ساتھ اسکے کلام کرتے ہیں وہ واسطے عام فہم اہل خطاب کے اور واسطے اعتماد اپنے کے اوپر فہم

العالم السامع فلا يعتبر الرسل الا العامة لعلمهم

عالم عارف سننے والے کے پس نہیں اعتبار کرتے ہیں انبیا علیہم السلام مگر عوام کو بسبب علم اپنے کے

بمرتبة اهل الفهم كما نبه عليه السلام على هذه

ساتھ مرتبہ اہل فہم کے جیسے کہ تنبیہ کی رسول علیہ السلام نے اوپر اس

الرتبة في العطايا فقال اني لاعطي الرجل وغيره احب

رتبہ خاص کے بیچ بخششوں اموال غنیمت کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے تحقیق کہ میں عطا کرتا ہوں ایک شخص کو حالانکہ دوسرا اس سے زیادہ محبوب ہے

الي منه مخافة ان يكبه الله في النار فاعتبر ضعيف

نزدیک میرے اس سے بسبب خوف اس بات کے کہ ڈالے اسکو اللہ تعالیٰ بیچ آتش کے پس اعتبار کیا رسول علیہ السلام نے اس ضعیف

العقل والنظر الذي غلب عليه الطمع والطبع فكذا ما

عقل اور ضعیف نظر کا کہ غالب ہے اوپر اسکے حرص اور کدورت طبیعت کی پس ایسا ہی حال اس چیز کا ہے

جاؤا به من العلوم جاؤا به وعليه خلعة ادنى الفهوم

کہ لائے ہیں انبیا اسکو علوم میں سے لائے ہیں وہ اسکو اس حال میں کہ اوپر اسکے خلعت اور لباس قریب الفہمی کا ہے

لِيَقِفَ مَنْ لَا عَوْصَ لَهُ عِنْدَ الْخِلْعَةِ فَيَقُولُ مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ

تاکہ واقف ہووے وہ شخص کہ نہیں ہے غوص اور باریک فہم اسکو وقت خلعت کے پس کہتا ہے وہ شخص کہ کیا نیک ہے یہ

الْخِلْعَةَ وَيَرَاهَا غَايَةَ الدَّرَجَةِ وَيَقُولُ صَاحِبُ الْفَهْمِ الدَّقِيقِ

خلعت اور دیکھتا ہے اسکو نہایت بلند مرتبہ میں اور کہتا ہے صاحب فہم دقیق کہ

الْغَائِصُ عَلَىٰ دُرَرِ الْحِكَمِ بِمَا اسْتَوْجَبَ هٰذَا هٰذِهِ الْخِلْعَةَ

غوص کرنے والا ہے اوپر جواہر اسرار حکمتوں کے کہ بسبب کس چیز کے سزاوار اور مستحق ہوا یہ شخص اس خلعت کا

مِنَ الْمَلِكِ فَيَنْظُرُ فِي قَدْرِ الْخِلْعَةِ وَصِنْفِهَا مِنَ الثِّيَابِ فَيَعْلَمُ

بادشاہ سے پس نظر کرتا ہے وہ صاحب فہم بیچ قدر اور قسم خلعت کے اقسام کپڑوں سے پس جانتا ہے وہ صاحب فہم

مِنْهَا قَدْرَ مَنْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ فَيَعْثُرُ عَلَىٰ عِلْمٍ لَمْ يَحْصُلْ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ

خلعت سے قدر اس شخص کی کہ خلعت پہنایا گیا ہے اسکو پس مطلع ہوتا ہے اوپر علم کے کہ نہیں حاصل ہے وہ واسطے غیر اسکے کے

لَا عِلْمَ لَهُ بِمِثْلِ هٰذَا وَلَمَّا عَلِمَتِ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْوَرَثَةُ أَنَّ

کہ نہیں ہے علم اسکو مثل اس صاحب فہم دقیق کے اور جب کہ جانا نبیوں اور رسولوں اور وارثوں انکے نے اس بات کو کہ تحقیق

فِي الْعَالَمِ وَأُمَّتِهِمْ مَنْ هُوَ بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ عَمَدُوا فِي الْعِبَارَةِ إِلَى اللِّسَانِ

بیچ اہل عالم اور بیچ امت انکی کے وہ شخص ہے جو وہ ساتھ اس مرتبہ کے ہے قصد کیا انہوں نے بیچ عبارت اور کلام کے طرف لسان

الظَّاهِرِ الَّذِي يَقَعُ فِيهِ اشْتِرَاكُ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ فَيَفْهَمُ مِنْهُ الْخَاصُّ

ظاہری کے کہ واقع ہوتی ہے بیچ اسکے شرکت خاص اور عام کی پس سمجھتے ہیں لسان ظاہری سے خاص لوگ اس چیز کو

مَا فَهِمَ الْعَامَّةُ مِنْهُ وَزِيَادَةً مِمَّا صَحَّ لَهُ بِهِ اسْمُ أَنَّهُ خَاصٌّ

کہ سمجھتے ہیں عوام اس سے ساتھ زیادتی کے کہ صحیح ہوا واسطے اس خاص کے بسبب اس زیادتی کے اسم خاص کا

فَيَتَمَيَّزُ بِهِ عَنِ الْعَامِّيِّ فَاكْتَفَى الْمُبَلِّغُونَ الْعُلُومَ بِهٰذَا فَهٰذَا

پس تمیز ہوتا ہے خاص بسبب اس زیادتی کے عام جاہل سے پس اکتفا کیا ان لوگوں نے جو پہنچانے والے علوم کے ہیں ساتھ لسان ظاہری کی پس یہ مذکور

حِكْمَةُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ

حکمت قول موسیٰ علیہ السلام کی ہے وہ قول یہ ہے (کہ بھاگا میں تم سے جب ڈرا میں تم سے) اور نہ کہا موسیٰ نے

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ حُبًّا فِي السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فَجَاءَ إِلَىٰ مَدْيَنَ فَوَجَدَ

کہ بھاگا میں تم سے واسطے حب سلامتی اور عافیت کے پس آئے موسیٰ طرف شہر مدین کے پس پائی موسیٰ نے

الْجَارِيَتَيْنِ فَسَقَىٰ لَهُمَا مِنْ غَيْرِ أَجْرٍ ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ الْإِلٰهِيِّ

دو لڑکیاں شعیب علیہ السلام کی پس پانی پلایا انہوں نے ان دونوں کی بکریوں کو بغیر مزد کے پھر پھرے طرف سایہ الٰہی کے

فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ فَجَعَلَ عَيْنَ عَمَلِهِ

پس کہا انہوں نے اے رب میرے تحقیق میں واسطے اس چیز کے کہ اتارا تو نے طرف میرے بھلائی سے محتاج ہوں پس گردانا موسیٰ نے عین عمل

الشقي ممن الخير الذي انزله الله اليه ووصف نفسه

یعنی بدبخت ہے کہ میں اس خیر کو کہ اتارا اسکو اللہ تعالیٰ نے طرف موسیٰ کے اور صفت کی موسیٰ نے ذات اپنی کی

بالفقر الى الله في الخير الذي عنده فاتاه الخضر

ساتھ احتیاج کے طرف اللہ تعالیٰ کے بیچ اُس بھلائی کے کہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے پس دکھایا موسیٰ کو خضر نے

باقامة الجدار من غير اجر فعتبه على ذلك فذكره

قائم کرنا دیوار کا بغیر اجرت کے پس عتاب کیا موسیٰ نے خضر کو اوپر اس عمل کے پس یاد دلایا خضر نے موسیٰ کو

بسقايته من غير اجر الى غير ذلك مما لم يذكر

یعنی پلانا موسیٰ کا بغیر اجرت کے اور سوائے اُس مذکور کے واقع ہوا موسیٰ سے اُن امور میں کہ نہیں ذکر کیا گیا یہاں اُن امور کو

حتى تمنى صلى الله عليه وسلم ان يسكت موسى

یہاں تک کہ تمنا کی خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی کہ خاموش رہتے موسیٰ

عليه السلام ولا يعترض حتى يقص الله عليه من

علیہ السلام اور نہ اعتراض کرتے وہ تاکہ بیان کرتا اللہ تعالیٰ اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

امرهما فيعلم بذلك ما وفق الله موسى من غير

حال موسیٰ اور خضر کا پس جانتے رسول علیہ السلام سبب اس چیز کو کہ واقف کرایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو اوپر اسکے بغیر

علم منه اذ لو كان عن علم ما انكر مثل ذلك على

علم کے ساتھ ہونے کے اُنسے اسلئے کہ اگر ہوتا انکار ہونے کے علم سے نہ انکار کرتے وہ مثل اس کی عمل کے اوپر

الخضر الذي قد شهد الله له عند موسى وزكاه و

خضر کے کہ تحقیق گواہی دی اللہ تعالیٰ نے واسطے اسکے نزدیک موسیٰ علیہ السلام کے اور تزکیہ اور

عدله ومع هذا اغفل موسى عليه السلام عن

تعدیل کی اللہ تعالیٰ نے خضر کی اور باوجود اسکے غافل ہوئے موسیٰ علیہ السلام

تزكية الله وعما شرطه عليه في اتباعه رحمة بنا

تزکیہ اللہ تعالیٰ سے اور اس چیز سے کہ شرط کی تھی خضر نے ساتھ موسیٰ کے بیچ پیروی کرنے ساتھ ہمارے بسبب مہربانی کے

اذا نسينا امر الله ولو كان موسى عالما بذلك لما

جس وقت بھول جاویں ہم امر الٰہی کو اور اگر ہوتے موسیٰ علیہ السلام عالم اس مذکور کے البتہ نہ

قال له الخضر (ما لم تحط به خبرا) اى انى على علم

کہتے اُنکو خضر کہ کیونکر صبر کریگا تو اوپر اس چیز کے کہ نہیں گھیرا تو نے اسکو سمجھ سے یعنی تحقیق میں اوپر ایک علم کے ہوں۔

٢٩٣

لم يحصل لك عن ذوق كما انت على علم لا اعلمه انا فانصف

کہ نہیں حاصل ہے وہ واسطے تیرے ذوق اور وجدان سے جیسے کہ تو اوپر ایک علم کے ہے کہ نہیں جانتا ہوں میں اسکو پس انصاف کیا خضر

وأما حكمة فراقه فلأن الرسول يقول الله فيه (وما آتاكم

و لیکن حکمت جدائی موسی کی خضر سے پس سو واسطے تھی کہ تحقیق بیچ حق رسول کے فرماتا ہو اللہ تعالی (اور جو کچھ دیوے تمکو

الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا) فوقف العلماء بالله

رسول پس لے لو اسکو اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اس سے پس باز رہو تم) پس مطلع ہوے واقف ہوے علما اور عرفاء باللہ

الذين يعرفون قدر الرسالة والرسول عند هذا القول

جو عارف ہیں مرتبہ رسالت اور رسول کے اوپر معنی اس قول حق تعالی کے

وقد علم الخضر ان موسى رسول الله فأخذ يترقب ما يكون

اور تحقیق جانا تھا خضر علیہ السلام نے اس بات کو کہ تحقیق موسی رسول اللہ تعالی کے ہیں پس امیدوار رہے خضر علیہ السلام اس چیز کے کہ صادر ہووے

منه ليوفي الادب حقه مع الرسول فقال له (ان سألتك

وہ موسی سے تا کہ پورا کریں خضر ادب کو حق ادب کرنیکا ساتھ رسول کے پس کہا موسی نے خضر کو (اگر سوال کروں میں تجھے

عن شيء بعدها فلا تصاحبني) فنهاه عن صحبته فلما وقعت

کسی چیز کا بعد اسکے پس نہ ساتھ رکھ تو مجھکو) پس منع کیا موسی نے خضر کو مصاحبت اپنی سے پس جب واقع ہوا

منه الثالثة قال (هذا فراق بيني وبينك) ولم يقل له

موسی علیہ السلام سے سوال تیسرا کہا خضر علیہ السلام نے (یہ جدائی ہو درمیان میرے اور درمیان تیرے) اور نہ کہا تھا خضر کو

موسى لا تفعل ولا طلب صحبته لعلمه بقدر الرتبة التي

موسی نے کہ مت کر تو ایسا اور نہ طلب کی موسی نے مصاحبت خضر کی بسبب علم اپنے کے ساتھ بزرگی اس مرتبے کے کہ تھے

هو فيها التي انطقته بالنهي عن ان يصحبه فسكت موسى

موسی بیچ اسکے کہ ناطق کیا اس مرتبے نے موسی کو ساتھ نہی کے اس بات سے کہ مصاحبت رکھیں خضر ساتھ انکے پس ساکت رہے موسی

ووقع الفراق فانظر الى كمال هذين الرجلين في العلم

اور واقع ہوئی جدائی پس نظر کر تو طرف کمال ان دونوں صاحبان کمال کے بیچ علم کے

وتوفية الادب الالهي حقه وانصاف الخضر فيما اعترف

اور طرف پورا کرنے ادب الٰہی کے حق ادب کرنیکا اور طرف انصاف خضر علیہ السلام کے بیچ اس چیز کے کہ معترف ہوے وہ

به عند موسى عليه السلام حيث قال له انا على علم علمنيه الله

ساتھ اسکے نزدیک موسی علیہ السلام کے اسلیے کہ کہا خضر نے موسی کو کہ میں اوپر ایک علم کے ہوں کہ سکھایا مجھے اس علم کو اللہ تعالی نے

لا تعلمه انت وانت على علم علمكه الله لا اعلمه انا فكان هذا

کہ نہیں جانتا ہے تو اسکو اور تو اوپر ایک علم کے ہے کہ سکھایا تجھکو اللہ تعالی نے کہ نہیں جانتا ہوں میں اسکو پس ہے یہ

الاعلام من الخضر لموسى دواء لما جرحه به في قوله وكيف

آگاہ کرنا خضر کا موسیٰ علیہ السلام کو دوا اُس چیز کی کہ طعن کیا تھا خضر نے موسیٰ کو ساتھ اُسکے بیچ قول اپنے کے (اور کیونکر

تصبر على ما لم تحط به خبرا مع علمه بعلو رتبته

صبر کریگا تو اوپر اُس چیز کے کہ نہیں گھیرا تو نے اُسکو سمجھ سے) باوجود علم اپنے کے ساتھ علو مرتبہ موسیٰ کے

بالرسالة وليست تلك الرتبة للخضر وظهر ذلك في

بسبب رسالت کے اور نہ تھا یہ مرتبہ واسطے خضر کے اور ظاہر ہوا منصب خضر کا بیچ

الامة المحمدية في حديث ابار النخل فقال عليه السلام

امت محمدی کے بیچ حدیث بار آور کرنے درخت خرمے کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے

لاصحابه انتم اعلم بمصالح دنياكم ولا شك ان العلم بالشيء

واسطے اصحاب اپنے کے تم دانا تر ہو بیچ مصالح اور کاروبار دنیا اپنے کے اور نہیں ہے شک اسمیں کہ تحقیق علم ساتھ ایک چیز کے

خير من الجهل به ولهذا مدح الله نفسه بانه بكل شيء عليم

بہتر ہے جہل سے ساتھ اُسکے اور اسی واسطے تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ذات اپنی کی اس طرح سے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا

فقد اعترف صلى الله عليه وسلم لاصحابه بانهم اعلم

پس تحقیق اقرار کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اصحاب اپنے کے کہ تحقیق وہ دانا تر ہیں

بمصالح دنياهم منه لكونه لا خبرة له بذلك

بیچ مصالح دنیاوی اپنے کے رسول علیہ السلام سے کیونکہ نہ تھا علم تجربی ذوقی آپکو مصالح دنیاوی کا

فانه علم ذوق وتجربة ولم يتفرغ عليه السلام لعلم

اسلیے کہ تحقیق وہ ایک علم ذوقی اور تجربہ کا ہے اور نہیں فرصت ہوئی رسول علیہ السلام کو واسطے سیکھنے اس علم کے

ذلك بل كان شغله بالاهم فالاهم فقد نبهتك على ادب

بلکہ تھے شغل آپکے ساتھ ضروری تر امور کے بلکہ ساتھ ضروری تر ضروری امور کے پس تحقیق آگاہ کیا ہے تجھکو اوپر طالب ادب ایک ادب

عظيم تنتفع به ان استعملت نفسك فيه وقوله (فوهب لي ربي

عظیم کے کہ نفع پاویگا تو اُس سے اگر عمل میں لاویگا تو نفس اپنے کو بیچ اُسی ادب کے اور قول موسیٰ کا (پس بخشی حق تعالیٰ نے مجھکو

حكما) يريد الخلافة (وجعلني من المرسلين) يريد

حکومت) مراد لیتے تھے موسیٰ اس سے خلافت کو (اور گردانا حق تعالیٰ نے مجھکو رسولوں میں سے) مراد لیتے تھے موسیٰ اُس سے

الرسالة فما كل رسول خليفة فالخليفة صاحب السيف

رسالت کو پس نہیں ہے ہر رسول خلیفہ اسلیے کہ خلیفہ صاحب سیف

والعزل والولاية والرسول ليس كذلك انما عليه البلاغ

اور صاحب عزل و نصب اور صاحب ولایت ہیں اور رسول نہیں ہیں ایسے سوا اسکے نہیں ہے کہ اوپر انکے پہنچانا۔

لما أرسل به فإن قاتل عليه وحماه بالسيف

اس چیز کا جس کو بھیجے گئی ہیں وہ ساتھ اس کے پس اگر لڑا اوپر اس کے اور حمایت کی اس کی ساتھ تلوار کے

فذلك الخليفة الرسول فكما أنه ما كل نبي رسولا

پس وہ خلیفہ اور رسول ہیں پس جیسے کہ تحقیق نہیں ہیں ہر نبی رسول

كذلك ما كل رسول خليفة أي ما أعطي الملك

ویسے ہی نہیں ہیں ہر رسول خلیفہ یعنی نہیں دیا گیا ہر رسول کو ملک اور

ولا التحكم فيه وأما حكمة سؤال فرعون عن الماهية

نہ حکومت بیچ اس ملک کے ولیکن حکمت سوال کرنے فرعون کی ماہیت

الإلهية بقوله (ما رب العلمين) فلم يكن عن جهل وإنما

الٰہیہ سے ساتھ قول اپنے کے (کہ کیا ہے حقیقت پروردگار عالموں کی) پس نہ تھا یہ سوال فرعون کا نادانی سے اور سوائے اس کے

كان عن اختبار حتى يرى جوابه مع دعواه الرسالة

کرتا یہ سوال آزمائش اور امتحان کی راہ سے تاکہ دیکھے فرعون جواب موسیٰ کا ساتھ دعویٰ رسالت اپنی کے

عن ربه وقد علم فرعون مرتبة المرسلين في العلم

جانب رب اپنے سے اور تحقیق جانتا تھا فرعون مرتبہ رسولوں کا بیچ معرفت حق تعالیٰ کے

فيستدل بجوابه على صدق دعواه وسأل سؤال

پس استدلال کرتا ہے فرعون ساتھ جواب موسیٰ کے اوپر صداقت دعویٰ موسیٰ کے اور سوال کیا تھا فرعون نے سوال کرنا

إيهام من أجل الحاضرين حتى يعرفهم من حيث لا

ابہام کا بنظر حاضرین مجلس کے تاکہ آگاہ کرے فرعون حاضرین کو اس طرح پر کہ نہ

يشعرون بما شعر هو في نفسه في سؤاله فإذا أجابه

شعور رکھیں حاضرین ساتھ اس چیز کے کہ شعور رکھتا تھا فرعون بیچ باطن اپنے کے سوال اپنے میں پس جب جواب دیا موسیٰ نے

جواب العلماء بالأمر أظهر فرعون إبقاء لمنصبه

مثل جواب ان لوگوں کے جاننے والے ہیں امر الٰہی کو ظاہر کیا فرعون نے واسطے باقی رکھنے منصب اور حکومت اپنے کے اس بات کو

أن موسى ما أجابه على سؤاله فيتبين عند الحاضرين

کہ تحقیق موسیٰ نے نہ جواب دیا فرعون کو موافق سوال اس کے پس ظاہر ہوئی نزدیک حاضرین فرعون کے

لقصور فهمهم أن فرعون أعلم من موسى ولهذا لما

بسبب قصور فہم ان کی کے یہ بات کہ تحقیق فرعون دانا تر ہے موسیٰ سے اور واسطے اسی سبب کے جب

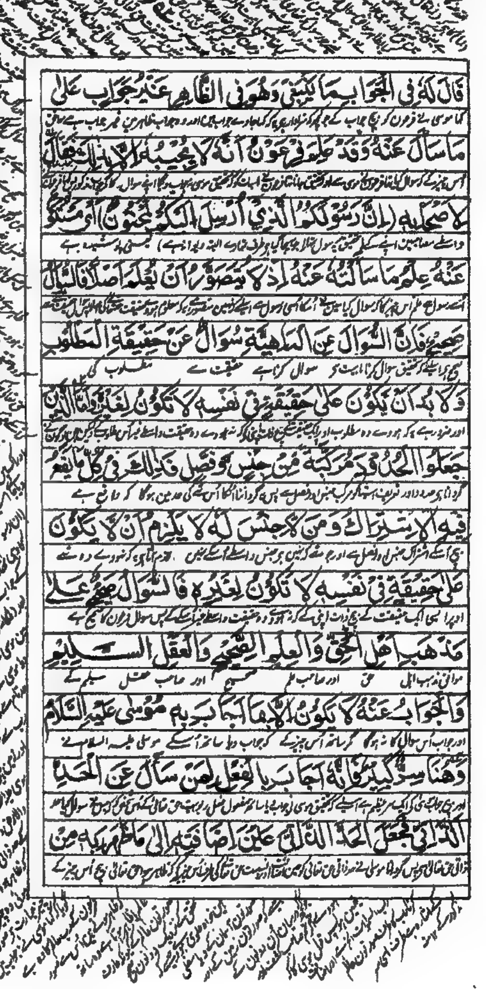

قَالَ لَهُ فِي الْجَوَابِ بِمَا يَنْبَغِي وَهُوَ فِي الظَّاهِرِ غَيْرُ جَوَابٍ عَلَى

مَا سَأَلَ عَنْهُ وَقَدْ عَلِمَ فِرْعَوْنُ أَنَّهُ لَا يُجِيبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ فَقَالَ

لِأَصْحَابِهِ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ أَيْ مَسْتُورٌ

عَنْهُ عِلْمُ مَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ إِذْ لَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يُعْلَمَ أَصْلًا فَالسُّؤَالُ

صَحِيحٌ فَإِنَّ السُّؤَالَ عَنِ الْمَاهِيَّةِ سُؤَالٌ عَنْ حَقِيقَةِ الْمَطْلُوبِ

وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِيقَةٍ فِي نَفْسِهِ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ

جَعَلُوا الْحُدُودَ مُرَكَّبَةً مِنْ جِنْسٍ وَفَصْلٍ فَذَلِكَ فِي كُلِّ مَا يَقَعُ

فِيهِ الِاشْتِرَاكُ وَمَنْ لَا جِنْسَ لَهُ لَا يَلْزَمُ أَنْ لَا يَكُونَ

عَلَى حَقِيقَةٍ فِي نَفْسِهِ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ فَالسُّؤَالُ صَحِيحٌ عَلَى

مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْعِلْمِ الصَّحِيحِ وَالْعَقْلِ السَّلِيمِ

وَالْجَوَابُ عَنْهُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَا أَجَابَ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَهُنَا سِرٌّ كَبِيرٌ فَإِنَّهُ أَجَابَ بِالْفِعْلِ لِمَنْ سَأَلَ عَنِ الْحَدِّ

الذَّاتِيِّ فَجَعَلَ الْحَدَّ الذَّاتِيَّ عَيْنَ إِضَافَتِهِ إِلَى مَا ظَهَرَ بِهِ مِنْ

صور العالم او ما ظهر فيه من صور العالم فكأنه

صورتوں عالم سے یا وہ چیز کہ ظاہر ہوئی ہے بیچ اس کے صورتوں عالم سے پس گویا کہ

قال لمن سأل جواب قوله (وما رب العالمين) قال الذي

کہا موسیٰ نے فرعون کو بیچ جواب قول اسکے کے کہ وما رب العالمین ہے کہا موسیٰ نے رب العالمین وہ ہے

يظهر فيه صور العالمين من علو وهو السماء وسفل وهو

کہ ظاہر ہوئی ہیں بیچ اسکے صورتیں عالم کی بلندی سے کہ وہ آسمان ہے اور پستی سے کہ وہ

الارض وما بينهما (ان كنتم موقنين) او يظهر هو بها

زمین ہے اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم صاحب کشف اور یقین کرنے والے یا رب العالمین کہ ظاہر ہوتا ہے وہ خود بیچ

فلما قال فرعون لاصحابه (انه لمجنون) كما قلنا في معنى

پس جبکہ کہا فرعون نے واسطے مصاحبین اپنے کہ تحقیق موسیٰ دیوانہ ہے جیسا کہ کہا ہم نے … بیچ معنی

كونه مجنونا زاد موسى في البيان ليعلم فرعون رتبته

ہونے موسیٰ علیہ السلام کے دیوانہ زیادہ کیا موسیٰ علیہ السلام نے بیچ بیان جواب کے تاکہ جانے فرعون رتبہ موسیٰ علیہ السلام کا

في العلم الالهي لعلمه بان فرعون يعلم ذلك فقال

بیچ علم الٰہی کے بسبب علم موسیٰ علیہ السلام کے اس بات کا کہ تحقیق فرعون بھی جانتا ہے علم الٰہی کو پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے

(رب المشرق والمغرب) فجاء بما يظهر ويستر وهو الظاهر

(پروردگار مشرق اور مغرب کا) پس لائے موسیٰ علیہ السلام اس چیز کو کہ ظاہر ہے اور پوشیدہ اور وہی تعالیٰ ظاہر ہے۔

والباطن وما بينهما وهو بكل شيء عليم (ان كنتم تعقلون)

اور باطن اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور وہی تعالیٰ ہر شئے ظاہری اور باطنی کا عالم ہے اگر ہو تم عقل والے

اي ان كنتم اصحاب تقييد فان العقل تقييد فالجواب الاول جواب

یعنے اگر ہو تم اصحاب تقیید اسلئے کہ تحقیق عقل ایک تقیید ہے پس جواب اول جواب

الموقنين وهم اهل الكشف والوجود فقال لهم ان كنتم

اہل یقین کا ہے اور وہ لوگ اہل کشف اور وجدان ہیں پس کہا موسیٰ نے … اگر ہو تم

موقنين اي اهل كشف ووجود فقد اعلمتكم بما تيقنتموه

یقین کرنے والے یعنی اہل کشف اور وجدان پس تحقیق آگاہ کیا میں نے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ یقین جانتے ہو تم اسکو

في شهودكم ووجودكم فان لم تكونوا من هذا الصنف

بیچ شہود اور وجدان اپنے کے پس اگر نہ ہو تم اس گروہ اہل شہود اور وجدان سے

فقد اجبتكم في الجواب الثاني ان كنتم اهل عقل وتقييد

پس تحقیق جواب دیا میں نے تم کو بیچ جواب ثانی کے اگر ہو تم اہل عقل اور تقیید

وحصرتم الحق فيما تعطيه أدلة عقولكم فظهر موسى

اور محصور کر رکھا ہے تم نے حق مطلق کو بیچ اس چیز کے کہ عطا کرتی ہیں اسکو دلائل عقل تمہاری پس ظاہر کیا موسی علیہ السلام نے

بالوجهين ليعلم فرعون فضله وصدقه وعلم موسى أن

دونوں وجہوں سے تاکہ جانے فرعون فضیلت موسی کی اور صدق دعوی رسالت کی اور جانا موسی نے اس امر کو کہ تحقیق

فرعون علم ذلك أو يعلم ذلك لكونه سأله عن الماهية

فرعون نے جانا تھا فضیلت اور صداقت کو موسی کی قبل اسکے یا اب جانتا ہے فرعون اسکو اسلیے کہ فرعون نے سوال کیا تھا موسی سے حقیقت الہی

فعلم موسى أن سؤاله ليس على اصطلاح القدماء الحكماء

پس جانا تھا موسی علیہ السلام نے اس بات کو کہ تحقیق سوال فرعون کا نہیں ہے موافق اصطلاح متقدمین حکماء کے

في السؤال بما فلذلك أجاب فلو علم منه غير ذلك

بیچ سوال کے کہ ساتھ لفظ ما ہو کے تھا پس اسواسطے جواب دیا موسی علیہ السلام نے سوال فرعون کا اگر جانتا موسی فرعون سے سوا اسکے

لخطأه في السؤال فلما جعل موسى المسؤول عنه عين

البتہ خطا پکڑتے موسی فرعون کی بیچ سوال کے پس جب گردانا موسی نے مسئول عنہ یعنی حق تعالے کو عین

العالم خاطبه فرعون بهذا اللسان والقوم لا يشعرون

عالم خطاب کیا ساتھ موسی کے فرعون نے ساتھ اس لسان توحید کے حالانکہ قوم فرعون کی نہیں شعور رکھتی تھی اس اسرار کو

فقال له لئن اتخذت إلهاً غيري لأجعلنك من

پس کہا فرعون نے موسی علیہ السلام سے اگر پکڑیگا تو معبود سواے میرے البتہ گردانونگا میں تجکو

المسجونين والسين في السجن من حروف الزوائد

قیدیوں میں سے ۔ اور حرف سین بیچ لفظ سجن کے حروف زوائد میں سے ہے

أي لأسترنك فإنك أجبت بما أيدتني به أن أقول

یعنی البتہ چھپاؤنگا میں تجکو اسلیے کہ تحقیق تو نے جواب دیا ساتھ اس چیز کے کہ قوت دی تو نے مجکو ساتھ اسکے کہ میں کہوں

لك مثل هذا القول فإن قلت لي فقد جهلت يا فرعون

واسطے تیرے مثل اس قول کے پس اگر کہے تو واسطے میرے کہ تحقیق نادانی کی تو نے اے فرعون

بوعيدك إياي والعين واحدة فكيف فرقت فيقول

بسبب وعید اپنے کے ساتھ میرے حالانکہ ذات ایک ہی ہے پس کیونکر تفرقہ کی تو نے پس کہیگا

۲۹۹

فرعون انما فرقت مراتب العين ما تفرقت العين ولا

انقسمت في ذاتها ومرتبتي الآن التحكم فيك يا موسى

بالفعل وانا انت بالعين وغيرك بالرتبة فلما فهم ذلك

موسى منه اعطاه حقه في كونه يقول له لا تقدر على

ذلك والرتبة تشهد له بالقدرة عليه واظهار الاثر

فيه لان الحق في رتبة فرعون من الصورة الظاهرة

لها التحكم على الرتبة التي كان فيها ظهور موسى في ذلك

المجلس فقال له يظهر له المانع من تعديه عليه (أولو

جئتك بشيء مبين) فلم يسع فرعون الا ان يقول له (فأت

به ان كنت من الصادقين) حتى لا يظهر فرعون عند

الضعفاء الرأي من قومه بعدم الانصاف فكانوا يرتابون

فيه وهي الطائفة التي استخف بها فرعون (فاطاعوه انهم

٣٠١

كانوا قوما فاسقين) اي خارجين عما يعطيه العقل

تھی قوم فاسق) یعنی خارج اس چیز سے کہ عطا کرتی ہے اسکو عقل

الصحيحة من انكار ما ادعاه فرعون باللسان الظاهر

[illegible]

في العقل فان له حدا يقف عنده اذا جاوزه صاحب

[illegible]

الكشف واليقين ولهذا جاء موسى بالجواب بما يقبله

کشف اور یقین اور واسطے اسی کے لائے موسی بیچ جواب فرعون کے اس چیز کو قبول کرتا ہے اسکو

الموقن والعاقل خاصة (فالقى عصاه) وهي صورة ما

صاحب یقین اور صاحب عقل خاصۃً (پس ڈالا موسی نے عصا اپنا) اور عصا صورت اس چیز کی ہے

عصى به فرعون موسى في ابائه عن اجابة دعوته

کہ نافرمانی کی بسبب اسکے فرعون نے موسی کی بیچ انکار اپنے کے قبول کرنے سے دعوت موسی کی

(فاذا هي ثعبان مبين) اي حية ظاهرة فانقلبت المعصية

(پس ناگاہ وہ ثعبان مبین) یعنی اژدہا ظاہر پس بدل گئی وہ معصیت

التي هي السيئة طاعة اي حسنة كما قال الله تعالى

کہ وہ گناہ ہے ساتھ طاعت کے یعنی ساتھ نیکی کے جیسے کہ فرمایا حق تعالی نے

يبدل الله سيئاتهم حسنات) يعني في الحكم فظهر الحكم هنا

[illegible]

عينا متميزة في جوهر واحد فهي العصا وهي الحية و

[illegible]

الثعبان الظاهر فالتقم امثاله من الحيات من كونها

اژدہا ظاہر ہے پس نگل گیا عصای موسی امثال اپنے کو یعنی ساحرین کے سانپوں کو بسبب ہونے کے سانپ

حية والعصي من كونها عصا فظهرت حجة موسى على

سانپ اور نگل گیا عصای موسی ساحرین کے عصاؤں کو بسبب ہونے کے عصا [illegible]

فرعون في صورة عصي وحيات وحبال فكانت للسحرة

معجزہ فرعون کے کہ بیچ صورت عصاؤں اور سانپوں اور رسیوں کے تھی پس تھی واسطے ساحروں کے

حبال ولم يكن لموسى حبل والحبل التل الصغير أي مقاديرهم

رسی اور نہ تھی واسطے موسی علیہ السلام کے کوئی رسی اور حبل معنی رسی ٹیلہ صغیر یعنی مراتب ساحروں کے

بالنسبة إلى قدر موسى بمنزلة الحبال من الجبال الشامخة

بہ نسبت مرتبہ موسی علیہ السلام کے مثل مراتب رسیوں کے تھے بہ نسبت مراتب پہاڑوں بلند کے

فلما رأت السحرة ذلك علموا رتبة موسى في العلم وأن

پھر جبکہ دیکھا ساحروں نے اس امر عجیب کو جانا انہوں نے مرتبہ موسی کا بیچ علم اور معرفت کے اور جانا انہوں نے تحقیق

الذي رأوه ليس من مقدور البشر وإن كان من مقدور

وہ معجزہ کہ دیکھا ساحروں نے نہیں ہے وہ مقدور اور طاقت بشر سے اور اگر ہووے وہ مقدور اور طاقت

البشر فلا يكون إلا ممن له تميز في العلم المحقق عن التخيل

بشر سے پس نہ ہوگا وہ مگر اس شخص سے کہ واسطے اس کے تمیز تام ہے بیچ علم اور معرفت کے تخییل

والإيهام فآمنوا برب العالمين رب موسى وهارون أي

اور ایہام سے پس ایمان لائے ساحرین فرعون ساتھ پروردگار عالموں کے کہ پروردگار موسی اور ہارون علیہما السلام کا ہے یعنی

الرب الذي يدعو إليه موسى وهارون لعلمهم بأن القوم

وہ رب کہ دعوت کرتے ہیں طرف اس کے موسی اور ہارون علیہما السلام بسبب جاننے ساحروں کے اس امر کا تحقیق قوم فرعون

يعلمون أنه ما دعا لفرعون ولما كان فرعون في منصب

جانتی ہے اس بات کو کہ موسی نے دعوت کی طرف فرعون کے اور جبکہ تھا فرعون بیچ عہدہ

التحكم صاحب الوقت وأنه الخليفة بالسيف وإن جار في

حکومت کے صاحب وقت اور تحقیق تھا وہ بظاہر خلیفہ بالسیف اگرچہ ظالم ہے وہ بیچ

العرف الناموسي لذلك قال أنا ربكم الأعلى أي وإن كان الكل

عرف شرعی کے اسی واسطے کہا فرعون نے کہ میں ہوں پروردگار تمہارا سب سے بلند یعنی اگرچہ ہیں

أربابا بنسبة ما فأنا الأعلى منهم بما أعطيته في الظاهر من الحكم

ارباب ایک وجہ سے پس میں بلند تر ہوں سب سے بسبب اس چیز کے کہ دی گئی مجھ کو ظاہر میں حکومت

فيكم ولما علمت السحرة صدقه فيما قاله لم ينكروه وأقروا له

بیچ تمہارے اور جب جانی ساحروں نے صداقت فرعون کی بیچ اس چیز کے کہ کہا اس نے واسطے اس کے نہ انکار کیا ساحروں نے اور اقرار کیا

٣٠٢

بذلك فقالوا له إنما تقضي هذه الحيوة الدنيا فاقض

ساتھ اس کلام کے پس کہا ساحروں نے فرعون کو سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہے تو بیچ اس حیات دنیا کے پس حکم کر تو

ما انت قاض فالدولة لك فصح قوله انا ربكم الاعلى

جو کچھ کہ تو حکم کرنے والا ہے اسلیے کہ دولت واسطے تیرے ہے پس صحیح ہوا قول فرعون کا کہ انا ربکم الاعلی ہے

وان كان عين الحق فالصورة لفرعون فقطع الايدي

اگرچہ تھا فرعون عین حق تعالی کا لیکن صورت ظاہری واسطے فرعون کے تھی پس کاٹ ڈالے ہاتھ

والارجل وصلب بعين حق في صورة باطل لنيل مراتب

اور پاؤں ساحروں کے اور سولی چڑھایا بوسیلہ عین حق کے بیچ صورت باطل فرعونی کے واسطے پہنچنے مرتبوں کے

لا تنال الا بذلك الفعل فان الاسباب لا سبيل الى

کہ نہیں حاصل ہوتے ہیں وہ مرتبے مگر ساتھ اس فعل کے اسلیے کہ تحقیق اسباب ایسے ہیں کہ نہیں ہے کوئی راہ طرف

تعطيلها لان الاعيان الثابتة اقتضتها فلا تظهر

تعطیل اور بیکاری انکے کے اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ یعنی صورعلمیہ مقتضی ہیں اسباب کے پس نہیں ظاہر ہوتے اعیان ثابتہ

في الوجود الا بصورة ما هي عليه في الثبوت اذ لا

بیچ وجود خارجی کے مگر ساتھ صورت اس چیز کے کہ وہ اعیان اوپر اسکے ہیں بیچ ثبوت علمی کے اسلیے کہ نہیں ہے

تبديل لكلمات الله وليست كلمات الله سوى اعيان

تبدیل واسطے کلمات اللہ تعالی کے اور نہیں ہیں کلمات اللہ تعالی کے سوائے اعیان ثابتہ

الموجودات فينسب اليها القدم من حيث ثبوتها وينسب

موجودات خارجی کے پس نسبت کی جاتی ہے طرف ان اعیان کے قدم باعتبار ثبوت علمی انکے اور نسبت کیجاتی ہے

اليها الحدوث من حيث وجودها وظهورها كما تقول

طرف انہیں اعیان کے حدوث باعتبار وجود خارجی اور ظہور انکے جیسا کہ کہتا ہے تو

حدث اليوم عندنا انسان او ضيف ولا يلزم من حدوثه

کہ حادث ہوا آج کے دن نزدیک ہمارے ایک آدمی یا ایک مہمان اور نہیں لازم آتا ہے حدوث اسکے سے

انه ما كان له وجود قبل هذا الحدوث لذلك قال

یہ کہ نہ ہووے واسطے اسکے وجود قبل اس حدوث کے واسطے اسی کے فرمایا اللہ

تعالى في كلامه العزيز اي في اتيانه مع قدم كلامه

تعالی نے بیچ کلام بزرگ اپنے کے یعنی بیچ اثبات حدوث کلام کے باوجود قدیم ہونے کلام اپنے کے

(مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ)

نہیں آتا ہے اُنکے پاس کوئی ذکر پروردگار اُنکے سے نیا اور حادث مگر سنتے ہیں وہ اُسکو کھیلتے ہوئے

(وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ)

اور نہیں آتا ہے اُنکے پاس کوئی ذکر رحمن کی طرف سے نیا اور حادث مگر ہوتے ہیں وہ اُس سے منہ پھیرنے والے

وَالرَّحْمٰنُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالرَّحْمَةِ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنِ الرَّحْمَةِ اسْتَقْبَلَ

اور رحمن نہیں لاتا ہے کچھ مگر رحمت اور جس نے منہ پھیرا رحمت سے پیش آویگا اُسکو

الْعَذَابَ الَّذِي هُوَ عَدَمُ الرَّحْمَةِ وَأَمَّا قَوْلُهُ (فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ

عذاب کہ وہ عذاب عدم اور ضد رحمت ہے لیکن قول حق تعالیٰ کا پھر کر پس نہ تھا کہ نفع کرتا اُنکو

إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ) إِلَّا

ایمان اُنکا جب دیکھا اُنھوں نے عذاب ہمارا عادت اللہ تعالیٰ کی کہ تحقیق گذر گئی ہے وہ بیچ بندوں اپنے کے مگر ایمان

قَوْمَ يُونُسَ فَلَمْ يَدُلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَنْفَعُهُمْ فِي الْآخِرَةِ لِقَوْلِهِ

قوم یونس کا پس نہیں دلالت کرتا ہے وہ قول اوپر اس بات کے کہ تحقیق ایمان نفع دیگا اُنکو بیچ آخرت کے بسبب قول حق تعالیٰ کے

فِي الْاِسْتِثْنَاءِ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ فَأَرَادَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَرْفَعُ عَنْهُمُ

بیچ استثنا کے کہ الا قوم یونس ہے پس ارادہ کیا حق تعالیٰ نے اس بات کا کہ تحقیق ایمان اُن کا نہیں منع کرتا ہے گرفتہ

الْأَخْذَ فِي الدُّنْيَا فَلِذٰلِكَ أُخِذَ فِرْعَوْنُ مَعَ وُجُودِ الْإِيمَانِ

مواخذہ کو بیچ دنیا کے پس واسطے اسکے ماخوذ ہوا فرعون باوجود ایمان صحیح کے

مِنْهُ هٰذَا إِنْ كَانَ أَمْرُهُ أَمْرَ مَنْ تَيَقَّنَ بِالْاِنْتِقَالِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ

کہ واقع ہوا تھا اُس سے ایمان فرعون کا ایمان ایک ہونا اُس تقدیر پر ہے کہ اگر ہو وہ حال فرعون کا مثل حال اُس شخص کے کہ یقین کرتا ہے اپنے مرنے کا بیچ

وَقَرِينَةُ الْحَالِ تُعْطِي أَنَّهُ مَا كَانَ عَلَى يَقِينٍ مِنَ الْاِنْتِقَالِ لِأَنَّهُ

اور قرینہ حالیہ عطا کرتا ہے اس بات کو کہ تحقیق فرعون نہ تھا اوپر یقین کے موت اپنی سے اسلیے کہ تحقیق فرعون نے

عَايَنَ الْمُؤْمِنِينَ يَمْشُونَ فِي طَرِيقِ الْيَبَسِ الَّذِي ظَهَرَ بِضَرْبِ مُوسٰى

دیکھا تھا مومنوں کو کہ چلتے تھے وہ بیچ راہ خشک کے کہ ظاہر ہوئی تھی وہ راہ بسبب مارنے موسیٰ علیہ السلام کے

بِعَصَاهُ الْبَحْرَ فَلَمْ يَتَيَقَّنْ فِرْعَوْنُ بِالْهَلَاكِ إِذْ آمَنَ بِخِلَافِ الْمُحْتَضَرِ

عصا اپنا دریا میں پس نہ یقین کیا تھا فرعون نے ہلاکت اپنی کا جس وقت کہ ایمان لایا بخلاف اُس شخص کے کہ قریب الموت ہے

حَتّٰى لَا يُلْحَقَ بِهِ فَآمَنَ بِالَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى التَّيَقُّنِ

پس لاحق کیا جاوے گا فرعون ساتھ محتضر کے پس ایمان لایا فرعون ساتھ اُس کے کہ ایمان لائے ساتھ اُسکے بنی اسرائیل اوپر حال یقین کے

بِالنَّجَاةِ فَكَانَ كَمَا تَيَقَّنَ لٰكِنْ عَلَى غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي أَرَادَ فَنَجَّاهُ

ساتھ نجات کے پس حاصل ہوئی نجات جیسے کہ یقین کیا تھا اُس نے لیکن بغیر اس صورت کے کہ چاہی تھی فرعون نے نجات

الله من عذاب الآخرة في نفسه ونجا بدنه كما

اسکو اللہ تعالی نے عذاب آخرت سے بیچ روح اسکی کے اور نجات دی اسکو اللہ تعالی نے بدن اسکے کو جیسا کہ

قال تعالى فاليوم ننجيك ببدنك لتكون لمن خلفك

فرمایا اللہ تعالی نے پس آج کے دن نجات دینگے ہم تجکو ساتھ بدن تیرے کے تاکہ ہو تو واسطے ان لوگوں کے جو پیچھے تیرے ہیں

آية لانه لو غاب بصورته ربما قال قومه احتجب

نشانی (اسلئے کہ تحقیق فرعون اگر غائب ہوتا ساتھ بدن اپنے کے اکثر کہتی قوم اسکی چھپ گیا فرعون پس

فظهر بالصورة المعهودة ميتا ليعلم انه هو فعمته

پس ظاہر ہوا فرعون ساتھ جسد معہود اپنے کے مردہ تاکہ معلوم ہووے یہ کہ تحقیق فرعون یہی ہے پس تحقیق

النجاة حسا ومعنى ومن حقت عليه كلمة العذاب

عام اور شامل ہوئی فرعون کو نجات ظاہری اور باطنی اور وہ شخص کہ ثابت ہوا اوپر اسکے عذاب

الأخراوي لا يؤمن ولو جاءته كل آية حتى يروا

آخرت کا نہیں ایمان لاتا ہے وہ اگرچہ آوے اسکے پاس ہر طرح کی نشانی یہاں تک کہ دیکھ لیوے

العذاب الأليم اي يذوقوا العذاب الأخراوي

عذاب دردناک) یعنی چکھیں عذاب آخرت کا

فخرج فرعون من هذا الصنف هذا هو الظاهر

پس خارج ہوا فرعون اس گروہ سے جو کچھ کہ یہ تحقیق فرعون کے یہی ظاہر ہے

الذي ورد به القرآن ثم انا نقول بعد ذلك والأمر

کہ وارد ہوا ہے موافق اسکے قرآن پھر ہم کہتے ہیں بعد اس تحقیق کے امر اور حقیقت حال

فيه الى الله لما استقر في نفوس عامة الخلق من شقائه

بیچ فرعون کے سپرد ہے طرف اللہ تعالی کے [illegible]

وما لهم نص في ذلك يستندون اليه واما آله فلهم

اور نہیں ہے واسطے انکے کوئی دلیل بیچ اسکے [illegible]

حكم آخر ليس هذا موضع ذكره ثم ليعلم انه ما يقبض

حکم دوسرا ہے نہیں ہے یہ مقام محل ذکر اسکے کا پھر چاہیے کہ جانے یہ بات کہ نہیں قبض کیا ہے اللہ تعالی نے

احدا الا وهو مؤمن اي مصدق بما جاءت به الاخبار

روح کسی کی مگر اس حال میں کہ وہ مومن ہے یعنی تصدیق کرنیوالا ہے اس چیز کو کہ لائے ہیں اسکو اخبار

الالهية واعني بالمحتضرين كهذا انكره موت

الٰہی اور مراد لیتا ہوں میں محتضرین سے ... قریب الموت ... [illegible]

الفجاءة وقتل الغفلة فاما موت الفجاءة فحده ان يخرج النفس

مفاجات اور قتل کیا جانا بیچ غفلت کے لیکن مرگ مفاجات پس تعریف اسکی یہ ہے کہ نکلے ہوا سانس

الداخل ولا يدخل النفس الخارج فهذا موت الفجاءة وهذا

اندر کی اور نہ داخل ہووے سانس باہر کی پس یہی ہے تعریف مرگ مفاجات کی اور یہ شخص

غير المحتضر وكذا القتل بالغفلة بضرب عنقه من ورائه وهو لا

غیر محتضر کا ہے اور ایسا ہی حال قتل کیا جانے کا ... غفلت میں ... جس حال میں کہ وہ [illegible]

يشعر فيقبض على ما كان عليه من ايمان او كفر ولذلك قال

[illegible] ... ایمان یا کفر اور واسطے اسی کے فرمایا

عليه السلام ويحشر الناس على ما مات عليه كما انه يقبض على

رسول علیہ السلام نے اور حشر کیے جاویں گے لوگ ... اس حال سے کہ مرگئے وہ اوپر اسکے جیسا کہ وہ قبض کیا جاتا ہے اوپر

ما كان عليه والمحتضر ما يكون الا صاحب شهود فهو صاحب ايمان

اس حالت کے کہ ... اور محتضر نہیں ہوتا ہے مگر صاحب مشاہدہ پس وہ صاحب ایمان ہے

بما ثمه فلا يقبض الا على ما كان عليه لان كان حرف

ساتھ اس چیز کے کہ ... [illegible]

وجودي لا يجري معه الزمان الا بقرائن الاحوال فيفرق

[illegible] ... پس تفرقہ کیا جاوے گا

بين الكافر المحتضر في الموت وبين الكافر المقتول غفلة

درمیان کافر کے کہ حاضر ہے وہ بیچ وقت موت کے اور درمیان اس کافر کے کہ قتل کیا گیا وہ بیچ حالت غفلت کے

او الميت فجاءة كما قلنا في حد موت الفجاءة واما

یا مرگیا وہ مرگ مفاجات سے جیسا کہ کہا ہم نے بیچ تعریف مرگ مفاجات کے و لیکن

حكمة التجلي والكلام في صورة النار فلانها كانت

حکمت تجلی متعلق ... اور کلام ... پس یہ تھی کہ ... آتش تھی

بغيته موسى تجلى له في مطلوبه ليقبل عليه ولا يعرض عنه

مطلوب موسیٰ علیہ السلام کی یعنی تجلی کی حق تعالیٰ نے واسطے موسیٰ علیہ السلام کے بیچ صورت مطلوب انکی کے تاکہ اقبال کریں اوسکی طرف اور نہ منہ پھیریں وہ اوس سے

فانه لو تجلى له في غير صورة مطلوبه أعرض عنه لاجتماع

اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ اگر تجلی فرماتا واسطے موسیٰ کے بیچ غیر صورت مطلوب موسیٰ علیہ السلام کے تو منہ پھیرتے موسیٰ اوس سے بسبب جمع ہونے

همته على مطلوب خاص ولو أعرض لعاد عمله عليه فأعرض عنه

تمامی ہمت اور قصد موسیٰ کے اوپر مطلوب خاص کے اور اگر منہ پھیرتے موسیٰ علیہ السلام [illegible]

الحق وهو مصطفى مقرب فمن قربه أنه تجلى له في

موسیٰ سے حق تعالیٰ اور خود موسیٰ علیہ السلام مقبول اور مقرب تھے [illegible] کہ تحقیق حق تعالیٰ نے تجلی کی [illegible] موسیٰ کے بیچ

مطلوبه وهو لا يعلم. شعر

صورت مطلوب موسیٰ علیہ السلام کے اس حال میں کہ موسیٰ نہیں جانتے تھے شعر

كنار موسى رآها عين حاجته

مثل آتش موسیٰ علیہ السلام کے دیکھا انہوں نے اوسکو عین حاجت اپنی

وهو الإله ولكن ليس يدريه

حالانکہ وہ آتش عین حق تعالیٰ تھا ولیکن نہیں جانتے تھے موسیٰ علیہ السلام اسکو

فص حكمة صمدية في كلمة خالدية

یہ فص حکمت صمدیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ خالدیہ کے

وأما حكمة خالد بن سنان فإنه أظهر بدعواه

ولیکن حکمت خالد بیٹے سنان علیہ السلام کے پس یہ ہے کہ تحقیق انہوں نے ظاہر کیا تھا ساتھ دعوے اپنے کے

النبوة البرزخية فإنه ما ادعى الإخبار بما

نبوت برزخیہ کو اسلیے کہ تحقیق انہوں نے نہیں دعویٰ کیا تھا خبر دینے کا اوس چیز سے کہ

هنالك إلا بعد الموت فأمر أن ينبش عنه ويسأل

برزخ میں ہے مگر بعد موت کے [illegible] قبر انکی اور سوال کریں قوم احوال برزخ سے

فتحشر أن الحكم في البرزخ على صورة الحيوة الدنيا فيعلم بذلك

پس خبر دیوین خالد اس بات کی کہ تحقیق حکم اللہ کا بیچ برزخ کے اوپر صورت حیات دنیا کے ہے تو معلوم ہووے سچائی خبر کے

صدق الرسل كلهم فيما أخبروا به في حيوتهم الدنيا فكان

صداقت تمامی رسولوں کی بیچ حال برزخ کے [illegible] بیچ حیات اپنی کے دنیا میں پس تھی

غرض خالد عليه السلام إيمان العالم كله بما جاءت به الرسل

غرض خالد علیہ السلام کی [illegible] ایمان تمامی عالم کا ساتھ [illegible] اسکو تمامی رسول

ليكون رحمة للجميع فإنه تشرف بقرب نبوته من نبوة محمد صلى الله

تاکہ ہووے ایمان خالد علیہ السلام رحمت واسطے تمامی [illegible] نبوت خاتم الانبیا محمد صلے اللہ

عليه وسلم وعلم أن الله تعالى أرسله رحمة للعالمين ولم يكن خالد

علیہ وسلم کے [illegible] خالد علیہ السلام [illegible]

برسول فأراد أن يحصل من هذه الرحمة في الرسالة المحمدية

[illegible] کہ حاصل ہووے [illegible] اس رحمت سے کہ بیچ رسالت محمدی کے ہے صلی اللہ علیہ وسلم

على حظ وافر ولم يؤمر بالتبليغ فأراد أن يحظى بذلك في البرزخ

حصہ پورا اور مامور نہ تھے خالد [illegible] برزخ کے

ليكون أقوى في العلم في حق الخلق فأضاعه قومه ولم يصف

تاکہ ہووے وہ قوی تر بیچ علم [illegible] پس ضائع کیا انکو قوم انکی نے اور نہ بیان کیا

النبي صلى الله عليه وسلم قومه بأنهم ضاعوا وإنما وصفهم

رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حال قوم خالد کا [illegible] اور سوا اسکے نہیں ہے کہ بیان کیا آپنے

بأنهم أضاعوا نبيهم حيث لم يبلغوه مراده فهل بلغه الله أجر

قوم خالد کا [illegible] خالد علیہ السلام کو اللہ تعالی اجر

أمنيته فلا شك ولا خلاف في أن له أجر أمنيته وإنما الشك

آرزو انکی کا یا نہیں پس نہیں ہے شک [illegible] اور سوا اسکے نہیں ہے کہ شک

والخلاف في أجر المطلوب هل يساوي تمني وقوعه مع نفس وقوعه

اور خلاف بیچ اجر مطلوب کے ہے کہ کیا مساوی ہے آرزو وقوع مطلوب کے ساتھ نفس وقوع مطلوب کے

بالوجود أم لا فإن في الشرع ما يؤيد التساوي في مواضع كثيرة

بیچ وجود خارجی کے یا نہیں پس تحقیق بیچ شریعت محمدی کے [illegible] مساوی ہونیکو بیچ اکثر جگہ کے

كالآتي للصلوة في الجماعة فيفوته الجماعة فله أجر من

حضر الجماعة وكالمتمني مع فقره ما هم عليه أصحاب الثروة

والمال من فعل الخيرات فله مثل أجورهم ولكن مثل أجورهم

في نياتهم أو في عملهم فإنهم جمعوا بين العمل والنية ولم

ينص النبي عليهما ولا على واحد منهما والظاهر أنه لا

تساوي بينهما ولذلك طلب خالد بن سنان الإبلاغ

حتى يصح له مقام الجمع بين الأمرين فيحصل على الأجرين والله أعلم

فص حكمة فردية في كلمة محمدية

یہ فص حکمت فردیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ محمدیہ کے

إنما كانت حكمته فردية لأنه أكمل موجود في هذا النوع الإنساني

سوا اس کے نہیں ہے کہ حکمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فردی ہے اسلئے کہ تحقیق وہ اکمل تر موجود ہے بیچ اس نوع انسانی کے

ولهذا بدئ به الأمر وختم به فكان نبيا وآدم بين الماء والطين

ثم كان بنشأته العنصرية خاتم النبيين وأول الأفراد الثلاثة

پھر ہوئے آپ ساتھ خلقت عنصری اپنی کے خاتم پیغمبروں کے اور اول فردوں ثلاثہ میں سے

وما زاد على هذه الاولية من الافراد فانه عنها فكان

اور جو کچھ کہ زائد ہوئے اوپر اس فرد اول کے باقی فردوں سے پس تحقیق وہ منشعب اسی فرد اول سے

عليه السلام اول دليل على ربه فانه اوتي جوامع الكلم التي

رسول علیہ السلام بڑی دلیل دلیلوں میں سے اوپر وجود رب اپنے کے کہ آپ کو تحقیق دیئے گئے ہیں کلمات جامع کہ وہ کلمات

هي مسميات اسماء آدم فاشبه الدليل في تثليثه والدليل

متعلق اور دلالات اسماء آدم علیہ السلام کے ہیں پس مشابہ ہوئے رسول علیہ السلام ساتھ دلیل کے بیچ تثلیث کے

دليل لنفسه ولما كانت حقيقته تعطي الفردية الاولى بما هو

دلالت کرنے والی ہے اوپر ذات اپنی کے اور جبکہ حقیقت محمدی عطا کرتی ہے فردیت اول کو بسبب

مثلث النشأة لذلك قال في باب المحبة التي هي اصل الوجود

مثلث ہونے خلقت کے اسواسطے فرمایا آپ نے بیچ باب محبت کے جو وہ اصل وجود عالم کی ہے

حبب الي من دنياكم ثلث بما فيه من التثليث ثم ذكر النساء

محبوب کی گئیں طرف میرے دنیا تمہاری سے تین چیزیں [illegible] پھر ذکر کیا رسول

والطيب وجعلت قرة عينه في الصلوة فابتدأ بالنساء

اور خوشبو کا اور کیا گیا ٹھنڈک آنکھ کی بیچ نماز کے پس ابتدا کی آپ نے ساتھ ذکر نساء کے

واخر الصلوة وذلك لان المرأة جزء من الرجل في اصل

اور مؤخر کیا آپ نے نماز کو اور یہ اسواسطے ہے کہ تحقیق عورت ایک جزو ہے اجزاء سے مرد کے بیچ اصل

ظهور عينها ومعرفة الانسان بنفسه مقدمة على معرفته

ظہور کے اور معرفت انسان کی نفس اپنے کو مقدم ہے اور معرفت اپنی کے

بربه فان معرفته بربه نتيجة عن معرفته بنفسه لذلك قال عليه السلام من عرف

رب کی [illegible] کہ تحقیق معرفت انسان کی رب کی ایک نتیجہ ہے معرفت نفس کا اسواسطے فرمایا رسول علیہ السلام نے جس نے پہچانا

نفسه فقد عرف ربه فان شئت قلت بمنع المعرفة في

نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اس نے رب اپنے کو [illegible] اور نفی معرفت نفس انسان [illegible]

هذا الخبر والعجز عن الوصول فانه سائغ فيه وان شئت

قلت بثبوت المعرفة فالاول ان تعرف ان نفسك لا

تعرفها فلا تعرف ربك والثاني ان تعرفها فتعرف

ربك فكان محمد صلى الله عليه وسلم اوضح دليل على

ربه فان كل جزء من العالم دليل على اصله الذي هو ربه

فافهم وانما حبب اليه النساء فحن اليهن لانه من باب حنين

الكل الى جزئه فابان بذلك عن الامر في نفسه من جانب

الحق في قوله في هذه النشأة الانسانية العنصرية (ونفخت

فيه من روحي) ثم وصف نفسه بشدة الشوق الى لقائه

فقال للمشتاقين يا داود اني لاشد شوقا اليهم يعني

للمشتاقين اليه وهو لقاء خاص فانه قال في حديث

الدجال ان احدکم لن یری ربه حتی یموت فلابد من

الشوق لمن هذه صفته فشوق المحق هؤلاء المقربین مع

کونه یراه فیحب ان یروه ویابی المقام ذلک فاشبه قوله

حتی نعلم مع کونه عالما فهو یشتاق لهذه الصفة

الخاصة التی لا وجود لها الا عند الموت فیبخل بها شوقهم

الیه کما قال تعالی فی حدیث التردد وهو من هذا الباب

ما ترددت فی شیء انا فاعله ترددی فی قبض عبدی المؤمن

یکره الموت وانا اکره مساءته ولا بد له من لقائی فبشره

بلقائه وما قال له ولا بد له من الموت لئلا یغمه بذکر

الموت ولما کان لا یلقی الحق الا بعد الموت کما قال علیه

السلام ان احدکم لن یری ربه حتی یموت لذلک

قَالَ تَعَالیٰ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْ لِقَائِیْ فَاشْتِیَاقُ الْحَقِّ لِوُجُوْدِ

فرمایا حق تعالیٰ نے کہ ضرور ہے واسطے بندۂ مومن کے ملاقات میری کا پس اشتیاق حق تعالیٰ کا واسطے وجود

هٰذِهِ النِّسْبَةِ شعر

اس نسبت خاص انسانی کے ہے شعر

یَحِنُّ الْحَبِیْبُ اِلٰی رُؤْیَتِیْ ۔۔۔ وَاِنِّیْ اِلَیْهِ اَشَدُّ حَنِیْنًا

مشتاق ہوتا ہے دوست طرف دیکھنے میرے کے ۔۔۔ اور تحقیق میں طرف اسکے زیادہ تر مشتاق ہوں

وَتَهْوِی النُّفُوْسُ وَیَاْبَی الْقَضَا ۔۔۔ فَاَشْکُوا الْاَنِیْنَ وَیَشْکُوا الْاَنِیْنَا

اور دوست رکھتے ہیں نفوس میری ملاقات کو اور منع کرتی ہے قضا ۔۔۔ پس شکایت کرتا ہوں میں نالہ و زاری کی [illegible]

فَلَمَّا اَبَانَ اَنَّهٗ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُوْحِهٖ فَمَا اشْتَاقَ اِلَّا لِنَفْسِهٖ

پس جبکہ ظاہر کیا حق تعالیٰ نے [illegible] کہ تحقیق پھونکی بیچ بندہ اپنے کے روح اپنی پس مشتاق نہ ہوا مگر واسطے نفس اپنے [illegible]

اَلَا تَرَاهُ کَیْفَ خَلَقَهٗ عَلٰی صُوْرَتِهٖ لِاَنَّهٗ مِنْ رُوْحِهٖ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو بندہ سے کہ کیونکر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو اوپر صورت اپنی کے اسلئے کہ تحقیق بندہ روح حق تعالیٰ کی ہے

وَلَمَّا کَانَتْ نَشْاَتُهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْکَانِ الْاَرْبَعَةِ الْمُسَمَّاةِ

اور جب ہوئی پیدائش انسان کی ان چاروں ارکان عنصری سے کہ جسکا نام

فِیْ جَسَدِهٖ اَخْلَاطًا حَدَثَ عَنْ نَفْخِهٖ اِشْتِعَالٌ بِمَا فِیْ جَسَدِهٖ

بیچ جسد انسان کے اخلاط رکھا گیا ہے حادث ہوا پھونکنے سے اشتعال [illegible]

مِنَ الرُّطُوْبَةِ فَکَانَ رُوْحُ الْاِنْسَانِ نَارًا لِاَجْلِ نَشْاَتِهٖ وَلِهٰذَا

رطوبت غریزی سے پس ہوئی روح انسان کی آتش بسبب پیدائش عنصری انسان کے اور واسطے اسی کے

مَا کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی اِلَّا فِیْ صُوْرَةِ النَّارِ وَجَعَلَ حَاجَتَهٗ فِیْهَا

نہ کلام کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے مگر بیچ صورت آتش کے اور کردانا حق تعالیٰ نے حاجت اور مطلوب موسیٰ کا بیچ آگ کے

فَلَوْ کَانَتْ نَشْاَتُهٗ طَبِیْعِیَّةً لَکَانَ رُوْحُهٗ نُوْرًا وَکَنّٰی عَنْهُ

پس اگر ہوتی پیدائش انسان کی طبیعی نوری غیر عنصری البتہ ہوتی روح انسان کی نور اور کنایہ کیا [illegible]

بِالنَّفْخِ یُشِیْرُ اِلٰی اَنَّهٗ مِنْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ فَاِنَّهٗ بِهٰذَا النَّفَسِ

ساتھ نفخ روح اپنی کے جس حال میں اشارہ کرتا ہے حق تعالیٰ طرف اس بات کے کہ تحقیق وہ [illegible]

٣١٣

الَّذِي هُوَ النَّفْخَةُ ظَهَرَ عَيْنُهُ وَبِاسْتِعْدَادِ الْمَنْفُوخِ

کہ وہ ایک نفخ ہے طوبی ہے ظاہر ہوئی عین روح انسانی خارج میں اور بسبب استعداد اور صورت جائے منفوخ

فِيهِ كَانَ الْاِشْتِعَالُ نَارًا لَا نُورًا فَبَطَنَ نَفَسُ الْحَقِّ فِيمَا

فیہ یعنی جسد کے حاصل ہوا شعلہ یعنی صورت آتش کے نہ صورت نور میں پس پوشیدہ ہوئی روح حق تعالیٰ کی بیچ اس چیز کے کہ

كَانَ بِهِ الْاِنْسَانُ اِنْسَانًا ثُمَّ اشْتَقَّ لَهُ مِنْهُ شَخْصًا عَلٰى

ہے سبب اسکے انسان کی انسانیت پھر نکالا حق تعالیٰ نے واسطے آدم کے اسی آدم سے ایک جسم اوپر

صُورَتِهِ سَمَّاهُ امْرَأَةً فَظَهَرَتْ بِصُورَتِهِ فَحَنَّ اِلَيْهَا

صورت آدم کے کہ نام رکھا اسکا عورت پس ظاہر ہوئی وہ عورت ساتھ صورت آدم کے پس میلان کیا آدم نے طرف اس عورت کے

حَنِينَ الشَّيْءِ اِلٰى نَفْسِهِ وَحَنَّتْ اِلَيْهِ حَنِينَ الشَّيْءِ

مثل میلان کسی شے کے طرف ذات اپنی کے اور میلان کیا اس عورت نے طرف آدم کے مثل میلان کسی شے کے

اِلٰى وَطَنِهِ فَحُبِّبَتْ اِلَيْهِ النِّسَاءُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَحَبَّ مَنْ خَلَقَهُ

طرف وطن اپنے کے پس محبوب گردانا اللہ تعالیٰ نے طرف انسان کامل کے نساء کو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دوست رکھا انسان کامل کو کہ پیدا کیا

عَلٰى صُورَتِهِ وَاَسْجَدَ لَهُ مَلَائِكَتَهُ النُّورِيِّينَ عَلٰى عِظَمِ

اوپر صورت اپنی کے اور سجدہ کیا واسطے انسان کامل کے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں نوری اپنے سے باوجود بزرگ

قَدْرِهِمْ وَمَنْزِلَتِهِمْ وَعُلُوِّ نَشْأَتِهِمُ الطَّبِيعِيَّةِ فَمِنْ هُنَاكَ

قدر اور منزلت اور علو نشات طبعی نوری انکی کی پس اسی جگہ سے

وَقَعَتِ الْمُنَاسَبَةُ وَالصُّورَةُ اَعْظَمُ مُنَاسَبَةٍ وَاَجَلُّهَا وَ

یعنی واقع ہوئی مناسبت درمیان حق تعالیٰ اور انسان کامل کے اور حال یہ کہ صورت حق تعالیٰ اور انسان کامل کی بزرگ تر اور جلیل تر اور کامل تر

اَكْمَلُهَا فَاِنَّهَا زَوْجٌ اَيْ شَفَعَتْ وُجُودَ الْحَقِّ كَمَا كَانَتِ

اسلئے کہ تحقیق صورت انسان کامل نے جوڑا بنایا ہے یعنی جوڑا بنایا ہو اس صورت نے ساتھ وجود کے وجود حق تعالیٰ کو جیسا

الْمَرْأَةُ شَفَعَتْ بِوُجُودِهَا الرَّجُلَ فَصَيَّرَتْهُ زَوْجًا فَظَهَرَتِ

عورت نے جوڑا بنایا ہو ساتھ وجود اپنے کے جو مرد کو پس گردانا اس نے مرد کو جوڑا پس ظاہر ہوئے

الثَّلَاثَةُ حَقٌّ وَرَجُلٌ وَامْرَأَةٌ فَحَنَّ الرَّجُلُ اِلٰى رَبِّهِ الَّذِي هُوَ اَصْلُهُ

تین وجود ایک وجود حق تعالیٰ کا اور دوسرا وجود مرد کا اور تیسرا وجود عورت کا پس مائل ہوا اور مشتاق ہوا مرد طرف رب اپنے کے کہ وہ اصل اور وطن اسکا ہے

حنين المرأة إليه فحبب إليه ربه النساء كما أحب

مثل مشتاق ہونے عورت کے طرف مرد کے پس محبوب کیا طرف اس کے رب اس کے نے عورتوں کو جیسا کہ دوست رکھا

الله من هو على صورته فما وقع الحب إلا لمن تكون

اللہ تعالی نے اس شخص کو یعنی انسان کامل کو کہ وہ اوپر صورت اپنی کے ہے پس نہیں واقع ہوئی محبت مگر واسطے اس کے کہ پیدا ہوا

عنه وقد كان حبه لمن تكون منه وهو الحق فلهذا

وہ صورت اس سے اور تحقیق تھی محبت اس کی واسطے اس کے کہ پیدا ہوا اس سے اور وہ ذات حق تعالی ہے پس اسی واسطے

قال حُبِّب إليّ ولم يقل أحببت من نفسه لتعلق حبه

کہا انسان کامل نے دوست رکھی گئی طرف میری اور نہ کہا اس نے دوست رکھا میں نے ذات اپنی سے بسبب تعلق محبت انسان کامل کے

بربه الذي هو على صورته حتى في محبته لامرأته فإنه

ساتھ رب اپنے کے کہ وہ انسان اوپر صورت اسی رب کے ہے یہاں تک کہ بیچ محبت رکھنی کسی مرد کے واسطے عورت اپنی کے اس واسطے کہ تحقیق وہ

أحبها بحب الله إياه تخلقا إلهيا ولما أحب الرجل المرأة

دوست رکھا عورت کو بسبب دوست رکھنے اللہ تعالی کے اسی مرد کو ازروی اخلاق الہیہ کے اور جبکہ دوست رکھا مرد نے عورت کو

طلب الوصلة أي غاية الوصلة التي تكون في المحبة

طلب کیا وصال اور پیوند کو یعنی نہایت وصال کو کہ ہوتا ہے وہ بیچ محبت کے

فلم يكن في صورة النشأة العنصرية أعظم وصلة

پس نہ ہوگا بیچ صورت پیدائش عنصری کے بزرگتر کوئی وصال

من النكاح ولهذا تعم الشهوة أجزاءه كلها

نکاح سے اور واسطے اسی کے عام اور شامل ہوتی ہے شہوت تمامی اجزا سے مرد کو

ولذلك أمر بالاغتسال منه فعمت الطهارة كما

اور اسی واسطے امر ہوا انسان ساتھ غسل کرنے کے جماع سے پس عام ہوئی طہارت جیسے کہ

عمّ الفناء فيها عند حصول الشهوة فإن الحق غيور

ہوئی فنا اور بیخودی بیچ اجزائی جسم کے وقت حاصل ہونے شہوت کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی بڑا غیرت والا ہے

على عبده أن يعتقد أنه يلتذّ بغيره فطهّره بالغسل

اوپر بندہ اپنے کے اس بات سے کہ اعتقاد کرے وہ بندہ کہ لذت پاوے ساتھ غیر حق تعالی کے پس پاک کیا حق تعالی نے اسکو ساتھ غسل

ليرجع بالنظر إليه فيمن فني فيه إذ لا يكون إلا ذلك

تاکہ رجوع کرے وہ بندہ ساتھ نظر کرنے کے طرف حق تعالی کی بیچ اسی کے کہ فانی ہوا وہ بندہ بیچ اسکے کہ نہیں ہے حال مگر یہی

فإذا شاهد الرجل الحق في المرأة كان شهوده في منفعل

پس جس وقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ صورت عورت کے ہوگا شہود مرد کا بیچ منفعل کے

وإذا شاهده في نفسه من حيث ظهور المرأة عنه

اور جس وقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ ذات اپنی کے باعتبار ظہور عورت کے اپنے سے

شاهده في فاعل وإذا شاهده من نفسه من غير

مشاہدہ کریگا مرد حق تعالی کو بیچ فاعل کے اور جس وقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ ذات اپنی کے بغیر

استحضار صورة ما تكوّن عنه كان شهوده في

حاضر کرنے اور خیال کرنے صورت عورت کے کہ پیدا ہوئی ہے وہ مرد سے ہوگا شہود مرد کا بیچ

منفعل عن الحق بلا واسطة فشهوده للحق في المرأة

مرد منفعل کے حق تعالی سے بغیر کسی واسطہ کے پس مشاہدہ مرد کا واسطے حق تعالی کے بیچ صورت عورت کے

أتمّ وأكمل لأنه يشاهد الحق من حيث هو فاعل و

تمام تر اور کامل تر ہے اسلیے کہ تحقیق مرد مشاہدہ کرتا ہے حق تعالی کو اس اعتبار سے کہ حق تعالی فاعل اور

منفعل ومن نفسه من حيث هو منفعل خاصة فلهذا

منفعل دونوں ہے بیچ صورت عورت میں اور مشاہدہ کرتا ہے مرد حق تعالی کو ذات اپنی میں اس اعتبار سے کہ وہ مرد منفعل ہے خاص پس اسی واسطے

أحبّ صلى الله عليه وسلم النساء لكمال شهود الحق

دوست رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نساء کو بسبب کمال شہود حق تعالی کے

فِيمَن إِذ لَا يُشَاهَدُ الْحَقُّ مُجَرَّدًا عَنِ الْمَوَادِّ أَبَدًا فَإِنَّ اللّٰهَ

بیچ نساء کے اسلیے کہ نہیں مشاہدہ کیا جاتا ہے حق تعالیٰ اصل مادہ کر مجرد ہوئے مادہ سے کبھی اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

بِالذَّاتِ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

ساتھ ذات اپنی کے بے پرواہ ہے عالموں سے پس جب ہوئی صورت مجرد امر شہود حق تعالیٰ کا بسبب اس تجرد کے

مُمْتَنِعًا وَلَمْ تَكُنِ الشَّهَادَةُ إِلَّا فِي مَادَّةٍ فَشُهُودُ الْحَقِّ فِي

ممتنع اور ممکن نہیں مشاہدہ کرنا اسکا حق تعالیٰ کا مگر بیچ کسی ایک مادہ کے پس شہود حق تعالیٰ کا بیچ

النِّسَاءِ أَعْظَمُ الشُّهُودِ وَأَكْمَلُهُ وَأَعْظَمُ الْوُصْلَةِ

نساء کے بزرگتر اور کامل تر شہود کا ہے اور بزرگتر وصال کا بیچ نکاح ہے

النِّكَاحُ وَهُوَ نَظِيرُ التَّوَجُّهِ الْإِلٰهِيِّ عَلَى مَنْ خَلَقَهُ عَلَى

جماع ہے اور جماع ایک نظیر ہے توجہ الٰہی کی اوپر اس شخص کے کہ پیدا کیا حق تعالیٰ نے اسکو اوپر

صُورَتِهِ لِيَخْلُفَهُ فَيَرَى فِيهِ صُورَتَهُ بَلْ نَفْسَهُ

صورت اپنی کے تاکہ خلیفہ کرے حق تعالیٰ اسکو اور دیکھے وہ بیچ اسی خلیفہ کے صورت اپنی بلکہ ذات اپنی

فَسَوَّاهُ وَعَدَلَهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ الَّذِي هُوَ نَفْسُهُ

پس برابر اور درست کیا حق تعالیٰ نے جسد کو اور پھونکی بیچ اسکے روح اپنی کہ وہ روح ذات حق تعالیٰ کی ہے

فَظَاهِرُهُ خَلْقٌ وَبَاطِنُهُ حَقٌّ وَلِهٰذَا وَصَفَهُ بِالتَّدْبِيرِ

پس ظاہر صورت اسکا خلق ہے اور باطن اسکا حق اور واسطے اسی کے صفت کی حق تعالیٰ نے باطن یعنی روح کی ساتھ تدبیر کرنے کو

لِهٰذَا الْهَيْكَلِ فَإِنَّهُ تَعَالَى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ

واسطے اسی صورت جسدی انسانی کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ بلندی کے تدبیر کرتا ہے امر وجودی کا آسمان سے

وَهُوَ الْعُلُوُّ إِلَى الْأَرْضِ وَهُوَ أَسْفَلُ السَّافِلِينَ لِأَنَّهَا

اور آسمان معنی میں بلندی کے ہے بہ نسبت زمین کے اور زمین اسفل السافلین ہے اسلیے کہ تحقیق زمین

أَسْفَلُ الْأَرْكَانِ كُلِّهَا وَسَمَّاهُنَّ بِالنِّسَاءِ وَهُوَ

اسفل تمامی ارکان کی ہے اور نام رکھا حق تعالیٰ نے عورتوں کا زبان عربی میں نساء اور وہ لفظ

جمع لا واحد له من لفظه ولذلك قال عليه السلام

صیغہ جمع کا ہے نہیں ہے مفرد واسطے اسکے لفظ سے اسکی اور واسطے اسی کے فرمایا رسول علیہ السلام نے

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ النِّسَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الْمَرْأَةَ

محبوب کی گئیں طرف میرے دنیا تمہاری سے تین چیزیں ایک ان میں سے نسا ہے اور نہ فرمایا آپ نے امراۃ

فراعى تأخرهن في الوجود عنه فإن النسأة هي التأخير

پس رعایت کی آپ نے تاخیر عورتوں کی بیچ وجود خارجی کے دوسرے مرتبے کو تحقیق نسا معنی میں تاخیر کے ہے

قال الله تعالى (إنما النسيء زيادة في الكفر) والبيع

فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ (سوائے اسکے نہیں ہے کہ تقدیم اور تاخیر کر لینا زیادتی ہے بیچ کفر کے) اور بیع

بنسيئة يقول بتأخير فلذلك ذكر النساء فما أحبهن

نسیہ کہتے ہیں عرب بسبب تاخیر کے پس اسی واسطے ذکر کیا رسول علیہ السلام نے لفظ نسا کو پس نہ دوست رکھا

إلا بالمرتبة وأنهن محل الانفعال فهن له كالطبيعة

انسان کامل نے عورتوں کو مگر بنظر مرتبہ انکے کے اسلئے کہ تحقیق وہ تین محل قبول کرنے تاثیر ہوئی ہیں پس وہ بیچ نسبت اس کے ایسی ہیں جیسی کہ طبیعت

للحق التي فتح فيها صور العالم بالتوجه الإرادي

واسطے حق تعالیٰ کے کہ منشور ظاہر کی ہیں بیچ اسی طبیعت کلی کے صورتیں عالم کی ساتھ توجہ ارادی

والأمر الإلهي الذي هو نكاح في عالم الصور

اور امر الٰہی کے کہ وہ توجہ اور امر الٰہی نکاح اور اجتماع ہے بیچ عالم صورتوں

العنصرية وهمة في عالم الأرواح النورية وترتيب

عنصری کے اور ہمت اور قصد ہے بیچ عالم ارواح نورانی کے اور ترتیب دینا

مقدمات في المعاني للإنتاج وكل ذلك نكاح

مقدمات کا ہے بیچ معنوں کے واسطے نتیجہ کے اور ہر ایک توجہ اور امر الٰہی نکاح

الفردية الأولى في كل وجه من هذه الوجوه فمن

فردیت اولیٰ کا ہے بیچ ہر ایک وجہ کے ان وجوہ میں سے پس جسنے

أحب النساء على هذا الحد فهو حب إلهي ومن أحبهن

محبت رکھی عورتوں سے اوپر اس قسم محبت مذکورہ کے پس وہ محبت محبت الٰہی ہے اور جسنے محبت کی عورتوں

على جهة الشهوة الطبيعية خاصة نقصه علم

واسطے خواہش اور شہوت طبیعی کے خاصۃ فوت ہوا اس سے علم

هذه الشهوة فكان صورة بلا روح عنده

اس شہوت اور خواہش کا پس ہوگئی وہ محبت ایک صورت بغیر روح کے نزدیک اسکے

وإن كانت تلك الصورة في نفس الأمر ذات روح

اور اگرچہ ہووے وہ صورت حقیقت میں صاحب روح

ولكنها غير مشهودة لمن جاء امرأته أو لأنثى

ولیکن وہ صورت مانند روح کے مشہود نہیں ہے اس شخص کو کہ آوے وہ نزدیک بیوی اپنی کے یا نزدیک کسی عورت کے

حيث كانت مجرد الالتذاذ ولكن لا يدري لمن فجهل

جہاں کہیں ہووے صورت شہوت کی واسطے محض لذت پانے کے ولیکن نہیں جانتا وہ کہ کس سے لذت پاتا ہے پس جاہل رہا

من نفسه ما يجهل الغير منه ما لم يسمه هو بلسانه

اپنے نفس سے اس حال کو کہ نہیں جانتا ہے غیر اس کا اسی حال کو اس سے جب تک کہ نام نہ لے اس کا وہ زبان اپنی سے

حتى يعلم كما قال بعضهم شعر

تاکہ جانے وہ غیر جیسا کہ کہا بعض شاعروں نے عارفوں میں سے — شعر

صح عند الناس أني عاشق	غير أن لم يعرفوا عشقي لمن
صحیح ہوئی یہ بات نزدیک لوگوں کے کہ تحقیق میں عاشق ہوں	مگر یہ نہیں جانتے ہیں وہ لوگ کہ عشق میرا واسطے کس کے ہے

كذلك هذا أحب الالتذاذ فأحب المحل الذي يكون

ایسا ہی حال اس مرد جاہل کا ہے کہ دوست رکھتا ہے لذت کو پس دوست رکھا اس نے اس محل کو کہ حاصل ہوتا ہے التذاذ

فيه فهو المرأة ولكن غاب عنه روح المسألة فلو علمها لعلم

بیچ اسی محل کے اور وہ محل عورت ہے ولیکن فوت ہوئی اس سے روح اور خلاصہ اس مسئلہ کی اگر جانتا وہ اس مسئلہ کو البتہ جانتا

بمن التذ ومن التذ وكان كاملا وكما نزلت المرأة عن

کہ کس سے لذت پائی اس نے اور کون لذت لینے والا اور ہوتا وہ کامل اور جیسا کہ اتر آئی عورت

درجة الرجل بقوله (وللرجال عليهن درجة) نزل المخلوق

درجہ سے مرد کے بموجب قول اللہ تعالی کے اور واسطے مردوں کے اوپر عورتوں کے ہے ایک مرتبہ اتر آئی مخلوق انسانی

على الصورة عن درجة من أنشأه على صورته مع كونه

مانند صورت کے درجہ اس کے سے کہ پیدا کیا اس نے اس مخلوق انسانی کو اوپر صورت اپنی کے باوجود ہونے اس مخلوق کے

على صورته فبتلك الدرجة التي تميز بها عنه

اوپر صورت حق تعالی کے پس وہ مرتبہ کہ متمیز ہوا حق تعالی بسبب اسی مرتبے کے مخلوق سے ایک درجہ ہے

بِهَا كَانَ غَنِيًّا عَنِ الْعَالَمِينَ وَفَاعِلًا أَوَّلًا فَإِنَّ الصُّوَرَ

کہ بسبب اُنسی ہونے کے ہوا حق تعالیٰ غنی عالموں سے اور فاعل اول اسلیے کہ تحقیق صورت مخلوقی

فَاعِلٌ ثَانٍ فَمَا لَهُ الْأَوَّلِيَّةُ الَّتِي لِلْحَقِّ فَتَمَيَّزَتِ

فاعل ثانی ہے پس نہیں ہے واسطے فاعل ثانی کے وہ اولیت جو واسطے حق تعالیٰ کے ہے پس متمیز ہوئے

الْأَعْيَانُ بِالْمَرَاتِبِ فَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ

اعیان ثابتہ ساتھ مرتبوں کے پس عطا کیا ہر حقدار کو حق اُسکا

كُلُّ عَارِفٍ فَلِهَذَا كَانَ حُبُّ النِّسَاءِ لِمُحَمَّدٍ

ہر عارف نے پس واسطے اسی کے تھی محبت نساکی واسطے محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَحَبُّبٍ إِلٰهِيٍّ وَأَنَّ اللّٰهَ

صلے اللہ علیہ وسلم کے محبت الٰہی سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے

أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَهُوَ عَيْنُ حَقِّهِ فَمَا

عطا کی ہر شے کو استعداد اسکی اور استعداد ہر عین کی حق اُسکا ہے پس نہ

أَعْطَاهُ إِلَّا بِالْاسْتِحْقَاقِ الَّذِي اسْتَحَقَّهُ

عطا کیا حق تعالیٰ نے کسی شے کو مگر کہ بسبب حقدار ہونے اُس شے کے اُس حق کا کہ مستحق ہو حقدار اس حق کا

بِمُسَمَّاهُ أَيْ بِذَاتِ ذٰلِكَ الْمُسْتَحِقِّ وَإِنَّمَا قَدَّمَ

ساتھ مسمّے اُس حقدار کے یعنی ساتھ ذات اُس حقدار کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ مقدم

النِّسَاءَ لِأَنَّهُنَّ مَحَلُّ الْاِنْفِعَالِ كَمَا تَقَدَّمَتِ

نسا کو اسلیے کہ تحقیق نسا محل قبول کرنے تاثیر کی ہیں جیسے کہ مقدم ہوئی

الطَّبِيعَةُ عَلَى مَنْ وُجِدَ مِنْهَا بِالصُّورَةِ

طبیعت کلیہ اوپر اُس شخص کے کہ موجود ہوا وہ اُسی طبیعت کلیہ سے ساتھ صورت مخصوص کے

وَلَيْسَتِ الطَّبِيعَةُ عَلَى الْحَقِيقَةِ إِلَّا النَّفْسَ الرَّحْمَانِيَّ

اور نہیں ہے طبیعت کلیہ حقیقت میں کوئی شے مگر نفس رحمانی

فَإِنَّهُ فِيهَا انْفَتَحَتْ صُوَرُ الْعَالَمِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلُهُ لِسَرَيَانِ

اسلئے کہ تحقیق بیچ نفس رحمانی کی پھر گئی تھیں صورتیں عالم اجسام کے اعلیٰ اور اسفل اسکے بواسطہ سرایت

النَّفْخَةِ فِي الْجَوْهَرِ الْهَيُولَانِيِّ فِي عَالَمِ الْأَجْرَامِ خَاصَّةً

نفخ رحمانی کے بیچ جوہر ہیولانی کے عالم اجسام میں خاصۃ

وَأَمَّا سَرَيَانُهَا لِوُجُودِ الْأَرْوَاحِ النُّورِيَّةِ وَالْأَعْرَاضِ

و لیکن سرایت نفخ کی بیچ وجود ارواح نوری اور اعراض کے

فَذَلِكَ سَرَيَانٌ آخَرُ ثُمَّ إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَلَّبَ

پس یہ سرایت دوسری ہے پھر تحقیق رسول علیہ السلام نے غالب کیا

فِي هَذَا الْخَبَرِ التَّأْنِيثَ عَلَى التَّذْكِيرِ لِأَنَّهُ قَصَدَ

بیچ اس حدیث کے تانیث کو اوپر تذکیر کے اسلئے کہ تحقیق رسول علیہ السلام نے قصد کیا

التَّهَمُّمَ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ ثَلَاثٌ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةً بِالْهَاءِ

اہتمام کا ساتھ نساء کے پس فرمایا آپ نے لفظ ثلث کو بغیر تانیث کے اور نہ فرمایا آپ نے لفظ ثلاثۃ کو ساتھ حرف ہ کے

الَّذِي هُوَ لِعَدَدِ الذُّكْرَانِ إِذْ فِيهَا ذِكْرُ الطِّيبِ

کہ وہ موضوع ہے واسطے عدد مذکر کے باوجود واسطے عبارت متعلقہ کے لفظ طیب کا ہے

وَهُوَ مُذَكَّرٌ وَعَادَةُ الْعَرَبِ أَنْ يُغَلِّبَ التَّذْكِيرَ عَلَى

اور لفظ طیب مذکر ہے اور عادت عرب کی یہ ہے کہ غالب کرتے ہیں تذکیر کو اوپر

التَّأْنِيثِ فَتَقُولُ الْفَوَاطِمُ وَزَيْدٌ خَرَجُوا وَلَا تَقُولُ

تانیث کے پس کہتے ہیں عرب بہت عورتیں اور زید نکلے اور نہیں کہتے ہیں عرب

خَرَجْنَ فَغَلَّبُوا التَّذْكِيرَ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا

بہت عورتیں اور زید نکلیں پس غالب کیا عرب نے تذکیر کو اگرچہ ہے مذکر واحد

٣٢١

عَلَى التَّانِيثِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً وَهُوَ عَرَبِيٌّ فَرَاعَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اوپر تانیث کے اگرچہ نہ ہے مونث جماعت اور رسول علیہ السلام عربی ہیں پس رعایت کی رسول صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الْمَعْنَى الَّذِي قَصَدَ بِهِ فِي تَحَبُّبِ إِلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ

وسلم نے بیچ تغلیب تانیث کے جو کہ یہ ایک معنی خاص کہ جسے شاہد حق کے کر قصد اور اہتمام کیا آنحضرت نے محبوب ہونے کی طرف ان کے

يُؤْثِرُ حُبَّهُ فَعَلَّمَهُ اللهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ (وَكَانَ فَضْلُ اللهِ

اختیار کیا تھا آپ نے محبت اس کی کو اپنی طرف سے پس تعلیم کی رسول علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہیں جانتے تھے آپ اس کو (اور تھا فضل اللہ کا

عَلَيْهِ عَظِيمًا) فَغَلَّبَ التَّانِيثَ عَلَى التَّذْكِيرِ بِقَوْلِهِ ثَلٰثٌ

اوپر آپ کے بہت بڑا) پس غالب کیا آپ نے تانیث کو اوپر تذکیر کے ساتھ قول اپنے کے کہ لفظ ثلث ہے

بِغَيْرِ هَاءٍ فَمَا أَعْلَمَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقَائِقِ وَمَا

بغیر حرف ہا کے پس کیا دانا ہیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم علم معارف اور حقائق کے اور کیا

أَشَدَّ رِعَايَتَهُ لِلْحُقُوقِ ثُمَّ إِنَّهُ جَعَلَ الْخَاتِمَةَ نَظِيرَةً

بڑی نہایت درست رعایت ہے آپ کی واسطے حقوق کے پھر تحقیق رسول علیہ السلام نے گردانا تھا خاتمہ کو نظیر اول کا مانند

الْأُولَى فِي التَّانِيثِ وَأَدْرَجَ بَيْنَهُمَا الْمُذَكَّرَ فَبَدَأَ بِالنِّسَاءِ

اول ان تینوں امور کے بیچ حق تانیث کے اور داخل کیا بیچ درمیان ان دونوں کے مذکر کو پس ابتدا کی آپ نے ساتھ نساء کے

وَخَتَمَ بِالصَّلٰوةِ وَكِلْتَاهُمَا تَانِيثٌ وَالطِّيبُ بَيْنَهُمَا كَهُوَ

اور ختم کیا آپ نے ساتھ صلوٰۃ کے اور یہ دونوں اسم تانیث کے ہیں اور لفظ طیب درمیان ان دونوں تانیث کے مثل رسول علیہ السلام کے ہے

فِي وُجُودِهِ فَإِنَّ الرَّجُلَ مُدْرَجٌ بَيْنَ ذَاتٍ ظَهَرَ عَنْهَا وَبَيْنَ

بیچ وجود اپنے کے اس لیے کہ تحقیق مرد یعنی آدم داخل ہے درمیان اس ذات کے کہ ظاہر ہوا وہ مرد اس ذات سے اور درمیان

امْرَأَةٍ ظَهَرَتْ عَنْهُ فَهُوَ بَيْنَ مُؤَنَّثَيْنِ تَانِيثٌ ذَاتِيٌّ وَتَانِيثٌ

اس عورت کے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ اسی مرد سے پس مذکر درمیان دو مونث کے ہے ایک تانیث غیر حقیقی اور دوسری تانیث

حَقِيقِيٌّ وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ تَانِيثٌ حَقِيقِيٌّ وَالصَّلٰوةُ تَانِيثٌ

حقیقی اور ایسا ہی نسا تانیث حقیقی ہے اور صلوٰۃ تانیث

غَيْرُ حَقِيقِيٍّ وَالطِّيبُ مُذَكَّرٌ بَيْنَهُمَا كَآدَمَ بَيْنَ الذَّاتِ

غیر حقیقی ہے اور طیب مذکر ہے درمیان ان دونوں کے جیسا کہ آدم علیہ السلام درمیان ذات پاک حق تعالیٰ کے

الموجود هو عنها وبين حواء الموجود وعنه وان

کہ موجود ہیں آدم اسی ذات سے اور درمیان حوا علیہا السلام کہ موجود ہیں حوا آدم علیہ السلام سے اور اگر

شئت قلت الصفة فمؤنثة ايضا وان شئت

چاہے تو کہ تو لفظ صفت کہے بجائے لفظ ذات کے پھر بھی لفظ صفت مؤنث ہے اور اگر چاہے

قلت القدرة فمؤنثة ايضا فكن على اي

کہے بجائے لفظ ذات اور صفت کے لفظ قدرت کہ پھر بھی لفظ قدرت مؤنث ہے پس ثابت رہ اوپر جس

مذهب شئت فانك لا تجد الا التانيث يتقدم

مذہب کے چاہے تو اسلیے کہ تحقیق تو نہ پاوے گا مگر مؤنث غیر حقیقی کو کہ مقدم ہے وہ اوپر وجود آدم کے

حتى عند اصحاب العلة الذين جعلوا الحق علة

یہاں تک کہ نزدیک اصحاب علت کے کہ گردانتے ہیں وہ لوگ حق تعالیٰ کو علت

في وجود العالم والعلة مؤنثة واما حكمة الطيب

بیچ وجود عالم کے اور علت مؤنث غیر حقیقی ہے و لیکن حکمت محبت رسول علیہ السلام کی خوشبو کو

وجعله بعد النساء فلما في النساء من روائح

اور حکمت گرداننا آپ کا خوشبو کو بعد نساء کے پس بیچ اس کے کہ بیچ نساء کے بوئے

التكوين فانه اطيب الطيب عناق الحبيب

ایجاد مرد کی ہے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ زیادہ تر خوشبو نزدیک حبیب کے معانقہ محبوب کا ہے

كذا قالوا في المثل السائر ولما خلق عبدا بالاصالة

ایسا ہی کہا ہے بزرگوں نے بیچ مثل مشہور کے اور جبکہ پیدا کیے گئے رسول علیہ السلام بندہ بنفس [illegible]

لم يرفع راسه قط الى السيادة بل لم يزل ساجدا

نہ اٹھایا آپ نے سر اپنا ہرگز طرف سرداری کے بلکہ ہمیشہ رہے آپ ساجد

واقفا مع كونه منفعلا حتى كون الله عنه ما كون

اور قائم مقام عبودیت میں باوجود ہونے کے منفعل بنا تر رہا یہاں تک کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو کچھ کہ پیدا کیا

فَأَعْطَاهُ رُتْبَةَ الْفَاعِلِيَّةِ فِي عَالَمِ الْأَنْفَاسِ الَّتِي هِيَ

پس عطا کیا حق تعالے نے رسول علیہ السلام کو رتبہ فاعلیت در شہرت کا بیچ عالم انفاس کے کہ وہ ارواح

الْأَعْرَافُ الطَّيِّبَةُ فَحُبِّبَ إِلَيْهِ الطِّيبُ فَلِذَلِكَ جَعَلَهُ

روح طیبہ موجود ہیں پس محبوب کی گئی طرف رسول علیہ السلام کو خوشبو اور واسطے اسی کے کردانا رسول علیہ السلام نے طیب کو

بَعْدَ النِّسَاءِ فَرَاعَى الدَّرَجَاتِ الَّتِي لِلْحَقِّ فِي قَوْلِهِ (رَفِيعُ

بعد نساء کے پس رعایت کی رسول علیہ السلام نے درجات کی جو کہ حق تعالیٰ کے کہ مذکور ہیں بیچ قول حق تعالیٰ کے رفیع

الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ) لِاسْتِوَائِهِ عَلَيْهِ بِاسْمِهِ الرَّحْمَنِ

درجوں والا صاحب عرش (بسبب مستوی اور ظاہر ہونے حق تعالی کے اوپر عرش کے ساتھ اسم رحمٰن کے

فَلَا يَبْقَى فِيمَنْ حَوَى عَلَيْهِ الْعَرْشُ مَنْ لَا تُصِيبُهُ الرَّحْمَةُ

پس نہ باقی رہی کوئی شے ان اشیا میں سے کہ محیط و شامل ہے انکو عرش رحمانی کہ نہ پہنچے اسکو رحمت الٰہی بیچ وجود

الْإِلَهِيَّةُ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى (وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ)

الٰہی اور یہی معنی قول حق تعالیٰ کے ہیں (اور رحمت میری نے سمایا ہے ہر چیز کو)

وَالْعَرْشُ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ وَالْمُسْتَوِي الرَّحْمَنُ فَبِحَقِيقَتِهِ

اور عرش رحمانی نے سمایا ہے ہر چیز کو اور مستوی اور ظاہر ہے اسم رحمٰن ہے پس ساتھ حقیقت اسم رحمٰن کے

يَكُونُ سَرَيَانُ الرَّحْمَةِ فِي الْعَالَمِ كَمَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ

ہوتی ہے سرایت رحمت کی بیچ عالم کے جیسا کہ تحقیق بیان کیا ہے اس معنی کو بیچ اکثر جگہ کے

مِنْ هَذَا الْكِتَابِ وَمِنَ الْفَتْحِ الْمَكِّيِّ وَقَدْ جَعَلَ

اس کتاب میں اور کتاب فتوحات کی میں اور تحقیق بیان کیا

الطِّيبَ الْحَقُّ تَعَالَى فِي هَذَا الْالْتِحَامِ النِّكَاحِيِّ فِي بَرَاءَةِ

طیب کو حق تعالے نے بیچ اس ارتباط نکاحی کے بیچ براءت

عائشة فقال تعالى (الخبيثات للخبيثين والخبيثون للخبيثات

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناپاک عورتیں واسطے ناپاک مردوں کے ہیں اور ناپاک مرد واسطے ناپاک عورتوں کے

والطيبات للطيبين والطيبون للطيبات أولئك مبرؤن

اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں یہ لوگ بری ہیں

مما يقولون) فجعل روائحهم طيبة لأن القول نفس وهو

اس چیز سے کہ کہتے ہیں وہ لوگ) پس گردانا حق تعالیٰ نے روائح ان کی کو پاک واسطے کہ تحقیق قول [illegible] یعنی سانس ہے اور وہ

عين الرائحة فيخرج بالطيب وبالخبيث على حسب ما

عین بو ہے پس نکلتی ہے وہ سانس ساتھ صفت پاکی اور ساتھ صفت ناپاکی کے موافق اس صفت کے کہ

يظهر به في صورة النطق فمن حيث هو إلهي بالأصالة

ظاہر ہوتی ہے سانس [illegible] آدمی اور ناپاک آدمی سے ساتھ اسی صفت کے بیچ صورت نطق کے پس باعتبار اسکے کہ وہ سانس [illegible]

كله طيب فهو طيب ومن حيث ما يحمد ويذم فهو

تمام وہ پاک خوشبو ہے پس وہ سانس پاک ہے اور باعتبار اسکے کہ وہ سانس محمود شرعی ہوتی ہے اور مذموم شرعی پس وہ سانس

طيب وخبيث فقال في خبث الثوم هي شجرة أكره ريحها

پاک ہے اور ناپاک پس فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ ناپسند ہونے بو لہسن کے کہ وہ ایک درخت ہے کہ ناپسند کرتا ہوں میں بو اسکی کو

ولم يقل أكرهها فالعين لا تكره وإنما يكره ما يظهر

اور نہ فرمایا ہے کہ ناپسند کرتا ہوں میں اس درخت کو اسلئے کہ ذات کسی شے کی نہیں ناپسند کیجاتی ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ناپسند کیجاتی ہے وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہے

منها والكراهة لذلك إما عرفا أو بعدم ملائمة

اسکی ذات سے اور کراہت [illegible] واسطے اس چیز کے کہ ظاہر ہوتی ہے [illegible] سو یا اتفاق عرف عام سے ہے یا بسبب عدم مناسبت

طبع أو غرض أو شرع أو نقص عن كمال مطلوب وما

طبیعت کے یا بسبب کسی غرض کے یا بسبب شرع کے یا بسبب نقصان کے کمال مطلوب سے اور نہیں ہے

ثمة غير ما ذكرناه ولما انقسم الأمر إلى خبيث وطيب

بیچ عالم کے کوئی کراہت سوا اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اسکا اور جبکہ منقسم ہوئی ہر چیز طرف شے ناپاک اور شے پاک کے

كما قررناه حبب إليه الطيب دون الخبيث ووصف

جیسا کہ مقرر کیا ہے ہم نے اسکو محبوب کی گئی طرف رسول علیہ السلام کے پاک چیز نہ ناپاک چیز اور صفت کی رسول علیہ السلام

الملئكة بأنها تتأذى بالروائح الخبيثة لما في

فرشتوں کی اصطلاح پر کہ وہ ایذا پاتے ہیں بوسے بد سے بسبب اُس چیز کے کہ بیچ

هذه النشأة العنصرية من التعفين فإنه مخلوق

پیدائش عنصری کے ہے عفونت یعنی بدبو سے اسلیے کہ تحقیق انسان پیدا کیا گیا ہے

من صلصال من حمإ مسنون (أي متغير الريح

(مٹی خشک بجنے والی سے کہ بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے) یعنی تغیر ہونے والی بدبو سے

فتكرهه الملئكة بالذات كما أن مزاج الجعل يتضرر

پس کراہت کرتے ہیں اُس سے فرشتے بالذات جیسے کہ تحقیق طبع کرم سرگین کا ضرر پاتا ہے

برائحة الورد وهي من الروائح الطيبة فليس الورد

بوسے پھول گلاب کی اور حالانکہ بو پھول گلاب کی خوشبو سے ہے پس نہیں ہے گلاب کا پھول

عند الجعل بريح طيبة ومن كان على مثل هذا المزاج

نزدیک کرم سرگین کے خوشبودار اور جو شخص کہ ہووے وہ اوپر مثل اس مزاج کے

معنى وصورة أضر به الحق إذا سمعه وسر بالباطل

معنی اور صورت کی رو سے ضرر کرتی اسکو راستی اور سچ جس وقت سنیگا اسکو اور خوش ہوگا باطل اور یہی ہے

وهو قوله تعالى (والذين آمنوا بالباطل وكفروا بالله)

اور یہی معنی مذکور قول اللہ تعالی کے ہیں (اور وہ لوگ ایمان لائے ساتھ باطل کے اور کفر کیا انہوں نے ساتھ اللہ کے

ووصفهم بالخسران فقال (أولئك هم الخاسرون

اور صفت کی حق تعالی نے انکی ساتھ خسران کے پس فرمایا حق تعالی نے (یہ لوگ ہیں کہ ٹوٹا پانے والے ہیں

الذين خسروا أنفسهم) فإنه من لم يدرك الطيب

کہ ٹوٹا دیا انہوں نے جانوں اپنی کو) اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص دریافت نہ کرے پاک چیز کو

من الخبيث فلا إدراك له فما حبب إلى رسول الله

ناپاک چیز سے پس نہیں ہے دریافت اسکو پس نہ محبوب کیا گیا طرف رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم إلا الطيب من كل شيء وما ثم إلا هو وهل

صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر کہ پاک چیز ہر ایک چیز سے اور نہیں ہے ...

أيتصور أن يكون في العالم مزاج لا يجد إلا الطيب من كل

اور کیا متصور ہے یہ بات کہ ہووے بیچ عالم کے ایسا کوئی مزاج کہ نہ پاوے وہ کچھ مگر پاکی کو ہر شے سے

شيء ولا يعرف الخبيث أم لا قلنا هذا لا يكون فإنا ما وجدناه

اور نہ پہچانے وہ ناپاکی کو یا نہیں متصور ہے کہینگے ہم یہ مزاج نہیں ہو جاتا ہم نے اسکو تحقیق نہ پایا ہم نے اس کو

في الأصل الذي ظهر العالم منه وهو الحق فوجدناه يكره

بیچ اصل اور مبدء عالم کے کہ ظاہر ہوا ہے عالم اس سے اور وہ اصل حق تعالیٰ ہے پس پایا ہم نے حق تعالیٰ کو کہ ناپسند کرتا ہو وہ بعض اشیا کو

ويحب وليس الخبيث إلا ما يكره ولا الطيب إلا ما يحب والعالم

اور دوست رکھتا ہو وہ بعض اشیا کو اور نہیں ہے ناپاک شے مگر وہ چیز کہ مکروہ اور ناپسند ہے اور نہیں ہے پاک شے مگر وہ چیز کہ محبوب اور پسندیدہ ہو اور عالم

على صورة الحق والإنسان على صورتين فلا يكون ثمة مزاج

اوپر صورت حق تعالیٰ کے ہے اور انسان اوپر دونوں صورتوں عالم اور حق تعالیٰ کے ہے پس نہیں ہے بیچ عالم کے کوئی مزاج

لا يدرك إلا الأمر الواحد من كل شيء بل ثمة مزاج يدرك الطيب

کہ نہیں ادراک کرتا ہے مگر امر واحد کو ہر شے سے پاک اور ناپاک سے بلکہ بیچ عالم کے بعض مزاج ہے کہ ادراک کرتا ہے پاک شے کو

من الخبيث مع علمه بأنه خبيث بالذوق طيب بغير الذوق

ناپاک شے سے باوجود علم اپنے کے اسکے اوپر کہ تحقیق یہ خبیث ناپاک ہے ساتھ ذوق اور وجدان کے اور پاک ہے بغیر ذوق اور وجدان کے

فيشغله إدراك الطيب منه عن الإحساس بخبثه هذا قد يكون

پس باز رکھتا ہے صاحب مزاج کو ادراک طیب کا اسی شے سے ادراک سے خبیث اسی شے کے یہ امر کبھی ہوتا ہے

وأما رفع الخبيث من العالم أي من الكون فإنه لا يصح

ولیکن اٹھا دینا ناپاکی کا عالم سے یعنی موجودات سے پس یہ نہیں صحیح ہے

ورحمة الله في الخبيث والطيب والخبيث عند نفسه

اور رحمت اللہ تعالیٰ کی بیچ ناپاک اور پاک شے کے ہے اور شے خبیث نزدیک ذات اپنی کے

طيب والطيب عنده خبيث فما ثمة شيء طيب إلا وهو

طیب ہے اور طیب نزدیک اسی شے خبیث کے خبیث ہے پس نہیں ہے بیچ عالم کے کوئی شے طیب مگر اس حال میں کہ وہ

من وجه في حق مزاج ما خبيث وكذلك بالعكس

دوسری وجہ سے بیچ حق کسی مزاج کے خبیث ہے اور ایسا ہی برعکس اسکے

وَأَمَّا الثَّالِثُ الَّذِي بِهِ كَمُلَتِ الْفَرْدِيَّةُ فَالصَّلٰوةُ فَقَالَ وَجُعِلَتْ

ولیکن تیسری چیز کہ ساتھ اس کے کامل ہوئی فردیت اولیٰ پس وہ نماز ہے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے اور کی گئی

قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ لِأَنَّهَا مُشَاهَدَةٌ وَذٰلِكَ لِأَنَّهَا مُنَاجَاتٌ

ٹھنڈک آنکھوں میری کی بیچ نماز کے اسلئے کہ نماز مشاہدہ حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اور یہ اسلئے ہے کہ تحقیق نماز مناجات

بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عَبْدِهِ كَمَا قَالَ (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) وَهِيَ عِبَادَةٌ

درمیان اللہ تعالیٰ اور درمیان بندہ اسکے کے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس یاد کرو تم مجھکو یاد کروں گا میں تمکو اور نماز ایک عبادت ہے

مَقْسُومَةٌ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عَبْدِهِ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِلّٰهِ وَنِصْفُهَا

تقسیم کی گئی درمیان اللہ تعالیٰ کے اور درمیان بندہ اسکے کے دو حصوں پر پس ایک حصہ نماز کا واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے اور دوسرا

لِلْعَبْدِ كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ الصَّحِيحِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ

واسطے بندہ کے ہے جیسے کہ وارد ہوا بیچ خبر صحیح کے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقسیم کی گئی نماز

بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي

درمیان میرے اور درمیان بندہ میرے کے دو حصوں پر پس ایک حصہ اسکا واسطے میرے ہے اور دوسرا حصہ اسکا واسطے بندہ میرے کے

وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ اللّٰهُ

اور واسطے بندہ میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اس نے کہتا ہے بندہ شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے جو مہربان رحمت والا ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

ذَكَرَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ) يَقُولُ اللّٰهُ

یاد کیا مجھکو بندہ میرے نے کہتا ہے بندہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے جو پروردگار عالموں کا ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ اللّٰهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي

تعریف کی بندہ میرے نے کہتا ہے بندہ (اللہ تعالیٰ مہربان رحمت والا ہے) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی اوپر میرے بندہ میرے نے

يَقُولُ الْعَبْدُ (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) يَقُولُ اللّٰهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَفَوَّضَ

کہتا ہے بندہ (اللہ مالک روز جزا کا ہے) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بزرگی کی میرے بندے نے اور سونپے سب امور

إِلَيَّ عَبْدِي فَهٰذَا النِّصْفُ كُلُّهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَالِصٌ ثُمَّ يَقُولُ الْعَبْدُ

طرف میرے بندہ میرے نے پس یہ نصف حصہ واسطے اللہ تعالیٰ کے خالص ہے پھر کہتا ہے بندہ

٣٢٩

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَقُولُ اللّٰهُ هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ

(تجھ کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرے اور درمیان

عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَأَوْقَعَ الِاشْتِرَاكَ فِي هٰذِهِ

بندے میرے کے ہے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اسنے پس واقع اور ثابت کردی اللہ نے شرکت بیچ اس

الْآيَةِ يَقُولُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ

آیت کے کہتا ہے بندہ (دکھا ہم کو راہ سیدھی راہ

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

اُن لوگوں کی کہ نعمت دی تو نے اوپر انکے نہ کہ راہ اُنکی کہ غضب کیا گیا ہے اوپر اُنکے اور نہ راہ گمراہوں کی)

يَقُولُ اللّٰهُ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَخَلَصَ هٰؤُلَاءِ

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس یہ تمام واسطے بندے میرے کے ہے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اُسنے پس خاص ہوئیں یہ تمام

لِعَبْدِي كَمَا خَلَصَ الْأَوَّلُ لَهُ تَعَالَى فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا

واسطے بندے میرے کے جیسا کہ خاص ہوا حصہ اول واسطے اللہ تعالیٰ کے پس معلوم ہوا خبر مذکور سے

وُجُوبُ قِرَاءَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْهَا

وجوب قرأت سورۂ فاتحہ کا نماز میں پس جسنے نہ پڑھا سورۂ فاتحہ کو

فَمَا صَلَّى الصَّلٰوةَ الْمَقْسُومَةَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عَبْدِهٖ وَلَمَّا

پس نہ پڑھا اُسنے اُس نماز کو کہ تقسیم کی گئی ہے درمیان اللہ تعالیٰ کے اور درمیان بندے اُسکے کے اور جب

كَانَتْ مُنَاجَاةً فَهِيَ ذِكْرٌ وَمَنْ ذَكَرَ الْحَقَّ فَقَدْ جَالَسَ

ہوئی نماز مناجات اور سرگوشی پس نماز ذکر ہے اور جسنے ذکر کیا حق تعالیٰ کا پس تحقیق ہمنشین ہوا

الْحَقَّ وَجَالَسَهُ الْحَقُّ فَإِنَّهُ صَحَّ فِي الْخَبَرِ الْإِلٰهِيِّ أَنَّهُ تَعَالٰى

حق تعالیٰ کا اور ہمنشین ہوا اسکا حق تعالیٰ اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ صحیح ہوا بیچ خبر الٰہی کے یہ کہ تحقیق

قَالَ أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي وَمَنْ جَالَسَ مَنْ ذَكَرَهُ وَهُوَ ذُو بَصَرٍ

فرمایا حق تعالیٰ نے میں ہمنشین اُس شخص کا ہوں کہ ذکر کرتا ہے میرا اور جو شخص کہ ہمنشین ہوا اُس حق تعالیٰ کا کہ ذکر کیا ہو حق تعالیٰ کا اور بینا ہو

رَأٰى جَلِيسَهُ فَهٰذِهِ مُشَاهَدَةٌ وَرُؤْيَةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذَا بَصَرٍ

دیکھیگا وہ ذاکر ہمنشین اپنے کو پس یہ نماز مشاہدہ اور رویت حق تعالیٰ کی ہے پس اگر نہو وے ذاکر تیز بینائی والا

لَمْ يَرَهُ فَمِنْ هُنَا يَعْلَمُ الْمُصَلِّي رُتْبَتَهُ هَلْ يَرَى الْحَقَّ بِهٰذِهِ الرُّؤْيَةِ

نہ دیکھیگا وہ حق تعالیٰ کو پس اسجگہ سے جانتا ہے مصلی رتبہ اپنے کو کہ کیا دیکھتا ہے وہ حق تعالیٰ کو ساتھ اُس رویت کے

فِي هٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَمْ لَا فَاِنْ لَمْ يَرَهُ فَلْيَعْبُدْهُ بِالْاِيْمَانِ

بیچ اس نماز کے یا نہیں پس اگر نہ دیکھے مصلی حق تعالی کو پس چاہیے کہ عبادت کرے وہ حق تعالی کی ساتھ ایمان بالغیب کے

كَاَنَّهٗ يَرَاهُ فَيَجْعَلُهٗ فِيْ قِبْلَتِهٖ عِنْدَ مُنَاجَاتِهٖ وَيُلْقِي السَّمْعَ

گویا کہ دیکھتا ہے وہ حق تعالی کو پس خیال کرے وہ حق تعالی کا بیچ قبلہ اپنے کے وقت مناجات اور سرگوشی اپنی کے اور لگا دے کان کو

لِمَا يَرُدُّ بِهٖ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ فَاِنْ كَانَ اِمَامًا لِعَالَمِهِ الْخَاصِّ

واسطے اس چیز کے کہ وارد ہوتی ہے اوپر اس مصلی کے حق تعالی سے پس اگر ہووے وہ مصلی امام واسطے عالم انسانی اپنے کے کہ مختص ہے وہ عالم

بِهٖ وَلِلْمَلٰئِكَةِ الْمُصَلِّيْنَ مَعَهٗ فَاِنَّ كُلَّ مُصَلٍّ فَهُوَ اِمَامٌ

ساتھ اپنے اور واسطے ان فرشتوں کے کہ نماز پڑھنے والے ہیں بیچ ساتھ اپنے اسلیے کہ تحقیق ہر مصلی امام ہے

بِلَا شَكٍّ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُصَلِّيْ خَلْفَ الْعَبْدِ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ

بے شک کیونکہ تحقیق فرشتے نماز پڑھتے ہیں پیچھے بندہ کے جس وقت نماز پڑھتا ہے وہ تنہا

كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ فَقَدْ حَصَلَ لَهٗ رُتْبَةُ الرَّسُوْلِ فِي الصَّلٰوةِ

جیسا کہ وارد ہوا ہے بیچ حدیث کے پس تحقیق حاصل ہوا واسطے اسی امام کے رتبہ رسول کا بیچ نماز کے

وَهِيَ النِّيَابَةُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اور رتبہ رسول اللہ کا نیابت ہے اللہ تعالی کی جانب سے اور جس وقت کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنی اللہ تعالی نے تعریف اس شخص کی کہ تعریف کی

فَيُخْبِرُ نَفْسَهٗ وَمَنْ خَلْفَهٗ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَهٗ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ

پس خبر دیتا ہے امام ذات اپنی کو اور اس شخص کو کہ پیچھے اسکے ہے ساتھ اسکے کہ تحقیق اللہ تعالی نے سنی تعریف کرنیوالے کی پس کہتے ہیں

وَالْحَاضِرُوْنَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ

اور جو لوگ حاضر ہیں آدمیوں سے ای پروردگار ہمارے واسطے تیرے تعریف ہے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا اوپر زبان

عَبْدِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَانْظُرْ عُلُوَّ رُتْبَةِ الصَّلٰوةِ

بندہ اپنے کے سمع اللہ لمن حمدہ دیکھ تو بلند مرتبہ نماز کے

وَاِلٰى اَيْنَ تَنْتَهِيْ بِصَاحِبِهَا فَمَنْ لَمْ يَحْصُلْ لَهٗ دَرَجَةُ الرُّؤْيَةِ

اور کس جگہ پہنچاتی ہے نماز صاحب نماز کو پس جو شخص کہ نہ حاصل ہووے واسطے اسکے رتبہ رویت حق تعالی کا

فِي الصَّلٰوةِ فَمَا بَلَغَ غَايَتَهَا وَلَا كَانَ لَهٗ فِيْهَا قُرَّةُ عَيْنٍ

بیچ نماز کے پس نہ پہنچا وہ غایت نماز کو اور نہ حاصل ہوئی واسطے اسکے بیچ نماز کے ٹھنڈک آنکھ کی

لِاَنَّهٗ لَمْ يَرَ مَنْ يُنَاجِيْهِ فَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ مَا يَرِدُ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهِ

اسلیے کہ تحقیق اسنے نہ دیکھا حق تعالی کو کہ سرگوشی کرتا ہے وہ اسکے پس اگر نہ سنا اُس چیز کو جو آتی ہے حق سے اسکی طرف

فِيْهَا فَمَا هُوَ مِمَّنْ اَلْقَى السَّمْعَ وَلَا سَمِعَهٗ وَمَنْ لَمْ يَحْضُرْ فِيْهَا

بیچ نماز کے پس نہیں ہے وہ محبوب انلوگوں میں سے کہ لگایا انہوں نے کان کو اور سنا انہوں نے اُسکو اور جو شخص حاضر نہ ہو وے بیچ نماز

مَعَ رَبِّهٖ مَعَ كَوْنِهٖ لَمْ يَسْمَعْ وَلَمْ يَرَ فَلَيْسَ بِمُصَلٍّ اَصْلًا

ساتھ رب اپنے کو باوجود اسکے کہ نہ سنا اسنے اور نہ دیکھا پس نہیں ہے وہ نمازی ہرگز

وَلَا هُوَ مِمَّنْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَا ثَمَّ عِبَادَةٌ

اور نہیں ہے وہ اُن لوگوں میں سے کہ لگایا انہوں نے کان کو اور وہ حاضر ہیں اور نہیں ہے عبادت نہیں ہے کوئی عبادت

تَمْنَعُ مِنَ التَّصَرُّفِ فِيْ غَيْرِهَا مَا دَامَتْ سِوَى الصَّلٰوةِ

ایسی کہ منع کرے وہ عابد کو تصرف سے عابد کے بیچ غیر عبادت کے جبتک کہ باقی اور ثابت رہی وہ عبادت سوا نماز کے

وَذِكْرُ اللّٰهِ فِيْهَا اَكْبَرُ مَا فِيْهَا لِمَا تَشْتَمِلُ عَلَيْهِ

اور ذکر کرنا بندے کا اللہ تعالی کو بیچ نماز کے بزرگتر اُن چیزوں کا ہے کہ بیچ نماز کے ہیں اُن چیزوں میں سے کہ مشتمل ہے نماز اوپر انکے

مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ وَقَدْ ذَكَرْنَا صِفَةَ الرَّجُلِ الْكَامِلِ

اقوال اور افعال میں سے اور تحقیق ذکر کیا ہم نے وصف مرد کامل کا

فِي الصَّلٰوةِ فِي الْفُتُوْحَاتِ الْمَكِّيَّةِ كَيْفَ يَكُوْنُ

بیچ نماز کے فتوحات کی میں کہ کیونکر ہوتا ہے مرد کامل

لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ

اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے (کہ تحقیق نماز منع کرتی ہے کاموں بیحیائی اور افعال ناپسندسے

لِاَنَّهٗ شَرَعَ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ لَا يَتَصَرَّفَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْعِبَادَةِ مَا دَامَ

اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے مشروع کیا واسطے نمازی کے یہ کہ نہ تصرف کرے وہ بیچ غیر اس عبادت کے جبتک کہ نمازی بیچ نماز کے ہے

فِيْهَا وَيُقَالُ لَهٗ مُصَلٍّ (وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ) يَعْنِيْ فِيْهَا اَيِ

اور کہا جاوے اسکو مصلی (اور البتہ ذکر کرنا اللہ تعالی کا اپنے بندے کو بزرگتر ہے) یعنی بیچ نماز کے یعنی

الذِّكْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنَ اللّٰهِ لِعَبْدِهٖ حِيْنَ يُجِيْبُهٗ فِيْ سُؤَالِهٖ

وہ ذکر کہ ہووے وہ طرف سے اللہ تعالی کے واسطے بندے اپنے کے جسوقت جواب دیتا ہے اللہ تعالی بندے کو بیچ سوال اسکے اور تعریف

والثناء عليه أكبر من ذكر العبد ربه فيها لأن الكبرياء

اور بیچ ثنا بندے کے اوپر حق تعالیٰ کے بزرگ تر ہے ذکر کرنے بندہ کو رب اپنے کو بیچ نماز کے اسلئے کہ تحقیق بزرگی خاص واسطے

لله تعالى ولذلك قال (والله يعلم ما تصنعون) وقال

اللہ تعالیٰ کے ہے اور واسطے اسی کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم نماز میں) اور فرمایا حق تعالیٰ نے

(أو ألقى السمع وهو شهيد) فالقاؤه السمع هو لما يكون

(یا لگاوے اپنے کان کو اور وہ حاضر ہے) پس لگانا نمازی کا کان کو واسطے اس چیز کے ہے کہ حاصل ہوتی ہے مصلی کو

من ذكر الله إياه فيها ومن ذلك أن الوجود لما كان عن

ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے بندے کو بیچ نماز کے اور بعض کمال اور بزرگی اور اسرار نماز میں سے یہ ہے کہ تحقیق وجود عالم کا جبکہ

حركة معقولة نقلت العالم من العدم إلى الوجود عمّت الصلوة

حرکت معقولی کلی سے ہے کہ لائی وہ حرکت عالم کو عدم اضافی سے طرف وجود خارجی کے شامل ہوئی نماز

جميع الحركات وهي ثلث حركة مستقيمة وهي حال

تمامی حرکتوں کو عالم کے اور وہ حرکات تین قسم پر ہیں ایک حرکت مستقیم ہے اور وہ حال

قيام المصلي وحركة أفقية وهي حال ركوع المصلي و

قیام نمازی کا ہے اور دوسری حرکت افقی ہے اور وہ حال رکوع نمازی کا ہے اور

حركة منكوسة وهي حال سجود المصلي فحركة الإنسان

تیسری حرکت منکوسی ہے اور وہ حال سجود مصلی کا ہے پس حرکت انسان کی

مستقيمة وحركة الحيوان أفقية وحركة النبات منكوسة

مستقیم ہے اور حرکت حیوان کی افقی ہے اور حرکت نبات کی منکوسی ہے

وليس للجماد حركة من ذاته فإذا تحرك الحجر فإنما

اور نہیں ہے واسطے جماد کے کوئی حرکت محسوس ذات اسکی سے پس جس وقت متحرک ہوتا ہے پتھر پس سوا اسکے نہیں ہے

يتحرك بغيره وأما قوله جعلت قرة عيني في الصلوة ولم

کہ متحرک ہوتا ہے وہ بسبب غیر اپنے کی اور لیکن قول رسول علیہ السلام کا کہ ٹھنڈک آنکھوں کی میری کی گئی بیچ نماز کے اور

يُنسب الجعل إلى نفسه فإن تجلي الحق للمصلي إنما هو راجع

نسبت کی بیچ خلق مصلی کی طرف ذات اپنی کی پس تحقیق تجلی حق تعالیٰ کی واسطے مصلی کے سوا اسکے نہیں کہ رجوع کرنیوالی ہے

إليه تعالى لا إلى المصلي فإنه لو لم يذكر هذه الصفة عن نفسه

طرف حق تعالیٰ کے نہ طرف مصلی کے اسلئے کہ تحقیق رسول علیہ السلام اگر نہ ذکر کرتے یہ صفت قرۃ عین کی بیچ ذات اپنی کے

لأمره بالصلاة على غير تجلٍ منه له فلما كان منه ذلك بطريق

البتہ امر کرتا حق تعالیٰ انکو ساتھ نماز پڑھنے کے بغیر تجلی اپنی کے واسطے رسول علیہ السلام کے پس جبکہ ہوئی حق تعالیٰ سے تجلی واسطے رسول علیہ السلام کے راہ

الامتنان كانت هذه المشاهدة بطريق الامتنان فقال وجعلت

احسان کے ہوگا یہ مشاہدہ بندہ کا از راہ احسان کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے اور گردانی گئی

قرة عيني في الصلاة وليس إلا مشاهدة المحبوب التي تقر بها

ٹھنڈک آنکھ میری کی بیچ نماز کے اور نہیں ہے ٹھنڈک مگر مشاہدہ محبوب کا کہ ٹھہرتی ہے ساتھ اس کے

عين المحب من الاستقرار فتستقر العين عند رؤيته فلا تنظر

آنکھ محب اور عاشق کی کہ قرۃ العین عبارت آرام اور تسکین آنکھ سے ہے پس آرام پاتی ہے آنکھ وقت رویت محبوب کے پس نہیں نظر کرتی

معه إلى شيء غيره في شيء وفي غير شيء ولذلك نهى عن الالتفات

ساتھ محبوب کے طرف کسی چیز غیر محبوب کے بیچ صورت کسی شے کے اور بیچ غیر صورت کسی شے کے اور واسطے اسی کے منع کیا رسول نے مصلی کو التفات کرنے سے طرف

في الصلاة فإن الالتفات شيء يختلسه الشيطان من صلاة العبد

بیچ نماز کے اسلئے کہ تحقیق التفات اور توجہ مصلی کی طرف غیر کے ایک چیز ہے کہ اچک لیتا ہے اور چرا لیتا ہے اسکو شیطان نماز بندے سے

فيحرمه مشاهدة محبوبه بل لو كان محبوب هذا الملتفت ما التفت

پس محروم کرتا ہے شیطان مصلی کو مشاہدہ محبوب اپنے سے بلکہ اگر ہوتا حق تعالیٰ محبوب اس التفات کرنیوالے کا نہ التفات کرتا

في صلاته إلى غير قبلته بوجهه والإنسان يعلم حاله في نفسه

بیچ نماز اپنی کے طرف غیر قبلہ اپنے کے کسی وجہ سے اور آدمی جانتا ہے حال اپنا بیچ ذات اور باطن اپنے کے

هل هو بهذه المثابة في هذه العبادة الخاصة أم لا فإن الإنسان

کیا وہ ساتھ اس مرتبہ اور شیوہ کے ہے بیچ اس عبادت خاص کے یا نہیں اسلئے کہ تحقیق آدمی

على نفسه بصيرة ولو ألقى معاذيره فهو يعرف كذبه من صدقه

اوپر ذات اور باطن اپنی کے خوب آگاہ ہے اگرچہ درمیان میں لاوے عذروں کو لیکن آدمی پہچانتا ہے کذب اپنا صدق سے

فی نفسه لان الشیء لا یحتمل حاله فان حاله له ذوق تنو

ان سمع الصلوة له قسمة اخرى فانه تعالى امرنا ان نصلی له

واخبرنا انه یصلی علینا فالصلوة منا ومنه فاذا کان هو المصلی

فانما یصلی باسمه الاخر فیتأخر عن وجود العبد وهو عین الحق الذی

یخلقه العبد فی قلبه بنظره الفکری او بتقلیده وهو الاله المعتقد

ویتنوع بحسب ما قام بذلك المحل من الاستعداد کما قال الجنید

حین سئل عن المعرفة بالله والعارف فقال لون الماء لون انائه

جس وقت سوال کیے گئے وہ معرفت حق تعالیٰ سے اور عارف سے پس کہا حضرت جنید نے رنگ پانی کا رنگ ظرف اور محل اس کا ہے

وهو جواب ساد اخبر عن الامر بما هو علیه فهذا هو الله الذی

اور یہ جواب بہت درست ہے خبر دی انہوں نے حقیقت امر معرفت سے کہ نفس الامر میں ہے پس یہ وہی اللہ ہے کہ

یصلی علینا واذا صلینا نحن کان لنا الاسم الاخر فکنا فیه کما

ذکرناه فی حال من له هذا الاسم فنکون عنده بحسب حالنا

ذکر کیا ہم نے اس کا بیچ حال اس شخص کے کہ واسطے اسکے یہ اسم آخر ہے پس ہونگے ہم نزدیک حق تعالیٰ کے موافق حال اپنے کے

فلا ینظر الینا الا بصورة ما جئناه بها فان المصلی هو المتأخر

عن السابق في الحلبة، وقوله تعالى: كلٌّ قد علم صلاته وتسبيحه

نجلی سابق ہے بیچ میدان سباق کے اور قول اللہ تعالیٰ کا ہر کہ ہر ایک نے ان میں سے تحقیق جان رکھی ہے صلوٰۃ اور تسبیح اپنی

أي رتبته في التأخر في عبادة ربه، وتسبيحه الذي يعطيه

یعنی جانا اس نے اپنے رتبے کو بیچ تاخر ہونے کے عبادت میں رب اپنے کی اور جانا اس نے تسبیح اپنی کو کہ عطا کرتی ہے اس کو

من التنزيه استعداده، فما من شيء إلا وهو يسبح بحمد ربه الحليم

تنزیہ حق سے ہر استعداد اس کی پس نہیں ہے کوئی شے مگر اس حال میں کہ وہ تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد رب اپنے بردبار

الغفور، ولذلك لا نفقه تسبيح العالم على التفصيل واحدًا

اور بخشش والے کی اور واسطے اسی کے نہیں جانتے ہیں ہم لوگ تسبیح تمامی عالم کی تفصیل وار ایک

واحدًا، وثمة مرتبة يعود الضمير فيها إلى العبد المسبح فيها

ایک کر کے اور بیچ تسبیح ... ایک مرتبہ ہے کہ پھرتی ہے ضمیر ... بیچ اسی مرتبہ کے طرف بندہ ... تسبیح کرنے والا

في قوله (وإن من شيء إلا يسبح بحمده) أي بحمد ذلك الشيء

بیچ قول اللہ تعالیٰ کے کہ نہیں ہے کوئی شے مگر اس حال میں کہ تسبیح کرتی ہے وہ ساتھ حمد اپنی کے یعنی ساتھ حمد اسی شے کے

فالضمير الذي في قوله بحمده يعود إلى الشيء، أي بالثناء الذي

پس وہ ضمیر کہ بیچ قول بحمدہ کے ہے پھرتی ہے طرف شے کے یعنی ساتھ اس ثنا اور حمد کے کہ ہے وہ شے

يكون عليه، كما قلناه في المعتقد إنما يثني على الإله الذي

اوپر اسی ثنا اور حمد کے جیسے کہ کہا ہم نے بیچ اعتقاد کرنے والے کے تحقیق وہ ... ثنا کرتا ہے اوپر اس معبود کے

في معتقده وربط به نفسه، وما كان من عمله فهو راجع إليه

بیچ اعتقاد اس کے ... اور لگایا اس نے ساتھ اسی ... اور جو کچھ کہ ہے عمل ... راجع طرف اعتقاد کرنے والے کے

فما أثنى إلا على نفسه، فإنه من مدح الصنعة فإنما مدح الصانع

پس نہ ثنا کی اعتقاد کرنے والے نے مگر ... اس لیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جس نے تعریف کی مصنوع کی پس ... صانع کی

بلا شك، فإن حسنها وعدم حسنها راجع إلى صانعها، وإله

بے شک اس لیے کہ تحقیق حسن اور قبح اسی مصنوع کا راجع ہے طرف صانع اس کے اور معبود

المعتقد مصنوع للناظر فيه، فهو صنعته، فثناؤه على ما اعتقده

اعتقاد ... مصنوع ... [illegible]

۳۳۵

ثناؤه على نفسه ولهذا يذم معتقد غيره ولو انصف لم

حمد اور ثنا اسکی اوپر ذات اپنی کے ہے اور اسواسطے اپنے مذمت کرتا ہے معتقد اعتقادی غیر اپنے کی اور اگر منصف ہوتا وہ نہ

يكن له ذلك الا ان صاحب هذا المعبود الخاص جاهل

کرتا وہ یہ مذمت مگر یہ کہ تحقیق صاحب اس معبود خاص کا جاہل ہے

بلا شك في ذلك لاعتراضه على غيره في ما اعتقده في الله اذ لو

بے شک بیچ اس مذمت کے بسبب اعتراض اپنے کے اوپر غیر اپنے کے بیچ اس چیز کے کہ اعتقاد رکھتا ہے وہ غیر بیچ حق تعالیٰ کے [illegible]

عرف ما قال الجنيد لون الماء لون انائه لسلم لكل ذي اعتقاد

پہچانتا معنی قول [illegible] کہا ہے حضرت جنید بغدادی نے کہ رنگ پانی کا رنگ برتن کا ہے البتہ تسلیم کرتا وہ ہر صاحب اعتقاد کے

ما اعتقده وعرف الله في كل صورة وكل معتقد فهو ظان

اس چیز کو کہ اعتقاد رکھتا ہے وہ [illegible] اور پہچانتا اللہ تعالیٰ کو بیچ ہر صورت کے اور ہر ایک معتقد پس وہ گمانی ہے

ليس بعالم فلذلك قال تعالى (انا عند ظن عبدي بي) اي لا اظهر

نہیں ہے عالم [illegible] واسطے اسی کے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ میں نزدیک گمان بندہ اپنے کے ہوں [illegible] یعنی نہیں ظاہر ہوتا ہوں

له الا في صورة معتقده فان شاء اطلق وان شاء قيد فاله

واسطے اسکے مگر بیچ صورت [illegible] اعتقاد کے پس اگر چاہے مطلق کرے اور اگر چاہے مقید کرے پس الٰہ

المعتقد تأخذه الحدود وهو الاله الذي وسعه قلب عبده

اعتقادی وہ ہے کہ گھیر لیتے ہیں اسکو حدود اور وہ وہی الٰہ ہے کہ سما لیتا ہے اسکو دل بندے اسکے کا

فان الاله المطلق لا يسعه شيء لانه عين الاشياء وعين نفسه

اسلیے کہ تحقیق الٰہ مطلق نہیں سما لیتی ہے اسکو کوئی شے اسلیے کہ تحقیق الٰہ مطلق عین اشیا اور عین نفس اپنے کا ہے

والشيء لا يقال فيه يسع نفسه ولا لا يسعها فافهم والله يقول الحق وهو يهدي السبيل

اور [illegible] نہیں کہا جاتا بیچ اسکے کہ سما لیتی ہے وہ ذات اپنی کو اور نہ یہ کہ نہیں سما لیتی [illegible] اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حق اور وہی ہدایت کرتا ہے راہ کی

بفضلہ تعالیٰ تمام ہوا ترجمہ فصوص الحکم [illegible] تاریخ [illegible]

صحت نامہ اغلاط مقدمۂ فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
اسدرہ	اسقدر	۲	۱۷	گوالفلاذین شعیریہ	گوالفلاذین تشعیریہ	۴۸	۴۴	اورگیا	اوٹرگیا	۸۵	۴۵	بہ نسبت	بہ نسبت	۱۱۳	۵۷
پسبب	بسبب	۱۱	۵	ہراکیسنے	ہرایک کے	۴۹	۸	چرا	چرا	۸۸	۲۵	اسپر	اوپر	۱۱۳	۴۵
حسبہ	حسبہ	۱۵	۴۷	سب	حسب	۵۲	۴۸	کرا	کیا	۸۹	۲۰	عقل کو کہتے ہیں	عقل اول کو کہتے ہیں	۱۱۳	۲۴
تول	قول	۲۱	۲	پیداکرنے سے	پیدا کرنے سے	۵۰	۱۶	ولااسم	ولا اسم	۹۰	۳۰	کیونکہ پہلی	کیونکہ وہ پہلی	۱۱۴	۲۳
لم یکین	لم یکن	۲۴	۴۲	کراجمالی ہیں	کہ اجمالی ہیں	۵۸	۱۰	علی	علاوہ	۹۳	۵۲	عقل	عقل اول	۱۱۴	۲۵
ودساکہ	جیساکہ	۲۶	۵۸	کرینگے	کرنے سکے	۶۳	۴	ناَل	مائل	۹۴	۲۲	ظاہر ہے	ظاہر ہوتا ہے	۱۱۵	۴
تانیاً	ثانیاً	۲۷	۱۷	اوپر تو خاص	اوپر تو خاص	۶۵	۴	تمنا	فنا	۹۵	۱۵	سالہ عظمتیہ کے	شائبہ [illegible]	۱۱۶	۴۰
بیارا	بیمار	۲۷	۶۵	صحت کبریٰ	[illegible]	۶۵	۱۰	کیاتی	کیانی	۹۵	۲۵	اچی کر	اچھی کر	۱۱۷	۳۱
ادعان	اذعان	۲۲	۲	کما	کما	۶۵	۱۴	ار	اور	۹۵	۹۲	اگر انسان [illegible]	اگر انسان [illegible]	۱۱۸	۱۳
دعوت	دعوئی	۲۸	۱۵	کرلے	کرے	۶۵	۲۶	تھی	ہی	۹۷	۷	کبھی	کمی	۱۱۹	۳
بس	پس	۲۸	۲۲	کرلے	کرے	۶۵	۲۹	سے	ہے	۹۷	۱۸	ہیں	میں	۱۱۹	۲۳
اوررادہ	اول ارادہ	۳۰	۲۸	پس وشخص	پس وہ شخص جیسے کہ	۶۵	۵۲	تنفل	تنزل	۹۷	۱۹	ناقص ہے	ناقص	۱۲۲	۱۸
وتے	ہے	۳۱	۹	پتہ نیست	پہ نیست	۶۵	۶۰	سے	گئی	۹۷	۲۲	یعیبی	یعنی	۱۲۳	۲۸
ہین	ہے	۳۱	۱۰	اباشرم	شرم	۶۵	۶۵	چلی	چلی	۹۷	۵۴	اشکی اطلاع میں	انکی اصطلاح میں	۱۲۵	۸
لر	کہ	۳۱	۱۶	کیعت	کیفیت	۶۶	۱۹	کشر	اکثر	۹۷	۵۵	لچ	کچھ	۱۲۵	۲۰
مرتبہ الوار	مرتبہ وارالوار	۳۳	۴۱	ہونے ہیں	ہوتے ہیں	۶۶	۲۵	طر	کر	۹۸	۱۸	ہرایت	ہدایت	۱۲۶	۱۲
کریا	کیا	۳۳	۴۴	ہوتاہے	ہوتا ہے	۶۶	۶۹	سد	بسط	۹۸	۵۲	مفارغ	مشائخ	۱۲۶	۲۹
کوئی اسی	کوئی کہے	۳۶	۳۵	مارست	مداومت	۶۷	۱۹	الناس	النفاس	۹۹	۱۵	[illegible]	[illegible]	۱۲۹	۴
ہدنان	ثنان	۳۷	۷۳	کلام	کلام	۶۸	۵۹	ویکتا	دیکھنا	۹۹	۲۱	پیشتر	سابق	۱۲۹	۱۵
دہن	ذہن	۳۸	۸	یوصف	بوصف	۶۹	۲۷	سالک	سالک کا ہے	۱۰۲	۴۹	کوعہ	کوئیہ	۱۳۱	۵۹
سلے،	سال ہے	۴۲	۴۴	وسوقت	اوسوقت	۷۱	۲۰	طرف ہے	طرف	۱۰۳	۵۰	ابت	اب	۱۳۳	۱۱
او	اور	۴۵	۱۹	خلق	خالق	۷۷	۹	اور غیرذلک	وغیرذلک	۱۰۴	۱۰	بنچی	پنچی	۱۳۴	۹
فنا	فنا	۴۵	۲۰	سالک	سالک کو	۷۸	۲۰	جابد	جابر	۱۰۶	۶۹	بل	بل	۱۳۴	۹
ستیرہواں مراقبہ	سترھواں مراقبہ	۴۹	۱۰	کیونکہ	کیونکر	۷۸	۲۷	آمتی	آگئی	۱۰۰	۳	جرکچھ	جوکچھ کہ	۱۳۴	۲۰
تحیث	بحیث	۴۹	۵۴	سب	حسب	۷۸	۲۸	کفتن	کفتن	۱۰۴	۵۴	شرح شارح	شرح وشارح	۱۳۴	۲۹
ان	اول	۵۰	۵	ورد	ورا	۸۰	۲	تاجتہ	ثابتہ	۱۰۰	۵۴	جبت	بہت	۱۳۴	۳۳
حفلا	حفظ	۴۷	۶	کم کردیتا	کم کردینا	۸۲	۱۵	تا	تا	۱۰۹	۳۵	رہین	ہیں	۱۳۷	۱۹
قولہ	قول	۴۷	۵۹	سرت	کسرت	۸۲	۲۰	عمامی	عمای	۱۱۲	۲۷	اسلو	اسکو	۱۳۸	۱۵

صحت نامہ اغلاط متن و ترجمۂ فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
میری ہیں	ہے یہ ہیں	۱۸	۱۴	المنزہ	المتزہ	۲۵	۱۲	[illegible]	[illegible]	۳۶	۱	التشکیرا	التشکر	۳۴	۳
مراتب	مراتب	۱۹	۳	تعبدہ	نعبدہ	۲۷	۹					قل وسبیکو	قل وسبیکو	۳۸	۹
محققۃ	محققۃ	۲۵	۱۰	یبوث	یبوث	۳۶	۱	فاما عن کلانیہ ہے	[illegible]	۴۰	۴۸	او اسن انسان کامل	اور اسکے انسان کامل	۵۰	۲

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
بلندی ں	بلندی کی	۵۰	۲	تقیعٌ	فقیعٌ	۸۱	۳	خیلبرت	جیلبرت	۱۳۶	۳	وات	ذوات	۲۲۸	۷
تعلق کا	تعلق کے	۵۱	۲	بیشتر	سابقین	۹۰	۲	کرالتقابل	کرتقابل	۱۵۶	۱۱	ای	اوس	۲۳۰	۳
العلیۃ	العلیۃ	۵۱	۳	مستمی العبد	مستمی العبد	۱۰۲	۴	مواضع	مواقع	۱۶۰	۱۳	مصوص	مخصوص	۲۴۲	۳
تمیز	تمیزہ	۵۳	۲	ہوئے ہیں	ہوتے ہیں	۱۰۹	۵	صواب کے	صواب سی	۱۸۱	۹	حکتہ	حکمۃ	۲۵۲	۱۱
خلیل اللہ کا	خلیل [illegible]	۵۶	۴	دقایۃ	دقایۃ	۱۰۶	۸	سیرکرالگئے	جب سیرکرالگئے	۱۸۶	۲	رہم	رسم	۲۵۶	۵
مجبوریا کینہ کو	مجبوریکی ایک کا	۵۹	۱۳	کیقع	کیقع	۱۰۶	۲	حقیقت	خشیت	۱۹۶	۲	تجلی	تجلی	۲۶۶	۲
تخفیف میں کسب	تخفیف میں کسب	۶۳	۷	تکوین	تکوین	۱۱۱	۵	الدرفع	الدرفع	۲۰۰	۱۱	نشی	کشی	۲۶۹	۱
جنید کا	جنید کا	۶۳	۸	تکوین	تکوین	۱۱۱	۸	الدسع	الدسع	۲۰۰	۱۲	واعتقد	واعتقد	۲۶۹	۳
خدا	خدا	۶۳	۸	وہ ول	وہ دل	۱۱۲	۱	انسان لو	انسان کو	۲۰۱	۲	صورت کمل علم حقتعلے کی	صورت کمال علم حقتعالی کی	۲۹۰	۱
نقصان ہے	نقصان کی ہے	۶۳	۸	ایمان لا ماوہ	ایمان یا دہ	۱۱۹	۷	لسمہ	لسمۃ	۲۰۲	۱۲				
تکیۃ	تکلیۃ	۶۱	۱۱	دوسرے	دوسری	۱۲۰	۳	جب کہ کیا	جبکہ ذکر کیا	۲۰۵	۱	وجور	وجود	۲۲۴	۵
زون	زوال	۶۳	۸	اجبار کے	اجبار سے	۱۲۶	۹۴	جلت	جانا	۲۰۸	۳۳	المستو	المستوی	۳۳۳	۷
ہر عقیدہ	ہر ہر عقیدہ	۶۵	۵	اکال	اکامل	۱۳۶	۷۲	اویاستا	اویستا	۲۲۰	۴	تجلی	تجلی	۳۳۳	۱
المعزا	المعز	۶۶	۶	لسی	کسی	۱۴۱	۱	اعلمہ	اعلمہ	۲۲۰	۵	عین	عین	۳۳۴	۲

صحت نامہ اغلاط حواشی فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
ترسیب	تربیت	۶	۴۲	درطرف ہیں	دو طرف ہیں	۹۰	۵۸	نقاصل	تفاصل	۱۳۴	۳۳	اسے	اوسے	۲۳۸	۵۱
ملوات الکلام	ملوثات الکلام	۶	۶۱	مین نا بتہ	مین نا بتہ کا	۶۱	۳۷	وجود ماکر	وجود مالک	۱۳۰	۴۷	لیٹے لوگ	بیٹھنے پر لوگ	۲۴۹	۲۸
مت	تمک	۱۸	۱۶	اقرار	ایزار	۶۲	۱۴	اگرچہ نام	اگرچہ پیدا نام	۱۴۰	۵۳				
حیاء سوال	حیا سوال	۲۲	۲۳	متقدمی و تقدمی	متقدمی متقدمی	۹۳	۶۳	بلانے جارینگے	بلائے جارینگے	۱۴۵	۶	سے	سکے	۲۴۲	۹۴
الحوبین	تحزبین	۲۵	۲۵	کرتا ہے	کرتا ہے	۹۳	۵۰	رہ	بعد	۱۴۶	۲۲	مشل	تشل	۲۴۲	۶۶
ای	اسے	۲۶	۳۳	یعنی اسما اسم اتنی ہیں سے	یعنی اسما الٰہی ہیں سے	۹۵	۴۷	بخشنے والا	بخشنے والا	۱۴۷	۳۳	راست	راہ راست	۲۴۸	۹۹
شباب	ثیاب	۴۲	۴					من اجل	من اجل [illegible]	۱۳۰	۴۱	پوش	پرورش	۲۴۲	۲۹
چپاتا ہے	چھپاتا ہے	۴۸	۵۲	ایک سرا ہے	ایک ہوا ہے	۱۰۱	۳	باعتبار ان حقی	باعتبار احتمال حقی	۱۴۹	۵۲	عدوین	عدوین	۲۴۹	۵۱
عمو	صحو	۴۷	۵۹	لفظ یہ	لفظ یہ	۱۰۱	۶	فینطق	ینطق	۱۶۰	۴۴	دوری	دوسری	۲۱۱	۱۱
الخ	الخ ہے	۴۸	۳۶	متقی	منتقی	۱۰۳	۳۹	الماحتی	الماحنی	۱۹۳	۴۱	اتفادینا	اٹھا دینا	۳۳۶	۲۱
اعلی المکان	اعلی الامکنۃ	۴۸	۴۲	حسبہ	حسب	۱۰۵	۵۸	پیشتر	سابق	۱۸۸	۲۳				
متصل	معقول	۵۱	۵۵	یعنی	پس	۱۲۳	۴۹	یحب الظالمین	لایحب الظالمین	۳۴	۷۹	تمت			
تقضا	تقاضا	۵۴	۳۱	عارضی	عارض	۱۲۹	۳۵								

بعون اللہ الوہاب یہ کتاب نایاب یعنی فصوص الحکم مترجم ومحشی بحواشی عجیبہ وفوائد غریبہ مع مقدمہ حسب تصحیح وفرمائش مصنف ظلہ مطبع احمدی واقع کانپور پر برادرم مکرم جناب حاجی شیخ احمد یعقوب صاحب میں باہتمام عاجز محمد عبدالصمد سے ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۰ ہجریہ کو مطبوع ہوا